

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_224810**

UNIVERSAL  
LIBRARY











بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روداد

# اجلاس ششم ذی العلماء

منعقدہ

۱۳-۱۴-۱۵ ذی قعدہ ۱۳۷۱ ہجری مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۵۲ء

روز شنبہ یکشنبہ-دو شنبہ واقع شاہجہانپور

بحکم

ارکان انتظامیہ ذی العلماء



محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتابخانہ دارالعلوم ندوۃ العلماء

## دارالعلوم میں بہت بڑا کتب خانہ قائم کرنیکی حاجت

مسلمانوں کی اقبال مندی کے زمانے میں کتب خانہ دولت لازم سمجھا جاتا تھا کوئی گھریسا ہی بے نصیب ہوگا۔ حسین کتب خانہ منو۔ علاوہ ان کتب خانوں کے مدارس و جامعہ میں مطالعہ کیلئے بڑے بڑے کتب خانے ہوتے تھے جنہیں شائقین ہر وقت جمع رہتے تھے اور اپنے دماغ کو علمی ذخیرے والا مال کرتے رہتے تھے۔ ہندوستان کے انتہائی دور میں بھی کتب خانے جا بجا قائم تھے باوجودیکہ اُس زمانے میں کتابوں کے لکھنے اور لکھوانے کی زحمت اور سیکڑوں روپیہ خرچ کر کے ایک ایک کتاب کے حاصل کرنیکی حاجت ہوتی تھی تاہم نہ وہ محنت میں کوتاہی کرتے تھے نہ صرف زر سے دریغ۔ کتابیں جمع کرتے تھے اور ان کو مال و زر سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔ اب بھی لکھنؤ اور دہلی کے نحاس اور گڈ ریو نہیں بعض وقت ایسی کتابیں نظر آ جاتی ہیں جنکو گڈ ریو کا لعل سمجھنا چاہئے۔ مگر افسوس ہو کہ اسلاف کے یہ پیش ہوا ذخیرے تلف ہو گئے یا ہوتے جاتے ہیں یا یورپ کے اقبال مندوں کے کتب خانوں کی زینت بن رہے ہیں اور وہ ان سے متمتع ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی پڑنے گھرانوں میں ہزار ہا کتابیں کیرڑوں کی خوراک بن رہی ہیں اور ہمارے اسلاف کے یہ علمی خزانے سربستہ رہ جانے والے ہیں ایسے اگر اب بھی مسلمان توجہ کریں اور ان کتابوں کو دارالعلوم کے کتب خانے میں بھیج دیں تو وہ صرف محفوظ ہی نہیں رہیں گی بلکہ انکو فیض کا سلسلہ جاری ہو جائیگا جسکی نظیر مولوی عبدالرافع خان صاحب بی۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر اور مولانا محمد عظیم صاحب عظیم آبادی نے قائم کر دی ہو مصنفین ملک اگر ہر ایک طرف توجہ کریں تو علاوہ امداد کتب خانے کے انکو یہ فائدہ ہو سکتا ہو کہ تصنیف ایسے کتب خانے میں جگہ حاصل کریگی جو ہمیشہ علما کی نظر سے گذرتی رہیگی۔ یہ کچھ مشکل کام نہیں ہو تا جہاں کتب و راکان طابع کی ادنیٰ توجہ سے کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہو سکتا ہو اور ہر صر کے کتب خانہ خریدی کی طرح جو مدارس و جامعہ کے کتب خانوں کو کچا کر کے ترتیب دے لیا گیا ہو ایک بڑا کتب خانہ ہندوستان میں قائم ہو سکتا ہو اور مسلمانوں کی بہت بڑی قومی یادگار بن سکتا ہو۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان هدانا الله  
والصلوة والسلام علی سیدنا و مولانا محمد وآله علی منصرحین

چار سال تک متواتر ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسے اس شان و شوکت اور اتشام کے ساتھ ہوئے جو باعتبار عظمت اور اجتماع کثیر علماء و مشائخ کے بے مثل مانے گئے ہیں اور اس نے جن نتائجِ حسنہ کے پیدا ہونے کی توقع ہو انکو ملک و قوم نے دل سے تسلیم کیا ہو تاہم بعض اصحاب نے اکثر یہ خیال ظاہر کیا ہو کہ جلسے کی یہ شان و شوکت بالکل بے سود ہو اور ہمیں جس قدر روپیہ صرف ہوتا ہو وہ ملک کی بربادی اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہو۔ ندوۃ العلماء کے ذمہ دار ارکان اس نکتہ صیغی سے نا آشنا نہیں تھے مگر وہ جانتے تھے کہ ندوۃ العلماء ابھی تک ابتدائی حالت میں ہو۔ اور گو کہ ملک و قوم نے اسکی عظمت کو تسلیم کر لیا ہو مگر مسلمانوں کی معمولی سرگرمی اور دل سڑی نظر کر کے یہ اندیشہ ہو کہ جلسہ کسی سال ملتوی کر دیا جائے یا جس پیمانے پر کیا جاتا ہو اُس میں کمی کر دی جائے۔ یہاں تک کہ سو اٹھ سال سے سال گذشتہ میں ایسے حوادث اتفاقیہ پیش آ گئے کہ خود ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء کی یہ رائے ہو گئی کہ اس سال جلسہ سالانہ موافق معمول کے منعقد نہ ہو اس سال جلسہ سالانہ کے لیے دعوت عام نہیں دی گئی بلکہ جلسہ خاص کیا گیا جس میں ارکان انتظامیہ کے علاوہ وکلاء انجمن اور

خاص خاص درد مند ان اسلام شریک ہوئے اور امور تصفیہ طلب مباحثہ ہو کر طے ہوئے جسکی رواد حسب دستور شائع ہو چکی ہے۔ اس جلسے کے معمولی پیانے پر نمونے کا یہ محسوس اور ظاہری اثر دیکھا گیا کہ ملک میں ایک عام افسردگی پیدا ہو گئی اور چند ممبری کے ذریعے سے یا جلسے میں شرکت کے اثر سے جو آمدنی ندوۃ العلماء کی ہو جاتی تھی وہ بہت کم ہو گئی یہاں تک کہ بعض بعض موقع شناس حضرات نے یہ مشہور کر دیا کہ ”ندوۃ العلماء ٹوٹ گیا“ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ جس پیانے پر ہوتا ہے اکی سخت حاجت ہو اور خیالوں میں تازہ سرگرمی کے پیدا کرنے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔ علاوہ اسکے علماء و مشائخ کا ایک جگہ جمع ہونا اس اجتماع کی برکت سے این ارتباط کا پیدا ہونا میل جول سے اتفاق باہمی کا مستحکم ہونا۔ رؤسا اور عاملین کا انکے ارشاد و ہدایت کو مستفید ہونا۔ اور اولئک لایشتغل جلیسہ کما انوار سے متاثر ہونا علماء اور مسلمان کی باہمی حشت کا دور ہو کر انہیں شفقت اور انہیں حسن ارادت کا پیدا ہونا۔ یہ باتیں سب کا جو دہی مفید ہیں ہرگز نظر انداز کر نیکے قابل نہیں۔ علاوہ انکو ندوۃ العلماء کی تجویزین جس سے مسیح پانی پر دکھائی گئی ہیں ایسی اصلاحات جن جو چند افراد کے مشورے اور کوشش سے پوری ہو سکیں جیسا کہ انکا اثر تمام مسلمانوں پر یکساں پڑنے والا ہو دیا ہی وہ تمام مسلمانوں کی کوشش اور مشورے کی محتاج ہیں یہی وجہ ہے کہ جن حضرات نے اب تک ان مقاصد کے حاصل کرنے کا ارادہ کیا اور اسکی فکر و تدبیر کو چند افراد کی کوشش تک محدود رکھا وہ اب تک کامیاب نہیں ہوئے۔ بہر حال جلسے کی ظاہری شان و شوکت اور بوریا نشین بزرگوں کی صدر نشینی حکمت سے خالی نہیں بقول سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

هذا الحق وهذا الخلق۔

سلسلہ ہدایت و ارشاد کو دیکھو! انبائے زمانہ پر اثر ڈالنے کے لیے انکے شوق اور میلان طبع کے لحاظ سے ہدایت کے سامان جدا جدا نظر آتے ہیں۔ کسی زمانے میں جادو کا زور ہے اور عصا و بیضیا سے انکو گرویدہ کیا جاتا ہو۔ کبھی طبابت کو ترقی ہے تو انکو جادو کا کلمہ و کلا بڑھ و اچھی المیہ کی کے آیات و بنات سے گردنیں جھکائی جاتی ہیں۔ ہمارے حضرت (روحی فداہ) کے عہد سعادت مہد میں

فصاحت و بلاغت کا سکہ بیٹھا ہوا تھا اور تمام عرب اسکے نقشے میں بدست ہو رہا تھا اس واسطے  
اُن کو ایسا معجزہ عطا ہوا جس نے سب کا ناطقہ بند کر دیا ارشاد ہوا لو اجمعتم الائنس والجن علی  
ان یا تقوا بمثل هذا القرآن لایاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیر لہتم نہر کے  
بعد مجتہدین اور مجددین کے ذریعہ سے سلسلہ ہدایت جاری ہوا اور ہر زمانے میں موافق عادت  
مستمرہ اہل زمانہ کے ہدایت فہم فہم طریقوں سے کی گئی۔ جب فلسفہ یونان کا زور ہوا تو مجتہدین  
نے اسکے مقابلے میں اسلام کا فلسفہ قائم کر دیا اور اس میں ایسی موثر گافیاں کیں کہ اہل زمانہ ڈبک  
ہو گئے اور اُن کو جلد تر معلوم ہو گیا کہ فلسفہ اسلام کے سامنے فلسفہ یونان محض بے حقیقت ہو  
پس جبکہ اس زمانے میں فلسفہ جدید نے عام طور پر دلوں میں اپنا سکہ جا لیا ہے اور دہشت  
و احماد کا زور بڑھتا جاتا ہے اور وہ تمام کوششیں بیکار ہو چکی ہیں جو اسکے روکنے میں  
صرف کی گئیں جیسا کہ عہد قدیم میں فلسفہ یونان کے روکنے کی تدبیر میں رائیگان ہو چکی تھیں۔  
اور اس روک ٹوک کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ ضرورت زمانہ نے علما اور عامہ مسلمین کے ارتباط باہمی کو  
توڑ دیا ہو اور ان دونوں گروہوں میں ایسی نفرت و وحشت کی حد فاصل قائم ہو گئی ہو جس سے  
مغاشرت اور بیگانگی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ علما انکو منہ لگانے کے قابل نہیں سمجھتے اور عامہ  
مسلمین انکے علم و فضل کو تسلیم نہیں کرتے دوسرے بیٹھے بیٹھے رد و قدح ہوتی ہے۔ اور غلط  
بدگمانیوں کے پیدا ہو جانے سے ایک کی نظروں میں دوسرا بے اعتبار ہو گیا ہے  
جس کا نتیجہ یہ کہ نہ علما کے وعظ و بیان سے نئی روشنی والے مستفید ہوتے ہیں نہ انکے خیالات سے  
علما واقف ہوتے ہیں جس سے حضرت کی پاک و مقدس شریعت جنگل جدل اور نفرت و وحشت  
کی تختہ مشق بن رہی ہو۔ اور قیامت یہ ہو کہ جب علما رہبری کے قابل نہ سمجھے گئے یا خود ان بزرگوں  
نے عزت نشینی کو راہنمائی پر ترجیح دی تو ہر شخص احکام شریعت میں موثر گافیاں کرنے لگا۔ اور  
ضلوفا ضلوفا کا بد نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر گیا جس سے اس بات کا اندیشہ پیدا  
ہو گیا کہ اگر خدا نخواستہ یہی حالت رہی تو نہایت خطرناک زمانہ آنے والا ہے۔ مگر خدا کا شکر



کرنا چاہیے کہ دفعۃً ندوۃ العلماء کا خیال دلون میں پیدا ہوا اور اُس نے اِن سبے زمانہ کو اپنی طرف کھینچنے کیلئے وہ طریقہ اختیار کیا جس سے زمانے والوں کو وحشت نہو اور وہ ہمیں شریک بنائے گا اور اگرین اور دونوں گرد و ہونکے ملنے جملنے سے رشتہ ارتباط میں ترقی ہو۔ باہمی کشیدگی اور غائبانہ بدگمانیوں نے جو باہم دلون میں کدورتیں پیدا کر دی ہیں وہ دفع ہوں۔ تاثیر اور تاثیر کا سامان مٹیا ہوا بیٹے تاکہ ندوۃ العلماء کا قائم ہونا خدا کی رحمت سمجھا جائے۔ اس کارروائی سے جو عمدہ نتیجے پیدا ہوئے ہیں وہ پچھلے سال کی رپورٹ میں تفصیل کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔

اس اسن و آسائش کے زمانے میں جبکہ ہندوستان کی تمام قومیں گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ عاطفت ترقی کر رہی ہیں اگر ہم اپنی دینی و دنیوی حالت کو نہ سنبھالیں گے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ رفتہ رفتہ سچائی اور راست بازی کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا اور ظاہر ہو کہ دنیوی ترقی جو دینداری سے خالی ہو ہزار منزل سے بدتر ہے عکاسی اللہ فی الدنیا بلادین بہر حال جلسہ سالانہ کا معمولی طریقہ سے ہونا بہت ضروری ہے۔

سال گذشتہ میں جلسے کے ہونے سے ہمارے دوستوں نے طرح طرح کی افواہیں اُڑادی تھیں اور ملک میں اس بات کا چرچا پھیلایا تھا کہ ندوۃ العلماء ٹوٹ گیا اسکے ارکان متزلزل ہو گئے۔ لیکن حقیقت یہ ہو کہ وہ

شاہجہانپور میں  
جلسے کی تحریک

اس بات سے بالکل نا آشنا تھے کہ ندوۃ العلماء کا وجود منجانب اللہ ہے یہ انسانی قوت کا کرشمہ نہیں ہو۔ ہمنے سال گذشتہ کی روداد میں اسکو بہت بسط کے ساتھ بیان کیا تھا اور ہکھو امید قوی تھی کہ اس سال اسکا غور و تعمق سے ہو گا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کی تحریک ہنوز شروع نہیں ہوئی تھی کہ دفعۃً مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب دہلی کلکٹر مشنر کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس سال شاہجہانپور میں جلسہ سالانہ ہو۔ اس خیال کے پیدا ہونے ہی اُنھوں نے رساے شاہجہانپور سے خط و کتابت کی۔ اہل شاہجہانپور کو یا پہلے ہی سے گوش برآواز ہو رہے تھے یہ مشتے ہئی لبتیک کی صدا بلند کرتے ہوئے آگے بڑھے اور ہماری انجمن کے معزز رکن مولوی محمد سمیع الزمان خان صاحب تادھنوی نظام

دکن و رئیس شاہجہانپور جو پہلے سے اس بات کے خواہشمند تھے اور شاہجہانپور کے رئیسوں کو بطور خود اسکا شائق بنا چکے تھے اسی بات کے منتظر تھے کہ خود شاہجہانپور کے رؤسا اپنی اسد عاٹا کر کریں۔ جب انکو معلوم ہوا کہ شاہجہانپور میں ندوۃ العلماء کی ہمدردی کا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہے اور وہاں کے لوگ متمنی ہیں کہ اس مرتبہ ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ شاہجہانپور میں منعقد ہو لہذا انہیں انتظام جلسہ سالانہ کے مولوی صاحب مدوح نے اپنے مکان پر رؤسا و عائد شہر کا ایک جلسہ منعقد کیا۔ حافظ محمد اسماعیل صاحب کیل نے ایک پراثر تقریر کی اور یہی جلسے میں بالاتفاق مجلس علیہ و قائم کی گئی جسکے صدر انجمن مولوی شاہ عبدالواحد خاں صاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور اور نائب صدر انجمن خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب بدایونی وکیل و آذربری مجسٹریٹ شاہجہانپور اور سکریٹری حافظ محمد اسماعیل صاحب وکیل قرار پائے اور اسی وقت جلسے کی طرف سے باضابطہ دعوت مجلس عالیہ ندوۃ العلماء کو بھیجی گئی۔

اسکے بعد خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب نے مسٹر ڈار صاحب حصول اجازت از صاحب مجسٹریٹ شاہجہانپور سے ملکر ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض بیان کیے اور اس بات کی اجازت چاہی کہ شاہجہانپور میں ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ منعقد ہو۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے اسکو خوشی سے منظور کیا جسکے بعد ہم صاحب مدوح کا اور اسیکے ساتھ گورنمنٹ کا اظہار وفاداری کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں جسکے سایہ عاطفت میں ہم سب مسلمان آزادی اور فراغ خاطر کے ساتھ اپنے فرائض مذہبی ادا کرتے ہیں اور دینی و دنیوی ترقی کی کوشش کرنا چاہیں تو آسانی کر سکتے ہیں اسی کا یہ ایک ادنی نمونہ ہو کہ شاہجہانپور میں مسلمانوں کا گروہ کثیر اپنی بہبودی کی فکر میں جمع ہوا اور گورنمنٹ کی مہربانی سے اُسے حسب خاطر فائدہ اٹھایا۔

اجازت کے بلوائے کے بعد باضابطہ جلسے کا اعلان دیا گیا اور اگرچہ وقت کی تنگی سے اعلان کی اشاعت اچھو طور پر نہیں ہو سکی مگر کارروائی کے ملاحظے کے بعد ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ

جلسہ پچھلے جلسوں سے کچھ کم بارونی نہیں تھا اور اس اعتبار سے کہ دارالعلوم کے چندے کی ابتدا یہاں سے ہوئی اور روسائے شاہجہانپور نے اپنے جوش اسلامی اور غیرت ایمانی کا ایسا عمدہ نمونہ دکھایا جسکی نظیر ہندوستان میں اب تک قائم نہیں ہوئی تھی یہ جلسہ پچھلے جلسوں سے زیادہ مفید ہوا بلکہ اسکو آئندہ کارروائی کی بنیاد اور اساس قرار دینا کچھ بیجا نہیں ہے۔

**انتظام مصارف و دعوت**  
دعوت دینے کے بعد سب سے مقدم کام یہ تھا کہ اسکے مصارف کا انتظام کیا جائے اگرچہ جن رؤسائے جلسے کو دعوت دی تھی انہیں سے ہر ایک بذات خود تمام مصارف اپنے اوپر خوشی کے ساتھ اٹھ کر سکتا تھا مگر یہ بات مستحباب

اور مفید سمجھی گئی کہ عام چندے سے اس کام کو کیا جائے۔ اس تجویز کے موافق مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب - حاجی اعجاز حسین خاں صاحب - مولوی حکیم عبدالقادر خاں صاحب - نقشبندی - خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب - حافظ محمد اسماعیل صاحب وکیل نوشی رفعت علی صاحب رؤسائے شاہجہانپور نے فراہمی چندہ کی جانب توجہ کی اور چند ہی دنوں میں اسقدر روپیہ فراہم کر لیا جو دعوت کے لیے بہت کافی تھا۔ مولوی مسیح الزمان خاں صاحب اگر مصارف اپنی ذات پر اٹھ کر لیتے تو انکے واسطے یہ بہت آسان تھا مگر انھوں نے باقتضائے مصلحت فراہمی چندہ کے واسطے باوجود کبرسنی اور عدالت مزاج کے جو تکلیف گوارا فرمائی وہ بہت شکرگزاری کے قابل ہے۔ اور خدا کا شکر ہو کہ مولوی صاحب مدوح کی نیک نیتی بے اثر نہیں رہی جلسہ اس خوبی سے ہوا اور اس سے ایسا نیک نتیجہ پیدا ہوا جو ہمیشہ دیکھنے والوں کو یاد رہے گا۔

**تجویز مکان جلسہ و فرود گاہ مہمانان**  
اگرچہ شاہجہانپور میں مکانوں کی کوئی کمی نہیں تھی اور اس کا خیر کو واسطے روسائے شاہجہانپور نے مکانوں کو خوشی کے ساتھ دیکھتے تھے مگر جمعیت اور خوش اسلوبی جلسہ کے لیے غلامیاجیل میں مرحوم مولوی سید محمد اسماعیل صاحب ڈپٹی کلکٹر کی کوٹھی اور جلسہ سب سے بہتر موقع سمجھا گیا جسکے گرد پیش ایسے وسیع مکان

ہین بنین مہانوں کے ٹھہرنے کا باآسانی انتظام ہو سکتا تھا۔ اس تجویز کو شکر سید محمد اظہر صاحب  
 خلعت الرشید ڈپٹی صاحب مدوح نے بہت فخر و مسرت کے ساتھ منظور کیا۔ لطف یہ ہو کہ ہندوستان  
 نامور فاضل مولوی مذن صاحب مرحوم مغفور کا مکان اسی محلے میں تھا جہاں سے چشمہ فیض جاری  
 تھا اور ڈپٹی صاحب مرحوم انھیں کی اولاد میں ہین۔ پس شاہجاں پور میں مذکور احما کے واسطے اس  
 زیادہ موزوں کوئی دوسرا مقام نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کوٹھی کی پشت پر ڈپٹی صاحب مرحوم کے  
 حقیقی بھائی مولوی محمد طاہر صاحب عرف موتی میان کی کوٹھی اور ایک قریب مولوی عبدالرحیم صاحب  
 کی حویلی اور نکل سخاوت علی خان صاحب ابو الحسن خان صاحب محمد مغفور خان صاحب اب رابر سخا صاحب  
 کے مکانات اور باغات مہانوں کے لیے خالی کر دیے گئے تھے بنین پہلے سے آرام و سائش کا  
 سامان پھنچا دیا گیا تھا۔ ان مکانون میں سے کوئی مکان جلے سے اس قدر فاصلے پر نہ تھا کہ مہانوں کو  
 سواری کی ضرورت پڑتی۔

**قرابھی سامان** مہانوں کے آرام و سائش کے لیے پہلے سے ہر قسم کا سامان مہیا کر لیا گیا  
 تھا انتظام جلسہ کو واسطے شامیلے۔ نیچے۔ قاتین۔ گریبان۔ منج۔ میز۔ فرش  
 وغیرہ اور مہانوں کے آرام کے لیے تخت۔ پتنگ۔ فرش۔ ظروف۔ لپ۔ وغیرہ اس کثرت سے جمع  
 کیے گئے تھے جو صرف بہت زیادہ تھے۔

ان اشیاء کے جمع کرنے میں حضرات مندرجہ ذیل کی بے بہا کوشش شامل تھی۔ مولوی

سیح الزمان خان صاحب۔ حاجی اعجاز حسین خان صاحب۔ سید ابن حسن میان صاحب۔ مولوی

عبدالواحد خان صاحب۔ حافظ محمد امجد صاحب۔ حاجی محمد سعید خان صاحب۔ احمد سخا صاحب

رئیس کارپورہ۔ منشی فخر الدین صاحب مینو نسل کشنر حکیم بشیر اللہ خان صاحب۔ صبیح الدین بیان

صاحب۔ احمد حسن عرف بجا خان صاحب۔ مولوی احمد زمان خان صاحب۔ عبدالقدیر خان صاحب

سید شمشاد علی صاحب۔ منشی امین الدین خان صاحب نائب تحصیلدار پوایان منشی قدرت حسین

صاحب۔ مظفر خان صاحب۔ امیر سخا صاحب۔ سید حامد حسین صاحب۔ منشی واحد علی صاحب۔

منشی رفعت علی صاحب۔ بابو رفیع اللہ خان صاحب۔ عبدالعزیز خان صاحب عرف کھا خان صاحب

ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ کو مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء لدنوی سید عبدالحی  
**استقبال مہمانان** صاحب مدوکار ناظم کفوت سے شاہجہانپور تشریف لائے انہیں پر روستا

شاہجہانپور کی ایک جماعت استقبال کے واسطے موجود تھی جن میں مولوی محمد سیح الزمان خان صاحب

مولوی شاہ عبدالواجد خان صاحب۔ حاجی اعجاز حسین خان صاحب۔ منشی فخر الدین صاحب نسل

کشمیر۔ سید ابن حسن میاں صاحب۔ حافظ محمد سمیل صاحب وکیل۔ منشی قدرت حسین صاحب بعض

عہدہ داران سرکاری و روسے شہر شامل تھے۔ ان حضرات نے نہایت مسرکے ساتھ خیر مقدم

کیا۔ مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث راسپوری کا استقبال بھی خاص طور پر کیا گیا تھا۔

جلسے سے دو دن پیشتر ریوے انہیں کے احاطے میں صاحب انہیں ماسٹر کی اجازت کے

ایک خیمہ نصب کر دیا گیا تھا اور اُس میں مہمانوں کی آسائش کا تمام سامان مہیا کر دیا گیا تھا کہ ریل سے

اُتر کر اُس میں چند لمحوں آرام کر کے فرد گاہ کو روانہ ہوں۔ انہیں سے فرد گاہ اگرچہ فاصلے پر تھا مگر

تیز و گھوڑوں کی گھمیان شکر میں اور ایسے ہر وقت موجود رہتے تھے جو مہمانوں کو فرد گاہ تک بہت

جلد پہنچا دیتے تھے۔ اور جو اوقات گاڑیوں کے آنے کے تھے ان وقتوں میں چند حضرات استقبال

کے واسطے موجود رہتے تھے جنکے سینوں پر زردوزی کے کام کا مٹھی چاند تارہ لگا ہوتا تھا اور اُس میں

خادم ندوۃ العلماء کا لفظ دور ہی سے مہمانوں کو یہ بتا دیتا تھا کہ یہ استقبالی جماعت کے ممبر ہیں جسکے

وقت ان لوگوں کے ہاتھ میں لائینیں ہوتی تھیں جس پر بھی قلم سے ”ندوۃ العلماء“ لکھا ہوا تھا۔ اس عبت

کے مفصل ذیل حضرات ممبر تھے جو باری باری سے اس خدمت کو انجام دیتے تھے حکیم محمد بشیر اللہ

خان صاحب۔ رئیس محلہ امنی زئی۔ محمد جمیل اللہ خان صاحب۔ محمد ظفر علی خان صاحب۔ محمد رفعت اللہ خان

صاحب۔ محمد گوہر علی خان صاحب۔ محمد ابراہیم حسن خان صاحب۔ محمد ریاض اللہ خان صاحب۔ محمد صدیق اللہ

خان صاحب۔ محمد رشید اللہ خان صاحب۔ محمد کرم علی خان صاحب۔ محمد عبدالعزیز خان صاحب۔ محمد مقبول

حسین خان صاحب۔ محمد نرہت اللہ خان صاحب۔ محمد اقدار اللہ خان صاحب۔ مولوی احمد زمان خان صاحب۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری۔ حافظ عبدالحق صاحب سوداگر کا پورنشی نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی۔ مظفر خان صاحب۔

**مدارات**  
معاون کی مدارات کے لیے دو جامعین نامزد کی گئی تھیں (۱) ایک جماعت کا کام تھا کہ وہ مہمانوں کو گائیڈیون سے اُتار کر آرام تمام مکانوں میں ٹھہرائے جو انکو لیو تجویز ہو چکے تھے۔ اس جماعت میں ملک یوسف علیخان صاحب رئیس محلہ تڑاہی

حاجی اعجاز حسین خان صاحب اور انکے صاحبزادے حافظ عزیز حسین خان صاحب۔ حافظ محمد جعفر خان صاحب۔ سوداگر بریلی۔ حافظ دلایت احمد صاحب ساکن پبلی بھیت اور مولوی سید محمد حسن صاحب نے اس خدمت کو بہت خوبی سے انجام دیا مہمانوں کو کچھ تکلیف نہیں ہوئی اور گروہ میں ایک تمام سامان محفوظ رہا (۲) دوسری جماعت کا یہ کام تھا کہ شب روزین چند مرتبہ معاون کے بیان جا کر انکے آرام و سائش کی فکر کرنے فرش۔ پلنگ۔ پان۔ تباکو۔ پانی اور روشنی وغیرہ کا انتظام اسی جماعت کے سپرد تھا۔ یہ سب کام عبدالقدیر خان صاحب خلیف مولوی حکیم عبدالقادر خان صاحب اور حافظ عبید اللہ عرف بچا خان صاحب اور منور زمان خان صاحب اور سید حامد حسین صاحب نے بہت خوبی سے انجام دیے جس سے مہمانوں کو بہت آرام ملا اور کسی قسم کی شکایت انکو نہیں پیدا ہوئی۔

**پخت طعام و خوراند**  
کھانا پکوانے کا اہتمام منشی احمد حسن خان صاحب رئیس محلہ گاڑی پورہ اور ملک اکبر خان صاحب رئیس محلہ تڑاہی۔ عزیز احمد خان صاحب رئیس محلہ ستانی اور حید حسین خان صاحب رئیس محلہ سنگھ پورے نے اپنے ذمہ لیا تھا اور کئی دن تک شبانہ روزانہ محنت اور دوسری سے اس خدمت کو انجام دیا کہ عین وقت پر کھانا ملتا رہا اور کسی دن تاخیر نہیں ہوئی جس سے مہمانوں کو تکلیف نہ ہوئی۔

خوراند طعام کا یہ انتظام کیا گیا تھا کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم کی کوٹھی کے سب سے وسیع کمرے میں دونوں وقت کھانا کھلایا جاتا تھا۔ دن کو گیارہ بجے بلے سے فراغت پا کر اسی کمرے میں سب چلے آتے تھے اور بلا انتظار کھانا کھا لیتے تھے اور شب کو نو بجے سے دس بجے تک کھانے کو

فراغت ہو جاتی تھی۔ کھانے کے واسطے کوئی فیس یا ٹکٹ نہیں تھا۔ مہمان کھانے کے کمرے میں داخل ہوتے ہی دسترخوان پر کھانا پڑتا ہوا پاتے تھے۔ جو وقت مسلمانوں کی عظیم الشان جماعت ایک ساتھ کھانا کھاتی تھی تو اس وقت اسلام کی عجب شوکت نظر آتی تھی۔ کھانا کھلانے وقت ایک جماعت میزبانوں کی موجود۔ بہت سی جو بہت خوشی سے اس خدمت کو انجام دیتی تھی اس جماعت میں حضرت مندرجہ ذیل تھے:

مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب۔ مولوی حکیم عبدالقادر خان صاحب۔ حاجی اعجاز حسین خان صاحب۔ منشی قدرت حسین صاحب۔ مولوی احمد زمان خان صاحب۔ مولوی حمید الزمان خان صاحب۔ فرزند ان مولوی مسیح الزمان خان صاحب۔ عبدالقدیر خان صاحب۔ خلیفہ حکیم عبدالقادر خان صاحب۔ مولوی حافظ عزیز حسین خان صاحب۔ حاجی اعجاز حسین خان صاحب۔ سید محمد اظہار صاحب۔ خلیفہ دُپٹی محمد اسماعیل صاحب۔ قاسم سخا صاحب۔ خلیفہ شیر علی خان صاحب۔ اسپیکر نیشنل سید ظفر علی صاحب۔

عبدالعزیز خان صاحب۔ عرف کھا خان صاحب۔ حافظ محمد خلیل خان عرف مولو خان صاحب۔ حاجی والدہ اللہ خان صاحب۔ سید حامد حسین صاحب۔ محمد مظہر سخا صاحب۔ انکے سوا اور بھی حضرات تھے جنکے نام یا نہیں ہو

انتظام جلسہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم کی کوٹھی کے پائین باغین کی شاندار شامیہ اور قناتین نصب کر کے جلسے کے لیے مکان بنایا گیا تھا جو بہت خوشنما اور ہوادار اور

وسیع مکان تھا اس نیک کام کا اہتمام شیخ سراج الدین صاحب ٹھیکہ دار غمات نے اپنے ذمہ لیا تھا جسکو انھوں نے عزیز احمد خان صاحب ساکن محلہ ستانی کی مدد سے بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ ایمین ایک ہزار گریبان اور دو سو بچپن بچھائی گئی تھیں اور علما کی نشست کے لیے حسب معمول ایک جانب ممتاز جگہ بنائی گئی تھی نشست کا اہتمام مندرجہ ذیل حضرات کے ذمہ تھا۔

حاجی اعجاز حسین خان صاحب۔ منشی محمد الدین خان صاحب۔ سید ابن حسن میان صاحب۔ منشی قدرت حسین صاحب۔ شیخ سراج الدین صاحب۔ سید محمد اظہار صاحب۔ مولوی احمد زمان خان صاحب۔ مولوی حمید الزمان خان صاحب۔ محمد یعقوب صاحب۔ خلیفہ حافظ محمد اسماعیل صاحب۔ عزیز الحسن صاحب۔

ریاض الحسن صاحب۔ پسران منشی قدرت حسین صاحب۔ عبدالقدیر خان صاحب۔ حافظ عبدالحمید

صاحب سوداگر کا پنور۔ مولوی حافظ عزیز حسین خان صاحب۔ حافظ عبدالعزیز خان صاحب۔

محمد خلیل خان صاحب۔ محمد منظر حسن خان صاحب۔ عبدالقادر خان صاحب۔ محمد علی خان صاحب۔

### دارالافتوح

چند فوجوانوں نے احاطہ کوٹھی میں ایک دوکان کھولی تھی حسین ہر وقت چائے شربت وغیرہ تیار ملتا تھا۔ جو حضرات اسکے عادی تھے وہ بلا تکلف

وہاں جا کر پی لیتے تھے۔ کل منافع اسکا تین دن میں مبلغ پچیس ہوئے تھے جسکو ممبران دارالافتوح نے دارالعلوم کے لیے نذر کیا اسکے سکرٹری مولوی حمید الزمان خان صاحب اور ممبران فیہل تھے

محمد یوسف صاحب نطفہ حافظ محمد اسماعیل صاحب کس۔ محمد عاشق حسین صاحب۔ مولوی حمید الزمان خان صاحب۔ مولوی محمد خان صاحب۔ محمد حبیب الزمان خان صاحب۔ محمد انوار حسین خان صاحب۔ محمد عارف حسن صاحب۔ محمد اسرار حسین صاحب۔

### اوقات جلسہ

### تعداد مہمانان

شب دروین میں قسم کے جلسے ہوتے تھے (۱) اجلاس مذوقہ العلل اسکا معمولی وقت ۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک رکھا گیا تھا (۲) جلسہ وعظ

جوہ بجے شام سے ۱۰ بجے شب تک ایک وسیع میدان میں ہوتا تھا (۳)

جلسہ خاص جو تعارف باہمی کی غرض سے شب کو جلسہ کے بالائے منہ منعقد ہوتا تھا انہیں سے

قبل کے دو جلسوں کا نظام (پروگرام) شب کو چھپر سویرے تقسیم ہو جاتا تھا۔ ہم حاجی محمد سعید

خان صاحب سوداگر کے شکر گزار ہیں جنہوں نے حمید پر بس کے تمام کارپردازوں کو اس کام

کے لیے دیا تھا اور وہ بلا تاثر جسوقت نظام بھیجا جاتا تھا اسکو چھاپ دیتے تھے۔

تقریباً پانچ سو مہمان ہر دو بجات سے تشریف لائے تھے جن میں بریلی۔ بڑا یون۔ مراد آباد۔

امروہہ۔ پبلی بھیت وغیرہ ضلع روہیلکھنڈ کے لوگ بکثرت تھے۔ علما اگرچہ اس مرتبہ بہ نسبت

جلسہ گذشتہ کم تھے مگر انکی تعداد بھی سو سے زیادہ تھی انہیں ہاے اسلامیہ کے وکلاء بھی آئے تھے

انہیں حمایت الاسلام لاہور کی طرف سے منشی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن خدام علوم اسلامیہ

ومدرسہ نغانیہ کے اسکے جنرل سکرٹری مفتی مولوی حکیم محمد سلیم صاحب و جوائنٹ سکرٹری

مولوی تاج الدین احمد صاحب فقار جمعیت کورٹ پنجاب اور وکیل انجمن مولوی ابو الفیض محمد حسن مفتی



اور مدرسہ اسلامیہ ڈیرہ غازیخان کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری اور مولوی محمد  
عمود صاحب مدرس اول مدرسہ مذکورہ اور انجمن معین اللہ وہ پٹنہ کی طرف سے مولوی یوسف حسن صاحب  
برادر مولوی حکیم عبدالباری صاحب نگر ہنسوی اور سید علی اسلم صاحب پھلواروی اور انجمن معین اللہ  
بانکی پور کی طرف سے مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء تشریف لاکر شریک جلسہ ہوئے

## اجلاس اول

منعقدہ ۱۳ - ذیقعدہ ۱۳۶۷ مطابق ۲۶ - مارچ ۱۹۹۷ء شنبہ  
بچے صبح سے ۱۱ بجے تک

وقت معینہ سے پہلے تمام اجلاس علما، شائخ، روسا اور عامہ مسلمین بھر گیا تھا۔ بچے کارروائی شروع  
ہوئی۔ مولوی مسیح الزمان خالصا صاحب رئیس شاہجہانپور نے تحریک کی کہ مولانا امجد حسن صاحب  
کاہنوری خلیفہ شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی مظلہ العالی صدارت قبول  
فرمائیں۔ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء اور مولوی محمد حبیب الرحمن خالصا صاحب رئیس  
بھیکن پور نے تائید کی اور بالاتفاق مولانا ممدوح صدرا انجمن منتخب ہوئے۔ اول مولوی شاہ  
نظام الدین احمد صاحب صابری جھڑی نے کلام مجید کی چند آیتیں تہذیباً تلاوت کیں اسکے بعد  
حافظ محمد اسماعیل صاحب وکیل و سکریٹری معین اللہ وہ شاہجہانپور نے روسائے شاہجہانپور کی  
طرف سے انکی دعوت کے قبول کرنے اور شاہجہانپور میں علما کے تشریف لانے کا شکریہ ادا کیا اور  
مندرجہ ذیل تقریر کی

## تقریر حافظ محمد امین صاحب کمری می معین اللہ و شاہ جہانپور

جناب صدر انجمن پشوا ایمان ملت محمدیہ! میں اسوقت شاہ جہانپور کے مسلمانوں کی طرف سے وکیل ہو کر آپ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ آپ صاحبوں نے انعقاد جلسہ مذکورہ اعلیٰ مقام شاہ جہانپور منظور فرما کر یہاں کے مسلمانوں پر جو احسان کیا ہے اسکا شکریہ ادا کر دین لیکن ان فوس ہو کہ میں اس خدمت کے انجام دینے کے قابل کیسے طرح اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ آپ جانتے ہیں کہ شکر گزار سچی مرد ہوا اپنے منعم کے احسانات کا ذکر کرنا اور سرسرا ہٹا سوا آپ صاحبوں کے احسانات اپنی مردہ اور افسردہ قوم پر ایسے نہیں ہیں کہ جبکا احاطہ ہو سکے اور اس نازک زمانے میں جو آپ نے مسلمانوں کو گرداب جہالت سے نکالنے اور انکی آئندہ دینی اور دنیوی بہودی کے لیے ہمت و وقت ہو کر وہ کمر ہمت باز مہمی ہے کہ اگر انکی مثال تلاش کجائے تو سولے قرون اولے کے کسی زمانے میں نہیں ملتی۔

حضرات! مسلمانوں کے اقبال کا ستارہ جب ابج کمال پر پہنچا کہ معمول کے موافق زوال کی طرف بھٹکا تو اُسے شروع میں ایسی مدہم رفتار اختیار کی تھی کہ جسکا احساس اور خاصکر ان لوگوں کو جو غفلت کے نشے میں ڈوبے ہوئے تھے کیسے طرح ممکن نہ تھا چنانچہ اسی حالت میں باوجودیکہ یہ قوم ایک عرصہ دراز تک اپنی بدکرداری اور اعمال قبیحہ کے بُرے نتائج اٹھاتی چلی آئی لیکن کچھ متنبہ ہوئی یہاں تک کہ غدر شہداء کا ایسا طبا پختہ لگا کہ جس نے اس سرے سے اُس سرے تک ساری قوم کو تہ دہلا کر دیا وہ ایسی غضب آنکی کی آگ تھی کہ جس نے مسلمانوں کی دولت۔ عزت۔ علم و فضل جو کچھ اسوقت تک بانی تھا سب کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ اگرچہ اس پُر آشوب زمانے کی کیفیت تو وہ جانیں جنہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا یا خود اپنے گنہا لیکن اگر کوئی مجھے پوچھے تو میں اُس ہنگامہ کو خدا کی رحمت ہی کہوں گا۔ نہ اپنی یہ مصیبت گذرتی نہ یہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے بلکہ اندیشہ قوی اس امر کا تھا کہ اگر یہ اسی غفلت میں مبتلا رہتے تو رفتہ رفتہ اس حالت کو پہنچ جاتے

کہ آئندہ اپنی اصلاح کی ضرورت سمجھنے کی بھی انکو صلاحیت باقی نہ رہتی غرض اس ہنگامہ ترجیح ہے جو لوگ جان بچا کر نکلتے تو اب اُنکا نشہ اُترا لیکن اسوقت انکی مثال اُس شخص کی سی تھی کہ جو دریا میں ڈوبتا ہوا اور بوجہ نادانیت فن شناسی کے گھبرا کر موقع بموقع ہاتھ پاؤں مارنے لگے یعنی ہر ایک نے بجائے خود جو کچھ سمجھ میں آیا مسلمانوں کی آئندہ ترقی اور بہبودی کی تیرہین شروع کیں۔

جناب صدر انجمن! یہ سوال ایک عرصے سے زیر بحث چلا آتا ہوا کہ مسلمان کیونکر ترقی کر سکتے ہیں اور اسکے جواب بھی ارباب علم و فضل اور صاحبان فہم و فراست نے بہت سے دیے ہیں لیکن جہانتک غور کیا گیا خلاصہ ان سب کا یہ ہو کہ مسلمان بغیر اسکے ترقی نہیں کر سکتے کہ اولاً انکو طرز عمل سے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ وہ گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں دوم بحیثیت رعایا ہونیکے کسی حالت میں گورنمنٹ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں اور حکام وقت کی خوشنودی اور رضاجوئی کو بحیثیت رعایا ہونے کے مقدم سمجھیں۔ یہ کھلی ہوئی بات ہو کہ خدا نخواستہ اگر ہماری طرف سے گورنمنٹ یا حکام وقت کو کسی قسم کی بے اعتباری ہو تو ممکن نہیں ہو کہ ہم کیسی طرح ترقی کر سکیں۔ کیونکہ ترقی موقوف ہو اطمینان پر اور اطمینان در صورت مخالفت گورنمنٹ یا حکام وقت کے کہ یہ طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔ سوم دینی اور دنیوی تعلیم کا ایسے سلسلے سے بندوبست کریں کہ وقت کم صرف ہو اور زمانے کی ضرورتوں کے لحاظ سے نتیجہ تعلیم کا عمدہ نکلے۔ چہاں مرقن آسانی اور نفس پروری چھوڑ اور رزق حلال حاصل ہونے کی کوشش کریں مگر اس میں کلام نہیں کہ یہ سب باتیں بغیر علمائے کرام کی خاص توجہ کے کیسی طرح حاصل نہیں ہو سکتیں اور یہی وجہ ہے کہ چونکہ ہمارے علمائے اب تک جیسا کہ چاہیے توجہ نہیں فرمائی تھی باوجود بہت سی کوششوں کے کامیابی نہیں ہوئی لیکن شکر ہو خداوند کریم کا کہ بالآخر ہمارے علما کو بھی اپنی قوم کے حال زار پر رحم آیا کہ جسکا نتیجہ مجلس ندوۃ العلماء ہے مجلس ندوۃ العلماء نے سب سے پہلے اس بات پر غور کیا کہ مسلمانوں کے تنزل اور اوار کے کیا اسباب ہیں اور انھوں نے بہت صحیح خیال کیا کہ یہ ساری خرابیاں مسلمانوں میں بوجہ نقصان تعلیم کے پیدا ہوئے ہیں۔ قدیم طریقے کی تعلیم کو مسلمانوں نے اس بنا پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ زمانہ موجودہ کی

ضرورتوں کے لحاظ سے ناکافی ہے اور نئی تعلیم کے حاصل کرنے میں اس وجہ سے پہلو تہی لگتی  
کہ ہمیں اتنا مال مذہب کے نقصان کا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۵

نہ خدا ہی ملانہ وصال صنم	نہ ادھکے ہوئے نہ ادھکے رہوئے
گئے دونوں جہان کے کام سہم	نہ ادھکے ہوئے نہ ادھکے رہوئے

حقیقت یہ ہو کہ اس زمانے میں جو سب اہم کام ہو وہ یہی صیغہ تعلیم کی اصلاح و درستی ہو۔ اور  
اسی پر مسلمانوں کے تمام کاموں کا مدار ہے اور ہلکے جو ذوق العلماء سے کامیابی کی اُمید ہو وہ اسی  
بنا پر ہے کہ اس مجلس نے اس امر اہم کے متعلق خاص توجہ کی ہے۔ انگریزی تعلیم کے متعلق جو  
مسلمانوں کو سوء خیالیان تھیں وہ اگرچہ اس زمانے میں بہت کم ہو گئی ہیں لیکن اس سے انکار  
نہیں ہو سکتا کہ جب تک انگریزی تعلیم سے پہلے اپنے پرانے طریقے کی تعلیم روحانی اور اخلاقی نہونی  
آزادی بجا کامرض جو تعلیم یافتہ نوجوانوں میں پیدا ہو جاتا ہو کی طرح اُسکی روک نہیں ہو سکتی ہاری  
مجلس ذوق العلماء نے جو طریقہ تعلیم کا اختیار کیا ہو وہ اسی اصول پر مبنی ہے کہ قبل داخل ہونے دارس  
انگریزی کے بچوں کو اس قسم کی تعلیم دے جائے کہ جس سے باوجود تعلیم انگریزی کے اپنے عقائد مذہبی  
میں پختہ رہیں۔ بزرگوں کا ادب اور حکام وقت کی اطاعت ضروری کہ جو خاص صُول ہمارے مذہب  
کا ہو اپنا فرض سمجھیں۔ صداقت۔ دیانت۔ مستندی اور خود داری کے اوصاف سے متصف ہوں۔  
آزادی بجا اور افعالِ طبعیہ اور خصائلِ ذمیمہ سے محفوظ اور مصلح رہیں۔

پس ای بزرگانِ دین و اکابرینِ ملت خیر الانام! آپ نے جو اس امر اہم اور نازک اور  
مشکل خدمت کو اپنے ذمہ لیا ہو ایسی شکر گزاری ہم نہیں کر سکتے تھے کہ مزید برآں آپ نے انفاق و طیبہ  
ذوق العلماء بجا مقام شاہجہانپور منظور فرما کر وہ احسان کیا ہو کہ جسکے بارے کی طرح ہم سبکدوش  
نہیں ہو سکتے۔ شاہجہانپور نہ تو کوئی ایسا مشہور اور نامور شہر ہے جسکے دیکھنے کا ہتھیاق آپ کو بیان  
لایا۔ نہ بیان کچھ ایسا علم و فضل کا چرچا ہے کہ جسکے شوق نے آپ کو تشریف لانے کی تحریک کی ہو  
بجز اسکے اور کیا کہا جاسکتا ہو کہ آپ نے محض اپنی جاہل اور درماندہ قوم کی اصلاح مد نظر فرما کر

ہماری بہتری اور قومی خیر خواہی کے مقصد سے ہماری درخواست کو منظور فرمایا اور اسی کا نتیجہ کہ آج ہم لوگوں کو ان بزرگان دین کے کلام مجرب نظام اور مواعظ احسنہ سے مستفیض ہونیکا موقع ملا جسکا خواب میں میسر ہونا خیال میں نہیں آسکتا تھا۔ مگر ہم اسکا معاوضہ بھروسے اور کیا کر سکتے ہیں کہ جناب باری میں بجز واصلح یہ عرض کریں کہ وہ بطفیل اپنے حبیب رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کو اپنے ان مقاصد میں جسکے لیے آپ نے یہ تکلیف برداشت کی کاتباً اور مسلمانوں کو اس چشمہ فیض سے جو آپ نے جاری کیا ہے بہرہ یاب فرمائے۔

حافظ محمد اسماعیل صاحب کی تقریر تمام ہونے کے بعد مولانا احمد حسن صاحب کانپوری صدر نشین جلسہ ششم ندوۃ العلماء نے ایک مختصر مگر نہایت موزون اور برجستہ تقریر فرمائی خطبہ مسنونہ کے بعد اول عجز و تکبر کے ساتھ اس بات کو ظاہر فرمایا کہ میں صدارت کے قابل نہیں ہوں علم و فضل کی حیثیت سے۔ یہی جلسے میں مجھ سے زیادہ مرتبے کے حضرات موجود ہیں میں ایک ناچیز اور ہچکا کہ شخص ہوں لیکن ان حضرات کے اصرار سے میں مجبور ہو گیا (اس موقع میں مولانا پر رقت طاری ہوئی اور روئے) اسکے بعد آیہ کریمہ **اِسْمَاۤیٰلُ یٰحْشٰی اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءِ** کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ عالموں میں خوف خدا ہونا چاہیے عالم وہی جو حسین خوف خدا پایا جاتا ہو اور فرمایا کہ علما اکرم ہیں مگر وہی جو عالم باللہ اور عالم ربانی ہیں اسکے بعد اجازت دیکر کاروائی جلسے کی شروع کیجائے۔

پہلے مولوی عبد اللہ صاحب انصاری نے حاضرین کو مندرجہ ذیل قواعد و آداب باواز بلند پڑھکر سنائے جو چھپو اگر پہلے سے تقسیم کر دیے گئے تھے (۱) جلسے میں خاموشی اور منیت کے ساتھ شریک ہونا چاہیے (۲) جلسے میں کوئی شخص باہم تقریر کرنے کا جاز نہیں (۳) کسی شخص کی توہین کا اختیار کیسکو نہ ہوگا (۴) ان حضرات کے سوا جنکا نام نظام جلسہ میں درج ہو چکا ہے کیسکو تقریر کرنے یا تحریر پڑھنے کی بغیر اجازت صدر انجمن کے قطعاً اجازت نہیں ہو (۵) جنکا نام نظام جلسہ میں درج ہو چکا ہے وہ اسی مضمون پر گفتگو کریں گے اور صرف وہی تحریر پڑھیں گے

جسکو جلسہ انتظامیہ نے پہلے سے منظور کر لیا ہے (۶) زمرہ علمائین جو حضرات بیٹھیں گے انکو اس بات کی پابندی کرنا ہوگی کہ انکی وضع خلاف شان علماء کے نمودے (۷) جلسے میں کسی امیر و رئیس کی تعظیم کے واسطے علمائین نہیں اٹھیں گے نہ واعظ یا مقرر اپنے وعظ و تقریر کو بعد کریں گے (۸) جلسے میں نشست تقسیم کرنے کی کیکو اجازت نہیں ہو، بجز ان اشتہار و نکتے جو مذودۃ العلماء کی جانب سے تقسیم کیے جائیں (۹) ہر جلسے میں صدر انجمن کے احکام کی اطاعت پابندی دستہ العمل مذودۃ العلماء کے ہر رکن پر لازم ہو۔ مولوی عبداللہ صاحب انصاری جب پڑھنا چکے تو موافق نظام مبارک کے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار خلیفہ ہمسامہ مذودۃ العلماء نے کارروائی پیش کی اور صدر انجمن صاحب کی اجازت سے باوازا بلند پڑھکر سنائی۔

### کارروائی سالانہ جلسہ

جناب صدر انجمن دیگر اعیان و ارکان مذودۃ العلماء! میں حسب دستور سالانہ گذشتہ کا وقت آپ کے سامنے مذودۃ العلماء کی وہ تمام تجویزین پیش کرنا چاہتا ہوں جو جلسہ پنجم میں منظور ہوئی تھیں۔ سال زیر بیان میں انکی تکمیل ہوئی ہو یا کسی وجہ سے انکی تکمیل نہیں ہو سکی۔

مگر قبل اسکے کہ میں ان تجویزون اور کارروائیوں کو پیش کروں اس بات کا ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ سال گذشتہ میں قضا اور طاعون اور اسی قسم کے دوسرے حوادث اتفاقیہ کیوجہ سے جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۳۹ شعبان ۱۳۵۱ ہجری کی تجویز کے موافق مذودۃ العلماء کے سالانہ جلسے کی کثرت کیلئے دعوت عام نہیں ہی گئی بلکہ ۱۴-۱۵-شوال ۱۳۵۱ ہجری کو کانپور میں بجائے جلسہ عام کے جلسہ خاص منعقد کیا گیا اور اس میں امور تصفیہ طلب پیش کیے گئے جو بہت غور و فکر اور مباحثہ کے بعد طے ہوئے۔ پس اگر جلسہ عام ان ضروری اور قابل ملاحظہ مسئلوں کی وجہ سے ملتوی رکھا گیا۔ مگر چونکہ مذودۃ العلماء کے اکثر چھوٹے رکن اس جلسے میں موجود تھے اور اس میں نہایت ضروری امور طے ہوئے جن پر علی کارروائی کا مدار تھا اسلئے ہم کو اپنی مجبوری کا زیادہ افسوس نہیں ہوا۔

ذکورہ بالا جلسے میں پانچ تجویزین منظور ہوئی تھیں (۱) پہلی تجویز یہ تھی کہ دارالعلوم ہمدانی  
بجائے دہلی کے لکھنؤ میں قائم کیا جائے۔ یہ تیسرا گرجہ بلحاظ اسکے کہ ایک منظور شدہ تجویز میں  
کیا گیا سرسری نظر میں ناموزون معلوم ہوتا ہوا اور اسی وجہ سے اس وقت بعض احباب نے اس میں  
گفتگو بھی کی تھی مگر بلحاظ اُن وجوہ کے جو جلسہ گذشتہ میں پیش ہوئے تھے اور اُن پر مباحثہ ہوا  
تھا اکثر اُسے سے یہ تجویز منظور ہوئی۔ نہایت خوشی کی بات ہو کہ ہمارے دہلی اور پنجاب کے  
ارکان خاص نے جو اس وقت جلسے میں موجود نہیں تھے اور جنکی نظر وسیع اور سلامی ہمدنی  
مقامی خصوصیات سے پاک ہو اس تجویز کو نظر قبول سے ملاحظہ فرمایا اور اُنکی دلی ہمدنی نزدیکی  
کے ساتھ ویسی ہی ہے جیسے کہ پہلے تھی۔

(۲) دوسری تجویز یہ تھی کہ لکھنؤ دارالعلوم کا درجہ ابتدائی کھولا جائے پھر بتدریج اسکے  
اور درجے کھولے جائیں۔ یہ تجویز حقیقت میں ہماری علمی کارروائی کا دیا چہ تھی اِس تجویز کے  
متعلق جو کچھ علمی کارروائی اب تک ہوئی ہے اُسکو میں غلغلہ بیان کر دوں گا۔

(۳) تیسری تجویز یہ تھی کہ نواب لکھنؤ گورنر بجا در مالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر اودھ کی خدمت  
میں مذکورہ اہلکار کی جانب سے وفد بھیجا جائے جو جناب ممدوح کی خدمت میں حاضر ہو کر مقاصد و اغراض  
مذکورہ اہلکار کے بیان کرے اور اطمینان دلانے کے لئے مذکورہ اہلکار کو سیاست مدین سے کوئی تعلق نہیں ہو  
یہ تجویز پہلے جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ میں پیش کی گئی اور اسی جلسے میں ایک  
بادداشت مرتب کی گئی جس میں مذکورہ اہلکار کے مقاصد و اغراض اور گذشتہ سالانہ جلسوں کے مختصر  
حالات درج کیے گئے جسکے دیکھنے سے ایک صحیح خاکہ ذہن میں آسکے اور یہ طرہ ہوا کہ اسکا ترجمہ  
مع نقل و شوالیہ کے نواب ممدوح کی خدمت میں خان بہادری علی صاحب کبیر و مشیر قانونی انجمن  
تعلقات اودھ پیش کر دیں۔ چنانچہ بعد تیاری بادداشت دوستوں کے نواب ممدوح کی  
خدمت میں بھیج دی گئی۔ مگر چونکہ وہی نے میں نواب ممدوح چھ مہینے کے واسطے ولایت تشریف  
یہاں نہ لائے تھے اس وجہ سے اپنی واپسی تک اسکی پیشگی مکتوبی فہرست دیا اب یہ تجویز گورنمنٹ کی ذمہ

غور ہوا اور حال میں بذریعہ پٹھی کے صاحب چیت سکڑ رہا درنے یہ دریافت کیا ہو کہ سالہا سے گذشتہ میں ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسے کمان کمان ہوئے ہیں۔

(۴) چوتھی تجویز یہ تھی کہ حسب تجویز نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب کے گورنمنٹ اسکول کانپور کے طلباء کو دینیات کی تعلیم دلانے کے لیے کانپور کے روسا کو توجہ دلائی جائے، یہی تجویز کی منظوری کے بعد کانپور کے روسا کی ایک مجلس منعقد کی گئی جسے اس کام کو اپنے ذمہ لیا اور ندوۃ العلماء کی طرف سے آمادگی ظاہر کی گئی کہ اگر مجلس مذکور اسکا اہتمام کرے گی تو مولوی عبدالمطیع صاحب مفتی ندوۃ العلماء کی خدمت کو مفت انجام دین گے مگر افسوس ہو کہ روسا کے کانپور کو یہی طرف اب تک توجہ نہیں ہوئی ہے۔

جناب صدر انجمن! یہ جگہ اگرچہ معمول کے موافق عالی شان نہیں ہوا مگر جو تجویزین دارالعلوم کے متعلق یہیں منظور ہوئیں وہ بے شبہ عالی شان تھیں اور اس بات کی حاجت تھی کہ مہنت مردانہ کے ساتھ اپنے نفاذ کی کوشش اور ترمیم کی جائے اسوجہ سے اسی جلسے میں ایک جماعت علما کی منتخب کی گئی جو لکھنؤ جا کر اسکا انتظام کرے چنانچہ ۱۶- شوال ۱۳۸۶ ہجری کو یہ وفد کانپور سے روانہ ہو کر لکھنؤ پہنچا اور خان بہادر منشی الطیر علی صاحب وکیل کی حُسن توجہ اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کوری کی فرخ جو صملگی سے دارالعلوم کے واسطے ایک نہایت ہموار اور خوش نظر قطعہ اراضی حاصل ہوئی یہ قطعہ منشی احتشام علی صاحب موصوف کے موضع برورہ حسن باڑی میں واقع ہو۔ اس موقع کے حاصل ہونے کے بعد ۱۷- شوال ۱۳۸۶ ہجری کو جلسہ انتظامیہ کیا گیا اور جلسہ مذکور نے اس موقع پر دارالعلوم کا بنانا منظور کیا۔ اسی جلسے میں بغرض فراہمی سرمایہ دیگرانی امور قرض القام کے لکھنؤ میں ایک مجلس مبین اشاعت العلوم کے نام سے قائم کی گئی اور اسکے سکریٹری منشی احتشام علی صاحب قرار پائے۔ اسی مجلس کے متعلق یہ کام بھی کیا گیا کہ بفضل درجہ ادنیٰ کے اجرا کے لیے کوئی مکان تلاش کرے چنانچہ چند مکانات مجلس نے منتخب کیوں مگر وہ مختلف وجوہ سے نہیں ٹھیکے آخر یہ رہے قرار پائی کہ ایک مکان جو موقع کا ہو خرید لیا جائے منشی احتشام علی صاحب سکریٹری مبین اشاعت العلوم



نے اپنی بلند عقلی سے اس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ جو کچھ اسکی قیمت ہوگی اسکو اپنی جیب خاص سے بطریق دستگردان بنجانب ندوۃ العلماء ادا کر دین گے اور ندوۃ العلماء کو اجازت دین گے کہ وہ دارالعلوم امین قائم کرے۔ اس تجویز کے موافق راجہ سیندھی کا مکان واقع گولہ گنج لکھنؤ نو ہزار دو سو روپیہ کو خرید لیا گیا اور ایک سو سولہ روپیہ پہلی رحبتری اور بنیامہ کی تکمیل میں صرف ہوئے جسین سے آٹھ ہزار روپیہ منشی احتشام علی صاحب نے اپنی جیب خاص سے ادا کیے اور بارہ سو روپیہ <sup>ارٹھ</sup> خان بہادر منشی اطہر علی صاحب دیکل نے دیے اور ایک سو سولہ روپیہ تحویل ندوۃ العلماء سے صرف ہوئے۔ منجملہ زمرین کے بارہ سو روپیہ ندوۃ العلماء کے دوسرے مدت سے قرض لیکر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کو پہنچا دیے گئے ہیں پس بابت قیمت مکان آٹھ ہزار روپیہ منشی احتشام علی صاحب کو دینا باقی ہے اور ایک ہزار تین سو سولہ روپیہ خزانہ ندوۃ العلماء میں داخل کرنا چاہیو مکان لمجانے کے بعد ۱۵۔ بیچ اثانی سلسلہ ہجری کو کا بنور سے دفتر ندوۃ العلماء کا لکھنؤ آیا اور اسی مکان میں ترتیب دیا گیا اور ایک اعلان اس بات کا شائع کر دیا گیا کہ ہجادی الاولیٰ سلسلہ ہجری سے دارالعلوم کے درجہ ابتدائی کا کام شروع کیا جائے گا اور جو طلبا امین پڑھنا چاہیں گے وہ حسب قواعد داخلہ مندرجہ اعلان کے لیے جائیں گے اسکے شائع ہونے کے بعد کثرت درخواستن طلبا کی موصول ہوئیں اور موافق قواعد داخلہ اسوقت تک ۴۴ طلبا داخل ہو چکے ہیں۔ انہیں سے ۱۴ وہ ہیں جو دارالاقامہ میں رہتے ہیں۔

انہیں سے ۱۲ طالب علموں کو دارالعلوم کی جانب سے وظیفہ اعانت دیا جاتا ہے اور دو وہ بین مصارف دارالاقامہ کے خود ادا کرتے ہیں باقی وہ ہیں جو بطور خود شہر میں رہ کر پابندی اوقات مدرسہ تعلیم پاتے ہیں اسکی مفصل کیفیت اس کارروائی سے واضح ہوگی جو علمہ پیش کی جائے گی۔ دارالافتا کا انتظام جیسا کہ مرقہ ناظر ہے اس سال بھی نہیں ہو سکا تاہم جو طریقہ اسکے چلنا اختیار کیا گیا ہے وہ اطمینان کے قابل ہے۔ سال زیر بیان میں ابتدا سے ایک مفتی اور ایک مدرسہ محکمہ میں کام کرتے ہیں پہلے مولوی عبداللطیف صاحب منجلی کے متعلق یہ خدمت تھی جب دفتر کے ساتھ

دارالافتاء بھمکانپور سے لکھنو آیا اور دارالعلوم کا انتظام کیا گیا تو مولوی صاحب موصوف کے متعلق تدریس کی خدمت لگ گئی اور بجائے انکے مولوی حافظ ابوالحسام عبدالحمید صاحب برادرزادہ شمس الملک مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی علی کو (جو ایک مدت سے بطور خود اس کام کو انجام دیتے تھے) تکلیف دی گئی کہ وہ پابندی اوقات و قواعد دارالافتاء اس خدمت کو انجام دین چاہیے ۱۱۔ جب سترہ ہجری سے مولوی صاحب مدفح بہت محنت سے اس خدمت کو انجام دیتے ہیں اور مولوی عبدلطیف صاحب بھی اوقات فرصت میں اس کام کو کرتے ہیں اور مسائل مشککہ میں مباحثہ کیا جاتا ہو۔ اب چونکہ مشورہ باہمی سے یہ کام ہوتا ہو اسوجہ سے مسائل کی تنقیح تحقیق کا زیادہ موقع حاصل ہوا ہے اور بہانہ تک میرا خیال ہو میں کہ سکتا ہوں کہ جو فتاویٰ مرتب ہوتے ہیں وہ اعتبار کے قابل ہوتے ہیں۔

اگرچہ اب بھی جیسا کہ دل چاہتا ہو کام نہیں ہوتا اور وہ اُسوقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اسکے واسطے خاص طور پر وہ انتظام بندیا جائے جو اسکے چلانے کے لیے پہلے سے تجویز ہو چکا ہو اور یہ سرمائے پر موقوف ہوتا ہم جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس اعتبار سے بہت غنیمت ہو کہ جس قدر کام ہو رہا ہے اس پر مسلمانوں نے اعتبار ظاہر کیا ہے اور انکی ضرورتیں کم و بیش اس سے پوری ہو رہی ہیں اسکا اندازہ فتوؤں کے مجاریہ موصولہ سے بآسانی ہو سکتا ہو جسکی تفصیل ذیل ہے سال زیر بیان میں (۱۹) سوالات بیرونجات سے آئے جنہیں اکثر استفتائے بہت دور دراز مقامات کے تھے اضلاع مالک مغربی و شمالی وادھ سے (۴۲۰) اضلاع پنجاب سے (۵۱) اضلاع بہار و بنگال سے (۵۲) اضلاع بمبئی سے (۱۵) مدراس سے (۴) رنگون و برہاس سے (۵) آسام سے (۱) ریاست بھارت وستانی سے (۵۰) اس تفصیل سے معلوم ہو سکتا ہو کہ اہل اسلام کو ہر کی طرف کس قدر توجہ ہو کہ باوجودیکہ اب تک دارالافتاء کے کھلنے کا پورے طور پر اعلان نہیں دیا گیا تاہم بقدر کثرت سے استفتائے آئے اور اضلاع بعیدہ سے آئے مکتوفوس ہو کہ سرمائے کی کمی سے اسکا انتظام خاطر خواہ نہیں ہو سکتا اور حرج کتابوں کی ضرورت جو وہ میا نہیں ہوتی۔

قیم خانہ اسلامیہ کے حالات میں اس سال کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی گذشتہ مژدہ  
 میں جس زمین کا تذکرہ کیا گیا تھا اسکا قبضہ ۱۱- اکتوبر ۱۹۷۸ء کو صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہاول  
 کا پورے باضابطہ دلا دیا ہو اس کے بعد سب ضروری یہ کام تھا کہ قیم خانے کے واسطے اس میں  
 عمارت بنائی جائے تاکہ جو تکلیف اور زیر باری مکان کے نمونے سے ہو رہی ہے وہ جاتی  
 رہے چنانچہ اسکے واسطے ایک مختصر جلسہ کیا گیا اور چند حضرات نے جو اس جلسے میں شرکت کیے  
 تھے سورتور و پیر کی رقم منظور کی بنظر اسکے مسٹر مین صاحب بہادر اور مسٹر فاکشن صاحب بہادر  
 جسٹ مجسٹریٹ صاحبان کی رقمیں بھی شامل ہیں جو انھوں نے ازراہ ہمدردی اپنی خیر خواہی  
 سے غایت کی ہیں اور انکی یہ ہمدردی مشکور گزاری کے قابل ہے۔ کچھ سامان عمارت کا بھی  
 بعض لوگوں کی فیاضی سے فراہم ہوا تھا مگر دفعہ کارکن قیم خانہ کو ایسی ضرورتیں پیش آئیں  
 جسکی وجہ سے وہ اب تک اسکا کام نہیں شروع کر سکے۔ لہٰذا کون میں اس سال کوئی معتد بہ  
 امتداد نہیں ہوا اور انکی تعلیم و تربیت کا جو انتظام تھا وہ اس سال بھی بدستور بحال رکھا گیا  
 ہو صنعت و حرفت کی تعلیم بھی بدستور سابق دی جاتی ہو اور مواد ڈوئمینٹ نے اپنی مہربانی سے  
 قیم خانے کی منظور فرمائی ہے اس سے قیم خانہ فائدہ حاصل کر رہا ہو جس کے لیے ہم سب گورنمنٹ کے  
 سید مشکور گوارہ بن۔ چنانچہ ۱۹۷۸ء میں چھ سورتور و پیر پانچ آنہ ہکو وصول ہو چکے ہیں۔  
 حضرات! ساگذشتہ میں جلسہ عام کے نمونے سے ایک قسم کی افسردہی پیدا ہو گئی  
 تھی اور یہ خیال کرنا کچھ بجا نہیں سمجھا جاتا تھا کہ ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض کی کامیابی  
 میں ایک رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے مگر مذکورہ بالا بیان سے آپ کو اس بات کا اندازہ کرنا کچھ  
 دشوار نہیں کہ ندوۃ العلماء نے اپنی ترقی کی رفتار میں ایک زینہ اور بھی طے کر لیا ہو اور قول  
 کی چار دیواری سے نکل کر عمل کے وسیع میدان میں آ گیا ہو۔ علاوہ اسکے ملک تور میں لوگوں کے  
 کے نمونے سے تازہ سرگرمی نہیں پیدا ہوئی مگر ندوۃ العلماء کی کارروائیوں نے جو دلون میں اپنا  
 قائم کر دیا ہو وہ عموماً نہیں ہو سکا اور اسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہو کہ سال زیر بیان میں ارکان کی

تعداد ۶۰۰ تھی۔ یہ تعداد اگرچہ پینسٹ سال گزشتہ کی تعداد کے بہت کم ہے لیکن باوجود انہوں نے  
جلت عام کے جو تازہ سرگرمی پیدا کرنے کا قوی ذریعہ ہے اس قدر مارکان کا ہونا ساریت نشانی  
ہو اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ندوۃ العلماء کی قبولیت نے ولون بین گھر کرنا ہے علاوہ اس کے  
صبح ستور سالہائے گزشتہ کے اس سال بھی چند مقاموں پر جلسہائے ماتحت قائم  
ہوئے جو سب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مجلس معین اشاعت العلوم کمنڈ۱۷۔ شوال ۱۳۱۵ ہجری کو قائم ہوئی انجمنی اشاعت  
صاحب رئیس کا کوری اسکے سکریٹری معین ہوئے۔

(۲) معین الندوۃ جالندھر۔ ربیع الثانی ۱۳۱۵ ہجری کو قائم ہوئی اور مولوی حکیم فضل محمد  
صاحب اسکے سکریٹری اور سید غفور اللہ شاہ صاحب اسکے صدر انجمن منتخب ہوئے۔ اور اکثر  
رؤسائے شہر جالندھر نے اسکی ممبری قبول کی۔

(۳) معین الندوۃ پھلوں پھلوں ضلع جالندھر میں مظفر اللہ خان صاحب رئیس زیر آباد کی تحریک  
قائم ہوئی اور چودھری غلام نبی صاحب یلدار رئیس پھلوں اسکے سکریٹری اور شیخ مہر علی صاحب جٹ  
پھلوں اسکے صدر انجمن قرار پائے (۴) معین الندوۃ وزیر آباد ضلع گجرات نوالہ میں مولوی غلام محمد صاحب شیار پور  
کی تحریک قائم ہوئی اور سردار بہاول بخش کزنیل راجہ عطاء اللہ خان صاحب رئیس وزیر آباد اسکے صدر انجمن  
منتخب ہوئے اور حکیم سلطان علی صاحب سکریٹری قرار پائے (۵) معین الندوۃ اسلام پور اسلام پور  
ضلع ٹپنہ میں ۲ شعبان ۱۳۱۵ ہجری کو قائم ہوئی اور مولوی شاہ میر الدین احمد صاحب سکریٹری  
اور مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب اسکے صدر انجمن قرار پائے یہ دونوں چودھری محمد ظہور الحق صاحب  
رئیس اسلام پور کے نوے ہیں جو اس فوج میں اپنی سیر جٹی اور اولوالعزمی میں ضرب المثل تھے علاوہ اس کے  
اس فوج کے اکثر علماء و مشائخ و مددسانے اس مجلس کی ممبری قبول کی ہو جسکی رواد و علیحدہ موجود ہے  
(۶) معین الندوۃ پانی پت۔ مولوی قاری عبدالسلام صاحب خلیف الرشید مولانا قاری عبدالکریم  
صاحب محدث پانی پتی اسکے سکریٹری احمد صدر انجمن راجہ الطاف حسین صاحب حالی رئیس پانی پت قرار پائے

(۴) مبین الذودہ شاہما پور ۱۹۔ فردری ۱۹۹۷ء کو قائم ہوئی۔ مولوی عبدالواجد صاحب نے  
شاہما پور صدر انجمن اور خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب نائب صدر انجمن منتخب ہوئے  
اور حافظ محمد مہمل صاحب ناظم مجلس قرار پائے۔

جناب صدر انجمن اب تک مذودہ العلما میں سرمایہ پیدا کرنے کی کوئی مستقل تدبیر نہیں لگی  
نہ عام چندہ کھولا گیا ہو۔ آمدنی جو کچھ ہوتی وہ صرف اس قدر کے ابتدائی مصارف اس کو پورا  
ہوئے کیونکہ آمدنی کی ٹیکسٹیں بالکل محدود ہیں۔ مگر اب تک جو کچھ ہوا وہ اس خاطر سے کہ کوئی علمی  
کام نہیں شروع کیا گیا تھا چندان نقصان رسان نہیں تھا اب معاملے نے دوسری شکل اختیار  
کی ہو لہذا اب فراہمی سرمایہ کی تدبیروں کو عمل میں لانے کی محنت حاجت ہو۔ اگر سالانہ گذشتہ  
کی توفیر موجود نہ ہوتی تو ظاہر ہے کہ ہم علمی کام نہیں شروع کر سکتے تھے کیونکہ مذودہ العلما کی ایسے  
مبین اور مستقل آمدنی اب تک نہیں ہو کہ جس سے یہ کام ہو سکے۔

سال زیر بیان میں کل آمدنی مذودہ العلما کی مع بقایا سے تین گزشتہ کے نو ہزار دو سو تیس  
روپیہ چار آنے چھ پائی تھی جس میں سرمایہ عام مذودہ العلما کے جو بذریعہ چندہ رکینٹ اور مختلف عطیات  
وقیعت کتب وغیرہ کے فراہم ہوئے پانچ ہزار ایک سو گیارہ روپیہ چھ آنے چھ پائی تھے اور دارالعلوم کے  
دو ہزار چھ سو اٹھاون روپیہ گیا۔ وہ آنے تین پائی اور اشاعت الاسلام کے پاسو ساٹھ روپیہ نو آنے  
تین پائی اور دارالافتا کے پاسو ستر روپیہ اور خزانہ محمدیہ کے تین سو گیارہ روپیہ نو پائی تھے اور  
مذکوۃ کے ستر روپیہ پندرہ آنے نو پائی تھے اور کل مصارف سال زیر بیان میں پانچ ہزار  
پاسو چھ روپیہ بارہ آنے چھ پائی ہوئے لیکن ان مصارف میں ایک ہزار تین سو سولہ روپیہ  
بارہ آنے چھ پائی بھی شامل ہیں جو بابت قیمت مکان نوخریہ کے سرمایہ دارالعلوم سے قرض  
لیکر دیے گئے ہیں لہذا اس رقم کے نکالنے کے بعد کل مصارف چار ہزار دو سو اٹالیس روپیہ  
بارہ آنے چھ پائی رہے جس کا تفصیلی حساب نقشہ جمع نسخہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔  
اس رپوٹ کے ساتھ منسلک ہے۔

مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم جب اس کارروائی کو سنا چکے تو مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے بہت خوبی سے کارروائی پر اپنی رائے ظاہر کرتے وقت ایک مبسوط تقریر فرمائی جس کا خلاصہ حسب مندرجہ ذیل ہو۔

### خلاصہ تقریر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب بھیکن پور

فرمایا کہ ساگشتہ شتہ میں اجلاس ہونے سے جو نقصان انہیں کو پہنچا ہو اگر اس سال جلسہ نہ ہوتا تو وہ نقصان اور زیادہ بڑھ جاتا۔ شہر شاہجہانپور اور اس فوارح کے مسلمانوں کی وجہ سے اس سال جلسہ ہوا ایسے تمام اراکین نہ وہ بلکہ عام مسلمانوں پر لازم ہو کہ اہل شاہجہانپور کا شکریہ ادا کریں۔ پھر دارالعلوم کی نسبت اپنی رائے ظاہر فرماتے وقت کہا کہ مذہد العلماء نے علی کارروائی کی بناؤ الدی ہے۔ خان بہادری منشی اطہر علی صاحب اور منشی احتشام علی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے دارالعلوم کی طرف دل سے توجہ فرمائی اور فرمایا کہ اگر دارالعلوم میں کوئی کچھ چیز ہو تو دارالاقامہ (بورڈنگ ہاؤس) ہو جان چھوٹے چھوٹے بچے ایک ساتھ پڑھتے ہیں ایک ساتھ رہتے ہیں ایک ساتھ کھاتے پیتے ہیں ایک ساتھ کھیلنے ہیں خوشحالی فارسی اور ویرش بھی سکھائی جاتی ہے سرمائے کے ہونے سے دارالعلوم ہنوز متزلزل حالت میں ہو۔ لیکن ہکومالی مشکلات سے بدل نہونا چاہیے۔ گورنٹ کی خدمت میں دیویشن کے جانے کا ذکر کر کے فرمایا کہ اس جلسے کو پولیٹیکل معاملات سے کچھ بحث نہیں ہو نیز یہ کہ مذہد العلماء کے کسی رکن کے دل میں گورنٹ کی اطاعت کسی فرقہ ہند سے کم نہیں ہو جو لوگ خلا سے ڈرتے ہیں اور اُسکے رسول کے مانتے ولے ہیں وہ کب اُسکے فرمانے کے خلاف کر سکتے ہیں مسلمانوں کے مذہب میں بادشاہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری چیز ہے۔ ایسے خاص کر مسلمانوں کے علماء کی نسبت تو یہ خیال ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ گردہ قدسی خدا اور اُسکے رسول کے خلاف کوئی کام کرے۔ دارالافتا کی کارگزاری پر فقہ طور پر اظہار رائے کو کے

اُسکے واسطے کتب فقہ اور حدیث کی ضرورت کو بیان کیا اور مسلمانوں کو بہ سہولت توجہ دلائی کہ اپنے کتب خانوں کو ایسی کتابیں جو کثیر و کمی خوراک بنی ہوئی ہیں عنایت فرما کر عند اللہ راجع اور عند الناس مشکور ہوں اُسکے بعد یہ تم خانے کا مختصر حال بیان کیا اور گورنمنٹ اسکولوں میں تعلیم دینیات کی ضرورت کو مذکورہ کا تسلیم کرنا اور اُسکا ساعی ہونا۔ انجمنہما سے معین المذودہ کے قائم ہونے کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ مذکورہ العلما قوم کی ضرورتوں پر چاروں طرف ہاتھ پھیک رہا ہو۔ جو ضرورتیں محسوس ہوتی ہیں اُنکی طرف اپنی توجہ کو مائل کرنا جو خدا اسکومرد ہے مولوی حبیب الرحمن فاضل صاحب تقریر کر چکے تو مولوی ابوالحامد محمد عبد الحمید صاحب فرنگی علی نے فضائل علم پر ایک بسیط اور عالمانہ تقریر فرمائی اُنکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی کھڑے ہوئے اور مقاصد مذکورہ العلما پر نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ ایک موثر تقریر فرمائی۔ ہمارے مولانا کی خوش بیانی اور طبیعت کی روانی کے سامنے یہ بات مشکل ہو کہ آپ کی تقریر قلب بند کیا سکے۔ بڑے بڑے زود نویس لوگوں نے آپ کی تقریر قلب بند کرنی چاہی مگر وہ بجز چند نام بوطافہ قرون کے نہ لکھ سکے انکو اس موقع پر درج کرنا آپ کی تقریر کا غلط نمونہ پیش کرنا جو ایسے ہم معذرت کے ساتھ اسکوفہم انداز کرتے ہیں۔

شاہ صاحب مہم وح کے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جمہوری نے ضرورت دارالعلوم پر تقریر فرمائی اور اپنے بیان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم اور مسلمانوں کے علم و اخلاق کا ذکر کر کے مسلمانوں کی موجودہ جہالت اور بد اخلاقی کا تذکرہ کیا جھوٹ و تراب و رشوت۔ سود و نااہلیت۔ بے چینی اور تمام جرائم اور خلافت تہذیب اسلام باتون کا ذکر کر کے اس بات کو دکھایا کہ نئی تعلیم سے ان عام باتون کا کچھ بھی اتصال نہیں ہو سکا پس ایک ایسے دارالعلوم کی سخت ضرورت ہو جس میں مسلمانوں میں علمی اور اخلاقی زندگی کی از سر نو پیدا ہونے کی کوشش کی جائے اور ایسے سامان ہم ہو نچائے جائیں جن سے علوم اسلامیہ میں مہارت و کمال پیدا ہو۔ اسکے بعد شاہ صاحب مہم وح نے امریکہ والوں کی کوششوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو

غیرت دلائی۔ انکے بیان کے ختم ہونے پر ٹھیک تیار دہ بجے جلسہ برخواست ہوا۔

## جلسہ عام

۵ بجے شام سے ۹ بجے شب تک

مولوی محمد ظاہر صاحب عرف موتی میان مرحوم کی کوٹھی کے نیچے ایک وسیع میدان میں اس جلسہ کا اہتمام کیا گیا شائقین کا اس قدر ہجوم تھا کہ تین طرف کی سڑکین دور دور تک لوگوں سے بھر گئی تھیں اور ایک جانب مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم کی کوٹھی کے نیچے تک آگئی آدمی بھروسہ ستور مولوی عبداللہ صاحب انصاری اس جلسے کے صدر نشین تجویز ہوئے۔ اوّل مولوی قاضی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی نے بیان فرمایا حسین اسلام کی ابتدائی حالت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ندوۃ العلماء کی ضرورت اور اسکے برکات کا بہت خوبی سے ذکر کیا اس بیان کے بعد نماز مغرب اسی میدان میں غلام اللہ خان جماعت کے ساتھ ادا کی گئی بعد نماز مغرب کے مولوی غلام صاحب لدھیانوی مقرر شملہ اور مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے یکے بعد دیگرے دو خطا فرمائے اور جلسہ بہت خوبی سے برخواست ہوا۔

## جلسہ خاص

۸ بجے سے ۱۰ بجے شب تک

مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم کی مسرہ کے بالا خانے پر اس جلسے کا اہتمام کیا گیا علماء کو پہلے سے اطلاع دی جا چکی تھی اور انجمنوں کی جانب سے جو دکھلا تشریف لائے تھے انکو بھی اطلاع دی گئی تھی چنانچہ یہ سب حضرات تشریف لائے اس جلسے کا اصلی موضوع یہ ہو کہ تعارف کی وجہ سے ارتباط باہمی کو استحکام ہو اسکے سوا جو فوائد اس جلسے سے حاصل ہو سکتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں حسب معمول چاندوخی پر جلسہ ختم ہوا۔



# اجلاس دوم

منعقدہ ۱۴- ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۷- پانچ ماہ ۱۹۹۹ء بروز شنبہ

ع بجے صبح سے اٹھ بجے دن تک

مولوی فاضل علی احمد صاحب بدایونی نے تبرکاً چند آیات کلام مجید تلاوت فرمائیں اسکے بعد صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء نے دارالعلوم کی رپورٹ پیش کی اور اسکو باواز بلند پڑھ کر سنایا یہ رپورٹ جس رستباز سے لکھی گئی ہے اسکا اندازہ دیکھنے والے خود کر سکتے ہیں۔

## روداد دارالعلوم

جناب صدر انجمن و اعیان دارکان ندوۃ العلماء و سلسلے شاہجہانپور! آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے تین برس پہلے اسی روہیلکھنڈ کے صدر مقام بریلی میں جب دارالعلوم اسلامیہ کی تجویز پیش کی گئی تھی تو آپ نے نہایت سُرّت کے ساتھ اسکا خیر مقدم کیا تھا اور وہ تجویز جو ہمارے دینی و دنیوی بیہودوں کا زینہ جو خوشی سے منظور کی تھی۔ آج اسی روہیلکھنڈ کے دوسرے مشہور اور نامور شہر شاہجہانپور میں بھکواس بات کا موقع حاصل ہوا ہے کہ میں آپ کی اس منظور شدہ تجویز کی علی کارروائی کا اظہار کروں اور آپ کو مبارکباد دوں کہ جس تجویز کو آپ نے سال سپتہ میں منظور کیا تھا اسکی بنیاد الدی گئی اور لکھنؤ میں جو اودہ کا صدر مقام اور آپ کے روہیلکھنڈ سے متصل جو دارالعلوم کا ابتدائی درجہ قائم کر دیا گیا۔ اگرچہ سرمائے کے نمونے سے پنجاب کے اہل الرائے احباب نے اسکو قبل از وقت خیال کیا ہو اور وہ بھکواس بات کا الزام دینے میں کہہ

ہم نے مسلمانوں کے عام طبقوں کی غلط فہمیوں اور بیجا الزاموں سے ڈر کر دارالعلوم کے قائم کرنے میں  
 عمل کا کام لیا ہوا اور انکو سرمایہ جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تھی۔ لیکن انکو معلوم نہیں ہو کہ  
 ارکانِ ندوۃ العلماء کے پیش نماہ و خاطرِ ہمیشہ یہ حکمتِ علی رہی ہو کہ وہ جب تک کہ کوئی کام شروع  
 نہ کریں سرمایے کی خواہش سے بچتے رہیں۔ ایسے کہ انکو اس بات کا یقین ہو کہ جب کوئی تجویز مسلمانوں کے  
 فائدے کے لیے جاری کی جائے گی جسکے فائدہ مند ہونے میں انکو بھی کچھ نفع نہ ہوگا تو ضرور  
 ہو کہ وہ خود اس کام کے چلانے کے واسطے سرمایہ فراہم کریں۔ ایسوجہ سے اعلانِ نفع و اعلیٰ  
 منفعہ دے میرٹھ میں جب بعض حضرات نے کئی ہزار روپیہ دینا چاہا تو ارکانِ ندوۃ العلماء نے  
 اسکا لینا پسند نہیں کیا اور دینے والوں سے یہ ظاہر کر دیا گیا کہ جس نے اس کام کو ابھی شروع  
 نہیں کیا جب شروع کریں گے تو آپ کی مدد کو بخوشی قبول کریں گے پس انھوں نے خج دیکھا کہ  
 دارالعلوم کی تجویز کو (جسکو سودہ کی شکل میں چھپو اگر بغرض استصواب علماء اہلِ الرای اہل  
 اسلام کے شائع کیا گیا تھا) اکثر علماء و رؤسا اور اہلِ الرای مسلمانوں نے پسند یہ کی اور اعتراف  
 کی نظر سے دیکھا ہو اور انھیں اسے اسلامیہ خصوصاً انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور اور محمدانہ انجمنِ کشمیل  
 کانفرنس نے پسند عام و خاص جلسوں میں اس سے اتفاق کیا اور شائع کرام نے اسکو  
 لفظِ غیبی اور بجانبِ اللہ خیال کیا بیانِ تبرک کہ یہ تجویز جلسہ عام بریلی میں علی رؤس الاشہاد  
 بلا خلاف منظور کی گئی جس میں ہر طبقے کے لوگ موجود تھے تو انکو اس تجویز کی خوبی اور عمدگی اور  
 عامۃ اہلِ اسلام کے واسطے مفید و سودمند ہونے پر اطمینان ہوا تاہم وہ دو برس تک عام  
 رائے کا اندازہ کرتے رہے جسکا عمدہ ذریعہ عملی اور اردو کے اخبار تھے جب انکو ملک کے  
 اضطراب و بیچینی کی کیفیت محسوس ہوئی جو اس تجویز کے التو سے پیدا ہو گئی تھی تو انھوں نے  
 متوکل علی اللہ اس تجویز کے نفاذ کو مناسب سمجھا اور حسبِ تجویز جلسہ خاص منفقہ ۱۷ ایشوال  
 ۱۳۱۵ ہجری منفقہ ۱۷ کانپور کے ۵۔ جمادی الاول ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۲۶۔ ستمبر ۱۹۰۰ء کو کھنڈ  
 میں دارالعلوم اسلامیہ کی مشائخ و مین سے درجہ ادنیٰ کھول دیا گیا اور جلسہ انتظامیہ کی راسخی

افتتاح کی تقریب میں ۱۷- جمادی الاخرہ ۱۳۸۵ ہجری روز چار شنبہ کو افتتاح دارالعلوم کا طبع  
منایت پر تکلف اور پریشان طریقے سے کیا گیا جس میں علمائے فرنگی محل اور روسا و عمائد شہر  
بکثرت شریک تھے اور ہلکے خوشی ہے کہ آپ کے نامور شاگرد کے معزز ممبر مولوی محمد سیح الزمان غانصا  
جو ندوۃ العلماء کے رکن رکیں ہیں اور ان کے صاحبزادے جلسۃ افتتاح میں شریک تھے۔

حضرات ! آپ کو معلوم ہو کہ دارالعلوم کا جس غرض سے قائم کیا جانا تجویز ہوا ہے اسکے  
حاصل کرنے کے لیے پہلے سے دارالعلوم کے تین حصے کر دیے گئے ہیں تاکہ باعتبار تفاوت اذان  
اور وقت و فرصت کے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے۔ **اول**۔ درجہ ادنیٰ جسکی مدت خواندگی تین سال کی  
رکھی گئی ہے اور اسکے انصاب میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہو کہ علوم عربیہ اور دینیات میں بقدر  
ضرورت طلباء کو مہارت ہو جائے مقصود یہ ہو کہ طالب علم عربیہ سے استقامت و آشنائی ہو جائے کہ جب تک  
اسکو ترقی دیکھے اور قرآن شریف۔ حدیث۔ فقہ اور عقائد سے بھی واقف ہو جائے اسکے بعد اگر  
وہ آگے بڑھنا چاہے تو اسکے لیے درجہ متوسط موجود ہے اور اگر وہ کسبائش کے لیے کوئی اور  
کام کرنا چاہتا ہو تو اسکو اس بات کا موقع رہے کہ جب چاہے کتب بینی اور مطالعے کے ذریعے سے  
اپنی استعداد بڑھا سکے اور دین و مذہب کے متعلق بقدر ضرورت وہ کسی کا محتاج نہ رہے۔ یا اگر  
اسکے بعد وہ انگریزی پڑھنے تو قطع نظر قاریہ کے اتحاد و دہریہ کے محلوں سے محفوظ رہے۔ **دوم**  
درجہ متوسط جسکی مدت خواندگی پانچ سال ہے ان لوگوں کے لیے جو علوم و فنون متداولہ میں ترقیہ  
فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہیں اس درجہ سے فارغ ہونے پر طالب علم کو ہر علم میں کافی استعداد  
اور قوت قریب پیدا ہو جائے گی اور وہ جس علم میں چاہے کہ تجارت اور کمال پیدا کر سکے گا سوم درجہ  
اعلیٰ جسکی مدت خواندگی دو سال ہو اور اس سے صرف قوت قریبہ اور استعداد پیدا کرنا مقصود نہیں  
بلکہ قوت مطالعہ کے ساتھ احتیاج مسائل اور عجیب علمی منظرے اسلیے اس درجہ میں شوق اور  
میلان و بیعت کے لحاظ سے کسی علم خاص میں تکمیل کرائی جائے گی کیونکہ سب علموں میں ایک شخص کو  
پورا کمال نہیں ہو سکتا اور اس درجہ کی تحصیل کے بعد طالب العلم کو خاص لقب دیا جائے گا مثلاً

مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ ادیب وغیرہ پس ان میں حصوں سے ایک حصہ یعنی درجہ ادنیٰ بالنسب کھولا گیا ہو اگرچہ کھولا جانا حقیقت میں اس وقت کہا جاسکتا ہو جبکہ اسکے واسطے کافی سرمایہ جمع ہوئے اور جو اندازہ اسکے لیے تجویز کیا گیا ہو اُس اندازے کے موافق کام ہونے لگے تاہم اس قلیل مدت میں جو تجویز مینے سے زیادہ نہیں ہے جس طریقے سے آپکی کارروائی ہوئی ہے اور جو انتظام اس وقت تک کیا گیا ہو اسکی کیفیت آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہے اگر آپ بہت اور حیرت انگیز کام لین گے تو ہنکو امید ہو کہ انشاء اللہ العزیز ہمیں جو کمی ہے وہ پوری ہو جائیگی اور ہر کمزوری صمد ہو گا کہ ہم خدا کی مدد سے درجہ فضیلت اور درجہ تکمیل بھی کھولیں اور مسلمانوں کی روحانی زندگی کو واسطے وہ آب حیات اور انکی قومیت کے قالب بچان کے لیے وہ اکیر کا کام دے۔

صاحبو! اہل ندوۃ العلماء کی رپورٹ میں آپ پر یہ بات ظاہر کر دی گئی ہے کہ خاص مدرسے کے لیے ایک مکان گولہ گنج لکھنؤ میں نو ہزار دس سو روپیہ کو خریدا گیا ہے یہ مکان ضرورت کو سمجھاؤ سے اگرچہ کافی نہیں ہو لیکن بوجہ کمی سٹریک کے کوئی جدید عمارت اب تک نہیں بنائی گئی۔ اسی مکان میں مدرسے کی واسطے ایک بڑا کمرہ اور اسکے پہلو کی دو چیمبریں خاص کر دی گئی ہیں اور اسکے گرد و پیش کے قہطون میں طلباء کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہو اور ایک جانب کو دفتر ندوۃ العلماء اور دارالافتاء کے لیے دو کمرے مخصوص کر دیے گئے ہیں ابتداء سے مدرسے سے سلخ سوال تک چھ سٹھ طالب العلموں کے نام بیا بندی قواعد داخلہ درج رجسٹر ہو چکے ہیں جن میں پندرہ طالب العلم دارالافتاء میں رہتے ہیں باقی شہر کے باشندے ہیں یا شہر میں بطور خود اپنے قیام کا انتظام کر کے بیا بندی اوقات مدرسے میں پڑھتے ہیں وہ طلباء جو دارالافتاء میں رہتے ہیں ان میں سے بارہ طالب العلموں کی مدرسے کی جانب بذریعہ وظیفہ کفالت مدد کی جاتی ہو اور تین طالب العلم مصروف خورد و نوش سکونت وغیرہ خود ادا کرتے ہیں دو پانچ روپیہ اور ایک تین روپیہ ماہوار دیتا ہوا ان میں سے پانچ طالب العلم ضلع لکھنؤ کے باشندے ہیں چار ہار کے دو ضلع مظفر نگر کے ایک سہارنپور کا ایک بانکپور ضلع پر تاپ گڑھ کا ایک جونیپور کا ایک ڈھاکہ کا۔

دارالافتاء میں جو طلبا رہتے ہیں انکے رہنے کو مکان - فرش - روشنی اور کھانا دیا جاتا ہو کھانا  
 سب کو ایک دسترخوان پر بلا امتیاز ایک طح کا کھلایا جاتا ہو معمولی غذا گوشت - روٹی خشک  
 اور دال ہوتی ہے مگر فصل و موسم کے لحاظ سے اسکے اشکال بدلتے رہتے ہیں کبھی کبھی پلاؤ یا  
 میٹھے چاول معمولی غذا پر بڑھا دیے جاتے ہیں اور کتابیں بھی انکو کتب خانے سے پڑھنے  
 یا دیکھنے کے لیے مستعار دی جاتی ہیں - انکو یہ اجازت نہیں ہو کہ وہ بلا اجازت مسم دارالافتاء  
 کے دارالافتاء سے باہر جائیں مگر ضرورت کے وقت یا خاص حالتوں میں انکو اجازت  
 دی جاتی ہے اور انکی تفریح اور بقائے صحت کی نظر سے ۴ بجے سے ۶ بجے تک وقت دیا  
 گیا جو حسین وہ فراغ خاطر کے ساتھ احاطہ مدرسہ میں مشی اور درمیش کرتے ہیں انکے عادات  
 اور اخلاق کے درست کرنے کے لیے اس بات کا لحاظ بخوبی رکھا جاتا ہو کہ انہیں خوش سلیقی  
 اور بلند نظری اور خوبی اخلاق اور پابندی شریعت کے اوصاف پیدا ہوں اور شریفانہ  
 چال چلن کے عادی اور خوش جو جاویں - بیوگنا نہ نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھائی جاتی ہو  
 اور ان سب امور کی نگرانی مولوی عبداللطیف صاحب کے متعلق کی گئی ہے جو بطبعی ان باتوں کا  
 لحاظ رکھتے ہیں اور ۵ بجے سے ۱۰ بجے دن تک اور ۴ بجے شام سے ۹ بجے رات تک ان کو  
 پیش نظر رکھتے ہیں اور کھیل کے وقت بھی انکا ساتھ نہیں چھوڑتے - ورزش جہانی اور باورچرخہ  
 کا انتظام شیخ شمس الدین صاحب کا کوری کے متعلق کیا گیا ہو جو نہایت نیکدل شخص ہیں اور  
 ان بچوں کے ساتھ اسطر سے شفقت کرتے ہیں جیسا کہ ماں باپ اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں -  
 کسی سڑکی کی وجہ سے اب تک خاطر خواہ مدرسین مقرر نہیں کیے گئے تاہم اسکا جو انتظام  
 ہو سکا ہو وہ یہ ہو کہ اس وقت ۷ مدرس ہیں ایک مدرس اول جسکے متعلق علاوہ مدرس کے اہتمام  
 مدرسے کا کام بھی کیا گیا ہو اس خدمت پہ مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس اعلیٰ مدرسہ  
 عالیہ راجپور مقرر کیے گئے تھے مگر وجہ امور خانہ داری کے انکو مکان جانا پڑا پھر وہ نہیں آ سکے  
 اس واسطے مولوی قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چربا کوئی کو تکلیف دی گئی جسکے تھوڑے کمال

سب واقف ہیں۔ دوسرے مولوی عبداللطیف صاحب بھلی ہیں جو دو برس پہلے سے موزعہ لکھا  
 میں فتویٰ نویسی کی خدمت پر مامور تھے انکے متعلق دنیات کی تعلیم لگئی ہے۔ تیسرے یہ خاکسار  
 ہے جو عسلاوا اپنے فرض منصبی کے دو گھنٹے ادب کی کتابیں پڑھاتا ہے  
 چوتھے مولوی مفتی عبدالحمید صاحب فرنگی مہلی ہیں جو صرف ایک گھنٹہ پڑھاتے ہیں باقی وقت  
 میں افتا کا کام کرتے ہیں اور مدرسے کا اہتمام بھی بعض انکے متعلق ہے پانچویں مولوی عبدالشکور  
 صاحب کا کوروی ہیں جنکے متعلق صرف دو گھنٹہ کی تعلیم ہے چھٹے منشی محمد علی صاحب ہیں جو دفتر مذکورہ  
 میں پہلے سے ساہرہ نویس ہیں اب علاوہ کارمفوضہ کے تین گھنٹے مدرسے میں حساب کی تعلیم دیتے  
 ہیں۔ ساتویں منشی واجد علی صاحب خوشنویس ہیں جو شش خطا کرتے ہیں۔

حاضری مدرسے کی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک ہر اسین سے ایک گھنٹہ نظر کی نماز کے لیے  
 دیا جاتا ہے پانچ گھنٹے درس کے ہیں تین گھنٹے سبق کے ایک گھنٹہ مشق خط کا ایک گھنٹہ صاحب  
 ہر گھنٹہ میں باری باری سے جماعتیں ان مدرسین کے پاس جاتی ہیں جنکے متعلق امور مذکورہ  
 کر دیے گئے ہیں۔

طریقہ تسلیم میں اس بات کا زیادہ مانتا رکھا گیا ہے کہ طلبا کو ہتھیاب مسائل کے ساتھ استعداد  
 کامل پیدا ہوا ہو اس واسطے ہر ہفتہ انکی خواندگی کا امتحان لیا جاتا ہے۔ جو مدرسین بطور خود اپنے اپنے  
 درجہ کا لیتے ہیں اور ماہانہ امتحان میں یہ انتظام کیا جاتا ہے کہ ہر مدرس کے متعلق دوسرے درجہ  
 والوں کا امتحان کیا جاتا ہے جسکی خواندگی انکے متعلق نہیں ہے اور امتحان تقریری و تحریری  
 دونوں طریقوں سے لیا جاتا ہے علاوہ اسکے ہر ہفتہ جمعہ کی شب کو سب طلبا جمع کیے جاتے ہیں  
 اور انسے اس عنوان پر تقریر کرائی جاتی ہے جو پہلے سے معین کر دیا جاتا ہے۔ مدرسین اس وقت  
 موجود رہتے ہیں اور انکی لغزشوں پر انکو متنبہ کرتے جاتے ہیں۔

علاوہ اسکے طلبا کی گفتگو کی خاطر اور وسعت معلومات کے واسطے اور نیز ایسے کہ دنیا کو نسیب  
 قرائت سے بغیر کی عادت انہیں نہ پڑ جائے وارا لاخبار بھی قائم کر دیا گیا ہے حسین عدنی اور دیگر

اخبار جمع ہوتے ہیں اور انکو ہدایت کر دی گئی ہے کہ ایک خاص وقت میں وہاں مجتمع ہو کر اخبار دیکھا کریں۔

مگر صاحبو! مذکورہ بالا بیان سے آپ کو یہ معلوم ہو گیا ہو کہ اس وقت تک جیسا کچھ انتظام ہو وہ موجودہ ضرورت کے موافق ہنگامی طور پر کر دیا گیا ہو جیسا کہ چاہیے خاص طور پر تقرر ابھی تک نہیں ہوا۔ علاوہ اسکے ادب اور ریاضی کی تعلیم اس بات کی محتاج ہو کہ اسکے واسطے خاص انتظام کیا جائے تاکہ جو چیزیں مشق عملی کے متعلق ہیں ان میں خامی نہ رہے پس ضرور ہو کہ اسکا خاص انتظام کیا جائے اور مدرسین بڑے حالتے جائیں کیونکہ دارالعلوم کے قائم کرنے سے مقصود اصلی ہمارا یہ ہو کہ جو نقائص عربی کے موجودہ طریقہ تعلیم میں پائے جاتے ہیں وہ دور کیے جائیں اور تعلیم کے ساتھ تربیت پورے طور پر کی جائے جسکی نایابی سے عربی تعلیم کا معیار اس زمانے میں بہت گھٹ گیا ہوا اور اسی کے ساتھ زمانے کی ضرورتوں کا بھی ہم اندازہ کرتے رہیں پس ضرور ہو کہ ہم مدرسین کی ایک کافی جماعت تیار کریں اور خاص خاص علوم کا انکو دومہ دارقراذین تاکہ وہ کیسوی کے ساتھ ان علوم و فنون میں اپنی بلاغ نظر کو بڑھائیں اور طلباء پر اسکا اثر ڈالیں علاوہ اسکے ضرورتوں کا اختلاف و تعدد بھی اسی بات کو مقتضی ہو ہم یہ نہیں چاہتے کہ وہ تبنی اور حربی پڑھ جائیں مگر دوسطرت بھی عربی کی نہ لکھ سکیں یا لکھنا آجائے مگر پانچ منٹ تک عربی میں گفتگو نہ کر سکیں یا منطق میں علامہ ہو جائیں مگر حساب و ہند سے نا آشنا رہیں۔ یا بائیمہ علم و فضل قرآن مجید کو تجوید و قرأت سے نہ پڑھ سکیں ہم چاہتے ہیں کہ سب سے زیادہ قرآن مجید اور حدیث و فقہ کے ساتھ اعتنا کیا جائے اسکے بعد درجہ ابتدائی میں زیادہ تر تربیت پر زور دیا جائے کیونکہ یہ درجہ مراجع مافوق کا زینہ ہو اگر بنیاد ناقص ہوگی تو مکان ہمیشہ متزلزل رہے گا اسکے بعد طبیعت میں جودت پیدا کرنے لیے ہم منطق بھی پڑھائیں اور ضرورت کے لحاظ سے حساب و ہند سے کی تعلیم دین پس امور مذکورہ بالا پر غور کرنے کے بعد میرے نزدیک مدرسین کے موجودہ نصاب کو پورا کرنے کی غرض سے

تاکہ وہ ان علوم و فنون میں جو نصاب تعلیم میں داخل کیے گئے ہیں بخوبی تعلیم دیسکیں و نو  
 مدرس ہونے چاہئیں (۱) مدرس دینیات انکے متعلق فقہ - حدیث - تفسیر کی تعلیم کی جائے  
 اور طلباء سے دارالافتاء کی نگرانی امور دینیہ کے متعلق مثلاً نماز کی پابندی اور جماعت کا  
 التزام اور انکی ترتیب و تہذیب اخلاق وغیرہ (۲) مدرس ادب انکے متعلق ادب - بلاغت  
 اور تاریخ کیجائے اور طلباء کو تحریر عربی کی مشق کرانا اور جو وقت عربی میں گفتگو کرنے کا  
 مقرر کیا جائے اُس وقت انکی تقریر کی صلاح کرنا (۳) مدرس منطق اور کلام (۴) مدرس صرف  
 و نحو (۵) نائب مدرس صرف و نحو کے واسطے دو مدرسوںکی ایسے ضرورت ہو کہ  
 درجہ اولیٰ میں صرف و نحو پر پورا زور دینے کی حاجت ہو ایسا واسطے وہ و سال کی خواندگی  
 میں داخل ہو پس ایک مدرس سے یہ کام پورے طور پر نہیں ہو سکتا (۶) مدرس فارسی کہ  
 جو چھوٹے بچے فارسی پڑھتے ہوئے داخل ہوں انکو فارسی پڑھائیں اور اُردو مضمون نگاری  
 کی مشق بھی انکے متعلق کیجائے (۷) مدرس ریاضی (حساب و ہندسہ) (۸) فارسی جنکے متعلق فن  
 قرأت و تجوید کی تعلیم کیجائے (۹) خوشنویس علاوہ ان مدرسین کے دو شخص ایسے مقرر کیے  
 جائیں جو عربی اور فارسی کے اہل زبان ہوں اور انکے متعلق نگرانی اور تالیفی کردی جائے  
 اگر کوئی عرب ایسا ملجائے جو فارسی بھی ہو تو وہ دونوں کام انجام دیں گا صرف ایک فارسی  
 زبان دان کی ضرورت باقی رہ جائے گی۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ ہر چند بادی النظر میں درجہ ابتدائی کے لیے اس قدر مدرسین کا مقرر  
 کیا جانا بے موقع خیال کیا جاسکتا ہو اور اس اندازے کے موافق درجہ فضیلت اور درجہ تکمیل  
 کے واسطے بہت زیادہ مدرسین اور مصارف کی حاجت سمجھی جاسکتی ہے مگر غور کرنے سے معلوم  
 ہو سکتا ہو کہ اس درجے میں جس غرض سے مدرسین کی تعداد بڑھائی گئی ہو وہ اسی میں ختم  
 بھی ہو جائے گی مثلاً مدرس فارسی قرأت و تجوید خوشنویس مدرس صرف و نحو نائب  
 مدرس صرف و نحو وغیرہ اور فارسی کے اہل زبان اوپر کے درجوں میں بھی کام دیسکیں گے



جناب صدر انجمن ! ایسی حالت میں جبکہ دارالعلوم کا کوئی علمدہ اور مستقل سرمایہ نہیں ہے اس کام کا خوش اسلوبی کے ساتھ چلانا کچھ آسان کام نہیں ہو۔ دنیا کا یہ عام قاعدہ ہے کہ متعدد اور مختلف اہمیت کا کام ایک وقت میں اس طور پر انجام نہیں پاتے کہ سب اپنی خوش اسلوبی میں یکساں ہوں آپ غور فرما سکتے ہیں کہ ارکانِ ندوۃ العلماء دارالعلوم کے کھول دینے سے دو نہایت اہم کاموں کے ذمہ دار ہو گئے ہیں ایک سرمائے کا جمع کرنا چہر دارالعلوم کے قیام بقا کا مدار ہے دوسرے دارالعلوم کے طریقہ تعلیم اور حسن تربیت کا عمدہ نمونہ پیش کرنا اور دونوں کام مختلف اہمیت ہیں سرمائے کا جمع کرنا اس بات پر موقوف ہے کہ ارکانِ ندوۃ العلماء کا سہ گدائی ہاتھوں میں لیکر اپنے لیے نہیں بلکہ اہل اسلام کے لیے انھیں سے دربر بھیک ہگتو پھرین اور طریقہ تعلیم کی اصلاح اور تربیت کی خوش اسلوبی اس بات کی تقاضی ہے کہ وہ سب کاموں کو چھوڑ کر ہمہ تن تعلیم و تربیت کی نگرانی اور دارالافتاء کے حسن انتظام کی طرف متوجہ ہوں لیکن اگر دوسرا ہمارے دست و بازو بجائیں اور کاموں کو برابر تقسیم کر لیں ہر حصے کو جو ہمارے کرنے کا کام ہے وہ ہمارے سپرد کیا جائے اور جو انکے کرنے کی بات ہو انکے وہ ذمہ دار ہوں تو یہ کام بآسانی نہایت خوش اسلوبی سے چل سکتا ہے جس سے قوم و ملک بہت جلد متمتع ہو سکتا ہے دارالعلوم کے حسن انتظام کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہو انہیں سب مقدم سرمائے کی فراہمی ہے اسکے بعد مدرسین کا ضرورت کے موافق انتخاب کرنا جسکو میں نے اوپر مفصل بیان کیا ہوا ہے بعد خاص اس درجے کے ترقی دینے کے لیے اس قدر ضرورتیں باقی رہ جاتی ہیں جہاں اس وقت شمار کرنا بہت مشکل ہو۔ حاجت موجودہ کے لحاظ سے جن چیزوں کی ضرورت اس وقت ہمارے پیش نظر ہے ان کو اجاڑا میں بیان کرتا ہوں۔

سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ اس درجہ اذنی کے لیے مکالمات کو صحت دے جائے اس واسطے کہ جو کمرے درگاہ کے واسطے خاص میں وہ بالکل ناکافی ہیں ایک ہی کمرے میں جب دو یا تین مدرس بیٹھے ہیں تو پڑھنے کی حالت میں انکی آوازیں ایک دوسرے

سے لڑ جاتی ہیں جس سے طلباء کو فائدہ بہت کم ہوتا ہو اور مدرسین کو بھی وحشت ہوتی ہے۔ پس ضرور ہو کہ اس بڑے کمرے کے پہلو میں دوسرا بڑا کمرہ بنایا جائے اور اسکے دونوں پہلوؤں کو دو صحنیاں ہوں تاکہ اس وقت کی ضرورت کے موافق درس گاہ درست ہو جائے علاوہ اسکے طلباء کے رہنے کے لیے کم از کم دس کمروں کا بتنا ضروری ہے کیونکہ طلباء کی درخواستیں بکثرت آ رہی ہیں اور مکان کے ہونے سے وہ قبول نہیں کی جاتیں جب قدر لیلیٰ گئی ہیں انکے لیے بھی دشواری سے جگہ نکالی گئی۔

دوسری ضرورت اور اہم ضرورت یہ ہو کہ طلباء کے لیے وظائف بکثرت جمع کیے جائیں تاکہ وہ شریف زادے جو ناداری کی وجہ سے تعلیم و تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں اس سے مستفید و منتفع ہوں کیونکہ تجربے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اس زمانے میں ذی قدرت لوگوں کو تعلیم و تربیت کا بہت کم خیال ہے اور انکے آرام طلبی سے کچھ وجوہ ایسے پیش آ جاتے ہیں جسے وہ اسکو انجام بھی نہیں دے سکتے۔ علاوہ اسکے انکے مریوں کو اپنی دو دلتندی کے انکار سے اس قدر فرصت بھی نہیں ہوتی کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوں۔ دوسرے طبقے کے لوگ جکڑ خزانے دو دلتندی کا بہت کم حصہ دیا ہے اس طرف متوجہ ہوتے ہیں مگر انوس ہو کہ وہ ناداری کی وجہ سے اسکے مصارف کو برداشت نہیں کر سکتے اور نتیجہ دونوں صورتوں میں یکساں نکلتا ہو۔ یہی وجہ ہو کہ روز بروز جہالت پھیلتی جاتی ہو اور علم منقود ہوتا جاتا ہو پس اگر اسکائیون انتظام کیا جائے کہ کثرت وظائف فراہم کیے جائیں اور جو لوگ نادار گریہ ہر قابل ہیں انکو منتخب کر کے وظائف دیے جائیں تو چند دنوں میں علوم و فنون کی مردہ حالت میں جان پڑ جائے گی اور جیسا کہ اگلے زمانے میں علم و فضل کے شیوع سے گھر گھر اسکا چرچا ہو گیا تھا اور ایسے فقیر کیسے بیک رنگ میں ڈوب گئے تھے اب بھی ہو سکتا ہو۔

دیگران، ہم بکندہ انجوسیا مسکرد

فیض روح القدس ارباز مدد و نسیا

تیسری ضرورت یہ ہو کہ دارالعلوم کے متعلق ایک کتب خانہ قائم کیا جائے جس میں ہر علم و فن کی کتابیں موجود ہوں خصوصاً قدما کی تصانیف جنکے مطالعہ سے ہر علم و فن کے متعلق زیادہ بصیرت حاصل ہوتی ہے کتب خانے کے قائم ہو جانے سے طلباء اور مدرسین کو انکے مطالعے کی طرف رغبت پیدا ہوگی اور اس سے انکو وسعت معلومات اور بلاغ نظر آسانی حاصل ہو سکتا ہے۔ اہل یورپ کی اس جدت پسندی اور روز افزون تحقیقات کا بڑا ذریعہ یہی کتب خانہ ہیں جو یورپ میں جا بجا قائم ہیں اور ہر شخص اونے مستفید ہو سکتا ہے۔ مگر یہ کتب خانے بجز دو تین شاہی کتب خانوں کے خود قوم کے قائم کیے ہوئے ہیں مصر کا کتب خانہ خدیوی جو نہایت نامور کتب خانہ ہو درحقیقت شاہی کتب خانہ نہیں ہو بلکہ وہ قومی کتب خانوں کا ایک مجموعہ ہوا۔ اس اور مساجد کے کتب خانوں کو خود مصر کے حکم سے ایک کر دیا گیا ہو۔ بیان بھی اگر مسلمان توجہ کریں تو ایک کتب خانہ کا قائم ہو جانا کچھ مشکل نہیں ہو ہندوستان میں کچھ کتابوں کی کمی نہیں ہے مگر جا بجا کمزور فون کی طرح مخفی ہیں اور کثیر و کمی غذا بن رہی ہیں لگہر وہ لوگ ہمت کر کے بیان بھیج دیں تو انکی حفاظت بھی بخوبی ہوگی اور انسے فائدہ بھی ہوگا علاوہ اسکے تاجران کتب کو تھوڑی توجہ ہو جائے اور ایک ایک نسخہ اپنے کتب خانوں سے مرحمت کریں تو انپر کچھ گران بھی ہوا اور آسانی کے ساتھ ایک بڑا ذخیرہ کتابوں کا جمع ہو جائے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم جب یہ مضمون ختم کر چکے تو مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکین پور کھڑے ہوئے اور انھوں نے اپنا مضمون جو دارالعلوم کی ضرورت پر لکھا تھا نہایت خوبی سے پڑھ کر سنایا۔

مضمون مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکین پور

حضرت صدر انجمن بزرگان دین و اعیان قوم !  
مجلس ذہ العالما جن مقاصد کو حاصل کرنے کی درپے ہو انہیں ایک دارالعلوم بھی ہو گزشتہ

برسون کے دوران میں مجلس نہ کورنے اپنی اس تجویز کو مختلف فرائع سے ملک و قوم کی خدمت میں پیش کیا ہو سالانہ جلسوں میں ہزاروں آدمیوں کے سامنے دارالعلوم پر تقریریں کی گئیں ایک رسالہ مسودہ دارالعلوم کے نام سے چھاپ کر شائع کیا گیا۔ اور اسکے ہزاروں نسخہ مفت مسلمانوں کو تقسیم کیے گئے۔ اس رسالے میں دارالعلوم کے اغراض و قواعد تعلیم وغیرہ۔ عبارت کا پیمانہ۔ تربیت کا اسلوب صاف صاف اور واضح عبارت میں درج ہو۔ گذشتہ جہاد الاخر کے مہینے میں بمقام کھنڈافت تاج دارالعلوم کے اعلان کے لیے ایک شاندار جلسہ کیا گیا جس میں علماء حکام رؤسا و شرفاء بھی جمع تھے۔ اس جلسے کی روداد بھی چھاپ کر شائع کی گئی۔ سب کے برعکس مجتہد طریقہ اعلان وہ وسیع اور عظیم الشان مکان ہو جو کھنڈو گولہ گنج میں واقع ہو اور جس میں دارالعلوم کے درجہ ابتدائی کی تعلیم ہو رہی ہو لیکن باوجود ان تمام کوششوں اور تشریحوں کے نہ تو وہ فائدہ ہنوز حاصل ہوئے ہیں جو ان رسالوں۔ تقریروں اور جلسوں سے مطلوب تھے اور جن اور نہ قوم کی نظر توجہ اس طرف مائل ہوئی ہے اور نہ وہ بدگمانی رفع ہوئی جو خواہ مخواہ اس مجلس کے مقاصد عالیہ سے کیجاتی ہے۔ اب چونکہ دارالعلوم قائم ہو چکا ہے اسکے مصارف کا بازو اعلیٰ کر دیا ہوا ایسے یہ کم توجہی اور بدگمانی سنگین نقصانوں کا باعث ہو رہی ہے اسی بنا پر یہ مناسب خیال کیا گیا کہ ایک وقت خاص شاہجہانپور کے جلسہ سالانہ میں دارالعلوم کی نسبت بحث کرنے کے لیے مقرر کیا جائے۔ اسی سلسلے میں یہ خاکسار بھی امور ہے کہ کچھ تقریر کرے۔ اگرچہ بھسایا یا ریچھان آدمی نہ اسکے لائق ہے کہ مجمع علماء و مشائخ میں زبان کھولے نہ اسکی قابلیت رکھتا ہو کہ ایسی مٹم بالشان علی تحریک پر تقریر کرے۔ تاہم یہ ایک ایسی ضروری تحریک اور ایسا اہم کام ہو کہ ہر مسلمان کو اس پر متوجہ ہونا واجب ہو اور جو جس سے اسکے حق میں بھلائی ہو سکے کرنی چاہیے لہذا میں اس تقریر کے لیے کھڑے ہونے کی جرات کرتا ہوں اور آپ سے باادب عذر خواہ ہوں۔ ع والذہر عند کرام الناس مقبول۔

حضرات ! اس موقع پر سب سے اوّل یہ بحث شاید بجا نہ ہوگی کہ مسلمان

بہشت قوم کیا کیا ضرورتیں رکھتے ہیں۔ قوم اہل اسلام جن اجزاء سے مرکب ہوا اگر اس سرسری نظر بھی ڈالی جائے تو صاف عیان ہوتا ہو کہ نسل کے اعتبار سے دنیا بھر کی نسلیں اور ملک کی حیثیت سے سارے عالم کے ممالک کے باشندے اس قوم میں شامل ہیں اور ہماری قوم برخلات اور اقوام ممالک کے ایک ایسی قوم ہو جسکا شیرازہ جمعیت نہ نسل ہو نہ ملک بلکہ مذہب اور صرف مذہب ہو پس ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی قوم جب تک زندہ ہوا اپنے بقا و حیات میں مذہب کی محتاج رہیگی اور مذہب ہمیشہ اسکی ضروریات قومی میں داخل و شامل رہیگا۔

حضرات ! دنیا میں جسقدر بڑے بڑے مذاہب قائم ہوئے باوجودیکہ انکو عالم وجود میں آئے سیکڑوں ہزاروں برس ہو گئے اور صد ہا ہزار برس کی عمر میں انھوں نے سیکڑوں انقلابات زمانہ دیکھے تاہم وہ دنیا پر حکمرانی کر رہے ہیں پس ایک ایسے عظیم الشان مذہب کی نسبت جیسا اسلام ہو یہ اندیشہ کرنا کہ وہ خدا خواستہ دنیا سے مٹ جائیگا، شہادت تاریخ کے بھی خلاف ہے۔ لیکن ہاں یہ ممکن ہوا اور ہو رہا ہو کہ مذہب علمای ربانی کے وجود سے محروم ہو کر باز بچہ عوام بجاتا ہے صفات حسنہ اور انسانی فضائل اور دنیا بھکے رذائل اور اخلاقی بُرائیاں اہل مذہب میں رائج ہو جاتی ہیں اور چونکہ کوئی سمجھانے والا باقی نہیں رہتا اسلئے اہل مذہب انکو عین مذہب اور اصل دین سمجھ کر اپنار دل و جان سے اصرار کرتے ہیں اور جو بائیں خود انکے مذہب نے حرام قرار دیا بتائی ہیں انکو اپنی نادانی کے اثر سے وہ نا فہم شخص بہتر سمجھ کر بجاتے ہیں۔ میں ایسے مسلمانوں سے واقف ہوں جو بعض سیلون میں جا کر نوک کے خون کا ٹیکا اپنی پیشانیوں پر لگواتے ہیں اور اسکو داخل حسات خیال کرتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو گھر بھر میں ایک آدمی کے نمازی ہونے کو سب گھر والوں کے لیے کافی سمجھتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو جھوٹ بولنے دوسروں کو دغا فریب دینے کو مقصدی دانشمندی سمجھتے اور ان صفات رذیلہ سے بچنے والوں کو کم نظری سے دیکھتے ہیں۔ غرض جب مذہب کے اصلی جلوے اور حیات بخش انوار نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں تو انکی جگہ جوئے کرشمے اور تار یک خیال لے لینے ہیں۔ لہذا یہ امر ضروری ہو کہ قوم میں ایسے بزرگ ہمیشہ اور کافی

تعداد میں موجود رہیں جو مذہب کے اصول و فروع سے کما حقہ واقف ہوں ایک قابلیت رکھتے ہوں کہ احکام دین کو قوم میں جاری رکھیں اور مسلمانوں کے ہر طبقے اور فرستے میں مذہب کا حیات و اثر بچھائیں۔

جن لوگوں نے مسلمانوں کی گزشتہ اور موجودہ حالت پر غور کیا ہو انکو بدیہی طور پر یہ بات محسوس ہوتی ہو کہ مسلمانوں کی اخلاقی حالت روز بروز زبون ہوتی جاتی ہے انکے معاملات یوں یوں گناہ اور اصول رستبازی سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ باہمی ہمدردی مفقود اور ادائی حقوق کا سلسلہ مکمل موقوف ہوتا جاتا ہو۔ آیا اسکا سبب کیا ہو۔ یہ تعلیم جدید کے حامی بے تامل بول اٹھتے کہ تعلیم کی کمی سے یہ تمام خرابیاں برپا ہیں جسوقت تعلیم پھیلی یہ تمام بُرائیاں اسطرح کا فور ہو جائیگی جسطرح آفتاب کی شائیں رکھ اذھیر کو مٹا دیتی ہیں۔ انکا مطلب سلیم سے تعلیم جدید ہو۔ لیکن یہ جواب سرسری اور واقعات سے مبہم ہے۔ آج سے چالیس یا پچاس برس پیشتر تعلیم جدید کا نام بھی بہت کم لوگ جانتے تھے لیکن آج سے بہت زیادہ مسلمانوں کے اخلاق درست تھے انکے معاملات میں بہت زیادہ رستبازی تھی وہ اپناے جنس کے حقوق کا بدرجہا زیادہ لحاظ رکھتے تھے۔ جب یہ حالت ہو تو معلوم ہوتا ہو کہ تعلیم جدید کی کمی یا بیشی ان باتوں میں موثر نہیں ہو بلکہ اسکا کچھ اور ہی سبب ہو۔ ایک سبب غالباً اس تباہی کا یہ بتایا جائیگا کہ علم دین کا چرچا نہیں رہا لیکن یہ جواب بھی ٹھیک نہیں ہو۔ آج علوم دینیہ کی وہ وہ کتابیں چھپ چھپکر شائع ہو رہی ہیں اور قوم میں کھپ رہی ہیں جنکے دیکھنے پر اگلے علما ناز فرماتے تھے۔ تفسیر، حدیث، فقہ کی بڑی بڑی مستند کتابیں اردو میں ترجمہ ہو کر شائع ہو گئی ہیں ان فنون کی مستقل کتابیں اردو میں تصنیف ہو کر مقبول ہو رہی ہیں۔ مدارس عربیہ قدم قدم پر جاری ہیں۔ شہر وں اور قصبوں سے گزر کر دیہات میں جا بجاعزعی مدرسے قائم و جاری ہیں۔ سال بسال بڑی شان و شوکت سے ان مدارس میں دستار بندی کے جلسے ہوتے ہیں۔ منزلوں سے اہل علم تشریف لا کر ان جلسوں میں شریک ہوتے ہیں اور دہائیوں طلباء فارغ التحصیل ہو کر ان مدارس سے نکلتے ہیں۔ وغیرہ کے

غول کے غول ملک میں پھیلے ہوئے ہیں مختلف فرقوں کی باہمی نزاعوں کی گری نے عوام مسلمین کو  
معرکہ آلا مسائل بلکہ اُنکے دلائل سے آگاہ کر دیا ہو جب یہ حالات اور واقعات آنکھوں کے سامنے  
ہیں تو کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ملک میں علم دین کا چرچا نہیں ہے۔ پس ہکو اس تباہ حالت کا سبب  
دوسری جگہ تلاش کرنا چاہیے اور وہ یہ ہو کہ ملک اور قوم میں اب ایسے پاکیزہ مشرب العلم  
علماء موجود نہیں رہے جیسے چالیس پچاس برس پیشتر اور بیشتر تھے۔ یہ بزرگ مذہبی ہدایتوں کی  
جسم تصویر اور صفات و اخلاق اسلامی کے سراپانوں ہوتے تھے اُنکے فیض صحبت سے  
اہل علم دین اسلام کی پابندی اخلاق محمدی کی پیروی سیکھتے تھے اور چونکہ وہ بزرگ خود ارکاب  
دین پر قائم اخلاق کے پابند ہوتے تھے اُنکی ذات سے دین کی وقت دہنوں میں قائم ہوتی  
تھی۔ جو بات اُنکی زبان سے نکلتی تھی دلوں میں جا کر ٹھہرتی تھی اب ایسے علما تھے کم ہیں کہ تمام  
ہندوستان پر نظر ڈالکر شمار کریں تو درجہ احاد سے آگے نہ بڑھیں گے۔ اُسی کا یہ لازم نتیجہ ہو  
جو نیک آثار اُنکی ذات گرامی سے وابستہ تھے وہ بالکل مفقود ہوتے جاتے ہیں اور یہ مان  
لینا چاہیے کہ مسلمانوں میں پھر ویسے اوصاف ہرگز پیدا نہیں ہو سکتے جب تک پھر ویسے علما  
پیدا نہ ہوں۔ جو لوگ تعلیم جدید کے مؤید ہیں وہ اس میرے بیان کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوں گے  
لہذا میں اُنکی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ سر سید احمد خان بہادر سے بڑھکر تعلیم جدید کا  
مؤید کون ہو سکتا ہو تاہم اُنھوں نے اس حالت کو واقعات کی بنا پر تسلیم کیا تھا اور نہ صرف تسلیم  
کیا تھا بلکہ علی الاعلان ایک بڑے مجمع میں بیان کیا تھا چنانچہ اُنھوں نے ایجوکیشن کانفرس کے  
اجلاس نم واقع ۱۸۹۴ء میں جو کچھ دیا تھا اُس میں وہ کہتے ہیں "گذشتہ زمانے میں ہمارے بزرگوں  
کی حالت نہایت عمدہ اور بے نظیر تھی۔ گذشتہ زمانے کی سولیزیشن جسے یاد کر کے ہکو رونانا چاہیے  
ہمارے بزرگوں کو نصیب تھی۔ اخلاق محبت۔ مروت۔ دوستی۔ دوستی کا برتاؤ۔ دوستی کا پاس  
دلی نیکی۔ فیاضیت۔ چھوٹوں کے ساتھ الفت۔ بڑوں کا ادب۔ غریبوں کے ساتھ ہمدردی  
قومی یکجہ گت۔ سب انہیں جمع تھے۔ قومی تعلیم دینی و دنیاوی کا ایسا استحکم اور قابل ادب سلسلہ تھا

جسکی نظیر تمام دنیا کی کسی قوم میں پائی نہیں جاتی۔ ایک بزرگ مقدس عالم دن رات بلا خیال دنیوی فائدے کے خدا کی رضا مندی اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کے لوگوں کی تعلیم کیلئے ایک مسجد کے کونے یا خانقاہ کے حجرے یا اپنے مکان کی کوٹھری میں بیٹھا پڑھتا تھا پھر غریب غریب آدمی پڑھنے کو آئے یا بادشاہ شاہنشاہ کا بیٹا سب کی تعلیم میں مساوی برتاؤ کرتا تھا۔ اخیر زمانے میں بھی مگر اس زمانے سے پہلے کثرت سے ایسے بزرگ ہر قصبے و شہر میں پائے جاتے تھے جسے انکو دیکھا ہے آدمی نہیں فرشتہ پایا ہو۔ انکی صحبت کی برکت سے طالب علم کے اخلاق درست ہوتے تھے نیکی انکے دل میں پیدا ہوتی تھی۔ شاید اب بھی دو ایک بزرگ ایسے ہوں مگر وہ ایسے شاذ و نادر ہیں جو تمام قوم کو فائدہ پہنچائے کوننا کافی ہیں۔ سب سے بڑا مقصد تعلیم و تربیت سے انسان میں نیکی و اخلاق اور انسانیت اور آدمیت پیدا کرنا ہے وہ ہلکے اپنے بزرگوں کی صحبت سے حاصل ہوتا تھا۔ پشت در پشت بطور ورثے کے ہمارے بزرگوں کو پہنچتا تھا اور اُن سے ہلکے۔ ہمارا ملک جو خاص ہندوستان یا متوسط ہندوستان کہلاتا ہو ہر ایک امر میں کیا علم میں کیا معاشرت و تہذیب میں کیا زبان میں دوسرے ملکوں کے لیے نظیر تھا۔ انقلابات زمانہ سے نواب وہ زمانہ ہوتا اب وہ لوگ جنکی صحبت سے ہم تربیت پائے تھے غدر شیعہ نے جسکا الزام جہتستی سے مسلمانوں پر لگا یا گیا، ہاں سہا جو کچھ تھا برباد کر دیا ہمارا ملک ہی نہیں برباد ہوا بلکہ جیسا اُسکا اثر تمام ہندوستان پر پہنچتا تھا سب طرح اُسکی بربادی کا اثر بھی تمام ہندوستان میں پہنچا۔

دوسری دلیل یہ ہو کہ گورنمنٹ انگریزی نے ارزاہ انصاف پسندی اور دور اندیشی اپنی تعلیمی سلسلے میں کسی مذہب کی تعلیم داخل نہیں فرمائی، ہوا اس سلسلے نے سیکڑوں ہزاروں تعلیم یافتہ پیدا کیے جو ملک کے ہر صیغے و شعبے میں پڑھے ہوئے ہیں، سالہا سال کے تجربے نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ بدون مذہبی تعلیم کے صرف دنیاوی تعلیم ہماری حالت درست نہیں کر سکتی چنانچہ لارڈ کرزن گورنر جنرل دوسرے گورنر داس اور ہمارے نواب لکھنؤ گورنر



نے جو حال میں تقریریں کی ہیں وہ صراحتہً ایسی پر زور دے رہی ہیں۔

اب یہ امر غور طلب ہو کہ ویسے علما کیوں نہیں پیدا ہوتے؟ اس سوال کا جواب بچے کے لیے ہلکا ایک نظر اس بات پر ڈالنی چاہیے کہ جن علما کی کمی قوم میں آج وہ کیونکر پیدا ہوتے تھے جن گذشتہ علمائے کرام کا میں حوالہ دے رہا ہوں انکی طالب علمی کے زمانے میں اصطلاحی مدارس کا نام بھی ملک میں بہت کم لوگ جانتے ہو گئے پس وہ علما اصطلاحی مدرسوں کو تعلیم یافتہ نہ تھے۔ اس زمانے میں ملک کے مختلف شہر شل دہلی لکھنؤ رامپور علم کے مرکز ہو رہے تھے۔ ان شہروں میں ہر فن کے اساتذہ و ماہرین اپنے مقام پر درس دیتے تھے علوم کے طالب اور فنون کے شاہق ملک کے مختلف اطراف سے ان شہروں میں آتے اور ہر فن کے اساتذہ سے اس فن کو حاصل کرتے ان اساتذہ کی طرز تعلیم اور فیض صحبت کا یہ اثر ہوتا کہ انکے شاگرد بھی انہیں رنگ میں رنگ جاتے تھے اور جب وہ فارغ التحصیل ہو کر وطن کو لوٹے تو انہیں انوار مختلفہ کا جلوہ صریح نظر آتا۔ دہلی مرحوم کے آخری دور پر بطور نمونہ ایک سرسری نظر ڈالنی چاہیے۔ مثلاً تصنیف قلب و روحانی صفات کے حصول کے لیے خانقاہ شریف تھی۔ جناب مہاراج صاحب مرحوم کا آستانہ علوم دینیہ کا سرچشمہ تھا۔ ادب و معقول کی تعلیم کے لیے مولوی فضل حق صاحب مرحوم کی درسگاہ تھی۔ مفتی صدر الدین خان صاحب آزرہ کے بیان قریباً ہر فن کی تعلیم ہوتی تھی۔ طب کے درس کے لیے قانوں کے بعض شناس حکیم ام الدین خان صاحب تھے۔ فارسی کی تکمیل کے لیے مہاراجا صاحب کا دیوانہ تھا۔ غرض باطنی اور ظاہری کمالات کے چہرے نہیں دریا اور ذخار دریا جاری تھے جسے طلباء سب سے ہوتے تھے۔ جو لوگ اس دارالعلوم سے پڑھ کر آتے وہ کمالات علمی و مجموعی صفات انسانی کے نمونے شگفتہ و داعی کے گلدستے ہوتے۔ وہ انکے پڑھے ہوئے علمائے ایسے نمونے بھی تھے جو علوم عربیہ میں فاضل۔ ادب عربی و فارسی بلکہ اردو پر قادر طب میں صاحب دستگاہ و ظریف الطبع اور انکے ساتھ مرتاض و تہجد گزار ہوتے۔ انہوں نے کہ اب وہ ملی مجالس ویران ہو گئیں جسے کمال کے بازاروں میں سامنا چاہا گیا اور وہ انسانوں کے ڈھلنے کے سانچے معدوم ہو گئے۔

نشانِ بلبل این باغِ ادکے پڑسی	سارِ بلبلِ شوریدہ رفت و حالِ نماند
برو کہ انجہ تو دیدی نجیبِ بلبلِ نماند	

میں نے مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی کی خدمت میں جناب میا نصاحب مرحوم کے مدرسے کے نصاب کی درخواست کی تھی اور بلحاظ اُس توجہ کے جو جناب قاری صاحب مدوح کو خاکسار کے حال پر تھی اس درخواست کو پذیرا فرما کر ایک طویل خط میں سارا سلسلہ تحریر فرمایا تھا اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کتبِ تعلیمیہ قریباً وہی تھیں جو اب بھی داخلِ نصاب اور مدارس عربیہ میں بائج ہیں۔ لیکن اب یہ نصاب اُس قسم کے علما پیدا نہیں کرتا جیسے پہلے پیدا ہوتے تھے۔ گذشتہ اور موجودہ حالات کے ملانے سے یہ بات صاف منکشف ہوتی ہے کہ اب طریقہ تعلیم و تعلم بالکل بدل گیا ہے اور پڑھنے پڑھانے کا صرف نام باقی ہے۔ ضبطِ اوقات، کثرتِ مطالعہ توجہ کی کیسوٹی، ماسوائے بے نیازی، علم و ہمت، یا تین تحصیلِ علم کی جان ہیں اور حیف کہ اب یہی قریباً معدوم ہیں اسی وجہ سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

جس سال مجلسِ ندوۃ العلماء قائم ہوئی ہے اُسی سال میں نے قریباً ان ممالک کے کل مشہور عربی مدارس کے طلباء عربی خوان کے تعداد کی بقید وطن تفتیش کی تھی۔ اس تحقیق کا یہ حشرِ ناک اور دردِ دیگر نتیجہ نکلا کہ ان ممالک کے لوگوں نے عربی پڑھنا قریباً ترک کر دیا ہے اور بہت ہی قلیل کے ساتھ مدارس عربیہ میں ہمارے حصہ ملک کے طالب علم نظر آتے ہیں۔ ہمارے وہ قصبے جو علمی جوہر و فکری کان تھے وہ اب ان سے علوم عربیہ رخصت ہو چکے ہیں۔ جو مقامات علما سے مسمو اور اہل کمال سے آباد تھے وہ اب مسمو مولوی مولوی بھی نظر نہیں آتے۔ سالہا سے حال میں جن طلباء کی دستار بندیِ فحلت مدارس سے ہوئی ہے ان میں اس دیار کے باشندے دیکھے جائیں تو ان کا لحد و مدوم کے مرتبے سے آگے نہ بڑھیں گے۔ اسکے ساتھ اس پر بھی نظر ڈالیے کہ اس پندرہ بیس برس کے عرصے میں جو نامور علماء ہم میں سے اُٹھ گئے ان میں سے کتنوں کے بانشین ہوئے اور کتنے اپنا نام اپنی جگہ چھوڑ کر اپنا کمال ساتھ لے گئے۔ ان حالات اور واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر یہ حالت پتہ

رہی تو عنقریب یہ ممالک اہل علم سے خالی رہ جائیں گے علما کی قلت سے جو اثر ہمارے  
 مذہب - ہمارے اخلاق - ہمارے معاملات پر پڑ رہا ہو اسکا بیان اوپر ہو چکا۔ جب انھوں نے  
 علما بالکل نہ رہیں گے تو کیا قیامت برپا ہو کر رہے گی۔ اللہم احفظنا من کل بلاء الدنیا والآخرۃ  
 ابھی میں نے ایک مغز اسلامی اخبار میں ایک مقام کا حال پڑھا جان میں ہلر رہا تھا  
 آباد ہیں۔ ان ہزاروں اہل اسلام میں جن کا یہ حال ہو کہ ایک فیصد ہی بھی اُردو نہیں جانتا۔  
 کلمہ طیبہ جو اساس دین ہو وہ بھی صحیح یاد نہیں۔ بت پرستی کا رواج ہو رہا ہو۔ مگر یہ کہ اس  
 خبر میں کچھ مبالغہ بھی ہو لیکن قرآن کی شہادت بہت کچھ اسکی محنت کا ثبوت دلاتی ہے۔ ایسے اہم  
 واقعات اور زبردست حالات کو سرسری نظر اور کم توجہی سے دیکھنا آئین دشمنی کے  
 خلاف ہو۔ آج سے تیس برس پیشتر کے علما کی تعداد کو اس زمانے کے علما کی تعداد سے نہیں  
 برس اُدھر کے طلباء کی طالب علمی کی حالت کو آجکل کے طالب علموں کی طالب علمی سے موازنہ کرنا  
 اُس قیاس موازنہ سے جو نتیجہ نکلے اسکو سُرہ بصیرت بنائیے اور قیاس کی آنکھوں میں لگا کر  
 تیس برس آیندہ کے زمانے کو دیکھیے اور پھر غور کیجیے کہ حالت قابل اطمینان ہو یا اندیشہ ناک  
 اور وحشت خیز۔ اگر قابل اطمینان ہو تو خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کیجیے اور گھر میں مطمئن ہو کر بیٹھیے  
 اور اگر اندیشہ ناک اور ضرور اندیشہ ناک ہو تو بارگاہ الہی میں اُسکے دفع ہونے کی دعا مانگیے اور  
 مردانہ عزم کے ساتھ کھڑے ہو کر اُسکے اسناد کی کوشش فرمائیے اسی منی والا تمام من اللہ۔  
 اس موقع پر ایک اور سوال لائق توجہ ہو اور وہ یہ کہ ان ممالک کے باشندوں نے جو عربی علوم کے  
 دلدادہ تھے انکا پڑھنا کیوں ترک کر دیا اسکے جواب مختلف حیثیت کے ہیں بعض سرسری اور سطحی  
 اور بعض محققانہ اور واقعات پر مبنی ہیں۔ اول یہ کہ عربی علوم حصول معاش میں مدد نہیں دیتے اور  
 دنیا کے لیے کارآمد نہیں ایسے لوگ انکو نہیں پڑھتے۔ دوسرے یہ کہ انگریزی تعلیم کے رواج نے  
 پڑھنے والو کو انگریزی کا لہجہ اور اسکو لوں میں پہنچا دیا لہذا عربی مدارس خالی رہ گئے۔ لیکن  
 جواب واقعات کے خلاف ہیں۔ جو لوگ معاش کی طرف سے فارغ البال ہیں۔ انگریزی تعلیم کے

خالف بن اور علوم عربیہ کے دل سے شیدا۔ ہزاروں روپے سال بسال علوم عربیہ کی ترویج میں صرف کرتے ہیں وہ کیوں اپنی اولاد کو عربی نہیں پڑھاتے۔ جو لوگ مدارس عربی کے بانی ہیں اور علوم عربیہ کے رواج اور ان کی تعلیم اپنے پروردگار اور اپنے رسول پاک کی خوشنودی کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں وہ اپنے بچوں کو کیوں ان مدارس میں پڑھنے نہیں بھیجتے اسکے ساتھ انکو بچے انگریزی بھی نہیں پڑھتے۔ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کل انگریزی ڈگری یافتہ معاش سے فارغ نہیں بلکہ انہیں سیکڑوں پریشان حال ہیں اور کل عربی دان یا فارسی دان معاش سے محروم نہیں بلکہ مغز پر یقون سے روزی پیدا کرتے اور فارغ البالی سے بسر کرتے ہیں کیا کھلتے اور بمبئی کے ہندوستانی کھیتی اور کروڑ بی جو ہمہ وقت مالک یورپ کے ساتھ رکھتے ہیں کے سب انگریزی دان ہیں ہرگز نہیں۔ کیا اندرون ملک کی لاکھوں کروڑوں پیہ سالانہ تجارت انگریزی دان ہندوستانی سوداگروں کے ہاتھ میں ہو؟ ہرگز نہیں۔ جب واقعات یہ ہیں تو ہم مذکورہ بالا اسباب کو کیوں صحیح تصور کر لیں۔ آئندہ حالت جو کچھ ہو حالت موجودہ تو یہی ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان مالک کے عربی پڑھنے والوں کی کمی میں مذکورہ بالا دونوں وجہیں بھی موثر ہیں لیکن علت تامہ نہیں ہو اہل یہ ہو کہ خود مدارس عربیہ کی طرز تعلیم نئی اسکے علما کی طرز زندگی اور اخلاقی حالت بہت کچھ عربی تعلیم کی راہ میں خلل انداز ہوئی ہو سالہا سال طلبا مدارس میں رہتے ہیں پڑھتے پڑھتے پسیدہ ریش ہو جاتے ہیں سب کچھ پڑھتے ہیں مگر کچھ سمجھتے نہیں آتا کہ کیا پڑھتے ہیں جب دستا فضیلت با مذہب مہر رسد چھوڑ دیا اور اہل ملک میں ملتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ کچھ حضرات اجنبی دیس کے آئے ہوئے ہیں جو زبان میں۔ حرکات سکناات میں اہل خیالات میں عامہ اہل ملک کے ساتھ میل نہیں کھاتے ایسے اول تو ان سے اور عامہ مسلمان سے ربط ہی نہیں ہوتا اور اگر ہوا تو جلد بملطفی سے ہل جاتا ہو۔ اکثر سند یافتہ معمولی نوشتہ خواند ہمارے سابق و سابق سے غیر ماہر دنیا کے حالات سے محض بے خبر ہوتے ہیں میں نہیں کہتا کہ سب ایسے ہوتے ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ علما کی باہمی نزاعوں نے

اس مقدس طبقے کے وقار و اثر کو بہت کچھ نقصان پہونچا یا ہو اور انکے وقار و اثر کے کم ہونے سے انکے علوم کا اثر و وقار بھی بہت کچھ دنوں سے جاتا رہا ہو جو لوگ اس تعلیم کو اچھا سمجھتے ہیں وہ نتیجہ تعلیم سے بد دل ہو جاتے ہیں۔ موجودہ نصاب عربی کے تقاضے کے نسبت وقتاً فوقتاً مجلسِ ندوۃ العلماء میں بحث ہوئی ہے اور اکابرِ علمائے مدرسین نے ان تقاضے کو علانیہ ظاہر و تسلیم فرمایا ہو اور اسکی اصلاح کی ضرورت مسلم قرار پا چکی ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ضرورتِ زمانہ نے یہ ناممکن کر دیا ہو کہ مسلمان انگریزی نہ پڑھیں پڑھیں گے اور ضرور پڑھیں گے مسلمانوں کے اسکولوں میں پڑھیں گے۔ گورنمنٹ اسکولوں میں پڑھیں گے مشن اسکولوں میں پڑھیں گے اور ایسے کچھ کلام نہیں کہ انگریزی مسلمانوں کو پڑھنی چاہیے لیکن اسکے ساتھ یہ بھی ویسا ہی ضروری بلکہ اُس سے بڑھکر ضروری ہے کہ ان طلباء کو علومِ دین و مشرتی سے واقف اور نہ صرف واقف بلکہ انکی واقفیت کے ساتھ اُنسے مانوس و مربوط ہونا چاہیے تاکہ قوم کے روپے سے تعلیم پا کر مذہب و قوم سے بیگانہ نہ رہ جائیں ان تمام امور پر غور کرنے کے بعد غالباً اس امر کے تسلیم کرنے میں کم نہ باقی رہے گا کہ ان تمام مداخلج کی تکمیل بدون ایک زبردست اور وسیع انتظام کے نہیں ہو سکتی اور ندوۃ العلماء اپنے عالیشان دارالعلوم کو جن اصول پر قائم کرنا چاہتا ہو وہی ان ضرورتوں کو پورا کر سکیں گے۔ کئی برس کے تجربے نے یہ بات ثابت کر دی ہو کہ جو مشہور مدرسے عربی کو ملک میں جا بجا قائم ہیں انہر کافی اثر ہنوز ندوۃ العلماء قائم نہیں کر سکا اور ایسے ان اصولوں کا اثر انہر نہیں پڑ سکتا اور وہ اپنی روش کو چھوڑنا گوارا نہیں کر سکتے۔

جن صاحبوں نے مسودہ دارالعلوم دیکھا ہو اور وہ غفلتِ تحریرین اور تقریرین کی کمی ہیں جنہیں انکے اصول بیان کیے گئے ہیں انکے دل میں ایسے باور کرنے کا رجحان ہو گا کہ مذکور بالا ضرورتوں کا احساس مجلس مذکور نے پورے طور پر کر لیا ہو اور اگر فضلِ الہی شامل حال ہے اور اُسے مسلمانوں کے دنوں کو دارالعلوم کی طرف متوجہ کر دیا تو انشاء اللہ جس قسم کے ملکا کو آنکھیں ڈھونڈ رہی ہیں وہ پھر پیدا ہونے لگیں گے اور انکے انفاس کی برکت سے قوم میں پھر

رہستبازی۔ وینداری۔ معاملات کی خوبی و صفائی پیدا ہو جائے گی۔ واذلک علی اللہ بعزیز  
حضرات ! اس تمام سامعہ خواشی کا خلاصہ یہ ہو کہ علمائے کرام کا وجود در بروز  
کم ہوتا جاتا ہو انکی کمی کے ساتھ قومی اخلاقی و دینی حالت کی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہو اسکا  
علاج یہی ہو کہ پھر ویسے ہی علما پیدا ہوں۔ اب اگر یہی مان لیا جائے کہ لوگ متوجہ نہیں تو  
آپ متوجہ کیجیو۔ وظائف دیکر پڑھائیے۔ اُس قسم کے وظائف کا سلسلہ قائم کیجیے جیسا اہل کمال  
کے لیے زمانہ گذشتہ میں تھا۔ اگر سیکڑوں علما اب پیدا نہیں ہو سکتے تو بیسویں کیجیو اگر بیسویں  
بھی نہیں ہو سکتے تو دس بیس کے پیدا ہو جانے کی کوشش فرمائیے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ  
معاش اُنکو حاصل نہیں ہو سکتی تو یہی بھی فکر کیجیے کہ مغز طریقے سے معاش حاصل ہوا پہلے کہ  
علمائے کرام کا وجود آپ کی ضروریات قومی میں داخل اور قومی زندگی کی اصل اصول ہو  
اور قومی ضرورتوں کو پورا کرنا ہمہ واجب و فرض ہو۔ والسلام بالا کرام۔

مولوی حبیب الرحمن خالص صاحب شروانی رئیس بھلیکن پور جب اپنی تقریر ختم کر چکے تو خان  
بہادرنشی محمد اطہر علی صاحب دکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودہ نے دارالعلوم کے  
واسطے سراپا جمع کرنے کی تجویز پیش کی اور اُسکے پیش کرتے وقت حسب مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

### تقریر خان بہادرنشی محمد اطہر علی صاحب دکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین جہوقت سے یہاں شاہجا پنورین آیا ہوں صبح نہیں ہوں اور اسی وجہ سے اسوقت کے  
جلسے میں شریک ہونے کا ارادہ میرا نہیں تھا۔ تجویز نمبر ۴ جسکی تحریک کا عند تقسیم اوقات میں  
میرے سپرد لگائی ہے اُسپر تقریر کرنے کا بار بوجہ نادرستی طبیعت میں نے اپنے دوست مولوی  
شاہ سلیمان صاحب اور مولوی حبیب الرحمن خالص صاحب پر ڈالا تھا اور اُن حضرات ذمیری  
خواہش کو منظور کر لیا تھا۔ مگر یکایک میرا دوجوش جو لکھنؤ سے لکھو ایسی حالت میں کہ وہاں ضروری

کام زیادہ تھے بیان کثان کثان لے آیا تھا اس جلسے میں بھی لے آیا۔

یہ تجویز سرایہ دارالعلوم کے تعلق جبکہ پیش کرنے کی عزت اس جلسے میں بکود دی گئی کہ اتنی ہی زیادہ باوقت ہو جتنی زیادہ باوقت عمدہ تعلیم کے فوائد اور نتائج ہیں۔

جو تفریریں قوم کی خراب حالت اور ادنیٰ کابی کے مراعات میں سنتا آیا ہوں میں اپنی تقریر میں انکاح متعہ ہرگز نہیں کر دگا۔ بین و گریہ وزاری کا وقت اب نہیں ہو۔ یہ وقت دل بڑھانے کا کہ تاکہ ہم مضبوط ہو کر ان مشکوکوں کا سامنا کریں جو ہکومیش آنے والی ہیں۔ مسلمانوں کی ناداری وغیرہ کے فلسفے ایسے زبان زد خلافت ہیں کہ کوئی بزم اس سے خالی نہیں اور یہ ناداری کا اعراض کسی خاص جگہ کے واسطے محدود نہیں ہو ہندوستان میں تو انہیں اعراض کیا ہی جاتا ہو عجا جو۔ عرب عجم کے مسلمان بھی اس شکایت سے نہیں بچے ہیں اور دور دور کے جرائد کے مسلمان بھی اس امر میں متہم ہیں کہ یہ فضولِ حسیع اور بے ذہن ہیں۔ اس اعراض کو عام طرہ پر مسلمان مشکور ضرور بدولت ہو گئے مگر میری رائے میں یہ اعراض جو عام طرہ پر غور کے قابل ہے فعل اسکو باور نہیں کر سکتی کہ کہ تمام عالم کے مسلمان ایک عادت میں بلا سبب خاص مبتلا ہو جائیں نہ کسی ملک کی زحاک کا اثر آپر ہو نہ کسی جگہ کی آب و ہوا انکی اس حالت میں تفرید پیدا کرے نہ دنیا کی حاجتیں انکو اس عادت کے چھوڑنے کی طرف متوجہ کریں۔ میرے خیال میں یہ مشکل مسئلہ یوں حل ہوتا ہو کہ دراصل دولت کی ہستی اچھے مسلمانوں کے دلوں میں نہیں ہو مال دنیا انکی نظردن میں ہرگز رکھنے کے واسطے نہیں ہو۔ غریبوں۔ محتاجوں اور دیگر اچھے کاموں میں صرف کے واسطے ہو۔ یہ فرق میں صرف اسوجہ سے ہو کہ کلام مجید انھیں نصائح اور پند سے پُر ہے۔ احادیث رسول اللہ اسی ترمخیب اور تخریب سے ملو ہیں پھر وہ کون خدا پرست اور شفیقہ رسول اللہ ہو جو ان نصائح پر دل و جان کو فدا نہیں کیا ای حضرات یہی سلسلہ روحی تار برقی ہو جس میں سب مسلمان چاہے کہیں ہوں ایک تاثر میں گرفتار ہیں سچے مسلمانوں کے کاموں کا مدار زیادہ تر خصلے برتر کے رحم اور فضل پر ہوتا ہے اگر انکے پاس عموماً دولت زیادہ نہیں ہو تو خصلے طہنہ کا خزانہ انکو خداوان اور فرمان رکھتا ہے

انکے قلب کی دست اور انکی بلند ہمت ہمیشہ اپنے کاموں کی جانب انکو بلا وسواس مستعد و متوجہ کرتی ہو جن مقامات پر ناامیدی کے اسباب ظاہری قلوب کو تہ و بالا کرتے ہیں وہ ان اپنے خدا سے پاک پر بھروسہ کرنا انھیں کام ہو۔ مولانا دوم کے اس شعر پر عمل کرنا مسلمانوں کے بھی حصہ میں ہے

انکے ہر بے امید سے چہیزا | آن خدا یست آن خدا یست آن خدا

اے حضرات! جو دہشتی بسکوندۃ العلماء سے ہو وہ ظاہر ہو میرا قیام کھنڈ میں ہو کھنڈ اسوقت بظاہر آبادی کے ہندوستان میں جو تھے نبر کا شہر ہے مگر سری رے میں افلاس اور فلاکت میں نہر اول ہو۔ پہلے میرا خیال تھا کہ دارالعلوم کے ابتدائی درجہ کے کھولنے کے واسطے صرف باشندگان اہل کھنڈ کی عالی ہمتی کافی ہوگی۔ مگر اسوقت یہ خیال صیح نہیں ثابت ہوا تاہم آئندہ کے واسطے میں مایوس نہیں ہوں۔ اسوقت تک جو کچھ کھنڈ میں اس محبت کے ساتھ کیا گیا ہو وہ تمام حالات پر نظر کرنے سے کم نہیں ہو مکان دارالعلوم کے واسطے لوگوں پر خرید کر لیا گیا جسکی خریداری میں فوری اعانت جسکی نہایت زیادہ ضرورت تھی ایک نوجوان ہونہار ششی احتشام علی صاحب سلسلہ خلف الرشیدی ششی استیاز علیخان صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال میرے برادرِ عمر زادے نے کی ہو اور انھیں نے ایک بہت بڑا قطعہ آراضی کا شہر کھنڈ کی آبادی سے کچھ باہر اپنے ایک موضع میں دارالعلوم کی وسیع عمارت طیار ہونے کے واسطے دیا ہو۔ میں بھی ندۃ العلماء کو خدمات جو ہو سکتی ہیں کرتا ہوں۔ ان میں اتنا صاحب دولت نہیں ہوں کہ اُسکے باعظیم کو اُٹھالوں۔ مگر دل اُسپر ایسا مبتلا ہو کہ اگر ممکن ہو تو صغیر ذکر دن اور سچ تو یہ ہو کہ میں ہرگز آپکو یاد و سرِ دن کو اپنی اسکان میں جوتے ہوئے ایسے بابرکت اور فائدہ مند کام میں (اگر بارِ خاطر کا لحاظ ہوتا) تکلیف دینا گوارا نہ کرتا اور نوابِ عظیم میں جبکہ اس کام میں حاصل ہوتا ضروری ہو بشریت اور شاہد اپنی تنگ خیالی سے آپکا شریک ہوتا پسند نہ کرتا۔

میرا یہ مضبوط خیال ہو کہ یہ کام تعلیم کا اور دوستی اخلاق کا جو ہمارے ملانے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے ہرگز بغیر تائید ایزدی نہیں ہو سکتی رہتا رہتا رہتا اسکو بھی بھار رہی ہو اسکا اثر ہے کہ آج



رہستبازی۔ وینداری۔ معاملات کی خوبی و صفائی پیدا ہو جائے گی۔ واذلک علی اللہ تعالیٰ  
 حضرات ! اس تمام سامعہ خراشی کا خلاصہ یہ ہو کہ علمائے کرام کا وجود روز بروز  
 کم ہوتا جاتا ہو، انکی کمی کے ساتھ قومی اخلاقی و دینی حالت کی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہو، اسکا  
 علاج یہی ہو کہ پھر ویسے ہی علما پیدا ہوں۔ اب اگر یہی مان لیا جائے کہ لوگ متوجہ نہیں تو  
 آپ متوجہ کیجیو۔ وظائف دیکر پڑھائیے۔ اُس قسم کے وظائف کا سلسلہ قائم کیجیے جیسا اہل کمال  
 کے لیے زمانہ گذشتہ میں تھا۔ اگر سیکڑوں علما اب پیدا نہیں ہو سکتے تو بیسویں کیجیو اگر بیسویں  
 بھی نہیں ہو سکتے تو دس بیس کے پیدا ہو جانے کی کوشش فرمائیے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ  
 معاش اُنکو حاصل نہیں ہو سکتی تو اسکی بھی فکر کیجیے کہ مغز طریقے سے معاش حاصل ہوا کیلئے کہ  
 علمائے کرام کا وجود آپ کی ضروریات قومی میں داخل اور قومی زندگی کی اصل اصول ہو  
 اور قومی ضرورتوں کو پورا کرنا ہمہ واجب و فرض ہو۔ والسلام بالا کرام۔

مولوی حبیب الرحمن خالص صاحب شروانی رئیس بھلیکن پور جب اپنی تقریر ختم کر چکے تو خان  
 بہادرنشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودہ نے دارالعلوم کے  
 واسطے سرمایہ جمع کرنے کی تجویز پیش کی اور اُسکے پیش کردہ وقت حسب مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

### تقریر خان بہادرنشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں جدوت سے یہاں شاہجا پور میں آیا ہوں صبح نہیں ہوں اور اسی وجہ سے اسوقت کے  
 جلسے میں شریک ہونے کا ارادہ میرا نہیں تھا۔ تجویز نمبر ۳ جسکی تحریک کا عند تقسیم اوقات میں  
 میرے سپرد لگائی ہے اُسپر تقریر کرنے کا بار بوجہ نادرستی طبیعت میں نے اپنے دوست مولوی  
 شاہ سلیمان صاحب اور مولوی حبیب الرحمن خالص صاحب پر ڈالا تھا اور اُن حضرات ذمیری  
 خواہش کو منظور کر لیا تھا۔ مگر یکایک میرا دوجوش جو کلموں سے جکوا ایسی حالت میں کہ وہاں ضروری

پیشرو سکریٹری انجمن معین اللہ دہ میرٹھ نے معین اللہ دہ کی طرف سے مبلغ پانسو روپے پیش روپے دس آنے  
پیش کیے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب جتپتی قادری نے صدر انجمن صاحب سے درخواست کی  
کہ انکو ایک ضروری تجویز پیش کرنے کی اجازت دی جائے اسکے بعد حاضرین کی طرف مخاطب  
ہو کے فرمایا کہ اس وقت حاضرین پر جو اثر ہوا وہ لکھنؤ کی اس بڑی عورت کی فیاضی سے  
ہوا ہے جس کا ذکر خان بہادر مثنیٰ محمد اطہر علی صاحب نے کیا ہے۔ یہ فیاضی ایک عورت کی طرف سے  
بڑی قابل قدر ہے کیونکہ عورت کو خیالات وسیع نہیں ہوتے کچھ شک نہیں کہ اس نیک کام  
میں انھوں نے سب سے اول پیش قدمی کی ہے مگر سب کا جھگڑا ایک یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس کا رخص  
کے بعد عالم جاودانی کو رحلت کر گئی ہیں مجھ کو اس وقت خان بہادر کی تقریر سے معلوم ہوا ہے کہ  
انکی یہ فیاضی تمام مسلمانوں کے واسطے یکساں مفید ہے اس واسطے میں تحریک کرتا ہوں کہ انکے لیے  
دعائے مغفرت کی جائے۔

مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیت پور نے تائید کی اور اتنے بڑے مجمع میں انکے واسطے  
دعا مانگی گئی جس میں علی مشائخ اور عاملہ اہل اسلام ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ شامل تھے  
اس تحریک سے خان بہادر مثنیٰ محمد اطہر علی صاحب کی تجویز کا اثر دو بالا ہو گیا اور مینو کی طرح  
روپیہ برسے لگا۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب جتپتی قادری نے اس اثر کو زیادہ بڑھانے  
کے لیے بہر تقریر شروع کی مگر حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں جو جوش پیدا ہو گیا تھا وہ علی  
اور سچا جوش تھا اور اب یہی حاجت نہیں تھی کہ اسکو تیز کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ چند  
دینے والوں کے ہجوم اور ہر ایک کی پیش قدمی نے مولوی صاحب مدوح کو کامیاب نہیں  
ہونے دیا کئی بار تقریر شروع کر کے روک دینی پڑی لہذا صاحب نے اس اثر سے جو پیدا ہو گیا تھا  
ایسے متاثر ہو گئے تھے کہ چندہ کی ترغیب دیتے دیتے خود اپنی طرف سے پچاس روپیہ دینے کا  
دعہ فرمایا۔ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب نے جس بھیکن پورا اور مولوی سید عبدالحی صاحب  
مددگار ناظم چندہ دینے والوں کا نام اور پتہ لکھتے جاتے تھے مولوی مسیح الزماں صاحب رئیس بھیت پور

نام کھوا رہے تھے اور حافظ محمد اسماعیل صاحب وکیل شاہجہان پور اسکا اعلان کرتے جاتے تھے اور مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری روپیہ لیتے جاتے تھے مگر باوجود اس کے کہ یہ حضرات اپنا کام بڑی محنت اور کوشش سے کر رہے تھے تاہم چندہ دینے والوں کا اس قدر ہجوم ہوتا تھا کہ بار بار معذرت کے ساتھ روکنا پڑتا تھا۔ چندہ کی شکلیں روپیہ اور پیسہ پر محدود نہیں تھیں اس وقت جس کے پاس جو کچھ تھا وہ نذر کر رہا تھا روپیہ پیسہ کپڑے گھڑیاں رومال دوشالے گاؤں زمین غرض کہ جس سے جو ہو سکتا تھا وہ دے رہا تھا۔ مولوی عبدالواجد خان صاحب نقشبندی رئیس شاہجہان پور چندہ دعوت میں ایک سو روپیہ دے چکے تھے مگر اس وقت کے جوش سے ایسے متاثر ہوئے کہ مباحثہ نصف موضع غرہ پور جو انکی ملک و تصرف میں تھا اور اس کا سالانہ منافع پانسو روپیہ ہی دارالعلوم کے واسطے عنایت فرمایا حافظ محمد اسماعیل صاحب وکیل نے جب اسکا اعلان کیا تو اُسکے ساتھ ہی اس بات کی بھی مبارکباد دی کہ دوسرا نصف بھی بہت جلد دارالعلوم کو مل جائیگا چنانچہ چند ہی منٹ کے بعد مولوی مسیح الزماں خان صاحب رئیس شاہجہان پور کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ دوسرا نصف جو انکی ملک و تصرف میں ہو اور اسکا سالانہ منافع بھی پانسو روپیہ ہی دارالعلوم کو عنایت فرمایا اس وقت مسلمانوں کا جوش بہت بڑھا ہوا تھا مجلس کے ہر گوشہ سے یہی آواز آرہی تھی احمد رضا صاحب رئیس شاہجہان پور نے مصری پور کی معافی جو پانسو روپیہ قیمت کی جو عنایت کی محمود خان صاحب نے ایک کھیت وقف کیا حاجی محمد سعید خان صاحب سوداگر شاہجہان پور نے اپنے والد ماجد محمد نعیم خان صاحب مرحوم کی طرف سے دارالافتاء میں ایک کمرہ بنانے کے لیے تین سو روپیہ دیے مولوی عیوب الرحمن خان صاحب شروانی نے اپنے عم بزرگوار نواب عبدالشکور خان صاحب رئیس بھیکن پور کے جانب سے ایک ہزار روپیہ کا اعلان کیا خان بھادر منشی محمد اطہر علی صاحب نے اپنے دوست حاجی قادر بخش صاحب رئیس و آئریزی مجسٹریٹ فیض آباد کی طرف سے ایک ہزار روپیہ اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کا کوری کی طرف سے پانسو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹریٹ لاجپور انجمن معین اللہ وہ بانگی پور کی طرف سے

وکیل ہو کر آئے تھے) بیاختہ کھڑے ہو گئے اور صدر انجمن صاحب سے اجازت لیکر ایک تقریر کی جو اثر اور دروین ڈوبی ہوئی تھی انھوں نے مصر کے جامع انہر کا ذکر کیا اور کہا کہ تیرہ ہزار طابع علم اس میں تعلیم پاتے ہیں اور وہ لوگ ذکر کی غرض سے نہیں پڑھتے بلکہ ازریقہ جا کر سلام کی اشاعت کرتے ہیں انکے فیض ارشاد سے لاکھوں آدمی مسلمان ہو چکے ہیں آخر میں انھوں نے نہایت جوش کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا کہ میں اب تک ندوۃ العلماء کی کسی جلسے میں شریک نہیں ہوا نہ مجھ کو اس کے مقاصد و فوائد سے زیادہ وقفیت اور ڈوبی تھی مگر دو دن سے جو نظارہ میں دیکھ رہا ہوں اس میرے دل کی عجیب کیفیت ہو رہی ہے میں اپنی زندگی کو ندوہ کے مقاصد کے لیے وقف کرتا ہوں جو کام میرے لائق ہو وہ مجھ سے لیا جائے اور میں ہمیشہ اسکو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتا رہوں گا یہ بھی کہا کہ میں نہایت بے سروسامانی کے ساتھ اسکی شرکت کو چلا آیا ہوں اسوجہ سے اسوقت کوئی معقول رقم چندہ میں نہیں پیش کر سکتا مگر جو کچھ دے سکتا ہوں وہ اگرچہ کم ہوتا ہے اسکو میرے خلوص اور درمندی کا نتیجہ سمجھنا چاہیے۔ اسکے بعد انھوں نے اپنا چندہ پیش کیا۔

مسٹر محمد سلیمان صاحب پیر ٹھٹھا لاکھو تقریر کے بعد وقت کی تنگی سے چندہ کی کارروائی ملتوی کی گئی اور دوسرا کام شروع کر دیا گیا لینے والے اگرچہ خاموش ہو گئے تھے مگر دینے والے برابر ٹپٹپٹے تھے یہاں تک کہ جو کارروائی مندرجہ نظام تھی وہ پوری ہو سکی اور مندرجہ ذیل تجویز پر جلسہ برخاست کیا گیا۔

خان بہادر منشی محمد الطہر علی صاحب وکیل کی تحریک اور مولانا محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء کی تائید سے بالاتفاق یہ منظور ہوا کہ نواب وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی حیدر آباد دکن اور امیر الامرا شیخ بہاء الدین خان بہادر سی آئی ای وزیر جو ناگزیر کھینچندہ ندوۃ العلماء کی جانب سے اس مضمون کے تازہ بھیجے جائیں کہ ارکان ندوۃ العلماء نے دارالعلوم اس سال کھول دیا ہے یہ بھی منظور ہوا کہ آج کے چندہ کی تعداد بھی اس میں جمع کر دی جائے اسکے بعد مولوی شاہ

محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے پر اثر الفاظ میں دعا مانگی اور جلسہ برخواست کیا گیا۔

## جلسہ عام

۵۔ بجے شام سے ۹۔ بجے شب تک

کل کے عام جلسہ میں جس کثرت سے مسلمان شریک ہوئے تھے اور اس وقت دیکھنے والوں کو جو دیکھیں ہوئی تھی وہ بجائے خود عجیب نظارہ تھارات ہی بھر میں اس کا گھر گھر چاہو گیا اور آج اس کثرت سے لوگ جمع ہوئے کہ وہ تمام میدان آدمیوں سے بھر گیا اور چاروں طرف سڑکیں دور دور تک رُک گئیں یہ ممکن نہ تھا کہ اس طرف سے اُس طرف کوئی گزر کر سکے اس قدر مسلمانوں کو ایک مجمع میں دیکھ کر جس قدر مسرت اور خوشی ہوتی تھی اس کا اندازہ اُس سے پوچھنا چاہیئے جس نے دیکھا ہو۔

آج کے جلسہ میں حسب دستور جو حضرات وعظ و بیان کے واسطے نامزد ہوئے تھے ان کے اسمائے گرامی حسب مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری (۲) ابو الفین مولوی محمد حسن صاحب فیضی (۳) مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری (۴) مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری مگر ان حضرات میں سے مولوی محمد حسن صاحب فیضی ناسازی طبیعت کی وجہ سے نہیں بیان کر سکے اور مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری نے اپنا وقت مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی کو دیدیا لہذا مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی نے اپنے اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو محفوظ و مستفید فرمایا۔

## جلسہ خاص

۸۔ بجے شب سے ۱۱۔ بجے شب تک

حسب معمول شب کو جلسہ خاص منعقد ہوا علاوہ علمائے کرام کے نشتی شمس الدین صاحب  
جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور و مولوی تاج الدین احمد صاحب و مفتی حکیم  
سلیم احمد صاحب مدبران انجمن خادم علوم اسلامیہ لاہور و دیگر دکلائے انجمن اس مجلس  
میں شریک کیے گئے تھے معمول کے موافق آج کی مجلس بھی نہایت پر لطف مجلس تھی بعض  
سائل پر گفتگو ہوتی رہی درچاندوشی پر مجلس برخواست ہوئی۔

## اجلاس سوم

منعقدہ ۱۵۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۸۔ مارچ ۱۹۹۹ء

## صدر انجمن

مولانا حاجی احمد حسن صاحب شپٹی صابری

حسب معمول ۱۰ بجے جلسہ شروع ہوا سب سے پہلے محمد عبدالولی طالب علم دارالعلوم خلیفہ مولوی  
عبدالعلی صاحب مدراسی اور حافظ فیروز شاہ خان صاحب بریلوی نے چند آیتیں کلام مجید  
کی تبرکات تلاوت کیں محمد عبدالولی نے مصری لہجہ میں بہت عمدگی سے سنایا جس سے حاضرین  
مخلوفا ہوئے اسکے بعد مولو محمد احسان خان صاحب مدرس پٹی بیسٹے حسب مندرجہ ذیل  
اُردو کی رباعیان سنائیں جو اس موقع کے لیے پہلے سے تیار کر رکھی تھیں

## ذکر شاہجہانپور

چندے کی زفونی سے ہوا خلقین شہور  
یون فکت اضافت سے ہوا شاہ پھار

اس شہر کو کیونکر نکسین شاہان ہم  
لے زیر کا کیا نام کوئی پیش زبرد

## ذکر ندوۃ العلماء

جس کو دیکھو مطیع فرمان ہے  
غیرت خاتم سلیمان ہے

دوست دشمن پہ کچھ نہیں موقوف  
سچ یہ ہے مہر و قدر ندوہ

ایضاً

سب مجمع نفیس میں اہل رفاہ ہیں  
میری طرح زمین پہ بھی مرواہ ہیں

شمس العلوم ہوں کہ وہ بدر الکمال ہوں  
احسان صدیہ آئے ہمیں بام حرج سے

ایضاً

غزین بحر ندوہ ہو یہ محنت ایگان کہے  
خس و خاشاک کا ای ل بیان نام نشان کہے

برائے گوہر عرفان جو ہوں منظور غرض  
مثال چشمہ خورشید آب تاب پیگا

ایضاً

ندوہ کوئی مقام فریب دغل نہیں  
یان وہ نجوم ہیں کہ جہان کن حل نہیں

نام اس کا مجمع علماء سعید ہے  
نسبت سے آسمان زمین سے فلک کو کیا

ایضاً

کہ یہ مجمع ہوا کہ تو دے عجب ہوا کہ ہار و نکا  
پتا بھلی سچ چمنیں ہم نہیں پائیں خار و نکا

سراپا کیون نہو جابے معطر ہر گلی کو  
تعلق باغ ندوہ سے ہے کیا گلزار عالم

ایضاً

یہی اپنا وظیفہ کیوں نہ ہر فرد بشر جانے

بصد شوکت قیام تک ہے یہ مجمع عالم

نئی تشبیہ صدر انجمن! در انجمن کی ہو

امام الماس کا تسبیح میں یا تو کھانے

اس نظم کے ختم ہونے کے بعد مولوی حکیم ابوبی محمد صاحب شاہجہانپوری نے ایک مضمون پڑھا جس میں مسلمانوں کو صنعت و تجارت کی طرف توجہ دلائی ہو اور اعداد کے ذریعہ سے خاص شاہجہان پور کی مقامی تجارت میں غیر قوموں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی حالت کو ظاہر کیا ہو۔ اس مضمون کو مولوی صاحب مصروفیت بہت قابلیت سے ترتیب دیا ہے اور اس قابل ہو کہ اہل اسلام اس کی طرف خاص توجہ کریں شاہجہانپور ایسے شہر میں مسلمانوں کا شہر سمجھا جاتا ہے جب مسلمانوں کے پس ماندگی کی یہ حالت ہو تو دوسرے شہر و ناکا کیا ہوگا؟  
فلاحت بروایا اولی الا بصار

مضمون مولوی حکیم ابوبی محمد صاحب شاہجہان پوری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله غفره ونستغفره ونؤمن به ونثق كل عليه ونعاذ بالله من شره وفسنه ومن سيئات اعمالنا فمن يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشارا ونذيرا بين يدي الساعة صلى الله عليه وآله وسلم انا بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم وعلم ادم الاسماء كلها ثم عرضهم على الملائكة فقال انبئوا باسماء هؤلاء الكنتم صغين جيسا کہ یہ انجمن ندوة العلماء بلحاظ اپنی عظمت شان اور غیر محمد و در کات کے اور مسلمانوں کے لیے خواہ بحیثیت مذہبی دیکھا جائے یا بلحاظ قومی صلاح دنیوی کی نظر کی جاوے ایک عجیب انسان اور نادر الوجود چیز ہے اسی طرح اس ناچیز پچھان کا ایسے ایسے علما اور فضلا و مغزز و روسا و عقلا کے سامنے زبان کھولنا اور کچھ بیان کرنا ایک عجیب بات ہو مگر اپنی ناقابلیت و عدم بضاعت پر نظر کر کے چپ ہو رہیں یا بہبود



قوم کو مد نظر رکھ کر جہاں تک ہوسکے اپنی ہمت صرف کرین ہماری حمایت تو اسی کو چاہتی ہو کہ ہم بڑے ٹہرین یا پہلے کسی طرح قوم کو فائدہ ہو۔

مدت سے محکوم اس بات کا خیال ہو کہ کما وجہ ہو کہ مسلمانوں سے انتیخ سلطنت کو ابھی کچھ دن بھی نہیں گزرے کہ ان پر فقر و افلاس و تنہدستی و غربت کی گھاٹ چھا گئی اور دوسری قوم یعنی ہمارے ہندو بھائی جن سے سلطنت کو گئے ہوئے صد ہا برسین گزر گئیں مگر انکی مالی حالت میں کسی طرح کا تغیر نہوا بلکہ روز افزون ترقی کرتے جاتے ہیں اور مسلمانوں کی یہ حالت ہوئی کہ انکے ابا و اجداد کی جو تعمیر کردہ عمارتیں ہیں انکی مرمت بھی نہیں کر سکتے بلکہ انہیں عمارتوں کو بیچ بیچ کر کھانا کچھ دنوں کے لیے ذریعہ معاش ہو کر بہتوں پر نوبت گذار گئی اور ہیک ماگنڈی کی پہونچ گئی۔ آپ نے جتنے فقیر اور بھک منگے مسلمانوں میں دیکھے ہونگے کسی قوم میں نہ دیکھے ہونگے بلکہ دوسری قوم کا فقیر تو ڈھونڈے نہیں ملتا۔ ابھی چند روز کا ذکر ہو جب قحط کی بلا عالم میں پھیلی تھی جس قدر مسلمانوں کو اس سے تکلیف پہونچی اور مسلمان اس سے ہلاک ہوئے کسی قوم کو اس کا عشر عشر بھی ضرر نہیں پہونچا اسوقت مسلمان شریف زادوں کی جو حالت زار تھی اسکے بیان سے رونا آتا ہو اسوقت کی کیا تخصیص ہمیشہ دیکھ لیجئے کیسے کیسے سادات اور شریف زادے کس ذلت و خواری کے ساتھ گذار گئی کرتے پھرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے کیا ہندوؤں کے پاس ہاتھ پیر انکھ کاں ناک زائد ہیں جو مسلمانوں کے پاس نہیں یا گور منٹے ذرائع معاش ان کو ساتھ مخصوص کر دیے ہیں جو مسلمان انکو حاصل نہیں کر سکتے یا گور منٹے مسلمانوں کے لیے طلب معاش کے شرائط زیادہ کر دیے ہیں اور ہندو اس سے سبکدوش رکھے گئے ہیں جسکے سبب وہ آزادانہ معاش حاصل کرتے ہیں اور مسلمان نہیں کر سکتے۔ ہرگز نہیں۔ پس یہ امر قابل غور ہے کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں پر افلاس نے اسقدر جلدی کی میں نے جہاں تک اسکی وجہ میں غور کیا تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ مسلمانوں کی آمدنی کی ذرائع بہت کم اور اسکے ساتھ ہی بیجا مواقع میں صرف زائد آمدنی کی کمی کی وجہ پیدا ہوئی کہ زیادہ تر اور اکثر مسلمانوں نے معاش کا ذریعہ ملازمت

منحصر سمجھا اور دیگر وسائل حصول معاش مثل تجارت و صنعت و حرفت کو (برخلاف دوسری  
 قوموں کے) چھوڑ بیٹھے اور ملازمت کی حالت یہی کہ علاوہ اسکے کہ بہت سی ملازمتوں  
 سے مسلمانوں کا مذہب مسلمانوں کو روکتا ہی تعظیم جدید کے قیود کی وجہ سے ملازمت کا  
 ملنا دشوار ہو گیا اور اگر تعظیم کے قیود شرائط کو طے بھی کیا جاوے تو ملازمتیں محدود اور  
 طابین ملازمت کی کثرت پر نظر کر کے یہ کہنا بجا نہ ہو گا کہ وہ غیر محدود اور حصر عدد سے زائد  
 ہیں اس وجہ سے تعظیم کے قیود کو طے کرنے سے جس قدر ملازمت کے حاصل کرنے میں کامیاب  
 ہوتے ہیں ان سے زائد سچا سے امید ہی امید میں زندگی ختم کر کے دنیا سے فانی سے عالم  
 جاودانی کی طرف محروم روانہ ہو جاتے ہیں۔ پس ضرور اور بہت ضرور ہوا کہ ملازمت کے  
 سوا دیگر ذرائع و وسائل معاش کی طرف توجہ کی جائے اور جیسی دوسری قومیں دیگر وسائل سے  
 بڑی آسودگی کے ساتھ آزادانہ معاش حاصل کرتے ہیں یہ بھی حاصل کریں۔ ہم بڑے افسوس کے  
 ساتھ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ باوجودیکہ ہمارا یہ شہر شاہجہان پور مسلمانوں کا شہر کہلاتا  
 اور برخلاف اکثر دوسرے شہروں اور قصبات کے یہاں کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی مرمر  
 شماری قریب قریب برابر کے ہے دیگر بلاد میں ایسا نہیں بلکہ ہندو مردم شماری میں بہت  
 زائد ہوتے ہیں یہاں مسلمان مرد ۱۸۶۷ اور ہندو مرد ۱۹۱۵ ہیں تو قریب برابر کے ہوئے  
 پھر بھی مسلمانوں کی تجارت کی حالت بمقابلہ ہندوؤں کے یہ ہو کہ پیشہ کھنڈ سال میں درجہ  
 اول باستثناء چھوٹی دکانوں کے ہندو ۳۴ اور مسلمان صرف ۲ اور تجارت غلہ میں ۳۹  
 ہندو ہیں اور مسلمان صرف ۲ اور برازی میں اگرچہ دو کوٹھی مسلمانوں کی بطور کپنی  
 کے قائم ہیں مگر دونوں درجہ دوم کے ہیں ان کے مقابلے میں دو دکان ہندوؤں کی درجہ اول  
 کی اور ۱۹ دکانیں درجہ دوم کی ہیں اور کرانہ فروشی میں ۲ دکانیں ہندوؤں کی ہیں اور مسلمان  
 ایک دکان مسلمان کی اور پنجونی میں ۱۴ بڑی دکانیں ہندوؤں کی ہیں اور مسلمان  
 کی کوئی بڑی دکان نہیں اور حلوائی کی ۶ بڑی دکانیں ہندوؤں کی ہیں اور مسلمان

کی کوئی بڑی دکان نہیں اسی طرح صرافی میں کوئی مسلمان نہیں اور ہندوؤں کی ۸۔ بڑی دکانیں ہیں  
 تجارت لکڑی میں ۴ بڑی دکانیں ہندوؤں کی اور ۲ مسلمانوں کی تبا کو کی دو بڑی دکانیں ہندوؤں  
 کی ہیں اور ایک مسلمان کی بساط خانہ میں باستنا چھوٹی کانوٹ صرف ایک دکان مسلمان کی ہے اور دو ہندوؤں کی  
 ٹھیکہ داری میں درجہ اول میں ایک مسلمان اور پانچ ہندو البتہ درجہ دوم میں چھ مسلمان اور چار ہندو ہیں  
 لوہا فروشی میں کوئی مسلمان نہیں ۸ ہندو ہیں اسی طرح گرہائی میں کوئی مسلمان نہیں ۴ ہندو  
 پان فروشی میں کوئی مسلمان نہیں ۲ ہندو ہیں۔ آرہتہ میں صرف ایک مسلمان اور ۵ ہندو  
 خوشبود عطر فروشی میں کوئی مسلمان نہیں ۲ ہندو ہیں۔ نمک فروشی میں کوئی مسلمان نہیں ۱۰  
 ہندو ہیں۔ ہمارے اس بیان سے مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ تجارت و حرمت وغیرہ میں  
 جو نسبت نکلتی ہے تو اس سے ایک شرمناک نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور جبکہ یہ نسبت مسلمانوں کے ہندوؤں  
 کے تجارت و حرمت کی اوس شہر میں ہے جو مسلمانوں کا کمالاتا ہے تو دیگر قصبات اور شہروں میں  
 کیا حالت ہوگی یہ وہ شہر ہے کہ جہین ابتدا وقت آبادی سے شرفاء مسلمان آباد چلائے ہیں اور انھیں  
 کے متول سے ہندو متمتع ہوتے رہے اب مسلمانوں کی ناقبت اندیشوں سے وہ وقت آگیا  
 کہ مسلمانوں کو ہندوؤں سے تمتع کی ضرورت پڑگئی اب یہ امر غور طلب ہے کہ مسلمانوں کو آئندہ  
 عزت سے زندگی بسر کرنے کے لیے کونسا ذریعہ حصول معاش کا پیدا کرنا چاہیے۔ اسپر جہا  
 غور کیا جاتا ہے ہجر اسکے کہ جلد جائز حرنی و پیشی و تجارتیں کم سے کم اسی نسبت سے جو ہندو  
 کرتے ہیں اختیار کی جاویں اور کوئی نظر نہیں آتا اور اب تک جو تجارت و حرمت و پیشوں کو  
 ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اب بمقابلہ ملازمت کے عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ انجن مزدور  
 نے جو مسلمانوں کی دینی اور اخروی بہبود کی تدابیر کا بیڑا اٹھایا ہے وہ ہماری اس  
 درخواست کو منظور فرمائے کہ اراکین و ممبران مذہب ہمان اور مسلمانوں کی فلاح کی بڑی  
 سرگرمی سے کوششیں کرتے ہیں اسکو بھی مسلمانوں کی حالت زار پر رحم فرما کر پیش نظر رکھیں  
 کہ گدگروں اور تندرست بھیک منگوں نے انکی اس ذلت و خواری کے پیشہ کو چھوڑا کر انکی ہمتوں

کو حروف اور پیشوں کی طرف مبذول در مصروف کرین اور ہمیشہ مسلمان تجارت اور پیشوں کو مقابلہ  
 ملازمت کے عزت کی نگاہ سے دیکھیں یہ جائز حروف پیشی جس قدر بھی ہیں ان سب کی ابتدا  
 انبیاء و صلحا سے ہو اس میں کوئی بھی موجب تنگ و غار نہیں ابھی جو میں نے ایت قرآنی و علوم  
 اذکم کلاماً مکلفاً پڑھی اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہو چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی اصول  
 لغت میں ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں علیہ فی تلك الاسماء اله حرمة مما يحتاج  
 اولادہ الیہ لکلمہ اکھش اکھش اور کتب تاریخ پر نظر کرنا ثابت ہوتا ہو کہ ان پیشوں و صناعتوں کا  
 سلسلہ انبیاء سے ملتا ہو علامہ علاء الدین محاضرات الاول میں لکھتے ہیں کہ قاعدہ کلیہ ہو کہ  
 کہ نسبت ہر ایسے پیشہ کے جس کا واضع اول معلوم نہ ہو طرقت آدم صغی امہ کے کرنا چاہئے اور اکثر  
 بنیوں کے قصے سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ کوئی نہ کوئی پیشہ یا دستکاری ضرور ذریعہ معاش کا کرتے تھے  
 مشہور ہو کہ سلسلہ کیمیتی اور باغبانی کا آدم علیہ السلام تک پہنچتا ہو خیاطت یعنی برزی کا پیشہ حضرت  
 ادریس تک پہنچتا ہو اور بخاری کا سلسلہ حضرت فوج اور حضرت زکریا سے ملتا ہو۔ صابون بنانا  
 حضرت سلیمان سے ثابت ہو کا غذا بنانا حضرت یوسف سے۔ لوہاری کا سلسلہ حضرت داؤد علیہ  
 اور بکر بن جحنا تو تمام ہی انبیاء کی ہو تجارت حضرت صالح و حضرت ایوب سے مروی ہو۔  
 پھر کھانا اور اسکا پکانا حضرت طلحہ سے ثابت ہو اور خود ہمارے سید مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و سلم قبل نبوت حضرت خدیجہ کا مال بطور تجارت شام کی طرف لے گیا تھے  
 اکثر صحابہ اور تابعین و اولیاء کرام و ائمہ دین صناعت و تجارت کرتے تھے حضرت ابو بکر بزاز  
 کرتے تھے حضرت امام اعظم بھی بزازی کرتے تھے رواۃ حدیث جنس پر دار دین کا ہو کوئی زیات  
 کوئی سان کوئی خدا۔ بخاری شریف میں حدیث ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکل اکل اکل اکل  
 قطخیر آمن ان یا اکل من عمل ید ید وان بنی اللہ داؤد کان یا اکل من عمل ید ید  
 خزیمہ اور طبرانی و بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ محب لعب  
 لہو من المحترف ترجمہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ پیشہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہو گیا۔

راقم البوکی محمد شاہ جہانپوری

مولوی حکیم محمد صاحب کی تقریر کے بعد محمد سید انظر صاحب خلیف مولوی سید محمد عیسیٰ صاحب ڈپٹی کلکٹر نے یہ تحریک پیش کی کہ گورنمنٹ اسکول شاہ جہانپور کے طلباء کے لیے تعلیم دینا کا انتظام کیا جائے اس تحریک کی تائید محمد یعقوب صاحب خلیف حافظ محمد سید عیسیٰ صاحب وکیل نے کی اور تائید کرتے وقت مدرجہ ذیل کی تقریر کی۔

## تقریر محمد یعقوب صاحب طالب علم خلیف حافظ محمد سید عیسیٰ صاحب وکیل

جناب صدر انجمن! میں اسوقت آپ کے سامنے اس تحریک کی تائید کے واسطے کھڑا ہوا ہوں جسکو میرے مغز دوست سید محمد انظر صاحب نے پیش کیا ہے لیکن قبل اسکے کہ میں اصل بحث پر کچھ عرض کروں مجھکو اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرنا ہو جو اسوقت اس جگہ پر کھڑے ہونے سے حاصل ہوئی ہو جہاں کہ مسلمانوں کے سر تاج اور دین اسلام کے محافظ بڑے بڑے جلیل القدر علما اپنی تقریروں سے جلسہ پر سب سے بڑا اثر ڈال چکے ہیں۔ حقیقت میں ایک ایسے تبرک جلسہ میں جہاں کہ مقدس علما اور صاحب کمال فضلا کا ایک گروہ کثیر موجود ہے مجھ جیسے طفل مکتب کا لب کشائی کرنا اگر گستاخی نہیں تو سوء ادب ضرور ہے لیکن چونکہ ندوۃ العلماء کے برقی اثر نے ایک خاص قسم کا جوش میرے دل میں پیدا کر دیا ہے اور حضرات علما کے ہم آگریزی خوان طلباء کی صلاح کی طرف متوجہ ہونے نے اس امر کی ہمت دلائی ہے کہ ہم بھی اپنے خیالات کو گودہ کیسوی ہی بھر کیوں نہ ہوں آپ کے سامنے پیش کریں۔ اس واسطے میں نہایت مودباہ حضرات علما کی خدمت میں لب کشائی کی جرات کرتا ہوں اور حکم من لہٰذا لکھنا لکھنا کے جناب کا دل سے ممنون ہوں کہ اپنے مجھکو اپنے خیالات ظاہر کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

جناب صدر انجمن! سب سے زیادہ اہم کام جو اسوقت ندوۃ العلماء کو درپیش ہے وہہ طبعیات اور فلسفہ حال کے زہر آلود اثر سے جو علوم مشرقی کی اشاعت کے ساتھ طاعون کی طرح تمام ہندستان بلکہ تمام عالم میں پھیل گیا ہے اس سے بچے اور پاک مذہب اسلام کو بچانا ہے۔

جناب صدر مخمّن! جیسا کہ پر سون حضرت مولانا شاہ محمد سیما نصاب غلامہ العالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ،، ہم بقتضائے ضروریات وقت کے مسلمانوں کو انگریزی تعلیم سے باز نہیں رکھ سکتے اور اگر بغرض محال کسی طرح ایسا ممکن بھی ہو تو غور و خوض کے بعد اس کے معنی ہیں کہ مذہب اسلام فلسفہ اور طبعیات کے علم کو برداشت نہیں کر سکتا۔ خلفائے عباسیہ کو عہدین جبکہ مسلمانوں کے جاہ و جلال کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور علوم و فنون کے خزانوں پر سدا ان قابض تھے اس وقت بھی بعض سیدھے سادے علمائے فلسفہ کو مخرب اسلام سمجھ کر اس کی تعلیم بند کرنے کی نہایت سے کوشش کی تھی اور فلسفہ دان علماء کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن باوجود سلطنت کے زبردست اثر کے فلسفہ کا بڑھتا ہوا طوفان ترک نہ سکا اور مقتضائے انسان

احدیہ من ماضیہ کو سختی نے فلسفہ کو ذوق و شوق کو دبا کر دیا اور حکمت و فلسفہ کی کالی کالی گھٹائیں نام ممالک اسلام پر چھا گئیں۔ بالآخر علمائے سختی اور توحید کو چھوڑ کر خود ان علوم کو پڑھا اور ان کے زہر الودا اثر کو دور کرنے کی غرض سے علم کلام بنایا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ دہی مخرب اسلام فلسفہ اور منطق الہ تحصیل دینیات اور خادم اسلام بن گئے۔ اسی طرح پر جب علوم مغربہ کا آفتاب افق ہند میں نمودار ہوا اور الناس علی دین ملولہم کے اثر نے ہر فرد بشر کو اس کا گرویدہ بنا دیا اور ضروریات وقت نے مسلمان کو اس اور پر مجبور کیا کہ وہ اپنی اولاد کو تعلیم انگریزی دلائیں و ہائے علماء کرام نے بجائے اسکے کہ حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ کی طرح پر نیا علم کلام بناتے انھوں نے نئی تعلیم کو مخرب عقائد سمجھ کر اسکے بڑھنے پر کفر ایحاد کے فتوے دیدے اور نئی تعلیم یافتہ جب ابتدائے عمر سے عقائد اور مسائل مذہب سے بالکل ناواقف ہو گئے تو ان کو بھی اسلام سے معارفت اور علماء سے اجنبیت پیدا ہو گئی غرض کہ کچھ تم کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ۔ اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا۔ حضرات۔ مسلمان تو ابتدائی زمانہ سے اس امر کے عادی رہے ہیں کہ ان کے دین دنیا کے تمام امور علماء سر انجام دیتے تھے۔ دینی قضا اور مقدمات کے وہی قاضی ہوتے اور دینی مسائل کے وہی مفتی تھے اب القذوب سلطنت فر

مسلمانوں کے دنیوی معاملات کو تو علماء سے لیا مگر امور دینی کو علماء نے خود چھوڑ دیا اور  
 بادجو ویکہ ہماری عادل اور منصف گورنمنٹ نے ہم کو کامل مذہبی آزادی عطا کر رکھی ہے  
 مگر ہمارے علماء نے عوام الناس سے بالکل تعلق قطع کر لیا اور رہبانیت جسکے نسبت رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا کہ کلاہبانیۃ فی الاسلام اسکو اختیار کر لیا۔ ادھر انگریزی خوان  
 اپنے عقائد مذہبی سے ناواقف محض رہ گئے اور جھوٹی حکایات اور مہمل قصص جنکو خیال لے کر ٹھہرایا  
 اور جنکو مذہب اسلام سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے وہ انکو مذہب اسلام کے مرفے میں دکھائی لگ گئیں  
 جنکو خلاف عقل اور تار عنکبوت پاکر نئی تعلیم یافتہ گروہ کو اصل مذہب سے بے اعتقادی پیدا ہو گئی  
 اور ایسی صورت میں جب کوئی انکا نگران حال نہ تھا تو ایسا ہونا کچھ تعجب بھی نہیں ہے۔  
 برسیان قمر دریا تختہ بندم کردہ، باز میگویی کہ دامن ترنگن ہشیار باش۔ پس ای حضرات علما  
 آپ کا سب سے بڑا ذمہ حیثیت نائب رسول ہونے کی یہ ہے کہ آپ ہم لوگوں کی طرف جو قہر و حالت  
 میں ڈوبے ہوئے ہیں متوجہ ہو بیٹھے اور ان کم عمر بچوں کو جو سفید کاغذ کی طرح جو رنگ اُن پر  
 چڑھایا جاتا ہے انکے قبول کرنے کے واسطے تیار ہیں صبغة اللہ میں رنگ دیکھئے وما احسن  
 من اللہ صبغة حضرات علماء کرام! آپ نے دارالعلوم قائم کیا اور اُس میں آپ ضروریات  
 زمانہ کے مطابق عربی تعلیم دیتے ہیں لیکن میرے نزدیک سرکاری مدارس انگریزی میں علما کا  
 متعین کرنا اور انگریزی خوان طلباء کو اسناد اور آزادی بیجا کے طوفان سے بچانا دارالعلوم بنانے  
 سے بھی زیادہ ضروری ہے حاشا دکلا اس سے یہ میری مراد نہیں ہے کہ میں دارالعلوم کو مسلمانوں کے  
 واسطے ضروری خیال کرتا ہوں بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہو کر طالب العلم  
 نکلیں اور پھر انگریزی پڑھیں اسکو تو ایک زمانہ مدید درکار ہے۔ قہر نہا باید کہ تالیک کو دے از طیف  
 عاتقے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن پیروز بیکہ بالفعل یہ بہت ضروری ہے کہ ہر شہر میں چندہ کیا جا  
 اور وہاں کے انگریزی مدارس میں ایسے عالم جو ضروریات زمانہ سے بھی آگاہ ہوں مقرر کر جائیں  
 جو طلباء کو علاوہ روزہ نماز کے معمولی مسائل کے یہ بھی بتائیں کہ فلاں امور کو مذہب سے کچھ تعلق نہیں ہے

یہ خیال کا ڈھکوسلا ہی اور فلان امور اصل مذہبِ اسلام میں داخل ہیں جو طبعیات اور فلسفہ کے بالکل مطابق ہیں اور فلان مسائل فلسفہ جو مذہبِ اسلام کے خلاف ہیں وہ فلان فلان اور فلان دلائل سے بالکل صحت اور قوت ہیں۔ مجھ کو امید ہو کہ اگر تمام مدارس انگریزی میں ایسا انتظام ہو گیا (اور اگر علمائے دین اس طرف توجہ فرمائیں گے تو انشاء اللہ ضرور ہو جائیگا) تو بہت جلد اسکا بین اثر ظاہر ہوگا۔ پرسون مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب مدظلہ العالی نے اثنائے تقریر میں جس وقت مدرسۃ العلوم علیگڑھ کے دو طلباء سے مذہب کے متعلق گفتگو کا ذکر فرمایا تو بعد ازاں مجھ کو سخت پریشانی تھی کہ دیکھئے آخر میں مولانا کیا فرما دیں اس لیے کہ مجھ کو بھی اس کا لچ کے طالب علم ہونے کی عزت حاصل ہو جائے خدا کا شکر ہے کہ جناب مولانا کی تقریر سے یہ معلوم ہوا کہ وہ طالب العلم عقائد مذہب میں پختہ اور مذہبِ اسلام کے سچے پیرو تھے حضرات! یہ اثر ایم اے یابی لے ہونے کا نہیں ہو کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام مدارس انگریزی کے طلبہ خوش عقیدہ رہتے اور جو شکایت برسوں میں انگریزی خوان طلبہ کی سن رہا ہوں وہ نہ ہوتی بلکہ یہ اثر ہی فیضانِ صحبت اور مواظبت حسنہ کا ہمارے مقدس عالم جناب مولانا حاجی محمد عبد اللہ صاحب انصاری مدنیضہم کے جو مدرسۃ العلوم میں منتظم امور دینیہ میں درس وقت اس جلسہ میں رونق افروز ہیں۔ جناب مولانا کی ذات بابرکات کی وجہ سے مدرسۃ العلوم کے تمام طلبہ خواہ وہ کسی درجہ کے کیوں نہ ہوں اسلام کے سچے حامی اور پکی مسلمان ہوں اور امید ہو اگر ندوۃ العلماء نے ہر انگریزی مدرسہ میں تعلیم دینی کا بندوبست کر دیا تو انشاء اللہ تمام طلباء انگریزی خواندہ کے ایسے ہی عقائد ہو جائیں گے جیسے کہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب مدرسۃ العلوم کے دو طالب العلموں کے پائے تھے۔ پرسون جناب لوی سید عبد الحئی صاحب گزناظم اور نیر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب بیس بھیکن پور نے گذشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتے اور اسپر ریما رک کرتے وقت یہ فرمایا تھا کہ کانپور میں ندوۃ العلماء نے ایک عالم کا بندوبست کیا تھا مگر مسلمانان کانپور کی عدم توجہی کی وجہ سے اُس میں کامیابی نہ ہوئی۔ حضرات! چونکہ



مسلمانوں کا تشریف پوری ترقی کر چکا ہو اس واسطے اُنکے ساتھ کسی قسم کی نیکی یا بھلائی کرنا بھی ایک دشوار کام ہو اُنکی یہ حالت ہو گئی ہو کہ لاد دے لاد دے لاد دے لاد دے والا ساتھ کر دے جب تک کہ ندوۃ العلماء خود ہی چندہ کر کے ایک عالم کو اپنے اہتمام سے انگریزی اسکولوں میں بذریعہ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر پبلک انشورنس کے مقرر نہ کر دی گئی اس وقت تک اس مقصد میں کامیابی حاصل ہو نا دشوار معلوم ہوتا ہے لہذا میں اپنے دوست سید محمد اظہر صاحب کی نہایت زور کے ساتھ تائید کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہمارے علمائے کرام اس کام کو جو میری نزدیک تمام مقاصد ندوہ سے زیادہ اہم اور افضل ہو پوری توجہ کے ساتھ انجام دینگے اور نہ صرف شاہجہانپور میں بلکہ تمام اضلاع کے انگریزی مدارس میں علوم دینی کی تعلیم کا بندوبست فرمائینگے۔ آخر میں میں معافی مانگتا ہوں کہ اپنی پریشان تقریر سے میں نے آپ صاحبوں کا وقت اس قدر ضائع کیا اور دعا پر اس کو ختم کرتا ہوں۔

اس تقریر کے بعد بلا اتفاق یہ تحریک منظور ہوئی اور یہ قرار پایا کہ انجمن معینہ ندوہ شاہجہانپور اسکا انتظام کرے۔ چنانچہ جلسہ کے بعد سے اسکی عملی کارروائی شروع ہو گئی ہو اور نہایت استحکام کے ساتھ شروع ہوئی ہو۔ مولوی شاہ عبد الواجد خان صاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور کی دریادگی کا حال اجلاس گذشتہ کی کیفیت میں درج ہو چکا ہو اور آئندہ اپنے موقع پر درج ہو گا اس معاملہ میں بھی انھوں نے سبقت کی اور ایک سو چالیس روپہ سالانہ منافع کی جائداد اس کام کے واسطے عنایت کی چنانچہ انکا خط بحسنہ نقل کیا جاتا ہے جو اس بارہ میں جناب ناظم ندوۃ العلماء کی خدمت میں انھوں نے بھیجا ہے۔

**نقل خط مولوی شاہ عبد الواجد خان صاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور**

بخدمت مبارک مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء۔

جناب مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ کے جلسہ ندوۃ العلماء میں

دو لاکھوں نے جو ایک تجویز پیش کی تھی کہ دینیات کی تعلیم کا انتظام ہائی اسکول شاہجہانپور میں مسلمان طالب علموں کو کیا جائے اور اسکی ضرورت کو نہایت خوبی سے ثابت کیا میں اس سے متاثر ہوا اور اتفاق کی بات کہ میرے دو ہمنام دوستوں کو لڑکھنؤ محمد طاہر خلیف محمد جمیل صاحب حوم ڈپٹی کلکٹر میں شاہجہانپور اور محمد یعقوب خلیف مولوی محمد جمیل صاحب کیل شاہجہانپور محرک اور مؤید اس تجویز کے ہوئے اور نہایت شکر کا مقام ہو کہ انھوں نے انگریزی مدارس میں تعلیم حاصل کر کے ضرورت تعلیم دینیات کو مدارس انگریزی میں اپنے ساتھ ہی پڑھنے والوں کے لئے ضروری خیال کیا اور اسکی ضرورت کو ایک ایسے علما کے بڑے مجمع میں جس نے مسلمانوں کی اصلاح تعلیم کا ذمہ لیا ہو علی الاعلان بتلایا اسیر بھی اگر مسلمان اپنے بچوں کی اصلاح اور انکے مذہب و اخلاق کی حفاظت اور درستگی کا انتظام نہ کریں تو بڑے شرم کا مقام ہو خصوصاً ایسی حالتیں کہ ہماری ہریان گورنمنٹ نے ہم کو کامل آزادی مذہبی دے رکھی ہو اور اس امر کو منظور فرمایا ہو کہ ہم چاہیں تو بمنظور میٹرک سرٹ تعلیم کو اپنی طور پر انتظام تعلیم دینیات مسلمان طالب علموں کا مدارس سرکاری میں کر دیں۔ میں نے جلسہ ندوۃ العلماء میں اس تحریک کے متعلق اس خیال سے پیش قدمی نہیں کی کہ شاید میری اور بھائی اسپر متوجہ ہو کر اسکا اجر حاصل کریں لیکن چونکہ اب تک اسکا طور نہ ہوا لہذا اب میں آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ میرے ہاں مولوی محمد ناصر صاحب ایک عالم جو بغرض تعلیم طلبائے عربی خوان کے مقرر ہیں انکو واسطے تعلیم دینیات مسلمان طلباء ہائی اسکول شاہجہانپور مجلس انتظامی ندوۃ العلماء کے سپرد کرتا ہوں اب یہ کام مجلس انتظامی ندوۃ العلماء کا ہو کہ حسب ضابطہ صاحب ڈاکٹر ہمارے تعلیم ممالک مغربی و شمالی سے تحریک کر کے ہائی اسکول شاہجہانپور میں مسلمان طالب علموں کے لئے تعلیم دینیات کا انتظام کرائیں اور ایک کورس تجویز کریں اور یہ بھی تجویز کیا جائے کہ کس جماعت سے تعلیم دینیات کی شروع ہونا چاہیے اور ہر جماعت کی استعداد کے لائق تعلیم تجویز کی جائے۔ میرے نزدیک یہ کورس ایسا بنایا جاوے کہ جو عام طور پر مفید ہو اور ہر طبقہ میں اسکی اشاعت کا رآمد ہو۔ اس بات کا ظاہر کر دینا بھی

ضرر ہو کہ مولوی محمد ناصر صاحب کو جو تنخواہ میرے ہاں سے اب تک ملتی ہو بدستور ملا کر گی مجلس ندوۃ العلماء کو انکی تنخواہ کے انتظام کے متعلق اسوقت ذمہ دار کرنا غیر ضروری ہو۔ مولوی محمد ناصر صاحب اگر کسی وجہ سے علیحدہ ہوں تو تنخواہ میں خود انکی جگہ پر دوسرے عالم کو مقرر کر دوں گا یا مجلس انتظامی ندوۃ العلماء کو اطلاع دیجاگی اور وہاں سے کوئی عالم ہمشاہرہ مناسب مقرر ہونگے لیکن کسی حالت میں تنخواہ بارہ روپے سے تجاوز نہ ہوگی اور واسطے دیئے جانے اس تنخواہ کے میں نے آمدنی موضع مونڈہارس پر گنہ بڑا گاؤن تعدادی ۴ بسوہ سو بسوہ اسچھ کچھ کچھ سوہ بسوہ معین کر دی ہو اور یہ کام مجلس انتظامی ندوۃ العلماء کا ہو کہ میری بعد وہ اس امر کے نگران رہے کہ ہمیشہ ایک مولوی ہائی اسکول شاہجہانپور میں واسطے تعلیم دینیات مسلمان طلباء کو مقرر ہو اور انکی تنخواہ جائداد موقوفہ مذکورہ کی آمدنی سے حسب کورہ بالا دیجا کرے۔ میں آپکو اجازت دیتا ہوں کہ آپ میری یہ تحریر اخبارات میں شائع کر دیں اس سے میری یہ غرض منہر ہو کہ میری نمود یا کسی قسم کی شہرت یا نام آوری ہو بلکہ میں خیال کرتا ہوں کہ شاید اس ضیاع میں بھی ہمارے مسلمان بھائی اسکو دیکھ کر اپنے بچوں کی حالت پر رحم کریں اور اسی طرح دیگر مقامات کے مدارس سرکاری میں تعلیم دینیات کا انتظام ہو جاوے۔

عریفہ نیاز خادم ندوۃ العلماء محمد عبدالواجد۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ  
اس کے رد والی کی بعد مولوی عسکد الحق صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء نے یہ تحریک پیش کی کہ لو آ  
مجلس الملک بہار نے علیگڑھ یونیورسٹی کا جو نصاب بغرض ہتھوڑا بھیجا ہو وہ چند اہل الکرا  
عالم کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ غور کر کے ایسا نصاب مرتب کر دیں جو مسلمانوں کی دینیات  
وعلوم مشرقیہ کی ضرورتوں کو پوری طور پر حاوی ہو اور بعد تجویز اس نصاب کو جلسہ انتظامیہ  
ندوۃ العلماء میں پیش کریں اور جلسہ انتظامیہ بعد بحث اور غور کے حوالہ کر دیں نواب مسکن الملک  
کے پاس منجانب ندوۃ العلماء بھیجا جاوے اس تحریک کی تائید کی کہ مولوی حبیب الرحمن صاحب دہلی  
پرنس پھیکر پور تجویز ہوئے تھے مگر مولوی صاحب ممدوح کی خوشی سے مولوی عبداللہ

صاحب انصاری کو اجازت دے گئی چنانچہ مولوی صاحب مدوح نے اسکی تائید میں ایک مختصر تقریر کی اور یہ تحریک منظور ہوئی۔

اس کے بعد ابو الیاس احمد زمان خان صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلاپور نے اپنے مدرسہ کو ندوۃ العلماء کے سرپرستی میں لینے کی درخواست کی اور اس درخواست کو پیش کرتے وقت ایک مختصر تقریر کی جو مندرجہ ذیل ہے۔

## تقریر ابو الیاس احمد زمان خان صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلاپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرات اوقیہ یہ انجمن ندوۃ العلماء مسلمانوں کے حق میں صرف باعث رحمت نہیں بلکہ سرارِ رحمت ہے۔ سال پوسہ میں جبکہ جلسہ ندوۃ العلماء لکھنؤ میں ہوا تھا کمترین خاصکر اس غرض سے شامل ہوا تھا کہ انجمن محمود سے برائیان جن کو اپنے ایسے متعصین کو خوش گردن اور جسطرح خود اخلاص شعار اسلام سے دور تھا اور ان کو بھی دور کر دے۔ بارے الحمد للہ کہ اسکے اول ہی اجلاس نے میرے قلب زنگ خوردہ کو اپنے صیقل ہدایت مثل آئینہ طلب و شن کر دیا (این سحر سامری است و یا معجزہ کلیم) جبکہ میرے دل میں اس بات کی پیشانی ہوتی کہ تو کس درجہ جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ فوراً خیال آیا کہ کوئی کام اللہ کے واسطے کرنا چاہیو حضرات مندرجہ ذیل سے اپنے مقاصد دلی کو ظاہر کر کے ہتھوڑا بے کاستحق ہو اور اول جناب لوی احسان اللہ صاحب دہلوی۔ دوم جناب لانا مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ سوم جناب مولوی عبداللہ صاحب مدرسہ احمدیہ آرہ چہارم مولوی ریاض الدین صاحب بقی منظم اشاعت اسلام بریلی۔ پنجم جناب مولانا مولوی شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری مرحوم و جناب لانا محمد و مناشاہ محمد سلیمان صاحب دہلی پھلواری شریف سے دعا ہے کہ خیر حاصل کی آپ سب صاحب

نے انکی ضروریات اور فوائد سے مطلع فرما کر میری ہمت کو دو بالا فرمایا (یہ واقعات میرے  
 رپورٹ مطبوعہ ۱۳۳۵ھ سے ظاہر ہیں) میں نے بلاامپور ہونچکر ایک جلسہ کیا اور ایک مدرسہ  
 اسلامیہ قائم کر کے کوشش کرنا شروع کیا جس کو یہ چوتھا سال ہو باوجودیکہ وہ ایک ہندوستان  
 ہو مگر مدرسہ بخیاں پابندی قواعد ندوہ ایک سوت سے دیکھا گیا اور کسی قسم کی پر خاش نہیں ملی  
 اور ایک اعلیٰ درجہ کا جو ہر جو اس یاست عالیہ کو حاصل ہو کہ جس کے سامنے مسلمانوں کا  
 وہی اعزاز و اکرام ہو جو اور قوموں کے لیے ہے دوسرے جناب فضیلت آب منشی ممتاز علی خان صاحب  
 ڈپٹی کلکٹر و اسسٹنٹ مجسٹ کی توجہ قابل قدر ہو چنانچہ اس جلسہ میں میری شرکت کی توجہ سے  
 ہو مدرسہ کی خوشنظامی نے حکام سرشت تعلیم و صاحبان بورڈ ضلع کو ایسا گرویدہ کیا کہ جس کو  
 باستانی دیگر مدارس امدادی مبلغ چھ روپیہ کی امداد سے سرفراز فرمایا مدرسہ کی طلباء کی تعداد  
 ۱۰۰ سے زیادہ ہو طریقہ تعلیم مثل سرشت تعلیم گورنمنٹ اسکول ہو اور ہر درجہ کا سبق دینیات و فارسی  
 حسب کورس حمایت اسلام لاہور ہو گویا اودھ کی ترقی کے حصہ میں ایک نئے درجے کا مدرسہ نمودار  
 اسلام لاہور ہو امید کہ ندوۃ العلما اپنی نگرانی میں قبول فرمایا گیا جیسا کہ ندوہ کی چھٹی نمبر ۴۴  
 مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۳۵ھ و نمبر ۱۵۵۵ مجاریہ ۱۵- ریح الاول ۱۳۳۵ھ میں مرقوم ہو کہ دارالعلوم  
 قائم ہونے پر ندوۃ العلما نگرانی قبول فرمایا گیا اب وہ وقت موجود ہو۔

عاجز ابوالیاس احمد زمان خان سکریٹری اسلامیہ اسکول

بلاامپور ۱۵- ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ شاہانپور۔ اجلاس ۴۴م ندوۃ العلما

اس تقریر کے ختم ہونے کے بعد یہ درخواست انکی منظور کی گئی اس کے بعد مولوی عبدجبار  
 صاحب عمر پوری نے نہایت عمدہ لہجہ میں اپنا عوبی کا قصیدہ سنایا جس سے حاضرین بہت  
 محفوظ ہوئے۔

قصیدہ مولوی عبدجبار صاحب لپھی

بشري لكم يا معشر العلماء  
 طوبى لكم يا قاطنى الهند فقد  
 مسك الكرامة قد تضرع في الورى  
 اخضر زرع الحق بعد يوسفة  
 غشت بطوبى في الرياض عنادل  
 قد غر القمرى اهلا مرحبا  
 تتعجبون لعلكم يا اخوتى  
 تتحذرون اذا نظرت ارضكم  
 لكن حيرتكم سترتفع اذا  
 تجدد ونها برق اسناه مخطف  
 تجدد ونها دثر الهدى محمد  
 تجدد ونها روحا ور وحيانا لكم  
 تجدد ونها عذابا منير اسلسلا  
 تجدد ونها غيثا مغيثا هاما  
 تجدد ونها اذخر الفلاح فهل لكم  
 ارايتوا مرض النفاق بقومكم  
 داء عضال موبق ومخرب  
 ذهبت به ريح الحمية والسفة  
 يا ويلتى ربيع المكارم قد عفا  
 دمن الفضائل احق بى وامي  
 فلقد اتى فيكم طبيب حاذق

بشري وقيل في الغيض في المظلماء  
 هطل اتى بالخصب في الجدياء  
 فطيطت ارواحهم بصفاء  
 دوح الهدى في بهجه ونماء  
 قد جاوبتها سحجة الورقاء  
 فلان افئدة مجسن غناء  
 بسطوع ضوء الشمس في الليلا  
 بتبدل السوداء بالبيضاء  
 نرتم بشوق ندوة العلماء  
 ابصارا همل الكفر والاهواء  
 نور الانام مبصر العمياء  
 وحديقة الخيرات والاعلاء  
 يروى صدق المظمان في الهيماء  
 ينصب منه الماء بالنعماء  
 في الفوز والافلاح من رغباء  
 قد احدث الديدان في الامعاء  
 بنيان مصلحة ودار اخاء  
 فنيت مراسم غيرة وحياء  
 انشأ رعلم نافع بخرقاء  
 الفغلات والجهلات والخيلاء  
 بشفاء غي قامع الادواء

ينجيكموا من كل سقمٍ مفسد  
 ينقى قلوب الناس من ذلك الهوى  
 اسفا على الناس الذين تفوهوا  
 اسفا على افهامهم وعقولهم  
 قد جاها ابعادة وشراسة  
 كذبوا على اهل الصلاح تعديا  
 ما ذكرا الا انهم قد اشتروا  
 قد غرهم تسويل شيطان لهم  
 صمرو بكمها غنونا لغيرهم  
 ان لم ير الشمس الضرب يضحو  
 الله يهديهم سبيلا راشدا  
 نفسى الفداء لندوة العلماء  
 ما ذاك الا انها التوسيد  
 دين النبي الهاشمى محمد  
 من يشفع الناس للذين ذنوبهم  
 من كان ناصح قومه وملاذهم  
 الله يبقها ويعصم عزمها  
 وادام عظمتها وضاعت نورها  
 واعزناظمها الجليل بفضلها  
 واطال مدة عمره وحياته

للروح والاخلاق والاعضاء  
 ومييط وسخر الحقد والبغضاء  
 بخلاف تلك الجنة العليا  
 قد اصبحوا كالناقة العشواء  
 ورماوا بسوء ندوة العلماء  
 حسدوا لهم واباشروا الشخاء  
 ثمن الدنيا بالملة البيضاء  
 وقعو به في الورطة الظلماء  
 القوا على ابصارهم بغطاء  
 فالعيب في عينيه لا بضياء  
 نجبا قويا مرجع الكملاء  
 برعت بنظرها على الخضراء  
 الدين المتين لسيد الفضلاء  
 خير البرية كافل العزباء  
 خرجت عن التعدي والاحصاء  
 وشفقهم كالألم للابناء  
 ويزيد فيها حيرة العقلاء  
 واقامها في رونق وبهاء  
 وأراحه من كربة وعناء  
 عافاه في الدنيا ودار بقاء

اسکے ختم ہونے کے بعد مولوی قاضی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی کو اجازت دی گئی کہ وہ مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جتیکر رئیس بمبئی کا قصیدہ پڑھ کر سنائیں مولوی شیخ احمد صاحب باوجود خواہش قلبی کے جلسہ میں خود شریک نہیں ہو سکے خلوص اور درد مندی کے اظہار کے غرض سے یہ قصیدہ بھیج کر خواہش کی تھی کہ ان کی طرف سے جلسہ میں پڑھا جائے کلام کی روانی اور لطافت دیکھ کر متعلق ہو مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے قصیدہ پڑھنے سے پہلے اسی وزن قافیہ میں اپنے چند اشعار پڑھے اسکے بعد عربی لہجہ میں یہ قصیدہ شاعر قاضی صاحب ممدوح کے اشعار ہم کو نہیں ملے سوچے اسکے درج کرنے سے معذور ہیں۔

## قصیدہ مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جتیکر رئیس بمبئی

سلام علیکم وندوة العلماء	سلامة هداية سادة الفضلاء
وفي الذيل عقد قد نظمت بقيدنا	اتاني بشير بفتحنا بناء
فان اعجبتكم سادتي منه لفظنا	فذاك مراحمي والجواب رجائي
ها هو بنايا معشر الطلبةاء	الے دارنا وندوة العلماء
هلموا الے دارا عاها مشور	حوت كل فرد من مجتمعا علا
هلموا الے دار السعادة مسرعا	لے تلحقوا يا قدم بالسعداء
الے كعبة الامال والشوق قائدا	نسوق مطايانا بحسن سراجا
فقد طالما ابتنا بذل الجملنا	وللذل بعد الغر شر بلاع
ويا شرعنا مال عنا على منا	ضياء الے اغيارنا الوقباء
ويا خير عهد قد تقضه وماننا	سوى حسرة من ذكره وبكاء
با عيانا ههنا لا نام مهدبا	وضاءت نفوسنا الحق حق ضواء
افا صنوا على الاقوام طرا وحن في	دجى الجمل والاشراك والخيلاء



انما اهل انوار الدين نبينا  
 رسول امين دينه عين حكمة  
 عليه صلوة الله في كل لمحبة  
 صلوة وتسليم يمان الله  
 سلوا فارسا من كان مطعناها  
 وروما فمن بنى سفائن بلدها  
 وسندا وهندا من اتي غارسابها  
 اولئك هم اسلافنا بعظامهم  
 فيا قوم لى كننا اتباعا فعالهم  
 كان لم تكن فينا علوم وشروعة  
 اذا انزلت قى ما كراما من العلى  
 عرتهم قنا هو انقروا بعد فترة  
 فلا يسئلوا يا قوم من روح ربكم  
 فما دام من عزم بقلب خي الاسى  
 واذا شخصت اعلال قوم اساتهم  
 هم علماء القوم لله درهم  
 فهل من مجيب يلقى من ناديا  
 هلموا الى دار الشفاء لتدركوا  
 هلموا الى دار العلوم اساتها  
 خلطتم زمانا جردة برداءة  
 وطولتم الامباحات من غير طائل

بشير نذير سيد الخفاء  
 وعدل وتوحيد وصدق ولا  
 وتسليم ما هناء وجد ذكاء  
 واصحابه والتبر اهل وفاء  
 وقد شهبها بنيا وسفك دماء  
 غدت وهي في الدردور لجماء  
 غراس النوى قد نورت بسرا  
 نباهى اذا ما عدا اهل علا  
 لما غلبتنا دولة السفهاء  
 ولحرتك فينا عزة باباء  
 صروف الليالى في حضيض عناء  
 وارخت قواهم حيرة الضعفاء  
 فكهم شدة قد بدلت برحاء  
 سعى في مداواة الاسى بأساء  
 فبشر بيرة عاجل ونجاء  
 وناديهم للقوم دار شفاء  
 لنا ديكما واسامع لدا عاء  
 علاجال داء منذر بشقاء  
 على خير تهذيب وخير ضياء  
 وكما كد يمزجتم بصفاء  
 وضعتم الادوات خلف لفاء

فهل فيكم من كامل في صناعة  
وكم قد فقدنا لاختلاف فروعكم  
نفارق عنا الاتفاق معوضاً  
هملاً دسراً نابعاً ما هب مدحنا  
اذ العلم لم يرفعك من تعزلة  
ولا تركب البحر والبر كاهل  
واذا فتح الرحمن ابواب فضله  
لحسن مساعي ندوة عم فيضها  
فيا غرة الاسلام عودى مؤنة  
ويا ليلة الادلاد بار بابه اصبح  
وارخ اديب القوم عالم اقتتاجاً

وهل فيكم من فاق في الادباء  
مقاصداً اهل الدين دين اخاء  
نفاقاً وهاً نامثلاً داء وباء  
مهب رياح عرضة لجاء  
فللموت خير يا اخا البرحاء  
اذا كنت ترضى قافلاً بجفاء  
بتأسيس دار العلم خير بناء  
من هاء السها في كنش بيها  
ويا كرم الاسلام عديبها  
ويا نبير الاقبال عدا باضاء  
جری خیر نادند وة العلماء

اسکے بعد ابو فیض مولوی محمد بن صاحب فیضی وکیل انجمن نعمانیہ لاہور کو اجازت دی گئی  
کہ دارالعلوم کے متعلق جو نظم انھوں نے لکھی ہے سنائیں اس کے واسطے مولوی صاحب مدوح کو پیش  
کا وقت دیا گیا تھا مگر قیل اس کے کہ مولوی صاحب مدوح قصیدہ سنائیں ایک مضمون سنایا  
شروع کیا جس میں قوم کی طرف سے ندوۃ العلماء کو مخاطب کیا گیا تھا ہنوز وہ مضمون بھی تمام نہیں ہوا کہ  
انکو جو وقت دیا گیا تھا ختم ہو گیا اور مولوی صاحب مدوح قصیدہ نہ سناسکے  
مولوی محمد بن صاحب کے بعد منشی طفیل الدین صاحب ایڈیٹر مشیر مطبعا یون نے اپنا  
قصیدہ حسب مندرجہ ذیل خوش آئند لہجہ میں پڑھ کر سنایا۔

قصیدہ منشی طفیل الدین صاحب بدایونی

پرسش احوال دل کرتا ہو کیا او ہنشین  
 کون - وہ ہدم کہ جسکے یمن و برکت کے سبب  
 کون - وہ ہدم کہ جسکے دم قدم سے تھا جہان  
 کون - وہ ہدم کہ جسکے پر تو انوار سے  
 کون - وہ ہدم کہ جس کی شان و شوکت کے سبب  
 کون - وہ ہدم کہ جس سے خاک دشت و چلم  
 کون - وہ ہدم کہ جسکے باغ فیض وجود سے  
 کون - وہ ہدم کہ بویوسف جس پر فدا  
 کون - وہ ہدم کہ جس کی اک نگاہ ہر سے  
 غمخرازی کو تھی جس کی راز داری افتخار  
 کیا قیامت سے کہ فرقت و رایے دوست کی  
 کون ہو جا کر کھے جواس حبیب پاک سے  
 کل ہوا تھا جس سے تو ایما و خوبی جدا  
 ڈھل گیا گردن کا منکا اگیا ہو نونہ دم  
 اگر تغافل ہو ہی تو کام ہے اپنا تمام  
 بیخبر کیوں ہو اگر لینا ہو جلدی لے خبر  
 پھر عیب سے تو نے گرد ستا سف بھی ملے  
 جان بلب ہیں گو سسکتے پر تجھ گردیکھ لین  
 کھ گیا سب کچھ نہ بتلایا کہ وہ ہدم ہو کون  
 جس کی فرقت کیا ہو اسقدر زار و نزار  
 علم وہ جسکے لیے خلیفہ محبوب

ہدم دیرینہ کی فرقت ہون زار و حزن  
 تھی بنی سمورہ بعد ادا میں جنت وین  
 مخزن صد شان و شوکت لائق صد آفرین  
 سنگریزے صفیان کے بنگے در شین  
 ہو گیا غنا طہم اوج سپہر شستین  
 بنگلی گلو نہ زار و چرخ برین  
 بو علی سینا نے بہری اپنی حبیب دشتین  
 بو حنیفہ کا بنا یا جسے انکو جانشین  
 نام روشن اچھری کا ہو جیون ہرین  
 تھو سیو ملی جس کے باعث فخر کے مند شین  
 کیوں بھلجانی نہیں تن سومی جان حزمین  
 عاشق مجور کا تیرے ہے وقت دیسین  
 آج وہ درد و الم اندوہ غم سے ہی قرین  
 بند و فکر کے چکے اپنا کر ام کا تین  
 ستے ہیں کہتے ہیں یہ انسان کچھ بھی نہیں  
 ہاتھ آنے کا نہیں وقت موقع بعد ازین  
 پھر عیب ہو گرد و بوی جو خون میں تہین  
 طاقت و تاب و توان رفتہ آجائے وہین  
 کس کی فرقت نے بنایا تم کو خاکستر نشین  
 علم ہو وہ علم ہو وہ علم ہو انشین  
 مقتدا و پیشواے اولین و آخرین

خود لب سبز نما سے کر گئے ارشاد پاک  
علم وہ شو ہو کہ ہو جس کی طلب ہے اک یہ فرض  
علم ہی تھا جس نے لمحہ میں عرب سے دور کی  
علم ہی تھا جس سے ٹھہرے عالمانِ بین ملک  
اندلس کو جس نے اپنی صنو سے روشن کر دیا  
علم ہی تھا جس سے روشن ملکیت کا ہونا نام  
نام لیتے ہی کسی کا الگ سینے میں لگی  
شوق خاطر سے کرین ہم دیدہ و دل فرشاہ  
یہ پریشانی ہوا سے شوق میں کبتک ہے  
سوچتے تھے گو بہت زانو پہ سر رکھے ہوئے  
کام آئی پر دعا سے حضرت خیر الورے  
ہند کے مشہور عالم حضرت لطف اللہ  
صاحبِ بیضِ عیم و محسنِ عالم کہ ہے  
ہو گئے معصوم دل سے جان اس کام پر  
ان کے دم سے ہو یہ ڈھارس نا امید و نکل  
بس قصیدہ کو بیان پر شمع کر کے ای طفیل  
ہوں مرادین سب مسلمانوں کی حاصل یا اللہ  
اتفاق و حب الفت ہو نصیبِ دوستان  
یا الہی عالمانِ دین کا ہو رتبہ بلند  
لیتے ہیں ہر کام میں حصہ نہایت شوق سے  
ناظم دار کاں و نائب صدر عالمی مرتبہ

لیکھو اس کی طلب جانا پڑے گونا بہین  
اس میں داخل ہو گئے مسلمات و مسلمین  
مدون سے جو بہات ہو رہی تھی دشمن  
اصفیاء و انبیاء سابق کے جانشین  
آسمان بایہ بنی ہو مصر کی جس سے زمین  
گو نشان اس کا نہیں باقی زمانہ میں کہیں  
پھر ٹپک رہ گیا میرا دل پہلو نشین  
وہ کر مغرما دہر نے کی ٹھہرے کہیں  
اے صبا تو ہی سنگھا خوشبوی جد غفرین  
صورت بہبود پر ہوتی نہ تھی خاطر نشین  
ہو گیا بند و نہ فضل خاص بلعالمین  
ماہر احکام دین و مفتی شرع متین  
خرمن فیض و کرم سے اُن کو عالمِ غنچین  
طیش میں اگر مولے گوانہ جاہلِ خشکین  
خوبی قسمت سے ہوں سب علم و انکس ترین  
میں دعا کرتا ہوں بآمین کہیں سب خیرین  
بہر روح سرور و سرورِ اجتمہ المصلین  
قسمت دشمن میں جائے کبر و خوت و بغض کہیں  
اس مقدس حلیہ کے چہچہ معاون و معین  
انکو و بچسی جو اس مجلسِ اس میں شک نہیں  
خوش رہیں سب رضی اللہ عنہم اجمعین -

ہیں محمد اور علی کے بیچ ناظم کمال  
 بال ہانکا ہونہ انکا حفظ میں تیرے رہیں  
 ہیں جو ناظم کے مددگار و معاون عجب  
 ایسے کار خیر ہیں تیری امانت سے ضرور  
 خوش رہیں شاہ سلیمان حسن افضل کمال  
 جو پڑھے جن ہیں وہ بھی لرزان ہیں لکے نام سے  
 صاحب تاثیر حقانی ہوں لے رب کریم  
 کیا علم و مرتبہ حاصل ہوا ان کو کہ ہے  
 اور عبد اللہ انصاری ادیب اکمال  
 انکے ہدیائے کرم سے ہے زمانہ تسفیض  
 حضرت قاضی علی احمد مدنی نام و در  
 یا الہی انکا ہونسل تمتا بارہور  
 اور جو آئے ہیں اس مجلس عالی میں آج  
 جو ہوئے اس شہر میں ندوہ کے انکاسب  
 خوش رہیں یا رب طیب قوم لانا مسیح  
 روح تازہ جسے پھونکی جسم زار قوم میں  
 خوش رہیں اہل سخا و سخاں عالی مرتبہ  
 ای خدا نداد لا کو دن و دنی ترقی ہو تب  
 آفتاب علم کا مرکز بنے داس العلوم  
 حاضر درس باہر ندوہ عرص کر تاہو سلام  
 کھ چکا جو کچھ کہنا تھا طفیل زار کو

ان کے تابع ہوزا نہ بہر تیج تابعین  
 ہو سر مو بھی نہ نقصان انکار رب العالمین  
 دین و دنیا میں خدایا انکا تو رہنا معین  
 اَسْتَجِبْ ہَذَا الدُّعَاءُ اَمْسَلْعَانِ نَسْتَعِینَ  
 تاجدار اہل فقر و سرگردوہ عارفین +  
 رکھتا ہو اک نقش تیخراں کے خاتم کانگین  
 ہیں حق میں حق خاندان حق گو بایستین  
 شان شوکت میرا درجہ و شمت در بین  
 خوش رہیں تیرے کرم سے یا الہ العالمین  
 انکے بحرِ جود سے سیراب ہیں اہل زمین  
 شرعاً سے رہیں محفوظ رب العالمین  
 عاشق ندوہ ہیں در اسلام کے رکن بکین  
 خوش رہیں یا رب طفیل رحمتہ للعالمین  
 دے جزاؤں خیر کی انکو رب العالمین  
 اہل تکمیل و مکان جاہ و کمند کر مکین  
 وہ لطافت روح کی بانی پڑ روح الامین  
 آج جنہر فخر کرتی ہو بدایوں کی زمین  
 آتش حسرت میں گو جلتے ہیں جب سید  
 سبق تہذیب کا اگر گردہ جب اہلین  
 ہمزبان و ہم بیان ہو جائیں باری حاضرین  
 سلمو یا قوم بل صلوا علی ائسدر الامین

اسکے بعد منشی نظام الدین صاحب نظامی بدایونی نے اپنا قصیدہ پیش کیا اور درخواست کی کہ  
منشی طفیل الدین صاحب کے اسکے پڑھنے کی اجازت بجائے چنانچہ صدر انجمن صاحب کی اجازت سے  
منشی طفیل الدین صاحب نے اس کو پڑھ کر سنایا

## قصیدہ منشی نظام الدین صاحب نظامی بدایونی

پھونکنے والے موسیٰ جو پرہیزگار ہیں  
ہو شانِ لربائی سرِ داور نارِ دین  
نزدہ کالج جلسہ ہو بہر تری چین  
کیا فائدے ہیں پنهانِ سچاںک انجمن  
اک جوش سا ہے پیدا یارانِ ہوا طین  
عضو رئیس ل ہو جیون آدمی تن بین  
یارب ہیں ہمیشہ و ظلِ نعیمین  
برکت اُسے خدا کے لکھش حسن میں  
عالمِ علوم دینِ کامل ہر ایک فن میں  
ہیں شمعِ نجمن میں اور بچوں میں  
عبداللہ واحد کیا ہیں علم و فن میں  
ثانی ہو کون انکا پنجاب در دکن میں  
جو لوگ مبتلا ہیں خستہ دامن میں  
انکو خدا بخشا ہو کیا اثر سخن میں  
ملائین ہونانی انکا کوئی عد نہیں  
سننے کو روحِ سعدی کی ہو نجمن میں

شاید بہار آئی اسلام کی چین میں  
قدر کے عمدہ جلو گشتین ہیں نمایان  
روہیکنندہ تجھ کو شایانِ آفرین ہو  
انصاف جو یکمین اپنے بھی ہوش  
اس شہر میں ہیں اُردم یہ اہل علم آئے  
یہ صدر انجمن ہیں یون در میان مجلس  
رواق پذیر جسے ہو کرسی نظامت  
والی بنائے ندوہ جسے بحسن نیت  
فرزانہ یگانہ وہ عبیدِ سخی وانا  
یہ قوم کے معارجِ حضرت مسیح دوران  
یہ فاضل زمانہ یہ عالم یگانہ  
علامہ محدث جو رام پور کے ہیں  
علامہ سے ہمارے وہ انکسارِ کعبیز  
ہشیار پور سے جو اڈوین چل کر فاضل  
عبدالحمید موتی بحر العلوم کو ہیں  
خوشگونی سلیمان شہور ہوا رہی ہو

کستی ہو خلق جس م ہوتے ہیں گفتنا  
 لکے سوا جو عالم آئے ہیں سب ہیں بیکتا  
 یہ پھول مجھ تو نہیں نہیں ہے بوئے الفت  
 وہ چیدہ پول ہیں یہ ثانی نہیں ہو چکا  
 اوی حاضرین والا مطلب کی بات سنئے  
 اس قوم کی ہو حالت حالی نے خوب لکھی  
 وہ قوم جو جہان میں کل صدر خمیں تھے  
 پائین خم بھی اب ملتی نہیں اسے جا  
 اس نایغ کی خزان کو کچھ خاک لسی رادی  
 یہ مفت کا ہو احسان تقدیر ہے لاتی  
 کرتے ہیں ہم وعایہ ندوہ کے حقین دم  
 دارالعلوم ندوہ یارب کرے ترقی  
 اس جلسہ کو جو بانی اس شہر ہیں نے ہیں  
 ندوہ میں یہ نظامی ہو نعمہ زن ہمیشہ  
 یہ عالمان اعلیٰ یہ حاضرین والا

بمیل چمک ہا ہو یہ ندوہ کی چمن میں  
 مشہور ہو ہے ہیں اپنے اپنے فن میں  
 یہ بوسے خوش کہاں ہو نسیرن نسیرن  
 لسنے بہار رفتہ پھر آئی اس چمن میں  
 اب قوم بتلا ہو فلاس میں سخن میں  
 لکھ سکے ہم نہیں وسعت کہاں سخن میں  
 تم نے سنا بھی اسپر کیا گذری خمیں میں  
 روندن میں ہو وہ گلین پھلا تھا جو چمن میں  
 فصل بہار گویا آئی نہ تھی چمن میں  
 قسمت کا انس جبکہ ہوتا ہو چمن میں  
 برکت تو نے خدا یا اس بلال خمیں میں  
 شہرت ہو خوب اسکی مصار اور مدین  
 یارب نہ رکھے اذکو تو برج اور سخن میں  
 جبکہ بان اسکی چلتی رہو دہن میں  
 یارب ہیں ہمیشہ افضال ذوالمن میں

اس کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنا کل کا بیان ختم کرنے کو  
 اٹھے اور چندہ کی کارروائی پھر شروع ہوئی مسلمانوں کا جوش مس نہیں ہوا تھا وہ اسی موقع کے منتظر تھے  
 تقریر شروع ہوتی ہی ہر طرف رویہ کی بارش ہونے لگی مولوی گل محمد صاحب پیش امام جا  
 مسجد شاہ آباد نے اپنی جیبی گھڑی اتار کر میز پر رکھ دی اور نہایت جوش کے ساتھ ایک مختصر  
 تقریر کی مولوی خدایار خان نقارائیس شہرکنہ بریلی نے پونے دو سو رویہ سالانہ منافع کی حقیقت  
 موضع بہرنا پور کی دارالعلوم کے واسطے وقف کی اور ایک تقریر بھی کی مگر چونکہ یہ تقریرین دفتر

مین موصول نہیں ہوئیں اس وجہ سے درج نہیں ہو سکیں حافظ عفور الدین صاحب دہلی انسپکٹ  
 پیشتر بریلی نے اپنی شالی چادر اتار کر نذر کر دی عبداللہ صاحب نے مبلغ تین سو روپیہ دارالافتاء  
 بنائے کو دئے منشی فقیر محمد صاحب مینجر ورک شاپ علیگڑھ نے اپنی قیمتی گھڑی نذر کی اور  
 علاوہ اسکے کچھ نقد بھی عنایت کیا علاوہ ان کے جس قدر چندہ ہوا انکی مفصل فہرست آخرین  
 درج ہو اس سے معلوم ہو سکتا ہو کہ دولت مندوں کے علاوہ قلیل البضاعتہ لوگوں نے بھی فیاضی  
 کے ساتھ چندہ میں شرکت کی ہو حتی کہ جو لوگ مزدوری پیشہ تھے اور ایام جلسہ میں مزدوری  
 کر رہے تھے انھوں نے بھی ایک ایک روزہ مزدوری اپنی چندہ دارالعلوم میں دیدی اس  
 جوشش کو دیکھ کر ایک صاحب جو د اعطی تھے کتابوں کا ایک پشدارہ لئے ہوئے صدر مخبر  
 صاحب کے پاس لئے کچھ لوگ انکے ساتھ تھے ان لوگوں کے بیان کیا کہ یہ صاحب علیگڑھ  
 اور اسکے نواح میں وعظ کیا کرتے ہیں اور انکا نام مولوی عبدالرحیم صاحب ہے یہ ندوۃ العلماء  
 کے سخت مخالف اور مخالفین کے دعاۃ میں ایک خاص آدمی ہیں جلسہ میں اس غرض سے  
 آئے تھے کہ ندوۃ العلماء کی مخالفت پھیلایں اور مخالفین ندوۃ العلماء کے رسالے جو اس کے  
 رد میں ہیں تقسیم کریں مگر بیان کی کارروائی دیکھ کر انکو معلوم ہوا کہ جو واقعات السنۃ ندوۃ العلماء  
 کے بابۃ ظاہر کیے گئے تھے وہ غلط ہیں اور بیان کوئی کارروائی معاذ اللہ خلافِ دین نہ  
 کے نہیں ہوتی اسلئے انھوں نے اس پشدارہ میں سے کتابیں نکال کر برسر مجلس چاک کرنا  
 شروع کیا جب لوگوں نے دیکھ کر مزاحمت کی تو یہ واقعہ معلوم ہوا چنانچہ وہ چاک کیے ہوئے  
 کتابوں کے ٹکڑے اور ایک پشدارہ کتابوں کا جو ہنوز چاک نہیں ہوا تھا میز پر رکھ دیا گیا  
 اور مولوی عبدالرحیم صاحب نے برسر مجلس اس واقعہ کو دہرا کر اپنے خیالات سابقہ سے  
 رجوع کیا اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین صاحب چشتی صابری نے تقریر کی مگر چندہ  
 کی کارروائی اس تیزی میں جاری تھی کہ مولوی صاحب مدوح کی تقریر کا لطف حاصل  
 نہیں ہو سکا یہاں تک کہ ۱۲ بج گئے اور چندہ بند نہیں ہوا وہوپ کی تیزی اور گرمی کی شدت



سے حاضرین میں سے ہر شخص پریشان تھا مگر اس بات کو نہیں چاہتا تھا کہ جلسہ ختم کیا جائے  
منظمن جلسہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ جلسہ اس وقت ختم کر دیا جائے تاکہ ان کو مہانوں کے  
اٹھانا کھلانے کا موقع ملے بقیہ کارروائی ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء بھی لمحاظ تکلیف حاضرین جلسہ  
کے ختم کرنا چاہتے تھے۔ آخر کو چندے کی کارروائی بند کی گئی اور وقت کی کمی سے بجائے اس  
بات کے کہ جلسے کی کارروائی پوری کی جائے اور حسب مندرجہ نظام جلسہ کے ارکان ندوۃ العلماء  
کی طرف سے اہل شاہجہانپور کا شکریہ ادا کیا جائے۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری خشتی  
نے حسب اجازت صدر انجمن صاحب کے نہایت پرجوش طریقے سے دعا مانگی عام مسلمانوں کی  
صلاح و فلاح اور ارکان ندوۃ العلماء کی کامیابی اور اہل اسلام شاہجہانپور خصوصاً داعیان جلسہ  
و چند دہندگان و منظمن صاحب مکان کی دینی و دنیوی بہبودی کے لیے دعا کی تمام حاضرین  
علماء و مشائخ اور عامہ اہل جلسہ آمین کہتے جاتے تھے۔ دعا کے ختم ہونے کے بعد جلسہ خاتم ہوا

## جلسہ عام

ہے بچے سے اے بچے شکیب

اس جلسے میں بہ نسبت پچھلے دو دنوں کے اور بھی زیادہ مجمع تھا اور شاید اس خیال سے لوگ  
زیادہ جمع ہوئے تھے کہ یہ آخر جلسہ تھا۔ مولوی گل محمد صاحب پیش امام جامع مسجد شاہ آباد نے  
بیان کیا اسکے بعد مولوی سید مشتاق علی صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ فیض آباد نے بیان کیا  
مولوی مشتاق علی صاحب نے نہایت مسانت اور سنجیدگی سے اتباع شریعت غرادر اقبال  
عن المعاصی کا بیان فرمایا کذب غیبت مینمہ رشوت۔ سود خواری۔ سود اخلاق۔ بیدینی اور تمام  
معاصی کے بد انجام کو بہت خوبی اور تفصیل سے ذکر کیا اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب  
جھجھری نے بیان فرمایا اسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے اے بچے مولوی صاحب

بیان فرمایا اور اثنائے وعظ میں روسائے شاہجہانپور کی اولوالعزمی اور دریا دلی کا شکریہ ادا کیا  
مولوی صاحب موصوف کے وعظ و بیان سے عموماً جعفر دیکھسی لی جاتی ہو وہ ظاہر ہے  
تقاضا بیان نہیں۔

## مختصر کیفیت

### جلسہ ہامی عظم بعد ختم اجلاس نمونہ العلماء

اجلاس سہ روزہ کے ختم ہونے کے بعد بھی روسائے شاہجہانپور اس بات پر مصرعے کہ ایک  
دن اور جلسہ کیا جائے چنانچہ واعیان جلسہ نے بطور خود اسکا اعلان بھی کر دیا مگر ارکان  
انتظامیہ ندوۃ العلماء نے انکی ماندگی اور خشکی اور شبانہ روز کی محنت و جانفشانی کیوجہ سے  
جو چھکان اُنکو ہو گیا تھا اسکو دیکھ کر یہ مناسب سمجھا کہ اب جلسہ نکلیا جائے اور شب کے وعظ میں ہکا  
اعلان کر دیا گیا تاہم اہل شاہجہانپور کے شوق نے اس اعلان کی کچھ پروا نہیں کی اور دوسرے  
دن شائقین کی کثرت سے اجلاس کی نشست گاہیں بھر گئیں ایسے مولوی حافظ ابوالحاجہ محمد عبد  
صاحب فرنگی علی اور شاہ نظام الدین احمد صاحب بھٹہری کو وعظ و بیان کی تکلیف دی گئی۔  
اور حسب معمول انبجے تک ان دونوں صاحبوں نے یکے بعد دیگرے نہایت خوش اسلوبی  
سے بیان فرمایا۔ اور اسی جلسے میں مولوی محمد اسحاق صاحب مونگیری نے عربی میں قصیدہ پڑھا  
اختتام جلسہ پر جن مسلمانوں نے بلا استدعا اپنی خوشی سے چندہ پیش کیا وہ لے لیا گیا۔ گو کہ  
اس چندے کی مقدار کچھ زیادہ نہیں تھی کیونکہ ان حضرات نے دو دن پہلے جلسوں میں اپنی حسب  
چیشیت پیش کر دیا تھا۔ مگر ان غریبوں کی عالی ہمتی قابل ملاحظہ تھی جو باوجودیکہ دو دو بار دیکھ چکے  
تھے نہایت جوش مسرت کے ساتھ روپیہ پیسے کپڑا۔ کتابیں لیے ہوئے ٹوٹے پڑتے تھے  
اور اسکے قبولیت سے گرانبار احسان ہوتے جاتے تھے۔

جلسہ کو ختم ہو چکا تھا مگر اُس دن سے روسا و عابد شہر کپڑ سے اس بات کا اصرار شروع ہو گیا کہ انکے مکانوں پر جُدا جُدا وعظ کی مجلسیں ترتیب دی جائیں تاکہ عورتیں اور انکی نیک بیویاں بھی مستفید ہوں۔ سب سے پہلے مولوی عبدالواجد خان صاحب رئیس شاہجہانپور نے مدعو کیا جنھوں نے اپنی عالی اہمیت سے علاوہ چندہ دعوت کے ہر موضع حمزہ پور کے جسکی آمدنی پانسو روپیہ سالانہ ہی خالصاً لوجہ اللہ دارالعلوم کے واسطے وقف کر دیا، ذی قعدہ ۱۲۳۷ ہجری کی شب کو علما اور ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء انکے مہمان ہوئے۔ وعظ و بیان کے شوق میں بکثرت مسلمان مرد و عورتیں مجمع تھیں۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے بیان کیا کہ بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پہلواروی نے وعظ فرمایا وعظ کے ختم ہوتے ہی بیویوں نے نقد و زیور چندے میں دینا شروع کیا اور تنگ حال اور مفلس عورتیں بھی اس کا خیر میں شریک ہوئیں علاوہ زیور کے قریب سو روپیہ کی چندے میں فراہم ہوئے اسکے بعد کھانا نہایت نکاح کے ساتھ کھلایا گیا اور مولوی عبدالواجد خان صاحب کی نیک دل بیوی نے سات ہزار روپیہ کی قیمت کی جائداد دارالعلوم کے واسطے وقف کی اور مولوی عبدالرافع خان صاحب پٹی کلکٹر گونڈہ نے اپنے والد ماجد مرحوم و مغفور مولوی عبدالباسط خان صاحب رئیس شاہجہانپور کا نفیس کتب خانہ جسکی قیمت دس ہزار روپیہ اندازہ کی گئی ہے دارالعلوم کے واسطے دیا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انکے اس قرض حسنہ کو قبول فرما کر دونوں جہان میں خوش حال اور بامداد رکھے۔ آمین۔

۱۷۔ ذی قعدہ ۱۲۳۷ ہجری کو منشی نجل حسین خان صاحب مینو پل کشر نے دعوت دی اور بہت پر تکلف سامان کیا۔ مولوی شاہ سلیمان صاحب چستی قادری اور مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابر بنی جھجھری نے وعظ بیان کیا اس مجلس میں مبلغ ایک سو روپیہ زیادہ چندہ ہوا۔ ۱۸ ذی قعدہ عبدالحق خان صاحب رئیس محلہ امنی زئی شہر شاہجہانپور نے دعوت دی۔ مذکورہ بالا حضرات نے وعظ فرمایا اور وہاں بھی حسب معمول چندہ ہوا۔ ۹ ذیقعدہ کو ابو الحسن خان صاحب رئیس محلہ گلی پچا

شہر شاہجہانپور کے بیان دعوت ہوئی۔ مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے وعظ کیا۔ اس جلسے میں بھی حسب معمول چندہ ہوا۔

۱۹۔ ذی قعدہ ۱۳۲۵ ہجری کو حسب استدعای انجمن اسلامیہ بریلی اسکے جلسہ سالانہ کی شرکت کے واسطے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی۔ مولوی احمد زمان خان صاحب خلیف مولوی مسیح الرحمن خان صاحب رئیس شاہجہانپور ندوۃ العلما کی جانب سے بطریق وفد بریلی تشریف لینگے۔ اور اسکے جلسے میں شریک ہوئے اسکی رپورٹ سالانہ میں ندوۃ العلما کا شکریہ ادا کیا گیا تھا اسکا جواب مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے اپنی موزون اور برجستہ تقریر میں بہت خوبی سے دیا اور انجمن کو اس بات کا یقین دلایا کہ ندوۃ العلما کو انجمن کے مقاصد و اغراض سے پوری ہمدردی ہے اور اسکو ایسی انجمنوں اور مدرسوں اور یتیم خانوں کو مدد دینے میں کچھ دریغ نہیں۔ ندوۃ العلما کا دارالعلوم یتیم خانے کے قائم کرنے سے یہ مدعا نہیں ہو کہ وہ ان انجمنوں اور یتیم خانوں اور مدرسوں کو جو پہلے سے جاری ہیں بالکل غیر مفید سمجھتا ہو اور انکو نقصان پہنچاتا چاہتا ہے بلکہ اسکا مقصد یہ ہو کہ جو کام مقامی انجمنوں سے پورے نہیں ہو سکتے اور اٹکا پڑا کیا جانا مسلمانوں کے واسطے سید مفید ہو انکو مجموعی قوت سے پورا کرے۔ جگو انجمن کی آمد و صرف کے سنے سے خوشی بھی ہوئی اور افسوس بھی۔ خوشی اس بات سے ہوئی کہ انجمن نے کفایت شعاری کے اصول کو پیش نظر رکھ کر خرچ کیا ہے اور افسوس اس بات پر ہو کہ انجمن کی آمدنی میں صرف دو ہی رقمیں بڑی معلوم ہوتی ہیں گورنمنٹ کی امداد یا سرکار رامپور کا عطیہ مسلمانوں کی امداد یا سرکار کم ہو جسکو کہہ سکتے ہیں کچھ بھی نہیں ہے۔ اسکے بعد یتیموں کی پرورش کی ضرورت اور اسکے جواب کو نہایت خوبی سے بیان کیا اور مسلمانوں کو رغبت دلانی کہ وہ اس کا زخیر بن شریک ہوں۔ اس تقریر کے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے وعظ بیان کیا اثنائے وعظ میں متحج

کے واسطے چندہ شروع ہوا جس سے مولوی صاحب مدوح کو بیان میں اختصار کرنا پڑا اور جلوس جلسہ کی راسے سے یہ طرہ ہوا کہ شب کو مفتی صاحب کے دیوانخانے میں مجلس وعظ ترتیب دیا جائے چنانچہ شب کو اور اسکے دوسرے دن صبح کو ہی مکان میں مولوی علی احمد صاحب بدایونی اور شاہ نظام الدین احمد صاحب بھجری نے وعظ بیان کیا بکثرت مسلمانان بریلی امین شریک تھے اور انکی تمنا یہ تھی کہ ارکان وفد دو چار دن بیان رہیں اور وعظ و بیان سے اہل اسلام کو مستفید فرمائیں۔ مگر چند امور ضروری کیوجہ سے جنکو شاہجہانپور میں تمام چھوڑ کر یہاں آگئے تھے معذرت کے ساتھ انکی درخواست واپس کی گئی۔ اسکے بعد دوسرے بریلی نے یہ خواہش کی کہ ندوۃ العلماء کی طرف سے خاص ندوۃ العلماء کے اغراض حاصل کرنے کو بریلی وفد بھیجا جائے انکی یہ درخواست لیکر حضرت مذکورہ بالا ۲۱- ذیقعدہ ۱۲۸۵ کو شاہجہانپور تشریف لائے۔

۲۲- ذیقعدہ ۱۲۸۵ کو برکت بنی صاحبہ زوجہ حاجی الطاف علیخان صاحب مرحوم نے محلہ خیل میں دعوت دی اور سب علماء و ارکان جو اسوقت موجود تھے شریک دعوت ہوئے مولوی ریاست علیخان صاحب و مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب خلفائے مولانا ارشد حسین صاحب نقشبندی مجددی بھی اس دعوت میں شریک تھے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اور شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری بھجری نے بیان فرمایا اسکے بعد عورتوں نے باہم چندہ کر کے مبلغ معیصہ نقد اور دوسو سے طلائی پیشکش کی۔

۲۳- ذیقعدہ ۱۲۸۵ کو سید شاہ فخر العالم میاں صاحب خلیفہ سید شاہ ابوالحسن احمد نوری میان صاحب بجاہ نشین مارہرہ نے دعوت دی اور اسی دن میرا محمد حسن صاحب ساکن شہباز نگر نے دعوت دی اس واسطے وفد کے دو حصے کر دیے گئے۔ مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری اور مولوی مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور شاہ فخر العالم میاں صاحب کی دعوت میں شریک ہوئے جنھوں نے نہایت اہتمام اور تکلف کے ساتھ مہانداری کی اور

مولوی سید عبدالحی صاحب مردگار ناظم مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری اور مولوی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی شہبازنگر تشریف لیگئے شب کو جلسہ وعظ منعقد ہوا اور ہر سہ حضرات مذکورہ بالا نے وعظ کیا۔ اسکے بعد مسلمانوں نے چندہ دینا شروع کیا۔ ان کی حالت قابل دید تھی کہ غریب اور کم حیثیت مسلمان جو محنت و مزدوری کر کے دود و چار چار پیسے کماتے تھے چندہ دینے کے لیے ٹوٹے پڑتے تھے اور چاہتے تھے کہ سب پہلے ان کا چندہ لیا جائے عورتیں اپنا چندہ علیحدہ جمع کر رہی تھیں۔ میرا احسن صاحب کی نیک بیوی نے اپنا چندہ عورتوں کے چندے کے ساتھ بھیج دیا تھا مگر جب باہر مردوں نے دینا شروع کیا تو اس خبر کے سننے سے انکو جوش پیدا ہوا اور دوبارہ چندہ دیا اس جوش کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی اور قدرت خدا نظر آتی تھی وہی مسلمان جنکو کہا جاتا ہو کہ اتنے قومی حص جانی رہتے اور یہ قومی کاموں میں روپیہ خرچ کرنا نہیں جانتے دل کھول کر اپنی وسعت کے موافق دیتے تھے سچ یہ ہو کہ اہل اسلام دینے کو اب بھی موجود ہیں لینے والا چاہئے۔ خلاصہ یہ ہو کہ نصف نقد اور کچھ زیور و ہان جمع ہوا۔ چندے کی مقدار اگرچہ کچھ زیادہ نہیں ہو مگر خوشی یہ ہو کہ عام مسلمان اس میں شریک ہوئے اور انھوں نے اپنی پاک کمائی کو فرائی سرمایہ میں شرکت کی۔

## کیفیت وانگی و فود

میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ جو وفد انجمن اسلامیہ کی شرکت کے واسطے بریلی گیا تھا اس سے روسا بریلی نے اس بات کی خواہش کی تھی کہ ندوۃ العلماء کے اغراض حاصل کرنے کے لیے جو خاص طریقے سی بریلی وفد بھیجا جائے بعد واپسی وفد مذکورہ کے ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۷۵ کو مولوی حکیم سید شفاق حسین صاحب مودودی سہوانی ڈپٹی کلکٹر پٹنہ نے روسا بریلی کی جانب سے بذریعہ تار کے دعوت دی اور ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۵ کو ایک جماعت علما و ارکان ندوۃ العلماء کی بطریق وفد کے روانہ ہوئی جس میں مفصلہ ذیل حضرات شریک تھے مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب

چشتی قادری۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری جھڑی۔ مولوی سید عبدالحی صاحب  
 مدوگرنظم ندوۃ العلماء۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری۔ مولوی قاضی علی احمد  
 صاحب بدایونی۔ مولوی محمد سیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور۔ حاجی اعجاز حسین خان  
 صاحب رئیس شاہجہانپور۔ حافظ محمد جمیل صاحب وکیل و سکریٹری معین اللہ شاہجہانپور  
 روسائے بریلی نے نہایت جوش مسرت کے ساتھ انٹیشن پر خیر مقدم کیا استقبال  
 جماعت میں مولوی سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنرز قاضی عبدالحی صاحب رئیس و  
 آنریری مجسٹریٹ بریلی۔ حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنرز مولوی صفر علی خاں صاحب  
 بی۔ اے۔ ال۔ ایل۔ بی۔ مولوی عبدالقیوم صاحب مینونپل کمشنر دیگر عاملہ دروسائے شہر موجود  
 ممبران وفد ڈپٹی اشفاق حسین صاحب اور مولوی صفر علی خان صاحب اور حافظ جعفر خاں صاحب  
 کے مکانوں پر فروکش ہوئے۔ ۲۷۔ ذیقعدہ ۱۳۷۰ کو مولوی صفر علی خاں صاحب کی کوٹھی میں جلسہ  
 وعظ منعقد ہوا جس میں تقریباً چھ سو مسلمانان بریلی شریک تھے۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی  
 قادری نے اثنائے وعظ میں ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کی ضرورت اور وفد کے آنے کا بالاجمال  
 بیان فرمایا۔ مولانا کے بیان سے عموماً جسطورہ پر دلچسپی لی جاتی ہو، اسوقت بھی حاضرین غفلت  
 و مستغیدہ ہوئے۔ ۲۸۔ ذیقعدہ ۱۳۷۰ کو مرزا محمد جان بیگ صاحب گھنڈ سالی ورہس بریلی کے  
 مکان پر جلسہ ہوا۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھڑی اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب  
 پٹواری نے بیان فرمایا۔ اس جلسے میں ایک ہزار سے زیادہ مسلمان شریک تھے اور بوجہ تنگی  
 مکان کے سیکڑوں آدمی سڑکوں پر کھڑے رہے انکو جگہ نہیں ملی۔ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۷۰ کو مازا  
 کے کٹرے کے متصل مفتی محمد حسن صاحب مرحوم کے دیوانخانے میں جلسہ عام منعقد ہوا و ہزار  
 سے زیادہ اہل اسلام اس جلسے میں شریک تھے۔ منجے کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی شاہ  
 نظام الدین احمد صاحب جھڑی نے چند آئین تلاوت کر کے جلسے کا افتتاح کیا۔ اسکے بعد  
 مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے ظہور اسلام کے متعلق ایک مختصر تقریر کی۔ اسکے بعد

مولوی سید محمد عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے نہایت بسط و وضاحت کے ساتھ دارالعلوم کے حالات اور اُسکی ضرورتیں بیان کیں اور فراہمی سرمایہ پر نہایت موثر تقریر فرمائی۔ بعدہ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب بھجری صابری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے نہایت فصاحت و بلاغت سے وعظ بیان فرمائی اور فراہمی سرمایہ دارالعلوم کی ضرورت دکھائی۔ بعد ختم بیان کے حاضرین نے زمین غربا کی تعداد زیادہ تھی تھوڑا تھوڑا کر کے ماسہ جمع کیے اور کہا کہ چندہ کی طرف سے ہم بالکل خالی الذہن تھے آئندہ جلسے میں پوری توجہ کریں گے بعد اسکے جلسہ برخواست ہوا۔ دوسری شب کو عبدالنار صاحب سوداگر کے بیان دعوت تھی انکی فرمائش سے شاہ نظام الدین احمد صاحب بھجری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے وعظ بیان کیے اس جلسے میں مبلغ بیسہ جمع ہوئے۔ ۲۔ ۲ ذی الحجہ کو مولوی عبدالقیوم صاحب دعوت کی اور مذکورہ بالا حضرات نے وعظ کیے اس جلسے میں بیسہ وصول ہوا۔ ۲۔ ۲۔ ویکچہ کو قصابوں نے دعوت کی اور بیسہ پیش کیو ۴۔ ذی الحجہ کو بھٹیاران سرے خام نے دعوت کی اور بیسہ روپیہ پیش کیے۔ علاوہ اسکے کچھ متفرق چندہ جمع ہوا۔

بریلی کے قیام میں مولوی سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر نیشنل نے خاص طور پر ہمانداری فرمائی اور انھیں کے مکاتین اکثر ارکان وفد ٹھہرے تھے۔ مولوی قاضی عبدالحی صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔ مولوی اصغر علی خان صاحب بی۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی نے بھی دعوتیں دیں۔ ان حضرات کی ہمانداری اور حافظ عقیل الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر نیشنل کے اہتمام اور جانفشانی کے ارکان وفد نہایت شکر گزار رہیں۔

۴۔ ذی الحجہ سلسلہ کو بریلی سے سب اسٹوڈنٹ مولوی عبدالحی صاحب بیسہ بیابان وکیل چندوسی کے چندوسی ضلع مراد آباد وفد پہنچا ہر ذی الحجہ سلسلہ کو صبح اور شام جلسے منعقد ہوئے۔ صبح کے جلسے میں اول حافظ فضل اکرم صاحب وکیل بسولی دین میں ایوان نے وفد کے خیر مقدم اور شکریہ میں تقریر کی اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب بھجری



مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے مقاصد ندوۃ العلماء اور ضرورت دارالعلوم پر تقریریں فرمائیں شام کے جلسے میں مولوی شاہ علی احمد صاحب بدایونی۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھمیری مولوی شاہ تھل حسین صاحب بہاری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے وعظ بیان کیے اور بادجو دیکھ اس سستی میں مسلمانوں کی آبادی بہت قلیل ہے لیکن مولوی عبدالحی صاحب دکیل کی خوشنیتی سے علاوہ مبلغ بالیمص کے ایک دوکان سات سو روپیہ قیمت کی جسکا کر یہ سے روپیہ سالانہ ہو دارالعلوم کو حاصل ہوئی۔ اگرچہ چندے کی رقم کچھ زیادہ نہیں ہو مگر جس چوشکے ساتھ چندہ ہوا اسکا نفاذ قابل دید تھا نہ لائق شنید اس سے اسکا اندازہ کرنا چاہئے کہ نواب محمد حسن انصاحب رئیس مراد آباد جو جلسے کی شرکت کے لیے اپنے گھوڑے پر تشریف لائے تھے انہیں ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ اپنا گھوڑا نذر کر دیا جلسے کے بعد معلوم ہوا کہ نواب صاحب گھوڑے کو ویسے ہی کسا کسا یا چھوڑ کر پیادہ پا چلے گئے۔

۶۔ ذی الحجہ کو حسب استدعا سے روسائے امرودہ خصوصاً نواب وقار الملک بہادر کے یہ وفد مروہ پہونچا دوسرے دن مولوی منظر اللہ صاحب مددگار عدالت ضلع ٹہنڈہ ورسیں امرودہ کے مکان پر جلسہ ہوا۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھمیری۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اور مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء مقاصد ندوۃ العلماء اور ضرورت دارالعلوم پر تقریریں فرمائیں اور صرف ایک جلسے میں مبلغ ایک ہزار ایک سو بیستیس روپیہ تین آنے تین پائی (۱۱۳۳) چندہ ہوا۔ کئی آن تک بضرورت عید الاضحی وہاں قیام کیا گیا۔ اس عرصے میں سید علی منظم خان صاحب اور حاجی سید عزا حسنین صاحب اور نواب وقار الملک بہادر کے یہاں دعوتیں ہوتی رہیں

# سپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب جبرکہ مشرف

صدر انجمن

مولانا حافظ حاجی احمد حسن صاحب کانپوری

## ارکان اعزازی

نام نامی	نام نامی	نام نامی	نام نامی
۱ شمس العلما جناب مولانا محمد نعیم صاحب نظامی فرنگی محل	۵ جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد و دکن	۲ مولانا شاہ عبد الوہاب صاحب فرنگی محل	۶ مولانا محمد الہدائے اللہ صاحب استاد و حضو نظام کمن
۳ مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث الہوری	۷ مولانا قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چریا کوٹی	۴ مولانا شاہ محمد رشید اسحق صاحب قادری	۸ مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب کانپوری
۴ مولانا شاہ محمد رشید اسحق صاحب قادری	۸ مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب کانپوری		

# فہرست ارکان قسم اول و شرکاء اجلاس ششم ندوۃ العلما

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۱	مولوی حکیم الطاف الغنی صاحب کن	۱۱	مولوی قاری احمد شاہ صاحب محلہ ننگلی شاہ جہانپور
۲	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب	۱۲	مولوی اعظم حسین صاحب قلعہ فیض آباد میرمنشی ریاست جھوڑ پل
۳	مولوی احمد بخش صاحب مدرسہ	۱۳	مولوی امیر حسن صاحب بہاری مدرس اسلام پور
۴	مولوی امانت اللہ صاحب خلف	۱۴	مولوی شاہ بہاء الدین صاحب بھوی (ردیف - ب)
۵	مولانا لطف اللہ صاحب مفتی عد	۱۵	مولوی بدر الحسن صاحب سوانی
۶	مولوی حمید آباد دکن	۱۶	مولوی بشیر الدین صاحب مراد آباد مدرس مدرسہ عین العلم شاہ جہان پور
۷	مولوی احمد حسن صاحب بریلی	۱۷	مولوی ناصر علی صاحب شاہ جہانپور
۸	مولوی ابو الیاس احمد زمان خان صاحب	۱۸	مولوی بشیر الدین صاحب بر سنھرا (ردیف - ت)
۹	مولوی حافظ احمد حسن صاحب کچھوڑی	۱۹	مولوی شاہ جمال حسین صاحب حجرہ سلیمان قدم
۱۰	مولوی حاجی امانت اللہ صاحب موہڑی	۲۰	مولوی تاج الدین احمد صاحب غفار حیف کورٹ پنجاب لاہور

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
	مولوی سدید الدین صاحب قلمبر	۳۱	(ردیف - ث)	
۶	کالج امیر	۶	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	۲۱
	مولوی سخاوت حسین صاحب گج پانو	۳۲	(ردیف - ج)	
	ضلع ہر دوتی		مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب	۲۱
۳۳	مولوی حافظ سعد اللہ صاحب کشمیری	۶	رئیس بھیکن پور ضلع علیگڑھ	
	(ردیف - س)		مولوی محمد شاہ صاحب رامپوری	۲۳
	مولوی صفدر علی خاں صاحب	۳۵	مولوی حفیظ اللہ صاحب نیشنل عظیم گڑھ	۲۴
	لاہور وری پبلی بھیت		(ردیف - خ)	
	(ردیف - ط)	۶	مولوی خدا یار خاں صاحب نیشنل	۲۵
	مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب	۳۶	مولوی ظلیل الرحمن صاحب رئیس	۲۶
۶	مستحق پوری		سہانپور	
۶	مولوی قاضی ظفر الدین صاحب	۳۷	مولوی خورشید حسن صاحب پٹوئی	۲۷
	پروفیسر اورینٹل کالج لاہور		(ردیف - ر)	
	(ردیف - ع)	۶	مولوی ربیعان رضا صاحب کین یون	۲۸
	مولوی عبداللہ صاحب نصاری	۳۸	مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس	۲۹
۶	معلم دینیات محمد کالج علیگڑھ		ہائی اسکول کوہ الورد	
۶	مولوی عبدالحامد صاحب عمر پوری	۳۹	مولوی ریاض علی خاں صاحب نیشنل	۳۰
	داتا دی ضلع علیگڑھ		(ردیف - س)	
۶	مولوی حکیم غفلت علی خاں صاحب سندیلہ	۴۰	مولوی حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب	۳۱
۶	مولوی عبداللہ شاہ صاحب نیشنل کڑال	۴۱	سکرٹری انجن نغمہ امیر لاہور	

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۲۲	مولوی حکیم غلام الدین صاحب	۵۴	شاه صاحب ذوقی بدایونی
۲۳	هماجر مکہ معظمه	۵۵	مولوی عبدالعزیز صاحب بیلیت
۲۴	مولوی قاری عبدالنور صاحب	۵۶	مولوی ابوالاحمد محمد عبدالحمید صاحب
۲۵	اول مدرسہ مولفیه مکہ معظمه	۵۷	فرنگی محلی لکھنؤ
۲۶	مولوی سید عبدالفتاح صاحب	۵۸	مولوی محمد عبدالحی صاحب گازیانظم
۲۷	رئیس ناسک	۵۹	نزوة العلم لکھنؤ
۲۸	مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب رئیس نگر	۶۰	مولوی عبدالحق صاحب شاجہا پوری
۲۹	مولوی عبداللہ شاہ صاحب نشین	۶۱	مولوی عبدالحی صاحب ضلع مظفرنگر
۳۰	درگاہ شاہ قمر الدین صاحب مجھون	۶۲	مولوی عبدلواہد خان صاحب ظلیفہ
۳۱	مولوی سید محمد عبدالرحمن صاحب جعفر	۶۳	مولانا محمد عبدالغفور صاحب شاجہا پور
۳۲	ابن محسن مولا خلیفۃ العلوی بجاؤنگر	۶۴	مولوی عکرم عبدالقادر خان صاحب
۳۳	مولوی عبدلما الک صاحب مدرسہ امپور	۶۵	نقشبندی سجادہ نشین شاجہا پور
۳۴	مولوی عبدالقدیم صاحب رئیس	۶۶	مولوی عبدالعزیز خان صاحب کن سید
۳۵	شاجہا پور	۶۷	مصباح التہذیب بریلی
۳۶	مولوی عبدالسمعان صاحب فیاض آباد	۶۸	ابوالفتح مولوی عبدالحمید صاحب
۳۷	ضلع رائے بریلی	۶۹	فرنگی محلی
۳۸	مولوی عبدالنواب صاحب انیس بریلی	۷۰	ردیف غ
۳۹	مولوی عبداللطیف صاحب نجلی مدرسہ	۷۱	مولوی غلام محمد صاحب لڑیانوی ٹکڑ
۴۰	مدرسہ دارالعلوم ندوہ لکھنؤ	۷۲	مولوی غلام محمد صاحب فاضل
۴۱	مولوی حافظ ابوبکر علی محمد عزمی اشد	۷۳	ہوشیار پوری

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۶۵	مولوی شاد غلام محمد الدین صاحب	۶۵	اسلامیه ڈیرہ غازی خان	۶۵
۶۶	مدرسہ سخاوت العلوم شاہ جہان پور	۶۶	مولوی محمد بخش صاحب یسوی شہرہ	۶۶
۶۷	مولوی عظیم غلام محمد الدین صاحب یسوی	۶۷	مولوی ابو العیض محمد حسن صاحب	۶۷
۶۸	مولوی شاد غلام یاری صاحب لاہور	۶۸	فیضی سیر انجمن نعمانیہ لاہور	۶۸
	شاہ جہان پور	۶۹	مولوی موسیٰ خان صاحب لنڈی	۶۹
	(ردیف - ف)	۷۰	پتانی ضلع ڈیرہ غازی خان	۷۰
۶۹	مولوی محمد فضل حق صاحب رسن دم	۷۱	مولوی محمد احسان خان صاحب	۷۱
	مدرسہ عالیہ رامپور	۷۲	مدرس گورنمنٹ اسکول ملی بحیثیت	۷۲
۷۰	سید فتح عالم سیان صاحب خلیفہ حضرت	۷۳	مولوی محمد خیر صاحب س اول	۷۳
۷۱	شاہ ابو الحسن صاحب ربروئے	۷۴	مدرسہ اسلامیہ موٹگیر	۷۴
۷۲	مولوی قادر بخش صاحب شسرانی	۷۵	مولوی محمود علی شاہ صاحب	۷۵
۷۳	مولوی فضل احمد صاحب بھابی	۷۶	پروفیسر رنہ جیر کالج کپورتھلا	۷۶
	(ردیف - گ)	۷۷	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ	۷۷
۷۴	مولوی گل محمد صاحب پیش نام جامعہ	۷۸	صوفیہ مکہ معظمہ	۷۸
	شاہ آباد ضلع ہر دوتی	۷۹	مولوی مشتاق احمد صاحب سن	۷۹
۷۵	مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدا	۸۰	گورنمنٹ اسکول کدھیانہ	۸۰
	حیدر آباد دکن	۸۱	مولوی عیسیٰ انظر صاحب تیس موضع بن	۸۱
	(ردیف - م)	۸۲	مولوی ابو انجیر سید محمد انوار حسن صاحب	۸۲
۷۶	مولوی محمد و صاحب محمد مفتی مہتمم مدرسہ	۸۳	مدرسہ اسلامیہ بھٹانہ	۸۳
		۸۴	مولوی محمد یوسف صاحب سہارن پور	۸۴

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
	د تا ولی ضلع علیگڑھ		مولوی مسعود علی صاحب امپوزی	۸۶
	مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوی	۱۰۰	مولوی سید محمد شاہ صاحب شاپوری	۸۷
	ڈیرہ غازی خان		مولوی محمود حسین صاحب کن مدرسہ	۸۸
	مولوی محمد احسن صاحب بہاری	۱۰۱	مصباح التہذیب بریلی	
	مولوی منور علی صاحب رس رسہ	۱۰۲	مولوی محمد فاضل صاحب رس مدرسہ	۸۹
	عالیہ رامپوری		اشاعۃ العلوم بریلی	
	مولوی محمد اسحاق صاحب بکیری	۱۰۳	مولوی محمد عثمان صاحب رس لال	۹۰
	مولوی محمد یوسف حسن صاحب ٹنوی	۱۰۴	مدرسہ مصباح التہذیب بریلی	
	مولانا سید محمد علی صاحب ناظم	۱۰۵	مولوی محمد صدیق صاحب علیگڑھ	۹۱
	ندوۃ العلما کانپور		مولوی صوفی سید محمد حسین شاہ صاحب	۹۲
	مولوی حکیم ابوبکری محمد صاحب جہانپوری	۱۰۶	چشتی صابری مراد آبادی	
	مولوی محمد سلیمان صاحب رس مدرسہ	۱۰۷	مولوی محمد یسین صاحب رس مدرسہ	۹۳
	اسلامیہ شاہجہانپور		اشاعۃ العلوم بریلی	
	مولوی محمد مسیح الزمان صاحب سٹاؤ	۱۰۸	مولوی سید مسعود حسن صاحب رس بریلی	۹۴
	حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور		مولوی محمد بہام صاحب بٹن بریلی	۹۵
	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی	۱۰۹	مولوی مشتاق احمد صاحب کانپوری	۹۶
	قادر سی پھلوادی		مولوی محمد حسین صاحب یسین ابون	۹۷
	مولوی ممتاز احمد صاحب صدیقی	۱۱۰	مولوی حکیم مشتاق علی صاحب مدرک	۹۸
	میرمنشی ریاست جوناگڑھ		مدرسہ اسلامیہ فیض آباد	
	(ردیف ن)		مولوی حاجی یونس خاں صاحب بٹن	۹۹

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۱۱	مولوی نور محمد صاحب رس مدرسه	۱۲	اژمی محمد صاحب دلال الپی مالابا	۱۱
۱۱۲	اسلامیه فقهجو	۱۳	خان بها درمنشی محمد اطر علی صاحب	۱۲
۱۱۳	مولوی نور محمد صاحب فی گوپامو	۱۴	وکیل و رئیس لکهنو	۱۳
۱۱۴	ضلع هر دوتی	۱۵	ڈاکٹر مولوی حاجی محمد اقتدار الدین	۱۴
۱۱۵	مولوی نور عالم صاحب مدرس مدرسه	۱۶	صاحب سسٹنٹ سرجن منشی بدایونی	۱۵
۱۱۶	عربیہ مراد آباد	۱۷	چودھری احمد حسن صاحب نمبردار	۱۶
۱۱۷	مولوی شاہ ابوالسراج نظام الدین	۱۸	وکیل عارف پرنواد ضلع بدایون	۱۷
۱۱۸	احمد صاحب چشتی صابری جھجھری	۱۹	منشی احمد علیا نصاب محمد و رئیس	۱۸
۱۱۹	مولوی نعمت اللہ صاحب ہ آباد	۲۰	راہپور رفیق چندوسی	۱۹
۱۲۰	مولوی حکیم نعمت اللہ صاحب شاہپور	۲۱	قاضی الہی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ	۲۰
۱۲۱	(ردیف - ۵)	۲۲	چندوسی	۲۱
۱۲۲	مولوی ہدایت اللہ خان صاحب	۲۳	حکیم اشرف علیا نصاب رئیس آنولہ	۲۲
۱۲۳	بائس بریلوی	۲۴	رجسٹرار چندوسی	۲۳
فہرست نمبر ۲- ارکان قسم دومندوہ لعل				
۱۲۴	(ردیف - الف)	۲۵	سید امام علی صاحب نمبردار مونیع	۲۴
۱۲۵	چودھری الہی بخش صاحب لیڈار	۲۶	سوتھری تحصیل و ضلع ہوشیار پور	۲۵
۱۲۶	موضع سید و پٹی ضلع ہوشیار پور	۲۷	منشی امام الدین خان صاحب سب ڈاکٹر	۲۶
۱۲۷	حکیم اکرام اللہ خان صاحب پٹنن سبیلی	۲۸	پارچہ جات خانپور ضلع ہوشیار پور	۲۷
۱۲۸	آدم عثمان صاحب الپی مالابار	۲۹	ڈاکٹر سعید خان صاحب نمبردار و دون ضلع علیگڑھ	۲۸
		۳۰	محمد اختر بار خان صاحب رئیس محلہ گھیر	۲۹
		۳۱	قدحاری پبلی سمیت	۳۰



ردیف	نام نامی	تاریخ	نام اصلی	ردیف
۱۳۲	مرزا ابراهیم بیگ صاحب مختار میرٹھ	۱۳۱	مسجد دوشمنی بریلی	۱۳۱
۱۳۳	خان بہادر نواب محمد اسد اللہ خان	۱۳۵	شیخ اشہد حسین صاحب تعلقہ دار	۱۳۵
۱۳۴	رئیس میرٹھ	لکھنؤ	گدیہ ضلع بارہ بنکی	۱۳۴
۱۳۵	حاجی انعام اللہ صاحب رئیس میرٹھ	۱۳۶	احمد حسن خان صاحب کبیر شاہ جہانپور	۱۳۶
۱۳۶	ملک میر حسن خان صاحب محلہ یمن پت	۱۳۷	محمد عبد اللہ خان صاحب جلال نگر	۱۳۷
۱۳۷	شاہ جہانپور	۱۳۸	شاہ جہان پور	۱۳۸
۱۳۸	بابو الطاف حسین صاحب کلرک	۱۳۹	محمد اصغر علی صاحب رئیس بدایون	۱۳۹
۱۳۹	بالس بریلی	۱۴۰	وکیل عدالت آؤر ضلع بریلی	۱۴۰
۱۴۰	ستید احمد علی صاحب خلع الصدق	۱۴۱	میر احسن علی صاحب کیل عدالت فتحپور	۱۴۱
۱۴۱	مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ذوالکلیف	۱۴۲	شیخ محمد احسن از خان صاحب عدالت فتحپور	۱۴۲
۱۴۲	میر امتیاز علی صاحب پشتراموہ	۱۴۳	شیخ اعجاز احمد صاحب شیخ پور بدایون	۱۴۳
۱۴۳	محمد ابوالحسن خان صاحب محلی ستانی شاہ جہانپور	۱۴۴	شیخ احمد صدہ شیکردار محلہ جسونی بریلی	۱۴۴
۱۴۴	منشی احمد حسن صاحب فتح آبادی	۱۴۵	مولوی شفاق احمد صاحب رئیس شہر کبیر بریلی	۱۴۵
۱۴۵	کپور ٹرگو رنٹ پریس شملہ	۱۴۶	منشی صفر علی صاحب کیل عدالت کبیر بریلی	۱۴۶
۱۴۶	سید ابن علی صاحب اوڈیٹر اخبار	۱۴۷	مین الا از احمد خان صاحب جہانپور	۱۴۷
۱۴۷	نیر اعظم مراد آباد	۱۴۸	مین آدم جی گیک تاجر جہانپور	۱۴۸
۱۴۸	سید احمد حسن صاحب پیشکار سرسنتھ	۱۴۹	میان اللہ بخش صاحب جہانپور	۱۴۹
۱۴۹	ریاست رامپور	۱۵۰	میر امیر شاہ صاحب سوداگر امرتسر	۱۵۰
۱۵۰	شیخ انصار حسین صاحب بدایونی	۱۵۱	خان بہادر سلیمان خان صاحب	۱۵۱
۱۵۱	سید راون علی صاحب محلہ متصل	۱۵۲	پشتر اکشر اسٹنٹ کٹر نعل	۱۵۲
۱۵۲		۱۵۳	حافظ سید رفیع علی صاحب اسٹنٹ کلرک	۱۵۳

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۶۰	موضع اوسا سن اکنانه موسی	۱۶۱	احمد حسن صاحب منوچسل کشن کرنا	۱۶۱
۱۶۱	میرا کمل صاحب کلرک محاکمه نهار شمله	۱۶۲	حاجی آنتی بخش صاحب عرف مونی	۱۶۲
۱۶۲	احمد حسن خان ملازم شمله	۱۶۳	زمیندار کرنا	۱۶۳
۱۶۳	منشی انشد بخش صاحب کمپوزر گرگرنش	۱۶۴	حافظ آنتی بخش زمیندار کرنا	۱۶۴
۱۶۴	پریس شمله	۱۶۵	مولوی آنتی بخش صاحب رس کرنا	۱۶۵
۱۶۵	اقبال الدین صاحب خلف بابو	۱۶۶	منشی احمد حسن صاحب ملازم شیخ غلام	۱۶۶
۱۶۶	فتح الدین صاحب شمله	۱۶۷	شرف صاحب سوداگر	۱۶۷
۱۶۷	سید ابوالعاص صاحب خلف سید	۱۶۸	منشی محمد امتیاز علی صاحب - بی. آ	۱۶۸
۱۶۸	منظر علی صاحب آسری مجسریٹ	۱۶۹	وکیل و رئیس فیض آباد	۱۶۹
۱۶۹	لودی کتره پٹنه	۱۷۰	امام الدین صاحب لدا میر خاٹھا	۱۷۰
۱۷۰	حکیم سید امیر شاه صاحب جان دھری	۱۷۱	گورکھ تحصیل بھلور	۱۷۱
۱۷۱	بابو احمد بخش صاحب پلیڈر شمله	۱۷۲	حکیم سید ابوالحسن صاحب سبوتی	۱۷۲
۱۷۲	سید احمد شاه صاحب ٹرینیلیر شمله	۱۷۳	قاضی احمد خاٹھا صاحب پانی پٹنہ	۱۷۳
۱۷۳	میان اویس خاٹھا صاحب لیدار رئیس	۱۷۴	ڈاکٹر حاجی محمد اکبر بلخی خاٹھا صاحب پانی پٹنہ	۱۷۴
۱۷۴	موضع میان صلیع ہوشیار پور	۱۷۵	ضلع کرنا	۱۷۵
۱۷۵	احمد بخش صاحب پٹواری موضع	۱۷۶	منشی اللہ داد خاٹھا صاحب پانی پٹنہ	۱۷۶
۱۷۶	گھون ضلع ہوشیار پور	۱۷۷	سید امیر حمد صاحب لڈ پٹی امیر حسن	۱۷۷
	(ردیف ب)	۱۷۸	صاحب پانی پٹنہ ضلع کرنا	۱۷۸
	برکات احمد خان صاحب محلہ	۱۷۹	مولوی احسن اللہ صاحب سروتی	۱۷۹
۱۷۹	گھوٹ بانس بریلی	۱۸۰	منشی شیخ امداد حسین صاحب کان	۱۸۰

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
	(ردیف ث)	۱۸۶	بھیکن جمعدار عطر فروش بھاؤ بکری	۱۸۶
	علیم محمد ثناء اللہ خان صاحب	۱۸۷	حاجی شیخ بڈھا صاحب بیوہ پل کشن	۱۸۷
۱۸۸	سراسے خام پائیں بریلی	۱۸۸	امر تر	۱۸۸
	خواجہ ثناء اللہ و عبدالغنی صاحبان	۱۸۹	مولوی بدیع الدین صاحب شلوان	۱۸۹
۱۸۹	سوداگران	۱۹۰	عالم علی افسر لکرنال	۱۹۰
	(ردیف ج)	۱۹۱	منشی بہادر علی صاحب کرنال	۱۹۱
	منشی محمد جمیل الدین صاحب مترجم	۱۹۲	منشی محمد بہار الدین عبداللہ قریب	۱۹۲
۱۹۰	ہانی کورٹ الہ آباد	۱۹۳	ہاملی محلہ بھٹی	۱۹۳
	مولوی جان محمد صاحب صدر قانون	۱۹۴	بابو برکت علی صاحب کلرک	۱۹۴
۱۹۱	خلف الصدق مولانا غلام حسین صاحب	۱۹۵	دفتر سنیرٹی کشن	۱۹۵
	مرحوم ہوشیار پور	۱۹۶	مغلہ	۱۹۶
۱۹۲	حافظ جعفر خان صاحب بالن بریلی		(ردیف ت)	
	حافظ چراغ الدین صاحب امین	۱۹۷	سید تیز علی صاحب رئیس امر وہہ	۱۹۷
۱۹۳	انجنیر نعمانیہ لاہور	۱۹۸	و سب رجسٹرار بلاری	۱۹۸
	شیخ جمال الدین صاحب سالدار	۱۹۹	مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار	۱۹۹
۱۹۴	میر تقیہ تجارہ ملان وارڈہ سیالور	۲۰۰	چیف کورٹ موچی دروازہ لاہور	۲۰۰
	میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس	۲۰۱	منشی تصدق حسین صاحب کرنال	۲۰۱
۱۹۵	دفتر پبلک شملہ	۲۰۲	چودہری تصدق حسین خان صاحب	۲۰۲
	مولوی چراغ علی شاہ صاحب قاری	۲۰۳	ہانی پت ضلع کرنال	۲۰۳
۱۹۶	رئیس سید پور ضلع جالندھر			

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۶۱	میان حبیب الله صاحب دارالافتاء	۲۱۵	(رویت ح)	
۶۲	حبیب الله صاحب خلع الصدق	۲۱۸	حامد حاجی محمد صاحب سوداگر اپنی	۲۰۵
۶۳	حاجی میر غلام محمد صاحب روح امیر	۶۴	ملک مالابار	
۶۴	مولوی حبیب الله صاحب اگر تہمینہ امیر	۲۱۶	حسین بخش صاحب بازار جھاو لکھنؤ	۲۰۶
۶۵	حضور داین صاحب کدو کرم سنگلاش	۲۱۸	حکیم سید حمزہ علی صاحب ٹیس امروہ	۲۰۷
۶۶	میان حفیظ الله صاحب - بے ای ایل	۲۱۹	داین منصفی چندوسی ضلع مراد آباد	
۶۷	ایل بے - امیر		منشی حمید الله صاحب ایجنٹ چم	۲۰۸
۶۸	مولوی حسن رضا صاحب مدرس عربی	۲۲۰	چندوسی ضلع مراد آباد	
۶۹	لمنی اسکول کرنال	۶۱	حسن محمد خان صاحب رئیس خان پور	۲۰۹
۷۰	شیخ محمد حفیظ الله صاحب محلہ تارین	۲۲۱	ضلع ہوشیار پور	
۷۱	بہادر گنج شاہ جہان پور	۶۲	ہمدھری محمد حمید الله خان صاحب	۲۱۰
۷۲	شیخ حمید الله صاحب کن کالکا	۲۲۲	رئیس مہار ضلع ایٹ	
۷۳	شیخ حبیب الله خلع شیخ الله بخش	۲۲۳	حسین بیاد خان صاحب رئیس	۲۱۱
۷۴	صاحب سوداگر چم امیر	۶۳	پلی بھیت محلہ اشرف خان	
۷۵	منشی کلیم الله صاحب طالب العلم محرم	۲۲۴	منشی حبیب الله خان صاحب نائب	۲۱۲
۷۶	اسکول چھاؤنی انبالہ	۶۴	تخصیلا ریسرٹ	
۷۷	مولوی حبیب الله صاحب پانی پت	۲۲۵	حافظ حامد حسین خان صاحب نریجا	۲۱۳
۷۸	ضلع کرنال	۶۵	مبٹر میٹ میرٹھ	
۷۹	منشی حقد اور خان صاحب بٹ محفظ	۲۲۶	قاضی حسین میان ولدا احمدیان	۲۱۴
۸۰	دفتر سلطانپور اودھ	۶۶	صاحب نام نگینہ سجد بھاؤنگر	

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۲۳۷	حاجی حسین علی صاحب جوته فروش	۲۳۷	صاحب مرحوم محمد و علی بی محبت	۱۶
۲۳۸	شاهجهانپور	۲۳۸	میان خیرالدین صاحب دلال	۱۶
۲۳۹	منشی حکیم خان صاحب سیمک نگون	۲۳۹	عاشقه کثره ابووالیه امرتسر	۱۶
۲۴۰	منزل اشرفیت	۲۴۰	سید خان محمد مولانا صاحب کورلوی	۱۶
۲۴۱	حامد دوست محمد صاحب کلکته امر	۲۴۱	(ردیف - ۵)	
۲۴۲	اشرفیت نبره	۲۴۲	شیخ دین محمد صاحب دگرچم امرتسر	۱۶
۲۴۳	منشی حبیب الله صاحب کپور زیڑ	۲۴۳	(ردیف - ۶)	
۲۴۴	گورنمنٹ اسکول شملہ	۲۴۴	مولوی سید محمد ذاکر صاحب رئیس	۱۶
۲۴۵	شیخ حسین صاحب بن شیخ چاند صاحب	۲۴۵	شاهجهانپور محلہ نجیب	۱۶
۲۴۶	مدرس مدرسه سرکاری محلہ عنایت	۲۴۶	(ردیف - ۷)	
۲۴۷	واڑہ بازار حاجی خان اونداری	۲۴۷	خواجہ رحمت الله صاحب عرف	۱۶
۲۴۸	دوم واڑہ بٹوچ	۲۴۸	اچھے صاحب ابٹ تحصیلدار ربیلی	۱۶
۲۴۹	شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس	۲۴۹	منشی شیخ رمضان علی صاحب بابو	۱۶
۲۵۰	اسلام پور	۲۵۰	خزانہ میرٹھ	۱۶
۲۵۱	(ردیف - ۸)	۲۵۱	ریاض الرضا خان صاحب محلہ علی زئی	۱۶
۲۵۲	خان بہادر شیخ خدابخش صاحب	۲۵۲	شاهجهانپور	۱۶
۲۵۳	ادیشنل سشن جج امرتسر	۲۵۳	میسن حاجی رحمت الله صاحب	۱۶
۲۵۴	مولوی محمد ظیل الرحمن خان صاحب	۲۵۴	بن حاجی ہاشم احمد آباد شیخ کی پول	۱۶
۲۵۵	بھیکن پور ضلع علیگڑھ	۲۵۵	میان رحیم بخش صاحب پهلوان رئیس	۱۶
۲۵۶	خلیل احمد صاحب پسر حافظ منیر محمد	۲۵۶	امرتسر	۱۶

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۶	منشی فرزند علی صاحب بن غلبه پور فیض آباد	۲۵۱	۱۶	حکیم رحمت الله صاحب کرنالی
۱۶	منشی سعادت خان صاحب پنجسره	۲۵۲	۱۶	قاضی محمد رزق الله خان صاحب
۱۶	مری کپتانی قندهاری بازار لکهنؤ	۲۵۳	۱۶	پانی پت ضلع کرنال
۱۶	شیخ سید محمد صاحب عزت سیکونیا	۲۵۴	۱۶	منشی محمد رفعت الله صاحب غلی آباد
۱۶	رئیس شینو پور بدایون	۲۵۵	۱۶	ضلع بسنتی
۱۶	حافظ سخاوت حسین صاحب محلہ	۲۵۶	۱۶	سید شاہ رمضان علی صاحب ساکن
۱۶	چھپیان پتلی بھیت	۲۵۷	۱۶	موضع دوبرہ
۱۶	مولوی سخاوت علی صاحب قصبہ	۲۵۸	۱۶	شیخ رحمت الله صاحب بغیر فروش
۱۶	گوپا مو ضلع ہردوئی	۲۵۹	۱۶	شلمارکٹ
۱۶	سعید الاسلام خلف نواب صادق	۲۶۰	۱۶	حاجی رحمت الله صاحب بن حاجی
۱۶	حسین خان صاحب رئیس قصبہ گوپا مو ضلع ہردوئی	۲۶۱	۱۶	قاسم بن احمد آباد شیخ کی پول
۱۶	منشی محمد سلیم الله خان صاحب ورہیر	۲۶۲	۱۶	شیخ رحمت الله صاحب برہمانی صاحب بسنتی
۱۶	محلہ گھوڑ بانس بریلی	(ردیف ۲۶۳)		
۱۶	سید حسن صاحب کمری ضلع لکھنؤ پور	۲۶۴	۱۶	منشی زین العابدین صاحب رئیس
۱۶	سلما ستری درگٹاب عیدہ شریف کلا	۲۶۵	۱۶	و محافظہ نرمدان کلکتہ پتلی بھیت
۱۶	حافظ سخاوت حسین صاحب محلہ	۲۶۶	۱۶	سید زار حسین صاحب غلی آباد ضلع
۱۶	چھپیان پتلی بھیت	۲۶۷	۱۶	بسنتی مکان رفعت الله صاحب
۱۶	قاضی سلطان حسین خان صاحب رئیس	(ردیف ۲۶۸)		
۱۶	محلہ فیض گنج مراد آباد	۲۶۸	۱۶	میان سلطان محمد صاحب سوداگر
۱۶		۲۶۹	۱۶	پشیمہ شہر برہمان ملک نکال

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۲۶۲	میرزا سلیمان گیلک تاجر بجاؤنگر	۲۶۲	شیخ صالح محمد صاحب سوداگر محله بکریا
۲۶۳	محمد ابراهیم صاحب بن محمد علی اروی	۲۶۳	بیلی بحیثیت
	بژوده محمود باری	۲۶۴	منشی صدیق احمد صاحب اسبشل
	(ردیف ش)	۲۶۵	مینجر کورٹ میرٹھ
۲۶۴	منشی شیر علی خان صاحب انسپکٹر محلہ	۲۶۶	صبیح الدین صاحب شاہ جہانپور
	علی زئی شاہ جہانپور	۲۶۷	محلہ ککڑا
۲۶۵	شیخ احمد صاحب کوٹوال میرٹھ	۲۶۸	خواجہ صدیق الدین صاحب کلاکام تری
۲۶۶	ابوشعاعت حسین صاحب بیڈلگر	۲۶۹	خواجہ محمد شاہ صاحب داکٹر پیمینہ
	شفافانہ بریلی	۲۷۰	خواجہ محمد شاہ صاحب خواجہ غلام نبی
۲۶۷	منشی شمس الدین صاحب سکریٹری	۲۷۱	صاحب سوداگر پیمینہ امرتسر
	انجمن حمایت اسلام لاہور	۲۷۲	مولوی حسرت دین صاحب قماش
۲۶۸	ایمن حاجی شکوہ طاہر صانع الدبائے	۲۷۳	مکہ معظمہ
	بھاؤنگری	۲۷۴	حافظ صدیق اکبر صاحب پانی پت
۲۶۹	منشی شہاب الدین خان صاحب کبالی	۲۷۵	ضلع کرنال
۲۷۰	منشی شاہ محمد صاحب بیس شملہ		(ردیف ض)
۲۷۱	قاضی شاہ محمد صاحب بیس جالندھر	۲۷۶	منشی ضیا محمد صاحب گرداوتلہ ضلع
	(ردیف ص)	۲۷۷	شاہ جہانپور
۲۷۲	شاہ صبیح الدین صاحب بیس لاہور پورنگر	۲۷۸	منشی ضیا، احسن صاحب کرنال
۲۷۳	حکیم صادق علی خان صاحب رئیس	۲۷۹	منشی ضمیر الدین صاحب شیشہ دار
	آ نور ضلع بریلی	۲۸۰	محکمہ بندوبست الور

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
	مولوی شاه محمد عزیز الدین صاحب	۲۹۲	(ردیف - ط)
۶۸	رئیس سب ڈہی کلکٹر مالدرہ		۲۸۵ منشی طفیل احمد صاحب رئیس مراد آباد
۷۵	منشی عبدالحکیم صاحب کپل اوناؤ	۲۹۵	۶۸ و سپرنٹنڈنٹ میونسپل چندوسی
	محمد عبداللطیف صاحب رئیس	۲۹۶	۶۸ طفیل احمد صاحب کلہاڑا پیرائیں علی
۷۷	دلمو ضلع راسے بریلی		۲۸۷ سین حاجی بابیب صاحب جلالہام
	مولوی عبدالحکیم صاحب ضلع	۲۹۷	۶۸ بھاؤنگر
۶۹	نرمانگدہ محکمہ سند و بست بریلی		۲۸۸ سید طفیل احمد صاحب رئیس منگلور
	مولوی عبدالقادر صاحب رئیس	۲۹۸	۶۸ و سب جیٹلار شاہجہان پور
۶۸	بدایون سید کلر کرلیوے بریلی		(ردیف - ظ)
	حافظ محمد عبدالرزاق صاحب	۲۹۹	۲۸۹ سید ظفر علی صاحب ہیڈ ماسٹر
۷۷	سوداگر امین آباد و لکھنؤ	۶۸	پانی پت ضلع کرنال
	مولوی محمد عبدالحی صاحب وکیل	۳۰۰	(ردیف - ع)
۷۷	و صدراجن اسلامہ چندوسی		۲۹۰ منشی عبدالحفیظ صاحب اور سیر
	شیخ عبداللہ صاحب رئیس سنبل	۳۰۱	۶۸ بارہ بنکی
۶۸	مقیم چندوسی		۲۹۱ منشی محمد عبدالقادر صاحب نائب
	منشی علی محمد خان صاحب نقل نویس	۳۰۲	۷۵ مالک شملہ آرمی پریس
۶۸	ورئیس خان پور ضلع ہوشیار پور		۲۹۲ حکیم محمد عبدالرزاق صاحب یاست
	عبدالحلیل خان صاحب رئیس	۳۰۳	۷۷ جو ناگدہ
۶۸	بھیکن پور ضلع علیگڑھ		۲۹۳ حاجی عبدالستار ملاد اود صاحب
۶۸	حافظ عبدالحق صاحب رئیس محلہ غایت گنج پیلی بھیت	۳۰۴	لکھنؤ تاجر رنگون



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۳۰۵	مولوی عبدالرحیم صاحب دُچی کلکڑ	۳۱۸	سبزی منڈی علیگڑھ	۳۱۸
۳۰۶	پنشنر دریس میرٹھ	۳۱۹	عاشق علیا انصاحب رئیس محلہ تارین	۳۱۹
۳۰۷	منشی محمد عمر علی صاحب رئیس میرٹھ	۳۲۰	بہادر گنج شاہجہانپور	۳۲۰
۳۰۸	خان بہادر عبدالحمد خانصاحب	۳۲۱	شیخ عظمت اللہ صاحب بہادر گنج	۳۲۱
۳۰۹	انسپکٹر میرٹھ	۳۲۲	شاہجہانپور	۳۲۲
۳۱۰	حافظ عبد اللہ خانصاحب عرف	۳۲۳	عاشق اللہ خانصاحب محلہ قلی خیل	۳۲۳
۳۱۱	بیچا خانصاحب محلہ خلیل شاہجہانپور	۳۲۴	شاہجہانپور	۳۲۴
۳۱۲	حاجی عشرت علی صاحب رئیس امرتسر	۳۲۵	منشی عبدالوہاب صاحب کیل	۳۲۵
۳۱۳	محمد عبدالرحمن صاحب چکن فروش	۳۲۶	عدالت فچور	۳۲۶
۳۱۴	لکھنؤ پارچہ والی گلگی	۳۲۷	علی الدین احمد صاحب عدالت	۳۲۷
۳۱۵	مولوی عبدالعزیز صاحب پیلی بھیت	۳۲۸	دُچی کشنر بنی تال	۳۲۸
۳۱۶	حافظ عبدالحق صاحب عنایت گنج	۳۲۹	علی رضا خانصاحب محلہ علی زئی	۳۲۹
۳۱۷	پیلی بھیت	۳۳۰	شاہجہانپور	۳۳۰
۳۱۸	خان عزیز محمد خانصاحب رئیس موضع	۳۳۱	شیخ عبدالحق صاحب پٹہ بدوئی	۳۳۱
۳۱۹	لندی پتانی ضلع ڈیرہ غازی خان	۳۳۲	عبدالحمد خانصاحب محلہ گدھڑا	۳۳۲
۳۲۰	نواب عزیز احمد صاحب بی سولہن	۳۳۳	پیلی بھیت	۳۳۳
۳۲۱	منشی عنایت اللہ خانصاحب بن پیلی	۳۳۴	حافظ علی احمد خانصاحب لدھانظ	۳۳۴
۳۲۲	حافظ محمد عبد اللہ صاحب کارخانہ دا	۳۳۵	جعفر خان سوداگر محلہ خواجہ قطب پیلی	۳۳۵
۳۲۳	قفل وٹہر بالاسی قلعہ علیگڑھ	۳۳۶	منشی عبدالستار خانصاحب مختار	۳۳۶
۳۲۴	حافظ محمد عبد الغفور صاحب سوداگر	۳۳۷	عام فیصلہ زانی بیگم محلہ خواجہ قطب پیلی	۳۳۷

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۳۲۸	مشتی عنایت الله خان صاحب محلہ	۳۲۱	میان عزیز دار صاحب سوداگر کٹرہ
۳۲۹	شاہ آباد بریلی	۳۲۲	کرم سنگھ امرتسر
۳۳۰	عبدالحامد رسول رضا صاحب	۳۲۳	میان عزیز الدین و غلام محمد صاحبان
۳۳۱	محمد سوختہ بڑا یون	۳۲۴	سوداگران پشیمینہ کٹرہ
۳۳۲	بابو عطاء محمد صاحب رئیس وکیل	۳۲۵	میان عبد اللہ صاحب داگر و داگر امرتسر
۳۳۳	تھر شاہ جہانپور	۳۲۶	میان عمر جیو صاحب سوداگر امرتسر
۳۳۴	شیخ عثمان بن عبد العظیم الیافعی	۳۲۷	مستری عبد اللہ صاحب زیر مسجد
۳۳۵	بھاؤ نگری	۳۲۸	میان محمد خان صاحب مرحوم امرتسر
۳۳۶	یسمن حاجی صہار عثمان تاجر الطعما	۳۲۹	میان عبد الرحمن ملک عبد الغفار صاحب
۳۳۷	بھاؤ نگری	۳۳۰	مرحوم سوداگر پشیمینہ کٹرہ گھیان امرتسر
۳۳۸	یسمن عثمان دلانہ تاجر بھاؤ نگری	۳۳۱	بابو عبد الغنی صاحب کلیل کرنال
۳۳۹	یسمن عیسی جیو افنا صاحب بھاؤ نگری	۳۳۲	بابو سید علی احمد صاحب کلرک محکمہ
۳۴۰	مولوی عبد القادر صاحب بٹی کلکٹر	۳۳۳	پولیس کرنال
۳۴۱	فیض آباد	۳۳۴	بابو عبد الکرم صاحب کلرک کرنال
۳۴۲	مشتی عبد المہد صاحب پیل نولیس	۳۳۵	سید عبد الحمید صاحب مسلمان عدالت
۳۴۳	مشتی عزیز الدین صاحب امرتسر	۳۳۶	ججی کرنال
۳۴۴	حاجی عمر الدین صاحب امرتسر	۳۳۷	ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب کرنالی
۳۴۵	شیخ عبد الاحد صاحب داگر امرتسر	۳۳۸	مشتی عزیز بخش صاحب عرف محمد
۳۴۶	شیخ عبد العزیز صاحب سوداگر بٹ	۳۳۹	صاحب کرنالی
۳۴۷	دوسکر شری انجمن حمایت اسلام امرتسر	۳۴۰	عبد اللطیف صاحب کالکوی

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۳۵۴	عنایت اللہ خاں صاحب نیس جہاں آباد	۳۶۶	ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب مونی پانی پت	۳۶۶
۳۵۵	ضلع پٹی بھیت	۳۶۷	خان بہادر عبد المجید خاں صاحب	۳۶۷
۳۵۶	مولوی عمر الدین صاحب کیم اے	۳۶۸	ڈپٹی انسپکٹر پولیس کرنال	۳۶۸
۳۵۷	مسلم انسپکٹر حلقہ راولپنڈی	۳۶۹	حاجی عبد الرحیم بن حاجی اسماعیل صاحب	۳۶۹
۳۵۸	خلیفہ عبد الرحمن صاحب کٹرہ سید اشرف	۳۷۰	امیر تلامش ٹنبرہ کلکتہ فقیر گل	۳۷۰
۳۵۹	منشی عبد الرحمن صاحب منعم تحصیل	۳۷۱	بابو عبد الاحد صاحب سپروائزر	۳۷۱
۳۶۰	لکھن کٹرہ ریاست الور	۳۷۲	وہب ڈوینڈل فیسٹر کرنال کلاں شملہ	۳۷۲
۳۶۱	حاجی عبد الرحیم صاحب نیس صدر بازار	۳۷۳	چودھری عبد لشکر صاحب بنری	۳۷۳
۳۶۲	چھاؤنی انبالہ	۳۷۴	فروش شملہ متصل رکٹ	۳۷۴
۳۶۳	منشی عبد الغنی صاحب ٹرانسپورٹ گندم	۳۷۵	بابو عبد اللہ بیگ صاحب کلرک	۳۷۵
۳۶۴	محکمہ کسٹمز صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۳۷۶	پراونشل ڈوینڈل شملہ	۳۷۶
۳۶۵	عبد الرحمن صاحب بھنسی بھمن بازار	۳۷۷	عبد ارب صاحب خلف مولوی	۳۷۷
۳۶۶	منشی عبدالستار صاحب مجھولی ڈکھن	۳۷۸	منعم الدین صاحب شملوی	۳۷۸
۳۶۷	مار ضلع گورکھ پور	۳۷۹	بابو عبد العزیز صاحب اسٹور	۳۷۹
۳۶۸	حاجی عبد الرشید خاں صاحب مترجم	۳۸۰	کیپر مینو پل کشر شملہ	۳۸۰
۳۶۹	عدالت ججی مرزا پور	۳۸۱	منشی عبد الغفار صاحب نیس	۳۸۱
۳۷۰	شیخ عبد اللہ صاحب وزیر کلاں جیمہ	۳۸۲	کشمش متصل شملہ	۳۸۲
۳۷۱	شیخ عمر داز صاحب پانی پت ضلع	۳۸۳	حافظ عبد الرحیم صاحب بیٹا بھائی بھائی	۳۸۳
۳۷۲	کرنال	۳۸۴	مدیر سرکاری ملاقاتیٹ ڈراما راجی خاں	۳۸۴
۳۷۳	حافظ عبد الغنی صاحب کیلانی پٹی ضلع	۳۸۵	اونڈر ریڈ دوم دارہ بٹو پت	۳۸۵



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۳۹۷	مستری غلام حسین صاحب سوداگر	۳۹۷	سلیمان جاهد حیدر آباد دکن	۳۹۷
۳۹۸	کثره میان سنگه امرتسر	۳۹۸	شیخ محی الدین حیدر صاحب رئیس	۳۹۸
۳۹۹	صوفی غلام حسین صاحب کثره	۳۹۹	وینو پهل کشر شیخ پور دیالون	۳۹۹
۴۰۰	میان سنگه امرتسر	۴۰۰	شیخ فخر الدین صاحب رئیس حله	۴۰۰
۴۰۱	پیر حنی غلام حسین صاحب کرنالی	۴۰۱	بکریا پبلی بھیت	۴۰۱
۴۰۲	شیخ غلام شرف صاحب داگر کرنال	۴۰۲	سید فخر الحسن صاحب باسپل سسٹنٹ	۴۰۲
۴۰۳	منشی غلام مصطفی صاحب بن وزیر محمد	۴۰۳	چور وریاست بیکانیر	۴۰۳
۴۰۴	صاحب مدرس اعظمی مدرسه سرکاری	۴۰۴	حافظ فیض بخش صاحب بکن قوٹ	۴۰۴
۴۰۵	محلہ غایت وارہ بازار حاجی خان	۴۰۵	لکھنؤ پارچہ والی گلی	۴۰۵
۴۰۶	اندراسی دوم وزڑہ بٹروچ	۴۰۶	حافظ محمد فضل اکرم صاحب کیل وریس	۴۰۶
۴۰۷	سید غفور اللہ شاہ صاحب انسیکٹ	۴۰۷	صدر انجنیسیو لی ضلع دیالون	۴۰۷
۴۰۸	پولیس وریس بالندھر	۴۰۸	جناب مکیم فقیر محمد صاحب لد غلام مٹی	۴۰۸
۴۰۹	مستری غلام محی الدین صاحب	۴۰۹	صاحب مرحوم سجد جویداران بھاؤ لکمر	۴۰۹
۴۱۰	سب در سیر ہو شیار پور	۴۱۰	میان فیروز الدین صاحب زبیری	۴۱۰
۴۱۱	(ردیف ف)	۴۱۱	مبشریٹ امرتسر	۴۱۱
۴۱۲	شاہ فضل کریم صاحب مضمون پولیس	۴۱۲	منشی فتح دین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	۴۱۲
۴۱۳	ولاور پور مونگیر	۴۱۳	منشی فتح محمد صاحب کسریٹ ایجنٹ	۴۱۳
۴۱۴	منشی فقیر محمد صاحب کلرک پوسٹل	۴۱۴	صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۴۱۴
۴۱۵	درکشاب علی گڑھ	۴۱۵	منشی فضل محمد صاحب کسریٹ ایجنٹ	۴۱۵
۴۱۶	نواب فیروزیار جنگ بہادر بازار	۴۱۶	صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۴۱۶

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۶	سید فیاض حسین صاحب پانی پت	۲۲۷	نواب محمد قمر الدین صاحب کس کرناٹ	۱۶
۲۱۷	ضلع کرناٹ	۲۲۸	میر قمر الدین صاحب سابق انسپکٹر کرناٹ	۱۶
۲۱۸	معلم فخر الدین و قمر الدین صاحب کلکتہ	۲۲۹	سید قربان علی صاحب کرٹیان فروش	۱۶
۲۱۹	امزلا اسٹریٹ نمبر ۱۱	۲۳۰	ہنس کی منڈی بریلی	۱۶
۲۲۰	بابو فضل الرحمن صاحب نقشہ نویس	۲۳۱	منشی قطب الدین صاحب گروہ اور قانون گو	۱۶
	دفتر پبلک شلہ		طریقہ قصبہ بلاچہ تحصیل گڈمہ شنگر	۱۶
	منشی فضل محمد صاحب سکرٹری		ضلع ہوشیار پور	۱۶
	سعید الذودہ جالندھر		(ردیف - ک)	
	(ردیف - ق)		شیخ کرم الہی صاحب سٹیشن ماسٹر راولپنڈی	۲۳۲
۲۲۱	منشی قومی احمد صاحب ٹیس بدایون		نارتھ و سٹرن ریلوے	۱۶
	وگنار ڈیوے بریلی	۲۳۳	شیخ کمال الدین صاحب غنچا چوٹ	۱۶
۲۲۲	منشی قاسم حسین صاحب ٹیس بدایون		ہوشیار پور	۱۶
	تحصیل دیوبند	۲۳۴	محمد کفایت اللہ خاں صاحب ٹیس	۱۶
۲۲۳	قدرت حسین صاحب محلہ تارین		بیلی سمیت محلہ بھور پھال	۱۶
	شاہجہان پور	۲۳۵	شیخ کریم الدین صاحب سوداگر	۱۶
۲۲۴	محمد نادر شاہ خاں صاحب کیل منصفی		صدر بازار سرسہ	۱۶
	وہم مدرسہ اسلامیہ امرہ	۲۳۶	حکیم کفیل الدین صاحب ٹیس و متولی	۱۶
۲۲۵	منشی قطب عالم صاحب کیل منصفی		بنی خانہ بدایون	۱۶
۲۲۶	حافظ قطب الدین احمد صاحب	۲۳۷	کلن بھائی صاحب ٹیس ڈیوار پور	۱۶
	مالک نامی پریس لکھنؤ		ملہر ضلع شاہجہان پور	۱۶

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۲۳۷	منشی محمد سلیمان صاحب جرنیل گنج	۲۳۷	میان کریم بخش وردا بخش صاحبان
۱	ال آباد	۱	کثره الجود الیہ امر سر
۲۳۸	منشی محمد الدین صاحب تحصیلدار	۲۳۸	حاجی کریم الله صاحب - اراکیم پس
۱	ڈیره اسماعیل خان	۱	صدر بازار چھاؤنی انبالہ
۲۳۹	شیخ محی الدین حیدر صاحب	۲۳۹	منشی کفایت الله صاحب پانی پت
۱	مینو سپل کشنر رئیس شیخ پور	۱	ضلع کرناٹ
۲۴۰	برایون	۲۴۰	حاجی کلب حسین صاحب تحصیل کتنجا نرہی
۲۵۰	مولوی حکیم سید مشرف علی صاحب	(روایت گ)	
۱	ابین تحصیل برایون	۱	گل محمد براہیم صاحب ای ملک لالہ
۲۵۱	مولوی شاہ محمد یعقوب صاحب	۲۴۲	گلایہ خاں صاحب پیر خاں صاحب کلکتہ
۱	رئیس دلاور پور مونگیر	۱	امر تلا اسٹریٹ نمبر ۱۱
۲۵۲	منشی محمد اسحاق صاحب گرد اور	(روایت ل)	
۱	قانون گو سنگاپور ضلع بنارس	۲۴۳	منشی لیاقت علی صاحب رئیس قاضی
۲۵۳	منشی محمد یوسف صاحب بن منشی	۱	محلہ برایون
۱	عبد علی صاحب پٹی کلکتہ کاکوری	۱	خواجہ لطف حسین صاحب کرناٹ
۱	ضلع لکھنؤ	(روایت م)	
۲۵۴	شیخ محمد مبارک الله صاحب بنو بخت	۲۴۵	شیخ منتاب الدین صاحب رئیس
۱	پر تاب گڑھ	۱	شہر جالندھر
۲۵۵	داروغہ نواب محمد بنی خان صاحب	۲۴۶	شیخ ممتاز حسین صاحب سب دیر
۱	صابری رئیس مقیم چندوسی مراد آباد	۱	حکمدارک ماسٹری جھانسی

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۶۱	مولوی محمد بنی صاحب غنا کشنری بلی	۱۶۱	ضلع علیگڑھ	۱۶۱
۱۶۲	مولوی حکیم محبوب علی خان صاحب رئیس	۱۶۲	منفقور الله خان صاحب رئیس پلوئہ	۱۶۲
۱۶۳	آنولہ بریلی	۱۶۳	ضلع علیگڑھ	۱۶۳
۱۶۴	مولوی حکیم محمد عظیم علی خان صاحب	۱۶۴	مولوی محمد فاضل صاحب بہادر	۱۶۴
۱۶۵	رئیس آنولہ بریلی	۱۶۵	ڈپٹی کلکٹر میرٹھ	۱۶۵
۱۶۶	حکیم محمد حسین صاحب عرف حسینی	۱۶۶	منشی محمد علی صاحب انسپکٹر پولیس مانپور	۱۶۶
۱۶۷	رئیس آنولہ بریلی	۱۶۷	منشی مظفر حسین صاحب نائب	۱۶۷
۱۶۸	منشی محمد علی صاحب مخدومہ لکھنؤ	۱۶۸	تعمیلدار ریجنی ریاست بیکانیر	۱۶۸
۱۶۹	محمد اسماعیل خان صاحب عرف حسین بلی	۱۶۹	محمد بادی صاحب رئیس امر وہہ	۱۶۹
۱۷۰	رئیس رامپور مقیم چندوسی	۱۷۰	مولوی محمد یوسف صاحب محلہ منڈی	۱۷۰
۱۷۱	محمد عزیز شاہ خان صاحب رئیس رامپور	۱۷۱	سہارنپور	۱۷۱
۱۷۲	حاجی مبارک شاہ خان صاحب رئیس رامپور	۱۷۲	بابو مقبول الزمان خان صاحب	۱۷۲
۱۷۳	محمد عابد خان صاحب عرف علی اللہ	۱۷۳	کلرک لوکو آفس بریلی	۱۷۳
۱۷۴	صاحب مرید میان شیر محمد صاحب	۱۷۴	محمد غفور خان صاحب محلہ ستانی شاہجہانپور	۱۷۴
۱۷۵	رئیس حشا	۱۷۵	میر معصوم علی صاحب محلہ کلھار اتر	۱۷۵
۱۷۶	مولوی محمد مظاہر الحق صاحب رئیس	۱۷۶	بانش بریلی	۱۷۶
۱۷۷	وکیل براہون	۱۷۷	قاضی محمد خلیل صاحب رئیس شہر	۱۷۷
۱۷۸	حافظ محمد صدیق صاحب رئیس	۱۷۸	کنہہ بانش بریلی	۱۷۸
۱۷۹	وکیل عدالت سہارنپور	۱۷۹	محمد مصطفیٰ علی خان صاحب رئیس امر واد	۱۷۹
۱۸۰	محمد صالح خان صاحب رئیس بھیکن پور	۱۸۰	ضلع مراد آباد کالی گڑھی	۱۸۰



ردیف	نام نامی	تاریخ	نام نامی	ردیف
۲۷۹	منشی محمد طاهر صاحب رئیس بابلون	۱۶	مولوی محمد حسین صاحب مدرس	۲۹۳
۲۸۰	محمد حسن صاحب محله رنگی چوپال	۱۶	گورنمنٹ کالج امرتسر	۲۹۴
۲۸۱	شا بهمان پور	۱۶	علیم مرید احمد صاحب امرتسر	۲۹۵
۲۸۲	محمد مبین خان صاحب	۱۶	شیخ محمد اسماعیل صاحب سوداگر	۲۹۶
۲۸۳	سید شتاق حسین صاحب بریٹ	۱۶	بوٹ امرتسر	۲۹۷
۲۸۴	الطاف حسین صاحب امین منصفی	۱۶	ملک یران بخش صاحب رئیس	۲۹۸
۲۸۵	پروایان ضلع شا بهمان پور	۱۶	و پرینڈنٹ انجمن حمایت اسلام امرتسر	۲۹۹
۲۸۶	شیخ محمد شفیع صاحب رئیس منی پور	۱۶	میان محمد بخش صاحب نوگر امرتسر	۳۰۰
۲۸۷	چھو لہا ضلع فٹیپور	۱۶	میان محمد الدین صاحب داروغہ	۳۰۱
۲۸۸	محمد علی خان صاحب محلہ باغ کرم	۱۶	صفائی امرتسر	۳۰۲
۲۸۹	ریاست رامپور	۱۶	میان محمد حبیب صاحب اگر بر دوکا	۳۰۳
۲۹۰	منگل خان صاحب تلہ ضلع شا بهمان پور	۱۶	احمد بابا نوڈر فروش بازار صاحب دوتا	۳۰۴
۲۹۱	منشی محمد خان صاحب کیل عدالت بریلی	۱۶	میان محمد انور صاحب سوداگر	۳۰۵
۲۹۲	سید محمد صادق صاحب بیل پور شریف	۱۶	موضع گلگام کشمیر	۳۰۶
۲۹۳	مولوی محمد اسماعیل صاحب امرتسر	۱۶	میان محمد بخش صاحب ملازم خواجہ	۳۰۷
۲۹۴	مولوی محمد احمد صاحب پی کلاں فیروز آباد	۱۶	غلام محی الدین صاحب و غلام نبی	۳۰۸
۲۹۵	منشی محمد اسماعیل صاحب فیض آباد	۱۶	صاحب حکاک بازار صاحبونیا امرتسر	۳۰۹
۲۹۶	داروغہ محمد مظفر علی صاحب رئیس فیروز آباد	۱۶	میان مولانا بخش صاحب کچو کچو چنگل و امرتسر	۳۱۰
۲۹۷	منشی محمد سلطان صاحب سوداگر	۱۶	میان محمد صدیق صاحب سوداگر کوچه	۳۱۱
۲۹۸	پیشمینہ کرہ رام سنگھ امرتسر	۱۶	دھوبیان کرہ رحمت سنگھ امرتسر	۳۱۲

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۵۰۳	چودهری میران بخش صاحب بزی	۵۱۷	محمد مصطفی خلف فتح محمد صاحب
۵۰۴	امرتسر	۵۱۸	محمد رفیعی خلف منشی فتح محمد صاحب
۵۰۵	مولوی محمد اشرف صاحب شکرک	۵۱۹	محمد خان صاحب حیدر ساکن موضع
۵۰۶	انسپکٹر داس کرناال	۵۲۰	کولمان تحصیل کهوره ضلع راولپنڈی
۵۰۷	محمد معین خان صاحب پٹواری کرناال	۵۲۱	محمد کسریٹ پرسیورث انبالہ
۵۰۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب نبردار	۵۲۲	محمد یوسف خان صاحب مستری
۵۰۹	نواب محمد حسن خان صاحب بنیٹ ضلع	۵۲۳	روٹی گدام انبالہ
۵۱۰	میانجی محمد حسین صاحب فروش	۵۲۴	محمد صادق خان صاحب مستری کاٹا
۵۱۱	میر محمد مصطفی علی صاحب ر قانونگو	۵۲۵	پنسیورث لائن انبالہ
۵۱۲	منشی منظور علی صاحب قائم مقام سولہ	۵۲۶	حاجی محمد ابراہیم خان صاحب بنیٹ
۵۱۳	منشی جمیل الدین صاحب بنیٹ	۵۲۷	گوشہ محل حیدر آباد دکن
۵۱۴	محمد پولیس	۵۲۸	ممتاز علی صاحب عون نواب بہاول
۵۱۵	منشی شفیع احمد صاحب تحصیل اربلیا	۵۲۹	رئیس میرٹھ درہ سہ صولتیہ مکر مغلہ
۵۱۶	حکیم محمد علی صاحب ڈیٹر مرقع عالم	۵۳۰	منشی منیر خان صاحب جمیر
۵۱۷	ہر دوتی	۵۳۱	مولوی محمد یحیی صاحب پانی پت
۵۱۸	چودهری محمد عظیم صاحب تعلقدار	۵۳۲	ضلع کرناال
۵۱۹	گلگالی ورئیس سندیلہ ضلع ہر دوتی	۵۳۳	منشی سید محمد یوسف صاحب بیر الملک
۵۲۰	منشی محمد حسین صاحب صدنصر	۵۳۴	پانی پت ضلع کرناال
۵۲۱	تحصیل گنیش گڑھ ریاست الور	۵۳۵	محمد ہاشم بن شیخ حسین صاحب پیر فروش
۵۲۲	محمد مصطفی خلف فتح محمد صاحب	۵۳۶	سرسی ضلع کاردار نور تھ کاٹا

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۵۲۸	پیر محمد حسین صاحب پانی پت ضلع کمال	۵۲۱	مولوی محبوب حسن خان صاحب زمین	۵۲۱
۵۲۹	محمد محی الدین صاحب بنگوٹا شریف	۵۲۲	منشی مطیع الحق صاحب زمیندار	۵۲۲
۵۳۰	نامون صاحب ٹھیکہ دار کچک تھکیر شملہ	۵۲۳	و ناظم در سہ سلامیہ پٹھانہ	۵۲۳
۵۳۱	مولوی محمد شاہ صاحب صوفی	۵۲۴	مولوی محبت الحق صاحب زمیندار	۵۲۴
۵۳۲	فیض آبادی و اعظم مسافر دار شملہ	۵۲۵	موضع امیر گنج	۵۲۵
۵۳۳	محمد اشرف صاحب کلر کزن فزاکٹر	(ردیف - ن)		
۵۳۴	صاحب شملہ	۵۲۶	خان نیاز محمد خان صاحب وکیل	۵۲۶
۵۳۵	منشی محمد رمضان صاحب کمپوزیٹر	۵۲۷	عدالت جالندھر	۵۲۷
۵۳۶	گورنمنٹ پریس شملہ	۵۲۸	بابونور بخش صاحب نقشہ نویس	۵۲۸
۵۳۷	مولوی نعم الدین صاحب ریڈر	۵۲۹	پبلک ورکس شملہ	۵۲۹
۵۳۸	گورنمنٹ پریس شملہ	۵۳۰	بابو سیند حسن صاحب کلر کلاں	۵۳۰
۵۳۹	منشی مشیر حسین صاحب تعلقہ دار	۵۳۱	ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ انڈیا شملہ	۵۳۱
۵۴۰	گد بہ ضلع بارہ بنکی	۵۳۲	چودھری فخر الحسن صاحب زمیندار	۵۳۲
۵۴۱	محمد ارم محمد صاحب بن بانی الجامی	۵۳۳	بیاض ضلع موگنیر	۵۳۳
۵۴۲	عرب لیری کاٹھیا دار	۵۳۴	شیخ نبی بخش صاحب ٹھیکہ دارانہا	۵۳۴
۵۴۳	سیٹھ محمد عثمان چھمالی صاحب	۵۳۵	نرجن شرفی و نرنگ شملی میٹر	۵۳۵
۵۴۴	رئیس عظمیٰ بیٹی	۵۳۶	حافظ شیخ نصیر الدین احمد صاحب	۵۳۶
۵۴۵	مقصود علی صاحب شاہ جہان پوری	۵۳۷	نظامی صابری محلہ کرول ہل آباد	۵۳۷
۵۴۶	شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس	۵۳۸	شیخ نجم الدین حیدر صاحب پشتر	۵۳۸
۵۴۷	اسلام پور و سکریٹری بحین اندوہ	۵۳۹	ڈپٹی کلکٹر و رئیس بدایون شیخ پور	۵۳۹

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
	منشی نذر محمد خان صاحب کورٹ	۵۶۶	اوستاد شیخ نادر حسین صاحب رئیس	۵۵۱
۱۶	انسپکٹر پولیس امرتسر	۱۶	محلہ شیر محمد بیلی بھیت	
۱۶	منشی نثار احمد صاحب منعم علی بیگ	۵۶۷	منشی نصیر الدین صاحب اورسیر	۵۵۲
	سید نظیر احمد صاحب پلوی ہدر بار	۵۶۸	محکمہ انجمن بانس بریلی	
۱۶	چھاؤنی انبالہ		حافظ نعمت اللہ خان صاحب رنگی	۵۵۳
	نواب ناصر احمد خان صاحب پانی پت	۵۶۹	چو پال شاہ جہا پور	
۱۶	ضلع کرناٹ		شیخ محمد حسین صاحب تعلقدار گدیہ	۵۵۴
	قاضی نور الدین صاحب شہر کٹہ	۵۷۰	ضلع بارہ بنکی	
۱۶	بانس بریلی	۱۶	نامعلوم الاسم	۵۵۶
۱۶	نسخہ خان صاحب خانسان	۵۷۱	نواب علی خان صاحب شاہ جہا پور	۵۵۷
۱۶	سیدناظم حسین صاحب بنوی خوشنویسی	۵۷۲	حافظ محمد نعمت اللہ خان صاحب محلہ	۵۵۸
۱۶	نامعلوم الاسم فیض آباد	۵۷۳	رنگین چو پال شاہ جہا پور	
	(ردیف - ۱۷)		میسن نور محمد صاحب لگیہ صانع البتا	۵۵۹
	منشی محمد ولی الحق صاحب انسپکٹر	۵۷۴	بھاؤ نگری	
	قانون گو بان بچھا و علاقہ ریاست		میسن آدم جی نور محمد صاحب جھنگر	۵۶۰
۱۶	گوبیا ضلع عسلی گڑھ	۱۶	نظام بیگ صاحب ناظم منجر سالدار	۵۶۱
	منشی محمد وارث علی خان صاحب محرم	۵۷۵	بابو نظام الدین صاحب امرتسری	۵۶۲
۱۶	مشکراکون صاحب بیر سٹریٹ لاالابا	۱۶	محمد نصیر الدین صاحب گھڑی ساز امرتسر	۵۶۳
	مولوی حکیم محمد واجد علی خان صاحب	۵۷۶	میان نور احمد صاحب داگر چرم امرتسر	۵۶۴
۱۶	رئیس و صدر انجمن اسلامیہ آنولہ بریلی		حاجی نصیر الدین صاحب سوداگر ٹھمنہ	۵۶۵

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۵۷۷	محمود علی الزمان خان صاحب رئیس	۵۸۷	محمود علی الزمان خان صاحب رئیس
۵۷۸	و قلعہ ارمیا گنج ضلع انام	۵۸۸	علیم ولایت علیخان صاحب انزیری
۵۷۹	محیط سربیلی و سربیلی نوہ ضلع سربیلی	۵۸۹	حافظ ولایت احمد صاحب محلہ وائل
۵۸۰	پیشلی بحیت	۵۹۰	پوری معرفت حافظ محمد اکبر رئیس
۵۸۱	ولی اللہ خان صاحب موضع اکٹوہ	۵۹۱	محمد یعقوب علی خان صاحب سوداگر
۵۸۲	ضلع شاہجہانپور	۵۹۲	بالتس سربیلی
۵۸۳	منشی واجد علی صاحب سب انسپکٹر	۵۹۳	حافظ یوسف علی خان صاحب
۵۸۴	صدر کوٹوالی سربیلی	۵۹۴	شہر ضلع شاہجہانپور
۵۸۵	والدہ صاحبہ محمد مصطفیٰ صاحب	۵۹۵	میر یوسف صاحب قلعہ تاجر
۵۸۶	انباء صدر بازار	۵۹۶	خشب بھاؤنگر
۵۸۷	سید ولایت علی شاہ صاحب کلرک	۵۹۷	علیم یار محمد صاحب رئیس امرتسر
۵۸۸	دفتر آب و ہوا شملہ	۵۹۸	میر یوسف علی صاحب وکیل ناظم
۵۸۹	مستری وزیر خان صاحب کٹاندر	۵۹۹	معین اللہ و کرنال
۵۹۰	روٹی گرام شملہ		
۵۹۱	(ردیف - ۵)		
۵۹۲	مولوی ہدایت اللہ خان صاحب محلہ		
۵۹۳	شاہ آباد ضلع سربیلی		
۵۹۴	ہادی حسین صاحب کیل عدالت		
۵۹۵	معرفت شمس محمد حسن صاحب آٹھ اسکول شملہ		

فہرست چندہ دیہگان بہ عطیہ

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۵۹۶	میراثم علی صاحب کمپوزر گورنمنٹ	۶۰۶	غفور بخش صاحب بسولی ضلع بدایون	۲
۵۹۷	پریس شملہ	۶۰۷	تذری احمد خان صاحب نیس مدرس	۱۷
۵۹۸	مستغرق چندہ از ملازمین گورنمنٹ	۶۰۸	نامعلوم الاسم	۲
۵۹۹	پریس شملہ	۶۰۹	داروغہ شجاع علی خان صاحب نیس	۱۳
۶۰۰	مولوی شاد محمد علی صاحب نیس صاحب نیس	۶۱۰	ورنیں برایم پور بدایون	۷
۶۰۱	درجہ اول اگر ریاست گوالیار	۶۱۱	شیخ ظہیر الدین صاحب نیس پبلیکیت	۷
۶۰۲	حکیم محمد تیز صاحب عرف ملازمین	۶۱۲	شیخ حبیب الرحمن صاحب نیس صاحب نیس	۷
۶۰۳	صاحب نیس مکان حکیم امام الدین	۶۱۳	عطر فروش پبلیکیت بازار گنج	۷
۶۰۴	صاحب بریلی	۶۱۴	حافظ محمد علی لطیف خان صاحب	۷
۶۰۵	منشی محمد علی صاحب نیس بدایون	۶۱۵	بہودی ضلع علیگڑھ	۷
۶۰۶	مخافظ دفتر کلکٹری بریلی	۶۱۶	حکیم انعام اللہ صاحب محلہ مکرا	۷
۶۰۷	منشی نجیب اللہ صاحب رئیس	۶۱۷	پبلیکیت	۷
۶۰۸	دوکیل چندوسی	۶۱۸	چودھری حافظ عبدالرحمن صاحب	۷
۶۰۹	قاضی محمد اسحاق صاحب سکریٹری	۶۱۹	بازار گنج پبلیکیت	۷
۶۱۰	انجمن اسلامیہ بسولی ضلع بدایون	۶۲۰	منشی نور احسن صاحب نقشہ نویس	۷
۶۱۱	حافظ محمد اسماعیل صاحب عطار	۶۲۱	بارک ماسٹری میرٹھ	۷
۶۱۲	وامام و خطیب مسجد جامع	۶۲۲	مولا بخش صاحب نیلگر اپی ریاست بنگالہ	۲
۶۱۳	حاتم الزمان خان صاحب نیس	۶۲۳	پیرزادہ مفتی جمیل الدین صاحب محرر	۷
۶۱۴	نصوح خان صاحب توسط حافظ فضل	۶۲۴	مختارہ اونٹ والیہ	۷
۶۱۵	صاحب نیس بدایون	۶۲۵	محمد منیر علی صاحب مختار چور ریاست بنگالہ	۷

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۱۹	منشی عید و خانصاحب بن چورو	۱۲۱	ریاست بیکانیر	۱۲۱
۱۲۰	شیرامهار چورو ریاست بیکانیر	۱۲۲	چاندو ولد گلامهار	۱۲۲
۱۲۱	چاندو ولد گلامهار	۱۲۳	مداری ولد مدره معار	۱۲۳
۱۲۲	چاندو ولد گلامهار	۱۲۴	نذریه محمد امین صاحب	۱۲۴
۱۲۳	چاندو ولد گلامهار	۱۲۵	چاندو خان	۱۲۵
۱۲۴	چاندو ولد گلامهار	۱۲۶	منشی فیضاب خانصاحب پٹواری	۱۲۶
۱۲۵	چاندو ولد گلامهار	۱۲۷	منشی محمد بخش صاحب	۱۲۷
۱۲۶	چاندو ولد گلامهار	۱۲۸	میر و ولد بنیاد معمار	۱۲۸
۱۲۷	چاندو ولد گلامهار	۱۲۹	نادر حسین صاحب بلی هبیت	۱۲۹
۱۲۸	چاندو ولد گلامهار	۱۳۰	سیاحد عباس صاحب رئیس	۱۳۰
۱۲۹	چاندو ولد گلامهار	۱۳۱	لبسولی ضلع بدایون	۱۳۱
۱۳۰	چاندو ولد گلامهار	۱۳۲	کفایت خانصاحب رئیس بدایون	۱۳۲
۱۳۱	چاندو ولد گلامهار	۱۳۳	قاضی محبوب حسین صاحب شاهی پٹواری	۱۳۳
۱۳۲	چاندو ولد گلامهار	۱۳۴	انوار حسین صاحب	۱۳۴
۱۳۳	چاندو ولد گلامهار	۱۳۵	حافظ مقبول حسین صاحب رئیس	۱۳۵
۱۳۴	چاندو ولد گلامهار	۱۳۶	اکاکوری وکیل تلم ضلع شاهی پٹواری	۱۳۶
۱۳۵	چاندو ولد گلامهار	۱۳۷	منشی عنایت الله صاحب دارو	۱۳۷
۱۳۶	چاندو ولد گلامهار	۱۳۸	مولاوی تاجعل حسین صاحب عثمانی	۱۳۸
۱۳۷	چاندو ولد گلامهار	۱۳۹	خطیب امام جامع مسجد بدایون	۱۳۹
۱۳۸	چاندو ولد گلامهار	۱۴۰	والد صاحب فتح محمد صاحب انباله	۱۴۰
۱۳۹	چاندو ولد گلامهار	۱۴۱	صدر بازار	۱۴۱
۱۴۰	چاندو ولد گلامهار	۱۴۲	والد صاحب شادان احمد صاحب	۱۴۲

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۶۵۱	والده صاحب شمس فضل محمد صاحب	۶۶۹	حاجی عبداللہ صاحب پانی پت	۱۷
۶۵۲	انباء صدر بازار	۶۷۰	محمد خان صاحب	۱۸
۶۵۳	حافظ شمس الدین خان صاحب پانی پت	۶۷۱	شیخ بیرل صاحب ضلع بھٹل	۱۹
۶۵۴	ضلع کرنال	۶۷۲	مولوی محمد عرفان صاحب پانی پت	۲۰
۶۵۵	شیخ عبدالعزیز صاحب	۶۷۳	چودھری اللہ دیا صاحب	۲۱
۶۵۶	شیخ حاجی محمد ابراہیم صاحب	۶۷۴	پیر خان صاحب کفش دوز	۲۲
۶۵۷	اشفاق حسین صاحب پٹواری	۶۷۵	مولوی محمد اشرف صاحب شرکٹ نسک	۲۳
۶۵۸	میانجی عبدالکریم صاحب	۶۷۶	متفرقات	۲۴
۶۵۹	محمد عمر صاحب	۶۷۷	شمس الدین خان صاحب	۲۵
۶۶۰	حافظ عبدالرزاق صاحب	۶۷۸	مولوی غلام محمد صاحب کیل ندوہ	۲۶
۶۶۱	رجیم بخش صاحب	۶۷۹	مولوی حبیب اللہ صاحب	۲۷
۶۶۲	مسیتا صاحب	۶۸۰	میر یوسف علی صاحب کیل	۲۸
۶۶۳	خواجہ صدر علی صاحب	۶۸۱	حافظ محمد ابراہیم و مولوی سلامت اللہ	۲۹
۶۶۴	چودھری عبدالرحمن خان صاحب	۶۸۲	صاحب	۳۰
۶۶۵	خیراتی خان صاحب	۶۸۳	نواب ولی احمد خان صاحب	۳۱
۶۶۶	قاضی عبدالکریم صاحب	۶۸۴	حافظ سراج الحق صاحب	۳۲
۶۶۷	قاضی عبدالخالق صاحب	۶۸۵	منشی محمد اسحاق صاحب قانون گوئی	۳۳
۶۶۸	منا رگو بر موضع مہانی	۶۸۶	تحصیل گنگاپور ضلع بنارس	۳۴
۶۶۹	شیخ محمد بخش صاحب پانی پت ضلع کرنال	۶۸۷	جہانگیر خان صاحب نزد بابو علی رام صاحب	۳۵
۶۷۰	حافظ حبیب احمد صاحب پانی پت	۶۸۸	نقشہ نویس بہالہ دفر سروے شملہ	۳۶



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۶۸۶	حافظ محی الدین صاحب	۶۹۶	دآزیری محبت سبط فیض آباد
۶۸۷	مدرس گورنمنٹ اسکول	۶۹۷	مولوی محمد اصغر علی صاحب بی اے
۶۸۸	شعلہ	۶۹۸	ال ال بی وکیل عدالت بریلی ٹکسٹر
۶۸۹	سین عثمان علی صاحب بنگلہ ٹنگی	۶۹۹	سیّد منتظم صاحب رئیس امر وہہ
۶۹۰	نصیر النساء صاحبہ بانس بریلی	۷۰۰	ضلع مراد آباد
۶۹۱	محمد محفوظ حسین صاحب کنکان	۷۰۱	مولوی سید امتیاز علی صاحب
۶۹۲	حافظ محمد حسین صاحب کوچہ	۷۰۲	منصف بخشور رئیس امر وہہ ضلع مراد آباد
۶۹۳	نولاد عقب محل کلان دہلی	۷۰۳	تجمل حسین خان صاحب شاہجہانپوری
فہرست چندہ دارالعلوم اسلامیہ ندوۃ العلماء		۷۰۴	مولوی سید محمد اشرف صاحب کمال کانیو
		۷۰۵	مولوی محمد عبداللطیف صاحب منصف
۶۹۴	معین اللہ وہ میرٹھ بذریعہ ڈپٹی	۷۰۶	مراد آباد - برائے خرید کتاب العلوم
۶۹۵	عبدالرحیم صاحب رئیس میرٹھ	۷۰۷	مولوی محمد مسیح الزمان صاحب
۶۹۶	عبدالرزاق خان صاحب رئیس شاہجہانپور	۷۰۸	رئیس شاہجہانپور
۶۹۷	برائے تعمیر یک کمرہ	۷۰۹	شیخ محمد اصغر علی صاحب تاج عطر لکھنؤ
۶۹۸	محمد نعیم خان صاحب سوداگر	۷۱۰	مولوی محمد نسیم صاحب بی اے وکیل
۶۹۹	برائے تعمیر یک کمرہ	۷۱۱	حاجی شیخ امداد علی صاحب رئیس منگیر
۷۰۰	نان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب	۷۱۲	مولوی عبدالرافع خان صاحب ککڑی
۷۰۱	وکیل لکھنؤ	۷۱۳	رئیس شاہجہانپور
۷۰۲	حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس	۷۱۴	چودھری محمد عظیم صاحب تعلقات
۷۰۳		۷۱۵	گلدالی رئیس سندیلہ

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۰۹	مولوی محمد عبدالواحد خان صاحب	۲۰	عاجی عبدالستار صاحب بن حاجی	۱۰۹
۱۱۰	رئیس شاہجہانپور	۲۱	عبدالشکور صاحب کوچین ملک طیار	۱۱۰
۱۱۱	علی بھائی اسماعیل صاحب ٹھیکہ دار	۲۲	منشی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر	۱۱۱
۱۱۲	برائے تعمیر دارالاقامہ	۲۳	فیض آباد	۱۱۲
۱۱۳	منشی عبدالکریم صاحب کیل امروہہ	۲۴	شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس	۱۱۳
۱۱۴	ضلع مراد آباد	۲۵	اسلام پور	۱۱۴
۱۱۵	مولوی مظہر اللہ صاحب نیل امروہہ	۲۶	چندہ بروز دعوت احمد حسین صاحب	۱۱۵
۱۱۶	صدر مددگار عدالت ہکمت ڈھ	۲۷	رئیس شاہجہانپور	۱۱۶
۱۱۷	علاقہ حیدر آباد وکن	۲۸	نواب محمد صادق حسین خان صاحب	۱۱۷
۱۱۸	صغری بی بی صاحبہ یکسہ ہا ضلع ٹنہ	۲۹	رئیس گوپامو ضلع ہردوئی	۱۱۸
۱۱۹	چندہ برادری نوربانان معرفت	۳۰	چندہ بروز دعوت برکت بی بی	۱۱۹
۱۲۰	شیخ شہامی صاحب شیخ فیض الدین	۳۱	صاحبہ معرفت حاجی اعجاز حسین صاحب	۱۲۰
۱۲۱	صاحب شاہ	۳۲	رئیس شاہجہانپور	۱۲۱
۱۲۲	چندہ بروز دعوت مولوی عبدالقیوم	۳۳	صاحبان رسالہ نمبر ۱ کھنؤ	۱۲۲
۱۲۳	صاحب مہنوسل کشر	۳۴	کنور گروہاری سنگھ صاحب تعلقدار	۱۲۳
۱۲۴	متفرق چندہ شاہجہانپور	۳۵	اکسینی ضلع بارہ بنکی	۱۲۴
۱۲۵	چندہ بروز دعوت نقضابان بریلی	۳۶	شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار	۱۲۵
۱۲۶	چندہ بروز دعوت امین صاحب بلی	۳۷	گدیہ ضلع بارہ بنکی	۱۲۶
۱۲۷	مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب	۳۸	مولوی نور الحسن و مولوی نور الحسن	۱۲۷
۱۲۸	رئیس دتا ولی ضلع علیگڑھ	۳۹	صاحب بی اے رئیس کوری ضلع کھنؤ	۱۲۸

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۴۳۰	مولوی حکیم محمد علی اعزیز صاحب لکھنؤ	۴۲۱	مولوی حاجی اعجاز حسین صاحب	۴۳۱
۴۳۱	رئیس شاہجہانپور	۴۲۲	شیخ ناصر محمد صاحب ستاجہاگیر	۴۳۲
۴۳۲	دختر منشی تاج حسین خان عرف	۴۲۳	ساکن سیدی پٹھان علی کریم نگر معرفت	۴۳۳
۴۳۳	شیخ احمد صاحب تعلقدار گوریا	۴۲۴	مولوی محمود علی صاحب کینا کی کوٹ	۴۳۴
۴۳۴	کفایت اللہ خان صاحب رئیس	۴۲۵	علاقہ حیدر آباد دکن	۴۳۵
۴۳۵	مولوی حکیم محمد عبدالولی صاحب لکھنؤ	۴۲۶	چندہ بروز علی الضعی معرفت مولوی	۴۳۶
۴۳۶	جمشید بی بی نجیب صاحب تعلقدار	۴۲۷	غلام محمد صاحب و بابو عبدالقادر صاحب	۴۳۷
۴۳۷	پلیا ضلع کھیری	۴۲۸	اسٹور کیپر و سکرٹری حسین الہندو	۴۳۸
۴۳۸	کرایہ بنگلہ موقوفہ محمد شریف صاحب کراچی	۴۲۹	چندہ منفرق بریلی	۴۳۹
۴۳۹	مذریعہ منی آرڈر منشی امین اللہ	۴۳۰	چندہ دعوت شیخ عبدالستار صاحب	۴۴۰
۴۴۰	صاحب محمد اختر یا خان صاحب	۴۴۱	مولوی منظور علی صاحب کینا کی کوٹ	۴۴۱
۴۴۱	رئیس پلی سمیت	۴۴۲	ریاست بھوپال	۴۴۲
۴۴۲	منشی بدرالدین عبداللہ صاحب	۴۴۳	چندہ دعوت بھوپال دان سرے خانم پلی	۴۴۳
۴۴۳	قورمینی	۴۴۴	منشی ساقی داد خان صاحب پشسر	۴۴۴
۴۴۴	منشی سعادت خان صاحب منیر کلاشا	۴۴۵	قائم گنج فرخ آباد	۴۴۵
۴۴۵	مری صاحب لکھنؤ	۴۴۶	کپتان سیدی دیوس صاحب افسر سالہ	۴۴۶
۴۴۶	حافظہ محمد قدرت اللہ صاحب	۴۴۷	چھاؤنی لکھنؤ	۴۴۷
۴۴۷		۴۴۸	نور محمد صاحب بن طالب صاحب جام نگر	۴۴۸

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۴۵۳	سید غلام محی الدین صاحب شهاب پور	۴۵۳	حاجی ولی محمد صاحب بن حاجی حسین	۴۵۳
۴۵۴	فقیر محمد خان صاحب لکھنؤ	۴۵۴	صاحب جام نگر	۴۵۴
۴۵۵	دار التفریح ندوة العلماء بذر لیه	۴۵۵	مولوی سید محمد علی صاحب ناظم	۴۵۵
۴۵۶	حمید الزمان خان صاحب شهاب پور	۴۵۶	نواب قار الملک بہادر رئیس امروہ	۴۵۶
۴۵۷	چندہ بروز عید الفطر معرفت مولوی	۴۵۷	منشی سید حسین صاحب سلسلہ	۴۵۷
۴۵۸	غلام محمد و بابو عبدالقادر صاحب	۴۵۸	ڈاکٹر محمد زراعت و تجارت لکھنؤ	۴۵۸
۴۵۹	استور اکبر شملہ	۴۵۹	ڈاکٹر عبدلواحد صاحب لکھنؤ	۴۵۹
۴۶۰	قیمت بانی خرد و طانی وزیر کی تولد	۴۶۰	منشی فرید الدین احمد خان صاحب	۴۶۰
۴۶۱	بذر لیه مولوی خلیل الرحمن صاحب لکھنؤ	۴۶۱	فٹ پی کلکٹر گونڈہ	۴۶۱
۴۶۲	قیمت زیور بذر لیه و عظمہ دستور	۴۶۲	کریم بخش صاحب پشاور	۴۶۲
۴۶۳	شہباز پور	۴۶۳	حکیم محمد بشیر الدین صاحب شہباز پور	۴۶۳
۴۶۴	شیخ لقمان صاحب شہباز پور	۴۶۴	خان بہادر برکت علی خان صاحب نیس	۴۶۴
۴۶۵	حاجی اجہ حسین صاحب تعلقدار	۴۶۵	المنانہ تجمل حسین خان عرف تجر خان صاحب	۴۶۵
۴۶۶	گوریا و رئیس میٹھی بندگی میان ضلع لکھنؤ	۴۶۶	ملک امیر حسن خان صاحب	۴۶۶
۴۶۷	مسماۃ حسنا بیگم صاحبہ والدہ محمد	۴۶۷	منشی اعجاز حسین خان صاحب نیس	۴۶۷
۴۶۸	عرفا خان صاحب سالدار شہباز پور	۴۶۸	سید محمد ولی میاں صاحب رئیس	۴۶۸
۴۶۹	منشی برکات احمد صاحب بریلوی	۴۶۹	حاجی جالو موسیٰ صاحب سوداگر	۴۶۹
۴۷۰	مولوی حکیم عبدالقادر خان صاحب	۴۷۰	منشی فخر الدین صاحب شہباز پور	۴۷۰
۴۷۱	رئیس شہباز پور	۴۷۱	سید ابن حسن میاں صاحب رئیس	۴۷۱
۴۷۲	عنایت حسین خان اشفاق حسین خان صاحب	۴۷۲	ملا حسین خان صاحب	۴۷۲

ردیف	نام نامی	تاریخ	نام نامی	ردیف
۴۸۳	عبدالله خان صاحب شاہجہانپوری	۹۵	فضل حسین خان صاحب نائب	۴۸۳
۴۸۴	ماجی عبدالرحیم صاحب بن حاجی	۹۶	تخصیلدار شاہجہانپور	۴۸۴
۴۸۵	اسمعیل مرحوم کلکتہ	۹۷	مولوی احمد زمان خان صاحب خٹ	۴۸۵
۴۸۶	پیر جی علی جان صاحب رئیس امرہ	۹۸	مولوی مسیح الزما صاحب رئیس شاہجہانپور	۴۸۶
۴۸۷	ضلع مراد آباد	۹۹	مولوی حمید الزما صاحب خٹ	۴۸۷
۴۸۸	محمد امین صاحب لدر علی بخش صاحب	۱۰۰	مولوی مسیح الزما خان صاحب	۴۸۸
۴۸۹	جفت فروش بیل	۱۰۱	مولوی صبغۃ اللہ صاحب رئیس امرہ	۴۸۹
۴۹۰	شیخ عبداللہ صاحب رئیس چندوسی	۱۰۲	حکیم سید حمزہ علی صاحب رئیس امرہ	۴۹۰
۴۹۱	ضلع مراد آباد	۱۰۳	ابین عدالت منصفی چندوسی ضلع مراد آباد	۴۹۱
۴۹۲	قیمت اسپ عطیہ نواب احمد حسن	۱۰۴	منشی بنیاد علی صاحب نسک پڑا امرہ	۴۹۲
۴۹۳	خان صاحب رئیس مراد آباد بندوبست	۱۰۵	منشی سجاد حسین صاحب رئیس ملہور	۴۹۳
۴۹۴	حافظ غفور الدین صاحب بریلوی	۱۰۶	ضلع لکھنؤ	۴۹۴
۴۹۵	مولوی غلام محمد صاحب رس غلی	۱۰۷	منشی فقیر محمد صاحب کلر کشتاپ	۴۹۵
۴۹۶	اسکول مینوسپل بورڈ شملہ	۱۰۸	منشی منظر علی خان صاحب پٹیدا	۴۹۶
۴۹۷	منشی مشرف علی صاحب کیکل گریڈ	۱۰۹	ٹرل اسکول کھرکپور	۴۹۷
۴۹۸	بابت کتب علمائے سلف	۱۱۰	قاضی اشفاق احمد صاحب رئیس	۴۹۸
۴۹۹	حافظ قطب الدین صاحب مالک	۱۱۱	بریلی شہر کہنہ	۴۹۹
۵۰۰	مطبع نامی لکھنؤ	۱۱۲	سید شاہ محمد عبدالقادر صاحب	۵۰۰
۵۰۱	شیخ محمد عبدالرحمن صاحب جکین لکھنؤ	۱۱۳	سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور	۵۰۱
۵۰۲	غلام صدیقی صاحب پٹاوری	۱۱۴	محمد امین خان صاحب شاہجہانپوری	۵۰۲

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۸۰۶	از مستورات حاجی غراز حسین خانصاحب	۸۰۷	نیریزه حاجی صاحب موصوف شاجها	۸۰۸
۸۰۸	مولوی حکیم سید محمد اشفاق حسین صاحب	۸۰۹	صدر انجمن اسلامیہ بریلی	۸۱۰
۸۰۹	شاہ نجم الدین صاحب رئیس لکھنؤ	۸۱۱	بندگی میان ضلع لکھنؤ	۸۱۲
۸۱۰	حاجی یحییٰ خانصاحب لکھنوی	۸۱۳	طاهر محمد صاحب بن جمال صاحب بامگزی	۸۱۴
۸۱۱	حاجی محمد عبدالرحمن صاحب شاجها	۸۱۵	حاجی شیخ نظام علی صاحب نندیا	۸۱۶
۸۱۲	حافظ عبد الغفور صاحب سوداگر	۸۱۷	مقتیل ضلع لکھنؤ	۸۱۸
۸۱۳	علیگڈھ	۸۱۹	منشی محمد علی مفتی صاحب سب انسپکٹر	۸۲۰
۸۱۴	مولوی عطا محمد صاحب رئیس	۸۲۱	پولیس لکھنؤ	۸۲۲
۸۱۵	برایون کیل عدالت تلہر ضلع	۸۲۳	مولوی محمد ادیس صاحب نگرام	۸۲۴
۸۱۶	شاجها پنور	۸۲۵	ضلع لکھنؤ	۸۲۶
۸۱۷	مولوی عبدالحی صاحب رئیس برایون	۸۲۷	مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب پشاور	۸۲۸
۸۱۸	گورنمنٹ پلیٹرز چندوسی ضلع مراد آباد	۸۲۹	منشی منظر علی صاحب فیض آبادی	۸۳۰
۸۱۹	قاسم میا نصاحب شاجها پنوری	۸۳۱	محمد احسان اللہ صاحب رئیس بریلی	۸۳۲
۸۲۰	کلن صاحب	۸۳۳	شہر کمنہ	۸۳۴
۸۲۱	محمد علی میا نصاحب پٹی انسپکٹر	۸۳۵	زوجہ سر فوار حسین صاحب شاجها	۸۳۶
۸۲۲	یوسف علی خانصاحب رئیس سیپ	۸۳۷	حاجی ارشد علی صاحب رئیس اروہ	
۸۲۳	رامپور سب انسپکٹر			

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۸۳۲	عابی عبدالرحمن صاحب شاهی پوری	۸۴۴	طفیل احمد صاحب خلعت حاجی	۸۳۲
۸۳۳	سید معصوم علی و سید غلام علی صاحب	۸۴۵	اشفاق احمد صاحب بی شهر کنه	۸۳۳
۸۳۴	رئیس بریلی	۸۴۶	ابوالحسن خان صاحب بریلوی	۸۳۴
۸۳۵	والده حاجی محمد سعید خان صاحب	۸۴۷	شیخ شهاب الدین صاحب کیل	۸۳۵
۸۳۶	رئیس شاهی پوری	۸۴۸	رأس بریلی اودھ	۸۳۶
۸۳۷	صغری بی بی زوجہ محمد علی خان صاحب	۸۴۹	شمس احمد مولوی محمد امین صاحب	۸۳۷
۸۳۸	بشراقت اللہ خان صاحب	۸۵۰	ڈیٹی کلکٹر پوری	۸۳۸
۸۳۹	عنایت اللہ خان صاحب بریلوی	۸۵۱	منشی احمد علی صاحب رئیس امپور	۸۳۹
۸۴۰	صاحبزادہ عبداللطیف خان صاحب	۸۵۲	نواب سن علی خان صاحب رئیس	۸۴۰
۸۴۱	شاہجہا پوری	۸۵۳	مراد آباد	۸۴۱
۸۴۲	ملک یوسف علی خان صاحب	۸۵۴	مولوی محمد یثار علی شاہ صاحب	۸۴۲
۸۴۳	مولوی رحمان رضا صاحب	۸۵۵	سجادہ نشین خانقاہ ندائیہ بریلوی	۸۴۳
۸۴۴	رئیس بایون	۸۵۶	شاہ محمد فصاحت عالم صاحب رئیس	۸۴۴
۸۴۵	شیخ مولا بخش صاحب رئیس کانپور	۸۵۷	غازی پور	۸۴۵
۸۴۶	منگل خان صاحب رئیس تاجر ضلع شاہجہا پور	۸۵۸	مازین اکبر رئیس لکھنؤ	۸۴۶
۸۴۷	عبدالمجید صاحب لد عبداللہ صاحب	۸۵۹	متفرق چندہ معرفت لوی منعم الدین	۸۴۷
۸۴۸	شاہجہا پوری	۸۶۰	صاحب ڈیڑ گورنمنٹ پریس شملہ	۸۴۸
۸۴۹	حاجی وحید اللہ خان صاحب	۸۶۱	قیمت زیور فراہم شدہ بذریعہ قریبی	۸۴۹
۸۵۰	عبدالقادر خان صاحب	۸۶۲	قیمت گھڑی عطیہ نشانی و لاجپور صاحب شملہ	۸۵۰
۸۵۱	حاجی محمد اللہ صاحب امر و برقعہ مراد آباد	۸۶۳	(بذریعہ مولوی طفیل الرحمن صاحب)	۸۵۱

ردیف	نام نامی	تاریخ	نام نامی	تاریخ
۸۵۹	منشی سرفراز علی صاحب بن منشی آباد	۸۴۱	شیخ محمد علی صاحب بن منشی تقه دار	۸۴۱
۸۶۰	متفرق چند از بازار گوشت پیش	۸۴۱	لکهنو	۸۴۱
۸۶۱	بزرگعلی مولوی غلام محمد و بابو عبدالقادر	۸۴۳	منشی سرفراز خان صاحب لکهنو	۸۴۳
۸۶۲	قاری محمد حسین صاحب جید آباد کن	۸۴۴	مولوی مشتاق احمد صاحب رحیس	۸۴۴
۸۶۳	حیدر بخش ملازم خان بهادر منشی	۸۴۵	سهارنپور	۸۴۵
۸۶۴	اطهر علی صاحب کیل لکهنو	۸۴۶	مولوی مفتی محمد رحیم بن صاحب	۸۴۶
۸۶۵	مولوی عبدالرحمن صاحب نق لبی	۸۴۷	مدرس گورنمنٹ اسکول لوهه	۸۴۷
۸۶۶	پانده خان صاحب سوداگر دود لکهنو	۸۴۸	میرزا محمد فصیح صاحب کیل لکهنو	۸۴۸
۸۶۷	حسین بخش صاحب سوداگر گهڑی	۸۴۹	سید بشیر الدین صاحب اہلہ	۸۴۹
۸۶۸	مولوی سید برکت حسن صاحب	۸۵۰	کلکتری میرٹھ	۸۵۰
۸۶۹	تخصیلا در ریاست بھوپال	۸۵۱	شیخ محمد حسین صاحب یس نوادہ	۸۵۱
۸۷۰	حافظ نذیر احمد صاحب نواب گنج	۸۵۲	آزیری مجیٹریٹ بریلی	۸۵۲
۸۷۱	بارہ بسکی	۸۵۳	منشی نبال الدین صاحب ٹھیکہ ۱۲	۸۵۳
۸۷۲	مولوی عبدالعلی صاحب آسی رسی	۸۵۴	منشی بریلی	۸۵۴
۸۷۳	مالک مطیع اصح المطالع لکهنو	۸۵۵	کاظم علی صاحب شاہجہان پوری	۸۵۵
۸۷۴	ولی محمد صاحب بن جمال صاحب	۸۵۶	حافظ نور محمد صاحب سوداگر گرم	۸۵۶
۸۷۵	جام نگری	۸۵۷	سرہہ ضلع بلیمان	۸۵۷
۸۷۶	مولوی حاجی محمد احسن صاحب	۸۵۸	محمد طاہر صاحب سوداگر پارچہ	۸۵۸
۸۷۷	نگرامی نقشہ نویسنده فتر پولیس لکهنو	۸۵۹	بھاگلپور	۸۵۹
۸۷۸	منشی محمد حسین صاحب لدار پولیس	۸۶۰	زوجه عبداللطیف خان صاحب شاہجہان پوری	۸۶۰



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۸۸۴	زوجه عبدالرحمن خانصاحب جهانبوری	۹۰۸	شیخ نظام الدین صاحب جهانبوری
۸۸۵	زوجه عثمان خانصاحب	۹۰۹	شیخ سراج الدین صاحب
۸۸۶	زوجه غلام حسین خانصاحب	۹۱۰	شاه محمد حسین صاحب شتی صابری
۸۸۷	مولوی احمد حسن خانصاحب میس	۹۱۱	مراد آبادی
۸۸۸	اکنوره خلع شاهجهانبور	۹۱۲	عبدالرشید خانصاحب برادرزاد
۸۸۹	شیخ اعجاز حسین صاحب جهانبوری	۹۱۳	محمد سعید خانصاحب میس شاهجهانبور
۸۹۰	سید عمر علی صاحب سب حشر	۹۱۴	محمد شفیع خانصاحب خلف حاجی
۸۹۱	بلاری دریس امر و بر خلع مراد آباد	۹۱۵	محمد سعید خانصاحب شاهجهانبور
۸۹۲	ریاض الله خانصاحب جهانبوری	۹۱۶	ابوالحسن خانصاحب میس شاهجهانبور
۸۹۳	شاه محمد صاحب	۹۱۷	محمد یوسف خانصاحب
۸۹۴	حافظ عبداللہ صاحب لکک خان	۹۱۸	کرم علی خانصاحب
۸۹۵	میر قنصل علیگند	۹۱۹	حسین علی خانصاحب
۸۹۶	محمد خانصاحب کیل بریلی	۹۲۰	شیخ سدن صاحب بنره فروش
۸۹۷	حافظ عبدالرحیم صاحب تماکو	۹۲۱	فیض محمد خانصاحب گیشته کپنی لکھنؤ
۸۹۸	فروش شاهجهانبور	۹۲۲	سید ضمیر احسن صاحب برادر
۸۹۹	منشی محمد بادی حسین صاحب کیل	۹۲۳	بن حسن صاحب شاهجهانبوری
۹۰۰	ورس شهر کنه بریلی	۹۲۴	شیخ نفعو صاحب بنره فروش
۹۰۱	حاجی عبدالعزیز صاحب داکر بریلی	۹۲۵	ضمیر الله خانصاحب
۹۰۲	حاجی احمد حسین صاحب چوڑوالے	۹۲۶	زوجه حاجی عبدالرحمن خانصاحب
۹۰۳	شهر کنه بریلی	۹۲۷	شیخ حسن علی صاحب ٹھیکہ دار

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۹۱۳	علاء الدین بیگ صاحب فرزند شرت علی	۹۳۱	محمد رضا خان صاحب میرانپور
۹۱۴	صاحب مختار عام شاهجهانپور	۹۳۲	محمد واصل صاحب ٹھیکہ دار
۹۱۵	شیخ فرزند علی صاحب	۹۳۳	چندوسی ضلع مراد آباد
۹۱۶	عظیم اللہ خان صاحب	۹۳۴	منشی وارث علی صاحب میٹھوہر
۹۱۷	سید فدا علی صاحب	۹۳۵	تھانہ بذریعہ وفد چندوسی ضلع مراد آباد
۹۱۸	علی الفت ریر خان صاحب	۹۳۶	منشی حمید اللہ خان صاحب کارخانہ دار
۹۱۹	حبیب الرحمن خان صاحب خلف	۹۳۷	چرم بذریعہ وفد چندوسی ضلع مراد آباد
۹۲۰	مولوی فضل الرحمن صاحب	۹۳۸	عبد اللہ خان صاحب جیٹھ تھانہ
۹۲۱	سید محمد اظہر صاحب شاہجهانپور	۹۳۹	چندوسی ضلع مراد آباد
۹۲۲	مولابخش صاحب سبزہ فروش	۹۴۰	شیخ ضیاء الدین صاحب میں سگامپور
۹۲۳	سید واجد علی صاحب	۹۴۱	حاجی الہی بخش صاحب میں وتری
۹۲۴	زود محمد صبور خان صاحب	۹۴۲	مجتبیٰ بذریعہ وفد چندوسی ضلع مراد آباد
۹۲۵	وزیر مختار صاحب	۹۴۳	ساہو بوری پرشاد صاحب رئیس
۹۲۶	محمد سبین خان صاحب	۹۴۴	دو اس چیرمین بنو سبل کدلی
۹۲۷	عشرت علی صاحب امر و ضلع مراد آباد	۹۴۵	منشی محمد رمضان صاحب کپور زیر
۹۲۸	سید سبط حسین صاحب	۹۴۶	گورنمنٹ پریس شملہ
۹۲۹	زود محمد عید و قصاب بذریعہ وفد	۹۴۷	مستری وزیر خان صاحب دکاندار
۹۳۰	احمد حسین خان صاحب بذریعہ وفد	۹۴۸	روٹی گد ام شملہ
	امرو علی خان صاحب اور صنو علی انصاری	۹۴۹	شیخ رحمت اللہ صاحب
	مافی صاحب محمد اظہر صاحب رئیس شاہجهانپور	۹۵۰	بیضہ فروش شملہ

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۹۴۲	رانی جانی بیگم صاحبہ قلعہ آرائی	۹۵۶	مقتدایار خان صاحب خلع مولوی	۱
۹۴۳	مستغرق چندہ چندوسی	۹۵۷	خدا یار خان صاحب بریلی	۱
۹۴۴	مولوی شتاق علی صاحب رئیس	۹۵۸	سید عبادت شاہ صاحب جہانپور	۱
۹۴۵	امروہہ ضلع مراد آباد	۹۵۹	ماجی رحیم الدین صاحب بوداگرہ	۱
۹۴۶	منشی محمد قائم صاحب رجسٹرار	۹۶۰	شیخ امانت حسین صاحب نظر خنسی	۱
۹۴۷	ورس پٹنہ	۹۶۱	چندوسی ضلع مراد آباد	۱
۹۴۸	حافظ نعمت اللہ خان صاحب جہانپور	۹۶۲	مولوی نعم الدین صاحب بریلی	۱
۹۴۹	زویا شتاق حسین صاحب	۹۶۳	گورنمنٹ پریس شملہ	۱
۹۵۰	زویا خادم حسین صاحب	۹۶۴	مولانا بخش صاحب لکھنؤ	۱
۹۵۱	دختران احمد حسین عرون جمہور خالصہ	۹۶۵	حامد حسین خان صاحب مدرسہ	۱
۹۵۲	ہمشیرہ زادہ عبدلرافع خان صاحب	۹۶۶	تحصیل ملال آباد ضلع شاہجہانپور	۱
۹۵۳	شیخ احمد حسن صاحب ٹھیکہ دار بریلی	۹۶۷	کفایت اللہ خان صاحب بریلی	۱
۹۵۴	حافظ بھل حسین صاحب بوداگرہ	۹۶۸	قاضی محمد ہمدی صاحب گوبانو	۱
۹۵۵	مستر سلیمان صاحب بیرسٹریٹ لا	۹۶۹	ضلع ہردوئی	۱
۹۵۶	بانکی پور پٹنہ	۹۷۰	حافظ یوسف علی خان صاحب رئیس	۱
۹۵۷	مرزا سعد الدین صاحب موضع	۹۷۱	تلمر ضلع شاہجہانپور	۱
۹۵۸	قائم گنج ضلع شاہجہانپور	۹۷۲	جن عرابی علیہ ندوہ شاہجہانپور	۱
۹۵۹	شمس عالم خلع قطب عالم	۹۷۳	سلطان حسن خان صاحب	۱
۹۶۰	صاحب رئیس بریلی	۹۷۴	اسلم الاسلام معرفت مولوی کفایت اللہ	۱

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۹۷۰	ولایت خانصاحب بریلی شهرکمنه	۹۸۳	میان گنج ضلع انام
۹۷۱	والده منشی شفاعت حسین صاحب	۹۸۴	مولوی محمد احسان خان صاحب
۹۷۲	ہسید کلرک شفاخانہ بریلی	۹۸۵	مدرس ہائی اسکول پٹی بھیت
۹۷۳	مولوفا صاحب ٹھیکہ دار تعزیرات شملہ	۹۸۶	بی بی محسن صاحبہ زوجہ احمد یار
۹۷۴	قیمت دو بانک فقری معرفت	۹۸۷	خانصاحب مرحوم رئیس پٹی بھیت
۹۷۵	مولوی غلیل الرحمن صاحب پوری	۹۸۸	مقصود علی خانصاحب تھانہ دار گونڈہ
۹۷۶	محمد بھائی علی بھائی صاحب بہورہ	۹۸۹	حسین خانصاحب شاہجہانپوری
۹۷۷	برہم پور	۹۹۰	غلام جیلانی صاحب
۹۷۸	حافظ اسد اللہ خانصاحب	۹۹۱	بشارت علی صاحب
۹۷۹	عبد الغفور خانصاحب سالدار لکھنؤ	۹۹۲	ہمشیرہ محمد امین صاحب
۹۸۰	ابو بکر جعفر خانصاحب لہی ملک پٹیا	۹۹۳	بیوی صاحبہ
۹۸۱	عبد الحمید خانصاحب کرسی ضلع	۹۹۴	زوجہ نقشبند صاحب
۹۸۲	بارہ بنکی	۹۹۵	فخرو خان
۹۸۳	منشی عبد العلی صاحب کاکوروی	۹۹۶	سید امین الدین صاحب قصبہ
۹۸۴	ضلع لکھنؤ	۹۹۷	باون ضلع ہردوئی
۹۸۵	مولوی محمد عبد الرحمن صاحب بن	۹۹۸	سید امین علی صاحب پنجر اخبار
۹۸۶	جعفر مولا خیلہ بھاؤ نگری	۹۹۹	نیر اعظم مراد آباد
۹۸۷	حاجی رحمت اللہ صاحب بن حاجی	۱۰۰۰	جمال الدین تاج شاہجہانپوری
۹۸۸	قاسم مین احمد آبادی	۱۰۰۱	حمید رحیمین خانصاحب
۹۸۹	محمد موسی الزمان خانصاحب تعلقدار	۱۰۰۲	رحیم بخش صاحب بریلیوی

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۹۹۹	رحیم بخش فیض الله صاحبان ربیلوی	۱۰۱۲	تلمر ضلع شاپور	۱۰۱۲
۱۰۰۰	سبحانی سبزی فروش شاهجهانپوری	۱۰۱۳	نیا ز علیخان آکا والا شاهجهانپور	۱۰۱۳
۱۰۰۱	سید ظفر علی صاحب	۱۰۱۴	نام معلوم الاسلام معرفت عالم عبدالقادر	۱۰۱۴
۱۰۰۲	حافظ عبدالکریم صاحب محرر جنگی بلی	۱۰۱۵	نام معلوم الاسلام	۱۰۱۵
۱۰۰۳	عنایت حسین خان صاحب نوٹو گراؤ	۱۰۱۶	حافظ نور محمد صاحب بلیادی	۱۰۱۶
۱۰۰۴	غلام حسین خان صاحب ملازم	۱۰۱۷	مولوی نور محمد صاحب ظهور محمد	۱۰۱۷
۱۰۰۵	جنگی شاهجهانپور	۱۰۱۸	صاحب سوداگران ضلع امر و پیر آباد	۱۰۱۸
۱۰۰۶	فضل علیخان صاحب	۱۰۱۹	نبوت حسین صاحب	۱۰۱۹
۱۰۰۷	شیخ فرحت علی صاحب	۱۰۲۰	مولوی ولی الله صاحب رئیس	۱۰۲۰
۱۰۰۸	فضل الہی صاحب رئیس مروہ	۱۰۲۱	اکتورہ ضلع شاهجهانپور	۱۰۲۱
۱۰۰۹	ضلع مراد آباد	۱۰۲۲	منشی عبداللہ صاحب سب در سب	۱۰۲۲
۱۰۱۰	سید فدا علی صاحب مدرس	۱۰۲۳	بریلی کشن	۱۰۲۳
۱۰۱۱	شاهجهانپور	۱۰۲۴	محمد حسین صاحب شاهجهانپوری	۱۰۲۴
۱۰۱۲	محمد حسین خان صاحب رئیس بریلی	۱۰۲۵	حبیب اللہ خان صاحب	۱۰۲۵
۱۰۱۳	سید شرف علی صاحب	۱۰۲۶	پیر جی محمد احمد خان صاحب امپوری	۱۰۲۶
۱۰۱۴	محمد حبیب خان صاحب رئیس	۱۰۲۷	منشی علی الدین احمد صاحب کن	۱۰۲۷
۱۰۱۵	شاهجهانپور	۱۰۲۸	سمبھل نینی تال ملازم صاحب	۱۰۲۸
۱۰۱۶	محمد صدیق خان صاحب نبیرہ	۱۰۲۹	ڈیٹی کشن بہادر	۱۰۲۹
۱۰۱۷	محمد نعیم خان صاحب شاهجهانپوری	۱۰۳۰	منشی عبدالقیوم صاحب بریلونی	۱۰۳۰
۱۰۱۸	حاجی محمد حسن خان صاحب رئیس	۱۰۳۱	طالب علم محمد کالج علیگڑھ	۱۰۳۱

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۰۲۷	مشتی نعمت الله خان صاحب ملازم	۱۰۴۱	حاج حسین خان صاحب مدرس	۱۰۴۱
۱۰۲۸	حاجی محمد سعید خان صاحب سوداگر	۱۰۴۲	منجانب مظفر علی خان مرحوم پدر	۱۰۴۲
۱۰۲۹	شاهجهانپور	۱۰۴۳	خود شاهجهانپوری	۱۰۴۳
۱۰۳۰	مولانا بخش صاحب	۱۰۴۴	همیشه سید واجد علی صاحب	۱۰۴۴
۱۰۳۱	ننوعرا بجی جلسه ندوه	۱۰۴۵	کریم بخش صاحب بریلوی	۱۰۴۵
۱۰۳۲	کریم سبزه فروش	۱۰۴۶	امام بخش سبزه فروش شاهجهانپوری	۱۰۴۶
۱۰۳۳	حاجی نقو سبزه فروش	۱۰۴۷	عبدالرحیم صاحب تباکو فروش	۱۰۴۷
۱۰۳۴	شیخ واحد علی صاحب کارنده قضا	۱۰۴۸	منجانب مادر خود	۱۰۴۸
۱۰۳۵	شوکت علی صاحب	۱۰۴۹	شیخ قاسم علی صاحب جفت فروش	۱۰۴۹
۱۰۳۶	نظام الدین صاحب	۱۰۵۰	عبدالکریم صاحب سبزی فروش	۱۰۵۰
۱۰۳۷	حافظ غلام حسین صاحب	۱۰۵۱	سید سخاوت حسین خان صاحب	۱۰۵۱
۱۰۳۸	امداد سبزه فروش	۱۰۵۲	کارنده عبدالواحد خان صاحب	۱۰۵۲
۱۰۳۹	بوعلی بخش صاحب بریلوی	۱۰۵۳	عبداللطیف صاحب شاهجهانپوری	۱۰۵۳
۱۰۴۰	سید سجاد حسین صاحب خلع	۱۰۵۴	شیخ مشرف علی صاحب	۱۰۵۴
۱۰۴۱	سلیم شاه صاحب شاهجهانپوری	۱۰۵۵	شفیع الله خان صاحب	۱۰۵۵
۱۰۴۲	مرزا مختار احمد صاحب گوپا مو	۱۰۵۶	سلطان کنجی	۱۰۵۶
۱۰۴۳	ضلع هر دوئی	۱۰۵۷	شیخ فضل امام صاحب	۱۰۵۷
۱۰۴۴	عبداللہ صاحب شاهجهانپوری	۱۰۵۸	زوجہ عنایت خان صاحب شاهجهانپوری	۱۰۵۸
۱۰۴۵	برکت خان صاحب ملازم تحمل حسین	۱۰۵۹	شیخ عبدالعزیز صاحب	۱۰۵۹
۱۰۴۶	خان صاحب شاهجهانپوری	۱۰۶۰	علی احمد خان صاحب	۱۰۶۰

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۰۵۷	صوفی نور محمد صاحب امر و مصلع	۱۰۵۳	شیخ حسین بخش صاحب	۱۰۵۷
۱۰۵۸	مراد آباد	۱۰۵۴	مولوی الطاف حسین صاحب	۱۰۵۸
۱۰۵۹	محمد یسین خان صاحب	۱۰۵۵	وکیل بلاری ضلع مراد آباد	۱۰۵۹
۱۰۶۰	امین الله خان صاحب	۱۰۵۶	حکیم محمد عبدالرب صاحب قنوجی	۱۰۶۰
۱۰۶۱	عبدالله صاحب پٹواری	۱۰۵۷	چندوسی ضلع مراد آباد	۱۰۶۱
۱۰۶۲	شیخ برارت حسین صاحب	۱۰۵۸	حافظ محمد یوسف صاحب محرر	۱۰۶۲
۱۰۶۳	حافظ رحمت الله صاحب	۱۰۵۹	حافظ فضل اکرم صاحب وکیل	۱۰۶۳
۱۰۶۴	شیخ مولانا بخش صاحب	۱۰۶۰	منصفی سبوی ضلع بابون	۱۰۶۴
۱۰۶۵	دور بارنگریز ملاکاتیار داکتار داکتار	۱۰۶۱	شیخ رحمت الله صاحب شکیه دار	۱۰۶۵
۱۰۶۶	محمد خان - علاقه سندھ	۱۰۶۲	چندوسی ضلع مراد آباد	۱۰۶۶
۱۰۶۷	محمد عمران خان صاحب بریلوی	۱۰۶۳	مولوی نادر خان صاحب ہیڈ	۱۰۶۷
۱۰۶۸	حاجی شیخ الله خان صاحب	۱۰۶۴	درس تحصیلی اسکول	۱۰۶۸
۱۰۶۹	رشید احمد صاحب	۱۰۶۵	حافظ فضل احمد صاحب کس امپور	۱۰۶۹
۱۰۷۰	زوجہ مولوی حمایت الله خان صاحب	۱۰۶۶	بابو وزیر الدین صاحب انچارج	۱۰۷۰
۱۰۷۱	نجیب الله خان صاحب بیندا فلیف	۱۰۶۷	چندوسی ضلع مراد آباد	۱۰۷۱
۱۰۷۲	میان محمد شیر صاحب پالی جیت ٹیڈ	۱۰۶۸	قاضی منظر حسین صاحب رئیس	۱۰۷۲
۱۰۷۳	محمد نبی صاحب محرر منصفی چندوسی	۱۰۶۹	بریلی مختار عدالت چندوسی ضلع مراد آباد	۱۰۷۳
۱۰۷۴	ضلع مراد آباد	۱۰۷۰	بابو جوالا ناتھ صاحب ککری میو پل	۱۰۷۴
۱۰۷۵	منشی گل حسن صاحب	۱۰۷۱	محمد بخش ملازم مولوی حبیب الرحمن	۱۰۷۵
۱۰۷۶	شیخ محمد ن صاحب	۱۰۷۲	خان صاحب رئیس مسکینہ ضلع علیگڑھ	۱۰۷۶

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۰۸۳	منشی سخاوت حسین صاحب محل شری	۱۰۹۷	منشی محمد حنفی صاحب اسفند	۱۰۸۳
۱۰۸۴	محرر چنگی چند و سی قلع مراد آباد	۱۰۹۸	منشی فرزند علی صاحب ملازم ریاست	۱۰۸۴
۱۰۸۵	بابو عبدالاحد صاحب سپرو انژوب	۱۰۹۹	آنت تحصیل مصر که ضلع سینا پور	۱۰۸۵
۱۰۸۶	دو نخل فرس سرک کالکا شله	۱۱۰۰	بابو حاجی محمد صاحب سبک سبک	۱۰۸۶
۱۰۸۷	متفرق چند معرفت منشی محمد بنیامین	۱۱۰۱	سوبرا	۱۰۸۷
۱۰۸۸	گورنٹ پریس شله	۱۱۰۲	بابو عابد علی صاحب نجولی شله	۱۰۸۸
۱۰۸۹	سعد الله بختیاره شایبها پوری	۱۱۰۳	یوسف ابراهیم صاحب ریاست	۱۰۸۹
۱۰۹۰	ماری بخش بختیاره	۱۱۰۴	باثوه کاٹھیا دار	۱۰۹۰
۱۰۹۱	مولوی محمد سلیمان صاحب رس مدر	۱۱۰۵	مولوی شاه محمد سلیمان صاحب	۱۰۹۱
۱۰۹۲	اسلامیه	۱۱۰۶	بھلوار می ضلع پٹنه	۱۰۹۲
۱۰۹۳	محمد یوسف صاحب گلک ملاندر	۱۱۰۷	وزیر علی صاحب تاجر چم کھنوی	۱۰۹۳
۱۰۹۴	چنده پنجابی نو بانقان	۱۱۰۸	حافظ علی محمد صاحب تاجر عطر	۱۰۹۴
۱۰۹۵	ڈپٹی کراست حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر	۱۱۰۹	عبد اللطیف صاحب ملازم منشی	۱۰۹۵
۱۰۹۶	ضلع باره بنکی	۱۱۱۰	اعتشام علی صاحب لکھنوی	۱۰۹۶
۱۰۹۷	عبد الشکور صاحب بن میان ٹولہ	۱۱۱۱	مولوی عبد الباق صاحب عمر پوری	۱۰۹۷
۱۰۹۸	میر مصطفیٰ اعلیٰ صاحب نائب ریاست	۱۱۱۲	مولوی عبد الحکیم صاحب لکھنوی	۱۰۹۸
۱۰۹۹	آنت تحصیل مصر که ضلع سینا پور	۱۱۱۳	منشی باقر علی صاحب	۱۰۹۹
۱۱۰۰	عبد الحمید صاحب بذریعہ چند	۱۱۱۴	مولوی منظور النبی صاحب خلف	۱۱۰۰
۱۱۰۱	منشی حضور احمد صاحب ملازم ریاست	۱۱۱۵	مولوی خلیل الرحمن صاحب بن پوری	۱۱۰۱
۱۱۰۲	آنت تحصیل مصر که ضلع سینا پور			



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۱۱۱	نامعلوم الاسم	۱۱۲۹	شیخ عبدالکریم صاحب شاهیجهانپوری	۱
۱۱۱۲	حسین بخش بزقهاب لکنوی	۱۱۳۰	حفیظ الله خان صاحب	۱
۱۱۱۳	واحد علی صاحب	۱۱۳۱	محمد ظہور صاحب جرسرہ بریلوی	۱
۱۱۱۴	محمد خان صاحب ہیکل شیل تھانہ	۱۱۳۲	حافظ عنایت اللہ صاحب شاهیجهانپوری	۱
۱۱۱۵	وزیر گنج لکنو	۱۱۳۳	حسن علی خان صاحب	۱
۱۱۱۶	نیاز اللہ خان صاحب شاہجہانپوری	۱۱۳۴	زودہ بجئی خان صاحب	۱
۱۱۱۷	غلام علی خان صاحب	۱۱۳۵	دانی	۱
۱۱۱۸	منشی محمد احسان الحق صاحب	۱۱۳۶	زودہ ظہیر الدین خان صاحب	۱
۱۱۱۹	سہارنپوری	۱۱۳۷	نامعلوم الاسم	۱
۱۱۲۰	شیخ تقیو صاحب شاہجہانپوری	۱۱۳۸	بیوی صاحبہ	۱
۱۱۲۱	چودھری بڈھا بھٹیاریہ	۱۱۳۹	والدہ عرفا خان صاحب	۱
۱۱۲۲	غلام قادر خان صاحب	۱۱۴۰	نامعلوم الاسم	۱
۱۱۲۳	خدا بخش بھٹیاریہ	۱۱۴۱	نظام علی خان صاحب	۱
۱۱۲۴	زاد علی صاحب	۱۱۴۲	اکبر علی خان صاحب نیس	۱
۱۱۲۵	بخش اللہ بھٹیاریہ	۱۱۴۳	شیخ ابوالحسن صاحب	۱
۱۱۲۶	عبدالقادر صاحب	۱۱۴۴	مولوی احمد حسن صاحب بریلوی	۱
۱۱۲۷	نیازو	۱۱۴۵	مولوی امانت اللہ صاحب معلم دینیت	۱
۱۱۲۸	کرامت علی خان صاحب	۱۱۴۶	امرو بہ ضلع مراد آباد	۱
۱۱۲۹	نظام الدین صاحب	۱۱۴۷	احمد زمان خان صاحب مہتمم مدرسہ	۱
۱۱۳۰	نبی بخش صاحب عطار	۱۱۴۸	اسلامیہ پراپور	۱

ردیف	نام نامی	تعداد	نام نامی	تعداد	ردیف
۱۱۴۷	حافظ اشرف علی صاحب شاهی پوری	۱	عبدالله علی صاحب	۱۱۶۱	۱۱۴۷
۱۱۴۸	ابوالحسن خان صاحب	۱	حافظ عبدالکریم صاحب داکری پوری	۱۱۶۲	۱۱۴۸
۱۱۴۹	امانت الله خان صاحب شاهی پوری	۱	حافظ عبدالقدیر صاحب مسلم	۱۱۶۳	۱۱۴۹
۱۱۵۰	برکت خان صاحب	۱	سعید خان صاحب شاهی پوری	۱	۱۱۵۰
۱۱۵۱	بهار شاه صاحب بریلوی	۱	عبدالحکیم صاحب سوداگری پوری	۱۱۶۴	۱۱۵۱
۱۱۵۲	بشیر الدین صاحب	۱	مولوی غلام امام صاحب مدرس	۱۱۶۵	۱۱۵۲
۱۱۵۳	حفیظ الله حجام شاهی پوری	۱	شاهی پوری	۱	۱۱۵۳
۱۱۵۴	سید ذاکر علی صاحب مدرس	۱	فضل احمد صاحب شاهی پوری	۱۱۶۶	۱۱۵۴
۱۱۵۵	حافظ روح البی صاحب ابرو به ضلع	۱	حاجی فرزند علی صاحب بریلوی	۱۱۶۷	۱۱۵۵
۱۱۵۶	مراد آباد	۱	قرالدین خان صاحب شاهی پوری	۱۱۶۸	۱۱۵۶
۱۱۵۷	رعایت الله خان صاحب شاهی پوری	۱	شیخ کفایت الله صاحب ابرو به	۱۱۶۹	۱۱۵۷
۱۱۵۸	سعادت علی خان صاحب ضلع لکوی	۱	ضلع مراد آباد	۱	۱۱۵۸
۱۱۵۹	گل محمد خان صاحب پیش امام مسجد	۱	محمد اسحاق صاحب بریلوی	۱۱۷۰	۱۱۵۹
۱۱۶۰	شاه آباد ضلع هر دوی	۱	محمد حسین خان صاحب رئیس بریلی	۱۱۷۱	۱۱۶۰
۱۱۶۱	سیف الله خان صاحب مهر مولوی	۱	مدد علی صاحب کارنده قاسم علی	۱۱۷۲	۱۱۶۱
۱۱۶۲	الطاف حسین خان صاحب وکیل	۱	میا صاحب رئیس شاهی پوری	۱	۱۱۶۲
۱۱۶۳	شاهی پوری	۱	مولوی حکیم محمد صاحب	۱۱۷۳	۱۱۶۳
۱۱۶۴	شیخ صالح محمد صاحب سوداگری لکھا	۱	محمد د علی صاحب	۱۱۷۴	۱۱۶۴
۱۱۶۵	پیلی بصیرت	۱	محمد وحسن خان صاحب	۱۱۷۵	۱۱۶۵
۱۱۶۶	صدیق حسن صاحب آباد ضلع هر دوی	۱	منشی مصطفی علی صاحب	۱۱۷۶	۱۱۶۶

ردیف	نام نامی	تاریخ	نام نامی	ردیف
۱۱۷۷	حافظ محمد حسین صاحب شاهجهانپوری	۱۱۹۵	منشی سید محمد حسین خان صاحب شاهجهانپوری	۱۱۷۸
۱۱۷۸	محمد حسین صاحب تاجردری	۱۱۹۶	عزیز الله خان صاحب	۱۱۷۹
۱۱۷۹	نیاز علی صاحب طالب علم اسکول	۱۱۹۷	عبدالرحیم صاحب کمپوزیٹر	۱۱۸۰
۱۱۸۰	منشی واجد علی صاحب ملازم مولوی	۱۱۹۸	سید شاه میان صاحب خوشنویس	۱۱۸۱
۱۱۸۱	محمد سعید الزمان صاحب رئیس	۱۱۹۹	رجب علی خان صاحب کفایت نصاب	۱۱۸۲
۱۱۸۲	نواب امیر احمد خان صاحب رئیس پلی	۱۲۰۰	منشی سید صدق حسین صاحب	۱۱۸۳
۱۱۸۳	فضل احمد خان صاحب شکر کنه بریلی	۱۲۰۱	خاکی شاه صاحب بریلوی کلاهدوش	۱۱۸۴
۱۱۸۴	مولوی شفیع علی خان صاحب	۱۲۰۲	بریلی	۱۱۸۵
۱۱۸۵	انعام الله خان صاحب	۱۲۰۳	شیخ کتو صاحب شاهجهانپوری	۱۱۸۶
۱۱۸۶	سید آل نبی صاحب شاهجهانپوری	۱۲۰۴	فیض محمد خان صاحب	۱۱۸۷
۱۱۸۷	مولوی ارشاد علی صاحب شکر کنه بریلی	۱۲۰۵	حشمت علی صاحب اتمام	۱۱۸۸
۱۱۸۸	حفیظ الله صاحب ستی شاهجهانپوری	۱۲۰۶	لکوسبزه فروش	۱۱۸۹
۱۱۸۹	عبدالرحمن خان صاحب ملازم سعید	۱۲۰۷	نذر محمد خان صاحب شاهجهانپوری	۱۱۹۰
۱۱۹۰	صاحب سوداگر شاهجهانپور	۱۲۰۸	فضلو خان صاحب	۱۱۹۱
۱۱۹۱	بنده علی خان صاحب موضع اهرونی	۱۲۰۹	عبدالرحمن صاحب ملازم ترقی دولت	۱۱۹۲
۱۱۹۲	عبد اللطیف صاحب شاهجهانپوری	۱۲۱۰	علی احمد صاحب ملازم ترقی دولت	۱۱۹۳
۱۱۹۳	احمد علی خان ملازم عبدالواحد خان	۱۲۱۱	مزدوران مولوی مسیح الزمان خان صاحب	۱۱۹۴
۱۱۹۴	مجتبی خان صاحب		رئیس شاهجهانپور	
۱۱۹۵	حافظ برکت الله خان صاحب		شجاعت حسین صاحب خلف عباد	
۱۱۹۶	منشی شرف الدین خان صاحب		شاه صاحب شاهجهانپوری	

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۱۲۱۲	امامی سبزه فروش شاهجهانپوری	۱۲۳۱	اکئی بخش صاحب بریلوی	۱۲۳۱	اکئی بخش صاحب بریلوی
۱۲۱۳	کاظم خان صاحب زم عبد الواهد خان صاحب	۱۲۳۲	عبد الستار صاحب سوداگر	۱۲۳۲	عبد الستار صاحب سوداگر
۱۲۱۴	امان الله خان صاحب چو فروش	۱۲۳۳	محمد بادی صاحب مرو به ضلع ملو آقا	۱۲۳۳	محمد بادی صاحب مرو به ضلع ملو آقا
۱۲۱۵	عبد القدیر خان صاحب	۱۲۳۴	نذر علی صاحب مله ضلع شاهجهانپور	۱۲۳۴	نذر علی صاحب مله ضلع شاهجهانپور
۱۲۱۶	هینگکا خان صاحب	۱۲۳۵	اشرف علی خان صاحب	۱۲۳۵	اشرف علی خان صاحب
۱۲۱۷	نجیب الله صاحب تبا کو فروش	۱۲۳۶	احمد الله خان صاحب	۱۲۳۶	احمد الله خان صاحب
۱۲۱۸	دلو خان صاحب رند	۱۲۳۷	عبد الغفور خان صاحب شاهجهانپوری	۱۲۳۷	عبد الغفور خان صاحب شاهجهانپوری
۱۲۱۹	علی حسین خان صاحب	۱۲۳۸	انور علی صاحب	۱۲۳۸	انور علی صاحب
۱۲۲۰	محمد نبی صاحب دلال	۱۲۳۹	شیخ عید صاحب	۱۲۳۹	شیخ عید صاحب
۱۲۲۱	فیض محمد خان صاحب	۱۲۴۰	شیخ تنویر حسین صاحب	۱۲۴۰	شیخ تنویر حسین صاحب
۱۲۲۲	عبد الله عائد خان صاحب	۱۲۴۱	شیخ برکت الله صاحب	۱۲۴۱	شیخ برکت الله صاحب
۱۲۲۳	سلای محمد صاحب شاه آباد ضلع رود	۱۲۴۲	شیخ آئن صاحب دهلوی	۱۲۴۲	شیخ آئن صاحب دهلوی
۱۲۲۴	محمد حسین خان صاحب شاهجهانپوری	۱۲۴۳	زوجه کفایت الله خان صاحب	۱۲۴۳	زوجه کفایت الله خان صاحب
۱۲۲۵	شیخ نغو صاحب پرچونی فروش	۱۲۴۴	شایعما پوری	۱۲۴۴	شایعما پوری
۱۲۲۶	شیخ مقصود علی صاحب میز فروش	۱۲۴۵	هینگکا خان صاحب ملازم ندود	۱۲۴۵	هینگکا خان صاحب ملازم ندود
۱۲۲۷	فضل خان صاحب	۱۲۴۶	اکئی بخش صاحب بریلوی	۱۲۴۶	اکئی بخش صاحب بریلوی
۱۲۲۸	مولوی سراج الحق صاحب	۱۲۴۷	عظیم الله حجام	۱۲۴۷	عظیم الله حجام
۱۲۲۹	متوکل بریلوی	۱۲۴۸	محمد حسین صاحب شاهجهانپوری	۱۲۴۸	محمد حسین صاحب شاهجهانپوری
۱۲۳۰	اکئی متر شاهجهانپوری	۱۲۴۹	نواز ش احمد صاحب	۱۲۴۹	نواز ش احمد صاحب
۱۲۳۱	حمید خان صاحب بریلوی	۱۲۵۰	رضانی قلی گر	۱۲۵۰	رضانی قلی گر

ردیف	نام نامی	تاریخ	ردیف	نام نامی	تاریخ
۱۲۵۰	محمدی ملازم ریاست بمباؤنگر	۱۲۶۵	۱	محمد علی خان صاحب مدرس	۱۲۵۰
۱	منشی شفاعت الله خان صاحب	۱۲۶۶	۱	ایض گانون ضلع پبل محبت	۱۲۵۱
۱	محمد یار خان صاحب ملازم ڈاکخانہ	۱۲۶۷	۱	شاہ میر صاحب شاہجہانپوری	۱۲۵۱
۱	شاہجہانپور		۱	نامعلوم الاسم معرفت مولوی	۱۲۵۲
۱	مسماۃ چاہنی جوگن	۱۲۶۸	۱	عبد اللطیف صاحب رن العلوم	۱۲۵۲
۱	نثار علی خان صاحب شاہجہانپوری	۱۲۶۹	۱	لکھنؤ	۱۲۵۳
۱	عبد الرحمن خان صاحب	۱۲۷۰	۱	رحیم بخش صاحب شاہجہانپوری	۱۲۵۳
۱	عبد الحکیم صاحب	۱۲۷۱	۱	عنایت ملازم محمد یار خان صاحب	۱۲۵۴
۱	حافظ یعقوب علی صاحب مروہم	۱۲۷۲	۱	عبیدوسبزی فروش	۱۲۵۵
۱	ضلع مراد آباد		۱	عبد الغفور کوچیان عبد الواحد	۱۲۵۶
۱	مولوی عبد القادر صاحب	۱۲۷۳	۱	خان صاحب رئیس	۱۲۵۷
۱	مولوی ارتضیٰ علی صاحب بٹانہ ٹونگ	۱۲۷۴	۱	شیخ شکر اللہ عرف منقوٹائی ساز	۱۲۵۷
۱	شیخ دائم علی صاحب	۱۲۷۵	۱	اکبر بخش صاحب	۱۲۵۸
۱	حکیم الطاف علی صاحب	۱۲۷۶	۱	مستأ	۱۲۵۹
۱	حاجی علیم اللہ صاحب	۱۲۷۷	۱	سید محمد علی شاد صاحب ساکن	۱۲۶۰
۱	منشی افضل علی صاحب محرمال	۱۲۷۸	۱	گلاوٹی ملازم پولیس شاہجہانپور	۱۲۶۱
۱	دلشاد علی صاحب	۱۲۷۹	۱	عبد اللہ صاحب الد آبادی	۱۲۶۱
۱	مولوی عابد علی صاحب	۱۲۸۰	۱	شفیع اللہ صاحب شاہجہانپوری	۱۲۶۲
۱	منشی عرفان محمد خان صاحب	۱۲۸۱	۱	شرف الدین خان صاحب	۱۲۶۳
۱	منشی ظہور احمد صاحب	۱۲۸۲	۱	امداد حسین خان صاحب ساکن	۱۲۶۴

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۲۸۳	حافظ شفیق احمد صاحب امر و به	۱۳۰۱	عبدالحکیم صاحب	۱۲۸۳
۱۲۸۴	ضلع مراد آباد	۱۳۰۲	عبدالله صاحب	۱۲۸۴
۱۲۸۵	عثمان خان صاحب	۱۳۰۳	مسری محمد حسین صاحب بنادنی	۱۲۸۵
۱۲۸۶	مولوی مختار احمد صاحب امام <sup>کبیر</sup> محمد	۱۳۰۴	عبدالرشید خان صاحب مالگیری گنج	۱۲۸۶
۱۲۸۷	چودھری امام بخش صاحب امر و به	۱۳۰۵	پرورش علی صاحب	۱۲۸۷
۱۲۸۸	شیخ عبدالغفور صاحب	۱۳۰۶	احمد حسین صاحب ملوکپوری	۱۲۸۸
۱۲۸۹	مولوی سید محمد احسن صاحب	۱۳۰۷	وزیر خان صاحب سید پوره	۱۲۸۹
۱۲۹۰	زوجه حاجی مصطفیٰ علی خان صاحب	۱۳۰۸	چودھری نغمه صاحب بدایونی	۱۲۹۰
۱۲۹۱	عبدالغفور حلوانی	۱۳۰۹	رحیم بخش صاحب	۱۲۹۱
۱۲۹۲	چودھری عبداللہ صاحب	۱۳۱۰	شمرزاد علی صاحب مخرجی	۱۲۹۲
۱۲۹۳	بدر احسن خان صاحب خلع جاسین	۱۳۱۱	اکرم بخش صاحب بھانپوری	۱۲۹۳
۱۲۹۴	خان صاحب بریلوی	۱۳۱۲	غلام محمد صاحب چراسی جنگی	۱۲۹۴
۱۲۹۵	جن سورتی		بذریعہ و فدیہ چندوسی	۱۲۹۵
۱۲۹۶	فضل احمد صاحب شہاروی	۱۳۱۳	اصغر حسین صاحب چراسی جنگی چندوسی	۱۲۹۶
۱۲۹۷	محمد نعیم خان صاحب	۱۳۱۴	کریم بخش صاحب	۱۲۹۷
۱۲۹۸	مکتوم النساء و مکتوم النساء صاحبہ	۱۳۱۵	حفیظ اللہ صاحب	۱۲۹۸
۱۲۹۹	حاجی محمد حسین صاحب	۱۳۱۶	احمد بخش صاحب جعدار جنگی	۱۲۹۹
۱۳۰۰	منشی محمد حسین صاحب مانی والی		چندوسی ضلع مراد آباد	۱۳۰۰
	حکمت یار خان صاحب پی نویسی بلی	۱۳۱۷	محمد حسین صاحب چراسی جنگی	
	مبارک خان صاحب	۱۳۱۸	سیح اللہ خان صاحب جعدار پورس	

ردیف	نام نامی	تاریخ	ردیف	نام نامی	تاریخ
۱۳۱۹	شیخ احمد بخش صاحب نبریه و فند چندوی	۱۳۳۸	۱۳۲۰	محمد ارباب خان صاحب مختار	۱۳۳۸
۱۳۲۰	ملازم سروس کلب شمله	۱۳۳۹	۱۳۲۱	منشی نثار علی خان صاحب	۱۳۳۹
۱۳۲۱	منشی عبدالرحیم صاحب کپور بیڑ	۱۳۴۰	۱۳۲۲	محمد ابراهیم صاحب	۱۳۴۰
۱۳۲۲	گورنمنٹ پریس شمله	۱۳۴۱	۱۳۲۳	منشی عبدالرحمن صاحب محمد کاجی پریا	۱۳۴۱
۱۳۲۳	منشی الان بخش صاحب کپور بیڑ	۱۳۴۲	۱۳۲۴	چودھری نثار امروہ فروش	۱۳۴۲
۱۳۲۴	مسماة کریم خان سمن دکاندار	۱۳۴۳	۱۳۲۵	نیا محمد خان صاحب مراد آبادی	۱۳۴۳
۱۳۲۵	شیخ کلن صاحب کپور بیڑ	۱۳۴۴	۱۳۲۶	خدا بخش صاحب چودھری	۱۳۴۴
۱۳۲۶	گورنمنٹ پریس شمله	۱۳۴۵	۱۳۲۷	عبدالله خان صاحب محمد بنفشی	۱۳۴۵
۱۳۲۷	قدرت الله خان صاحب ملازم	۱۳۴۶	۱۳۲۸	منشی محمد حسین صاحب محمد بخشگی	۱۳۴۶
۱۳۲۸	سروس کلب شمله	۱۳۴۷	۱۳۲۹	نامعلوم الاسم	۱۳۴۷
۱۳۲۹	نامعلوم الاسم شاهما پور	۱۳۴۸	۱۳۳۰	مقبول احمد صاحب چپراسی جنگی چندوی	۱۳۴۸
۱۳۳۰	مرزا بادل بیگ صاحب ملازم	۱۳۴۹	۱۳۳۱	حشمت الله صاحب	۱۳۴۹
۱۳۳۱	ریاست آنت تحصیل مہاراجہ پتاپور	۱۳۵۰	۱۳۳۲	نھو خان ملازم احمد خان صاحب	۱۳۵۰
۱۳۳۲	نامعلوم الاسم	۱۳۵۱	۱۳۳۳	غلام حسین عرف حسنو خان صاحب	۱۳۵۱
۱۳۳۳	بابت کتب منظومہ نخویہ	۱۳۵۲	۱۳۳۴	بیسہ گانوں ضلع بہابون	۱۳۵۲
۱۳۳۴	بھوری خان صاحب سروس کلب شمله	۱۳۵۳	۱۳۳۵	کفایت حسین صاحب جلیسی جنگی	۱۳۵۳
۱۳۳۵	سید عبدالسبحان صاحب	۱۳۵۴	۱۳۳۶	بناسنگ صاحب مجداری جنگی	۱۳۵۴
۱۳۳۶	لتن صاحب	۱۳۵۵	۱۳۳۷	مولوی شیر حسن صاحب عثمانی	۱۳۵۵
۱۳۳۷	علی بخش صاحب	۱۳۵۶	۱۳۳۸	میر باز خان صاحب ملازم سروس کلب شمله	۱۳۵۶
۱۳۳۸	قادر بخش و محمود ولدان شاربما پور	۱۳۵۷			

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۸	امیر علیخان صاحب فخر شاهجهانپوری	۸	عبدالحکیم بھٹیاریہ شاہجهانپور	۱۳۵۳
۸	جلیل خانصاحب	۸	گنجو بھٹیاریہ	۱۳۵۴
۸	شیخ حسین بخش صاحب	۸	اکبر بخش بھٹیاریہ	۱۳۵۵
۸	حاجی انتظام علی صاحب امروہہ	۸	نظام الدین صاحب	۱۳۵۶
۸	حاجی عظیم اللہ صاحب	۸	گھسٹہ جھام	۱۳۵۷
۸	سید شیر علی صاحب	۸	بصیر احمد صاحب سہسوان ضلع	۱۳۵۸
۸	قاسم علی خانصاحب بھوری	۸	بدایون	
۸	ملا جیسی بذریعہ و فدامروہہ	۸	ظہیر الدین صاحب طالب علم	۱۳۵۹
۸	خیراتی خانصاحب	۸	گوبامو ضلع ہر دوی	۱۳۶۰
۸	منشی نبی بخش صاحب لٹور کپڑا	۸	کریم اللہ جھام شاہجهانپوری	۱۳۶۱
۸	عمر خانصاحب بذریعہ و فدریل	۸	حاجی محمد حسین خانصاحب	۱۳۶۲
۸	ماسٹر محمد اسماعیل صاحب کپڑا ٹیٹل	۸	حاجی محمد حسن خانصاحب	۱۳۶۳
۸	صدیق احمد صاحب بذریعہ و فدریل	۸	سلامت اللہ خانصاحب	۱۳۶۴
۸	نور محمد صاحب گورنمنٹ پریس ٹیٹل	۸	شیر علیخانصاحب	۱۳۶۵
۸	منشی بسنت صاحب محرو و فدریل	۸	نقو خانصاحب	۱۳۶۶
۸	حافظ فخر الدین صاحب نابینا ٹیٹل	۸	شیخ امیر حسن صاحب کپڑا ٹیٹل	۱۳۶۷
۸	خلیل شاہ صاحب بسول ضلع بدایون	۸	شیخ محمد صاحب	۱۳۶۸
۸	علی بخش صاحب ٹیٹل	۸	مہتران جلسہ ندوۃ العلماء	۱۳۶۹
۸	لالہ موہن لال صاحب خراجی مینو پل	۸	ملازم عزیز خانصاحب	۱۳۷۰
۸	چندوسی ضلع مراد آباد	۸	پچی شیخ مقصود علی صاحب	۱۳۷۱



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۳۹۱	عبدالرحمن صاحب گورنٹ پرنٹ	۱۴۰۵	نام معلوم الاسم بابت قیمت لباس	۴
۱۳۹۲	لاگوری پیرشاد صاحب جمہوری	۱۴۰۶	رحمن خان صاحب سروس کلب شملہ	۴
۱۳۹۳	عبدالغفار صاحب گورنٹ پرنٹ	۱۴۰۷	محمد ضیہ صاحب	۴
۱۳۹۴	تصدق بیگ صاحب	۱۴۰۸	حسین بخش صاحب	۴
۱۳۹۵	چندہ ستورات ورد قریہ ایام	۱۴۰۹	قادر بخش صاحب	۴
	جلسہ شاہجہانپور	۱۴۱۰	خیراتی باورچی ہمانان جلسہ	
۱۳۹۶	امانت خان صاحب سروس کلب شملہ		ندوۃ العلما شاہجہانپور	۴
۱۳۹۷	سرف مشی عبدالرحیم صاحب کپورٹ	۱۴۱۱	حسین صاحب	۴
	گورنٹ پرنٹ شملہ	۱۴۱۲	عنایت اللہ صاحب	۴
۱۳۹۸	عبداللہ ملازم لطافت ملینا نصاب	۱۴۱۳	خیاطہ	۴
	شاہجہانپوری	۱۴۱۴	زود عبد الرحیم صاحب	۴
۱۳۹۹	ارخان میر ہاشم علی صاحب کپورٹ	۱۴۱۵	خادمہ	۴
	گورنٹ شملہ	۱۴۱۶	سلو بھشتی از طرف ولی وسید	
۱۴۰۰	مزدوران جلسہ ندوۃ العلما شاہجہانپور	۱۴۱۶	والدین خود	۴
۱۴۰۱	صلح محمد خان علی بی ملازم مولوی	۱۴۱۷	مجموعہ بھشتی از طرف علی اللہ و عزیز	
	سیج الوان خان صاحب رئیس شاہجہانپور	۱۴۱۸	والدین خود	۴
۱۴۰۲	سید نظام علی صاحب	۱۴۱۹	عنایت مزدور	۴
۱۴۰۳	عزت اللہ خان ملازم ریاست آنٹ	۱۴۲۰	قاسم علی صاحب رنگساز	۴
	تحصیل معرکہ ضلع سیٹاپور	۱۴۲۱	نیا ز اللہ صاحب کاشتکار	۴
۱۴۰۴	منشی محرم علی ملازم ریاست	۱۴۲۲	حافظ برکت اللہ خان صاحب	۴

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۴۲۳	فخرالدین صاحب شاهجهانپوری	۱۴۴۱	زوجه حسام الدین صاحب ایام	۴
۱۴۲۴	شیخ سیندها صاحب	۱۴۴۲	جلسه شاهجهانپور	۴
۱۴۲۵	قدر علی خان صاحب ایام جلسه	۱۴۴۳	عید و شاهجهانپوری	۴
۱۴۲۶	شاهجهانپور	۱۴۴۴	نامعلوم الاسم	۴
۱۴۲۷	امام خان صاحب کجیان شاهجهانپوری	۱۴۴۵	نامعلوم الاسم ایام جلسه شاهجهانپور	۴
۱۴۲۸	رحمن خان صاحب کجیان	۱۴۴۶	میان متوا صاحب	۴
۱۴۲۹	عبدالاکبر صاحب کجیان	۱۴۴۷	نامعلوم الاسم شاهجهانپور	۴
۱۴۳۰	غلام امام محجام شاهجهانپوری	۱۴۴۸	خلیل بهشتی - وفد امر و به	۴
۱۴۳۱	ملازم شفیق الله صاحب	۱۴۴۹	رضانی وفد بریلی	۴
۱۴۳۲	وهومن بستری	۱۴۵۰	دراز خان صاحب زمردی گدازم	۴
۱۴۳۳	آئی بخش نانپز	۱۴۵۱	سید تاج محمد حسین کپور بیسیکشن نمبر ۱	۴
۱۴۳۴	ناصر خان صاحب	۱۴۵۲	گورنمنٹ پریس شملہ	۴
۱۴۳۵	محمد نین محجام	۱۴۵۳	میر باشم علی صاحب بیسیکشن نمبر ۲	۴
۱۴۳۶	شیخ رجب علی صاحب	۱۴۵۴	گورنمنٹ پریس شملہ	۴
۱۴۳۷	برکت	۱۴۵۵	حسن الدین صاحب	۴
۱۴۳۸	حشمت خان عراجی محل حسن خان صاحب	۱۴۵۶	ولایت علی شاه صاحب	۴
۱۴۳۹	اکبر علی خان صاحب	۱۴۵۷	چراغ شاه و کریم الدین صاحب نمبر ۳	۴
۱۴۴۰	محمد دین خان صاحب پنجابی ایام	۱۴۵۸	اکبر علی صاحب	۴
۱۴۴۱	جلسه شاهجهانپور	۱۴۵۹	عبدالرحمن خان صاحب نمبر ۴	۴
۱۴۴۲	بلد یو کا جھی	۱۴۶۰	خدا بخش صاحب نمبر ۵	۴

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۴۵۹	عبداللہ صاحب نمبر گونٹ	۱۴۵۷	کریم و حمید و نجیب شاہ بھانپوری	۳
۱۴۶۰	بریس شملہ	۱۴۵۸	میان شاد محمد صاحب	۳
۱۴۶۱	عبدالغنی صاحب	۱۴۵۹	شیخ الدین صاحب گونٹ پریس شملہ	۳
۱۴۶۲	غلام حسین صاحب	۱۴۶۰	عزیز اللہ صاحب شاہ بھانپوری	۲
۱۴۶۳	میران بخش صاحب	۱۴۶۱	عبداللہ خان صاحب سروس کلب شملہ	۲
۱۴۶۴	عبدالغنی صاحب	۱۴۶۲	خدا بخش صاحب	۲
۱۴۶۵	برکت اللہ صاحب نمبر	۱۴۶۳	احمد علی صاحب	۲
۱۴۶۶	اناردارام صاحب	۱۴۶۴	شکر اللہ خان صاحب	۲
۱۴۶۷	عبدالغنی صاحب	۱۴۶۵	امام بخش صاحب شاہ بھانپوری	۲
۱۴۶۸	سراج الدین امام الدین صاحبان	۱۴۶۶	نامعلوم الاسم	۲
۱۴۶۹	ظہور احمد صاحب	۱۴۶۷	حیدر علی صاحب کادہ فروش بریلی	۲
۱۴۷۰	ممتاز حسن صاحب	۱۴۶۸	خزور شاہ بھانپور	۲
۱۴۷۱	محمد علی صاحب	۱۴۶۹	نامعلوم الاسم	۲
۱۴۷۲	حاکم علی شاہ صاحب	۱۴۷۰	بیوی صاحبہ	۲
۱۴۷۳	جعفی خان صاحب	۱۴۷۱	خادمہ	۲
۱۴۷۴	غلام احمد صاحب	۱۴۷۲	امداد حسین صاحب بریلی	۲
۱۴۷۵	بابوین بہاری صاحب اسٹنٹ	۱۴۷۳	حشمت حسین خان گائریان گل	۲
۱۴۷۶	نورین شملہ	۱۴۷۴	خان صاحب بیس شاہ بھانپور	۲
۱۴۷۷	منشی قطب الدین صاحب کپور شملہ	۱۴۷۵	جامی رحمت اللہ صاحب بریلی	۲
۱۴۷۸	سماۃ وفاق جوگن شاہ بھانپوری	۱۴۷۶	شمس الدین صاحب لعل مدرسہ	۲

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۱۲۹۶	شمس الدین صاحب علم و دین	۱۵۱۴	اکبر صاحب و قد بریلی
۱۲۹۷	حفیظ الله خا نصاحب شاجه پانوی	۱۵۱۵	وزیر خا نصاحب سیکشن نمبر ۱
۱۲۹۸	ایسالدین خا نصاحب	۱۵۱۶	محمد تقی الدین صاحب
۱۲۹۹	پیرا پیرسین ایام طبعه شاجه پانوی	۱۵۱۷	سکندر خا نصاحب
۱۳۰۰	پیر خا نصاحب	۱۵۱۸	شیخ فخر الدین صاحب سیکشن نمبر ۲
۱۳۰۱	اکبر علی خا نصاحب و دقزی	۱۵۱۹	غلام رسول صاحب
۱۳۰۲	فجن خا نصاحب و دقزی	۱۵۲۰	نواب حسن
۱۳۰۳	بادل خا نصاحب	۱۵۲۱	سراج الدین احمد صاحب
۱۳۰۴	شہامت خا نصاحب	۱۵۲۲	طیم بگ صاحب سیکشن نمبر ۳
۱۳۰۵	نصرت خا نصاحب	۱۵۲۳	گورنٹ پریس - شملہ
۱۳۰۶	میان خا نصاحب	۱۵۲۴	قرالدین صاحب دوم
۱۳۰۷	زوجه قاسم علی خا نصاحب شاجه پانوی	۱۵۲۵	سعدالدین صاحب سیکشن نمبر ۴
۱۳۰۸	حافظ عبدالحی صاحب علیگڑھی	۱۵۲۶	سراج الدین صاحب سیکشن نمبر ۵
۱۳۰۹	شیخ کفایت الله صاحب اروہہ	۱۵۲۷	روزن علی صاحب کپورٹ
۱۳۱۰	ضلع مراد آباد	۱۵۲۸	عبدالرشید صاحب کپورٹ
۱۳۱۱	شیخ عبداللہ شجار	۱۵۲۹	شیخ عبداللہ صاحب
۱۳۱۲	سلیم اللہ ملازم منشی عبدالکریم صاحب	۱۵۳۰	ممتاز احمد صاحب
۱۳۱۳	وفد اروہہ	۱۵۳۱	واجد علی خا نصاحب
۱۳۱۴	اکبر صاحب و قد بریلی		عبدالرحمن خا نصاحب
۱۳۱۵	وزیر خا نصاحب سیکشن نمبر ۲		

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۵۳۲	نور احمد صاحب شملوی	۱۵۵۲	فرزند علی شاه صاحب گورنٹ پریس شملہ	۲
۱۵۳۳	محمد اسحاق گورنٹ پریس شملہ	۱۵۵۳	جلال الدین احمد صاحب	۲
۱۵۳۴	عبدالغفار خان صاحب	۱۵۵۴	مجید حسین صاحب	۲
۱۵۳۵	بشیر احمد صاحب	۱۵۵۵	محمد عظیم صاحب	۲
۱۵۳۶	سراج الدین صاحب	۱۵۵۶	کرم بخش صاحب	۲
۱۵۳۷	نور احمد صاحب	۱۵۵۷	خضر محمد صاحب	۲
۱۵۳۸	حبیب اللہ صاحب	۱۵۵۸	قیمت فروخت	۲
۱۵۳۹	عبدالکریم صاحب	۱۵۵۹	آئی بخش صاحب کمپوزیٹر	۲
۱۵۴۰	ولی محمد صاحب	۱۵۶۰	کرم بخش صاحب	۲
۱۵۴۱	عبدالشکور صاحب	۱۵۶۱	وزیر حسن صاحب ملازم سروس کلب	۲
۱۵۴۲	سراج الدین صاحب	۱۵۶۲	آل احمد صاحب	۲
۱۵۴۳	خدا بخش صاحب نمبر	۱۵۶۳	فدا حسین صاحب	۲
۱۵۴۴	محمد زید صاحب کمپوزیٹر	۱۵۶۴	مولوی محمد حسین کمپوزیٹر گورنٹ پریس - شملہ	۲
۱۵۴۵	رحیم الدین صاحب نمبر	۱۵۶۵	میان بیٹھو ملازم روٹی گڈام	۲
۱۵۴۶	حسن خان صاحب نمبر	۱۵۶۶	مرزا جاوید بیگ صاحب	۲
۱۵۴۷	وفات اللہ صاحب نمبر	۱۵۶۷	آرٹ تحصیل مہرکہ ضلع ستیا پور	۲
۱۵۴۸	حیدر خان صاحب	۱۵۶۸	دوست محمد ملازم ریاست	۱
۱۵۴۹	اکبر علی خان صاحب	۱۵۶۹	محمد ابراہیم صاحب سروس کلب شملہ	۱
۱۵۵۰	ابراہیم خان صاحب	۱۵۷۰	غوث خان صاحب	۱

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱	واجد علی صاحب شملوی	۱۵۸۹	۱	۱۵۷۰
۲	مطرف	۱۵۹۰	۱	۱۵۷۱
۳	باز خان صاحب	۱۵۹۱	۱	۱۵۷۲
۴	قیمت علامه سلف عطیه	۱۵۹۲	۱	۱۵۷۳
۵	مولوی حبیب الرحمن خان صاحب		۱	۱۵۷۴
۶	رئیس بھیکن پو پوروت لوی غلام محمد		۱	۱۵۷۵
فہرست چندہ و ہندوگان خزانہ محمدیہ بابت سال ششم			۱	۱۵۷۶
			۱	۱۵۷۷
			۱	۱۵۷۸
			۱	۱۵۷۹
۷	مولوی سلیم الزمان خان صاحب	۱۵۹۳	۱	۱۵۸۰
۸	مجتبیٰ اگر ملک مالوہ		۱	۱۵۸۱
۹	حافظ محمد سعید صاحب اہلہ ٹک	۱۵۹۴	۱	۱۵۸۲
۱۰	بند و بست قصبہ مارہرہ ضلع		۱	۱۵۸۳
۱۱	ایٹھ		۱	۱۵۸۴
۱۲	حاجی عبدالرحیم صاحب بن حاجی	۱۵۹۵	۱	۱۵۸۵
۱۳	اسمعیل مرحوم بخشی بازار کنگ		۱	۱۵۸۶
۱۴	مطرف چندہ از کا کوری	۱۵۹۶	۱	۱۵۸۷
۱۵	منشی احمد حسن صاحب بیٹا تعلیمات	۱۵۹۷	۱	۱۵۸۸
۱۶	ریاست راسپور		۱	۱۵۸۹
۱۷	منشی محمد عاصم صاحب رہرہ ضلع ایٹھ	۱۵۹۸	۱	۱۵۹۰

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۱	منشی عبدالرفیع صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۱۰	دار وند عبدالصمد صاحب و منشی عبدالرحمن صاحب	۱۵۹۹
۱۰	ابنمنا محمد یوسف صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۱۱	خان بهادر منشی اطر علی صاحب وکیل لکھنؤ	۱۶۰۰
۵	منشی احمد علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۱۲	عبداللہ حاجی احمد صاحب اعترلا اسٹریٹ کلکتہ	۱۶۰۱
۶	منشی سلطان حسن صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۱۳	منشی سرفراز علی صاحب بی اے رئیس فیض آباد	۱۶۰۲
۶	منشی تاج حسین صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۱۴	منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۰۳
۴	منشی افتخار حسین صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۱۵	منشی ساجد علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۰۴
۳	منشی عبدالعلی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۱۶	منشی کرامت حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی	۱۶۰۵
			منشی اعجاز علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۰۶
			ڈپٹی مولوی امجد علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۰۷
			منشی اشرف علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۶۰۸
				۱۶۰۹

# فہرست خاندان موقوفہ حوالہ شاہی ہما پورین دار اسکے حاصل ہوئیں

سلسلہ	نام واقفین کیلئے گان حقیقت	موت کی تاریخ	تعداد زمین	تعداد زمین	تعداد زمین	تعداد زمین	تعداد زمین	تعداد زمین
۱۶۱۷	مولوی شاہ عبدالواحد خان صاحب نقشبندی رئیس محلہ تارین بہادر گنج شاہ ہما پور	ہندو پور محلہ اول برکتہ گوری متعلق تخصیص ملہ	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۶۱۸	مسماۃ بنی بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالواحد خان صاحب نقشبندی رئیس شاہ ہما پور	ہندو پور محلہ برگہ کاغذ تخصیص ملہ	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۶۱۹	بنی بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالواحد خان صاحب نقشبندی رئیس شاہ ہما پور	ہندو پور محلہ برگہ کاغذ تخصیص ملہ	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۶۲۰	مسماۃ رحیم النساء بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد سراج الزمان خان صاحب رئیس شاہ ہما پور	ہندو پور محلہ دوم برکتہ گوری متعلق تخصیص ملہ	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۶۲۱	ملک محمود خان صاحب لدلک غلام محمی الدین خان صاحب کنڈیا خیل شاہ ہما پور	خاص محلہ لا تراہی	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۶۲۲	محمد حسین خان صاحب محلہ علی زئی شاہ ہما پور	ہندو پور محلہ برگہ کاغذ تخصیص ملہ	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰



ردیف	نام و لقب و بیگ کنندگان محبت	منطقه و بیگ	تعداد و قیمت و نوع	تعداد و قیمت و نوع	تعداد و قیمت و نوع	تعداد و قیمت و نوع	تعداد و قیمت و نوع	تعداد و قیمت و نوع
۱۶۲۳	احمد حسین خان صاحب محله علی نئی شا بهما نیور	بیگه ۳ بیسوه ارضی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶۲۴	شیخ عبدالغنی صاحب محله حسین پور اراشا بهما نیور	موتوبولی تھور سید پور پرگنه شا بهما نیور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶۲۵	شیخ نصیر الله و شیخ شکر الله چودھری محمد زئی شا بهما نیور	۸ بیگه ۹ بیسوه ارضی غلام	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶۲۶	مسماة صفری بیگم صاحبہ زوجہ اسرار حسین خان صاحب محله متانی شا بهما نیور	سکری پرگنه کانت سلطان تحصیل شا بهما نیور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶۲۷	حیدر حسین خان صاحب محله زیر قلعہ شا بهما نیور	۶ بیگه غلام نیری ۲۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶۲۸	ملک سخاوت علی خان ولد ملک نظام علی خان ساکن شا بهما نیور محله همان شاه	۳۲ بیگه غلام ۳ بیسوه نیری ۱۲۲۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶۲۹	مسماة مننی زوجہ کلن خان قوم شیخ ساکن چندوسی پرگنه بلاری صلمر او آباد	چندوسی پرگنه ۱۱ خان ۱۱ خان ۱۱ خان	۰	۰	۰	۰	۰	۰

بر ان کل منافع  
الدرم  
۵۰

# فهرست چند همیزبانی جانشینان و علما منعقد شاهجهانپور

ردیف	نام نامی	تعداد	ردیف	نام نامی	تعداد
۱۶۳۰	راجہ عبداللہادی خانصاحب کٹ	۱	۱۶۳۸	گاری پورہ شاہجہان پور	۱
۱۶۳۱	ضلع شاہجہانپور	۱	۱۶۳۹	عبدالعلی خانصاحب معرفت خان	۱
۱۶۳۲	چودھری شکر اللہ صاحب نظر اللہ	۱	۱۶۴۰	محمد اسماعیل صاحب وکیل اسی نئی	۱
۱۶۳۳	صاحب زلف برادری کاؤتقبا	۱	۱۶۴۱	شاہجہان پور	۱
۱۶۳۴	محمد محمد زئی شاہجہانپور	۱	۱۶۴۲	چندہ اہل محلہ محمد زئی معرفت خان	۱
۱۶۳۵	مولوی حاجی عبدلولو ابد خانصاحب	۱	۱۶۴۳	میاں صاحب خلیفہ سید بوکھسین نئی	۱
۱۶۳۶	رئیس شاہجہانپور	۱	۱۶۴۴	میاں صاحب	۱
۱۶۳۷	مولوی عبدلرافع خانصاحب ٹکڑی کلکٹر	۱	۱۶۴۵	ملک حافظ محمد کفایت اللہ خانصاحب	۱
۱۶۳۸	دریس شاہجہانپور	۱	۱۶۴۶	محلہ خلیل شاہجہانپور	۱
۱۶۳۹	معرفت حاجی کرم علی صاحب	۱	۱۶۴۷	شیخ غلام علی صاحب راولپنڈی	۱
۱۶۴۰	چودھری سبزی فروش زبردان	۱	۱۶۴۸	نیرایہ منی آڈر محمد زئی شاہجہانپور	۱
۱۶۴۱	چوہدری شاہجہانپور	۱	۱۶۴۹	تجمل حسین خانصاحب ہاتھی تھان	۱
۱۶۴۲	چودھری ضیف اللہ صاحب تاجر	۱	۱۶۵۰	منشی محمد رفعت علی صاحب بیک ٹرپورہ	۱
۱۶۴۳	محمد زئی شاہجہان پور	۱	۱۶۵۱	حافظ محمد اسماعیل صاحب کیل تارین	۱
۱۶۴۴	ڈپٹی عثمان خانصاحب پختہ تارا	۱	۱۶۵۲	خان بہادر محمد سخاوت حسین صاحب	۱
۱۶۴۵	محمد عبدلرزاق خانصاحب ٹکڑی چوہاں	۱	۱۶۵۳	برایونی وکیل جھنڈا اکلان شاہجہانپور	۱
۱۶۴۶	بابو رفیع اللہ خانصاحب معرفت	۱	۱۶۵۴	حکیم بشیر اللہ خانصاحب بیک زئی	۱
۱۶۴۷	منشی رفعت علی صاحب رئیس	۱	۱۶۵۵	حاجی محمد سعید خانصاحب ٹکڑی چوہاں	۱

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۱۶۴۸	عبدالمجید خان صاحب داکتر زنگی چوپال	۱۶۶۰	سلامت الله خان صاحب انسپکٹر
۱۶۴۹	شاهجهان پور	۱۶۶۱	رنگی چوپال شاہجهانپور
۱۶۵۰	علی محمد خان صاحب سوداگر زنگی چوپال	۱۶۶۲	نادر زمان خان صاحب علی زئی
۱۶۵۱	شاهجهان پور	۱۶۶۳	احمد حسن خان صاحب علی زئی
۱۶۵۲	سید غلام محی الدین صاحب ٹیپو	۱۶۶۴	حبیب اللہ خان صاحب علی زئی
۱۶۵۳	احمد حسن خان صاحب عرف جمعہ	۱۶۶۵	خورشید علی میاں صاحب گلہ
۱۶۵۴	خان صاحب خلیل شاہجهانپور	۱۶۶۶	منشی التفات حسین صاحب
۱۶۵۵	محمد احمد میاں صاحب نیرہ موٹے	۱۶۶۷	وکیل ناجو خیل شاہجهان پور
۱۶۵۶	میاں صاحب تراہی شاہجهانپور	۱۶۶۸	حافظ محمد برکت علی صاحب پٹی
۱۶۵۷	محمد عبداللہ خان صاحب انسپکٹر	۱۶۶۹	شیخ اسیر حسن صاحب باقر زئی
۱۶۵۸	سرفراز منشی محمد رفعت علی صاحب	۱۶۷۰	شاہجهان پور
۱۶۵۹	گماڑی پورہ شاہجهانپور	۱۶۷۱	منظر حسین خان صاحب بیٹیشن
۱۶۶۰	قدرت اللہ خان صاحب انسپکٹر	۱۶۷۲	محمد منظر حسین خان صاحب خلیل
۱۶۶۱	محمد شاہجهانپور	۱۶۷۳	غلام غوث خان صاحب
۱۶۶۲	علی حسن خان صاحب باقر زئی	۱۶۷۴	فضل حسین خان صاحب تحصیلدار
۱۶۶۳	زوجہ لطف علیا خان صاحب علی زئی	۱۶۷۵	سر وہی پنشنر رنگ عملا شاہجهانپور
۱۶۶۴	داروغہ امداد حسین خان صاحب	۱۶۷۶	زوجہ ابوالحسن خان صاحب مرحوم
۱۶۶۵	باتھی تھان شاہجهان پور	۱۶۷۷	خلیل شاہجهانپور
۱۶۶۶	محمد اکبر علی خان صاحب لاکڑا	۱۶۷۸	احمد علی خان صاحب تارین
۱۶۶۷	خان بہادر ذاکر کرامت اللہ خان	۱۶۷۹	اسیر حسن خان صاحب خلیل

ردیف	نام نامی	تاریخ	ردیف	نام نامی	تاریخ
۱۶۷۵	حامد حسین خان صاحب با تھی تھان	۱۶۸۶	۱۶۸۶	عبدالرشید خان صاحب پختہ تالاب	۱۶۸۶
۱۶۷۶	شاهجہان پور	۱۶۸۷	۱۶۸۷	شاہجہان پور	۱۶۸۷
۱۶۷۷	غیاث حسین خان صاحب با تھی تھان	۱۶۸۸	۱۶۸۸	عبدلقدار خان صاحب مہمند	۱۶۸۸
۱۶۷۸	شاهجہان پور	۱۶۸۹	۱۶۸۹	محمد ولی خان صاحب پختہ تالاب	۱۶۸۹
۱۶۷۹	محمد نیاز الدین صاحب غلت شیخ	۱۶۹۰	۱۶۹۰	محمد مظہر حسین خان صاحب غیل	۱۶۹۰
۱۶۸۰	محمد نیر الدین صاحب زکوہ غنی ہل	۱۶۹۱	۱۶۹۱	دوست محمد خان صاحب ماسٹر	۱۶۹۱
۱۶۸۱	ساکن مہمند شاہجہان پور	۱۶۹۲	۱۶۹۲	اسکول ساکن شاہجہان پور	۱۶۹۲
۱۶۸۲	منشی عبدالرحمن صاحب ملازم سب	۱۶۹۳	۱۶۹۳	از سہارن پور بذریعہ می آرڈر	۱۶۹۳
۱۶۸۳	معرفت فضل حسین خان صاحب گلا	۱۶۹۴	۱۶۹۴	خان بہادر خان صاحب ساکن لکرا	۱۶۹۴
۱۶۸۴	شاہجہان پور	۱۶۹۵	۱۶۹۵	شاہجہان پور	۱۶۹۵
۱۶۸۵	خان بہادر منشی عبدالحق صاحب	۱۶۹۶	۱۶۹۶	منشی محمد حسین صاحب کیل چورہ	۱۶۹۶
۱۶۸۶	معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب	۱۶۹۷	۱۶۹۷	سید محمد نور اسماعیل صاحب جھڑا کلا	۱۶۹۷
۱۶۸۷	بیلی بھیت گاڑی پورہ شاہجہان پور	۱۶۹۸	۱۶۹۸	احسان خان صاحب کیل چورہ	۱۶۹۸
۱۶۸۸	مولوی رضی الدین صاحب بلا بونی	۱۶۹۹	۱۶۹۹	داروغہ سید واجد علی میان صاحب	۱۶۹۹
۱۶۸۹	وکیل ملا خیل شاہجہان پور (بذریعہ نوٹ)	۱۷۰۰	۱۷۰۰	ولی ناک شاہجہان پور	۱۷۰۰
۱۶۹۰	صبح الدین میان صاحب کلا شاہجہان پور	۱۷۰۱	۱۷۰۱	مرزا نیاز بیگ صاحب لکرا	۱۷۰۱
۱۶۹۱	قاسم علی میان صاحب لکرا	۱۷۰۲	۱۷۰۲	فرید الدین خان صاحب ڈبی کلکٹر	۱۷۰۲
۱۶۹۲	نیشہ علی خان صاحب انسپکٹر علی	۱۷۰۳	۱۷۰۳	گاڑی پورہ شاہجہان پور	۱۷۰۳
۱۶۹۳	معرفت علی الخفوری صاحب بودھ پور	۱۷۰۴	۱۷۰۴	محمد حمید علی خان صاحب تارین	۱۷۰۴
۱۶۹۴	حاجی عبد الرحمن خان صاحب قرنی	۱۷۰۵	۱۷۰۵	بہادر گنج شاہجہان پور	۱۷۰۵

شماره	نام نامی	شماره	نام نامی	شماره
۱۶۹۹	مولوی محمد اعظم شاه صاحب صفت	۱۶۱۲	فرید الله خان صاحب علی زنی شاہجہانپور	۱
۱۷۰۰	رسالہ اکمل النشور تاجوخیل شاہجہانپور	۱۶۱۳	حافظ امام الدین صاحب باقر زنی	۱
۱۷۰۱	ناصر علی خان صاحب باہو زنی	۱۶۱۴	شاہجہانپوری دارغا زیور بندر لکھنؤ	۱
۱۷۰۲	قاضی سید محمد حسن میان صاحب جھنڈا	۱۶۱۵	محمد ظاہر خان صاحب جہاں پور	۱
۱۷۰۳	کمان شاہجہان پور	۱۶۱۶	معرفت حاجی مولوی عبدالوہاب خان صاحب	۱
۱۷۰۴	ڈاکٹر لطیف علی خان صاحب پنشنر	۱۶۱۷	منشی احمد حسن خان صاحب معرفت	۱
۱۷۰۵	تاجوخیل شاہجہانپور	۱۶۱۸	منشی محمد رفعت علی صاحب گڑھی پور	۱
۱۷۰۶	برایت حسین خان صاحب خلعت	۱۶۱۹	شاہجہانپور	۱
۱۷۰۷	شیر بہادر خان صاحب غلیل شاہجہانپور	۱۶۲۰	محمد اسحاق خان صاحب معرفت منشی	۱
۱۷۰۸	محفوظ علی صاحب مہند گڑھی	۱۶۲۱	محمد رفعت علی صاحب کس گڑھی پور	۱
۱۷۰۹	مولوی فضل الرحمن صاحب محمد زنی	۱۶۲۲	شاہجہان پور	۱
۱۷۱۰	فصاحت اللہ خان صاحب امین فی	۱۶۲۳	سلامت اللہ خان صاحب اکبر جاتی پور	۱
۱۷۱۱	نقشبند خان صاحب سب انسپکٹر	۱۶۲۴	شاہجہان پور	۱
۱۷۱۲	سردی ضلع بریلی ساکن شاہجہانپور	۱۶۲۵	منشی انوار حسین صاحب وکیل	۱
۱۷۱۳	زود جہاں بر حسن خان صاحب امین	۱۶۲۶	معرفت نائب تحصیلدار صاحب	۱
۱۷۱۴	لبسولی متانی شاہجہانپور	۱۶۲۷	پوایان ضلع شاہجہان پور	۱
۱۷۱۵	عبد القادر خان صاحب غلیل	۱۶۲۸	محمد اسماعیل خان صاحب سب انسپکٹر	۱
۱۷۱۶	غلام حیلانی خان صاحب	۱۶۲۹	معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہانپور	۱
۱۷۱۷	مولوی ضیاء الحسن صاحب رئیس	۱۶۳۰	سید محمد امین الدین صاحب معرفت نائب	۱
۱۷۱۸	نیکھراون شاہجہانپور وکیل منصفی الہر	۱۶۳۱	تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہانپور	۱

ردیف	نام نامی	تاریخ	نام نامی	تاریخ
۱۴۲۱	ملک اکبر خان صاحب تابوخیل	۱۴۲۱	شاهجهان پور	۱۴۲۱
۱۴۲۲	جمیب احمد خان صاحب عزیز	۱۴۲۲	محمد فخر الدین خان صاحب	۱۴۲۲
۱۴۲۳	احمد خان صاحب متانی شاهجهانپور	۱۴۲۳	ملک سخاوت علی خان صاحب مشهور	۱۴۲۳
۱۴۲۴	حافظ محمود خان صاحب مہمند	۱۴۲۴	شاهجهان پور	۱۴۲۴
۱۴۲۵	روشن علی خان صاحب خویش	۱۴۲۵	شیخ ششاد علی صاحب کپوڑہ	۱۴۲۵
۱۴۲۶	ابو الحسن خان صاحب مرحوم مہمند	۱۴۲۶	شفافانہ خلیل شاہجهانپور	۱۴۲۶
۱۴۲۷	جلال نگر شاہجهان پور	۱۴۲۷	حسن علی خان صاحب عرف حسن خان	۱۴۲۷
۱۴۲۸	عبدالرؤف خان صاحب ڈاکٹر	۱۴۲۸	صاحب باڈوڑی شاہجهانپور	۱۴۲۸
۱۴۲۹	مہمند جلال نگر شاہجهان پور	۱۴۲۹	ملک انشد صاحب سبزی فروش	۱۴۲۹
۱۴۳۰	محمد عرفان خان صاحب تارین	۱۴۳۰	محمد زئی شاہجهانپور	۱۴۳۰
۱۴۳۱	مولوی علیم الدین صاحب متانی	۱۴۳۱	احمد شاہ خان صاحب محمد شاہ	۱۴۳۱
۱۴۳۲	حیدر حسین خان صاحب بالائی قلعہ	۱۴۳۲	خان صاحب پسران محمد عرفان صاحب	۱۴۳۲
۱۴۳۳	کرم علی خان صاحب بلین امیرنی	۱۴۳۳	محمد زئی شاہجهانپور	۱۴۳۳
۱۴۳۴	محمود صادق علی صاحب معرفت منشی	۱۴۳۴	شیخ عبدالغفور صاحب لودھی پور	۱۴۳۴
۱۴۳۵	رفت علی صاحب گازی پورہ شاہجهانپور	۱۴۳۵	محمد شفاعت انشد خان صاحب	۱۴۳۵
۱۴۳۶	شیخ حامد حسن صاحب نصف پوٹا	۱۴۳۶	گلارہ پورہ شاہجهان پور	۱۴۳۶
۱۴۳۷	منطق شاہجهانپورہ معرفت سستید	۱۴۳۷	مولوی قدوم بخش صاحب مختار	۱۴۳۷
۱۴۳۸	امین الدین صاحب نائب تحصیلدار	۱۴۳۸	پوٹان منطع شاہجهانپور	۱۴۳۸
۱۴۳۹	بلند خان صاحب معرفت محمد علی لکھنوی	۱۴۳۹	احمد سوا خان صاحب حیات پورہ	۱۴۳۹

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۴۴۳	محمد زئی شاهجهان پور	۱۴۴۳	عجائب علیا خا نصاحب ثارین شاهجهانپور	۱۴۴۳
۱۴۴۴	محمد امین خان صاحب باقزئی	۱۴۴۴	ابوالحسن خان صاحب بگی چوپال	۱۴۴۴
۱۴۴۵	منشی شیخ ابرار حسین صاحب	۱۴۴۵	قدرت خان صاحب این زئی	۱۴۴۵
۱۴۴۶	غفار عام معرفت منشی فرست صاحب	۱۴۴۶	ملک شیخ طهمان جب	۱۴۴۶
۱۴۴۷	محمد زئی شاهجهان پور	۱۴۴۷	عبدالکریم خان صاحب ملاخیل	۱۴۴۷
۱۴۴۸	منشی علی حسین صاحب کارند	۱۴۴۸	حافظ عبدالغنی خان صاحب بگی چوپال	۱۴۴۸
۱۴۴۹	معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب	۱۴۴۹	محمد فضل خان صاحب معرفت	۱۴۴۹
۱۴۵۰	محمد زئی شاهجهان پور	۱۴۵۰	محمد رفیع الدین خان صاحب	۱۴۵۰
۱۴۵۱	منشی شیخ محمود احمد صاحب گردادر	۱۴۵۱	حاجی فیض الله خان صاحب خلیفه	۱۴۵۱
۱۴۵۲	معرفت منشی رفعت علی صاحب	۱۴۵۲	تارین ضلع شاهجهان پور	۱۴۵۲
۱۴۵۳	محمد زئی شاهجهان پور	۱۴۵۳	سید سلیم شاه صاحب تاجخیل	۱۴۵۳
۱۴۵۴	سید دلاور علی صاحب پنج معرفت	۱۴۵۴	صاحب علیا خا نصاحب عون موئی	۱۴۵۴
۱۴۵۵	منشی رفعت علی صاحب محمد زئی	۱۴۵۵	خان صاحب علی زئی شاهجهانپور	۱۴۵۵
۱۴۵۶	شاهجهان پور	۱۴۵۶	منظر حسن خان صاحب اتھی خان	۱۴۵۶
۱۴۵۷	مولوی انظار الحق صاحب بریل	۱۴۵۷	کرم علی خان صاحب کن لکرا	۱۴۵۷
۱۴۵۸	معرفت منشی رفعت علی صاحب	۱۴۵۸	دار و قریب نیاز الله خان صاحب	۱۴۵۸
۱۴۵۹	محمد زئی شاهجهان پور	۱۴۵۹	قاسم میان صاحب کلان	۱۴۵۹
۱۴۶۰	محمد نیاز علی خان صاحب اکڑانته	۱۴۶۰	سید بشیر الدین میان صاحب ملاخیل	۱۴۶۰
۱۴۶۱	فضل احمد خان صاحب بطوزئی	۱۴۶۱	شیخ اعجاز حسین صاحب مختار عام	۱۴۶۱
۱۴۶۲	حکیم روشن علی خان صاحب جلال نگر	۱۴۶۲	معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب	۱۴۶۲

ردیف	نام نامی	تاریخ	ردیف	نام نامی	تاریخ
۱۴۶۸	محمد طافت علیخان صاحب تارین	۱۴۸۳	۱۴۶۹	ملک محمد علی خان صاحب برادر	۱۴۸۵
۱۴۶۹	شاهجهان پور	۱۴۸۴	۱۴۷۰	مولوی محمود رضا صاحب بدایونی	۱۴۸۶
۱۴۷۰	عظمت اللہ خان صاحب امین زئی	۱۴۸۵	۱۴۷۱	امیر خان صاحب قصیدہ کانت	۱۴۸۸
۱۴۷۱	شاهجهان پور	۱۴۸۶	۱۴۷۲	ملک حسن خان صاحب باروزئی	۱۴۸۹
۱۴۷۲	مولوی کاظم خان صاحب گھڑ پور	۱۴۸۷	۱۴۷۳	محمد خان صاحب	۱۴۹۰
۱۴۷۳	شاهجهان پور	۱۴۸۸	۱۴۷۴	غنائت خان صاحب	۱۴۹۱
۱۴۷۴	سید فدا علی صاحب محمد زئی شاہجهان	۱۴۸۹	۱۴۷۵	شیخ برکت صاحب	۱۴۹۲
۱۴۷۵	محمد جمیل میاں صاحب جھنڈا کلاں	۱۴۹۰	۱۴۷۶	قاسم علی خان صاحب پشتر	۱۴۹۳
۱۴۷۶	منظر علی خان صاحب امین زئی	۱۴۹۱	۱۴۷۷	ملک اکبر علی خان صاحب متانی	۱۴۹۴
۱۴۷۷	محمد مشرف حسین خان صاحب غفل	۱۴۹۲	۱۴۷۸	محمد وزیر خان صاحب مختار محمد زئی	۱۴۹۵
۱۴۷۸	برکت علی خان صاحب ہمنڈ پالنگ	۱۴۹۳	۱۴۷۹	شیخ عبد المجید صاحب غفلت	۱۴۹۶
۱۴۷۹	سید ابراہیم صاحب یس محمد زئی	۱۴۹۴	۱۴۸۰	جوئے والے محمد زئی شاہجهان پور	۱۴۹۷
۱۴۸۰	خلیفہ علیہ محمد شاہ صاحب پوسٹ	۱۴۹۵	۱۴۸۱	مولوی غلام محی الدین خان صاحب	۱۴۹۸
۱۴۸۱	پنڈ اور	۱۴۹۶	۱۴۸۲	سن زئی شاہجهان پور	۱۴۹۹
۱۴۸۲	بشیر الدین خان صاحب غفلت	۱۴۹۷	۱۴۸۳	مشیت اللہ خان صاحب امین زئی	۱۵۰۰
۱۴۸۳	نور الدین خان صاحب متانی شاہجهان پور	۱۴۹۸			
۱۴۸۴	احمد حسین خان صاحب ایکوڑ	۱۵۰۰			
۱۴۸۵	حافظ نور محمد صاحب رسترا ضلع بیا	۱۵۰۱			
۱۴۸۶	مولوی محمد انظر میاں صاحب ضلع بیا	۱۵۰۲			



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۷۹۹	منشی بدیع الدین صاحب ملازم مولوی	۱۸۰۹	منشی محمد رفعت علی صاحب گار پیوره	۱۷۹۹
۱۸۰۰	محمد سیح الزمان خان صاحب خاصه	۱۸۱۰	شا بهمان پور	۱۸۰۰
۱۸۰۱	ظهور خان صاحب کیل این کی شا بهمان پور	۱۸۱۱	شیخ طلیل الرحمن صاحب معرفت منشی	۱۸۰۱
۱۸۰۲	صدیق الله خان صاحب	۱۸۱۲	محمد رفعت علی صاحب گار پیوره	۱۸۰۲
۱۸۰۳	ریاض الله خان صاحب	۱۸۱۳	شا بهمان پور	۱۸۰۳
۱۸۰۴	شیخ واحد علی صاحب معرفت منشی محمد	۱۸۱۴	شیخ قطب الدین صاحب معرفت	۱۸۰۴
۱۸۰۵	رفعت علی صاحب گار پیوره شا بهمان پور	۱۸۱۵	منشی محمد رفعت علی صاحب گار پیوره	۱۸۰۵
۱۸۰۶	سید اسرار علی صاحب معرفت منشی	۱۸۱۶	شا بهمان پور	۱۸۰۶
۱۸۰۷	محمد رفعت علی صاحب گار پیوره	۱۸۱۷	حشمت الله خان صاحب محمد شاه شا بهمان پور	۱۸۰۷
۱۸۰۸	شا بهمان پور	۱۸۱۸	شیخ فیض محمد صاحب	۱۸۰۸
۱۸۰۹	ڈاکٹر وزیر علی خان صاحب معرفت	۱۸۱۹	محمد یوسف خان صاحب سبب جسطار	۱۸۰۹
۱۸۱۰	منشی محمد رفعت علی صاحب گار پیوره	۱۸۲۰	معرفت نائب تحصیلدار صاحب	۱۸۱۰
۱۸۱۱	شا بهمان پور	۱۸۲۱	پوایان ضلع شا بهمان پور	۱۸۱۱
۱۸۱۲	شیخ برکت علی صاحب معرفت منشی	۱۸۲۲	محمد اسد خان صاحب فرق امین معرفت	۱۸۱۲
۱۸۱۳	محمد رفعت علی صاحب گار پیوره	۱۸۲۳	نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع	۱۸۱۳
۱۸۱۴	شا بهمان پور	۱۸۲۴	شا بهمان پور	۱۸۱۴
۱۸۱۵	شیخ فرحت علی صاحب معرفت منشی	۱۸۲۵	شیخ نظام علی صاحب کفش فروش	۱۸۱۵
۱۸۱۶	محمد رفعت علی صاحب گار پیوره	۱۸۲۶	باقر زئی شا بهمان پور	۱۸۱۶
۱۸۱۷	شا بهمان پور	۱۸۲۷	خانزاده برکت الله خان صاحب	۱۸۱۷
۱۸۱۸	ملک الطاف علی خان صاحب معرفت	۱۸۲۸	بجلی پور شا بهمان پور	۱۸۱۸

شماره	نام نامی	شماره	نام نامی	شماره
۱۸۱۹	سید اعجاز شاه صاحب تاج خیل	۱۸۳۰	ابراہیم حسین خان صاحب عرف	۱۸۱
۱۸۲۰	شاهجهان پور	۱۸۳۱	ابردوغان تارین شاهجهان پور	۱۸۲
۱۸۲۱	حاجی غلام مولانا صاحب غنت	۱۸۳۲	سید نیاز احمد میان صاحب تارین	۱۸۳
۱۸۲۲	حکیم عبدالقادر خان صاحب گڑ پور	۱۸۳۳	خدا بخش ملازم سید سلیم شاه صاحب	۱۸۴
۱۸۲۳	شاهجهان پور	۱۸۳۴	تاج خیل شاهجهان پور	۱۸۵
۱۸۲۴	محمد حفیظ اللہ خان صاحب سالار	۱۸۳۵	حافظ احمد حسین خان صاحب چشتی	۱۸۶
۱۸۲۵	پنشنر خلیل شاهجهان پور	۱۸۳۶	باقی عثمان شاهجهان پور	۱۸۷
۱۸۲۶	حافظ محمد جعفر خان صاحب بنگ علا	۱۸۳۷	نواب نیاز الدین خان صاحب	۱۸۸
۱۸۲۷	شاهجهان پور	۱۸۳۸	گلدر ۱ شاهجهان پور	۱۸۹
۱۸۲۸	ملک نفعو خان صاحب گلدر شاهجهان پور	۱۸۳۹	مرزا باقر بیگ صاحب کارندہ سیت	۱۹۰
۱۸۲۹	منشی محمد سعید خان صاحب ملازم	۱۸۴۰	معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب سیک	۱۹۱
۱۸۳۰	علی بھائی باقی عثمان شاهجهان پور	۱۸۴۱	محمد زئی شاهجهان پور	۱۹۲
۱۸۳۱	عنایت علی خان صاحب الین زئی	۱۸۴۲	منشی امداد حسین صاحب سیہ نویس	۱۹۳
۱۸۳۲	حاجی غلام محمد الدین صاحب	۱۸۴۳	معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب	۱۹۴
۱۸۳۳	نصرت زئی شاهجهان پور	۱۸۴۴	محمد زئی شاهجهان پور	۱۹۵
۱۸۳۴	محمد جمیل الدین میان صاحب خیل	۱۸۴۵	شیخ الانجنر صاحب نندار و رئیس معرفت منشی	۱۹۶
۱۸۳۵	نظام علی خان صاحب عرف علیخان	۱۸۴۶	محمد رفعت علی صاحب حمزہ کی شاہجهان پور	۱۹۷
۱۸۳۶	علی زئی شاهجهان پور	۱۸۴۷	منشی ضامن حسین خان صاحب مختار عام	۱۹۸
۱۸۳۷	حبیب اللہ خان صاحب معرفت محمد	۱۸۴۸	میرزا علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی	۱۹۹
۱۸۳۸	فوز الدین خان صاحب	۱۸۴۹	صاحب محمد زئی شاهجهان پور	۲۰۰

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۸۳۹	منشی رحم الله خانصاحب مختار رامور سنگه معرف منشی محمد رفعت علی صاحب	۱۸۴۹	سید فلاح حسین صاحب نقطنویس تحصیل محمد زئی شاهجهان پور	۱
۱۸۴۰	سید الطاف علی صاحب بنین و منیدا معرفت منشی رفعت علی صاحب	۱۸۵۰	ابرا حسین خانصاحب سن زئی شاهجهان پور	۲
۱۸۴۱	حکیم درایت الله خانصاحب بگی چوپال شاهجهان پور	۱۸۵۱	ابرا حسن خانصاحب قانویگی تاجوخیل شاهجهان پور	۳
۱۸۴۲	محمد روشن علی خانصاحب ترین شاهجهان پور	۱۸۵۲	غلام قادر خانصاحب مهند جلال نگر شاهجهان پور	۴
۱۸۴۳	شیخ عبدالوهاب صاحب منظر گنج شاهجهان پور	۱۸۵۳	ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب مهند جلال نگر شاهجهان پور	۵
۱۸۴۴	محمد مصبیح الدین خانصاحب باروزئی شاهجهان پور	۱۸۵۴	حبیب الله خانصاحب باروزئی شاهجهان پور	۶
۱۸۴۵	کرامت الله خانصاحب باروزئی عبدالرحمن خانصاحب	۱۸۵۵	حیدر علی خانصاحب پشتر باروزئی شاهجهان پور	۷
۱۸۴۶	اسد علی خانصاحب مولوی سید عبدالواحد صاحب	۱۸۵۶	منشی محمد حسین صاحب شفا خانہ محمد زئی شاهجهان پور	۸
۱۸۴۸	قصہ راہبا ضلع شاهجهان پور			

ردیف	نام نامی	تاریخ	نام نامی	تاریخ
۱۸۵۸	غفلت اللہ خان صاحب ل چوینہ	۱۸۷۴	مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب	۱۸۷۴
۱۸۵۹	والے محمد زئی شاہجہان پور	۱۸۷۵	مسماۃ مقصودن روجہ شیخ بدھو	۱۸۷۵
۱۸۶۰	حافظ غلام حسین صاحب محمد زئی	۱۸۷۶	انشار اللہ خان صاحب حیات پور	۱۸۷۶
۱۸۶۱	شیرن خان صاحب	۱۸۷۷	شاہجہان پور	۱۸۷۷
۱۸۶۲	نور خان صاحب	۱۸۷۸	عنایت اللہ خان صاحب جلیت پور	۱۸۷۸
۱۸۶۳	سید رحیم الدین میانہ صاحب خٹہ	۱۸۷۹	شاہجہان پور	۱۸۷۹
۱۸۶۴	اسد علی خان صاحب	۱۸۸۰	منشی غلام عباس صاحب کلرک	۱۸۸۰
۱۸۶۵	غلام حسین خان صاحب درس	۱۸۸۱	پوایان ضلع شاہجہان پور	۱۸۸۱
۱۸۶۶	شیخ انور علی صاحب	۱۸۸۲	معرفت نائب تحصیلدار صاحب	۱۸۸۲
۱۸۶۷	منظر علی خان صاحب امین زئی	۱۸۸۳	منشی سید ولی اللہ صاحب بخش	۱۸۸۳
۱۸۶۸	محمد حسن خان صاحب بارڈوئی	۱۸۸۴	پوایان ضلع شاہجہان پور معرفت	۱۸۸۴
۱۸۶۹	نور حسن خان صاحب کلرک	۱۸۸۵	نائب تحصیلدار صاحب	۱۸۸۵
۱۸۷۰	ملک عبون علی خان صاحب خٹہ	۱۸۸۶	منشی قدرت علی صاحب سزاوول	۱۸۸۶
۱۸۷۱	کنی لال صاحب ماسٹر بیادریگ	۱۸۸۷	کورٹ پوایان شاہجہان پور	۱۸۸۷
۱۸۷۲	شاہجہان پور	۱۸۸۸	مسماۃ موتی بیگم صاحبہ زمیندار	۱۸۸۸
۱۸۷۳	منظر حسین خان صاحب مہمند	۱۸۸۹	امر سٹا شاہجہان پور معرفت	۱۸۸۹
۱۸۷۴	جلال نگر شاہجہان پور	۱۸۹۰	نائب تحصیلدار صاحب	۱۸۹۰
۱۸۷۵	شاہ منور صاحب الہ آبادی	۱۸۹۱	شیخ رمضان معرفت نائب	۱۸۹۱
۱۸۷۶	معرفت حافظ امام الدین صاحب	۱۸۹۲	تحصیلدار صاحب پوایان ضلع	۱۸۹۲
۱۸۷۷	منشی محمد حسین صاحب ملازم	۱۸۹۳	شاہجہان پور	۱۸۹۳

شماره	نام نامی	شماره	نام نامی	شماره
۱۸۸۳	شیخ منور علی صاحب درس معرفت	۱۸۸۹	حاجی محمد حسن خان صاحب قاضی خیل	۱
۱۸۸۴	نائب تحصیلدار صاحب پوایان	۱۸۹۰	شاهجهان پور	۲
۱۸۸۵	شیخ فرزند علی صاحب معرفت	۱۸۹۱	حافظ سیف اللہ خان صاحب	۳
۱۸۸۶	نائب تحصیلدار صاحب پوایان	۱۸۹۲	کپوڈر شفا خان پوایان	۴
۱۸۸۷	شاهجهان	۱۸۹۳	عبدالغزنی خان صاحب کپوڈر	۵
۱۸۸۸	منشی ولی اللہ بیگ صاحب	۱۸۹۴	شفا خان تارین شاهجهان پور	۶
۱۸۸۹	گرو اور معرفت نائب تحصیلدار	۱۸۹۵	مولوی قاسم علی صاحب مخمڑی	۷
۱۸۹۰	صاحب پوایان شاهجهان پور	۱۸۹۶	شاهجهان پور	۸
۱۸۹۱	منشی شیخ رحیم بخش صاحب کازند	۱۸۹۷	ڈاکٹر قاسم علی خان صاحب مخمڑی	۹
۱۸۹۲	معرفت نائب تحصیلدار صاحب	۱۸۹۸	شاهجهان پور	۱۰
۱۸۹۳	پوایان شاهجهان پور	۱۸۹۹	محمد حسین خان صاحب جمعدار	۱۱
۱۸۹۴	حاجی و احد اللہ خان صاحب معرفت	۱۹۰۰	تعمیلی معرفت نائب تحصیلدار	۱۲
۱۸۹۵	سید فخر عالم سیان صاحب مخمڑی	۱۹۰۱	صاحب پوایان شاهجهان پور	۱۳
۱۸۹۶	شاهجهان پور	۱۹۰۲	خیرخواہ ندوہ	۱۴
۱۸۹۷	نام معلوم الاسم			

بقایا گذشته مع سنوات العالیه

تفصیل بقایا

وفز ندوة العلماء	.....	۱۶۸
دارالعلوم	.....	۱۶۸
وظیفہ مصر	.....	۱۶۸
اشاعت الاسلام	.....	۱۶۸
خزانہ عمائد	.....	۱۶۸
دارالافتا	.....	۱۶۸

تفصیل مدنی سال پنجم از شوال ۱۳۸۵ھ

تا رمضان ۱۳۸۶ھ

تفصیل

چند و کتب	.....	۱۶۸
عظیمہ سرکار عالی والی دکن	.....	۱۶۸
امیر الامرا شیخ بہاؤ الدین صاحب الامامیہ جوہار	.....	۱۶۸
شیخ وحید الدین صاحب نیل الکرنی میرٹھ	.....	۱۶۸
مفتی عظیمہ	.....	۱۶۸
قیمت کتب	.....	۱۶۸
ادارہ العلوم	.....	۱۶۸
اشاعت الاسلام	.....	۱۶۸
دارالافتا	.....	۱۶۸
خزانہ عمائد	.....	۱۶۸
زکوٰۃ	.....	۱۶۸

کل مدنی مع بقایای سالہای گذشتہ و سال پنجم

معارف سال پنجم تا روز آخر دسمبر ۱۳۸۵ھ تا شوال ۱۳۸۶ھ

باقی آخر رمضان ۱۳۸۵ھ

نقشہ جمع خرچ و فز ندوة العلماء بیتہ سال پنجم من ابتداء ماہ شوال ۱۳۸۵ھ تا آخر رمضان ۱۳۸۶ھ

تنخواہ ملازمین دفتر دارالعلوم ندوۃ العلماء بابت سال پنجم من  
ابتداء ماہ شوال ۱۳۱۷ھ لغایت آخر رمضان ۱۳۱۸ھ

کفیت	ایام کارکردگی	نام ملازم مع غمہ	نمبر
بوجہ تخفیف مصارف کو مددگار صاحب کی ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ سے ماہ ہمار بجائی ۱۳۱۸ھ میں کر دی گئی اور ہجادی الاولیٰ ۱۳۱۸ھ تک ۱۲ روپیہ شرح پر ہر ایسے ہجری کی کی واقع ہوئی۔	۱۲ ماہ من ابتداء ماہ شوال ۱۳۱۷ھ لغایت رمضان ۱۳۱۸ھ	مولوی سید محمد عبدالحی صاحب مددگارانظم	۱
بوجہ تخفیف مصارف ۱۲ ربیع الثانی کو سرشتہ دار تخفیف میں آگئے۔	۱۲ ماہ من ابتداء ماہ شوال ۱۳۱۷ھ لغایت ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ	مولوی محمد عبداللطیف صاحب مفتی ندوہ	۲
بوجہ تخفیف مصارف ۱۲ ربیع الثانی کو سرشتہ دار تخفیف میں آگئے۔	۱۲ ماہ من ابتداء ماہ شوال ۱۳۱۷ھ لغایت ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ	مولوی سید احمد حسن صاحب ششترہ دار ندوہ	۳
جائزہ تفریقین مقدمہ ہجادی الثانی سے محرم کی تنخواہ میں مگر اضافہ کیا گیا اور بجائے ۱۲ روپیہ کے گئے	۱۲ ماہ من ابتداء ماہ شوال ۱۳۱۷ھ لغایت رمضان ۱۳۱۸ھ	محمد علی محرر ندوۃ العلما	۴

کیفیت	ایام کارکردگی	تفصیل	نام ملازم معتمد	نمبر
آپ کا تقریر یکم رجب ۱۳۱۵ھ سے ہشامہ ۱۳۱۶ھ	۱۰۹	من ابتدای یکم رجب لغایت آخر رمضان ۱۳۱۵ھ	مورافقا مولوی عبدالشکور صاحب مدرس	۵
آپ کا تقریر ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ سے ہشامہ ۱۳۱۶ھ	۱۱۰	من ابتدای ۱۵ جمادی الاولیٰ لغایت ۱۳۱۶ھ	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری	۶
آپ کا تقریر ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ سے ہشامہ ۱۳۱۶ھ	۱۱۱	من ابتدای ۱۵ جمادی الاولیٰ لغایت ۱۳۱۶ھ	منشی واجد علی صاحب خوشنویس	۷
آپ کا تقریر ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ سے ہشامہ ۱۳۱۶ھ	۱۱۲	من ابتدای ۱۵ جمادی الاولیٰ لغایت ۱۳۱۶ھ	چپراسی	۸
آپ کا تقریر ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ سے ہشامہ ۱۳۱۶ھ	۱۱۳	من ابتدای ۱۵ جمادی الاولیٰ لغایت ۱۳۱۶ھ	ہشتی	۹
آپ کا تقریر ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ سے ہشامہ ۱۳۱۶ھ	۱۱۴	من ابتدای ۱۵ جمادی الاولیٰ لغایت ۱۳۱۶ھ	خاکروب	۱۰
آپ کا تقریر ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ سے ہشامہ ۱۳۱۶ھ	۱۱۵	من ابتدای ۱۵ جمادی الاولیٰ لغایت ۱۳۱۶ھ	باورچی	۱۱
آپ کا تقریر ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ سے ہشامہ ۱۳۱۶ھ	۱۱۶	من ابتدای ۱۵ جمادی الاولیٰ لغایت ۱۳۱۶ھ	خدمت گار	۱۲
الاعمال				میزان عمل
۱۳۱۶ھ				



وجه مندر	بیمه	کیفیت	وجه مندر	بیمه	کیفیت
ب	ب	مصارف واک	خرید متفرق سوتلی و کوندره		
اشناپ	دارمهر		و غیره		
محمول پارسل و خطوط	لایحه				
بیرنگ و غیره	جرید				
ب	ب	دفتر	ب	ب	مصارف
کرایه مکان کاغذین ابتدای			خوراک طلبا من ابتدای ۹ جمادی الاول		
شوال ۱۳۵۵ لغایت			لغایت رمضان ۱۳۵۵	۱۳۵۵	
رمضان ۱۳۵۶	لایحه		بابت قیمت چارپای ۱۲ عدد	۱۳۵۵	
مصارف روشنی	لایحه		بابت طبایری پارچه	۱۳۵۵	
خرید ظروف صینی و تمام صینی			متفرق اخراجات	۱۳۵۵	
و غیره	لایحه		ظروف مسی	۱۳۵۵	
جلدین کتب افتاد دفتر	۱۳۵۵		سامان ورزش	۱۳۵۵	
ندوة العلماء	۱۳۵۵		خرید کتب طلبا	۱۳۵۵	
قلم و روشنائی و جاذب غیره	۱۳۵۵		قلم روشنائی و وصلی و غیره	۱۳۵۵	
کاغذ	لایحه				
صندوق جبر برای الماری	لایحه		مرمت دارالعلوم		
مرمت اشیای دفتر	۱۳۵۵		بابت مطالبه دارالعلوم	۱۳۵۵	
انعام عمیدین چٹھی رسان	۱۳۵۵		کیواڑ و چوکیت و دیگر چوب		
مهر و دفتر ندوة العلماء	۱۳۵۵		و غیره	۱۳۵۵	

وجه مندر	کیفیت	وجه مندر	کیفیت
مصالحه کانپ وغیره آجرت معماران و مزدوران	ص مادره ۱۳	ب	اخراجات جلسه مقام کاپو بابت شوال ۱۳۱۵ هـ
ب	خرید اشیای دارالعلوم	بابت هماننداری کرایه گاڑی وغیره صفائی مکان مزدوری سامان کرسی و پلنگ وغیره سامان روشنی فرش چٹائی متفرق اخراجات	لله ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
ب	گھڑی برے دارالعلوم خرید گھڑیاں خرید دری ۲۴ عدد خرید بناٹ برنج فرش چٹائی ۳۲۲ گزنی صدکی	ب	مصارف طبع
ب	مولانا الواکد محمد علی بک صاحب بن ابتدای ۱۱ رجب لغایت ۳ رمضان ۱۲۵۶ هـ	ب	چھاپی بابت قیام دارالعلوم و مختصر کیفیت و اشتہار دارالافتاء و خطوط و رسا و سفرقات مع قیمت وغیره و بعدہ سالگذشتہ وغیره
ب	مدونہ خیریتیم خانہ کانپور	ب	مرمت مکان فقیر کا پور
۱۲	۱۲	ب	مرمت مکان و فقیر کانپور



گو شواره جمع خریج جلسہ ندوۃ العلم منعقدہ شاہجہان پور  
مرتبہ مولوی سچ الزمان خان صاحب رئیس شاہجہان پور

خریج	آمد
خرید لفافہ و ٹکٹ و بطور بنا بر خطوط ۱۹۲	آمد فی چندہ ۱۹۲
تیاری مقام طلبہ و فراہمی سامان ۱۳۳	فروخت ظروف تام چینی ۱۵۱
کراچی ریل و شکر کم و یکہ برای امانان ۱۳۳	فروخت لالین ۱۹۱۲
طبع اشتہارات و خطوط ۱۳۶	
خرید ظروف تام چینی و غیرہ ۱۶	۱۳۱۵
خرید لالین ۳	
پان ڈلی حقہ و غیرہ ۱۹	
خریج طعام مہمانان ۱۹	

میزان کل ۱۳۱۵



# فہرست کتب خانہ دارالعلوم ندوۃ العلماء

سیر	نام کتاب	مطبوعہ قلمی	خرید یا وقف	سیر	نام کتاب	مطبوعہ قلمی	خرید یا وقف
	مصاحف متبرکہ			۶	قرآن مجید	قلمی	"
۱	قرآن مجید با ترجمہ	اردو مولوی	نذیر احمد صاحب	۷	خفی قلم	نوکلشوری	"
	صاحب جلد			۸	قرآن مجید	قلمی	موقوفہ منشی
۲	قرآن مجید حلی قلم	فیض عالم علی	موقوفہ مولوی				سر سراز علی صاحب
				۹	پارہ نم تیار لون	مجتبائی لکھنؤ	خرید از دفرندہ
۳	"	نوکلشوری	موقوفہ شیخ		انجیل اردو	کلکتہ	موقوفہ مولوی
							محمد عظیم صاحب
							مرحوم غلام آبادی
	تجوید و قرأت			۱۰	سراج القاری	قلمی	"
۴	قرآن مجیدی قلم	"	موقوفہ مولوی		تفسیر		
				۱۱	سوانح الامام	نوکلشوری	موقوفہ مولوی
							محمد عبدالرافع خان
							صاحب رئیس
							شاہجہانپور
۵	قرآن مجید ترجمہ	اردو تاجا بدلی	"	۱۲	جلالین مکالمین	جوان پکاش علی	"

مطبوعه قلمی	خرید یا وقت	نام کتاب	مطبوعه قلمی	خرید یا وقت	نام کتاب
احمدی	"	اتقان	نوکشتوی	نویسندگان	عرائس البیان جلد ۳
حسنی	"	تفسیر احمدی	صاحب	"	اول و ثانی
صدیقی	"	تفسیر سوره یوسف	"	"	بیضاوی جلد اول
"	"	منظوم	"	"	و ثانی
سوانی بریلی	"	مستخلص المعانی	قلی	"	ایضا جلد اول
"	"	اعراب القرآن	نوکشتوی	"	سراج المنیر
موقوفه مولوی	"	تفسیر بیاضی	"	"	هر چهار جلد
محمد عظیم صاحب حرم	"	در دو جلد	مصر	"	تفسیر کبیر دشت
موقوفه نواب	"	تفسیر کبیر دشت	"	"	جلد
سید لیدین احمد خان	"	جلد	مرتضوی	"	حاشیه عبدالحکیم
صاحب ریشی	"	"	"	"	بیضاوی
و جاگیر دار لمارو	"	"	بیبی	"	تفسیر جلالین
موقوفه مولوی	"	جلالین مع کمالین	نظامی	"	جلالین حاشیه جلالین
محمد عظیم صاحب حرم	"	"	مصر	"	تفسیر کشاف جلد
"	"	فتح العزیز جلد اول	"	"	ثانی
"	"	جلد ثانی	"	"	شرح شواهد کشف
"	"	جلد ثالث	افضل المطابع	"	مارک التزیل
انستیتوت	"	حاشیه جلالین	محمدی	"	فتح العزیز جلد اول
پریس علیگڑھ	"	"	قلی	"	تفسیر حسینی جلد
"	"	تفسیر حسینی جلد	"	"	اول و ثانی

۳۹	جامع التفسیر	مصطفیٰ دہلی	مولوی محمد عظیم حسن	۴۴	اعجاز القرآن	مصر	خریدار دفترندو
۴۰	تفسیر اواخرہ	موقوفہ میسنر	۴۵	جلالین	"	وقف کردہ ڈپٹی	
	حصہ اول جلد اول	نوکشوری	سعد الدین احمد			عبد الرحیم صاحب	
			صاحب میسنر	۴۶	مدارک التنزیل	فضل المطالع دہلی	"
			قاسم گنج خسلع	۴۷	تفسیر کبیر متفسیر	موقوفہ مولوی	
			شاہجہانپور		ابوسعود دہشت جلد	ناظر حسین صاحب	
	ایضاً حصہ ثانی			۴۸	سراج المنیر در	وکیل سہارنپور	
	جلد اول	"	"		چهار جلد	"	"
	ایضاً حصہ اول			۴۹	التقان	"	"
	جلد ثانی	"	"		"	احمدی دہلی	وقف کردہ مولوی
	ایضاً حصہ ثانی						لیکھنؤ ولی السنتا
	جلد ثانی	"	"				ضلع راجپری
۴۱	تفسیر کشاف	قلی	وقف کردہ منشی	۵۰	تاویل السورہ	مصر	وقف کردہ ملا
	چهار جلد		سرفراز علی صاحب		الفاتحہ		ملا علی بقیم صاحب
			رئیس فیض آباد				مظہار لکھنؤ
		"	"				علاقہ حیدر آباد
۴۲	تفسیر جلالین	"					دکن
۴۳	روح المعانی	مصر	موقوفہ مولوی	۵۱	فتح البیان درودہ	"	موقوفہ نواب
	در جلد		محمد عبداللطیف		جلد		علی حسنا صاحب
			صاحب نصف				رئیس بھوپال
			مراد آباد				



صدیث		سنن ابی داؤد	محمدی	
۵۱۲	تیسیر القاری در علوی کھنؤ	موقوفہ مولوی	۴۵	شرح اربعہ ترمذی
	شش جلد	مجموعہ الافغان خان	۴۶	جلد اول نظامی
		صاحب رئیس	۴۷	ابن جبر فاروقی
		شاہجہا پور	۴۸	الارشاد و ہمار
۵۳	عمدۃ القاری مصر	"		درودہ جلد نوکٹوری
	یازدہ جلد		۴۹	سنن نسائی دہلی
۵۴	شرح الصدور	"	۵۰	نیر الموعظہ در
۵۵	تیسیر الوصول			دو جلد نظامی
	الی جامع الاصول		۵۱	انوار محمدی شرح
	دو جلد نوکٹوری	"		شامل ترمذی کلکتہ
۵۶	سنن نسائی کامل	مصر	۵۲	صحیح مسلم مع تود فضل المطالع
۵۷	ستوی مصنفی			درود جلد دہلی
	شرح طوایم کتب	فاروقی	۵۳	ترمذی قسلی
۵۸	خضر جلیس	محمدی	۵۴	ماہیت بالسنہ نوکٹوری
۵۹	مشکوۃ احمدی		۵۵	کتاب الآثار انوار محمدی
۶۰			۵۶	موطا امام مالک احمدی دہلی
۶۱			۵۷	نصیب اللہ لابن حجر فاروقی
۶۲	جامع ترمذی نوکٹوری	"	۵۸	اشعۃ اللمعات
۶۳	سنن ابی داؤد			درہار جلد نوکٹوری
	دو جلد	"	۵۹	رسالہ شیخ سنبل قسلی

نظریه جلیس	مجتبائی دہلی	"	حیدر آباد کن موقوفہ مولوی محمد عبدالقیوم صاحب
صحیح مسلم در دو جلد	احمدی دہلی	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۹۴
صحیح بخاری در دو جلد	"	"	۹۵
یضاد در دو جلد	"	موقوفہ ڈپٹی عبدالرحیم صاحب	۹۶
مشکوٰۃ شریف	محمدی دہلی	رئیس میرٹھ	۹۷
ترمذی شریف	احمدی میرٹھ	"	۹۸
ابن ماجہ	فاروقی دہلی	محمد عظیم صاحب مرحوم	۹۹
"	"	صحیح مطالع کتبہ لٹری جی نزد صاحب	۱۰۰
"	"	"	"
شمائل ترمذی	دہلی	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۱۰۱
مشکوٰۃ شریف	مجتبائی میرٹھ	"	"
تیسیر القاری در	"	"	"
چار جلد	علوی	"	"
پارہ پنجم شیخ الاسلام	"	"	"
کنز العمال	دائرہ المعانی	"	"

۱۰۱	حسن حصین	فصل مطالع	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم دہلی	۱۰۹	درسی مالک	کتاب الخراج	موقوفہ منشی عبدالرزاق حسنا
۱۰۲	تحفۃ الاخبار حمہ	مشارق الانوار	نظامی کانپور	۱۱۰	فتح الباری مقدس	مصر	موقوفہ نواب علی حسنا صاحب
۱۰۳	رسالہ قوارخ	الامام من خیر الکلام	فاروقی دہلی	۱۱۱	ایضاً جلد اول	تعاشر	رئیس بھوپال
۱۰۴	رسالہ فیض الیدین	فی الصلوٰۃ مع قرۃ العینین	موقوفہ نواب سعید الدین احمد	۱۱۲	شرح معانی الآثار	بلوغ المرام	مصطفیٰ کسٹو خرید کردہ دفتر ندوۃ اسلام
۱۰۵	صحیح مسلم بر جلد	فصل المطالع	موقوفہ نواب خالصہ صاحب بہار	۱۱۳	جلد اول ثانی	کتاب الآثار	امام محمد رحمہ
۱۰۶	صحیح بخاری جلد مصطفیٰ للہ	خلیل الرحمن حسنا	سہارنپوری	۱۱۴	نثر بہتہ نظر	مجتبائی دہلی	موقوفہ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۰۷	جلد ثانی	نظامی کانپور	نخبہ انسر	۱۱۵	جمالی	موقوفہ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور	موقوفہ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور

۱۱۸	نزهت النظم	جمالی	"	۱۳۰	معجم الذہبی فی الرجال	قلبی	اجرت کتابت
۱۱۹	عجالة نافعہ	فتلی	"		الرجال		از دفتر ندوہ
۱۲۰	ظفر الامانی	چشمہ فیض لکھنؤ	"	۱۳۱	عقود الالی	مصر	"
۱۲۱	مقدمہ ابن صلیح	"	"		فقت		
۱۲۲	مختصر حسانی	مصطفیٰ لکھنؤ	"				
	اسماء الرجال			۱۳۲	فتح القدير جلد اول تا ثالث	نوکشوری	موقوفہ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۲۳	بستان المحدثین	محمد نیر	مولوی جلد رافع خالصا صاحب	۱۳۳	نتائج الافکار	"	"
۱۲۴	حطی فی ذکر مصاحح	نظامی	مولوی محمد عظیم صاحب	۱۳۴	اقتادوی عالمگیری	احمدی دہلی	"
۱۲۵	بستان المحدثین	محمدی	خرید از دفتر ندوۃ العلما	۱۳۵	انصاف اول	"	"
۱۲۶	اکمال	محمدی لاہور	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور	۱۳۶	ایضاً نصف ثانی	"	"
				۱۳۷	ہدایہ اولین	مصطفیٰ لکھنؤ	"
				۱۳۸	مجموعہ رسائل سبعہ	"	"
				۱۳۹	چلچلی شیعہ شرح وقایہ	فتلی	"
۱۲۸	تقریب التہذیب	احمدی	"	۱۴۰	رد المحتار جلد اول تا سادس	مصر	"
۱۲۹	تذکرۃ الحفاظ	دارۃ المعارف	لا حول یقوم حنا	۱۴۱	ترجمہ فارسی شرح وقایہ کامل	فتلی	"
۱۳۰	جلد اول تاریخ حیدرآباد دکن	"	"	۱۴۲	نزدۃ المسلمین	"	"
۱۳۱	بیران الاعتدال	انوار محمدی	خرید کردہ دفتر	۱۴۳	اقتادوی خیر کیل	مصر	"
۱۳۲	فی نقد الرجال	او لکھنؤ	"				
۱۳۳	جلد اول و ثانی						

۱۴۱	شرح وقایع اولین شاهی	"	جلد ثانی	"	"
۱۴۲	ملا محمد شرح وقایع نوکشوری	"	ایضا جلد ثالث	"	"
۱۴۳	ترجمه فارسی	"	ایضا جلد رابع	"	"
"	مختصر و فتایه	"	۱۵۲	هدایه اولین مع	"
۱۴۴	کبیری محمدی لاهور	"	"	ترجمه فارسی	"
۱۴۵	ترجمه فارسی	"	۱۵۳	هدایه اخیر من مع	"
"	کنز الدقائق	"	"	ترجمه فارسی	"
۱۴۶	جامع البروز کامل	"	۱۵۴	هدایه مع الکفایه	"
۱۴۷	ترجمه فارسی	"	کامل	احمدی دہلی	"
"	شرح وقایع کامل	"	۱۵۵	طوطادی حاشیه	"
۱۴۸	الاشباه والنظائر کلکتہ	"	در مختار جلد اول	"	"
۱۴۹	مع جموی مصطفیٰ دہلی	"	و ثانی	کلکتہ	"
۱۵۰	کنز الدقائق مع	"	۱۵۶	رسائل الاکان علوی لکنو	"
"	استخاص عینی ناصری دہلی	"	۱۵۷	ابوالکاکم کامل نوکشوری	"
۱۵۱	بنایہ حصہ اول	"	۱۵۸	برجندی کامل	"
"	جسد اول نوکشوری	"	۱۵۹	ترجمه فارسی آت	"
"	ایضا حصہ ثانی	"	"	جلد ثالث و رابع	فتلی
"	جلد اول	"	۱۶۰	شرح الیاس نوکشوری	"
"	ایضا حصہ اول	"	۱۶۱	شرح کور میری	"
"	جلد ثانی	"	۱۶۲	انقادی قاضین	مطلع العلوم
"	ایضا حصہ ثانی	"	جلد اول و ثانی	"	"

۱۶۳	چلچانی شیعہ شرح	نوکشوری	۱۷۷	جامع الزکوال	مصطفائی دہلی
۱۶۴	در مختار کامل	ہاشمی میرٹھ	۱۷۸	جواہرالبیان فی	صحیح صادق
۱۶۵	ہدایہ اخیرین	مصطفائی	۱۷۹	اسرار الارکان	سیٹاپور
۱۶۶	شریفیہ	"	۱۸۰	المطہ الاذی	"
۱۶۷	تحفۃ الطالبین	"	۱۸۱	عن طریق اللہ	محمدی دہلی
۱۶۸	تحقیق سراج	"	۱۸۲	صراط مستقیم	قتلی
۱۶۹	عنوان الشرف	محمدی لکھنؤ	۱۸۳	شرح خلاصہ کیدانی	"
۱۷۰	ہدایہ اولین	کلکتہ	۱۸۴	خلاصہ کیدانی	"
۱۷۱	ہدایہ اخیرین	"	۱۸۵	شرح خلاصہ کیدانی	"
۱۷۲	ترجمہ عمالہ فقیہ	"	۱۸۶	شرح خلاصہ کیدانی	"
۱۷۳	فی مسائل العقیقہ	"	۱۸۷	نصاب الحساب	"
۱۷۴	مسائل الریض	"	۱۸۸	تبلیغ الفضائل	"
۱۷۵	ومعدن الجواہر	"	۱۸۹	رسالہ علم فرائض	"
۱۷۶	رسالہ تحفہ مفسرین	علوی لکھنؤ	۱۹۰	شرح وجیز	"
۱۷۷	المعدنی اجوبہ لیبہ	قتلی	۱۹۱	منقح لصلوۃ	"
۱۷۸	کنز الدقائق	نقشبندی	۱۹۲	جوابات شاہ	"
۱۷۹	حیات الحیوان کامل	مصر	۱۹۳	عبدالعزیز صاب	"
۱۸۰	مسائل تعلقہ حقہ	"	۱۹۴	محدث ہمنی دیگر	"
۱۸۱	وزنان وودون	"	۱۹۵	متفرقات	"
۱۸۲	وجوز وبنگ	مصطفائی لکھنؤ	۱۹۶	مختصر قایہ اولین	"
۱۸۳	علم الوراث	اودھڑت	۱۹۷	دستور القضاۃ	کلکتہ

۱۹۲	اساوت فی حکام	۲۱۰	کنز بحسنات فی
الادفات	مصر		ایثار الزکوت علوی لکھنؤ
۱۹۳	رسالہ نماز و ریل	۲۱۱	خلاصہ کیدانی
۱۹۴	اختیار	۲۱۲	احمل المتین محمدی لکھنؤ
۱۹۵	قدوری	۲۱۳	محاسن النفل نظامی کانپور
۱۹۶	مجموعہ فتاویٰ	۲۱۴	الدر الفریضہ
۱۹۷	مولوی عبدالحی		مسائل الصیام
۱۹۸	جلد ثالث		والقیام والعبید
۱۹۸	ایضاً جلد ثانی	۲۱۵	حقیقۃ الصلوۃ
۱۹۹	نصاب لاحتساب	۲۱۶	تحقۃ المشتاق فی
۲۰۰	غایۃ اللام فی مختصر		بیان نکاح و طلاق محمدی لکھنؤ
۲۰۱	المولد والقیام	۲۱۷	شکلاء الفقہ فخر المظاہر دہلی
۲۰۱	فتاویٰ سلج اخیر	۲۱۸	النیرۃ الوضیہ انوار محمدی لکھنؤ
۲۰۲	میزان شہرانی	۲۱۹	عقود الجہر المنیفہ
۲۰۳	مجموعہ رسائل ستہ		فی اولۃ مذہب الامام
۲۰۴	مجموعہ رسائل ثمانہ		ابن حنیفہ قسطنطنیہ
۲۰۵	ملا بدینہ	۲۲۰	التعلیق الفاضل علوی لکھنؤ
۲۰۶	ناتہ مسائل	۲۲۱	شرح الفاظ منہاج
۲۰۷	نفع المفیدی	۲۲۲	مجموعہ نماز تراویح
۲۰۸	مجموعہ رسائل سبعہ		وتعیین بہت
۲۰۹	ہدایۃ الملک		وحکم طہارت الہین

۲۳۱	فوالایمان بزیاة	شکر کن حکم عدم	۲۳۱
"	آثار حبیب الرحمن علوی لکھنؤ	چیز مذکور کت بفر	"
۲۳۲	شرفیہ	مسلمانان حکم عدم	"
۲۳۳	میزان شعرانی اکمل المطابع	عواز تراوی شی	"
۲۳۴	قضاء العرب فی	حرام و حکم عدم جواز	"
"	تحقیق مسئلہ ان نظامی کانپور	ذبیحہ اہل کتاب	"
۲۳۵	کتاب الطہارہ اسلامیہ لاہور	نوی العین فی ذکر	"
"	قمر الدین صاحب	سوالد المستبی و	"
"	مہتمم مدرسہ اجیہ	شہادۃ احیئ	"
۲۳۶	کشف الخلاق	فرائض شریفی افضل المطابع	"
"	مشتامیہ	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب خولم	"
"	مراد آباد	نکاح اطلاق	"
۲۳۷	کلمتہ	تیز الکلام	"
"	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب خولم	مجموع الرسائل	"
۲۳۸	کبیری شیع	فی مہات المسائل	"
"	مینۃ المصل	تادم الامام	"
"	حسینی	کشف الحال عن	"
"	ہاشمی میرٹھ	التغزیر بالمال	"
"	قلبی	عین الاصابہ فی	"
"	"	رفع السبابہ	"
"	کلمتہ	مجموعہ خطب علی	"
"	"	نماز جمعہ عیدین	"
"	جلد ثالث	مجتبائی	"
۲۳۹	جلد اول	شایہانی	"
۲۴۰	جلد ثانی		"
۲۴۱	"		"
۲۴۲	"		"
۲۴۳	"		"
۲۴۴	جلد ثالث		"
۲۴۵	نظامی کانپور	خبر از دفتر تہذیب	"



۲۳۵	بالا برسته	نظامی کاپو	خرید کرده دفتر	۲۵۷	الفراة الفاضل	مصر	موقوفه مولوی
	جلد -		ندوة العلماء				عبد الرحمن بن جعفر
۲۳۶	نینه المصلی	باشمی میرٹھ	وقت کرده حفظ	۲۵۸	عید المؤمنین	مطالع الدوام	مولا خلیة العلوی
			عظیم الشان صاحب		دوازده نسخه	مراد آباد	ابن علی صاحب
			شاه آباد ضلع سر				مینجر اخبار غفر
۲۳۷	قدوری	"	"				مراد آباد
۲۳۸	تحفة المصلین	مصطفیٰ کاپو	وقت کرده مولو	۲۵۹	سراجی	سلطانی لاہور	موقوفہ حافظ
			محمد عظیم صاحب				عظیم الشان صاحب
۲۳۹	القول الاثر						شاه آبادی
	فی لفتح عن المصحف	علوی لکنو	"	۲۶۰	قنادی عالمگیری	مصر	موقوفہ مولوی
۲۴۰	الانصاف فی		"		جلداول مع		محمد عبداللطیف
	الحکم الاعمال	"	"		قنادی قاضیخان		صاحب منصف
۲۴۱	مجموعہ رسائل خمس	مصطفیٰ لکنو	"		جلداول		مراد آباد
۲۴۲	مراقی الفلاح	مصر	خرید کرده دفتر		ایضا جلد ثانی		
	دوازده نسخه		ندوة العلماء	۲۶۱	مع قنادی		
۲۴۳	سراجی	نظامی کاپو	وقت کرده		قاضی خان جلد		
			مولوی محمد عظیم		ثانی		
			صاحب مرحوم				
۲۴۴	اقامة الحجر	مصطفیٰ لکنو	"	۲۶۲	ایضا جلد ثالث		
۲۴۵	کنز الدقائق	ناصری دہلی	"		مع قنادی قاضیخان		
۲۴۶	ہدایہ اولین	علوی لکنو	"		جلد ثالث		

۲۶۳	ایضاً جلد رابع	جنان کے المکد	بھوپال	"
۲۶۱	مع فتاویٰ بزاز	النبی المقبول من	"	"
۲۶۲	جلد اول	شرائع الرسول	"	"
۲۶۲	ایضاً جلد خاس	فلاح الولى	"	"
۲۶۳	مع فتاویٰ بزاز	باتباع ابنے	فاروقی دہلی	"
۲۶۳	جلد ثانی	واقعة الفتوی	"	"
۲۶۵	ایضاً جلد ساوس	واقعة البلوی	"	"
۲۶۴	مع فتاویٰ بزاز	جواب فتاوی	"	"
۲۶۴	جلد ثالث	علماء رامپور	فوق کاشی	"
۲۶۵	۲۶۴ غایۃ المتعال فی	ترجمہ ہدایہ فار	"	"
۲۶۶	ایطریق بہنحال	جلد ثالث و رابع	قلی	دفع کردہ نشی
۲۶۷	مجموع الرسائل	سرفراز علی حسا	"	"
۲۶۸	فی مہات للسائل	رئیس فیض آباد	"	"
۲۶۸	شرح بعد حمد فارسی	موقوفہ و منشی	"	"
۲۶۹	در ذہب بامیہ	سرفراز علی حسا	قلی	دفع کردہ نشی
۲۶۹	شرح و قایارود	رئیس فیض آباد	"	"
۲۷۰	در چار جلد	موقوفہ و اکثر	"	"
۲۷۰	نظامی کا پور	کرامت اللہ خان	"	"
۲۷۱	صاحب مرحوم	اشاعت مجید	"	"
۲۷۱	شاہجہا پوری	تحفۃ المتقین	فاروقی دہلی	"
۲۷۲	عزت الجادوی	نقل فتوی مولانا	"	"
۲۷۳	عزت الجادوی	شاہ عبدالعزیز حسا	خفی دہلی	"

۲۸۱	جوابات چند ساله	انستوٹ	۲۹۰	در مختار	نوٹ کشوری
۲۸۲	مستفرد مولوی پریس	۲۹۱	مجمع الانہر جلد	مصر	
۲۸۳	نذیر حسین صاحب علیگرہ	۲۹۲	اول و ثانی	"	نزدہ العلاما
۲۸۴	شرح وقایہ قلمی	۲۹۳	فقہ مخدومی	گلزار حسینی	نشی بلالہ بن
۲۸۵	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب حرم	۲۹۴	رسالہ نافہ	"	جلد صاحب نور
۲۸۶	موقوفہ رحیمکیم	۲۹۵	قادی فیض عام	نظامی کانپور	خرید کردہ دفتر
۲۸۷	ولی اللہ صاحب	۲۹۶	سحایہ شیع	مسططائی	نزدہ العلاما
۲۸۸	ضلع راکریلی وڈ	۲۹۷	شرح وقایہ	"	
۲۸۹	کلمتہ	۲۹۸	فتاوی شامی	"	
۲۹۰	احمدی ہلی	۲۹۹	در شش جلد	مصر	
۲۹۱	کلمتہ	۳۰۰	جامع الفصولین	"	
۲۹۲	نصیر الدین صاحب	۳۰۱	جلد اول و ثانی	"	
۲۹۳	رئیس دہلی	۳۰۲	فتاوی خیرہ	"	
۲۹۴	موقوفہ ڈپٹی	۳۰۳	دعوات المغنیین	"	
۲۹۵	محمدی دہلی	۳۰۴	نجات الارواح	"	
۲۹۶	عبدالرحیم صاحب	۳۰۵	فی احکام نکاح	"	
۲۹۷	ہاشمی میرٹھ	۳۰۶	عبد القیوم صاحب	"	
۲۹۸	مصر	۳۰۷	وقف کردہ ملا	"	
۲۹۹	کتاب الاقراح	۳۰۸	وقف کردہ سید	"	
۳۰۰	بغیۃ المشتدین	۳۰۹	عبدالرحمن بن جعفر	"	
۳۰۱		۳۱۰	طریقہ واضحہ	"	
۳۰۲		۳۱۱	مولانا خیلہ العلوی	"	

۳۰۴	رسائل شانی	"	"	نزهت العیارہ	
۳۰۵	تنبیہ الولادہ و حکام	"	"	تحسین الاشارہ نفیسی نگرام	"
۳۰۶	رفع الاشتباہ	"	"	فتاویٰ عزیزی جتائی دہلی	"
"	عن عبارتہ الایہ	"	"	صغیری	"
۳۰۷	سل احسام الہدی	"	"	کبیری محمدی لاہور	"
۳۰۸	کتاب تحافت	"	"	رفاعہ المسلمین شرح	"
"	الابصار و البصائر	"	"	مسائل اربعین احمدی کانپور	"
۳۰۹	حاشیہ ابوسعود	"	"	مجموعہ رسائل تسبیح احمدی دہلی	"
"	بر ملا مسکین علیہ	"	"	تذکرہ الموتی جتائی دہلی	"
"	اول و ثانی و ثالث	"	"	والقبر	"
۳۱۰	نسخۃ الموحیدین اکمل المطالع ہلی	"	"	قرۃ العینین فی	"
۳۱۱	تحقیق الحق المبین دار احمدی	"	"	تفضیل لشعین	"
۳۱۲	تذکرۃ الجعہ نوکشوری	"	"	ارکان اربعہ علوی لکھنؤ	"
۳۱۳	باتہ مسائل	"	"	اصول فقہ	
۳۱۴	تسبیل القرائض ابو العلائی	"	"		
۳۱۵	تطبیح الاموال انوار محمدی	"	"	مجموعہ نو والافار	۳۲۸
۳۱۶	فتاویٰ العلماء	"	"	و تنویر المناہد	
"	مخفیہ فی الظہیر	"	"	دائرۃ الاصول	
"	مجموعہ	"	"	قرالاقار	
۳۱۷	حقانی لدھیانہ	"	"	غایۃ التحقیق شرح	۳۲۹
۳۱۸	نفیسی نگرام	"	"	حسامی	
۳۱۹	نفید عام اگرہ	"	"	توضیح ذلوت	۳۳۰
۳۲۰	موت و ذمہ مولوی			محمد عبدالرفیع خان	
۳۲۱	محمد عبدالرفیع خان			صاحب شمس	
۳۲۲	شاہجہانپور			نوکشوری	
۳۲۳	"			"	
۳۲۴	"			"	

۳۳۱	مع حاشیه چلپی	"	۳۳۹	اصول ناشی	محمدی	"
۳۳۱	شرح مسلم الثبوت	"	۳۴۰	مسلم الثبوت	علوی	"
۳۳۲	از ملا محمد حسین	قلی	۳۴۸	اصول ناشی	بخوانی برشاد	موقوفه حافظ
۳۳۲	شرح مسلم الثبوت	"			دہلی	عظیم الدمصاحب
۳۳۲	از بحر العلوم	نوکشوری				شاه آبادی
۳۳۳	توضیح و تلویح	افضل المطالع	۳۴۹	نور الانوار	افضل المطالع	موقوفه مولوی
۳۳۳	توضیح	قلی				محمد عظیم صاحب رحم
۳۳۵	حسامی معنای	فاروقی دہلی	۳۵۰	اصول ناشی	ہوپ پریس نو	"
۳۳۶	اصول ناشی	"	۳۵۱	سبیل السوخی	علوی لکنؤ	"
۳۳۶	شرح فصول الخویشی	"	۳۵۲	المنار	بدرا الدجی	"
۳۳۷	تصریح حاشیہ یح	پنجابی	۳۵۳	نامی شرح حسا	فاروقی دہلی	"
	کشف المہم شرح	"		حسامی	احمدی میرٹھ	"
۳۳۸	مسلم	مجتائی دہلی	۳۵۵	نور الانوار	علوی لکنؤ	"
۳۳۹	تلویح	قلی	۳۵۶	مسلم الثبوت	"	موقوفه منشی
۳۴۰	نور الانوار	حجری				سرفراز علی حسا
۳۴۰	دار الاصول	کلکتہ				رئیس فیض آباد
۳۴۱	شرح مسلم الجوامع	قلی	۳۵۷	شرح مختصر منار	مصر	خرید کردہ دفتر
	شیخ الاسلام بر	"		چهار سنخہ		نزدہ العسلا
۳۴۲	تلویح	"				
۳۴۲	حسامی	"	۳۵۸	مجموعہ میرزا ہر		موقوفه مولوی
۳۴۵	بنانی شرح حسا	"		شرح مواقف	علوی لکنؤ	عبدالرافع خالصا

کلام

۳۵۹	شرح مواقف مع	۳۷۱	شرح عقاید نسفی	شاهی	"
	حاشیه عبدالحکیم	۳۷۲	مجموعه شرح		
	و خطی جلد اول		عقائد جلای	علوی لکنو	"
	دجله ثانی	۳۷۳	شرح فقه اکبر	حنفی	"
۳۶۰	شرح مولانا عبدالحق	۳۷۴	تکمل الایمان	احمدی دہلی	"
	خیر آبادی میرزا	۳۷۵	شرح عقائد جلای		
	امور عامه	"	مع حاشیه عبدالحکیم	مصر	"
۳۶۱	قاضی مبارک	۳۷۶	حاشیه ملا عبدالحکیم	حسن رضوی	"
	بر میرزا بہ		برخیالی	دہلی	"
	شرح مواقف	۳۷۷	تفاوت الفلاسفہ	طهران	"
۳۶۲	خیالی	۳۷۸	حاشیه عصا اکبر		
۳۶۳	میرزا اشرف محمد	"	شرح عقاید نسفی	مصر	"
۳۶۴	خیالی	۳۷۹	مجموعہ چند خوشی	قلی	"
۳۶۵	شرح مواقف	۳۸۰	حاشیه اسماعیل بہ		
۳۶۶	حاشیه ملا سبین	"	شرح عقائد جلای	مصر	"
	بر میرزا بہ امور عامه	۳۸۱	حاشیه عبدالحکیم		
۳۶۷	حاشیه دسوقی	"	برخیالی	قلی	"
	شرح امام البرہین	۳۸۲	حاشیه عبدالحکیم		
۳۶۸	توضیح العقائد	"	بر تجرید	"	"
۳۶۹	شرح مقاصد کامل	۳۸۳	حاشیه ملا حسن		
۳۷۰	شرح مواقف	"	بر امور عامه	"	"

۳۸۸	کتاب المجلس والنض	طهران	"	۳۹۸	عمدة الکات فی		
۳۸۹	شرح طوابع الانوار	قلی	"		اقوال الثقات	بسی	"
۳۸۹	شرح مواقف	"	"	۳۹۹	بیان ادیان	ابوالعلائی	موقوفه مولوی
۳۸۹	شمار التکیست	شاهجهانی	"		در دو جلد	اگره	تراب علی حساب
۳۸۸	زورق الذهب	قلی	"				پروفیسر کلچ لوالیا
۳۸۹	شرح عقاید نسفی	"	"	۴۰۰	رساله حمیدیه	بیروت	خرید کرده دفتر
۳۹۰	خیالی	"	"				ندوة العلماء
۳۹۱	سارف حاشیہ		"	۴۰۱	شرح عقاید نسفی	خفی	موقوفه مولوی
	شرح مواقف	چشمه نفیس کنگڑا	"				محمد عظیم حساب حرم
۳۹۲	شرح عقیدہ امام		"	۴۰۲	"	"	موقوفه حافظ
	غزالی رح	قلی	"				محمد عظیم اللہ حساب
۳۹۳	عروۃ الوثقی	عمدی	"				شاہ آبادی
۳۹۴	شرح عقاید نسفی	قلی	"	۴۰۳	حاشیہ خیالی	فرمانطاج	
۳۹۵	تنزیہ الرحمن عن		"		شرح عقاید نسفی	دہلی	"
	شائبۃ الکذب		"	۴۰۴	شرح مواقف	احمدی دہلی	"
	والقصمان	عزیزی کانپور	"	۴۰۵	انظم البیان	فاروقی دہلی	موقوفه ڈاکٹر
۳۹۶	حاشیہ عبد حکیم		"				کراست خان حرم
	برخیالی	نوکشوری	"	۴۰۶	اعلام الاحبار	ایڈوکیشنل	
۳۹۷	شرح مواقف		"		والاعلام النین	پرس اگره	"
	حاشیہ حاجی عبد حکیم		"		عند اللہ الاسلام		"
	در ۳ جلد	مصر	"	۴۰۷	تقریر الایمان	مجتبائی میرٹھ	"

۴۰۸	شرح عقائد سنی	تلمی	موقوفہ منشی	۴۱۹	حکایات اصحابین	صدیقی بریلی	"
			سرفراز علی صاحب	۴۲۰	عوارض المعانی		"
			رئیس فیض آباد		کامل	مصر	"
۴۰۹	مجموعہ رسالہ در			۴۲۱	کتاب المتکبیر		"
	علم کلام	"	"		والرسائل	مجتبائی دہلی	"
۴۱۰	شرح عقائد سنی	مطبوعہ	موقوفہ مولوی	۴۲۲	فتح الغیب	نوکلشوری	"
			محمد عظیم صاحب حرم	۴۲۳	سیح سنابل	نظامی کانپور	"
۴۱۱	خیالی	"	"	۴۲۴	کلمات طیبات	مجتبائی دہلی	"
۴۱۲	انکس الامان	مجتبائی دہلی	خرید کردہ دفتر	۴۲۵	فقد النصوص	ببئی	"
			مذدہ السلا	۴۲۶	مشوی منوی		"
تصوف و اخلاق و اسرار					دفتر	تلمی	"
۴۱۳	احیاء العلوم در		موقوفہ مولوی	۴۲۷	معمولات نظریہ	نظامی کانپور	"
	چار جلد	نوکلشوری	محمد عبدالرابع صاحب	۴۲۸	نوائذ الفوائد	نوکلشوری	"
			صاحب رئیس	۴۲۹	منہاج الرشاد	کلکتہ	"
			شاہجہا پور	۴۳۰	باب الفتح لمفتی		"
۴۱۴	حجۃ اللہ البالغہ	صدیقی بریلی	"		احوال الروح	مصر	"
۴۱۵	خطبۃ القدس	صدیقی بھوپال	"	۴۳۱	دیوان حافظ	تلمی	"
۴۱۶	کفایۃ الاتقیاء	مصر	"	۴۳۲	مفردات حضرت		"
۴۱۷	شرح نصوص				خوش اعظم	"	"
	از علامہ قیسری	ببئی	"	۴۳۳	ستہ ضروریہ	مجتبائی دہلی	"
۴۱۸	لطائف اشرفی	نصرۃ المطالع	"	۴۳۴	بستان قصیدہ بوش	فاروقی دہلی	"



۴۳۹	مصلح الهدایه	۴۴۹	بخشنا نامه	محمدی دہلی	"
۴۴۰	ترجمہ عوارف نوکشوری	۴۵۰	مثنوی شاہ مسیحی		"
۴۴۱	چراغیات بجا کھا		بوعلی قلندر		"
۴۴۲	مکتوبات صدی	۴۵۱	الہامات الموجود	مہر نیروز	"
	جلداول	۴۵۲	کلمۃ الحق	نوکشوری	"
۴۴۳	لطائف معنوی نوکشوری	۴۵۳	تجلیہ	مصطفائی	"
۴۴۴	مکاشفات حق	۴۵۴	شفاء العلیل تجزیہ		"
۴۴۵	مثنوی معنوی قلی		قول بحسب	سلطانی	"
۴۴۶	مکتوبات امام ربانی	۴۵۵	شرح کافہ نحو		"
	جلداول و ثانی		بطریق تصوف	قلی	"
۴۴۷	کیمیای سعادت نوکشوری	۴۵۶	دیوان حافظ	درخشانی	"
۴۴۸	مثنوی معنوی	۴۵۷	مقاصد الصالحین	نظامی کانپور	"
	ہر شش دفتر	۴۵۸	مجموعہ پند سودمند	"	"
۴۴۹	اتادیل الحکم	۴۵۹	رسالہ تعلیم و تعلم	آفتاب المتاب	"
	شرح نصوص الحکم	۴۶۰	مقاصد الصالحین	نظامی کانپور	"
۴۵۰	بحر العلوم شرح	۴۶۱	منہیات ابن حجر	مصطفائی کانپور	"
	مثنوی الاناروم	۴۶۲	فضائل علم و علما		"
	درستہ جلد		دین	نظامی کانپور	"
۴۵۱	دیوان حافظ	۴۶۳	ضمان الفردوس	نوکشوری	"
۴۵۲	علی تسلیم	۴۶۴	ارشاد ہشتشرین	اکبری آگرہ	خرید کردہ دفتر
۴۵۳	بیانہ الہدایہ				ندوۃ العلماء

۴۶۵	مجموعه انیس الایضاح		۴۶۵	محرر المسلم	انوار محمدی
	دوئیل الساعین		۴۶۴	مجموعه رسائل	وقت کرده
	وفوائد السالکین			تصوف رساله	مولوی قمر الدین
	در آینه القلوب	تاجری لکهنو		خدائنا و خزن لغت	صاحب مہتمم
۴۶۶	مجموعه رسائل			خزینہ عرفان	مدرسہ اجیر
	تصوف رساله			ہدیہ ممتاز	
	خدائنا و خزن			واقعه حیرت	نفیہ عام اگرہ
	تصوف و خزینہ		۴۶۵	مجموعہ ملفوظات	سلم پریس
	عرفان ہدیہ ممتاز		۴۶۶	خواجگان چشت	جمہور
				دو جلد	
۴۶۷	واقعه حیرت	نفیہ عام اگرہ			
۴۶۸	تحقیق الروح	اکمل المطالع بی			
۴۶۹	اشنوی معنوی	موقوفہ مولوی	۴۷۰	صوائف السلوک	"
	ہر شش دفتر	محمد عظیم صاحب محرم		دو جلد	"
۴۷۰	جلد اول	قلبی	۴۷۱	منہاج السالکین	نوکلشوری
	و ثنائی		۴۷۲	کلمات طیبات	مطلع العلوم
۴۷۱	پیر این یوسفی			مکاتبات حضرت	مراد آباد
	شرح شمنوی ہنوک		۴۷۳	امام خدائی رح	نفیہ عام اگرہ
۴۷۲	اکسیر ہدایت اردو	موقوفہ مولوی	۴۷۴	حاشیہ الحنین فی	سید المطالع
	ترجمہ کیمیاء سہلو	محمد عبدالرحمن		حکایات الصالحین	بنارس
		شاہ آبادی	۴۷۵	شنوی شاہ	

بوعلی قلندر	قلی	دقت کردہ نشی	نورۃ الیاس فی		
		سرفراز علی حسام	رحب ثببان و		
		رئیس فیض آباد	رمضان	علوی بکھنو	"
		اودھ	نصیحتہ المسلمین	نعلی	"
۴۸۳	مجموعہ ملفوظات		اعمال و اشغال و اوراد		
	خواجگان چشت	مسلم پرنس محمد	موقوفہ ڈاکٹر	۴۹۲	مجموعہ محمود الرل
		کریم اللہ خان			نوکشوری
		مرحوم			موقوفہ مولوی
۴۸۴	مثنوی معنوی	نوکشوری			عبدالرافع خان
۴۸۵	اکبر دایت اردو		۴۹۳	پنجبوره	مصطفائی
	ترجمہ کیا سادات	"	۴۹۴	دعای حزب البحر	"
۴۸۶	کلمات طبیات	مطلع العلوم		کامل	قلی
	مراد آباد	"		"	"
۴۸۷	محاسن الحسنین	سید المطالع	۴۹۵	مجموعہ اوراد	"
	حکایات الصالحین	بنارس	۴۹۶	مجموعہ اوراد مستند	نوکشوری
۴۸۸	سراج السالکین	نوکشوری	۴۹۷	دلائل الخیرات	"
۴۸۹	آیات اللہ الکاملہ			قصیدہ بانٹ ساد	"
	اورد و ترجمہ			دغیرہ	قلی
	حجتہ اللہ البالغہ	اسلامی لاہور	۴۹۸	ادعیہ متفرقہ	"
	موعظ		۴۹۹	شمس الضحی	سیحی بکھنو
۴۹۰	تحفۃ الاخاقین		۵۰۰	بحر بات ویرنی	نوکشوری

۵۰۱	تفسیر الروایا	"	"	۵۱۵	تبیح	طرش لوالیا	"
۵۰۲	کتاب بویشتر کلی	طران	"	۵۱۶	کتاب بل فارسی	قلی	دقت کرده منشی
۵۰۳	خلاصه الاذکار		"				سرفراز علی صاحب
	واجب	حیدر مبینی	"				رئیس فیض آباد
۵۰۴	الصلوة المحممة	نظامی کانپو	"				
۵۰۵	الکلمات الزکیه	صدیقی بریلی	"	۵۱۷	انزاله الخفا عن	غریب کرده دفتر	
۵۰۶	حزب البحر	قتلی	"		خلاتہ اخلافا	صدیقی بریلی	زودۃ العلماء
۵۰۷	حاشیہ البرہیم		"	۵۱۸	غروب البیان فی		
	یا جوری قصیدہ		"		مناقب اشمان	قوی پریکنہ	"
	برده	مصر	"	۵۱۹	شرح سفر السعادت	نولکشوری	موقوفہ مولوی
۵۰۸	شرح قصیدہ برہ	نولکشوری	"				محمد عبدالرافع خان
۵۰۹	بیان قدریات	نظامی کانپو	"				صاحب پیش بھائی
۵۱	شجرہ منظومہ		"	۵۲۰	معارج النبوت کامل	"	"
	خازن نقشبند	سیحی لکنؤ	"	۵۲۱	ترجمہ طاہرہ	سلطانی	
۵۱۱	کتاب اعمال	قلی	"	۵۲۲	بجائب الفصص	شاہجان آباد	
۵۱۲	رسالہ دیبانی	نولکشوری	"		جلداول دثانی		"
۵۱۳	درود شریف	احمدی	"	۵۲۳	تایخ طبری فارسی	نولکشوری	"
	مع اسناد و حلیہ	پیک بار	"	۵۲۴	درج النبوت		
۵۱۴	دعوات القرآن	عالیجاہ گوالیا	موقوفہ مولوی		جلداول دثانی	ناصری ملی	"
				۵۲۵	روضۃ الاصغیا	فخر المطالع	"
				۵۲۶	شرح شفا طا		

۵۴۲	مکارم الاخلاق	مصر	علی قاری جلد
۵۴۳	فضائل درود	"	اول و ثانی مصر
۵۴۴	سلام	مصطفیٰ دہلی	۵۲۷ سنبلستان حیرت شام آودہ
۵۴۵	نظم الدرر	لکھنؤ	۵۲۸ جذب القلوب کلکتہ
۵۴۶	گلدستہ محسن نوکشوری	"	۵۲۹ مولود شریف قلمی
۵۴۷	شرح مولد بزرگ بنوی	"	۵۳۰ سنبلستان حیرت شام آودہ
۵۴۸	سیرۃ الفاروق بلالی پریس	"	۵۳۱ زاد البیل نوکشوری
	ساڈھور ضلع	"	۵۳۲ سادۃ الکونین قلمی
	انبالہ	"	۵۳۳ قصص الانبیا
۵۴۹	مولد شریف	"	۵۳۴ شواہد النبوت نوکشوری
	بہاریہ	"	۵۳۵ شفا فی فیض صیدی بریلی
۵۵۰	بصارت الیون	"	۵۳۶ تاریخ اخلاص مصر
	سیلارین المامون نظامی کانپور	"	۵۳۷ تاریخ حبیب نظامی کانپور
۵۵۱	تاریخ حبیب الہ نظامی کانپور	"	۵۳۸ نور البصائر مصر
	محمد عظیم صاحب	"	۵۳۹ رفعتہ الاحباب انوار محمدی
۵۵۲	اسوۃ حسنہ محمدی	"	کامل لکھنؤ
۵۵۳	کتاب المفاز نوکشوری	موقوفہ مولوی	۵۴۰ زاد المعاد جلد اول و ثانی نظامی کانپور
	محمد عبدالرافع صاحب	"	۵۴۱ ترجمہ شہری
	صاحب یس	"	خلاصۃ الوفا قلمی
	شاہجہان پور	"	۵۴۲ مولد شریف
	"	"	تذکرۃ آلہی

۵۵۵	سفینه الاولیا	"	۵۴۱	مخفی گیارهین	گلزار اودھ	"
۵۵۶	رنجات	"	۵۴۲	ایضاح الحسان	مصر	"
۵۵۷	فتح المبین	مصر	۵۴۳	اگدستہ کرامات	نولکشوری	"
۵۵۸	تقریر الشہادتین	ثمرہند لکھنؤ	۵۴۴	کتاب حالات		"
۵۵۹	مجموعہ چہل سالہ	علوی لکھنؤ	"	اولیا داندہ	قلی	"
۵۶۰	گلشن نیاہ	نولکشوری	۵۴۵	تذکرہ حسینی	نولکشوری	"
۵۶۱	جواہر العباب	"	۵۴۶	مرآۃ النیال	کلکتہ	"
۵۶۲	گلشن	شاہجہانی	۵۴۷	سرالشہادتین	مسقط لکھنؤ	"
۵۶۳	مطلع السعود	بنداد	۵۴۸	روز روشن	شاہجہانی	"
۵۶۴	روفتہ اشہدا	نولکشوری	۵۴۹	نفحات الانس		"
۵۶۵	خزینۃ الاصفیا		"	سلسلۃ الذہب	حیدری بی	"
"	درد و جلد	ثمرہند لکھنؤ	۵۸۰	اخبار الاخیار	قلی	"
۵۶۶	ترجمہ فارسی	نفی عام آگرہ	۵۸۱	تاریخ رشید الدیجانی	خورشید	"
۵۶۷	ہفت کواکب	رہسلی لکھنؤ	۵۸۲	آئین اکبری کامل	نولکشوری	"
"	بریلی	"	۵۸۳	تاریخ تیموری	قلی	"
۵۶۸	گلستان خیران	نولکشوری	۵۸۴	لفظۃ العجلان	نظامی کا پور	"
۵۶۹	کتاب خصائص		۵۸۵	محاربا کا بل قندار	شاہی	"
"	ایلمومنین حضرت		۵۸۶	ترجمہ تاریخ تیموری	قلی	"
"	علی بن ابی طالب		۵۸۷	فتح الشام	نولکشوری	"
"	ازامام نسائی	مصر	۵۸۸	اقبال نامہ جاگیر		"
۵۷۰	تحفۃ العارفين	مرہ آگرہ	"	کامل	"	"

۵۸۹	ازالۃ الخفا	صدیقی ربی	"	۴۰۳	کنز البرکات لانا	
۵۹۰	تفریح الاذکیا				الی الحسانت	علوی لکنو
	جلداول و ثانی	نوکشوری	"	۴۰۴	قواعد ہیئ	مصطفیٰ لکنو
۵۹۱	روضۃ الاصفیا			۴۰۵	غارات سلطین	
	درہفت جلد	"	"		درانیہ	علوی لکنو
۵۹۲	مفتاح التواریخ	"	"	۴۰۶	تقصیر جنو الاطر	شاہجہانی
۵۹۳	الکبریا	"	"	۴۰۷	تاریخ فرشتہ	نوکشوری
۵۹۴	سیرۃ المتاخرین					محمد عبدالرحمن صبا
	ہرستہ جلد	نوکشوری	"			شاہ آبادی
۵۹۵	تاریخ فرشتہ	"	"	۴۰۸	فتح المبین	مصر
۵۹۶	وفیۃ الاعیان					محمد عظیم صابر رحم
	تاریخ ابن خلکان			۴۰۹	"	"
	کامل	قلی	"			محمد عبدالقیوم صبا
۵۹۷	سیرۃ المرجان فی			۴۱۰	سیرۃ الفاروق	بلالی پرائیڈ
	آثار ہندستان	بیبی	"	۴۱۱	سیرۃ السلف	اسلامیہ لاہور
۵۹۸	خزائن عامرہ	نوکشوری	"			قرالدین صاحب
۵۹۹	تاج القصص	علی	"			مہتمم مدرسہ حیدر
۶۰۰	تحقیق الانساب	نوکشوری	"	۴۱۲	اسم عظیم حالات	منفید عام
۶۰۱	آتشکدہ آذر	فتح الکریم بی	"		حضرت غوث پاک	سیالکوٹ
۶۰۲	حسرة الغول			۴۱۳	بصارت العیون	انتظامی کراچی
	بونا ناسبول	انوار محمدی	"	۴۱۴	عین العیون جمہ	

سرور المحزون	مصطفیٰ گلشن مولوی ابوالقاسم صفا	۴۲۴	بصارة العيون	وقت کرده حکیم
۴۱۵ اخبار الاخبار	باشمی میرٹھ	موقوفہ مولوی محمد	سی و شش نسخہ	غلت حسین صاحب
۴۱۶ فتح المبین	مصر	موقوفہ مولوی	۴۲۵ نوادہ بیہ	محمد عظیم صاحب محرم
			۴۲۶ شمشیر خانی	موقوفہ منشی
				سرفراز علی صاحب
				رئیس فیض آباد
۴۱۷ التلیث پنج	گلزار حسینی	موقوفہ ماسٹر	۴۲۷ تاریخ ابن خلکان	"
نسخہ	بیبی	جلال الدین صفا	۴۲۸ شرح سفر السعاده	موقوفہ ڈاکٹر
		مراد آبادی		کرامت اللہ خان
۴۱۸ المجموس پنج	الہند پریس			مرحوم -
نسخہ	مراد آباد	"	۴۲۵ سفر السعادت	محمدی لاہور
۴۱۹ الملوک سے نسخہ	"	"	۴۳۰ سفرنامہ شیخ	"
۴۲۰ النود و نسخہ	گلزار احمدی		ابن بطوطہ	مصطفیٰ لاہور
	مراد آباد	"	۴۳۱ سیرۃ الفاروق	گلزار محمدی
۴۲۱ سیر دریا پنج	حسن المطالع			لاہور
نسخہ	مراد آباد	"	۴۳۲ قسطنطنیہ	مصطفیٰ لاہور
۴۲۲ فخر البلاد یا پنج			۴۳۳ سوانح عمری عالمگیر	"
بغداد شش و شش المطالع			۴۳۴ خلاصہ شاہنامہ	تعلی
۴۲۳ سیرۃ ابن ہشام	مصر	خرید کردہ دفتر		محمد عبدالرفیع خان
		ندوۃ الجہل		صاحب رئیس شاہجہانپور



۴۳۵	رامائن ناگري حلب		۴۴۷	آقره العین	"
۴۳۶	اول و ثانی نوکلشوری	"	۴۴۸	ہدیہ مہدویہ نظامی کانپور	"
۴۳۷	سفرنامہ ڈاکٹر	موقوفہ ڈاکٹر	۴۴۹	سیف الجبار انسٹیٹوٹ پریس	"
	کرامت اللہ خان	کرامت اللہ خان		علیگرہ	"
	مرحوم قلمی	مرحوم	۴۵۰	افادات سندھ الہی	"
۴۳۸	رامائن سدرتھ		۴۵۱	نصر المسلمین مطلع الانوار	"
	کوس ناگري	موقوفہ مولوی		سہارنپور	"
		عبدالرفع خان	۴۵۲	ہدیہ احمدیہ الہی	"
		صاحب رئیس	۴۵۳	سیف الاسلام	"
		شاہجہانپور	۴۵۴	منشی الکلام ناصری دہلی	"
مناظرہ فرق			۴۵۵	آیات بنیات مرزاپور	"
			۴۵۶	صواعق خرقہ مصر	"
۴۳۸	تحفہ اشنا عشر نوکلشوری	"	۴۵۷	ہدیہ البریہ الی صبح صادق	"
۴۳۹	ازالۃ الاولیام سید المطالع	"	۴۵۸	الشریعۃ الاحمۃ سیتاپور	"
۴۴۰	مدار الحق حسنی - دہلی	"	۴۵۹	اصول الرشاد	"
۴۴۱	لیفٹ رسول احمدی - دہلی	"	۴۶۰	مدیر باقر داد	"
۴۴۲	اعجاز عیسوی منعیہ	"		از شاہ عبدالغفریز	"
۴۴۳	استبشار	"		صاحب قلمی	"
۴۴۴	رد الشقاق فی		۴۶۱	اعجاز مسیحی	"
	جوڈا الاشفاق نظامی - کانپور	"	۴۶۲	مبادی العبری سید المطالع بنارس	"
۴۴۵	ہوارق محمدیہ دار السلام دہلی	"	۴۶۳	رد اشباہ القادیانہ نامی کانپور	"
۴۴۶	رسالہ مردود ہتہ قلمی	"			

۴۴۴	برہین جلالیہ	"	"	۴۴۴	انتصار الحق	صدیقی بریلی	وقف کردہ مولوی
۴۴۵	دید و قرآن کا						عزیز الرحمن صفائ
	مقابلہ	دیر ہند اتر	"				برادر حبیب الرحمن
۴۴۶	نصر السالین علی عہدہ	مطلع الانوار	موقوفہ مولوی			صاحب ساکن	
۴۴۷	سید المرسلین	سہارنپور	محمد عبدالرفع خان			اقبال پور خضر پور	
			صاحب نیس				کلکتہ
		شاہجہانپور	۴۴۵	بطلان کفارہ	بحر الاسلام	موقوفہ ڈاکٹر	
۴۴۸	عشرہ کاملہ	پنجاب پریس	خرید کردہ دفتر		بنگلور	کرامت اللہ خان	
	دو جلد		ندوۃ العلماء			مرحوم	
۴۴۹	پچیسے مسیحی کی مناجات	مفید عام سیالکوٹ	"	۴۴۶	حجۃ احمدی	"	"
۴۵۰	مختصر ترجمہ تحفہ						
	اثنا عشریہ	عقبانی بیبی	موقوفہ مولوی	۴۴۷	تفسیر مکاشفات	"	"
		حکیم غلام محی الدین	۴۴۸	معیار الحق	فاروقی دہلی	"	"
		صاحب سکریٹری	۴۴۹	تائید الحمد والقرآن	اسلامیہ لاہور	"	"
		چیچ آف اسلام	۴۵۰	غفر المبین اول	محمدی لاہور	"	"
۴۵۱	دافع البہتان	انتظامی کانپور	موقوفہ مولوی	۴۵۱	دم الاخوین	ایڈوکیشن پریس	
		محمد عبدالرحیم صفائ			آگرہ	"	"
		ضلع پٹنہ	۴۵۲	منجی المومنین	محمدی لاہور	"	"
۴۵۲	اثبات الاخلافہ		۴۵۳	نور محمدی	بحر الاسلام بنگلور	"	"
	بالقرآن	محمدی عظیم آباد	۴۵۴	تائید الاسلام	قاسم الاخبار		
۴۵۳	سیف البحار	صح صادق	"		بنگلور		

۴۸۵	رد التعلیہ بالکتابت	صدیقی لاہور	۴۶	رسالہ کل الطالب	حیرسن ضوی
۴۸۶	تحفہ اثنا عشری	"	"	حرکت ارض	دہلی
۴۸۷	تحفہ الاخوان	فاردی دہلی	۴۷	نقہ محمدیہ طریق احمد	صدیقی لاہور
۴۸۸	البحر الخار	"	"	تقریریں پر الجواب	لاہور
۴۸۹	براین احمدیہ	سیرتہ ہمدان	۴۸	انفصیح دوسنہ	ندوۃ العلماء
۴۹۰	ہر چار حصہ	"	فن مناظرہ		
۴۹۱	فتح المبین علی	"	۴۹	رشیدیہ	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب ریشا بھانہ
۴۹۲	رد مذہب المقلدین	محمدی لاہور	۵۰	ہدیہ فقاریہ	علوی کھنڈ
۴۹۳	منجی الباری فی منشی گویندہا	"	۵۱	رشیدیہ جلد	"
۴۹۴	ترجمہ صحیح البخاری	لاہور	۵۲	آداب معینیہ	نولکشوری
۴۹۵	نظام الملک دفع	"	۵۳	رشیدیہ	ضیائی میٹھ
۴۹۶	العبد	محمدی لاہور	۵۴	حاشیہ فاضل	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب
۴۹۷	ثبوت الحق بحقیق	حنفی دہلی	منطق		
۴۹۸	کشف المکائد	انصاری دہلی	۵۵	برہنہ زہد ملا جلال	نوار محمدی کھنڈ
۴۹۹	مرآۃ الباقین	نامی کانپور	۵۶	منہیات شرح سلم	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہان پور
۵۰۰	گفتگوی مذہبی	ہاشمی میٹھ	۵۷	منہیات شرح سلم	
۵۰۱	تصفیۃ العقائد	ضیائی میٹھ	۵۸		
۵۰۲	حجۃ الاسلام	ہاشمی میٹھ	۵۹		
۵۰۳	انتصار الاسلام	اکمل الطابع	۶۰		
۵۰۴	دہلی	"	۶۱		
۵۰۵	عقیدہ صابونی بحر الاسلام	دہلی	۶۲		

۱۳	قاضی مبارک	علوی لکھنؤ	"	۲۶	حاشیہ عبدالنبی بر	
۱۴	قاضی مبارک	مصطفیٰ لکھنؤ	"		شرح تہذیب	حاجی ولی محمد
۱۵	تحفہ شاہجہانی	نظامی کانپور	"	۲۷	شرح سلم بحر العلوم	عقبانی دہلی
۱۶	شرح سلم مولوی		"	۲۸	حاشیہ مولانا تریبی	
	حمد اللہ	"	"		بر غلام یحییٰ	قلمی
۱۷	شرح قاضی از		"	۲۹	تعلیقات ابن بر	
	مولانا تراج علی	"	"		شرح سلم ملا حسن	حاجی ولی محمد
۱۸	میر قطبی	نولکشوری	"	۳۰	معین الغاصین	علوی لکھنؤ
۱۹	شرح تہذیب	علوی لکھنؤ	"	۳۱	شرح سلم مولوی احمد شہ	"
۲۰	میر قطبی	مرتضوی	"	۳۲	شرح سلم ملا حسن	عقبانی دہلی
	ملاحصیح القول		"	۳۳	شرح سلم قاضی مبارک	علوی لکھنؤ
	الاسلم	نظامی کانپور	"	۳۴	قطبی	محمدی لکھنؤ
۲۱	حل المغلق اقول		"	۳۵	شرح سلم ماسین	شاہی
	الاربعہ	"	"	۳۶	حاشیہ مولانا ظہور	
۲۲	سوانح الزمین		"		بر میرزاہد ملاحلال	علوی لکھنؤ
	والقول الوسیط	"	"	۳۷	حاشیہ ملا مسین	
۲۳	حاشیہ بحر العلوم		"		میرزاہد رسالہ	حیدری
	بر میرزاہد ملاحلال	ہاشمی میرٹھ	"	۳۸	حاشیہ میرزاہد	
۲۴	حاشیہ سلم لانزل	مرتضوی دہلی	"	۳۹	ملاحلال	قلمی
۲۵	میرزاہد رسالہ		"	۴۰	منہا قاضی مبارک	"
	حاشیہ غلام یحییٰ	علوی لکھنؤ	"	۴۱	حاشیہ قال قول	"

۴۴۶	بزان المنطق	"	۴۵۶	برجم الله	"	"
۴۴۷	شرح بزان المنطق	"	۴۵۷	حاشیه مولوی د	"	"
۴۴۸	حاشیه عنایت الله	"	۴۵۸	برجم الله	"	"
۴۴۹	بر میر ایسا غوجی	"	۴۵۹	حاشیه ملا حسن	"	"
۴۵۰	حاشیه مولوی احمد	"	۴۶۰	میرزا ابر رساله	"	"
۴۵۱	بر میرزا ابر رساله	"	۴۶۱	قطبی	"	"
۴۵۲	حاشیه مولوی غلام	"	۴۶۲	فقار شرح ایسا غوجی	"	"
۴۵۳	بر میرزا ابر رساله	"	۴۶۳	ایسا غوجی	"	"
۴۵۴	حاشیه میر بخش	"	۴۶۴	قل احمد بر فقار	"	"
۴۵۵	مطالع	"	۴۶۵	تہذیب	"	"
۴۵۶	حاشیه مولوی عبد	"	۴۶۶	مسیح الزمان	"	"
۴۵۷	بر میرزا ابر رساله	"	۴۶۷	شاہی	"	"
۴۵۸	حاشیه غلام محی	"	۴۶۸	علاوی لکھنؤ	"	"
۴۵۹	بر میرزا ابر رساله	"	۴۶۹	حاشیه میرزا ابر	"	"
۴۶۰	حاشیه غلام علی	"	۴۷۰	ملا جلال	"	"
۴۶۱	بر میرزا ابر رساله	"	۴۷۱	ملا جلال	"	"
۴۶۲	حاشیه غلام علی	"	۴۷۲	حاشیه مولانا	"	"
۴۶۳	ملا جلال کامل	"	۴۷۳	عبدالحی خیر آبادی	"	"
۴۶۴	حاشیه ابو الفتح	"	۴۷۴	بر میرزا ابر رساله	"	"
۴۶۵	بر ملا جلال	"	۴۷۵	نظامی کانپور	"	"
۴۶۶	شرح سلم	"	۴۷۶	شرح ضابطہ التہذیب	"	"
۴۶۷	حاشیه ملا مبین	"	۴۷۷	علاوی لکھنؤ	"	"
۴۶۸	میرزا ابر ملا جلال	"	۴۷۸	حاشیه عماد قطبی	"	"
۴۶۹	حاشیه مولانا	"	۴۷۹	ومیر	"	"
۴۷۰		"	۴۸۰	شرح تہذیب از	"	"

مولوی علی محمد غفاری	۴۸۸	تحقیقات ضمیمہ	"	"
حاشیہ میرزا ہد	۴۸۹	حاشیہ عبدالحکیم	"	"
ملا جلال	"	برقبطی و میر نوکشوری	"	"
حاشیہ ملا عظیم بر	۴۹۰	غایۃ الکلام فی	"	"
میرزا ہد رسالہ	"	حقیقۃ التصدیق	"	"
حاشیہ دیگر بر میرزا ہد	"	عند الحکماء عمدۃ الاخبار	"	"
ملا جلال	"	والامام بریلی	"	"
التعلیق المرضی محمدی اکبر	۴۹۱	میرزا ہد رسالہ نظامی کانپور	"	"
ایسا غوجی حسینی	۴۹۲	حاشیہ غلام محی	"	"
مختصر المیزان	"	بر میرزا ہد رسالہ	"	"
میزان المنطق	۴۹۳	مصباح الدجج	"	"
خواہر مضیہ	۴۹۴	نور البدع	"	"
تہذیب	۴۹۵	تحفہ شاہجہان	"	"
قال اقول خواجہ محمد امین	۴۹۶	ملا جلال علوی لکھنؤ	"	"
شرح تہذیب علوی لکھنؤ	۴۹۷	میرزا ہد ملا جلال	"	"
شرح فارسی لکھنؤ	۴۹۸	قول المخطط	"	"
رسالہ نوکشوری	۴۹۹	التعلیق للعجیب	"	"
باب بیع المیزان علوی لکھنؤ	۵۰۰	حاشیہ عماد بر	"	"
سعدیہ شرح و تجا	"	میرزا ہد ملا جلال قطی	"	"
مرقاۃ الاذبان علوی لکھنؤ	۵۰۱	غایۃ البیان فی	"	"
ایضاحات	"	تحقیق السجان	"	"

۸۱۳	القول المحیط	"	۸۰۲	تسطیع السلم	"
۸۱۴	توضیر السلم احمدی دہلی	"	۸۰۳	ملا جلال	"
۸۱۵	حاشیہ بر ملا جلال	"	۸۰۴	میزراہ بر ملا جلال	"
"	بر میزراہ رسالہ علوی لکھنؤ	"	۸۰۵	حاشیہ ملا حسن	"
۸۱۶	منہاج العلوم قلمی	"	۸۰۶	بر میزراہ ملا جلال	"
۸۱۷	شرح سالہ تصدیق	"	۸۰۷	حاشیہ مولوی	"
۸۱۸	حاشیہ بر قاضی	"	۸۰۸	فضل رسول بر	"
۸۱۹	دفع الکلال چشمہ رفیع لکھنؤ	"	۸۰۹	میزراہ ملا جلال	"
۸۲۰	الکلام الوہبی فی بعض عبارات القطب	"	۸۱۰	حاشیہ بر ملا جلال	"
"	"	"	۸۱۱	میزراہ ملا جلال علوی لکھنؤ	"
۸۲۱	قال اقول مسیحائی	"	۸۱۲	شرح مطالع طرک	"
۸۲۲	میر سیاحی مرقضوی	"	۸۱۳	غایۃ الکلام فی حقیقۃ التصدیق	"
۸۲۳	قلمی	"	۸۱۴	عنہ الکلام و عمدۃ الاخبار	"
۸۲۴	انوار احمدی حاشیہ	"	۸۱۵	الامام بریلی	"
"	قال اقول محمدی لکھنؤ	"	۸۱۶	میزراہ رسالہ قلمی	"
۸۲۵	مجموعہ شروح	"	۸۱۷	حاشیہ بر العلوم	"
"	ضابطۃ التہذیب محمدی جوہر	"	۸۱۸	بر میزراہ رسالہ علوی لکھنؤ	"
۸۲۶	شرح خطبہ قطبی قلمی	"	۸۱۹	القول المحیط	"
۸۲۷	صنکر مصطفائی	"	۸۲۰	حاشیہ بر العلوم	"
۸۲۸	شرح تہذیب فارسی	"	۸۲۱	بر میزراہ رسالہ	"
"	نور کشوری	"			

۸۲۹	حاشیہ علامین	موقوفہ مولوی	۸۲۹	نور الہدی حاشیہ	
۸۳۰	میرزا ہد رسالہ	حیدری لکھنؤ محمد عظیم صاحب مرحوم	۸۳۰	غلام محیی	"
۸۳۱	نولکشوی	موقوفہ حافظ	۸۳۱	میرزا ہد برسالہ	موقوفہ مولوی
۸۳۲	حاشیہ علام محیی	محمد عظیم اللہ صاحب	۸۳۲	علوی لکھنؤ	محمد عظیم صاحب مرحوم
۸۳۳	میرزا ہد رسالہ و	شاہ آبادی	۸۳۳	حاشیہ غلام محیی	"
۸۳۴	حاشیہ غلام محیی	"	۸۳۴	بر میرزا ہد رسالہ	"
۸۳۵	حاشیہ بحر العلوم	"	۸۳۵	البيان الکافی فی شرح القاسمی	"
۸۳۶	بر میرزا ہد رسالہ	علوی لکھنؤ	۸۳۶	شرح سلم قاضی	نظامی کا پتور
۸۳۷	شرح تہذیب	موقوفہ حافظ	۸۳۷	القول المخیط	علوی لکھنؤ
۸۳۸	حاشیہ علام محیی	محمد عظیم اللہ صاحب	۸۳۸	نجم العلوم لکھنؤ	"
۸۳۹	حاشیہ علام محیی	شاہ آبادی	۸۳۹	ملا جلال	"
۸۴۰	بر میرزا ہد رسالہ	"	۸۴۰	یزید بر ملا جلال	"
۸۴۱	بر حاشیہ علام محیی	برایہ الوری حاشیہ	۸۴۱	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۴۲	میرزا ہد رسالہ	بر حاشیہ علام محیی	۸۴۲	مجموعہ منطق	نولکشوی
۸۴۳	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۴۳	حاشیہ مولوی	"
۸۴۴	میرزا ہد رسالہ	بر حاشیہ علام محیی	۸۴۴	طہ اللہ بر میرزا ہد	"
۸۴۵	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۴۵	رسالہ	کلان کوٹھی
۸۴۶	میرزا ہد رسالہ	بر حاشیہ علام محیی	۸۴۶	حاشیہ مولوی	"
۸۴۷	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۴۷	علی الحق خیر آباد	نظامی کا پتور
۸۴۸	میرزا ہد رسالہ	بر حاشیہ علام محیی	۸۴۸	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۴۹	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۴۹	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۰	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۰	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۱	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۱	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۲	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۲	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۳	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۳	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۴	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۴	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۵	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۵	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۶	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۶	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۷	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۷	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۸	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۸	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۵۹	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۵۹	بر حاشیہ علام محیی	"
۸۶۰	بر حاشیہ علام محیی	بر حاشیہ علام محیی	۸۶۰	بر حاشیہ علام محیی	"



۸۵۲	قطبی شرح دیباچه کلان کوٹھی	"	ملا جلال	"	"
"	قطبیبی حسینی لکھنؤ	"	۸۶۶	حاشیہ ملا حسن	"
۸۵۳	ملا حسن محمدی لکھنؤ	"	"	میرزا ادرسالہ کلان کوٹھی	"
۸۵۴	"	"	۸۶۷	تحقیقات ضمیمہ علوی لکھنؤ	"
۸۵۵	حاشیہ عبدالحکیم	"	۸۶۸	قطبی حیدری لکھنؤ	"
"	قطبیبی محمدی دہلی	"	"	محمد عظیم اللہ صاحب	"
۸۵۶	شرح سلم مولوی	"	"	شاہ آبادی	"
"	مبین کامل محمدی لکھنؤ	"	۸۶۹	قطبی شرح دیباچہ شاہی قدیم	"
۸۵۷	حاشیہ غلام محمد	"	"	خلیل احمد صاحب	"
"	میر میرزا ادرسالہ علوی لکھنؤ	"	"	رئیس قصبہ ٹنڈور	"
۸۵۸	میرزا ادرسالہ	"	"	ضلع بجنور	"
۸۵۹	شرح سلم مولوی مبین محمدی لکھنؤ	"	۸۷۰	مجموعہ منطق نظامی کانپور	"
"	شرح سلم مولوی حمد اللہ نظامی کانپور	"	"	خرید کردہ دفتر	"
۸۶۰	منشیات شرح سلم	"	۸۷۱	انجینسنتہ	"
"	تاجی مبارک علوی لکھنؤ	"	"	حاشیہ غلام محمدی	"
۸۶۱	حاشیہ بر العلوم	"	"	بر میرزا ادرسالہ علوی لکھنؤ	"
"	میر میرزا ادرسالہ	"	"	موقوفہ رمنشی	"
۸۶۲	شرح سلم دانی پور	"	۸۷۲	میرزا ادرسالہ	"
"	"	"	"	شرح تمذیب نظامی کانپور	"
۸۶۳	حاشیہ ملا جلال	"	"	موقوفہ حافظ	"
"	بر تنذیب	"	"	محمد عظیم اللہ صاحب	"
۸۶۴	حاشیہ میرزا ادرسالہ	"	"	شاہ آبادی	"



الرايين كتاب البصائر		شرح الافلاك	۹۰۵	"	"
منيره	تقلي	رساله شيخ بو علي سينا	۹۰۶	"	"
كتاب التنبيه لمعلم	معلم	شرح تفسیر الافلاك	۹۰۷	"	"
الثاني	"	از مولانا محمد ايل الله	"	"	"
تحسين السعادة	"	جدولت	۹۰۸	"	"
عيون المسائل	"	دانشنامه	۹۱۰	"	"
كتاب الفضوص	"	بريه سعيديه	۹۱۱	"	"
مسائل متفرقه	"	شرح هدايه الحكمه	۹۱۲	"	"
فيلسوف مقال	"	از مولانا عبد الحق	"	"	"
في اعراض كتاب	"	خير آبادي	"	"	"
بعد الطبيعه	"	كتاب المقاييسات	۹۱۳	"	"
مقاله في معان	"	توشحيه	۹۱۴	"	"
العقل و رسالتي	"	شرح اشارات	۹۱۵	"	"
اثبات المخارقات	"	مبدي	۹۱۶	"	"
كتاب التذكير	"	رساله قوس قزح	۹۱۷	"	"
تعليقات ابونضر	"	حاشيه مبدي	۹۱۸	"	"
فارابي	"	مولانا هفتماني	"	"	"
شرح سلاله زرتين	"	نجات شيخ شمس	۹۱۹	"	"
ملقطات لافلاطون	"	تقلي	۹۲۰	"	"
در ساله ديگراز	"	مجتبائي دلي	"	"	"
افلاطون	"	تنبيه لمعلم	۹۲۱	"	"
	"	حاشيه مولوي عايد	۹۲۲	"	"
	"	برصدا	"	"	"

۹۲۳	حاشیه صدر از بطور قلمی	"	۹۲۹	تحریر اقلیدس	علوی لکنؤ
۹۲۴	مصباح فی علم الفقا طران	"	۹۳۰	شمس ازغه	"
۹۲۵	شرح اشارات مصر	"	۹۳۱	شرح جعیمنی	"
۹۲۶	محاکمات	"	۹۳۲	اقلیدس مقاله	قلمی
۹۲۷	شرح مشناه بکیر	"		خرید کرده دفتر	ندوة العلماء
	رساله اردودر	"	۹۳۳	کتاب الاکر	صدیقی لاہور
۹۲۸	سکون زمین	"		علام احمد صاحب	موقوفہ مولوی
	تحریر مشناه بکیر	"	۹۳۴	حاشیه حمد الشبر	موقوفہ منشی
	از مولانا عبد العلی	"	۹۳۵	شمس ازغه	قلمی
۹۲۹	و تقریر ثوبی کت	"		سرفراز علی صاحب	رئیس فیض آباد
۹۳۰	حاشیه فی مرتبہ از العلوم لکنؤ	"	<b>حساب</b>		
۹۳۱	تحریر اقلیدس	"			
۹۳۲	تصریح جفک	"	۹۳۶	شرح مولانا محمد	موقوفہ مولوی
۹۳۳	مفید البصیر فی	"	۹۳۷	بر رساله شمسیہ	قلمی
	نسبت سبع الشجر شاہی	"		صاحب بیس	شاہ جہانپور
۹۳۴	حاشیه مشناه بکیر	"	۹۳۸	انوار الحساب	کلکتہ
۹۳۵	رسالہ فیض عام	"	۹۳۹	خلاصہ حساب	محمد علی لکنؤ
۹۳۶	سبع شداد	"	۹۴۰	"	علوی لکنؤ
۹۳۷	تویر الیون	"	۹۴۱	برج الحساب	محمد علی لکنؤ
۹۳۸	میںدی	"	۹۴۲	تسہیل الحساب	مشعل ہیانہ
	نولکشوری	"		موقوفہ مولوی	محمد عظیم صاحب حرم
	محمد عظیم صاحب حرم	"			

۴۵۲	شرح فارسی	وقف کرده منشی	۴۶۶	اکمال الصنائع در جلد	"	"
	خلاصه الحساب	قلی	۴۶۷	نفیسی	نظامی	"
			۴۶۸	قربادین قاری	چشمه نین بیکر	"
۴۵۸	ناب تول	کلکته	۴۶۹	زاد غریب	اکمل المطالع علی	"
			۴۷۰	خلاصه التجارب	نوکشوری	"
			۴۷۱	طب حسانی	مصطفی کاپور	"
			۴۷۲	انصرائی	حاجی بی محمد	"
			۴۷۳	انیس المعالجین	نوکشوری	"
<b>ط</b>						
۴۵۵	جامع الشفایه	نوکشوری	۴۷۴	مظهر الشفا	"	"
۴۵۶	کشف المکنون	"	۴۷۵	شفاء الابدان	"	"
	عن المعالجات	شاهجانی	۴۷۶	تذکره ادلی الایمان	مصر	"
۴۵۷	القانون	بهوپال	"	جلد اول و ثانی	"	"
۴۵۸	قربادین غظم	نظامی کاپور	۴۷۷	اکسیر عظم در جلد	"	"
۴۵۹	قربادین کبیر	نوکشوری	"	ترجمه قانون شیخ	"	"
۴۶۰	المنی شرح موجز	قلی	۴۷۸	بوعلی سینا در جلد	نوکشوری	"
۴۶۱	معدن الشفا	نوکشوری	۴۷۹	نفس الانساب	دلکش فخر گوده	"
۴۶۲	طرح الحواهر	کلکته	۴۸۰	منافع الانذیه	مصر	"
۴۶۳	علاج الامراض	احمدی	۴۸۱	مفرج القلوب	نوکشوری	"
۴۶۴	شرح اسباب کامل	هندوپرس	۴۸۲	ترجمه فارسی کلمات	"	"
۴۶۵	قانون شیخ الریس	"	۴۸۳	قانون	"	"
	در سه جلد	مصر	"	قرشی	قلی	"

۹۸۸	مجاله نافعہ	نوکلشوری	علاج الموالشی	۱۰۰۰	نوکلشوری	"
۹۸۵	دستور العلاج	ہندو پریس لکھنؤ	کنوز لصحتہ	۱۰۰۱	مصر	"
۹۸۶	حمیات قانون	شرہند لکھنؤ	امہم العلاج	۱۰۰۲	نوکلشوری	"
۹۸۷	موجہ سنہ	نوکلشوری	تکشیف الحکمۃ	۱۰۰۳	"	"
۹۸۸	مفردات ناصری	گلزار محمدی	مجربات ضیائی	۱۰۰۴	"	"
۹۸۹	شرح رباعیات		طب کبر حلدول	۱۰۰۵		"
	طب یوسفی	نوکلشوری	وثنانی		قلی	"
۹۹۰	نخت علائی	"	سدیدی نصف	۱۰۰۶	"	"
۹۹۱	جوہر نفیس	"	بہج الحذاقۃ	۱۰۰۷	نوکلشوری	"
۹۹۲	زمر و احقر علی	محمدی لاہور	علاج الابدان	۱۰۰۸	"	"
۹۹۳	من لا یحضرہ	طبیب جعفری	لوفصول بقری	۱۰۰۹	"	"
۹۹۴	ذکائی و قرا دین		مجربات الکبری	۱۰۱۰	"	"
	شفائی	مجتبائی دہلی	مجموعہ طب سنجہ	۱۰۱۱	"	"
۹۹۵	الفاظ الادویۃ	بر الدجی	تسہیل الشفا ترجمہ	۱۰۱۲		"
۹۹۶	تذکرۃ معالجہ ہضہ	نوکلشوری	علاج الغریبا	۱۰۱۳	"	"
۹۹۷	شفاء الطاعون	چشمہ دیات	فصول الاعراض	۱۰۱۴	محمدی لاہور	"
	فیض آئینہ		کنز الاسرار	۱۰۱۵	احمدی ملو آباد	"
۹۹۸	شفاء المرصۃ ترجمہ		تربیاتی ہضہ	۱۰۱۶	نوکلشوری	"
	علاج الغریبا جلد		مجالہ سنجی		"	"
	اول وثنانی	صندھیس	رسالہ معالجہ	۱۰۱۷	"	"
۹۹۹	التحقیق البیان	ختمہ حیات	تپ و لرزہ		"	"

۱۰۱۹	تحفة الاطبا	"	"	۱۰۳۷	میزان الطب مع	
۱۰۲۰	رساله قوت باد	"	"	"	رسائل دیگر	محمدی ککسینو
۱۰۲۱	تریاق مسموم	"	"	۱۰۳۸	بیاض مطب	تقلی
	مزمل لا و بام در	"	"	۱۰۳۹	شرح اسباب	"
	دو ببلد	"	"	۱۰۴۰	مخزن الادویه	"
۱۰۲۲	تحقیقات اداره طبع	"	"	۱۰۴۱	ضیاء الالبصار	"
۱۰۲۳	اکفایه منصوی و	"	"	"	فی حدالباه	احمدی دلی
	رساله چوب چینی	"	"	۱۰۴۲	منهج القلوب	موقوفه مولوی محمد عظیم شاکر حرم
۱۰۲۴	کنز الاسلام	"	"	"	قانونچه مع سائله	"
۱۰۲۵	علاج احسانی	"	"	۱۰۴۳	قبریه	"
۱۰۲۶	قانون عمرت	"	"	"	موجب	"
۱۰۲۷	اختیارات بری	"	"	۱۰۴۴	موجب	موقوفه حافظ محمد عظیم الله صاحب
۱۰۲۸	فرنگ نسیمه	"	"	"	رساله بحث موازنه	شاه آبادی
۱۰۲۹	رموز الحکمه	"	"	"	طب اکبری یونانی	موقوفه حکیم صغری صاحب
۱۰۳۰	منیة الاجسام و	"	"	۱۰۴۵	میزان الطب مع	شاه آبادی
۱۰۳۱	فرائد حبیبه	"	"	"	رساله دلائل النضر	موقوفه حافظ محمد عظیم الله صاحب
۱۰۳۲	مطب علونخان	"	"	۱۰۴۶	طوب حسانی	نظامی کلپور
۱۰۳۳	انوار المحاشی	"	"	"	طوب حسانی	موقوفه دکتر
۱۰۳۴	قانونچه	صغری دلی	"	"		
۱۰۳۵	انتاج الخزان	تقلی	"	"		
۱۰۳۶	اقتصره ذکره انام	مصر	"	"		

۱۰۴۳	کرامت اللہ خان	خلیص الفصول	"	"
۱۰۴۴	صاحب مرحوم	کفایہ شرح شافیہ مصطفیٰ لاہور	"	"
۱۰۴۵	"	میزان الصرف	"	صحت جسمانی
۱۰۴۶	منشعب	"	صرف	
۱۰۴۷	موقوفہ مولوی	یخچان دزدہ کلان کوٹلی	قلمی	۱۰۴۸ سجدہ شریعہ ربیع
۱۰۴۸	محمد عبدالرفع خان	صرف میر	"	"
۱۰۴۹	صاحب رئیس	دستور المبتدی	"	"
۱۰۵۰	شاہجہاںپور	جابر بردی شرح	"	"
۱۰۵۱	"	شافیہ	"	شافیہ
۱۰۵۲	"	خلیص الفصول	"	کلمات حسنیہ
۱۰۵۳	"	شافیہ	"	نقو الصرف نسخہ
۱۰۵۴	"	ارکان الاصول	"	ایضاح شرح میزان
۱۰۵۵	"	شرح فصول اکبری	"	طرح الارواح
۱۰۵۶	"	گیلانی شرح نصرت	"	میزان الصرف
۱۰۵۷	"	عزیز	"	منشعب
۱۰۵۸	"	شافیہ شرح ربیع	"	یخچان
۱۰۵۹	"	ہدایۃ الصرف	"	زبدہ
۱۰۶۰	"	مشکوۃ التصار	"	صرف میر
۱۰۶۱	"	صرف میر	"	جوانا موئی
۱۰۶۲	"	دستور المبتدی	"	دستور المبتدی
۱۰۶۳	"	کافیہ	"	فصول اکبری



۱۰۸۲	میزان الصرف	محمدی کسنو	"	۱۰۹۶	بریه رشیدیہ	انوار احمدی	کهنو حکیم علی بن محمد
۱۰۸۳	منشعب	"	"	۱۰۹۸	علم الصیغہ	محمدی	نزدہ العلماء
۱۰۸۴	پنج گنج و زبدہ	حاجی ولی محمد	"	۱۰۹۹	دو نسخہ	"	موقوفہ مولوی
۱۰۸۵	غایہ شرح شافیہ	نوکشوری	"				احمد علی صاحب
۱۰۸۶	رضی شرح شافیہ	"	"				خلف مولوی
۱۰۸۷	تبیان شرح نزلان	ہبار کشمیر	"				محمد علی صاحب
۱۰۸۸	شرح میزان	نوکشوری	"				ناظم نزدہ العلماء
۱۰۸۹	عمدہ شرح زبدہ	علوی کسنو	"	۱۱۰۰	فصول الکبریٰ	نظامی کانپور	موقوفہ مولوی
۱۰۹۰	ہدایہ الصرف حصہ						محمد عبدالرحمن صاحب
	اول و دوم	گلزار محمدی	"				شاہ آبادی
۱۰۹۱	بریه رشیدیہ	انوار احمدی	"	۱۱۰۱	دہ نسخہ	نوکشوری	خرید کردہ دفتر
۱۰۹۲	غایۃ البیان و	موقوفہ مولوی					نزدہ العلماء
	مسالك البہیہ	شعلہ طرکانپور	محمد عظیم صاحب	۱۱۰۲	شافیہ	"	موقوفہ حافظ
۱۰۹۳	کتاب الصرف	روز بازار لکھنؤ	خرید کردہ دفتر				محمد عظیم صاحب
		نزدہ العلماء					شاہ آبادی
۱۰۹۴	تلفیق التشریف	مولوی بو محمد الہیہ		۱۱۰۳	مجموعہ میزان	نظامی کانپور	"
	اعلم التصریف	خلیلی آ رہ	"	۱۱۰۴	مجموعہ پنج گنج و زبدہ	"	"
۱۰۹۵	تہذیب التصریف	ہمار	"	۱۱۰۵	صرف میر	"	"
	اکملہ تلفیق التشریف	نشی طور الحق	"	۱۱۰۶	دستور المبتدی	"	"
۱۰۹۶	تیسیر المفردات			۱۱۰۷	فصول الکبریٰ		
	المنشعب	انظامی کانپور			رسالہ لامیہ و		

مجموعه میرزا شعیب	۱۱۰۸	مجموعه سعدی شرح	۱۱۰۸	رئیس فیض آباد
شش نسخه		ربخانی	۱۱۱۴	"
صفت میر	۱۱۰۹	شافیه	۱۱۲۰	"
دو جلد		خلیفه الفضول	۱۱۲۱	"
انگیزه ملوادی				منحوظ
صفت عبرت زبان	۱۱۱۰	موقوفه منشی	۱۱۲۲	موقوفه مولوی
انگیزه جمعی اول		عبد الغفور حاشیه		محمد عبدالرافع خان
		عبد الحکیم و حواشی		صاحب سبب
		منفرد و حاشیه		شا بهجا پور
صفت عربی زبان	۱۱۱۱	ملک اسکاتلند		نظامی کپور
غایه البیان و	۱۱۱۲	موقوفه مولوی	۱۱۲۳	حاشیه عبد الغفور
دس مالک لاهیة		موقوفه مولوی		مع کلمه عبد الحکیم
افصول اکبری	۱۱۱۳	خرید کرده دفتر	۱۱۲۴	شرح ملا جامی
		ندوة العلماء	۱۱۲۵	منفی البیبا کل
شافیه	۱۱۱۴	محمی لکنؤ	۱۱۲۶	حاشیه نعمت الله
بیان شرح میزان	۱۱۱۵	دبدبه احمدی		بشرح ملا جامی
		لکنؤ	۱۱۲۷	مصابح
هدیه رشیدیہ	۱۱۱۶	انوار محمدی	۱۱۲۸	مفصل
مازندرانی شرح	۱۱۱۷	موقوفه منشی	۱۱۲۹	ضو شرح مصباح
		سرفراز علی صفا	۱۱۳۰	مجموعه نوح میر

۱۱۳۱	شرح مائت عامل	علوی لکنؤ	۱۱۴۶	شرح ہدایۃ النخو	"	"
۱۱۳۲	ہدایۃ النخو	میساجی	۱۱۴۷	رسالہ تذکرہ و مائت	"	"
۱۱۳۳	ارشاد	قلی	۱۱۴۸	ہدایۃ النخو	"	"
۱۱۳۴	شریفیہ شرح کافہ	نحر المطلق دہلی	۱۱۴۹	شرح مائت عامل	گلزار اودہ	"
۱۱۳۵	حاشیہ عبدالغفور	"	۱۱۵۰	حاشیہ عبدالرحمن	"	"
۱۱۳۶	بشرح ملا جامی	قلی	۱۱۵۱	بشرح ملا جامی	قلی	"
۱۱۳۷	حاشیہ عصمت	"	۱۱۵۲	بشرح ملا جامی	نوکلشوری	"
۱۱۳۸	بشرح ملا جامی	"	۱۱۵۳	مراح الارواح	مجتبائی دہلی	"
۱۱۳۹	شرح قطر ندی	"	۱۱۵۴	خفیہ شرح	"	"
۱۱۴۰	شرح اجرومیہ	"	۱۱۵۵	مراح الارواح	احمدی دہلی	"
۱۱۴۱	کافہ	افغری	۱۱۵۶	حاشیہ عبدالرحمن	"	"
۱۱۴۲	درایۃ شرح ہدایۃ النخو	منشی احمد حسن	۱۱۵۷	بشرح ملا جامی	کلکتہ	"
۱۱۴۳	التحریر المعقول	"	۱۱۵۸	حاشیہ جمال	"	"
۱۱۴۴	فی بیان الجہل	"	۱۱۵۹	عبدالرحمن بشرح	"	"
۱۱۴۵	والاصول	قلی	۱۱۶۰	ملا جامی	علوی لکنؤ	"
۱۱۴۶	حاشیہ عنایت اللہ	"	۱۱۶۱	رضی شرح کافہ	نوکلشوری	"
۱۱۴۷	بشرح ملا جامی	نوکلشوری	۱۱۶۲	تسہیل الکافہ	"	"
۱۱۴۸	حل ترکیب کافہ	قلی	۱۱۶۳	مکالمات حسنیہ	قلی	"
۱۱۴۹	حل ابیات مشرح	"	۱۱۶۴	مائت عامل	"	"
۱۱۵۰	ملا جامی از عبدالرحیم	"	۱۱۶۵	شرح مائت عامل	"	"
۱۱۵۱	اصل الاصول	"				

۱۱۶۳	مجموعه نوح میر	محمدی لکنئو	"	نعمد عبد العلی صاب
۱۱۶۴	شرح مائت عامل	مصطفیٰ لکنئو	"	آسی مدرسی کاب
۱۱۶۵	ہدایۃ النوح	دار السلام علی	"	مطالع صبح المطالع
۱۱۶۶	"	نظامی کانپو	"	موقوفہ مولوی
۱۱۶۷	شرح مائت عامل	نوکشوری	موقوفہ مولوی	محمد علی دہلی
۱۱۶۸	"	محمد عظیم صناعی	۱۱۶۹	مجموعہ نوح میر خلا
۱۱۶۹	ارشاد الطلاب	مولوی ابو محمد لکھنؤ	۱۱۷۰	وجہ قیامہ ناعمل
۱۱۷۰	علم الاعراب	خلیلی آره	۱۱۷۱	منظوم وعدۃ المرام
۱۱۷۱	اوتخ المسالک	مصر	۱۱۷۲	شرح مائت عامل
۱۱۷۲	ہدایۃ النوح	نظامی کانپو	۱۱۷۳	شرح مائت عامل
۱۱۷۳	مجموعہ نوح میر	نوکشوری	۱۱۷۴	نظامی کانپو
۱۱۷۴	شش نشہ	رزاقی کانپو	۱۱۷۵	نوکشوری
۱۱۷۵	حل ابیات شرح	موقوفہ سید	۱۱۷۶	نوکشوری
۱۱۷۶	ملا جامی	خلیل احمد صاحب	۱۱۷۷	نوکشوری
۱۱۷۷	رسالہ تذکرہ نویس	ارشد قصبہ سہور	۱۱۷۸	نوکشوری
۱۱۷۸	شرح ملا جامی	صالح بجنور	۱۱۷۹	نوکشوری
۱۱۷۹	"	"	۱۱۸۰	نوکشوری
۱۱۸۰	"	"	۱۱۸۱	نوکشوری
۱۱۸۱	"	"	۱۱۸۲	نوکشوری
۱۱۸۲	"	"	۱۱۸۳	نوکشوری
۱۱۸۳	"	"	۱۱۸۴	نوکشوری
۱۱۸۴	"	"	۱۱۸۵	نوکشوری
۱۱۸۵	"	"	۱۱۸۶	نوکشوری
۱۱۸۶	"	"	۱۱۸۷	نوکشوری
۱۱۸۷	"	"	۱۱۸۸	نوکشوری
۱۱۸۸	"	"	۱۱۸۹	نوکشوری
۱۱۸۹	"	"	۱۱۹۰	نوکشوری
۱۱۹۰	"	"	۱۱۹۱	نوکشوری
۱۱۹۱	"	"	۱۱۹۲	نوکشوری
۱۱۹۲	"	"	۱۱۹۳	نوکشوری
۱۱۹۳	"	"	۱۱۹۴	نوکشوری
۱۱۹۴	"	"	۱۱۹۵	نوکشوری
۱۱۹۵	"	"	۱۱۹۶	نوکشوری
۱۱۹۶	"	"	۱۱۹۷	نوکشوری
۱۱۹۷	"	"	۱۱۹۸	نوکشوری
۱۱۹۸	"	"	۱۱۹۹	نوکشوری
۱۱۹۹	"	"	۱۲۰۰	نوکشوری

۱۱۸۵	کافیه	علوی لکنو	موقوفه مولوی محمد عظیم صائم	دو نسخه برایه النسخه	نولکشوری	ندوة العلماء
۱۱۸۶	حاشیه ابوالبقا	احمدی جونپور	"	۱۱۹۸	نظامی کانپور	محمد عظیم صاحب حرم
۱۱۸۷	شرح ملا جامی	نولکشوری	"	"	سرفراز علی صاحب	موقوفه مولوی
۱۱۸۸	"	مصطفیٰ لکنو	"	"	رئیس فیض آباد	"
۱۱۸۹	حل ترکیب فیه	کلکتہ	"	۱۱۹۹	علوی لکنو	"
۱۱۹۰	حاشیه عبدالغفور	"	"	۱۲۰۰	قلمی	"
"	بر شرح ملا جامی	نظامی کانپور	"	۱۲۰۱	مصر	خرید کرده دفتر
"	مع حاشیه ملا نور محمد	"	"	"	"	ندوة العلماء
"	و عبد الحکیم	"	"	"	"	"
۱۱۹۱	حاشیه عبد الحکیم	"	"	۱۲۰۲	مطلوب	نولکشوری
"	نگارہ عبدالغفور	"	"	"	"	محمد عبدالرافع خان
۱۱۹۲	رضی شرح کافیه	نولکشوری	"	"	"	صاحب رئیس
۱۱۹۳	شرح ملا جامی	حسینی لکنو	خرید کرده دفتر	"	"	شاہجہانپور
"	"	ندوة العلماء	"	۱۲۰۳	"	"
۱۱۹۴	شرح فارسی الفیہ	قلمی	موقوفه مولوی	۱۲۰۴	"	"
"	"	"	سرفراز علی صاحب	۱۲۰۵	مختصر المعانی	نولکشوری
"	"	"	رئیس فیض آباد	۱۲۰۶	حاشیہ خانی بر	"
۱۱۹۵	شرح فارسی کافیه	"	"	"	مختصر المعانی	قلمی
۱۱۹۶	ادوخ المسالک	مصر	خرید کرده دفتر	۱۲۰۷	نقد البلاغہ	"

### معانی و بیان

۱۲۰۸	کتاب فخر ابیات	"	"	۱۲۰۸	سفینه الرغیب	"	"
۱۲۰۹	حاشیه ختائی بر	"	"	۱۲۰۹	کشکول	مصر	"
	مختصر المعانی	"	"	۱۲۱۰	فیضی شرح جامع	نولکشوری	"
۱۲۱۰	حاشیه سید مطول	یوسفی	"	۱۲۱۱	دیوان مستثنی	محمدی بدبی	"
۱۲۱۱	مختصر المعانی	تنبی	"	۱۲۱۲	الکثر المدفون	مصر	"
۱۲۱۲	مطول	"	"	۱۲۱۳	خزینة الاشغال	مصطفیٰ لکنو	"
۱۲۱۳	رساله بلاغت	"	"	۱۲۱۴	مستطرف جلد ثانی	تلمی	"
۱۲۱۴	مطول	نولکشوری	موقوفه مولوی	۱۲۱۵	تاریخ تیموری	کلکتہ	"
			محمد عظیم حسنا حرم	۱۲۱۶	نسخہ	شاهجہانی	"
۱۲۱۵	مختصر المعانی پنج	مجتبائی دہلی	خرید کردہ دفتر	۱۲۱۷	ندوة العلماء	بھوپال	"
				۱۲۱۸	موقوفہ مولوی	ترجمہ رسائل	"
۱۲۱۶	"	ہاشمی میرٹھ	موقوفہ مولوی	۱۲۱۹	موقوفہ مولوی	انخوان الصفا فر	بمبئی
			محمد عظیم حسنا حرم	۱۲۲۰	ریاض الفردوس	نولکشوری	"
				۱۲۲۱	کتاب بکرتغلب	مصر	"
۱۲۱۷	تقریظاً مولوی	موقوفہ مولوی محمد		۱۲۲۲	الف لیلہ عربی	طهران	"
	نضض حق صبا	قلی	عبد الفیغ خالصا	۱۲۲۳	دیوان حضرت علی	صد عباس	"
	خیر آبادی	"	ریش شاهجہانپور	۱۲۲۴	برج الانشا	مصر	"
۱۲۱۸	حدیقۃ الافراح	کلکتہ	"	۱۲۲۵	انشای حسن	"	"
۱۲۱۹	حل لثات متقا	"	"	۱۲۲۶	اطباق الذہب	"	"
	حسہ یری	"	"	۱۲۲۷	عجب الجواب	کلکتہ	"
۱۲۲۰	مستطرف کامل	مصر	"	۱۲۲۸	نقحۃ الیمن	کلکتہ کشمیر	"

۱۲۴۱	شرح بیان القس بمبئی	"	۱۲۵۸	رسالہ گفتگو	
۱۲۴۲	مطالفت ظرافت مصر	"		یک عورت قلمی	"
۱۲۴۳	جزیۃ العجائب	"	۱۲۵۹	ریاض الادب حیدر رامپور	حاجی یاض الدین صاحب
	فریۃ الخراب	"	۱۲۶۰	بداۃ الادب	موقوفہ مولوی
۱۲۴۴	کتاب الاذکیا	"		لسان العرب کاسیہ پری	قرالدین صاحب
۱۲۴۵	کتاب القرب	"		چا جہلہ اجیر	اجیری
	نحت العرب	"	۱۲۶۱	ارشاد الطالب	مولوی یحییٰ علی
۱۲۴۶	رسالہ ابوبکر خوارزمی	"		علم الادب خلیلی آرہ	صاحب آرودی
۱۲۴۷	مقامات ہندی مطلع العلوم	"	۱۲۶۲	عقد الفریۃ جلد	مصر خریدندہ اعلم
۱۲۴۸	کتاب مایۃ حکایت	"	۱۲۶۳	منتخبات عربیہ	
	قصیرہ مصر	"		شازدہ نسخہ مفید لاہور	"
۱۲۴۹	مطالفت الاقوال	"	۱۲۶۴	قلوبی کلکتہ	"
۱۲۵۰	روضۃ الادب شیراز	"	۱۲۶۵	الطریف للادب صبح المطالع	موقوفہ مولوی
۱۲۵۱	روض الاخیار مصر	"		النظریۃ لکنو	محمد علی صاحب
۱۲۵۲	کلیلہ و دمنہ	"		اسی مدرسی لک	
۱۲۵۳	نحیرات متفرقہ قلمی	"		اصح المطالع لکنو	
۱۲۵۴	ما مغرب یسرٹھ	"	۱۲۶۶	سفینۃ البلاغہ	"
۱۲۵۵	ریاض الادب	"	۱۲۶۷	المنطق للمعرفۃ	"
	ہر حصۃ نوکشوری	"		الفروق	"
۱۲۵۶	مقامات بدیمی طہران	"	۱۲۶۸	مرقاۃ الجانی	خرید کردہ دفتر
۱۲۵۷	مقامات جمال الدین سیونگی	"		حصول ثنائی بیروت	ندوۃ العلماء





۱۲۹۲	قصه دیگر نظم	"	"	۱۲۰۵	دیوان شمس تبریزی	نوکشوری	"
۱۲۹۳	بهار عشق	ایمنی	"	۱۲۰۶	مجمع الاشعار	"	"
۱۲۹۴	عجاز عشق	سیحان کاپور	"	۱۲۰۷	کلیات سومن	"	"
۱۲۹۵	لیلی و مجنون فارسی	نوکشوری	"	۱۲۰۸	دیوان ذوق	"	"
۱۲۹۶	زبیده خاتون	مصطفی لایق	موقوفه ذاکر	۱۲۰۹	دیوان غالب	نظامی کاپور	"
		کرامت الله خان		۱۲۱۰	قسطاس اللماعه	حسن المطالع	موقوفه مولوی
		صاحب مرحوم			عظیم آباد	محمد عظیم صاحب مرحوم	
۱۲۹۷	مشقوی حسین	شام اوده	"	۱۳۱۱	مناجات سلیم	انوار محمدی کشتوا	موقوفه ذاکر
۱۲۹۸	گلزار ابراهیم	"	"			کرامت الله خان	
لطائف و ظرافت				۱۳۱۲	مجموعه مناجات	حکیم غلام علی	
۱۲۹۹	لطائف عجیبه	مصطفی لایق	موقوفه مولوی		عروض و قافیه		
		کنشو	محمد عبدالرافع خان	۱۳۱۳	میزان الافکار	نوکشوری	موقوفه مولوی
		صاحب رئیس				محمد عبدالرافع خان	
		شاهجهانپور				صاحب رئیس	
	دوا و دین					شاهجهانپور	
۱۳۰۰	دیوان ناسخ	علوی کنشو	"	۱۳۱۴	شجره العروض	"	"
۱۳۰۱	سراپا سخن	نوکشوری	"	۱۳۱۵	روضه الفتونی	"	"
۱۳۰۲	کلیات انوری	"	"	۱۳۱۶	عروض سیفی	"	"
۱۳۰۳	دیوان غنی	مصطفی لایق	"		لغات مصطلحات		
۱۳۰۴	بیاض غزلیات			۱۳۱۷	موارد المصادره	آگره	موقوفه نواب
	متفرقه	متلی	"			علی حسن خان صاحب	

۱۳۴۵	اخلاق محسنی	"	۱۳۴۲	احمد مہ پنج نسخہ	کون پریس	موقوفہ حکیم
۱۳۴۶	اخلاق جلالی <sup>جلد</sup>	"			سندیل ضلع	عظمت حسین صفا
۱۳۴۷	مطلع السعدین	"			ہردوئی	
۱۳۴۸	شرح قصائد عرفی	"	۱۳۴۳	نہ شہر ظہوری	نظامی کانپور	موقوفہ مولوی محمد عبدالرحمن صفا
۱۳۴۹	شرح مینا بازار	"				شاہ آبادی
۱۳۵۰	شبنم شاداب	"	۱۳۴۴	شرح نہ شہر ظہوری	نولکھوری	"
۱۳۵۱	رقعات امان <sup>نہ</sup>	"	۱۳۴۵	گلستان پنج نسخہ	"	خرید کردہ دفتر
۱۳۵۲	حسینی	تعلی				ندوۃ العلماء
۱۳۵۳	شرح ظہوری	نولکھوری	۱۳۴۶	قصائد بدر چلچ	تعلی	موقوفہ نشی
۱۳۵۴	جنگ نامہ نیرنگ	"				سرفراز علی صاحب
۱۳۵۵	عالی	"				رئیس فیض آباد
۱۳۵۶	حسن عشق	"				
۱۳۵۷	فارسی کی کتاب	"				
۱۳۵۸	ہر چہا جہلہ	میفہ عالم پور	۱۳۴۷	فغان ماتم	حسنی فقار <sup>م</sup>	موقوفہ حکیم
۱۳۵۹	تصرف لہصار	سارہ ہند			اصغر حسین صاحب	
۱۳۶۰	تفسیل التسلیم	خیلی آرد	۱۳۴۸	اسد کا تعلیم جری	حیدر آباد کن	موقوفہ مولوی منصور علی صاحب
۱۳۶۱	فارسی کی پہلی کتاب	"				
۱۳۶۲	اکشف المما	میفہ عالم پور	۱۳۴۹	اداب	اسلامیہ پور	موقوفہ مولوی قمر الدین صاحب
۱۳۶۳	فارسی کی پہلی کتاب	خرید کردہ دفتر				مستقیم درسنہ امیر
۱۳۶۴	نوشہ	رفا نام لاہور				
۱۳۶۵	حسن المصا <sup>نہ</sup>	نظامی کانپور	۱۴۰۰	مستاز الاسلام و		

۱۴۰۱	منازل الازکار و	منی عام اگره	۱۴۱۲	انجمن تبلیغ الاسلام	کیمی نبوی
۱۴۰۲	واقعه عبرت	"	۱۴۱۳	رپوٹ سالانہ	
۱۴۰۳	اردو کی کتاب	خرید کردہ دفتر		مدرسہ خفیفہ نجمن	
۱۴۰۴	ہر سہ جلد	منی عام لاہور		اسلامیہ اناپور	منشی ظہور الحق
۱۴۰۵	سراج الاسلام	گفتار حسنی		باب ۱۹۶	بہار
۱۴۰۶	کتاب دینیات	خرید کردہ دفتر	۱۴۱۴	محمد نثرینک	اشارات
۱۴۰۷	ہر چار جلد	منی عام لاہور	۱۴۱۵	کپنی رفاه عام	انڈیا پریس
۱۴۰۸	شکر	منی عام لاہور		چندہ برای تعمیر	
۱۴۰۹	توبہ	ابوالحلائی اگرہ		مکان مدرسہ	
۱۴۱۰	صلح و تقویٰ	خلیلی اگرہ	۱۴۱۶	فیض عام کاپنور	انتظامی کاپنور
۱۴۱۱	قول میثور	"	۱۴۱۷	دستور العمل انجمن	انجمن اسلامیہ
۱۴۱۲	تعلیم المسلمین گجرات	آرہ اخبار		اسلامیہ جلیپور	پرسین جلیپور
۱۴۱۳	دستور العمل عجمت	"	۱۴۱۸	دستور العمل انجمن	دستور العمل انجمن
۱۴۱۴	اسلام	نوار محمدی لکھنؤ		تہذیب کاپنور	دستور العمل انجمن
۱۴۱۵	رواد مدرسہ	"	۱۴۱۹	مع فہرست معائنہ نظامی کاپنور	رواد مدرسہ ماہی
۱۴۱۶	دارالعلوم کاپنور	عزیزی کاپنور		دوم انجمن تہذیب	دوم انجمن تہذیب
۱۴۱۷	قواعد المقاصد	"	۱۴۲۰	کا پور	کا پور
				انذکرہ علمیہ مدرسہ	انذکرہ علمیہ مدرسہ

ناظم مدرہ

خانقناریں انا دا	رئیس بھوپال	موقوفہ مولوی	۱۳۳۱	نادالترتیب	مرضوی بی
۱۳۱۸	کالج اللغات در	شاہی	سعودی الفان	۱۳۳۲	تلفظ النفاہیہ
۱۳۱۹	چارجبلد	صاحب رئیس	۱۳۳۳	افروق الاصطلاح	مصر
۱۳۲۰	شاهجہان پور	۱۳۳۴	منتہی الارب در	ککلتہ	محمد عظیم صاحب
۱۳۲۱	نکاشی	۱۳۳۵	لغات متعارفہ	قلی	موقوفہ ڈپٹی
۱۳۲۲	مجمع البحار و جلد	۱۳۳۶	المزہر	مصر	محمد عبد الرحیم صاحب
۱۳۲۳	مصلح المنیر	۱۳۳۷	نکاشی	۱۳۳۸	خود کردہ دفتر
۱۳۲۴	برایان قاطع	۱۳۳۹	نصاب الصبیان	نوکشوری	ندوۃ العلماء
۱۳۲۵	مصر اح	۱۳۴۰	پانچ نسخہ	۱۳۴۱	موقوفہ منشی
۱۳۲۶	غیاث اللغات	۱۳۴۲	اسکالہ بیان	۱۳۴۳	عزیز احمد صاحب
۱۳۲۷	منتخب لغات	۱۳۴۴	لغات القرآن	انگریزی	کنہوی زنگلا سگو
۱۳۲۸	کشاف مہلحات	۱۳۴۵	۱۳۴۶	موقوفہ منشی	ملک اسکاتلینڈ
۱۳۲۹	الفنون در سہ جلد	۱۳۴۷	موقوفہ منشی	۱۳۴۸	عزیز الرحمن صاحب
۱۳۳۰	منتخب النفاس	۱۳۴۹	موقوفہ منشی	۱۳۵۰	برادر حبیب الرحمن
۱۳۳۱	نثر بہ کتب	۱۳۵۱	موقوفہ منشی	۱۳۵۲	صاحب اقبال پور
۱۳۳۲	مزل الاغلاط	۱۳۵۳	موقوفہ منشی	۱۳۵۴	خضر پور ککلتہ
۱۳۳۳	فیض القاموس	۱۳۵۵	موقوفہ منشی	۱۳۵۶	موقوفہ منشی
۱۳۳۴	انجمن پنجاب	۱۳۵۷	موقوفہ منشی	۱۳۵۸	موقوفہ منشی
۱۳۳۵	لاہور	۱۳۵۹	موقوفہ منشی	۱۳۶۰	موقوفہ منشی
۱۳۳۶	مجاز البیان	۱۳۶۱	موقوفہ منشی	۱۳۶۲	موقوفہ منشی
۱۳۳۷	لغات القرآن	۱۳۶۳	موقوفہ منشی	۱۳۶۴	موقوفہ منشی

## اسامی کتب و فنون

۱۳۴۵	کشف الطنون جلد	موقوفه مولوی	۱۳۵۷	ابو الفضل	قلی	"
"	"	"	"	اسکندر ۲ نسخہ	"	"
"	اول و ثانی	مصر	۱۳۵۸	شرح سہ نثر طور	"	"
"	"	"	"	قرآن السعدین	"	"
"	مطلع العلوم	نو لکشوری	۱۳۶۰	شرح قصائد غنی	"	"
"	مدنیۃ العلوم	قلی	۱۳۶۱	اخلاق ناصری	نو لکشوری	"
"	حدائق الانوار	"	۱۳۶۲	منتخبات فارسی	"	"
"	اتمام الدرایہ	مصر	"	حصہ اول گورنٹ پریس	"	"
درسیات فارسی						
۱۳۴۵	مہر نمبر و	فخر المطالع	"	قواعد فارسی	قلی	"
"	"	"	"	مفید نامہ	قلی	"
"	نیرنگ عشق	نو لکشوری	۱۳۶۵	یوسف زلیخا	"	"
"	فراۃ البدائع	محمدی	۱۳۶۶	انشای فارسی	"	"
"	سہ نثر طور	حاجی علی محمد	۱۳۶۷	شرح قرآن السعدین	"	"
"	نہر الفصاحت	"	۱۳۶۸	اخلاق حسنی	"	"
"	گلستان مسرت	مصطفیٰ لکھنؤ	۱۳۶۹	شرح گلستان	"	"
"	بنجر قعر	علوی لکھنؤ	۱۳۷۰	شرح سکندر نامہ	"	"
"	قصائد بدیع	محمدی	۱۳۷۱	شعری معلوم اللہ	"	"
"	شرح شبنم شاد	نو لکشوری	۱۳۷۲	وقائع نعمت خان	"	"
"	آتشای مزاقیت	"	"	عالی	نو لکشوری	"
"	رسالہ قول فیض	"	۱۳۷۳	نظمین فارسی	"	"
"	شرح منہ فیض	"	۱۳۷۴	رقعات ابو الفضل	"	"

۱۳۲۶	دینی و دنیوی تاریخ	احمدیہ آرہ جیسے	
	کا مجموعہ بزبان	چارم و بیغم خلیلی آرہ	
	انگریزی	۱۳۲۱	روداد سالانہ
۱۳۲۸	انتظامیہ نظام تعلیم و انوار احمدی		جلتہ پنجمین سیکشن
	التعلیم		بریلی بابت لکھتہ تقریریں بریلی
۱۳۲۹	گزشتہ اور موجودہ	۱۳۲۲	رپورٹ سہ ماہی
	درائیکہ مسلمان محمدی علیگیرہ		یتیم خانہ پنجمین ہمد
۱۳۳۰	اسول سن انگریزی		اسلام اگرہ
	انگریزی		گفتار عالم اگرہ
۱۳۳۱	کتاب انگریزی	۱۳۲۳	پنجمین نین الطلبة
	نامعلوم الاسم		برایون کا پستلا
	دو جلد		ششماہی جلدس کوکٹوریا پریس
۱۳۳۲	انگریزی کی پہلی		بابت ششماہ
	کتاب دازدہ نسخہ		برایون
۱۳۳۳	دوسری	۱۳۲۴	روداد پنجمین آل
			ہوش پریس
۱۳۳۴	افغانی کی پہلی		ہاشم لای بریلی
	فاروقی دلی		رای بریلی
	سو قونہ ڈاکٹر		دبیریتصری
	کرامت اللہ خان		کافرشن پنجمین بریلی
	مجموع		مضابطہ شادی
			مفید عام اگرہ
۱۳۳۵	دفعہ الاموال نام		روداد سیر صورتیہ
			انتظامی کا پور
۱۳۳۶	موتوفہ منشی عزیز	۱۳۲۵	بانوسے مضامین
	امعیشہ اسلام		نہد سب اسلام زبان
۱۳۳۷	اشاعت السنہ از		انگریزی
	جلد چارم ہاشم		انگریزی

۱۲۳۸	امپراتری رسالہ	۱۲۳۹	آئینہ تجارت	نامی کانپور	"
	انجمن حمایت اسلام	۱۲۵۰	سہاج حساب		
	لاہور بابت مقدمہ	۱۲۵۱	بختری زبیر		
	۱۳۱۵ء محرم	۱۲۵۲	میرہ آگرہ		
۱۲۳۵	اسلامی بختری	۱۲۵۷	بختری شمسہ	راہ بھوانی پرا	"
۱۲۴۰	بختری شمسہ	۱۲۵۳	شمسہ	بخشمہ فیض	"
۱۲۳۰	دسمبر ۶	۱۲۵۴	شمسہ	نظامی کانپور	"
	سیرت	۱۲۵۵	شمسہ	نوکشوری	"
	صاحب رئیس		تا ۱۲۹۱ء		
	شاہجہانپور				
۱۲۳۲	بختری شمسہ	۱۲۵۶	۱۲۹۲ء	نامی کانپور	"
۱۲۳۳	شمسہ		تا ۱۲۹۲ء		
۱۲۳۴	شمسہ	۱۲۵۷	فہرست	حسینی اسپر	"
۱۲۳۵	شمسہ	۱۲۵۸	شکوہ خسروی	"	"
۱۲۳۶	شمسہ	۱۲۵۹	تراجم	"	"
	تا ۱۲۸۲ء	۱۲۶۰	بختری شمسہ	نامی کانپور	"
۱۲۳۷	روداد مدرسہ	۱۲۶۱	شمسہ	"	"
	اسلامی مراد آباد	۱۲۶۲	قانون		
	باب ۱۳۱۲		ایکٹ نمبر ۵۹	نورالابصار	"
۱۲۳۸	ایکفیت جلسہ		آگرہ		"
	نقصیت فیض عام	۱۲۶۳	کتاب قانون	قلمی	"
	کانپور		عدالت دیوانی وغیرہ		

۱۴۴۲	هندی گورنمنت	هندو پرووی کونسل	نظار قانون
۱۴۴۳	گورنمنت بابت سکه	دیگر جمله جمله	هند آباد
۱۴۴۴	از جنوری تا دسمبر	بابت نو بر شش	"
۱۴۴۵	مجلسه	ایکٹ نمبر شش	بولی
۱۴۴۶	کتاب قانون	قانون میعاد	آگره
۱۴۴۷	سماعت فریقین	ایکٹ نمبر شش	"
۱۴۴۸	دینت نامه بدو	قانون اسباب	نوکشوری
۱۴۴۹	ایکٹ نمبر ۲	انتخاب سرکرات	"
۱۴۵۰	نافع اخلاق خلا	مرتبہ شایام لال	"
۱۴۵۱	نوجواری	بابت ۱۰ دسمبر	"
۱۴۵۲	کتاب قانون	سرکرات از می	"
۱۴۵۳	حصه الکلا	سکه تا چون	قلمی
۱۴۵۴	انتخاب قوانین و	نظار سرفقه صد	"
۱۴۵۵	نظار شایام لال	من بدای سکه	"
۱۴۵۶	جلد چهارم بابت	نهایت سکه	حسنی اکبر آباد
۱۴۵۷	معلم العبد نمبر	قانون انتخاب	"
۱۴۵۸	آگره	مندرجہ گرت از	"
۱۴۵۹	ایکٹ ۲	۲۱ فروری	"
۱۴۶۰	انتقال جامداد	۳۱ جولائی	قلمی
۱۴۶۱	خلاصہ نظار	۶-۷ جولائی	"
۱۴۶۲	بانی کورٹ واقع	۲۹ اپریل	"





۱۴۹۷	هندی گورنمنٹ	۱۴۹۷	۶ جولائی ۱۹۲۷ء
۱۴۹۸	گزنٹ بابت ۲۵۵	۱۴۹۸	۳۱ مئی ۱۹۲۷ء
۱۴۹۹	زیر نرانا ۱۲ جلدیں	۱۵۰۰	انتخاب قوانین و
۱۵۰۰	بابت ۲۵۶	۱۵۰۱	نظارہ شام لال
۱۵۰۱	جلد جلد ۵	۱۵۰۲	جلد جلد ۱۱ بابت
۱۵۰۲	خلاصہ فیصلجات جام جانا	۱۵۰۳	جنوری ۱۹۲۷ء تا
۱۵۰۳	صاحبان صدر	۱۵۰۴	۱۷ دسمبر ۱۹۲۷ء
۱۵۰۴	خلاصہ فیصلجات	۱۵۰۵	لاپریس کانپور
۱۵۰۵	صدر دیوانی	۱۵۰۶	جلد ۱۲ بابت
۱۵۰۶	قلمی	۱۵۰۷	۱۹ مئی ۱۹۲۷ء
۱۵۰۷	قانون سرکرات	۱۵۰۸	جلد ۱۹ بابت
۱۵۰۸	از ۲۴ جولائی ۱۹۲۷ء	۱۵۰۹	انتخاب العرفان
۱۵۰۹	تا ۲۱ جولائی ۱۹۲۷ء	۱۵۱۰	اصول دہریم سر
۱۵۱۰	فصل ۳۲ در باب	۱۵۱۱	خلاصہ نظائر
۱۵۱۱	مقدمات قابل	۱۵۱۲	انڈین لارپورٹ
۱۵۱۲	سماعت دیوانی	۱۵۱۳	سلسلہ مکمل ۱۹۲۷ء
۱۵۱۳	کتاب کنکشن مکمل	۱۵۱۴	ایکٹ نمبر ۱۹۲۷ء
۱۵۱۴	ایکٹ نمبر ۱۹۲۷ء	۱۵۱۵	مجموعہ ضابطہ
۱۵۱۵	ایکٹ نمبر ۱۹۲۷ء	۱۵۱۶	دیوانی مع شرح
۱۵۱۶	یعنی قانون اداری	۱۵۱۷	انڈیا پرنٹنگ
۱۵۱۷	خاص	۱۵۱۸	سطاب
۱۵۱۸	کتاب قانون سرکرات	۱۵۱۹	کتاب قانون
۱۵۱۹	خاص	۱۵۲۰	فیصلجات تین تہ
۱۵۲۰	کتاب قانون سرکرات	۱۵۲۱	قلمی

		۲۲- تاریخ ششم		۵۱۴	مجموعه قانون دیوانی	مطلع کانپور
"	"	سرکار نمبر ۳۸۱	۵۱۵	"	ہدایت نامہ لائبراری	قلمی
"	"	سرکار نمبر ۳۱۱	۵۱۶	"	ہدایت نامہ روائی	بھارت
"	حیدر علی گڑھ	۱۵- نومبر ۱۹۵۹	"	"	مقدمات دیوانی	بندھو علی گڑھ
			"	"	متعلقہ مال	قلمی
			"	"	نظارہ صدر	
				۵۱۸	خلاصہ فیصلہ	
				۵۱۹	عدالت دیوانی	
					صدر اگرہ من	
					۲- می ۱۹۵۹	
			"	"	۲۰- جولائی ۱۹۵۹	
				۵۲۰	فقول سوالات	
			"	"	پنج آگرہ	
			"	"	انتخاب لائبرین	
				۵۲۲	مجموعہ قوانین	
			"	"	تعمیرات ہند	
			"	"	۵۲۴ قانون اول ۱۹۵۹	
					احکام عدالت	
					دیوانی صدر	
					مغربی و شمالی	
					مقام آگرہ	

# شکرہ

لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس

ارکان ندوۃ العلماء ان حضرات کے تہ دل سے شکر گزار ہیں جنھوں نے ابتداء سے اس وقت تک  
 : ندوۃ العلماء کو مالی مدد پہونچائی ہے خصوصاً جناب نواب وقار الامرا بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ اے۔  
 مدار انھام سرکار عالی حیدر آباد وکن کا جنکی توجہ سے بارہ سو روپیہ کی سالانہ امداد دولت صفیہ  
 حیدر آباد وکن سے حاصل ہوتی ہو اور امیر لامرا خان بہادر شیخ بہادر الدین صاحب سی۔ آئی۔ اے۔ وزیر  
 جونا گڑھ کا جنھوں نے علاوہ معمولی توجہ کے ایک ہزار روپیہ تعمیر درگاہ دارالعلوم کو واسطے مرحمت فرمایا  
 اور مولوی عبدالواجد خاں صاحب یس شاہجہانپور کا جنھوں نے سترہ ہزار روپیہ کی قیمت کی جائداد  
 دارالعلوم کے واسطے اور اکیسواچالیں روپیہ سالانہ منافع کی جائداد انتظام تعلیم دینیات گورنمنٹ ہیکول  
 شاہجہانپور کے واسطے ندوۃ العلماء کو عنایت فرمائی اور مولوی عبدالرافع خاں صاحب پٹی کلکٹر وریش  
 شاہجہانپور کا جنھوں نے تین ہزار روپیہ کی قیمت کا نفیس کتب خانہ دارالعلوم کو عنایت فرمایا ہوا اور  
 نیز محمد سر حسین خاں صاحب ملک محمد خاں صاحب و احمد حسین خاں صاحب و چودھری نصر اللہ و شکر اللہ صاحب  
 و شیخ جلدغنی صاحب و حیدر حسین خاں صاحب و ملک سخاوت علی خاں صاحب و حاجی محمد سعید خاں صاحب  
 و نشی عبدالرزاق خاں صاحب دیگر روسای شاہجہانپور کا جنھوں نے نقد و جائداد و دارالعلوم کی امداد فرمائی  
 ندوۃ العلماء کے رکن مبین مولوی محمد مسیح الزمان خاں صاحب تاد حضور نظام وکن اگرچہ ندوۃ العلماء کے  
 دست باز و ہیں اور کچھ انھوں نے اپنی خدمت کی ہر وہ بحیثیت کن انتظامی ہونے کے کی ہو لیکن  
 اس محنت شاقہ کا جو ایام جلسہ میں انھوں نے برداشت کی ہر اعتراضات کرنا اور جو اپنی ذات و دین  
 روپیہ کی قیمت کی جائداد دارالعلوم کو عنایت فرمائی ہو شکر یہ ادا کرنا تمام ارکان کا فرض ہوا اور یہ  
 ایسا نمونہ ہو جسکی تقلید کام کرنے والوں کو کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو دینی و دنیوی  
 بہبودی کے ساتھ حسن عمل کی توفیق مزید عنایت فرمائے آمین آمین یا مجیب السائلین۔

## وظائف کی ضرورت

والالعلوم میں تعلیم و تربیت کی عمر کی اگرچہ اس اعتبار سے کہ وہ ہنوز ابتدائی حالت میں ہو یا قبل نہیں ہو کہ اس پر قناعت کجائے یا ہم اسکو بطور نتیجہ کامیابی کے ملک کے سامنے پیش کریں لیکن طرز تعلیم کی خوبی اور مدین کی مختلف شائقہ کی وجہ سے مدارس موجودہ میں وہ حاصل امتیاز کی نظروں کو یکجہ جاتی ہو ایسوا طرز چند نوین میں اسکی شہرت ملک میں پھیل گئی اور ہر طرف طلبانے والالعلوم میں داخل ہوئی ہوئی خواہشیں ظاہر کی اور روز بروز اسکی آمادگی بڑھ جاتی ہو گئے مسلمانوں کی حالت یہ ہو کہ انکا اکثر حصہ افلاس و تنگدستی میں مبتلا ہوا تھی استطاعت نہیں رکھتے کہ اپنے صرف و اولاد کو تعلیم دلا سکیں وہ اسکے خواہشمند ہوتے ہیں کہ تعلیم و تربیت کے نظام کے ساتھ انکے مصارف خورد و نوش باری والالعلوم اٹھائے اور والالعلوم میں کسی سرمایہ کی وجہ سے اتنی گنجائش نہیں ہو کہ کثیر طلباء کو وظیفہ دیے جائیں لہذا اس بات کی حاجت ہو کہ جنکو خدا نے استطاعت عطا فرمائی ہو وہ بخلاف مصارف کثیر کے جسے لہذا ایک وظیفہ کا صرف بھی اپنے ذمہ گوارا فرمائیں تاکہ علما اور شرفاء کے اولاد جو استطاعتی کی وجہ سے جاہل ہی جاتی ہوں انکے صرف پڑھ لکھنے انکے واسطے صدقہ جاریہ بن جائیں اور انکی عالی ہمتی سے ایک نئی نمونہ تعلیم یافتہ کر دو کا ہاتھ آئے جس سے اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کو تکفوت کی حاصل ہونے کی توقع ہو۔

وظیفہ کی مقدار پانچ روپیہ ماہوار ہو جس سے مصارف سکونت خورد و نوش وغیرہ پوسے کئے جاتے ہیں مقدار ایسی نہیں ہو جسکو ہمارے رؤسا خوشی سے انگیز نہ کر سکیں ایسی تقریبین کثرت ہوتی رہتی ہیں جن میں ہزار روپیہ ایک دن میں اڑا دیا جاتا ہو پھر اس سے مذہبی فائدہ کی اکو توقع ہونہ دیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہو اور اس میں ہم خرم و ہم ثواب کا مضمون ہو دنیا میں بھی نیکنامی اور آخرت میں بھی خداوند عالم کی خوشنودی و انحضرت صلی علیہ وسلم کا تقرب اس سے بڑھ کر کون دولت ہو اور اس سے بہتر کیا مصرف ہو گا تو جہ اور مہمت و کار او علاوہ اسکے اخوت اسلامی بھی اسکو متقاضی ہو کہ جو لوگ اپنی بے استطاعتی سے علم حال نہیں کر سکتے انکی دستگیری کیلئے حدیث میں آیا ہو کان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه یعنی اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہو جب تک بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا رہتا ہو۔ لہذا دوسرے ہلام سے امید ہو کہ وہ توجہ فرما کر وظائف کے واسطے سرمایہ متیا کر دیں گے تاکہ اس سے غریب طلباء کی مدد کی جاسے۔

و و و

اجلاس، منبر العلماء  
منعقدہ

۱۰- ۱۱- ۱۲- رجب ۱۳۰۶ مطابق ۴- ۵- ۶- نومبر ۱۹۰۶ء

روز یکشنبه - دوشنبه - سه شنبه - واقع عظیم آباد پٹنہ

حسب الحکم

اركان انتظاميه ندوة العلماء



محمد بن عبد الله بن محمد بن علي بن أبي طالب

## دارالعلوم میں بہت بڑا کتب خانہ قائم کرنے کی ضرورت ہے

مسلمانوں کی اقبال مندی کے زمانے میں کتب خانہ دولت لازوال سمجھا جاتا تھا کوئی گھرا سیہ یا انصیہ جیسے کتب خانہ نہ ہو۔ علاوہ ان کتب خانوں کے مدارس اور جوامع میں مطالعے کے لیے بڑے بڑے کتب خانے ہوتے تھے جنہیں شالیقین ہر وقت مجتمع رہتے تھے اپنے دماغوں کو علمی ذخیرے سے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ ہندوستان کے انتہائی دور میں بھی کتب خانے باجاً قائم تھے باوجودیکہ اُس زمانے میں کتابوں کے لکھنے اور لکھوانے کی زحمت اور سیکڑوں روپیہ خرچ کر کے ایک ایک کتاب کے حاصل کرنے کی حاجت ہوتی تھی تاہم نہ وہ محنت میں کوتاہی کرتے تھے نہ صرف زر سے دریغ کتابیں جمع کرتے تھے اور انکو مال و زر سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے اب بھی لکھنؤ اور دہلی کے نحاس اور گدڑیوں میں جنس وقت ایسی کتابیں نظر آ جاتی ہیں جنکو گدڑیوں کا لعل سمجھنا چاہیے۔ مگر فسوس یہ کہ اسلاف کے یہ بیش بہا ذخیرے تلف ہو گئے یا بھٹے جاتے ہیں یا یورپ کے اقبال مند و نکلے کتب خانوں کی زینت بنتی ہیں اور وہ اسے متمتع ہوتے ہیں بہت بھی پرانے گھڑا نوین ہزار ہا کتابیں کیر و کر و کی خوراک بن ہی ہیں اور ہر اسلاف کے علمی خزانے سربستہ رہ جاتے ہیں ایسے اگر اب بھی مسلمان توجہ کریں اور ان کتابوں کو دارالعلوم کے کتب خانوں میں بھیج دیں تو وہ صرف محفوظ ہی نہیں ہونگی بلکہ اُنکے فیض کا سلسلہ جاری ہو جائیگا جسکی نظیر مولوی عبدالرفیع خان صاحب بنی۔ لے۔ دہلی کلکتہ اور مولانا محمد عظیم صاحب عظیم آبادی اور مولوی سید عبد الغنی صاحب بہار نے قائم کر دی ہو، مصنفین ملک اگر کسی طرف توجہ کریں تو علاوہ امداد کتب خانے انکو یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ انکی تصنیف ایسے کتب خانے میں جگہ حاصل کرے گی جو ہمیشہ علما کی نظر سے گذرنے والی رہے گی۔ یہ کچھ مشکل کام نہیں ہو تا جبران کتب اور مالکان مطالب کی ادنا توجہ سے کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہو سکتا ہے اور مصر کے کتب خانہ خدیوی کی طرح جو مدارس و جوامع کے کتب خانوں کو یکجا کر کے ترکیب دے لیا گیا ہے ایک بڑا کتب خانہ ہندوستان میں قائم ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کی بہت بڑی قومی یادگار بن سکتا ہے



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وہنستین

این لوح مقدس بن لگہ بین  
دیباچہ لاکہ الا اللہ خان  
وز لفظہ زبان تسلیم کو تہ بین  
عنوان محمد رسول اللہ بین

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

خدا کا شکر ہے کہ ندوۃ العلماء کا ساتواں سالانہ جلسہ عظیم آباد پٹنہ میں نہایت خوبی اور  
عہدگی سے منعقد ہوا۔ اور باوجود چند در چند مزاحمتوں اور رکاوٹوں کے صوبہ بہار  
کے معزز رؤسا اور نامور علما و مشائخ ہمیں شریک ہوئے۔ مالی امداد کی حیثیت سے  
تو ہم کہ نہیں سکتے مگر اس لحاظ سے کہ صوبہ بہار کے مسلمانوں نے ندوۃ العلماء کے  
اثر کو محبت و عظمت کے ساتھ قبول کیا۔ اسکو کامیاب جلسہ کہنا کچھ بیجا نہیں ہے۔

۱۲۔۱۳ م میں جب روسائے عظیم آباد کی طلب پر ندوۃ العلماء کا وفد پٹنہ گیا تھا اسوقت  
وہاں کے لوگوں میں جلسہ سالانہ کو دعوت دینے کی تحریک پیدا ہو گئی تھی۔ انکا یہ قول  
ہیانتک بڑھا کہ ارکان وفد کے رہتے رہتے اس بات کا تصفیہ کرنے کے لیے نواب  
سید سرفراز حسین خان صاحب رئیس پٹنہ کی کوٹھی پر شہر کے معزز مسلمانوں کا جلسہ ہوا  
اور یہ طرہ ہو گیا کہ ندوۃ العلماء کو دعوت دیجائے۔ اس جلسے کی طرف سے خود مولوی سید  
شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لاد دعوت کا خط لیکر تشریف لائے۔ وہ خط شکر کے



ساتھ لیا گیا اور انکو جواب دیا گیا کہ اور مقاموں سے بھی دعوت آچکی ہے جلسہ تنظیم اسکے متعلق جو تصفیہ کرے گا اُس سے آپکو اطلاع دیجائے گی۔ اتفاق سے جلسہ نے یہ طر کیا کہ اس سال میرٹھ میں جلسہ منعقد ہو۔ مگر اس تصفیہ سے حضرات پٹنہ کا جوش سرد نہیں ہوا۔ انھوں نے ندوۃ العلماء کی اعانت کے لیے اپنے شہر میں معین الندوہ کے نام سے دو مجلسین قائم کیں ایک حصہ شہر میں دوسری بانکی پور میں۔ یہ مجلسین کچھ نہ کچھ کرتی رہیں۔

شاہجہانپور میں جلسہ ہونے کے بعد سب سے پہلے ہمارے معزز رکن مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری بتجادہ نشین خانقاہ پٹنہ کو اسکا خیال پیدا ہوا۔ جناب مدوح نے ایسی صدق نیت سے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اسکی صدی بارگشت ہر طرف سے آنے لگی اور جو حضرات اسکو دشوار سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ پٹنہ میں ندوۃ العلماء کا اجلاس ہو جائے تو اسکو ندوۃ العلماء کی کراست سمجھیں گے انکو بھی اس بات کا معترف ہونا پڑا کہ ندوۃ العلماء کے ساتھ تاسیہ ایزدی شامل ہو۔

## آغاز کار روائی

معمولی تحریکوں کے بعد معین الندوہ کے دو بہت بڑے جلسے پٹنہ اور بانکی پور میں باضابطہ دعوت دینے کے لیے منعقد ہوئے۔ ۲۷ رجب الثانی ۱۳۹۹ کو بانکی پور میں صدرت مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لا جلسہ ہوا۔ ہر طبقے کے حضرات اس میں شریک تھے۔ اس جلسے نے باتفاق آرا یہ منظور کیا کہ اس سال ندوۃ العلماء سالانہ جلسے کو پٹنہ میں دعوت دیجائے۔ اسی وقت جلسے کی طرف سے ناظم ندوۃ العلماء کو تار کے ذریعہ سے اسکی اطلاع دی گئی۔ دوسرا جلسہ گل تالاب کے باغ میں معین الندوہ شہر پٹنہ کا باجاست صاحب کلکٹر بہادر زیر صدارت نواب سکندر نواز جنگ بہادر

مولوی حافظ احمد رضا خان صاحب رئیس پٹنہ کے منعقد ہوا۔ اور اس نے بھی تارکے  
 ذریعہ سے اپنی استعدا کو خطا ہر کیا۔ اسکے بعد دونوں مجلسوں کی جانب سے دعوت کا  
 خط باضابطہ موصول ہوا۔ <sup>۱۹۹۹</sup> شعبان ۱۳۱۸ مطابق ۱۷ دسمبر کو حسب منظوری جلسہ انتظامیہ منعقد  
 ہوا۔ <sup>۱۳۱۸</sup> مطابق ۱۷ دسمبر کے قبول دعوت کی باضابطہ اطلاع اُنکو دی گئی اور باتفاق خیال  
 جلسہ دارکان ندوۃ العلما کے ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ مارچ ۱۳۱۹ء مطابق ۱۲-۱۵-۱۶ دیکھو  
 ۱۳۱۸ء کو اجلاس مفتوح کا انعقاد قرار پا گیا۔ اور اعلان و اشتہارات کی تقسیم شروع  
 ہو گئی۔ دفعۃً پٹنہ میں بھی طاعون پھیل گیا۔ شہر میں لو کہ اسکا اثر بہت زیادہ نہیں تھا مگر  
 نواح پٹنہ میں ایک ہنگامہ برپا ہو جانے سے قلق اور بے اطمینانی عام طور پر چھا گئی  
 اور جس ولولے سے دعوت کا اہتمام ہو رہا تھا وہ ولولہ باقی نہیں رہا۔ ان حالتوں کو  
 دیکھ کر ارکان ندوۃ العلما نے باتفاق جلسہ دعوت کے اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ قبل  
 جلسہ ملتوی کیا جائے بعد رفع انتشار کے تاریخیں دوبارہ مقرر ہوں۔ اس وقت کل  
 کارروائی موقوف کر دی گئی تھی۔ مہینہ کے بعد ۱۹ اگست ۱۳۱۹ء روز یکشنبہ کو پھر پٹنہ  
 میں انتظامی جلسہ منعقد ہوا اور اسے یہ طے کیا کہ ۲-۳-۴-۵-۶ نومبر ۱۳۱۹ء مطابق ۱۰-۱۱-۱۲  
 ۱۳۱۸ء رجب ۱۳۱۸ روز شنبہ۔ دو شنبہ۔ سہ شنبہ۔ اجلاس ندوۃ العلما کے لیے پٹنہ  
 مقرر کیجائیں انھیں تاریخوں کو ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما نے بھی پسند کیا اور دوبارہ  
 اعلان و اشتہارات معمول کے موافق شائع کیے گئے اور خود جلسہ دعوت نے بھی  
 اشتہارات شائع کئے اور مزید برآں یہ کیا کہ صوبہ بہار کے مسلمانوں کو ندوۃ العلما  
 کی طرف متوجہ کرنے کے لیے دکلان بھیجے اور مظفر پور۔ دربھنگہ۔ سمتی پور۔ مونگیر اور گھگلیو  
 میں انجمنہاں معینہ ندوۃ قائم کرائیں۔

### طریقہ انتظام جلسہ سالانہ

مین نے بیان کیا ہو کہ پٹنہ اور بانگی پور میں دو مجلسیں معینہ ندوۃ کے نام سے قائم ہیں

اور دونوں نے ملکر جلسہ کو دعوت دی تھی اسلئے ارکان مجلسہای مذکورہ کی راے سے انتظام کے واسطے ایک خاص مجلس منعقد کی گئی اور ہر دو مجلس کے ممبروں میں اسکے ارکان منتخب کیے گئے۔ اس مجلس کے صدر نشین مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹراٹ لا اور سکریٹری مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹراٹ لا اور حافظ سید محبت حق صاحب حاسٹ سکریٹری معین اللہ وہ بانکے پور اور خازن اس مجلس کے مولوی سید ضمیر الدین طہا صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ پٹنہ منتخب کیے گئے۔ اس مجلس نے وقتاً فوقتاً جلسے کر کے انتظام کے تمام پہلوؤں پر غور کیا اور مہانداری کے اہتمام کے لیے ایک خاص مجلس قائم کی اسکے سکریٹری مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب میں آنریری مجسٹریٹ پٹنہ قرار پائے اس مجلس کے ماتحت حسب معمول تقسیم خدمت کے طریقہ سے ہر صیفہ کے لیے ایک کمیٹی اور ہر کمیٹی کا ایک سکریٹری منتخب کیا گیا (مستقبالی کمیٹی) کے صدر نشین مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ اور سکریٹری مولوی حافظ نذر الرحمن صاحب نبیرہ شمس العلامولانا شاہ محمد سعید صاحب مرحوم منتخب ہوئے تھے اور آپ کی مدد کے لیے مولوی شاہ حبیب الحق صاحب فرژ رشید مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری اور مولوی نہال حسین صاحب رئیس سلی نامزد ہوئے تھے۔ انکا کمپ بگم پور سٹیشن پٹنہ پر تھا۔ مولوی نذر الرحمن صاحب اور مولوی نہال حسین صاحب کی جانب سے چاہے بسکٹ وغیرہ کا انتظام کیا جاتا تھا۔ اس کمپ کے متعلق بین والنٹیئر طلبای پٹنہ کالج میں سے تھے جو نہایت فخر و مسرت کے ساتھ مہانوں کی خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے کسی کام میں انکو عارا و کسی خدمت میں انکو عذر نہیں تھا۔ ایک بار دو چار پرجوش والنٹیئر ایک گاڑی خود کھینچ لائے جسکے گھوڑے بروقت موجود نہیں تھے ٹرنیوں کے آنے کے وقت ہاتھوں میں سفید جھنڈ یوں سے پلیٹ فارم پر صاف باندھ کر کھڑے ہو جاتے تھے

انکے سینوں پر پھولدار نشان ہاتھوں میں جھنڈیاں۔ چہرہ پر جوش مسرت کی جھلک کچھ ایسا دلربا منظر پیش کرتا تھا کہ دیکھنے والوں کے دلوں میں گدگدی سے پیدا ہو جاتی تھی۔ گاڑی سے مہمان اترے اور اُنھوں نے ہاتھوں ہاتھ لیکر کب تک پہنچایا۔ جسکے گرد جلسے کی متعدد گاریاں ہر وقت مہیا رہتی تھیں۔ ادھر مہمانوں نے تھوڑا سا آرام کیا اور چائے نوشی سے فراغت کی ادھر سکرٹیری نے ایک چک بھر والٹر ون کو حوالے کیا جس میں مہمانوں کا نام بقید سکونت لکھا ہوتا تھا نیز اُس مکان کا نام جس میں وہ ٹھہرائے جائیں گے وہ مہمانوں کو اُس گاڑی پر سوار کر کے اُس مکان میں جہاں رہنے سننے کا کافی انتظام ہوتا تھا پہنچا کر وہ چک صیغہ واقفیت میں داخل کر دیتے تھے۔ صیغہ واقفیت مکان جلسہ کے پچانکس داہنی جانب تھا اور اسکے سکرٹیری مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک و ایڈیٹر الینچ بانکے پور تھے۔ وہ اس چک کا ایک حصہ اپنے دفتر میں رکھ لیتے تھے اور اسکا مشنری باورچیانے میں بھیج دیتے تھے تاکہ اُسکے موافق مہمانوں کے قیام گاہ پر کھانا پہنچایا جائے۔ باورچیانے کا انتظام مولوی محمد یوسف صاحب اور مولوی عبدالعزیز صاحب کے متعلق تھا یہ کام جیسا مشکل اور دردمیری کا ہی ہر شخص اسکا اندازہ کر سکتا ہی۔ مگر منتظرین بہت محنت اور بیداری سے اس خدمت کو انجام دیا اور کچھ ایسی شکایتیں مہمانوں کو نہیں پیدا ہوئیں جو سخت تکلیف دہ ہوتیں۔ اگر کسی خاص شخص کو کسی وقت تھوڑی تکلیف ہوئی ہو تو انکو یہ خیال کر لینا چاہیے کہ یہ کسی کی بارات کا جلسہ تو تھا نہیں مہمان اور زمین میزبان۔ اگر ہمارے لیے سامان راحت مہیا نہوتا تو بھی ہکو کام کرنا تھا یہ بھی اعیان پٹنہ کی مہربانی تھی جنھوں نے اپنا ہرج اوقات اور مصارف کثیر گوارا کر کے ہکو مدد دی یا اپنی آپ مدد کی۔

قیام گاہ۔ علاوہ اس مکان کے جس میں جلسہ ہوتا تھا بارہ مکان ارد گرد کے خالی کرسم

گئے تھے منشی سید ظہور الدین صاحب سالار پوری۔ خان بہادر قاضی رضا حسین صاحب مرحوم۔ مسٹر سید نور الہدی صاحب جج۔ خان بہادر میر ابو سید صاحب مرحوم۔ سید محمد قائم صاحب رجسٹرار رئیس۔ میر حامد حسین صاحب رئیس۔ میر ہدایت حسین صاحب رئیس قاضی نجم الدین صاحب رئیس۔ ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب اور مولوی سید ضمیر الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کے مکانات اور کوٹھیاں ایک سے ایک بہتر۔ انہیں سے بعض مکانات پہلے ہی سے آراستہ تھے اور بعض میں سامان کر دیا گیا تھا۔ ہر مکان میں فرش۔ پٹنگ۔ پانی کے گھڑے۔ صراحیان۔ گلاس۔ لوٹے۔ اگالان پٹنی تختے اور روشنی کے لیے لمپ مہیا کر دیے گئے تھے اور ہر تیسرے گھنٹے پر انشور کی جماعت دورے کے واسطے نکلتی تھی جہاں جس چیز کی کمی ہوتی فوراً مہیا کر دیتی۔

**مکان جلسہ** قاضی سید علی اشرف صاحب مرحوم عرف پیارے صاحب رئیس کا عالیشان مکان لنگھیا ٹولہ میں گویا اسی واسطے بنا تھا کہ ہمیں ندوۃ العلماء کا عالیشان جلسہ ہو۔ انکے پوتے سید محبوب اشرف صاحب سے (جو اب اپنے جد و پدر کے جانشین ہیں) معلوم ہوا کہ انکے فیاض دادا نے مکان بناتے وقت اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ بعد تیاری کے سب سے پہلے علما اور مشائخ کو آہین دعوت سجاوگی۔ مگر انکے انتقال کر جانے سے یہ ارادہ انکی زندگی میں پورا نہیں ہوا حسن اتفاق سے جب ندوۃ العلماء کا پٹنہ میں چرچا ہوا اور دعوت دی گئی تو خود سید محبوب اشرف صاحب رئیس پٹنہ نے خواہش کی کہ انکے مکان میں جلسہ کیا جائے تاکہ اس طریقے سے انکے دادا کی آرزو پوری ہو۔ مکان بہت ہی وسیع تھا سامنے نہایت خوبصورت بلند شہ نشین اور اُسکے دونوں بازوؤں میں دو منزے کمرے اور اتنے وسیع کہ ہر ایک میں دس دس اور بیس بیس مہمانوں کی گنجائش آسانی سے ہو سکے یہی وجہ ہو کہ تقریباً سو علما و مشائخ مع اپنے رفقا و ملازمین کے صرف انہیں کمروں میں فروکش ہوئے تھے

ارکان انتظامیہ اور ناظم ندوۃ العلماء دانشن کے متصلہ کمرہ میں ٹھہرائے گئے تھے اور سامنے ندوۃ العلماء کا دفتر تھا۔

شاید اس بیان سے اس عالیشان مکان کی عمدگی اور وسعت کا اندازہ ہو سکے جو چیز دیکھنے کے متعلق ہے وہ بیان میں ادا نہیں ہو سکتی۔

مکان جلسہ کو جو سرکین آئی تھیں انکے موڑ دن پر جا بجا قرین بنائی گئی تھیں جو پھول اور سبز تپوں سے آراستہ کی ہوئی تھیں اور کسی محراب پر چلی حرفون میں ”جلسہ سہتم ندوۃ العلماء“ لکھا

ترتیب و آراستگی  
مکان جلسہ

ہوا تھا اور کسی میں ”مرحبا مرحبا“ کی گلکاری تھی۔ قریب کی محرابوں میں بہت ہی چلی سنہری حرفون میں ”مرحبا مرحبا تعال تعال“ لکھا ہوا تھا۔ مکان جلسہ کے قریب ہی دارالتفکد (اسلامی ہوٹل) کھولا گیا تھا جس میں چائے بسکٹ کنولے امر و سیب۔ انار انگور وغیرہ تازے میوے موجود رہتے تھے اس سے چار پانچ قدم آگے بڑھ کر جلسہ کی عالیشان عمارت تھی جس کے صدر بچانک پر ایک نہایت خوشنما محراب بنائی گئی تھی۔ اس محراب پر سنہری کارچوبی حروف میں ”سلام علیکم طہتم فادخلوها لکھا ہوا تھا۔ صدر بچانک کے اندر ایک گوشے میں ڈاکخانہ تھا اور داہنی جانب صیغہ واقفیت کا دفتر تھا جہاں سے مہمانوں کو انکے ہر ہتھسار کا جواب اور ہر بات کی اطلاع پہنچتی رہتی تھی اور بائیں جانب الینچ بانکے پور کا مطبع تھا جو نظام (پروگرام) وغیرہ چھاپنے کے لیے تیار رہتا تھا اور اسکے پاس ایک وسیع خلوت میں مولوی سید الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ سکریٹری جلسہ کے دعوت کا دفتر تھا اور اسی کے بالا خانے پر وائٹروں کو رہنے کی جگہ دی گئی تھی۔

اسی مکان کے فراخ صحن میں صدر بچانک کے متصل تھوڑا صحن چھوڑ کر فناء کی طرف تھی پھر ایک بچانک تھا جس پر جلسہ سہتم ندوۃ العلماء لکھا ہوا تھا۔ جلسہ میں داخل ہوتے ہی

اور ندوۃ العلماء کا دستور العمل اور اُس کے مقاصد کی انگریزی میں چھپی ہوئی کاپی اُنکو دی۔  
 کمشنر صاحب بہادر نے اطلاع حاصل کرنے کے بعد ندوۃ العلماء کے ساتھ نہایت ہی  
 ظاہر کی اور فرمایا کہ میں اُس کے اجلاس میں شوق سے شریک ہونگا لیکن اتفاق سے  
 صاحب مدح گورنمنٹ بنگال کے چیف سکریٹری ہو کر شرفی کلکتہ تشریف لگئے جب  
 مولوی شرف الدین صاحب کلکتہ میں صاحب مدح سے ملے تو صاحب چیف سکریٹری  
 بہادر نے مسٹر ہیرو صاحب بہادر کے نام جو اس وقت پٹنہ کے کمشنر تھے چھپی دی جسکے  
 جواب میں کمشنر صاحب نے وعدہ فرمایا کہ ہم نہایت خوشی سے اجلاس میں شریک  
 ہونگے نیز مسٹر لمرز صاحب بہادر کلکتہ ضلع پٹنہ نے ندوۃ العلماء کے مقاصد اغراض پر  
 اطلاع حاصل کرنے کے بعد شرکت کا وعدہ فرمایا۔

مگر افسوس ہے کہ جس زمانے میں ندوۃ العلماء کا اجلاس منعقد ہوا وہی زمانہ چھتر کے  
 میلے کا تھا اور حکام کو اُس کے انتظام و اہتمام میں بہت مصروفیت تھی تاہم اُس کے متعدد  
 جلسوں میں صاحب مدعی مجسٹریٹ بہادر اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس شریک  
 ہوتے رہے اور بعد جلسہ کے صاحب کلکتہ بہادر نے اظہار افسوس کے ساتھ عذرت کی  
 چھٹی لکھی جس کا ترجمہ ملاحظہ ناظرین کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے۔

بانگی پور۔ ۷۔ نومبر ۱۹۰۷ء

ڈیر مسٹر شرف الدین۔

مجھے سخت افسوس ہو کہ میں آپ کے کانفرنس کے چند اجلاسوں میں شرکت کے  
 وعدے کو آخر کار پورا نہ کر سکا۔ اصل یہ ہو کہ اتنے فاصلہ پر جانے آنے کے لیے سواری  
 بند و بست نہ ہو سکا۔ میرے خود ذاتی گھوڑے بہت کم ہیں اور چونکہ میرے اکثر احباب  
 سون پور گئے ہوئے ہیں۔ میں باسانی دوسروں سے عاریتاً مانگنے کا انتظام بھی نہ  
 کر سکا۔

مجھے فی الحقیقت ملال ہو کہ میں ایسے با عظمت جلسہ کی شرکت سے محروم رہا  
آپ کا خادم ایچ لیونر

### اسلامی ریاستوں کی ہمدردی

اس سال بھی حسب معمول خطوط اور اشتہارات علمای کرام و مشائخ عظام درو ساد  
و عامہ اہل اسلام کی خدمت میں بھیجے گئے تھے اور خود جلسہ دعوت کی طرف سوناب  
احمد رضا خان صاحب سکندر نواز جنگ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسر  
ایٹ لانے مفصل اشتہار کے ذریعہ سے ان امور کا اعلان دیا تھا جو مقام و سفر کے  
مناسب تھیں۔ ملک و قوم نے اس دعوت کو خوشی سے قبول کیا اور بآد و دیکہ طاعون کی  
خبر پر تمام ملک کو گھیرے ہوئے تھیں دور دور سے حضرات تشریف لائے اور جو کسی  
وجہ سے نہیں آ سکے انھوں نے افسوس کے ساتھ معذرت ظاہر کی۔

جناب نواب مدار المہام سرکار عالی حیدر آباد دکن کی خدمت میں بھی حسب معمول دعوت  
دی گئی تھی محترم الیہ کے اسٹاف افسر نے اسکے جواب میں مراسلہ نمبری ۵۰۲ مورخہ  
۶ آذر ۱۳۳۵ء و آکسی کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ مولوی محمد لطف اللہ صاحب مفتی  
مجلس عالیہ عدالت سرکاری بحصول رخصت وطن کو گئے ہوئے ہیں انکو آپ شرکت  
جلسہ کے لیے کہہ دیجیے وہ ضرور شریک اجلاس ہوں گے۔ اگر مولوی صاحب موصوف  
کیوجہ سے شرکت میں عذر کریں تو فوراً اطلاع دیجائے تاکہ مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب  
روانہ کیے جائیں جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب اس زمانے میں سخت علیل تھے  
اور سورا اتفاق سے مولانا محمد انوار اللہ صاحب اُستاد حضور نظام دکن بھی طبیعت کی  
ناسازی کیوجہ سے تشریف نہیں لاسکے مگر مولانا محمد لطف اللہ صاحب نے اپنے  
خاص خاص تلامذہ کو ندوۃ العلماء کی مدد و اعانت کے واسطے تحریر فرمایا اور اپنے  
شریک ہونے پر سخت افسوس کا اظہار فرمایا یہی اس تحریر کی ندوۃ العلماء کے



ساتھ دلی توجہ اور شغف کا حال معلوم ہوتا ہی۔ میں انکی تحریر کو بحسنہ نقل کرتا ہوں۔ آپکو مجسے جو رابطہ محبت و خلوص ہوا اسکے لحاظ سے میں ایک خاص امر کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہوں اور مجکو امید ہے کہ آپ اپنی محبت و خلوص کی راہ سے اسکو قبول کرینگے آپکو معلوم ہے کہ آپ ہی کے بعض بھائیوں نے ندوۃ العلماء کو قائم کیا ہی اور ابتدا سے میں انہیں شریک ہوں اور اسکے مخالفین نے مجپر کیسے کیسے ظلم و ستم کیے ہیں۔ کوئی طریقہ میرے بدنام اور ذلیل کرنے کا انھوں نے اٹھا نہیں رکھا۔ مجپر اتہام لگائے تسمخر کیا اور گالیاں دیں اور وہ کچھ کیا جو اہل علم کی شان کے لائق نہیں مگر میں نصبر کیا اور کبھی اُسے تعزیر نہیں کیا۔ ندوۃ العلماء سے علیحدگی اختیار کی کیونکہ میں نے انہیں کوئی نقص نہیں پایا۔ بلکہ اسوقت میں مسلمانوں کے لیے نہایت مفید سمجھتا ہوں اور انکی کامیابی کا خواہاں ہوں۔ مگر اب میں ضعیف ہو گیا ہوں۔ علالت کے امتداد نے اور بھی ناتوان کر دیا ہوا اس کام کا نہیں رہا کہ ندوۃ العلماء کے کچھ کام آسکوں لہذا میں اپنے دوستوں سے اس بات کی تمنا رکھتا ہوں کہ وہ اسکو اپنا کام سمجھ کر کریں اور دل سے شریک ہوں خصوصاً آپسے مجکو اسکی زیادہ توقع ہے خدا نے آپکو علم و فضل عطا فرمایا ہے اور اسکے ساتھ سعادت مندی بھی نصیب کی ہے آپکو جقدر میری خوشی ملحوظ ہوگی دوسرے شخص کو نہیں ہو سکتی ایسی واسطے میں آپ کو اپنے واسطے سرمایہ افتخار سمجھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکے فضل و کمال میں اس سے زیادہ ترقی دے اور اپنے مرضیات پر عمل کرنے کے توفیق عنایت کرے۔ اب آپ اس کام کو سنبھالیے تاکہ میں اپنی زندگی میں آپکے اتفاق و کجہتی کے نمونے کو دیکھ لوں اور ندوۃ کی کامیابی پر مسرت حاصل کروں۔ اس تحریر سے مولانا مدوح کے تلامذہ میں ایک جوش پیدا ہو گیا ہی اور حقیقت میں ہونا بھی چاہیے۔ مولانا حافظ احمد حسن صاحب کا پوری خود شریک جلسہ ہوئے اور مولانا عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اور ٹیل کالج لاہور خود شریک نہیں ہو سکے مگر

انھوں نے اپنی طرف سے مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب کو شرکت کے لیے روانہ فرمایا۔

خان بہادر مولوی عبدالباق صاحب سی۔ آئی۔ اے۔ دارالہمام ریاست بھوپال نے بھی ندوۃ العلماء کی دعوت نہایت خوشی سے قبول فرمائی۔ مراسلہ ندوۃ العلماء کے جواب مورخہ ۲۷۔ رجب ۱۳۸۵ھ میں مقسم الیہ فرماتے ہیں کہ یہ میں خود بذات خاص اگر شرکت انجمن اسلامی ندوۃ العلماء ہوتا مجھ کو اسکی بڑی خوشی تھی لیکن اطلاع بہت قلیل وقت میں ہوئی بسبب تعلقات امور انتظامیہ ریاست کے نیز بسبب اسکے کہ ماہ رجب المرجب میں ہمیشہ حکو ترک حیوانات کا اتفاق ہوتا ہوا در تمام ہمارے منتسب خاندان اس ماہ رجب میں ترک حیوانات کرتے ہیں۔ غالباً اس امر سے جناب شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ عظیم آباد جنگوہاری جدی خاندان سے انتساب ہو بخوبی واقف ہونگے ان وجہ سے شرکت اس مرتبہ نہیں ہو سکتی۔ البتہ ریاست کی جانب سے دو عالم منتعجب ہو کر واسطے شرکت انجمن ندوۃ العلماء بھیجے جائیں گے۔ آپ اسکی اطلاع باضابطہ مہتممین جماعت انتظامی پٹنہ کو فوراً کر دیجیے۔ روز روانگی وقت وصول عظیم آباد کا ماریا جائے اور بار جو ناگزہ کو ابتدا سے جو ہمدی ندوۃ العلماء کے ساتھ ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ ہر سال امیر الامرا خان بہادر شیخ بہاء الدین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے۔ دارالہمام جو ناگزہ کی عنایت سے اجلاس کے موقع پر کم و بیش مدد حاصل ہوتی ہے اور اس سال ایک ہزار روپیہ در سگاہ کی تعمیر کے لیے وزیر صاحب ممدوح نے خود بخود بلاخریک کے عنایت فرمایا ہو۔ مگر اس متوجہ تشریف آوری عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر و سیرا کشور ہند کے جو اتفاق سے انھیں تاریخون میں تشریف لائے تھے جو جلسے کے لیے مقرر تھیں کوئی سفارت وہاں سے شرکت جلسہ کے لیے نہیں آسکی۔



# اجلاسِ اول

منعقدہ ۱۰۔ رجب ۱۳۱۹ھ یوم یکشنبہ

ابھی سات نہیں بجے تھے کہ لوگوں کی آمد شروع ہو گئی اور قریب تین ہزار آدمیوں کے جمع ہو گئے۔ مگر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا اور سب کی نگاہیں شش نشین کے طرف بڑی بیچینی سے کسکو ڈھونڈ رہی تھیں کہ پہلے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلپلار دی مقرر کی جگہ تشریف لائے۔ سب کی نگاہیں اُٹھ گئیں۔ آپ نے ادب جلسہ پڑھ کر سنا یا اور نظام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی۔

(۱) قاری عبدالرحمن صاحب نے نہایت خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ سورہ نور کی چند آیتیں اللہ نور السموات والارض الایہ تملات فرمائیں۔ سورہ نور کی آیتیں تھیں یا نورانی الفاظ جو نور بن بنکر سامعین کے دلوں میں ادتر رہے تھے اُس پر انکی قرأت نور علی نور تمام جلسہ پر جلال ربانی چھایا ہوا تھا اور دلون میں خشیت الہی جوش مار رہی تھی۔

(۲) مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ (صدر انجمن مجلس استقبالی) کھڑے ہوئے آپکی نورانی صورت آپکی ظاہری اور باطنی وجاہت عصا دست مبارک میں لیے ہوئے کھڑے ہونا حاضرین جلسہ کے دلپر کچھ ایسا اثر کر گیا کہ تقریر کرنا درکنار ابھی سے لوگ محو حیرت بنے ہوئے تھے۔ آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد اپنی تقریر شروع کی اور پہلے اپنی زبان کی نسبت معذرت کی اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ شہر بڑا خوش نصیب ہے جس میں آج اس قدر علما اور مشائخ جمع ہیں جنہیں سے ہر ایک شبلی دقت اور جنید زمانہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ پٹنہ میں پہلا

جلسہ ہو۔ اس سے پہلے یہی صحبتیں نہ دیکھی گئی ہوں گی۔ بھلا آج یہ فخر حاصل ہوا ہو کہ سب پہلے مجھے کو کچھ کہنے کی اجازت دیکھی ہے۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر کوئی بات آپ کی شان کے خلاف ہو تو ہسکو آپ جو شہ نہ بھی پر محمول فرمائیں۔

پھر آپ نے اسلام کی اگلی اوڑ بھلی حالت نہایت پر جوش الفاظ میں بیان فرمائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی حقیقت حسرت بیان فرمائی تھی اوسوقت حاضرین جلسہ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ پھر حالت موجودہ کو بیان کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کا دار تین قسم کے لوگوں پر ہے مشائخ علما۔ امرا انھیں تینوں کی بے توجہی سے مسلمانوں کی حالت تباہ ہو گئی اور ہوتی جاتی ہے۔ مشائخ کا یہ حال ہو کہ انھوں نے علم پڑھنا چھوڑ دیا گھر سے نکلتے نہیں دوچار لوگ جو ان کے پاس گئے انکو مرید کر لیا اور کچھ سکھا دیا۔ انکو خلوت گزینی میں کچھ ایسا مزہ مل گیا ہے کہ قوم کی تباہی سے مطلق خبر نہیں اور علما کو خبر بھی ہے تو انھیں اپنے پیٹ کے دھند دھون کے کہاں فرصت کہ وعظ و نصیحت کرتے پھرتے اور امرا کو عیش و عشرت سے مہلت نہیں پنکھا کچھ رہا ہے۔ عورتیں جمع ہیں اور سردار کے سامان میاہن تباہی نہ آئے تو کیا ہو۔ اب ہمارے علما کو اس طرف توجہ ہونی ہے اور یہ مقدس جلسہ جسکا آج ساتواں اجلاس ہے اور ندوۃ العلماء کے نام سے موسوم ہو قائم ہوا ہے جسے قوم کے سدھارنے کا بیڑا اٹھایا خدا کا شکر ادا کیا۔ جسے علما کے دونوں میں ایسا نیک خیال پیدا کیا ہے اور انکو ہمت عطا فرمائی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جسکے سایہ عاطفت میں ہم بے تکلف اپنی دینی و دنیوی ترقی کر سکتے ہیں اور آج ہم سب لوگ سہولت کے ساتھ اس موقع پر اپنی بھلائی کے سامان مہیا کرنے کو مجتمع ہوئے ہیں۔ اسکے بعد آپ نے نہایت خشوع و خضوع سے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ خداوند اودہ دن نہ دکھانا

کہ ہم اسلام کو بُری حالت میں دیکھیں خداوند اقدس نے ان علما کو جیسی توفیق ہدایت دی  
انکی نیتوں کو بھی درست رکھ اور ہمت میں برکت اور نصیحت میں تاثیر دے خداوند  
تیرا نام لینے والے ترقی کرتے رہیں۔ اے اللہ تجھ سے ہم کیا مانگ سکتے ہیں ہی دے  
جو تجھ کو دینا چاہیے۔ اسکے بعد آپ نے تحریک کی کہ مولانا احمد حسن صاحب کانپور خلیفہ  
مولانا حاجی امداد اللہ صاحب قدس سترہ اس جلسے کے صدر انجمن قرار دیے جائیں  
چنانچہ سب نے مولانا موصوف کی صدارت سے اتفاق ظاہر کیا اور مسند صدارت پر  
روفق افروز ہوئے۔ اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب حشتی قادری سے فرمایا کہ انکی جانب  
سے جلسے کا افتتاح کریں۔

(۳) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے اور بیان فرمایا کہ صدر انجمن صاحب  
علیل ہیں ضعف کی وجہ سے کھڑے ہو کر تقریر نہیں فرما سکتے اسلئے مجھے ارشاد ہوا ہی  
کہ میں انکی طرف سے افتتاح جلسہ کی تقریر کروں۔ مولانا کا دستور ہے کہ وہ اپنی قناعتی  
تقریر میں پہلے علما کو مخاطب کرتے ہیں اور آیہ کریمہ انما نحشی اللہ من عبادہ العلماء کا بیان  
فرماتے ہیں کیونکہ علما کو خشیت کی زیادہ ضرورت ہو اور انھیں کی اصلاح پر تمام مسلمانوں کی  
اصلاح موقوف ہو۔ اسکے بعد آپ نے علما کے دلوں میں خشیت الہی کے ضروری ہونے پر  
نہایت ہی برجستہ تقریر کی۔ پھر مختصر الفاظ میں ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد کو بیان  
فرمایا کہ ”ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض کی حقیقت بھی یہی ہو کہ مسلمانوں کی تعلیمی اور  
اخلاقی بُرائیاں دور ہو جائیں اور اسلام کی ترقی ہو یہی سب سے زیادہ ضرورت اصلاح  
تعلیم کی ہے اسلئے ندوۃ العلماء نے اسکی پہلے ہی فکر کی ہے لیکن اسکی اشاعت ہو تو کیونکر  
مغربی علوم کے تعلیم یافتہ اور مشرقی علوم کے تعلیم یافتہ حضرات میں نہایت ہی درجے کا  
تنفر ہے۔ ترکی ٹوپنی والے ہم لوگوں کو چشم حقارت سے دیکھتے ہیں اور ہمارے لیے نوحہ  
نئے خطاب تراشتے ہیں ایسی حالت میں اس بات کی کیا امید ہو سکتی تھی کہ وہ ہمارے بزرگوں کو

سین گے اور سپند کرین گے مگر الحمد للہ کہ اس جلسے میں اور ہمارے اس شہر میں دونوں قسم کے حضرات مجتمع ہیں اور نہایت صلح و صفائی کے ساتھ ایک دوسرے کی تقریریں سننے پر آمادہ ہیں لہذا میں کہوں گا کہ مدت کے پھڑپھڑے ہوئے نکلے اور آج دونوں میں صلح ہو گئی کوئی صلح مقلد اور غیر مقلد کی؟ کوئی صلح شیعہ اور سنی کی؟ نہیں ہرگز نہیں اس سے بڑھ کر قابل قدر صلح اور ہتم بالشان صلح یعنی نئی تعلیم اور پُرانی تعلیم کی صلح دینی و دنیاوی علوم کی صلح جسکی مسلمانوں کو شہ ضرورت تھی اور بغیر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہرگز ترقی نہیں کر سکتے تھے اور کشاکش میں کام خراب ہو رہا تھا پس آج کی صلح کی ہم مبارکباد دیتے ہیں۔

اللہ الحمد میان من و اولیہ صلح و اتحاد	حوریاں رقص کنان نعرہ مستانہ زنڈ
--	---------------------------------

دنیوی تعلیم کے مقتدا یہ حضرات نے تعلیم یافتہ اور مذہبی تعلیم کے مقتدا یہ مقدس علماء بھی پھر کیا ہے رہنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة دون نصیب ہو گیا۔ اب ہاتھ ملائیے اور پڑھیے "وقنا عذاب النار"۔

(۴) اس مختصر تقریر کے بعد مولوی حکیم عبد الحمید صاحب عظیم آبادی نے اپنا عربی قصیدہ جو ندوۃ العلماء کے خیر مقدم میں لکھا تھا پیش کیا اور یہ خواہش کی کہ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب اسکو سنائیں وہ خود ضعف اور کبر سنی کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتے تھے صدر انجمن صاحب نے اسکی اجازت دی۔ شاہ صاحب مدوح اپنی جگہ سے اٹھے اور فرمایا کہ حضرات! قصیدہ ہواں بزرگ کا جو ہمارے اس شہر بلکہ صوبے کے فخر ہیں۔ یہ طبیبوں میں بہترین طبیب حکیموں میں لائق حکیم۔ عالموں میں جید عالم۔ رئیسوں میں ایک معزز اور با اقتدار رئیس یعنی جناب حکیم و مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ العالی۔ اور یہ قدیم دستور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی اکثر مجالس میں قصائد تفنن طبع کے لیے پڑھے جاتے تھے ہمارے مولانا مدظلہ کا قصیدہ یہ ہے اسکے بعد اپنے پورا قصیدہ بہت خوبی سے پڑھا

لكم بشرى وجاءكم الوفود  
 بحمد الله قد جاءت رجال  
 كراما تقياء اصفياء  
 اذا تليت عليهم منذرات  
 بذكر لهم يلين المسلمون  
 اخص من اسمع السامع محمد  
 وهم في ارضنا خير البرايا  
 فقر يهم ملاطفة وجبا  
 فوالاسفا ونحن بنو كرام  
 ذوى الاعلام والاقدام  
 وهم قد سخروا شرقا وغربا  
 وقد كانوا ملاذ الناس طرا  
 وقد كانوا اول طول وملك  
 وتخضع عند رؤيتهم رقاب  
 فصرنا نحن في وهن وهون  
 سعى في الارض طغيانا وعدا  
 يشيعر البغض بين المؤمنين  
 وكان الناس قبلا في شقاق  
 وشب ضرام نيران النفاق  
 وفي اعناقهم اغلال غل  
 وهم عن صالح الاعمال رغبوا

اتم منكم الدهر العنود  
 من الاعلامهم نعم الوفود  
 يضئ جباههم ليلا سجياد  
 ترثهم تقشعر لهم جلود  
 وتصفيها النصاري اليهود  
 ويتلقاه على لهم يسود  
 الى الخيرات اجتمعهم يقود  
 فينزلني كذا الرب الودود  
 تواسرث فيهم علم وجود  
 يزينهم المكارم والجنود  
 من الاقطار وافاهم وفود  
 لكل مصيبة مخصوا وودوا  
 تطيعهم العساكر والجنود  
 وترتعد الهز ابر والفهود  
 يرق لنا المعاند والחסود  
 مع الاحزاب شيطان عنود  
 ففر الجمع وانهم الجنود  
 ونار الضغن يوقدها الوفود  
 ونار البغي ليس لها خمود  
 ومن حقد بارجلهم قيود  
 وقد بعدوا كما بعدت قومود

يدب العلم في هون ديباً  
سعوا في الود بين المسلمين  
جزاهم ربهم خيراً الجزاء  
وكان العلم في درك الحضيض  
فالقي العلم مرقاة رفيعة  
وراسل العلم مبيض بشيب  
وكان العلم شوهاً عجواً  
وكان العلم من نسل عقيماً  
وكان العلم مسود العذار  
وكان ثبوت دعوته خلاجاً  
وكان القوم غضباً ناعبوساً  
وكان القوم أشياء عاصوماً  
وكانت قوماً نخساً كرجل  
ونادوا قوماً على نداء  
أمور بينهم فيها اتفاق  
أمور بينهم فيها خلاف  
فالفاسعهم بين الأنام  
فصار القوم أخواناً بصدق  
سعوا بنفوسهم سعياً جميلاً  
فلو كانوا خصاً بأعنياء  
سعوا سعياً بلا ريث ووهن

تخال على التراب يد دود  
جزاهم خيراً الرب الودود  
يجنات النعيم لهم خلود  
كان العلم في لحد وؤد  
لها في الذروة القصوى صعود  
فكاد شباؤه بدء يعواد  
فصار جميلة ولها نهود  
فصار كانه امرءة ولود  
فضاء الوجه واحمر الخدود  
فتم اليوم صدقها الشهود  
فصار كانه خل وادود  
فزال البغي واتفق الجنود  
إذا كالمشتري لهم السعود  
فقالوا استيقظوا وهم رقود  
فبعضهم لبعضهم يقود  
أقيم لكلهم فيها حدود  
بصدق القلب يوثق العهود  
قلوب قد خلت عما يذود  
وليس في أكفهم النقاد  
ترنهم كيف أيد بهم تجود  
وليس السعي همتهم يؤد



سعو في كل حين اى سعى  
 وقاموا فاستقامواجاهدين  
 وقد شدواخصورهم النطاة  
 سعوا سعياً بليغاً ثم فازوا  
 اقاموا لجمعهم مدرسة العلوم  
 واصلم في تداريس العلوم  
 وهم قد اسسوا بنيان علم  
 كان الامر ذا قصر هشيد  
 وحن الوقت قد طلعت ذكاء  
 وسار الى العلى عد واسراعاً  
 فطار العلم طيران العقاب  
 وصار العلم فرحاً ناشيطاً  
 وصار العلم في عيش رغيد  
 ويرعى العلم في ارض هدون  
 ويرفل في ثياب المجد مرحاً  
 اذا ياولى الى ركن شديد  
 فضائل سعيهم عم الديار  
 فلا يرضى لمطلبهم عناء  
 فليس يعينهم الا سعيد  
 فاشكرهم يصدق القلب شكوا  
 فيها تاندة العلماء عجباً

وليس يصدهم عنه الصدود  
 وليس لهم هم حيناً قعود  
 وهم في غاب همات اسود  
 اكب بوجهه الخصم اللدود  
 لها في اللكتف فيض وجود  
 طريقاً كان يسلكه الجود  
 يحصنه الى على صعود  
 لهذا القصر كلهم عمود  
 ظلام الليل ليس له وجود  
 اناس في طياتهم جهود  
 وفي وسط الساء له صعود  
 قريب العين يبردها البرود  
 له في جنة المأوى ورود  
 وهان الامر واخل العقود  
 كفصن البان نهتز القدود  
 تعامله الجهابذة الوقود  
 يفوح بريحها مسك وعود  
 ولا يجدى لجد ولهم مجود  
 وليس يشينهم الا كعود  
 واملحهم وخالقهم حسود  
 وقد اشهم الرب الودود

انکم کیف ایدیکم تجود وہموائی مقاصد ہم جود	فہا اہلی عظیم ابادہموا ویاقوم امد وہم بہال
--	---

(۵) اسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء نے صدر انجمن کی اجازت سے ندوۃ العلماء کی سالانہ رپورٹ پیش کی جو بہت خوبی اور نہایت راستبازی کے ساتھ لکھی گئی تھی اور باوجودیکہ ہر انجمن اور مجلس کی رپورٹوں کو حاضرین جلسہ بے مزہ سمجھ کر بے لطفی سے سنتے ہیں مگر اسکو انھوں نے بہت دلاویزی کے ساتھ سنا جس سے اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ انکو ندوۃ العلماء کے ساتھ جو دلاویزی ہے وہ وغٹون کی خوش بیانی اور مقروون کی خوش تقریری تک محدود نہیں۔ یہ رپورٹ کارروائی کے بعد اسی روز ادا دین مرج ہے۔

(۶) اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب بیس بھکین پو ضلع علی گڑھ نے پانچ سو پانچ مضمون ندوۃ العلماء اور انسٹی ٹیوٹ کے ضروت پر سنا یا اور لوگوں نے اس دلاویزی کے ساتھ سنا کہ بعض بعض موقعوں پر جلوں کے ڈہرانے کی فرمائش کی۔ مضمون علیحدہ چھاپا گیا ہے۔

(۷) اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھڑی نے مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لابی کی پور کی خواہش ظاہر کی کہ دارالعلوم کے جو طلبہ اسوقت موجود ہیں انکا اسی جلسے میں امتحان لیا جائے تاکہ حاضرین دارالعلوم کے طریقہ تعلیم کا اندازہ کر سکیں۔ سب نے اس سے اتفاق کیا اور صدر انجمن صاحب کی اجازت سے حافظ واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے چند آیتیں کلام مجید کی نہایت خوش الحانی اور قرآن کے ساتھ تلاوت کیں۔ سارا مکان مرجام حجاز اک اللہ کی آواز سے گونج اٹھا اسکے بعد مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر نے کسور مرکب کے ضرب کا ایک سوال دیا پھر دیکر کیا تھی سلیٹ پر کھٹا کھٹ نیسلین چلنے لگیں اور بات کی بات میں سمجھون نے جواب لکھ کر رکھ دیا اور لطف یہ کہ سب کا جواب صحیح۔ اسکو دیکر ہر طرف سے تحسین و آفرین کی صدا بلند ہوئی

بھرمولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری حشینی نے اُردو کا یہ جملہ عربی میں ترجمہ کرنے کے واسطے دیا۔ آج ندوۃ العلماء کا پہلا اجلاس ہے خان بہادر مولوی فضل امام صاحب دیر کر کے تشریف لائے۔ اس وقت مندرجہ ذیل طلباء درجہ ابتدائی کے سال دوم کی خواندگی کے موجود تھے فضل الرحمن۔ محمد خالد فضل حق۔ صدیق احمد تکیل خان محمود شیر فضل حق نے مندرجہ ذیل عبارت لکھی: "اليوم جلستہ الاولی من ندوۃ العلماء وشرقنا خان بہادر مولوی فضل امام بمقدمہ الالباقیر" محمد خالد نے لکھا: "اليوم اجلاس ندوۃ العلماء الاول ووصلہ انخان بہادر فضل امام مبطناً" اسیکے قریب قریب اور لڑکوں نے بھی خوب لکھا تھا۔ مذکورہ عبارتوں میں اگرچہ وہ حسن خوبی نہ ہو ایک بلوغ پیدا کر سکتا ہو۔ مگر اتنے بڑے مجمع میں ہمدردی عبارت کے ساتھ ایسی عبارت لکھنا کچھ آسان نہیں اسکو وہی جان سکتے ہیں جو اس کام کو کرتے رہتے ہیں ان بچوں کا تو کیا ذکر ہے جنھوں نے تقریباً ڈیڑھ برس تعلیم پائی ہے اتنے بڑے محبون میں بڑے بڑوں کے حواس قائم نہیں رہتے، محمد خالد نے درخواست کی کہ انکو کچھ وقت دیا جائے کہ وہ اپنا ایک مضمون لکھیں جو اس جلسے کے لیے تیار کیا ہے۔ صدر انجمن صاحب نے اجازت عطا فرمائی اور انھوں نے مندرجہ ذیل مضمون پڑھا۔

### مضمون محمد خالد طالب العلم درجہ دوم دارالعلوم

يا بطل الاسلام ويا جماعة لاعلاء! هذا ظهر من الشمس عليكم ان الانسان مساوق  
للسمو والنسيان فان صدر مني خطأ فلكم ان تعفوني بالاحسان فاذ الله يحب المحسنين  
١ عملوا رحمكم الله تعالى ان مال الدنيا كلها الى الزوال كالضباب وكل  
شيء الى الارتحال كالسراب ولا بقاء الا لوجه الله تعالى ولا يفيد شيء من  
اعمالكم الا الحسنة فاسعوا الى ذكر الله واولعوا ان تتحلوا بحلية التقوى

لان لباس التقویٰ خیر لکم ان کنتم تعقلون وحشوا علی ان تکونوا  
 کالصنادید الکرام الذین مضوا فی الماضی ولیس ذلک بمحال ان  
 تجتهدوا وتسعوا بہ فما احب الذین یخشون اللہ ویرضونہ منفقین  
 اموالہم بسبیلہ وبئس الذین لا یرضونہ بضئۃ اموالہم ویا ثبوراہ  
 علی الذین یصغرّون خدودہم من الناس مغترّین باموالہم  
 باموال احسن اللہ الیہم بان یبدلوا علی الغرباء ویصّرّوا الی  
 حسنات منہ ومنہا تعمیر المساکین لا یحصل لہم العبر وہم  
 یظنّون ان یدّھب الناس الی المقابر مرّاً بعد مرّاً فربما  
 یجترّون ان یدخلوا الاشاکر ولا یعلم ہولاء ان ذوال المناصب  
 والمراتب والعساکروا المحاضروا ین الذین شادوا  
 الحصون بالجمل ووجدوا فیہا الجنود وھل احد منکم  
 ان حسہم لی؟ ملک الملوک افناہم فاصبحوا ممن لا یرى  
 احد منہم ولا یحس وذلك لکم ایضاً فبادرنا الی الحسنات  
 وکرموا انفسکم کما قال اللہ تعالیٰ لقد کرمنا فیکم  
 والتزموا لان من لم یکرم نفسه لا یکرم عند غیرہ کما  
 قال الشاعر فی هذا المعنی ۶ ومن لم یکرم نفسه لم یکرم فظہوا الحمد عین خالد  
 اس مضمون میں فقروں کے ربط اور صلوات کے اہمال میں فی الجملہ غلطیاں بھی ہیں  
 اور انکی اصلاح نہیں کی گئی۔ شاید محمد خالد نے اپنے اساتذہ کو پہلے سے دکھایا نہیں میں نے  
 بھی اسی حالت پر رہنے دیا۔ اس مضمون کے ختم ہونے کے بعد اسی درجے کے ایک دوسرے  
 طالب العلم حافظ فضل حق نے درخواست کی کہ انکو بھی تقریر کرنے کی اجازت دیجائے  
 نیز مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کے صاحبزادے حسن میان سلمہ نے بکلی

عمر تقریباً بارہ سال کی ہے) مقرر کی جگہ پر آکر درخواست کی کہ انکو تقریر کرنیکی اجازت دیجائے۔ ایک دوازدہ سالہ لڑکے کا سطح میا کا نہ آنا کچھ کم حیرت انگیز نہیں تھا۔ حسن میان کی اس ادا نے قلوب کو انکی طرف متوجہ کر دیا لہذا صدر انجمن صاحب نے بھی انکو تقریر کرنے کی اجازت دیدی۔ سچ یہ ہو کہ اس بچے نے جس سطح سے قوم کو لاکار بڑے بڑے مقرر دن سے نہیں ہو سکتا اپنے والد ماجد کی سطح جا بجا شنوی کے شعار پڑھنا اور ایک انداز سے خطاب کرنا دیکھنے کے متعلق تھا تمام جلسے پر محویت طاری تھی اور ہر طرف سے الولد سرلابیہ "کا غل مچ رہا تھا۔ ساڑھے گیارہ بجے جلسہ خُراست ہوا پانچ بجے سے دس بجے شب تک مدرسے کی جامع مسجد میں وعظ کا جلسہ عام تھا۔ یہ مسجد دریائی انگا کے کنارے ایک بلند موقع پر بنی ہوئی ہے سامنے ایک وسیع منبر و نماز ہو جسکے گرد مدرسے کے حجروں کے پُرانے کھنڈر اب تک موجود ہیں جو دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ دکھا رہے ہیں کسی زمانے میں یہ بہت مشہور درسگاہ تھی اور جیسا کہ بعض اہل علم سے معلوم ہوا ہے کہ علامہ محب اللہ بہاری صاحب سلم و سلم نے عرصے تک اس مدرسے میں درس دیا ہے۔ زمانے کے انقلاب سے مدرسہ منہدم ہو گیا اور مسجد ویران ہو گئی عرصے کے بعد ہمارے معزز مکران مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کی کوشش سے پھر مسجد کی مرمت ہوئی جب مولانا مرحوم بیٹہ تشریف لے جاتے تھے تو یہی مسجد میں جمعہ کو وعظ کما کرتے تھے اب یہ مسجد مولوی محمد یحییٰ صاحب وکیل کی تولیت میں ہے اور مولوی صاحب موصوف ہی نے اس جلسے کا اہتمام اپنے ذمہ لیا تھا۔ سڑک کے موڑ پر سر جہان سے مسجد کا راستہ جاتا ہے ایک محراب بنائی تھی اور شب کو حسین و شہنشاہ کی ہانڈیاں لڑکا دی تھیں جنکو دور سے دیکھ کر ہر شخص بلا تفسار مقصد تک پہنچ جاتا تھا مسجد کے باہر مدرسے کے صحن میں دو کائین قائم کرادی تھیں حسین ضرورت کی ہر چیز بلجانی تھی مسجد کے صحن میں شامیانہ نصب کرا دیا تھا اور روشنی بہت اہتمام سے کی تھی۔ جھاڑ فانوس کی

جگہ کا ہٹ سے تمام مسجد بقعہ نور ہو رہی تھی۔ رات کا عالم روشنی کی چمک دریا کا موجیں مارنا۔ اسٹیمر اور اگنیوٹ کا چلنا۔ وعظمن کا موثر اور دگلد از بلجے میں وعظ و ہدایت فرمانا کچھ ایسا منظر تھا جسکو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ مولوی عبد الماجد صاحب بھگلپوری اور مولوی عبد التجار صاحب عمر پوری نے نہایت پر جوش عظیم بیان فرمائے۔

## اجلاس دوم

منعقدہ ۱۱۔ رجب ۱۳۱۸ھ روز دوشنبہ

آج جوش کا اور ہی عالم تھا۔ ممان اور سامعین ٹوٹے پڑتے تھے۔ کہیں جگہ باقی نہیں تھی۔ مگر صدر انجمن صاحب ہنوز تشریف نہیں لائے تھے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے تحریک کی کہ تا تشریف آوری جناب ممدوح کے مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام کی صدارت سے کارروائی کیجائے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرات وقت کی پابندی ضروری ہے اور اس وقت تک صدر انجمن صاحب تشریف نہیں لائے ہیں اس واسطے تا تشریف آوری جناب ممدوح کے مولانا مسیح الزمان خاں صاحب کی صدارت سے کارروائی جلسہ شروع کیجائے۔ حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور مولانا مسیح الزمان خاں صاحب کی صدارت سے کارروائی شروع کی گئی۔

(۱) پہلے قاری عبد الرحمن صاحب نے تبرکاً چند آیتیں نہایت خوش الحانی اور تجوید کے ساتھ تلاوت کیں۔

(۲) پھر حافظ واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے نہایت خوش الحانی سے قرآن پڑھا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور وجد کی سی کیفیت انہرطاری ہو گئی۔ اثنائے تلاوت ہی میں حافظ محمد حسن صاحب کیل چنار گڑھ و رئیس بنارس نے بیاختہ اپنا

اپنا شانی رو مال انکو اڑھا دیا۔ اور جب دوسرے وقت چندہ شروع ہوا تو حافظ واجد علی نے اُس رو مال کو دارالعلوم کے نذر کر دیا۔

(۳۳) اسکے بعد مولوی ابو الخیر عبدالوہاب صاحب بہاری مدرس مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن نے اپنا عربی قصیدہ پڑھ کر سنایا۔ اتنا اے قصیدہ خوانی میں جناب مولانا احمد حسن صاحب کانپوری صدر انجمن تشریف لائے اور سند صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

(۳۴) اسکے بعد حافظ فیصل حق صاحب ازاد نے اپنا پُر جوش ترکیب بند پڑھا ہر طرف سے نعرہ تحسین و آفرین بلند تھا۔

### ترکیب بند حافظ فیصل حق ضا ازاد میں

یہ روثق یہ سمانِ ثیان یہ شوکت کہاں دیکھی  
نہ دیکھی بزمِ جمشیدی تو اُسکی داستان دیکھی  
زمین پر سے تو ہنسنے مغلِ ہفت آسمان دیکھی  
نہ دیکھی قصرِ جنت منزلِ جنت نشان دیکھی  
کہاں دیکھی یہ محویت جو آج اگر یہاں دیکھی  
اسی کی روشنی اب بھی یہاں دیکھی وہاں دیکھی  
اسی پر متفق سب کلمہ گو یونکی زبان دیکھی  
تجھے دیکھا تو ہم سمجھے بہارِ جباودان دیکھی  
تجھی کو دیکھ کر وہ شان اگر دیکھی تو ہاں دیکھی  
غنیمت ہو بہارِ جانِ نازا کی حسرتِ ان دیکھی

ان آنکھوں سے جہاں تک مجلسِ پُرجوان دیکھی  
نہ دیکھا گلشنِ فردوس کا نو نسے سنا تو ہے  
رسانی ہو نہو شکلِ مسیحا چرخِ چارم پر  
نہ دیکھی بارگاہِ قیصری دربار دیکھے ہیں  
ہزاروں جگہ سے دیکھے ہزاروں صحبتیں دیکھیں  
نظارہ شوکتِ اسلام کا ہو قلبِ بشن ہیں  
جہاں دیکھو اسی کا پڑھ رہا ہوا کہ جہاں کلمہ  
بشارت ہو تجھے ای مہمانِ ابد نہ وہ العلماء  
کہاں پائین وہ اگلی برکتیں وہ شانِ اسلامی  
ان آنکھوں سے نہ دیکھیں وہ بہاریں و دروں کی

نشانِ کار و ازِ رفتہ ہیں دل کے اُجالے ہیں

غنیمت ہی غنیمت ہیں کہ سب اللہ والے ہیں	<p>چلتے ہیں زمین پر اختر و سوس و قمر دیکھو سمان کہتا ہو مجلس کا ادھر دیکھو اگر دیکھو یہ آنکھیں محو ہیں۔ ایسے تماشے عمر بھر دیکھو غضب ہو دیکھنے والو نہ اتنا ٹوٹ کر دیکھو فروغ رونق اسلام ہو ہر سو جدھر دیکھو جسے دیکھو اُسے گنجینہ فضل ہو نہ دیکھو جو سا لک ہو تو اس حلقے میں آ جاؤ خضر دیکھو عیان ہو جلوہ انوار رحمت سر بسر دیکھو انھیں کس کچھ سے ہیں دیکھتے اہل نظر دیکھو یہ رحمت۔ یہ ارادت۔ یہ سیافت۔ یہ سفر دیکھو</p>	<p>اشارے ہیں ہی اس نغمہ روشن کے جدھر دیکھو نظارہ کہ رہا ہو دیکھنے ہی کی یہ سیکلین میں نگاہیں لوٹ ہیں ایسی کہ دیکھا کیجیے عالم نکل آئیں نہ باہر پتلیاں مشتاق آنکھوں سے زمانہ جس سے روشن چشم بدور ایسے منظر سے وحید عصر و یکتا سے زمان ہو فرد فر دیکھا جنید و شبلی و عطار دیکھو یہ وہ جمع ہے خدا کی شان آتی ہو نظر از صد تا پائین نہ دیکھو جس نظر سے دیکھتے ہیں عامی و علمی بھینچ دیکھا تو اب کیا دیکھتے ہو لعل و گوہر کو</p>
<p>ہیماں جو صورتیں فضل خدا سے سب بھل ہیں جو ہاتھ آئیں تو حق یہی ہو قدم لینے کو قابل ہیں</p>	<p>عبادت ہو۔ بجا لاؤ یہ خدمت آنکھوں سے سر سے کرے ہمت تو چوٹی بھی بھر دے منہ لشکر کا لشکر سے اک اک چٹکی نکلو آئین اگر ہم آپ گھر گھر سے پھاڑ اوچھ سے اوچھ ہو گئے ایک ایک پتھر سے بھرے قطرے ہی قطرے آبدان دریائے خضر سے کہاں دیکھا ہو۔ اسکو پوچھ لو صغر سے اکبر سے جو دوڑ ل ہوں ہم پھر کم نہیں ہیں ایک لشکر سے اڑا ہو طائر سر در ہو اب ایک شہر سے</p>	<p>دُعاؤ دہاؤ۔ ایک ایک آب زر سے آب گوہر سے حقوق یہ ماں قوم ہیں واجب ادا کرنا یقین ہو گرم ہو جائے ابھی اک مطبخ شاہی کھڑی کردی عمارت اک اک لکے اینٹوں نے لگے دانے ہی دانے سے ہیماں انبار خرمن میں گرہ اک ہاتھ سے کھلتے سفر اک پازنہ سے ہوتے نہ جب تک ہوں ہم دو انگلیاں تنکا نہیں لٹھٹھا چلا ہو ایک سے کب س کے سرکار بادشاہین</p>



گداہین یا تو انگر خیر جو کچھ ہم مسلمان ہیں  
خدا لگتی یہ ہی ہم تم جو بہت باندھ کر آئیں  
ہمیں سے کام ہو اگو گدا سے نہ تو انگر سے  
جہاں خاک ٹہری ہو کل اسی کھیتی میں جن بر سے

بجا لگتم ہانا اتفاق قوم جان دارد  
نمی بینید ہر قوسے کہ جان دارد جهان دارد

ستم ہے روز روشن کا شبِ دیو رہو جانا  
نفلست کا بھر کن زور پر آ ناند ہر کا  
اڑا نادھیاں اسلام کی اگلے بزرگوں کی  
نہ آنا علم دین کا نام احیا ناز بانوں پر  
خبر لینا نہ دینی علم کی عرض دینی کی  
وہ اُمت تھا لقب اقوام میں خیر الامم جس کا  
بڑی آفت یہ ہو صلح کی صورت جو نکل بھی  
زمانہ چاہیے یقین کو تسکین خاطر کو  
صدائیری سمجھ میں قوم کی ایک نہیں آئی  
سرا پا نور ہو جانا ہی آنا تیرے جلسے میں

چمکنا کفر کا اسلام کا کافور ہو جانا  
دلوں کا رفتہ رفتہ در دین سے دور ہو جانا  
اسی کا شغل ہو جانا یہی دستور ہو جانا  
مسلمان ہو کے اتنا غافل مغرور ہو جانا  
دور دراز نشہ دولت سے اتنا چور ہو جانا  
ہر اک ملت میں اُس کا مڑل مشہور ہو جانا  
تو اس کا پہلے ہی کا رہا ہم منظور ہو جانا  
پھر اسپر طرف تر یار دنگا ہی معذور ہو جانا  
نہیں تو کچھ نہ تھا ندوہ تیرا مسمور ہو جانا  
غنیست ہم سمجھتے ہیں ترا مذکور ہو جانا

خدا تو فقیہ سے صدق و صفا کی راہ پر آئیں  
ہو ایسی بندھے گئے ہوئے سب کام بخائیں

خدا کا قہر سمجھو عالموں کا بے نشان ہونا  
نہیں ہیں عالمانِ علم دین جس نعم میں باقی  
قیامت ہی فقیہوں کی مذلت بر خلاف اسکے  
نہ دیکھی جائے گی یہ کس پرسی اہل عرفان کی  
تباہی ملک کی ہو نامرادی اہل جوہر کی

کہ انکی بے نشانی دین کا ہو رایگان ہونا  
تو یوں ہونا ہی اُس کا کشتی بے باد بان ہونا  
سفیموں کا سمندر ترانی زیرِ ران ہونا  
یہ سرکش طبع نادانوں کا سر بر آسمان ہونا  
بلا ہو منجولوں کا صاحب تاب و توان ہونا

اگر چاہو تو ہم سے لعل اور موتی اُگلو یہ آزادی نہیں ہو اسکو تو کہتے ہیں گراہی جہان میں خود سری کی طرح جسے بنا ڈالی یہی عالم رہا بے اعتنائی کا تو آئینہ یہ اچھا ہے کہ جو الزام ہوں دینی مسائل پر	مگر ہے شرط اسکے واسطے کچھ قدردان ہونا طبیعت جس طرف جائے اُسی جانب ان ہونا تو خود اس قوم نے ٹھہرایا بی خان مان ہونا اسی اسلام کا تم دیکھ لینا چستان ہونا جواب انکے تو دین اتنا نہ یارای نہ بان ہونا
--	--

مسلمان فی حق ہوں فلسفہ اُسطح چھا جائے  
خدا وہ دن نہ دکھلائے خدا وہ دن دکھلائے

خدا کے فضل سے اب تک ہی جہدِ حق و صفا پٹنہ ہیان بھی ہو گئے کیا کیا تماشے بختِ دولہ جہان اک وقت میں ڈال لایا مان تھو لکھنؤ دہلی رہا تو آج تک ثابت قدم رفیق و مدار میں ادھر سے یا ادھر سے جو گیا آیا یہاں ٹھہرا کہاں نہ وہ کہاں پٹنہ یہ جذبِ باہمی دیکھو نشاط افزا ہو کیا یہ میسنرانی اور معانی جو چاہی چار نڈو کی خبر لے شرطِ ہمت ہو درم سے یا قدم سے یا قلم سے جس طرح ہوگا وہ ہمدردی دکھائی میزبانِ اخوانِ دینی کی جو کچھ ہوگا اُسے کچھین گے آگے دیکھنے والے	گیا گزرا ہے پھر ہے بامروت با وفا پٹنہ وہ عالم کسے دیکھا کیا کہیں اب کیا ہی تھا پٹنہ وہاں تھا بعد ان دونوں کے یہ اک تیسرا پٹنہ سرِ سرِ ہوا ب مہمان نوازی میں مرا پٹنہ عجب رکھتا ہو شانِ دلبری یہ دلربا پٹنہ چلے آئے اُٹھالایا خوشاندہ خوشا پٹنہ مگر اب دیکھیے اسکے لیے کرتا ہے کیا پٹنہ تکلف برطرف ہو ایک ہمت آزما پٹنہ اعانت ٹھکان لی ہو امین رکنا ہو بھلا پٹنہ صدا ہر چار جانب سے اُٹھو لے مرچا پٹنہ ابھی تک تو یہ ہی نام خدا زندہ ہے یا پٹنہ
---	--

قدم ہوا اس مکان میں لمانِ علم مصحف کا  
مکان کیونکر ہو جنت نشانِ محبوبِ اشرف کا

وہ دیکھو ٹھکے جس کے دربارِ برکتیں آئین	گلے ملنے مسلمانوں سے حق کی رحمتیں آئین
--	--

<p>کنول ل کے کھلے گل سے شگفتہ ہو گئے عارض          دلون میں بھر سنبھال دینی دلو لے آئے          وہ سن لو آگیا ندوہ یہ دیکھو آگیا ندوہ          خوشی پھیلی ہوئی ہے شہر میں عید آئی ہو          وہ شان ہتھم وہ جوش وہ اخلاص نہایت          عرق افشانیاں کہتی ہیں نورانی جبینوں کی          قرینہ کچھ نہ تھا اس سال بھی ندوہ یہاں گا          عظیم آباد میں اسے دوستوں نہ نہیں آیا          نظر ڈالی جو چشم دور میں نے کامیابی پر</p>	<p>سچ احباب پر وہ رنگ اڑانی فرحتیں آئیں          کمر باندھے پے ہمان نوازی ہمتیں آئیں          کہ جسکے ساتھ ساتھ سلام کی شوکتیں آئیں          کہ گھر گھر آگیا اقبال گھر گھر دوستیں آئیں          کہ خود ہمان کو انکی نیکیوں پر حسرتیں آئیں          حمیت کو حیا مہر و وفا کو غیبتیں آئیں          یکا یک خیر کرنے کی دہنیں نیتیں آئیں          خدرا و ج پر اسلا میوں کی قسمتیں آئیں          تو آگے تھامے باندھو صاف صاف صورتیں آئیں</p>
--	---

اگر سچ ہو کہ پھلتی پھوٹی ہو دہرین نیکی  
 تو ہر سو دیکھنا پھیلی ہوئی شاخیں ہیں دیکی

نہیں ہو سہل دے انے کا ہلال ہار رہونا  
 کوئی دن چاہتا ہو پھر بھی پوئے کا شجر ہونا  
 ہلال آسمان کو بھی نہیں ملتا تمہرے ہونا  
 نہ آیا مضغہ انسان کو مطلق جانور ہونا  
 حقیقت ہو کہ ہر مہلت طلب صاحب نظر ہونا  
 موقت کیون ہو اچالیں میں پیغامبر ہونا  
 ابھی اٹھنا زمین سے اور ابھی پھل پھول پر ہونا  
 یہ خدمت قوم کی ہی چاہتی ہو سبکے سر ہونا  
 ابھی تو جا بجا لازم ہو اسکو شہر ہونا  
 خدا سے پاک کی جانب سے ہو سہن اثر ہونا

گمراہان نہیں ہو بوند پانی کا گم ہونا  
 موافق ہو زمین اچھی بنسم۔ کافی نگہبانی  
 دوسرے چاہیے ہیں اسکو بھی در نہ بغیر اسکے  
 مہینوں کی خبر جب تک نہ لی زہدان مادر میں  
 جان ہو کام قرون کا وہاں برسوں کی کیا پریشانی  
 پتا چلنا ہو اس مضمون کا سال نبوت سر  
 خلاف نظم فطرت ہو کسی شہزور پوئے کا  
 ہتیلی پر کوئی سر سون جاملے میں نہیں کتا  
 زمانہ چاہیے ہے قوم کو اسکی خبر ہونے  
 دوسوچی تو ابھی مصلحان قوم نے لیکن

جہالت چھائی ہو شوقِ علم آتے ہی آئیگا  
مرض ٹھہرا ہو مرضِ دہ تو اب جاتے ہی جائیگا

جو رستہ تنے پکڑا ہو اُسی رستے چلے جاؤ  
نہ چھوڑو اسکا چھپاؤ کھینچو راہ پر لاؤ  
نہ چھوڑو انکی فمائش ہر اک پہلو سے سمجھاؤ  
بڑا کم دین تو کم دین اسکو سنلو اور غم کھاؤ  
نہ باز آئیں تو اُدفع بالقتی سے اُنکو شرماؤ  
نہ کھینچو ہاتھ ممکن ہو جان تک سہی فرماؤ  
ہر اک گنتھی کو اپنے ناخن حکمت سے بٹکھاؤ  
کہ اُس اگلی کرامت پر نیا اعجاز دکھلاؤ  
عوض اک اک کے دس دس اور کس پہلے سواؤ

خدا کا نام اور نچ و صعوبت سے نہ گھبراؤ  
کہاں جائیگے حق سے بھاگ کر یہ بھاگنے والے  
نہ سمجھیں آج سمجھائے کبھی یہ آپ سمجھیں گے  
اگر مائیں تو مائیں قوم پر احسان اُنکا ہے  
جواب اُنکے نہ دو جو کچھ کہیں سن لو خموشی سے  
گردل توڑ کر جو کوششیں ٹھہرائیں ہن تنے  
پڑی ہن رشتہ اسلام میں جو گتھیاں اگر  
بنایا ہے بنا لو اسیلے دارالعلوم ایسا  
یہی احسان وہ احسان ہو یہی نیکی وہ نیکی جو

ستارے کی طرح چمکے کل دشمن جبین ہو گے  
خدا کے سامنے اگلی جماعت میں ہمیں ہو گے

گناہوں سے زیادہ ہیں تو لطف عطا یارب  
بہت بے آسہرے ہیں تو ہی اُبھارس بنا یارب  
جو تو چاہے تو یہ بیمار پا جائے شفا یارب  
بہت دن اپنے جھیلے جان بکاب چلا یارب  
کچھ ایسا کر کہ اسکو راس آجائے دوا یارب  
ایسے مدت سے ہیں گھیرے ہو حوضِ ہوا یارب  
جھکائے خیر کرنے پر ہر اک شر سے بچا یارب  
پھر سن بیکل کوٹے وہ چلتی کل وہ کیمیا یارب

بہت بگڑی ہوئی ہو۔ قوم کی بگڑی بنا یارب  
شکستہ دل ہیں جو احبابِ مصلح کی دین  
کوئی دن کی ہو نہ ان قومِ اسلامی یہ فتویٰ ہو  
مریض جان بلب ہو مصلحانِ قوم کہتے ہیں  
وہ اُلٹی پڑ گئی۔ تدبیر جو اسکے لیے سوچی  
طفیلِ بانیِ اسلام کا ٹون سے نکال ہو  
سمجھ دے۔ علم و توفیقِ عمل دے حسنِ نیت دے  
وہ کل جس کل سے چلتے تھے ہر دن کام بے شکستے

نظر فرماؤ داک کی اسپہ ہولطف و عنایت کی	بچا قحط و وبا سے دور رکھ اس سے بلا یارب
جو مجھ کو چاہیے وہ دے جو مجھ کو چاہیے وہ دے	بجھی سے ہونجھی سے ہر دو ایارب دُعا یارب

جسے کہتے ہیں نمودہ سطح روشن ہوا اُسکا  
کہ ہوا اسلام بنین ناظم الملت توام اُسکا

(۵) مولوی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی نے جو علم پر ایک قابل قدر تحریر لکھی تھی مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری کے حوالے کی کہ پڑھ کر سٹائین۔ مگر حضار جلسہ کے اصرار پر آپ ہی کو پڑھنی پڑی۔ آخرین آپ کی فارسی مشنوی تھی جسکو مولوی عبدالوہاب صاحب نے پڑھ کر سٹائی۔

### تقریر مولوی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اسلام کے سچے ہوا خواہوں کی دو جماعت یعنی فرقہ علمائے دین پناہ و زمرہ ارباب عز و جاہ اسلام کی سچی ہوا خواہی کی غرض سے ایک جامع ہیں جنکے نفوس طیبہ نفسانی غرضوں سے پاک ہیں نہ اُنکو دور و دراز مسافتوں کے طو کرنے میں مصارف کی کثرت کا کچھ خیال اور نہ راہ کی تکلیف سے کچھ اُنکے دلون میں کدورت ملال اصل مدعا کے پہلے اسلامی پُرانے خیال کی تحریک سے اپنے بے نیاز خالق کی بندہ نازیکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے آج اپنے ان خاص بندوں کو اپنے دین کی تائید کا ترسہ عنایت کیا اور اپنے رسول کے اُمت کی اخلاقی اور علمی ابتری کی درستی کی خدمت سپرد کی۔ بیشک بندے کی بڑی سرافرازی ہے اگر مالک اُسکو اپنے کسی خاص کام کے انجام دینے کے قابل قرار دیکر وہ خاص خدمت اُسکو سپرد کرے۔ بگڑی حالت کا بنانا اور پستی سے بلندی تک پہنچانا اور بلندی سے پستی پر گرانا اسی کی قدرت کا جلوہ اور اُنکی کی صنعت کا تا شاہی ایک وہ زمانہ تھا کہ اس اُمت نے اپنی بے سرو سامانی کی حالت

جب اُسکے پاس نہ علوم و فنون کے خزانے موجود تھے نہ کتب خانوں کے دفتر اُسکی قدرت کے قبضے میں نہیا تھے۔ اپنی خاص کوششوں سے تمام علوم اور فنون کو از سر نو مرتب کیا اور اپنی نئی تحقیقات اور تدقیقات سے کبھی یونانیوں کے فلسفے اور ریاضی کے دفتر کو تقویم پارینہ بنایا اور کبھی علوم ادبیہ کے نو ایجاد تکلفات اور حیرت انگیز تحقیقات سے عرب اور عجم کے فصیحوں کو حیرت زدہ کیا۔

پہلی صدی میں اہل اسلام ملکوں کے فتوحات اور دین حق کی اشاعت میں مشغول تھے اور فقط قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متفرق ہدایتیں جو گوش بگوش لوگوں میں شائع تھیں اُنکے ہمت کے واسطے کافی سمجھی گئیں لیکن جب اسلام نے دوسری صدی میں قدم بڑھایا اور سیل رحمت ہو کر در دراز ملکوں کے اکثر حصوں میں جا پہنچا اُسوقت دین کے قائم اور باقی رکھنے کے واسطے چند حاجتیں پیش آئیں۔ ایک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متفرق ہدایات جو ملکوں میں زبانی مروج تھے کتابوں میں بچا جمع کی جائیں۔ چنانچہ ایک جماعت اپنی عمر اور تمام آسائش اسی کام میں صرف کر کے سین کا میاب ہوئی اور دو صدی سے زیادہ تک علما ہمیں مصروف رہے اور اُن ہدایات کو کئی ہزار راویوں سے لیکر متعدد مجلدات میں جمع کر کے ایک دفتر عظیم الشان تیار کیا۔ اور اُن راویوں کے تمام تاریخی حالات اور سوانح عمری جس سے اُن لوگوں کی معتبرگی اندازہ ہو سکے اس احتیاط اور تحقیق کے ساتھ لکھا کہ یہ فن جسکا نام علم حدیث ہو عقلی علوم کی طرح یقینی اور قابل اطمینان ہو۔ اُس تاریخی دفتر کو علم رجال کہتے ہیں دوسری حاجت یہ ہوئی کہ قرآن کی خوبینکا دوسرے ملک والوں کے ذہن میں کر نہیں دے سکے معنی کے سمجھ نہ سکیں نہواری غلط قرآن حدیث کی مطلب کی تحقیقات کے واسطے اور قرآن کے الفاظ اور مضامین کی خوبینکا لکھ کر نیکو لکھ چھ علوم نیا ایجاد کرنا پڑے جسکا نام علوم ادبیہ و ادب لکھا جیسے صرف تحولات معنی بیان میر جی جٹ نا ملکوں میں دوسری قوموں کو ساتھ احتیاط کیو جسے پیش آئی وہ یہ کہ اسلام کے اُن عقائد پر قیامت و اعمال کی جزا و سزا

ہیں اور انسان کے معمولی تجربات سے بالکل جدا ہیں یا اللہ تعالیٰ کی خاص صفتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں لوگوں نے عقلی اعتراضات پیش کیے تاکہ قرآن اور وحی الہی کے مقاصد مشتبہ ہو جائیں اور لوگ جو اسلام کے صاف اور بے کدورت چشمے کی طرف جو جو چلے آتے ہیں اور کوئی مذہبی نہر اسلام کے چشمے سے صاف انکی نظروں میں نہیں آتی اُسکو عقلی ادھام کئے حس و خاشاک سے تیرہ کرین اور ہدایت الہی کے تشنہ لبوں کو اُس سے سیراب ہونے دین اُن عقلی ادھام کا نام مسائل فلسفہ رکھا اور وہ اعتراضات عرب کے جاہلون کی طرح طفلانہ خیالات نہ تھے کہ بلاد یمن نہ سمجھنے کی بنیاد پر وحی الہی کا انکار کرتے تھے اور معجزوں کے مشاہدوں پر خاک ڈالتے رہے کہ اِذَا مَثْنَا وَاَنْتَا شَرٌّ اَبَا ذٰلِكَ رَجِعْ بَعِيْدًا بلکہ وہ مسائل فلسفہ ایسی بلوں سے ثابت تھے کہ جو عام عقلیات پر منتہی ہیں کسی خاص قوم کے زبانی بجز بے پرہیزی نہیں جو فقط اُسی قوم کے معتقدوں پر حجت ہو سکیں چنانچہ اُن اعتراضوں کی وجہ سے کچھ لوگوں نے قرآن کا مطلب ظاہر الفاظ کے خلاف قرار دیکر اپنے ایمان کو سنبھالا اور دوسروں نے اُن مسائل میں غور کر کے انکی غلطیاں نکالیں اُسوقت مسلمانوں نے ایک جدید فلسفہ تیار کیا جس میں تمام موجودات کے حالات واجب مکن جو ہر عرض - زمین - آسمان - شجر - حجر - جن - بشر - عناصر اور انکے صفات محسوسہ اور عوارض غیر محسوسہ کو ظاہر کر دیا اور اُس میں ثابت اور غیر ثابت میں فرق ظاہر کرتے ہوئے اور یقینی اور دہمی کا امتیاز دکھاتے ہوئے شرع کے مخالف فلسفے کی خطا اور غلطی ثابت کر دیا اسکا نام علم کلام رکھا۔ اسکے ساتھ حکماء قدیم کے علوم کو اُنکے خیالات کے موافق قائم رکھنے کے رواج دیا بلکہ ہر زمانے میں اُس میں بھی ترقی کرتے رہے یہاں تک کہ بنیظن کہ پیشتر چند اجزاء سے زیادہ نہ تھی اُسکو اُن لوگوں نے بڑھا کر چند ضخیم جلدوں میں تیار کیا۔ پہلی کتاب اقلیدس جو علم ہندسہ اور علم اعداد میں بنائی گئی تھی اور تیرہ مقالوں میں

اسکی سبکدوشی میں اور ایستقلانوس حکیم کے دو مقالوں کے ساتھ ملکر سپرہ مقالوں پر مشتمل ہو۔ وہ کتاب اُسطح جیسا کہ پیشتر تھی اب بھی مسلمانوں کے ہاتھ میں موجود ہے اُسکے ساتھ جب مسلمانوں نے اپنے ایجادات اور نئے تحقیقات ملائے تو اب ایک نیا عالم نظر آتا ہے۔

مسلمانوں نے اسلام کی تائید میں اپنی گرانمایہ کوشش کئی صدیوں تک برابر کرتے رہے اسلام کی بنیاد کو ہر ہلو سے اور ہر جہت سے ایسا محکم اور استوار کیا کہ قیامت تک کوئی صدمہ اُسکو ہلا نہیں سکتا۔ پھر جب یہ ابر حجازی سرزمین ہند پر برساتی ہندوستان بھی کمالات علمی کے اشجار و اثمار سے ہر طرف ایک تر و تازہ باغ نظر آنے لگی کوئی بڑا شہر ایسا نہ تھا کہ جس میں علما کی صورتیں کثرت سے نظر نہ آئیں۔ دولت تیموریہ میں ملا عبدالحکیم و ملا محمود اور موسیٰ عبدالحق دہلوی اور انکے بعد ملا نظام الدین و شاہ ولی اللہ کامرتبہ اگلی صدیوں کے علما کے برابر تھا۔ انکے بعد بھی ہندوستان کے مشہور درسگاہوں سے علمای کمال اور خانقاہوں سے فقرای واصل اس مرتبہ کے نکلے کہ دوسرے ملکوں میں بھی اُنکا نظیر موجود نہ تھا۔

تیرہویں صدی کے پانچویں عشرے سے ہندوستان میں علم کم ہونے لگا۔ جو علما دنیا سے گئے کوئی اُنکا قائم مقام نہ رہا۔ علم کے رواج کے زمانے میں جو مذہبی اشکال پیش آئے تھے اُسکے حل کرنے والے کثرت سے موجود تھے۔ اور اُسی علم کلام کی قوت سے تمام عقلی اعتراضات کا جواب دیتے تھے۔ اب بھی کوئی نیا یا پُرانا اعتراض نہیں نکل سکتا جس کا جواب اُسی علم کلام سے نہ ہو سکے۔ تمام علوم کے ماہر اس وقت ایسے موجود تھے کہ جن کی تحقیقات قابل اطمینان تھی۔ باوجود اسکے کہ علم کی تحصیل کے طریقے بہت دُشوار تھے اور راہیں اُسکی ناہموار اور کتابیں کمیاب اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں اندیشہ اور خطرے بیشمار و بے حساب۔ لیکن ہر جگہ علم کا چرچا تھا اور ہر باغ میں علم ہی کا چھپا ہوا پتہ



انہی کی اشاعت کو چہ و بازار میں اور دینداری اور خدا پرستی کا جوش ہر دل و دماغ میں خانقاہین ہر طرف فقرائے معمول اور در سگاہین ہر مقام میں علمائے آباد و ولین کی خدمت کو اولاد اپنے بخت کی سعادت سمجھتے تھے اور اقربا اور ہمسائے کی غمخواری کو لوگ ثواب اور عبادت جانتے تھے۔ رستبازی کا ملک میں دلچ عام اپنے دیگانی کے حقوق کا لحاظ غلط آمد عامہ اہل اسلام اگر کسی معاملے میں تحقیقات کی نوبت آتی تو آسانی سے حقیقۃ الحال ظاہر ہوتا۔ اگر کسی خدمت پر کوئی مامور ہوتا تو دیانت سے انجام دیتا۔ ناموس قومی کا خیال ہر سر میں۔ وصلت و قرابت میں کنبے کی مشورت کی پابندی ہر شہر میں سبب اسکایہ تھا کہ مذہبی تعلیم تمام علوم و فنون کے ساتھ تھی اور طلبہ بدلے تعلیم سے ارکان دینداری کی پابندی پر مجبور کیے جاتے تھے وہ پابندی رفتہ رفتہ انکو پسندیدہ اخلاق کا عادی کرتی تھی اور خدا پرستی کا رنگ جو ابتدائیں غم تھا وہ کچھ روز کی کوشش میں بچتے ہو جاتا تھا۔ بختگی کے بعد انکے نفوس میں ایک مضبوط حالت پیدا ہوتی تھی جسکو تقویٰ کہتے ہیں اسوقت نا پسندیدہ امور سے انکو دلی نفرت پیدا ہوتی تھی اور انکا ارتکاب ایک خیالی آزار کا سبب ہوتا تھا جس طرح کسی عزت دار آدمی کو اپنے شناساؤں کے سامنے کا سہ گدائی لیکر دروازوں پر سوال کرنا ناگوار ہو کہ جسپر ہرگز رضامند نہیں ہو سکتا اسی طرح اس نفسانی حالت کے بعد انسان پر ہرگز ستانی ناگوار اور نا پسند ہوتی تھی اس حالت والوں کا کثرت سے پیدا ہونا ملک میں امن کا باعث ہوا۔ امن کے باب میں جس جگہ سیاست کا درہ اور دار و گیر کا تازا مینہ نہیں پہنچ سکتا وہاں اسکا تصرف نا بیان ہو۔

تیرھویں صدی کے اخیر حصہ میں علم جب کم ہونے لگا اسوقت سے ان امور میں تغیر شروع ہو گیا۔ علم کی کمی کا یہ درجہ پہنچا کہ ان در سگاہوں میں جہاں صبح سے شام تک تعلیم و تعلم کی آواز کے سوا کوئی صدا کا نون تک نہیں پہنچتی تھی اب وہاں اسکا نہ کچھ ذکر و

تہ چرچانہ اسکی آرزو ہو نہ تمنا۔ ملکوں میں در سگا ہن سنسان ہن خاتقا ہن خراب و بربان  
 نیم ملاؤ نکلی خانہ جنگیوں کا غوغا ہو اور انکے آپس کے جھگڑے اور ٹکراؤ کا تماشا۔ اگرچہ  
 علم کی تحصیل کے راستے صاف ہن اور نایاب کتابیں چھاپے خانوں کی کثرت سہارا زان  
 اور ملکوں میں سیر و سیاحت کے طریقے آسان لیکن مسلمانوں نے اس آسانی کے  
 قدر دانی نہیں کی بلکہ علم کی تحصیل مفقود ہوئی اور کتابوں سے نفع معدوم ہوا۔ مذہبی کی  
 کا حل کرنے والا نظر نہیں آتا۔ دوسرے فنون کے مشکل مسئلوں میں رائے لگانے والا  
 اور اُسکے حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا کمین دکھائی نہیں دیتا۔

اہل دول جنگوں اپنے ذاتی سرمائے سے اطمینان ہو انکو علم کی تحصیل سے نفرت ہو اور عالم  
 ہو کر دین کی اشاعت اُنکے نزدیک رسوائی اور ذلت ہو۔ بالفرض اگر کسی نے  
 اقلیدس کے مقالے پڑھے یا جغرافیہ اور مساحت کو سیکھا تو اول اُسکا خدشہ  
 حصول کے بعد کوئی علمی اثر دل میں باقی نہیں رہتا دوم اخلاق محاسن میں ان  
 فنون سے کچھ فائدہ نہیں نہ انشے مان باپ کے حقوق معلوم ہوتے نہ قسربا  
 و ہمسایوں کے ساتھ نیکی کرنے کے فوائد سے آگاہی ہوتی نہ اللہ تعالیٰ کی ساقہ  
 بندگی اور مولائی کے اسرار کھلتے نہ احسان کرنے والوں کے ساتھ شکریے کے  
 برتاؤ کا اندازہ معلوم ہوتا نہ سلطنت کے حقوق اور انعام کے معاوضے کا  
 اندازہ ہوتا۔ جن چیزوں کی تعلیم میں انبیاء کرام کی عمر میں صرف ہوئے اب  
 اُن ہدایات الہی کی اشاعت مسدود ہو۔ ایسا سٹے ملک کی رستی و خدا پرستی  
 معدوم ہو اور دینداری اور پسندیدہ اخلاق کی پابندی بالکل مفقود۔ ادا کرنے  
 مالی منفعت کے مقابل میں ناموس خاندانی کا خیال ہو نہ راستی و حق پرستی پر  
 قیام و استقلال محل نزاع اور اغراض کی کشاکش کے موقع میں صحیح خبر کا ملنا دشوار  
 ہو کسی واقعے کی تحقیقات میں جھلیت کا ظاہر ہونا مشکل اگر خدا انخواستہ ہی رات و دن

را تو نہ اولاد کو والدین کے ساتھ ربط خدمت رہیگانہ اولاد پر مان بایک دست  
شفقت نہ کوئی شخص کسی پر احسان کرنے کے واسطے آمادہ ہوگا نہ کسی کو نفع پہنچانے  
کے عوض میں کسی سے بہتری کی اُمید ہوگی نہ کسی معاملہ کا صحیح طور پر تصفیہ یا نا خیال کیا  
جائے گا۔

### مثنوی

<p>عالم گوید مہی ببا نگ بلند کہ بہنہ آدم ز خاک جہاز بود بر سر ق من ز دولت تاج بخت و دولت نمود از من شاہ را تاج شاہی از من بود باغ دین را بہار از من بود خامہ ام را بیت کیا فی داشت بود از من جہان سرا پا نور بود از من بہر مقام و بلاد طلبہ بھ خدمت استاد خلق از عالمان دین پرور کار ہر پیشہ چست بود از من ہر کجا بود دست من یا در چون وزیدن گرفت بادِ ستم این ہمہ کلین و بہار نماند رہتی گم شد و وفا معدوم</p>	<p>بلب حسرت و نصیحت و پند زیستہ ملتے بدولت و ناز شہر یاران بیاریم محتاج داشت ہر سردری نیاز من دولت کجکلا ہی از من بود رکن حق استوار از من بود آمہ ام آب زندگانی داشت ملک گیتی ذراستی معمور چون پدر مہر و شفقت استاد محبوب کریم را اولاد بہرہ ور چون اُمم ز پیغمبر نظم حسانہ درست بود از من جیب اُمید بود پُر گوہر جای بلبل نشست ناز و نرم وان ہمہ بزم وان نکار نماند از جہان غیرت و حیا معدوم</p>
---	---

نہ پسر ابدل و قسار پدر	نہ پدر را امیر خیر پدر
پدر اندر نگاہ این طہن سال	بارکش اشتری ست یا حال
پیش مردم مقاصد اسلام	گشتہ باطل چو بانگ بے ہنگام
پس بگوئید اسے جو المزدان	وی کرم پیشگان و ہمدردان
چہ توان کرد اندرین ایام	بہر ضبط مفاصل اسلام
چسیت تدبیر بہر یاری دین	بہشت شہید و استواری دین
نیست تائید دین کہ در دنیا	مال گرد آور دہ جور و جفا
ہست اسلام سیرت نیکو	نہ ہمین جامہ وقت و لہو
نہ ہی پرزباد سر کردن	کیسہ را پر ز سیم دزر کردن
نیست دین آنکہ جمع کردن مال	بشار دز خو بے اعمال
نیست دین آنکہ تو بخوامش زہر	بدر آئے ز دین پیغمبر
نیست دین آنکہ جاہ اسکندر	کم شمار ی ز ہدی پیغمبر
نہ کہ از بھہر فضہ و عسجد	بدر آئے ز اُمت احمد

(۶) مولوی سید محمد عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء نے دارالعلوم کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ گویا دارالعلوم کا مرقع کھینچ کر دکھلا دیا۔ یہ رپورٹ بھی ندوۃ العلماء کی رپورٹ کے بعد درج ہو ملاحظہ ہو۔

(۷) اسکے بعد ہر دل عزیز مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لانے دارالعلوم کی تائید اور فراہمی سرمایہ کے متعلق نہایت پرجوش تقریر کی۔

تقریر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ

حضرات! خدا نے جو ہلوگون کو پیدا کیا ہو اس سے اسکی غرض کیا ہے۔؟

ہمارے پاس اسکے سمجھنے کا کوئی ذریعہ بجز اسکے نہیں ہے کہ ہم اُسکے قول و فعل پر غور  
کی نگاہ ڈالیں۔ ہم اُسکے فعل (یعنی نظام عالم) پر غور کرتے ہیں تو بنی نوع انسان کے  
باہمی سلسلے کو ایک دوسرے کے اغراض کے ساتھ اسطرح وابستہ پاتے ہیں کہ ہر شے  
کی سطح توڑے ٹوٹ نہیں سکتا۔ جب ہم اُسکے قول کو دیکھتے ہیں تو ایسی تائید بھی پاتے  
ہیں ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ یعنی ایک دوسرے کا تمپر حق ہے  
کہیں باپ کا بیٹے پر کہیں بیٹے کا باپ پر۔ بڑے کا چھوٹے پر چھوٹے کا بڑے پر۔  
اگر والدین کی اطاعت اولاد پر فرض ہو تو والدین پر بھی اولاد کی تعلیم و تربیت فرض  
تعلیم سے مطلب علوم و فنون حاصل کرنا۔ اور تربیت سے غرض اخلاق درست کرنا  
ہو جس سطح ہمپر حق ہمارے جسم کا ہو اسی سطح روح کا بھی۔ جمیع دنیا سے ہمارے تعلقات  
والبتہ ہیں اسی سطح دین سے بھی۔ ایسا ہی جس سطح ہمارے گھر ہمارے خاندان کے ہمپر  
حقوق ہیں اسی سطح ہمپر ملک اور ہمارے قوم کے بھی۔ اس سے خدا کی مرضی صاف صاف کہہ  
رہی ہو کہ ان تعلقات کی نگہداشت کرنی۔ ان فرائض کو انجام دینا۔ ان فطرتی عطیوں کی  
شکرگزاری کرنی میری خوشنودی کا باعث ہو اسیلے ہر کام جسکی نسبت مقدس اور  
پاک ہو وہ مذہبی ہو۔ اور جسکی نسبت ناروا ہو وہ دنیاوی ہو۔

اب جب ہم اپنی روحانی اور جسمانی ضرورتوں اور ترقیوں کی طرف توجہ کرتے ہیں تو ہم کو  
اپنی روحانی ترقیوں کے لیے مذہب کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہو۔ کیونکہ روحانی تصفیہ و  
تزکیہ بے مذہب کے ہو نہیں سکتا۔ لیکن چونکہ ہمارے مذہب کی بنا قرآن مجید پر ہے جو عربی  
زبان میں ہوا اسیلے ناگزیر عربی دانی ہمپر واجب بلکہ فرض ہو جاتی ہے۔ اور جسمانی  
ترقیوں کے لیے ہمیں کسب معاش کے بغیر چارہ نہیں ہے لیکن کسب معاش کے  
جتنے موجودہ ذرائع ہیں کیا تجارت اور کیا خدمت سلطانی۔ کیا ترقی فنون اور کیا چیزوں  
اور کلون کی ایجاد بے انگریزی دانی کے چلنے ہی کی نہیں۔ اسیلے اگر ہم اپنی منسلح

چاہتے ہیں تو وہ بغیر عربی اور انگریزی حاصل کیے ہو نہیں سکتی۔ اور ہماری زندگی کی گاڑی بے ان دو پہیوں کے درست اور مضبوط کیے چلنے ہی کی نہیں۔

یہاں پر ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتے جسکے سایہ طہافت میں نہ صرف ہم راہزنوں اور قزاقوں کی دستبرد سے بچے۔ نہ صرف ہماری آمد و رفت کی آسائشوں کی راہیں کھولی گئیں بلکہ ہماری ہر طرح کی ترقیوں کے سامان مہیا کیے گئے۔ ہمارے ہر طرح کی ترقیوں کی آزادی دی گئی۔ ہیکلاس سے بھی زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے۔ بلکہ ہم اپنی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر نہیں سکتے جس نے نہ صرف ہماری جسمانی ترقیوں کو آسان کر دیا بلکہ اخلاقی اور روحانی ترقیوں کے لیے بھی ہر طرح کی ہمدردی اور اعانت سے چوکی نہیں جسکی بدیہی مثال موجود ہے کہ ہمارے حکام ہماری ہمدردی میں شریک ہونے کو ہمارے سامنے تشریف رکھتے ہیں۔

جب ہم عربی دانی اور انگریزی دانی کی ضرورت کو ثابت کر چکے تو ہمیں یہ دیکھنا بھی لازم ہے کہ ہم اپنی اس ضرورت سے کہاں تک فارغ ہیں۔ اور اگر فارغ نہیں ہیں تو ان ضرورتوں کے پورا کرنے میں ہمارے کیا دقیقین پیش ہیں۔

یہ مسلم مسئلہ ہے کہ ہم دونوں ہی زبانوں کے حاصل کرنے میں نہایت کھولے ہوئے ہیں موجودہ زمانہ کی ضرورت تو کسی قدر انگریزی دانی کی طرف قدم بڑھائے جاتی ہے۔ مگر اس قدر ہم عربی دانی سے غیر مانوس بھی ہوتے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو سلسلہ تعلیم کا ہمارے سامنے کھلا ہوا ہے وہ یونیورسٹی کا سلسلہ ہے اس میں بارہ تیرہ برس کی پڑھائی ہے جس میں عربی تو نام کو نہیں۔ رہی انگریزی اس میں جس قدر کمال ہوتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ لہذا جو وقت اسکول میں داخل کیا گیا تو اسے انگریزی ادب۔ اسکا صرف بخوبی حساب۔ اقلیدس جغرافیہ۔ تاریخ وغیرہ وغیرہ سب انگریزی زبان میں سکھانا پڑا۔ اصطلاحوں کے سمجھنے کی دشواری الگ۔ پھر زبان کے سیکھنے کی دقت جدا۔ اور اس

علم کے حاصل کرنے کے مشکلات الگ۔ ان ساری مصیبتوں اور دشواریوں کو طے کرنا اور پھر عربی دانی کا وقت نکالنا محض ہی ناقابل انجام ہوا سیلے علی طور پر تب تک اسکا انجام نہو سکا۔ اگر یہ سب چیزیں اپنی زبان میں تعلیم دیجائیں اور زبان انگریزی الگ سے سکھائی جاتی تو ضرورتاً اتنا کافی وقت ملتا کہ دونوں ہی زبانوں میں مہارت کامل حاصل ہو۔ لیکن ہماری غفلتوں نے افسوس ہو کہ ہکوا اب تک اس جانب متوجہ ہونے نہ دیا۔ ہم کچھ سطح سوئے جیسے ہمارے لیے اب سحر ہونے ہی کی نہیں۔ عربی زبان حاصل کیا کرتے کہ بسکی وقت تک ہمارے دلوں سے جاتی رہی جس سبب ہم اپنے مذہب سے اتنا دور ہو گئے ہیں جتنا ہے ہماری ترقی۔ یہ آخر کس بات کا نتیجہ ہے؟ یہ اُسی غفلت کا پھل ہے جو بچوں کے حق میں ہم بوریسے ہیں۔ وہ عربی دانی کو بچوں کے گھروں سے دیکھنے لگے جس سے قرآن کی خوبیوں اور اُسکے اسرار و غوامض سے بے بہرہ ہو گئے اور اسلام کی برکتوں سے محروم۔ جرمن جہاں عیسائی بستے ہیں وہاں ہمارے قرآن کا سیکڑوں طرح ترجمہ کیا جائے۔ اُسکی صنعتیں اور خوبیاں نئی نئی شان میں دکھائی جائیں۔ لوگ اپنے کو عیسائی لکھ کر اُس سے مستفید ہوں اور ہم مسلمان قرآن کے ساتھ یوں بے پروائی کا برتاؤ کریں۔ اور عربی دانی کو اچھی نگاہوں بھی نہ دیکھیں کلکتہ یونیورسٹی میں کتنے اسکول ہیں مگر یہ بتائیے کہ کتنے اسکولوں میں عربی کی تعلیم ہوتی ہے؟ یہ کچھ اسوجہ سے نہیں کہ گورنمنٹ نے اجازت نہیں دی ہے بلکہ اسوجہ سے کہ لوگوں کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ اس ناقابل بردشت بوجھ کو اٹھا سکیں اس سے تعلیم کا نقص الگ رہ جاتا ہو اور صحت جسمانی پر جُدا آفتی ہے جس سے تمام عمر جھیلنا پڑتا ہے بنگالیوں نے بھی جب اس طرز تعلیم کے نقص کو سمجھا تو کلکتہ نارمل اسکول قائم کیا جس میں ساری تعلیم تو بنگلہ زبان میں دی جاتی ہو اور انگریزی زبان الگ سے سکھائی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وقت بھی کم صرف ہوتا ہو اور اُس اسکول کے اکثر تعلیم یافتہ بکارت پر

(دو خطیف) پاتے ہیں اور انتہی تک اُنکی ترقی نمایاں رہتی ہے۔

عربی نصاب تعلیم جو ہمارے سامنے ہی اُسکا حال تو یہ ہو کہ لڑکوں کا کچھ وقت تو انہیں صرف ہوا کہ اس کتاب میں حمد و لغت کیون نہ لکھی۔ یہاں الف لام کیون لایا۔ لڑکے انہیں مباحثوں میں ڈالے گئے اور کئی برس کا شمار انہیں مباحثوں میں ہوا۔ ادب کی طرف ذرا توجہ نہ ہوئی منطق پڑھی تو الفاظ کے جھگڑے میں پڑے۔ اکثر طلباء تو دس پانچ برس انہیں باتوں میں ضائع کر کے معیشت کی فکر میں پڑ گئے۔ جو آگے بڑھے احتیاط آرا میں پڑ گئے۔ قرآن و حدیث کے ادب اُسکی فصاحت و بلاغت اُسکے رموز و اسرار اُسکی خوبیوں سے تامر بنجی رہے۔ فلسفے میں قدم رکھا تو کئی سو برسوں کا یونانی فلسفہ جسکے ہتیرے مسائل زمانے نے باطل کر دیے زمین کچھ وقت ضائع کیا۔ نہ جغرافیہ نصاب میں ہے نہ تاریخ نہ کما حقہ علم ریاضی ہو نہ طبیعیات اور نہ علمی علوم میں سے کوئی علم۔ اس طرز تعلیم کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو پڑھ لکھ کر نکلے انہوں نے اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا ابتدا سے وہ کسب معاش کی دھن میں لگ گئے اور چند دنوں میں علمی مناسبت جو مدتوں میں پیدا کی تھی وہ بھی کھو بیٹھے۔ اب بحر قیل و قال اور جنگ جلال کے کچھ باقی نہیں رہا انہیں مستثنیات بھی ہیں۔ ہزاروں میں دو ایک ایسے بھی نکلتے ہیں جو اپنے خداداد ذہن کے بدولت فضل و کمال پیدا کر لیتے ہیں مگر میں نے باعتبار اکثر کے یہ ذکر کیا ہے۔ ولا اکثر حکم الکمل۔

خلاصہ یہ ہے کہ عربی اور انگریزی دونوں کے طرز تعلیم کے نقصان نے ایسی ایسی خرابیاں پیدا کر دی ہیں جسکے نتیجے میں ابھی اور بھگتے پڑیں گے۔ انگریزی تعلیم یافتہ ذہنی تعلیم یافتہ کو دیکھا تو اپنے علم میں اُنکو علوم جدیدہ سے بے بہرہ پایا۔ وہ لگے جاہل کہنے اُنکے دلوں سے عالم کی وقعت جاتی رہی۔ اسیلے اُنسے مستفیض ہونے سے رہے۔ ڈرتو یہ ہے کہ آئندہ اُنکے دلوں سے مذہب کی بھی وقعت جاتی نہ رہے۔ عربی تعلیم یافتہ



انگریزی تعلیم یافتہ کو دیکھا تو عربی دانی سے بالکل ہی بے بہرہ پایا۔ قرآن و حدیث سے مطلق بے خبر تعمیل و امر و نہواہی میں بے پروائی اور خود رائی پائی۔ اُنستے متفرک کرنے لگے۔ قوم میں یہ ایسی نفاق کی صورت پیدا ہو گئی ہے جس سے ہمارے دین و دنیا دونوں ہی کی تجارت کھائے میں ہو۔

طرز تعلیم یونیورسٹی اور نصاب عربی کے نقصان کو ہماری دینی اور دنیاوی ترقیوں کی سدرہ کو ہماری فلاح جسمانی اور روحانی کے امراض کو ندۃ العلمانے سمجھا اور اُسکے علاج کے لیے اسنے تدبیریں سوچیں اور ڈیڑھ برس ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں ایک دارالعلوم کھول دیا گیا۔ ابھی ابھی ایک مہینہ ہوتا ہے کہ میں لکھنؤ گیا اور دارالعلوم دیکھا۔ لکھنؤ جانے سے پہلے ہمیں خیال تھا کہ دارالعلوم کا مکان کوئی معمولی جھوٹا ہوگا اور کثافت تو یقینی ہوگی۔ مگر ماشاء اللہ وہاں تو دس ہزار کو ایک وسیع مکان خرید گیا ہوا جس میں طلباء کی ورزش خور و نوش و تعلیم و تعلم کے ہر قسم کے سامان عمدگی سے مہیا کئے گئے ہیں۔ درگاہ دیکھی۔ بورڈنگ ہوس دیکھا جسکی نگرانی علما کرتے ہیں۔ دارالافتاء کے ہر کمرے میں دیواریں الماریاں بنی ہوئی ہیں کہ طلباء اپنی اپنی کتاب الگ الگ رکھیں اور ایک جگہ دوائیاں رکھی ہوئی ہیں اور یہ سب ہسی پانچ روپے میں اور تعلیم کا یہ عالم جسکا نمونہ کل آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ حق یہ ہے کہ ان اللہ والوں نے یہ دارالعلوم نہیں کھولا ہے۔ علم کا ایک تعویذ نکالا ہے جسکو گھول کر پلا دیتے ہیں دارالافتاء کے بچوں کو نہایت سندرست ہشاش بشاش پایا۔ یہ خرق عادت اور کرامت نہیں تو اور کیا ہو۔

دارالعلوم کی عمر ابھی ڈیڑھ ہی برس کی ہو۔ لڑکوں کا امتحان لیا تو مجھے سخت حیرت ہوئی کہ اتنے دنوں کی تعلیم میں معلمون نے کیا کیا۔ میں نے کسور مکتب کا مشکل سوال دیا۔ لڑکوں نے نہایت تیزی اور صفائی سے بہت جلد حل کیا۔ اُقلیدس میں جو پوچھا تو صُرف

صحیح جواب ہی نہیں دیا بلکہ اس بات کا ثبوت بھی دیا کہ جو کچھ پڑھایا گیا ہو وہ رٹا کر نہیں بلکہ سمجھا کر نقش کا کچر بنایا گیا ہو۔ جغرافیہ اور نقشے میں تو سوال نہیں کیا مگر منطق میں سوالات کئے اُس کا کل جواب نہایت صحیح اور معقول دیا صرف دس سوالات کیسے ہر ایک کا صحیح جواب دیا۔ بہت سے اُردو کے جملے دیئے سبھو کی عربی نہایت صحیح بنائی مولوی صاحب نے فارسی کا ایک شعر دیا اُس کا فوراً عربی میں ترجمہ کر دیا۔ میں سخت متحیر ہوا۔ میں نے بھی ایک شعر دیا۔

دوست آن داغ کہ گیر دست دوست	در پریشان حالی و در ماندگی
-----------------------------	----------------------------

سبھون نے عربی میں اس کا بہت عمدہ ترجمہ کیا۔ میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ تعلیم اتنی قلیل مدت میں حیرت انگیز نہیں ہو۔ میں نے فرمایش کی کہ چند طلباء اس سالانہ اجلاس میں ضرور شریک ہوں۔ چنانچہ چند طلباء آئے ہیں اور میں موجود ہیں جس کا دل چاہے جائے اور اُن کا امتحان لیلے۔ میں مولوی محمد فاروق صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا ہوں جن کی تعلیم و تربیت کے باغوں میں ایسے ایسے پودے لگائے گئے ہیں جن کے پھول و پھل سے ایک دن خدا نے چاہا تو اُمید و ناکامی کا دہن بھر جائے گا۔ (خدا وہ دن جلد لائے) مضاب اور اُس کے معمولی تجربے سے یہ پوری اُمید کیجاتی ہو کہ تین برسوں میں یہ لڑکے ایک کافی مقدار کے ساتھ قرآن۔ حدیث اور اپنے اپنے مذہب کے موافق فقہ فراغ حاصل کر لیں گے۔ عربی ادب میں لکھنے پڑھنے کی کافی لیاقت ہو جائے گی۔ حساب اقلیدس۔ نقشے کے ساتھ جغرافیہ۔ اسلام کی تاریخ اور کمیتدر انگریزی سے بھی واقف ہو جائیں گے۔ پھر اسکے بعد دورا ہن نکل سکتی ہیں یا تو اور اسکولوں کے لیے تیار ہو کر یونیورسٹی انگریزی کی راہ اختیار کرے یا دارالعلوم میں اپنی تعلیم جاری رکھ کر کمال اور فضیلت کے درجے طے کرے۔ اگر طالب العلم نے انگریزی تعلیم کی راہ اختیار کی تو نفع یہ ہوا کہ اتنی مدت میں اپنے مذہب سے واقف ہو چکنے کے بعد اسکول کی اور چیزیں اپنی زبان میں پڑھ کر اپنی اچھی

سمجھ کر قریب قریب تیسرے یا دوسرے درجے تک کی چیزیں حاصل کر چکے اسکے  
 بعد دارالعلوم سے نکلتے تیسرے درجے میں اسکول کے نام لکوا سکتے ہیں اور انٹرنس  
 تک کا زمانہ مذہبی تعلیم کے ساتھ چھ برس میں تمام کر سکتے ہیں۔ اور اگر درجہ کمال و  
 فضیلت کی طرف بچکے تو اُس میں یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ بجائے علوم قدیمہ علوم جدیدہ  
 عربی زبان میں پڑھائے جائیں اور اتنی قدرت حاصل کی جائے کہ اسلام کے رموز و  
 اسرار پر گھنٹوں و غلط کہ سکین اور اسلام کی حقانیت منکشف کر سکیں۔ بہت بظاہر مسائل کی  
 قدرت حاصل ہو اور ایسے علما نکلیں جن کے فیض کی شعاعوں سے انگریزی دان مستفید  
 ہو سکیں اور علما کی قدر و منزلت خواہ خواہ انگریزی دانوں کے دلوں میں پیدا ہو۔ اور  
 دونوں کی کشش ایک محبت کی کشش ہو جائے جو موجب فلاح دینی و دنیاوی ہو۔  
 ندوۃ العلماء کا صرف یہی فائدہ ہلکوا حاصل ہونے کو نہیں ہے کہ ہمارے انگریزی دان  
 اپنے مذہب سے واقف کار ہوں۔ اور ہمارے علما بھی انگریزی جانیں اور علوم جدیدہ  
 کے بھی عالم ہوں جس سے اشاعت اسلام کی راہیں کھلیں اور ایک دوسرے علم  
 کلام کی جسکی فی زمانہ اشد ضرورت لاحق ہو گئی ہے مرتب ہو جائے بلکہ ایک لازمی  
 فائدہ یہ بھی ہے کہ کل افراد اسلام میں بجائے ناگفتہ بہ جھگڑوں کے اتفاق پیدا ہو  
 مختلف مسائل میں مختلف رہیں لیکن متفق مسائل اور مشترک منافع میں ایک دوسرے  
 کے ہمدرد ہوں۔ انہما را اختلاف ہو تو نرمی اور لینت کے ساتھ ہو۔ جان اتفاق کی ضرورت  
 ہو وہاں خلوص کے ساتھ ہمدرد ہو کر کام کریں خدا وہ دن لائے کہ ندوۃ العلماء اپنے  
 پورے مقاصد میں کامیاب ہو۔ اور اسکی شاخیں ہر شہر میں کھول دی جائیں کہ تمام  
 اہل اسلام آسانی کے ساتھ اس سے فیضیاب ہوں۔

جب ہم ندوۃ العلماء کے اعلیٰ مقصدوں سے واقف ہو چکے۔ اُسکے منافع سے آگاہ  
 ہو چکے۔ اُسکی عملی کارروائیوں سے مطلع ہو چکے۔ تو ہمیں ضرور یہ سوچنا چاہیے کہ اسکے

ساتھ ہمدی کرنی۔ اسکا ہاتھ بٹانا ہمیں کمان تک لازم ہے۔ اور اس مقدس جلسے کو ہمیں کننگاہوں سے دیکھنا چاہیے۔

غرض ہر طرح تعلیم عربی کی اہمیت اور اسکی درسگاہ (دارالعلوم ندوہ) کے لیے امداد کی ضرورت پر زور دیکر آپنے چندے کی تحریک کی اور فرمایا کہ شاہجہانپور کے جلسے میں ایک صاحب گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تھے اور گھوڑا چندے میں دیکر پیادہ واپس گئے تھے۔ پھر ایک صاحب حامی کانگریس کا ذکر کیا کہ اُنکے پاس صرف ایک کبیل تھا وہ بھی کانگریس کے چندے میں دیدیا اور اس غریبانہ بساط کی لوگوں نے اسی قدر کی کہ بڑھتے بڑھتے وہ کبیل پندرہ سو روپے کا بنا۔

بھائیو! دیکو تم بھی اُسی جوش اور اُسی مہمت سے کام لو۔ یہ کوئی ذاتی کام نہیں ہے یہ قومی کام ہے فی سبیل اللہ قوم کے لیے دو۔ اپنی جگہ سے اُٹھو اور ایسا اُٹھو کہ اہل شاہجہانپور کو شرمادو۔ آپکی تقریر کا پچھلا حصہ زیادہ پر جوش تھا۔ مولوی وارث حسن صاحب اس مدرسہ اسلامیہ بنارس نے اپنا عامہ سر سے اتار کر دیدیا جسکو ہمارے معزز رکن مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس بھیکن پور نے پچاس روپے میں خرید کر لیا۔ پھر تو چندہ ہونا شروع ہو گیا۔ مولوی سید عبد المجید صاحب رئیس صدر گلی ٹپنے نے سات سو اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس ٹیڑھی گھاٹ ٹپنے نے پانسو۔ اور مولوی سید خیر الدین احمد صاحب رئیس ٹپنے و سکر ٹیری جلسہ دعوت نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید کریم الدین احمد صاحب رئیس بہار نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید عبدالغنی صاحب رئیس صدر گلی ٹپنے نے دو سو۔ اور نواب سرفراز حسین خاں صاحب رئیس و

یہ واقعہ جب دوسری کا ہے جب ندوۃ العلماء کا دفعہ بعد جلسہ شاہجہانپور کے بحر یک مولوی علی صاحب بدایونی وکیل چندوسی کے چندوسی گیا ہے اس جلسے کی شرکت کو نواب احمد حسن خاں صاحب رئیس مراد آباد بھی تشریف لائے تھے اور گھوڑا کسا کسا یا چوڑ کر پیادہ پافرود گاہ کو تشریف لگے ۱۲

واپس چیرمین پٹنہ نے سو روپے اور مولوی سید عبدالغنی صاحب مہتانوی بہاری ملازم سرکار نظام نے اپنی یکساہتہ خواہ (ماٹھسکے حالی) عطا فرمانے کا وعدہ کیا اور میر کفایت حسین صاحب رئیس پٹنہ نے سو روپے علمائے مذوقہ العلماء کی طرف سے سو روپے خاص اپنی طرف سے جملہ دو سو روپے نقد اور مولوی نہال حسین صاحب رئیس پٹنہ نے بھی نقد دو سو روپے عطا فرمائے۔ پھر عام چندہ شروع ہو گیا تفصیل کی بیان گنجائش نہیں ہو۔

اسکے بعد ہمارے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے لکھاراع وقت آن آمد کہ من عریان شوم۔ مگر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لانے تحریک کی کہ آج لوگ چندہ دینے کے لیے تیار بھی نہیں آئے ہیں اس لیے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی چاہیے چنانچہ بکھو صدر انجمن صاحب پھر کارروائی شروع ہوئی۔

(۹) مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹریٹ لا بانکی پور بھی نہایت ہی چندہ کی تحریک کی تائید کے لیے کھڑے ہوئے۔ جس شان سے یہ پرجوش نوجوان تقریر کرنے کو کھڑا ہوا وہ سمان ہم کبھی نہ بھولیں گے۔ ہر طرف سے رونے اور مسکینا لینے کی آواز آرہی تھی جو تھا بمبار تھا۔ جو تھا بے چین تھا۔ الفاظ تو سیدھے سادے تھے مگر جس سچے جوش اور سچے دل سے نکلتے تھے اُس کا منشا ہی یہی تھا کہ دل میں گھر کرے۔ "انچہ از دل خیزد بر دل ریزد" چند سیدھے سادے الفاظ نے سارے جلسہ کو بے چین کر دیا سارا جلسہ پرجوش جان فدا کرنے پر آمادہ تھا۔ علما کے طبقہ کا حال نہ پوچھیے۔ رومال ترنکھیں سُرخ۔ فرط گریہ سے سب از خود رفتہ۔ اور خود ہمارے پرجوش جوان کا یہ عالم تھا کہ ڈارہین مار مار کر رو رہا تھا۔ جو اس درست نہ تھے ہاں ایک نہ بان تھی کہ جوش میں اپنا کام کیے جاتی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ اس خود رفتگی میں اس تقریر کو کوئی قلمبند نہیں کر سکا تاہم جو کچھ ہم کو یاد رہ گیا ہے اس کو ہم درج کرتے ہیں۔

## تقریر مولوی نصیر الدین حسین صاحب سٹریٹ لا

حضرات ! میں جس تحریک کی تائید کے لیے کھڑا ہوا ہوں اسکو آپ خود معلوم کر سکتے ہیں میرے کہنے کی حاجت نہیں کیونکہ میری صورت سوال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کا یہ جوش تھا کہ اگر جان طلبی مضائقہ نیست اور ہمارے افسوس اب اسلام کی یہ حالت پہنچی کہ اُسکے ہمدرد عوامی طلبی سخن درین ست کہتے ہیں۔ آہ وہ کیسے مسلمان تھے جنہوں نے اسلام پر اپنی جانیں فدا کر دیں صرف اپنی ہی جان نہیں۔ اپنی چیتا اولاد کی جانیں۔ اپنے خاندان کی جانیں۔ ایک مسلمان وہ تھے اور ایک ہم ہیں۔ جان کا معاملہ تو اب رہا نہیں۔ مال پر دار و مدار ہے اور مال ہمیشہ جانوں پر فدا ہوا کرتا ہے۔ مگر مایہ ناری قوم اس امتحان میں بھی پوری نہیں اُترتی۔ میں جس کام کے لیے کھڑا ہوا ہوں اُسکے لیے بالکل تیار نہ تھا۔ میں اُنھیں انصاریوں کی اولاد ہوں جو اپنی جانیں اور اپنے مال ہمیشہ اسلام پر فدا کرتے رہے ہیں دہارے پر جوش نوجوان کا اس جیل پر پونچنا تھا کہ فرط گریہ سے آواز بیٹھ گئی اور سارے جلسے میں جوش پیدا ہو گیا۔ ہمارے نوجوان نے جوش میں آکر اپنی سونے کی گھڑی مع چین جو ساڑھے تین سو روپے کی تھی دی ڈالی) میں اسوقت اسلئے کھڑا ہوا ہوں کہ انصاریوں کی طرح اپنی جان اور اپنے مال قوم اور اسلام پر فدا کر دوں۔ وہ اسلام جسکو ہمارے آبائے اجداد خون سے سینچ کر پالا تھا کیا ہم اُسکو ذلیل دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ہمارے معزز علما کی پگڑیاں اُتر جائیں اور ہم کپڑے پہنے رہیں (پھر ہمارے پُر جوش نوجوان نے اپنا کوٹ اور جاکٹ اتار کر دے ڈالا) اگر ہم اُسی پاک نسل سے ہیں تو ہکو اُنکا نمونہ بننا چاہیے۔ ہم اس جلسے کو مشاعرہ بنانے کے لیے نہیں آئے ہیں۔ ہم یہ دکھانے کو

آئے ہیں کہ ہم میں اسلام کی کتنی محبت اور کتنی وقعت باقی ہے۔ اگرچہ ہم ذلیل حالت میں ہیں مگر آبائی جوش ایتک ہم میں باقی ہے۔ آبائی خون اب تک ہماری رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ عموماً توئی دیوار میں ہیں یا یاس کی تصویر میں ہیں۔ ہمارے پیشوا گداؤں کو نکلیں اور ہم کھڑے دیکھتے رہیں۔ بھائیو اب بھی سنبھلو! اب بھی اٹھو۔ ان قومی بھکاریوں کی جھولیوں میں بھر دو۔ ان اسلامی گداؤں کا دہن بھر دو کہ پھر دوسرے در تک انکو جانا نہ پڑے۔ ہاے! ہم مہینے سے ملک فتح کرنے کو نکلے تھے۔ کاسہ گداؤں کی لیکر نہیں ہم اسلامی شان و شوکت لیکر چلے تھے۔ بھیک مانگنے کو نہیں۔ ہاے ہمارے یہ مقدس علماء بڑی بڑی در سگا ہوں میں درس دیتے ہوتے تبلیغ اسلام فرماتے ہوتے۔ مگر ہماری غفلتوں کے نتیجے سے اور ہمارے ہی لیے اُنھیں آج در در بھیک مانگنا پڑی آہ! ہم کیا تحریک کریں اور کس بات کی تائید کریں۔ ہم اپنے ہوش میں نہیں ہیں۔ ہم سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ نورانی صورتیں ہمارے دروازے پر گداگری کریں اور پھر ہمارے ہی لیے۔ (خدا جانے یہ پچھلا جملہ کس سچے دل سے نکلا تھا کہ سارے جلسہ میں کہرام مچ گیا کوئی اپنے ہوش میں نہ تھا۔ عبائیں۔ عمامے۔ کپڑے۔ گھڑیاں۔ روپے۔ سب کچھ برسنے لگے) تو بھائیو تم اتنا تو کر دو کہ پھر یہ دوسرے دروازے پر جب کرنا تھا نہ پھیلائیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

۹۔ مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس و سکریٹری معین الدودہ اسلامپور نے اسی تحریک کی تائید میں نہایت برجستہ اور معقول تقریر کی۔ پھر آپنے خاص اپنے اور نیز ارکان معین الدودہ اسلام پور کے چند وکی ایک فہرست تقریباً چودہ سو روپے کی پیش کی جس میں سے قریب بارہ سو کے خاص دارالعلوم کے لیے اور کوئی دو سو کی رقم وظائف طلباء کے لیے مخصوص تھی۔

(۱۰) پھر مرزا کمال الدین صاحب سنجر طرانی نے اپنا فارسی قصیدہ سرمایہ دارالعلوم

متعلق اس جوش سے ایرانی لہجہ میں پڑھا کہ تمام مکان گونج اٹھا جیسے پر ایک کیفیت طاری تھی۔

## قصیدہ مرزا کمال الدین صاحب سنجہ طہرانی

کہ او انطق تشریف شرف بخشید انسان را  
کہ از یک لفظ کن آراست جمله ملک امکان را  
شرف بخشید در ایجاد عالم آخشیجان را  
کہ در ترکیب عالم کرد از ضد و آراکان را  
مہ و مہر و نجوم و چرخ و برود بحر گہمان را  
گہ کردن تواند در صفت ہر قطرہ نسیان را  
فرستاد انبیاء و نامہاے کشش آیان را  
کہ سلطانِ رسل کرد از کرم ختم رسولان را  
کہ نازل کرد بر دشوَر خود دستور قرآن را  
شرف بخشید حق با ذات پاکش آلِ عدنان را  
و مید آن سبلِ ریحان کہ شرمایند سبتان را  
بدانسانی گلِ دلالہ کہ رشک آمد گلستان را  
رسول اللہ محرم شد ہمہ اسرارِ پنهان را  
کہ فعلِ اقدسش بخشید نیت عرش نیردان را  
کہ دینِ نورش بخشید رونق برودِ حسان را  
کہ بوی طرہ مشکینش شرمایند سبحان را  
خدا نیست صفی اندام زید عصیان را

ستایش میسر و البتہ یکتا ذات یزدان را  
سزود سکرو سپاس و حمد بردنا خداوندی را  
ستایش اسنزد ذاتی کہ از سر شپہ قدرت  
منزد حمد و ثنا البتہ بر آن فتاد مطلق  
نیایش را سزد آن کو نمود ایجاد بھبہ را  
سزد حمد و ثنا بر قادری کہ جلوه قدرت  
ستایش را سزد آن کو پی آسایش عالم  
سزد حمد و ثنا بر داور دادار بے بہمتا  
نیایش را سزد ارست آنکو یا خداوندی را  
ابوالقاسم محمد آنکہ اندر عالم امکان  
زمین دین و اوز سنگلخ شیرب و بطحا  
و مایند آری از دشت زراعت کعبہ دینش  
شب معراج اندر محفل تقدیس از رحمت  
تعالی شانہ الباری از ان شانہ از انفت  
رسول محترم ختم رسل شاہنشہ عالم  
امین کبریا شمس الضحیٰ سنجہ سبحانم  
حبیب اللہ محمد احمد و محمود و کنش



رسول هاشمی اقی لقب عالی نسب آن کو  
 نبی اطمحی کز پر تو ذات شریف دے  
 مبشر آن رسولے که خدا از دولت مهرش  
 چو موسی مهر و نذیر حق دادش یزیدیا  
 بیوسف لطف او چون بوشل زین سبب خر  
 دل چون سنگ عدا را نمودی نرم موم آسا  
 بلی در جاہ آمد بود زرش فرمانده نوذر  
 درود حق بجان احمد و اولاد و صاحبش  
 بلی از فردین مصطفی بود اینکه در گیتے  
 زمینین احمد بود آری مسلمانان  
 ہماستیم مای قوم کا ندر ہر عنبر ایزد  
 ازان قومیم ما کا ندر رہ دین مسبین حق  
 ہماستیم مای قوم کو ندر مسلمانان  
 ازان قوم جو انبر دیم مایان را کہ درستی  
 ازان قومیم ما کز انجسم و خورشید خشنود  
 ازان قوم کمان بازیم مایان کہ در ہیجا  
 ازان قومیم مایان ما کہ خاک مقدم ایشان  
 ہماستیم کو نور جمال داوران ما  
 بلی ما زان گروہستیم ای مردم کہ اطلعت

ز دو دواز جاہ گیتی زنگ کفر و جہل و نسیان را  
 رہا کرد ایزد از تعذیب کیم ایوب نالان را  
 کشود از بوی پیراہن دو چشم پیر کنگان را  
 عصایش کرد اندر سحر خواری کار ثعبان را  
 بعزت کرد تبدیل ایزدش تذلیل زندان را  
 کشتوی نصیحت گرب لعل در افشان را  
 چشمش بود سلمانش مقابل مرسلیمان را  
 گرد ایشان گشت حاصل فخر و عزت ہسلان را  
 بآبعل ہاستیم چرک ظلم و طغیان را  
 بہ تحت حکم آوردیم جلد ملک امکان را  
 نصیب مانودی نصرت و فتح نمایان را  
 خدا کردند با شد زور و زہم مال ہم جان را  
 بضرب تیغ بگریہتم ملک و موم دایران را  
 گرفتند از شہامت تخت تاج آل ساسان را  
 رومی بود کز پوشند بر تن جو و دختان را  
 نشانیدیم بر چشم عدو پر دار پیکان را  
 فرودی روشنائی دیدہ کل سپاہان را  
 بر دوز بار چون خورشید روشن کردایوان را  
 ضیا بخشیدیم اندر جہان خورشید رخشان را

الح نام یکے از بادشاہان کیاست ۱۲ الفوشیروان و آبا و اجداد و اولادش از آل ساسان بودہ اند  
 کہ آخرین ایشان پڑجہرہ بود کہ لشکر اسلام ملک ایران را از ایشان گرفتند ۱۲

از ان قومیم که فرخوار بشمرند در گهلمان  
 از ان قومیم که سطح گیتی بدین وسعت  
 از ان قومیم که قوم که زوین ماکانی  
 از ان قوم شجاعستیم که ز فتنه زوین  
 از ان قوم دیگرستیم که اندر گه هجبا  
 بگرز خویش کویدند فرق دشمنانین  
 و بان زخم دشمن میکید از تیر شان بکین  
 بجنگ از ما اگر الله اکبر گفت یک غازی  
 قدیرین است شد آن کونه از شمشیر کوفتا  
 از ان قومیم که کازدها آثار زوین شان  
 از ان قومیم که پنداشتندی در دم هجبا  
 از ان قومیم که خود رستم و ستان بجنگ  
 همانا ما از ان قومیم یا ران که لصد شمشت  
 همان قوم فقیستیم که اقبال پیغمبر  
 همان قوم قلیستیم که اندر راحت گیتی  
 همان عالی که قومیم که ز مصطب وحدت  
 همان قومیم یا ران که در حنانه عرفان  
 همان قومیم که اندر ره دین گل شد از حیرت  
 همان قومیم که ز قاتل و مستول مایزد  
 از ان قوم جوادستیم که آوردند در گیتے

بر پیش شمشت خود قیصر و کسر و حقان را  
 برای ما بروز جنگ بودی تنگ جان را  
 دریند از شجاعت سینه شیر نیتان را  
 گرفتند از کف دشمن بروز رزم میدان را  
 بگوئی که دشمن زدند از وجد چو گان را  
 چنان که هنگری کو بد بپتک خویش سندان را  
 چنانی که مکید یک شیر خوار طفلستان را  
 ز بهیبت آب کردی هر هضم غم غرثان را  
 که خود شرمند که از راستی سرو خیابان را  
 ببلعیدی بهیجا سحر خواره مار چوپان را  
 چو طفل نے سواری رستم و سام و زریان را  
 نمود اقدام زد بر فرق حیرت زال دستان را  
 رسانیدند بر هر سوی عالم دین دیان را  
 خدا بخشید بر ما دولت و مال فراوان را  
 مطیع خویش کردیم ز نهادن جلالت شاهان را  
 لبالب ساختیم افضل یزدان جاتم جدان را  
 بلال ساعی طعننا ز دست تیر بان را  
 خلاندی که عدو حیرتیم ما خا بنیلمان را  
 شرف افزاید آرئی قیامت بنغ ضوان را  
 ز فرط بذل خیر حاتم و نعمان وقت آن را

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

ازان والا منمش قومیم ماگز رو کجا بنازی  
 ازان قوم غضنفر صولتیم ای قوم کز سطوت  
 ازان قومیم مای قوم کاند ملک است پلین  
 ازان قومیم مایران که اندر حشمت و شوکت  
 غرض زان قوم ذوالقدریم که ز جان بازی هست  
 ازان قومیم مای قوم کاند دانش آگاهی  
 ازان دانشور <sup>پیغمبر</sup> ستیم ما مردم که با بهمت  
 ازان قومیم مایاران که بر بستند از دانش  
 هزار افسوس ما امروز خوار ستیم در عالم  
 هزار افسوس ما افتاده ایم از دیده گیتی  
 ندانم تا چه سرزدای گره از مسلمانان  
 ندانم تا چرا اندر جهان با ذلت و خواری  
 ندانم تا چه شد کامروز بر ما دادگر داور  
 ندانم تا چرا جز عین ما از بحسب خرد دل  
 ندانم تا چه شد از ما که خود دار بهیستا  
 ندانم تا که این فصل ما بنهاد در گیهان  
 ندانم از چه یاران کشتی دین حنیف ما  
 ندانم بزم ما تا از چه روگردیده ظلمات  
 کجا رفتند یاران نبی صاحب ذی حشمت  
 چه شد بر حضرت صدیق اکبر یار پیغمبر  
 ندانم چه شد بر زور بازو کسید لای

انچه در این کتاب است از کلام حق تعالی

بصد تمکین بقربانگاه جان برویم قربان را  
 گزفتند از کف بهرام گردون تیغ بزان را  
 بضر تیغ جاری داشتند از مجد فرمان را  
 بدر بانی نشانیدند از افلاک کیوان را  
 رضا کردند از خود در دو عالم حی سجان را  
 کم از یک لقمه دانستند علم و فضل لقمان را  
 رواج دهر کردند از عنایت علم و عرفان را  
 زبان ناطقه دانشوران ملک یونان را  
 ندانم تا چرا دادیم از کف شان شایان را  
 ندانم تا چرا ما را ترکب گشتیم کفران را  
 که قسمت کرد بر ما دادگر امروز خذلان را  
 بدل شد بک مای قوم اندر به هر خسران را  
 از اوضاع جهان بس کرد قسمت نیج جوان را  
 بجای در غلطان میفشاند لعل و مرجان را  
 نصیب نمود از سرخ و انده چشم گریان را  
 ز بریانی بدل - در خوان ما بس قلب یان را  
 تصاویر کرد در دریا حشمت و جود فان را  
 بفرماید گشت آخر که آن شمع شبستان را  
 چه کرد این دهر فانی بو فرد عمار و سلمان را  
 چه پیش آمد الا فانی و فانی و النورین عثمان را  
 چه پیش آمد ندانم ذوالفقار شاه ایران را

چه شد بر حضرت خبیر کثایعصود بن حیدر  
 کجا رفتند شبیر و شبیر <sup>اولا و پنجم</sup>  
 چه شد بر خالدا بن ولیدان گردیدند  
 کجا رفتند الطال عرب مردان شیر اوژن  
 کجا رفتند شجیان <sup>علاء و جبار</sup> بسم کز تیغ زمره گون  
 کجا رفتند گردان دجوانه و دان نام آور  
 چه شد بر شروان غوری و سکجوقی ایران  
 چه شد بر بشت سکن سلطان عادل غزنوی  
 خدا را حضرت سلطان صلاح الدین غازی  
 کجا رفتند یاران جمله گردان قوی پنجبر  
 کجا رفتند یاران حامیان دین منمیب  
 درینا نشنوم امروز از یک مرد آواز  
 چه بد کردیم در اسلام مایاران زیبای  
 بلی ما از نفاق و جهل انگذست در ذلت  
 بلی ما از نفاق ای قوم بے دانش بیکدیگر  
 بلی ما ای مسلمانان کج اخلاق بے دانش  
 بلی ما عهد های را که حق بسته است در قرآن  
 بکهنان خنجر و دوشنه بخون یکدگر تشنه  
 ز دین خویشین بگذشته گانیم از پی دنیا  
 همه گندم نماند و جوف و شایم در گیت  
 اکنون نبود کسی ای قوم کو بارشده رحمت

چه کرد این روزگار سفله پرور شیریزان را  
 که خود بودند هر دو گوشواره عرش سبحان را  
 که می افشرد از صولت گلوی شیر غزان را  
 که بنشانند انداز قلب دشمن تیر بران را  
 چکانیدند از خون عدو لعل بدخشان را  
 که زهره آب شد از بیم نشان گرد بستان را  
 چه پیش آمد عزیزان شهسواران خراسان را  
 که نارنج اوافرخت اندر میمند نیران را  
 که استقلال در اسلام ثابت کرد حسان را  
 که بودند از حمیت مخزن الطاف سبحان را  
 که ما مروز غنجا جسم کمر در نگهبان را  
 نمیدانم چرا از ما رنج کرده قلب ایشان را  
 که خود نبود اثر در قلب شان این آه فغان را  
 چه بر لوث نفاق آلوده ایم از جهل و امان را  
 فرو بستیم با صد جوش دل از جهل بهتان را  
 برای خویشین تاویل کردستیم فرقان را  
 شکستیم از بید نشی آن عهد و پیمان را  
 ازان گرفت حق از دست ما آن ساز و سامان را  
 بصد نکبت گفت دادیم هم این را و هم آن را  
 که خود در طاعت تهاجله آستادیم شیطان را  
 رؤوسان ز ما از رحمت چاک گریبان را

بهما حاصل نشد غیر از پشیمانی مگر زبید  
 لب ما زخم شد از کار افتادای هوا دلان  
 اکنون ما را سزاوارست استغفار آوردن  
 ز بهی از لطف مهر دادگر و ادا ربه همتا  
 که انگذست ایزد در دل و دشوران ما  
 الا در شهر پنه چیده آمد **محبوب** من و ده  
 بنائے چون اساس دین محمد تعز و شحکم  
 طلیح حاذق مایند این دشوران آری  
 ما را این گرده محترم از حکم پیغمبر  
 بهمینان دارشان انبیا باشند در دوش  
 همی خواهند که این دشوران با اتفاق ما  
 همی خواهند این والا نژادان خرد آگ  
 همی خواهند آری این گرده مرحمت پرور  
 بی خواهند ایشان تا که از ظلمات نادانی  
 بی خواهند تخم علم را در مزرع گیتی  
 بی خواهند تا انسان کنند از فضل ربانے  
 بی این فرقه بتوانند از روی خردمندی  
 اکنون ای قوم زبید بهر ما امروز در عالم  
 همی زبید بای قوم کز روی جواهر دی  
 که هر یک ز ما بخشد کی دنیا براه دن  
 کزان اندک الا بسیار کار آید که از دانش

ز نذر بر فرق خود دست اسف مرویشان را  
 نقش و سیم بر لب بسکه از نفوس دنان را  
 که ایزد باز دارد بر رخ ما باب غفران را  
 که می خواهد دوباره شاد سازد ما پریشان را  
 که آماده بدر دما کنند از مهرمان را  
 برای آنکه بگذارند در تعلیم بنیان را  
 اساس چون بنای شیخ اقدس پاک لکان را  
 مسیح آسای جان بخشد هر یک جسم بجان را  
 برابر باشد اندر دهر خود خون شهیدان را  
 بدین اندازه دارا باشد ایشان عزت ثوان را  
 فرو چینند در دانش گیتی خوان الوان را  
 گذارند از پے تعلیم ما شایسته میزان را  
 ز حیرانی بردن آرند ما گویان حیران را  
 بردن آرند و نشانند بر ما آب حیوان را  
 فرو پاشند آنسانے که زبید پر دمقان را  
 ز روی مهربانی و کرامت جمع حیوان را  
 برای یکدگر کا فور گردانند قطره <sup>حیوان طلق</sup> آن را  
 بهمت جلگی زونق فزائیم آن دبستان را  
 بخود مشکل نه پنداریم ما این کار آسان را  
 شود در ضعی کن از خوشی تن دادار نشان را  
 کنند آباد این دشوران <sup>حیوان طلق</sup> لهای ایران را

ز روی مهر و اشتاق و داد و دانش و منش  
 ای اعلیٰ نژاد ان حق شمار هستی بخشد  
 نباید شد رضا کاین عالمان دین در دنیا  
 نمی باید رضا گردید ای مردم که از حجت  
 خوشا بر حال این دشوران مد و مای  
 نه هر کس عوی دانش تواند کرد در گیسو  
 کلام مدعی راجع اثر هرگز نه بخشاید  
 الهی زنده و خرسنده ماند ناظم ندوه  
 بجان حضرت و کتور یا باید دعا کردن  
 که بچو لا رُو کر زن محشم فرمان فرمائی  
 کمشنر دادگر مسطر همسر و الامنش دادور  
 هزاران شکر می زبید آن و لمن خداوند  
 چون که بود که اندر مرغ قوم و لغت پیغمبر  
 مرا زبید بله امروز در فن سخن سخن  
 چه پاک ارقافیه شد تنگ یاران چو عقین  
 توانی گر مکر ریا که بعضی شایگان آمد  
 هزاران شکر سخنر شد درین جلسه گستر  
 الا تا در جهان ذکر است بر تملیث بر جیسی  
 خدا بر ملت اسلام بخشد دانش و همت

تسلی کرد بتواند خاطر با به پشیمان را  
 که بکشاید بر اکرام و بخشش بند میان را  
 بغلتانند بر رخسار چون گل در غلطان را  
 کشته از سینه بے کینه ایشان آه نوان را  
 که دار این حلقه دانش و عرفان و ایقان را  
 سلیمانی نوبید در جهان البته دیوان را  
 آیات نبی آری چه نسبت هذیان را  
 رسد این خدمت او با هزاران مجذبان را  
 که شاهنشاه گرد و قیصر ما جمله گیان را  
 فرستاده است بر ما بذل کرده مطلق حسان را  
 که داد او ست در این ملک نیت ال دیوان را  
 که او نطق بیان بخشیده مدار و ثنا خوان را  
 بنظم پهلوی زنده کن از نطق حسان را  
 شوم استاد ما هر خط و عشی و سحجان را  
 قفس از نغمه که ناله شود مرغ خوش احسان را  
 نباید عیب کردن رُو در و دوسو گواران را  
 همی زبید بله درد هر چو نی سخندان را  
 الا تا هر زمان تربیع مخصوص است کیوان را  
 کند ثابت قدم در دین ایمان هر مسلمان را



(۱۱) اسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے اور بہت دلچسپ تقریر کی۔ مولوی صاحب مدوح کی تقریر سے سامعین کو جو دلاویزی ہو ا کرتی ہے وہ ظاہر ہے اس وقت بھی سننے والوں کو لطف آ رہا تھا اور ہر شخص اس بات کا خواہشمند تھا کہ مولانا اپنی تقریر کو زیادہ وسعت دیں۔

(۱۲) انکے بعد ہمارے دوست شیخ عبدالقادر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایڈیٹر اخبار پنجاب اور زور لاہور۔ روساے لاہور کی طرف سے پیام کہنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

جناب صدر انجمن واعیان بہار و معزز حاضرین جلسہ! جن دگذاں تقریروں کو آپ نے ابھی سنا وہ ایسی نہیں ہے کہ کبھی بھولی جائیں میں جس بات کے بیان کرنے کو تیار آیا تھا۔ اس وقت خود میرا دل قابو میں نہیں ہے کہ کچھ کہہ سکوں۔ اللہ رے جوش اللہ رے جلسے کی شان! اور دلکی فریفتگی۔ جان اور سامعین ٹوٹے پڑتے ہیں پنجاب سے بھی بڑے بڑے علما جو معزز انجمن کی طرف سے ڈیلیگیٹ (دکیل) ہو کر آئے ہیں شریک جلسہ ہیں۔ کوئی اہل و عیال کو چھوڑ کر آیا ہے۔ کوئی گھر میں بیمار کو کراہتا چھوڑ آیا ہے۔ کوئی نوکری سے آیا ہے۔ تو کیا یہ سب بغیر دل آویزی کے آئے ہیں؟ نہیں اسلام کی امداد کو ثواب سمجھ کر لبیک گویاں ہو چکے ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں یہ جو کسی عفت تاب خاتون کے پانوں کے کڑے اترے رکھے ہیں اُسی اسلام کی اعانت کے واسطے یہ سہاگ کے زیور اُتارے گئے ہیں۔ اگر یہ کسی سناہر کی دوکان پر جائیں تو کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ اگر آپ لوگوں میں اس کڑے کے اترنے کی غیرت ہو اور اس اعانت کا آپ لوگوں پر کچھ اثر ہے تو کل میں وہ وقت دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس ایک ایک کڑے کے اتنے دام آئیں کہ دارالعلوم تیار ہو جائے اور اگر اتنے نہ آئے تو مجھے سخت افسوس ہوگا کہ یہاں کے لوگوں نے اس سچی اعانت

کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ کیا مولانا دارش حسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس کا  
 عمامہ آپ کی نگاہوں میں پچاس روپے کی وقعت رکھتا تھا؟ ہرگز نہیں۔ اس کے ہزار  
 بھی ملتے تو کم تھے۔ مقرر کا یہ کہنا تھا کہ مولوی حبیب الرحمن خالص صاحب رئیس بھکین پور  
 ضلع علیگر نے جو اس عمامے کو پچاس روپے میں لیچکے تھے پچاس روپے اور  
 اضافہ فرمائے بعد کو معلوم ہوا کہ وہ عمامہ جناب مولانا حاجی شاہ امداد اللہ صاحب  
 مہاجر مکتہ قدس سرہ کا تھا جسکو حضرت قدس سڑکے ایک سترشد نے مولوی صاحب کو تحفہ  
 فرمایا تھا اور مولوی صاحب اسکو بہت عزیز رکھتے تھے۔ یہ پہلی مرتبہ آپ نے اسکو  
 زیب سر کیا تھا اور اس از خود رفتگی میں سر سے اتار کر دے ڈالا۔ اب آپ کو اس کے  
 جد کرنے کی سخت حسرت ہے۔ اس کے بعد آپ نے پنجاب والوں کی طرف سے  
 بہار والوں کا شکریہ ادا کیا۔ بارہ بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا۔

پھر اُسی طرح آخر وقت سے مدرسے کی مسجد میں وعظ کا عام جلسہ ہوا۔ مولوی شاہ  
 ابو الخیر صاحب فضیحی غازی پوری۔ مولوی صفی علی صاحب روجی۔ مولوی شاہ  
 محمد سلیمان صاحب بھلواروی۔ مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری نے یکے  
 بعد دیگرے اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔

قاری میران شاہ صاحب اور واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے یہاں بھی چند تین  
 تلاوت کیں۔ رات کا وقت اُسپر انکی دگلازا آواز سارا جلسہ محو اور بے خود ہوا  
 ہمارے دوست مولوی شیخ عبدالقادر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایڈیٹر پنجاب نوبل  
 لاہور نے بھی مختصر سی تقریر کی۔ کہ بھائیو! یہاں سے کچھ لے کے جانا چاہیے مگر  
 شد قصہ کہانیان لیکر نہ جانا۔ میسنوی کی لئے لیکر نہ جانا۔ وہی لے جانا جس سے  
 تمہاری عاقبت بخیر ہو۔“



# اجلاسِ سوم

منعقدہ ۱۲- رجب و زسہ شنبہ

، بجے صبح سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی

(۱) پہلے قاری میران شاہ صاحب کھڑے ہوئے اور چند آیتیں کلامِ مجید کی تلاوت کیں۔ انکے کھڑے ہوتے ہی حاضرین جلسہ کی نگاہیں انکی طرف اٹھ گئیں۔ اور ہر شخصِ مخویرت ہو گیا۔

(۲) پھر مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادہ شاہ علی حبیب علیہ الرحمہ پھلواروی کھڑے ہوئے اور دارالعلوم کی ضرورت اور فوائد پر تئل و دل تقریر فرمائی۔

(۳) مولوی شامیر الدین صاحب یس اسلامپور نے بھی دارالعلوم ہی کے فوائد کو معقول دلائل سے ثابت کیا۔ آپکی برجستہ تقریر سے حاضرین بہت محفوظ ہوئے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ تقریر آپ نے قلمبند نہیں کی۔ اُردو میں آواز نویسی کا طریقہ اب تک پیدا نہیں ہوا جس سے وہ مسلسل تقریر ضبط میں آسکتی چند نامربوط جملے جو اس وقت عجلت میں لکھے گئے اسنے ناظرین محفوظ نہیں ہو سکتے۔

(۴) پھر مولوی حکیم محمد اسحاق خان صاحب در بھنگوی نے سرمایہ دارالعلوم کے متعلق بہت پر جوش تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا کچھ لا حصہ ایسا پر جوش تھا جسکو سنکر حاضرین پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔

(۵) انکے بعد ہمارے معزز دوست منشی شیخ عبدالقادر صاحب ایڈیٹر پنجاب او بزر در لاہور کھڑے ہوئے اور کتب خانہ ندوۃ العلماء پریسی سلسل اور برجستہ تقریر کی جسے حاضرین بہت محفوظ ہوئے اس تقریر کی برجستگی کے اظہار کی حاجت نہیں ناظرین اہکو

دیکھ کر خود اندازہ کر سکتے ہیں۔

## تقریر شیخ عبدالقادر صاحب ایڈیٹر پنجاب انبرو

حضرات! کل میں نے کچھ دکالتا عرض کیا تھا اور آج کچھ مجھے اصالتاً عرض کرنا ہے آپ شاید جانتے ہیں کہ میں اخبار نویس ہوں اس لیے جو کچھ مجھے اصالتاً کہنا ہو وہ محض ایک خبر ہے۔ مگر وہ خبر آپ کو سنانے سے پہلے میں یہ کوشش کروں کہ آپ اُسے سچ مان لیں۔ اخبار نویسی ہندوستان میں ابھی ایسی پست حالت میں ہے کہ عام طور پر سوائے خاص ہتھنڈاؤن کے اخبار نویس اعتبار سے نہیں دیکھے جاتے کبھی کسی نے جو ایک آدمہ بے پرکی اُڑا دی ہے تو ملک کا خیال ہو گیا کہ اخباروں میں چندو خانہ کی گپ ہو کر رہی ہے۔ رہی سہی آبر و ممالک غیر سے جو اعلیٰ انگریزی اخباروں میں صرف سے ریوٹر کی تاریکی خبریں آتی ہیں انھوں نے کھودی ہوئی۔ جنگ روم و یونان کے زمانے میں ایک دن خبر آتی تھی کہ ترک پسپا ہوئے دوسرے دن لکھا ہوتا تھا کہ نہیں تو باہو یونانی پسپا ہوئے کہیں یہ ہوتا تھا کہ ترک بھاگ گئے۔ دوسرے دن صلاح ہوتی تھی کہ یونانیوں نے نہایت ترتیب سے مراجعت کی۔ ایسا ہی جنگ ٹرانسوال میں جیمین لوگ پچھلے دنوں اس قدر منہمکے ہوئے ہیں متضاد اور متناقض خبریں ریوٹر کی ایجنسی کی طرف سے دنیا بھر کو پریشان کرتی رہی ہیں اور چین کے معاملے میں تو دروغ گوئی اور دروغ نویسی کو ریوٹر کے اطلاع دہندوں نے اوج کمال پر پہنچا دیا۔ فرنگیوں کے سفیروں اور ان کے متعلقین کو آنکھ بھی نہیں لگی تھی کہ ان لوگوں نے ہم دار فہرست ایک ایک کی دیکر اُنکے قتل کیے جانے اور انکے گھروں کے جلانے جانے کی تفصیل لکھ دی۔ انگلستان کے اخبار دن میں انکے نوے چھپے۔ انکے حالات زندگی شائع ہوئے۔ انکے ورثا انکو روپیٹ بیٹھے۔ یورپ بھر کے قتل آگ بگولا ہو کر انتقام کو

تیار ہو بیٹھیں کہ یا مارینگے یا مرینگے مگر اُن قاتلوں سے انتقام لیکے چھوڑینگے کہ اتنے  
میں جناب ریورڈنی زبان سے فرماتے ہیں ”سفیرِ دُن اور اُنکے متعلقین  
خبر کس قدر مشتبہ بیان کیجاتی ہے“ اور دوسرے دن فرماتے ہیں کہ ”حنور کے اقبال  
سے طرحِ خیریت ہی“ جہاں دیدہ بسیار گوید دروغ“ تو مدت سے سُن رکھا تھا۔ مگر  
صاحبِ یکسی کے وہم و گمان میں بھی نہوگا کہ حضرت انسان دروغ کو اس حد تک لے  
جائیں گے۔

اچھا اب آپ کو ہتبار آئے تو کیونکر کہ میں جو خبر آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ  
صحیح اور بالکل صحیح اور مستند اور بالکل مستند ہے گو بظاہر آپ کو باور نہ آ سکے لیکن اَوّل تو یہ کہ  
اخبارِ پنجاب اور بزورِ جس سے مجھے گذشتہ پانچ سال سے تعلق ہے حتی الوسع خبروں کے  
بارے میں محتاط ہے اور خبر کا دیر سے چھپنا بہتر سمجھتا ہے اس سے کہ جلدی میں غیر  
محقق خبر چھپ جائے۔ البتہ ریورڈ کے بارے میں معذور ہے۔ ”نقل کفر کفر نباشد“  
دوسرے یہ کہ جیسے کوئی نیا شخص جسے آپ پہلے نہ جانتے ہوں چال چلن کے  
سندات پیش کرتا ہو۔ میں آپ کو دو مقتدا اور معزز انجمنوں یعنی انجمنِ اسلامیہ پنجاب  
اور انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور کا حوالہ دیتا ہوں جنکی نیابت کا اس وقت مجھے فخر حاصل ہو  
تا کہ میرا سخن قرین اعتبار ہو۔ جب میں آپ سے یہ کہوں کہ آجکل اہل اسلام کے افلاس  
کی اس قدر شکایت ہو اور اسپرِ مسلمانوں کے دھینے جا بجا موجود ہیں۔ کیون نہیں اون  
دھینوں کو کھودتے اور نکالتے اور ہتھمال میں لاتے ہیں۔

دھینے کا لفظ اور مسلمانوں کے ساتھ سُنگرا کر کانچونک اُٹھیں گے اور اکثر اُنھیں  
میری طرف بے اعتباری سے دیکھیں گی اور زبانِ حال سے کہیں گی۔ کیون بھئی یہ  
اور اخبار نویسوں والا چکر دیا۔ کہ صاحب اور چھوٹے ہوں تو ہوں ہم سچے ہیں۔ اور ہم  
ہیں اور ہم وہ ہیں۔ اور بات پھر وہی کہدی۔ میان جو لوگ نامِ شبینہ کو محتاج ہوں اُنکو

دُفینون اور خزیون سے کیا نسبت۔ وہ خزانوں والے دن گزر گئے۔ یا تم ہمیں دھوکا دے رہے ہو یا وہ پُرانے خواب کا نقشہ ابھی تمہارے خیال میں ہو۔

کاروانِ بگذشت و محلِ نشتِ زود	وز دل تو یادِ آن محلِ نرفت
-------------------------------	----------------------------

تو پھر میں متانت سے آپ کو جواب دوں گا کہ جی ہاں دُفینے اور آپ کے باپ دادا کے دُفینے۔ حضرت آپ کے بزرگوں کے امانت رکھے ہوئے خزانے جو انھوں نے آپ کے لیے چھوڑے۔ جو آج تک سرِ مہرِ آپ کے لیے رکھے اور صرف ہماری شامتِ اعمال ہے کہ ہم نہ صرف اُن پر تصرف کرنے سے قاصر ہیں بلکہ اُنکی ہستی ہی بھی بے خبر ہیں ہماری ایسی قابلِ رحم حالت ہو۔

کہ بھولے ہوئے ہیں خزیون کو اپنے	نہیں جانتے ہیں دُفینون کو اپنے
---------------------------------	--------------------------------

صاحبو! دُفینے پانے کا شوق کہا جاسکتا ہے کہ قریباً خاصہ طبعیتِ انسانی ہے انسان کی طفولیت بہترین عہد اسکی طبعیت کے فطرتی طور کا ہوتا ہے اُسوقت کی پیاری اور دچسپ باتیں۔ اُسوقت کی عجیب اور الیبلی اُمنگلیں۔ اُس زمانے کی انتہا دل خوش کن امیدیں سکویا دہنیں۔ جون جون انسان عمر میں بڑھتا جاتا ہے اور یہ لکڑش خیالی منظرِ نظر سے دور ہٹتا جاتا ہے تو تون آدمی اُسکے جادو بھرے اثرات کو محسوس کرنے لگتا ہے اور دل ہی دل میں کئی دفعہ پُچار اُٹھتا ہو کہ ہا طغی ے

اسیرِ پنجہ عہدِ شباب کر کے مجھے	کہاں گیا مرا بچپنِ خراب کر کے مجھے
---------------------------------	------------------------------------

اس بچپن کے زمانے کے سب سے دلاویز خوابوں میں ایک خواب یہ ہوتا ہو کہ کہیں سے ایک خزانہ چھپا ہوا ہاتھ آجائے تو اُسکو یوں صرف کریں۔ اور یوں صرف کریں۔ جوانی کے ساتھ ان بچپن کے خیالات کا اعلا نیہ انہار سے کچھ نہ کچھ شرم و امنگیں ہوتی جاتی ہے اور متانت اور ثقاہت کے آتے ہی تو اُن خیالات کا انہار ناممکن ہو جاتا ہے۔ لیکن دلون کو اگر کوئی چیر کر دیکھے تو معلوم ہو کہ ہر دل میں کبھی کبھی

زروسیم ایک بنایا مجموعہ ہے ترد کسی خزانہ غیبیہ ہاتھ لگ جانے کی اُمنگ پیدا ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کسی پُرانے مکان کو کھودتے ہوئے کسی کا دینہ لجاے کوئی کسی عزیز اور رشتہ دار کی موت کا دل کے پوشیدہ سے پوشیدہ ہنا خانے میں متمنی ہوتا ہے کہ اُسکی دولت پر قابض ہو۔ زرو جواہر کی ہوس حضرت انسان کو کوئین جھکواتی ہے۔ سمندر میں غوطے لگواتی ہے اور پہاڑ کھدواتی ہے۔ جنوبی افریقہ میں بوڑا اسی زروسیم کی کان پر صل میں اپنے تئیں فدا کر رہے ہیں۔ اسٹریلیا اور کیلی فورنیا میں اطراف و جانب دنیا کے لوگ اس زروسیم کی کشش میں گئے اور اقطاب شمالی کے قریب ایسے حصص دنیا میں ہیں جنہیں آج تک شایستہ آدمی کا قدم نہیں گیا تھا ریگ دریائیں سے زرات زر جمع کرنے کو انگلستان اور امریکا سے ہزاروں مخلوقات خدا بھل گئے جا رہے ہیں۔ یہ انہماک لوگوں کو زرو جواہر کی طلب میں ہے۔ اور اس شوق میں ہم آپ سب شامل ہیں۔ ہم میں اور اہل انگلستان کے شوق میں فرق صرف اتنا ہے کہ وہ اُسکی تلاش میں ہاتھ پاؤں بلائے کو بھی تیار ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ روپوں کی تھمیلیاں بندھی بندھائی اور نچردن پر لدی لدائی ہمارے گھر بھجوا دے۔

اُکھون نے سونے کی تلاش میں جہاں سونا ملا سونا پایا۔ جہاں سونا نہ پایا وہاں وہ چیزیں پائیں جو سونے سے زیادہ قیمتی اور موتیوں سے زیادہ گران بہا ہیں۔ ہر بحر میں صی اور جہاں سے جو کچھ ملا ہے لے بھاگے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ علم کسٹری یعنی علم مفرد و مرکب جسکے ذریعے سے تار برقی ایجاد ہوئی جسکے ذریعے سے بیسیوں سرعۃ الاثر انگریزی ادویہ معلوم ہوئی۔ جسکے ذریعے سے حال میں وہ نئی شعائیں روشنی کی دریافت کی گئیں جسکے سامنے کلڑی اور لوہے کے صندوق یون اپنے اندر کا حال کھوکھو رکھتی ہیں۔ اگو یا وہ شیشے کے ہیں جو اگر آپ کے ہاتھ پر ڈالی جائے تو رنگ دریشیاں درخشاں

استخوان نمائے اور جسکے ذریعے سے جسم کے اندرونی امراض کے ٹھیک مقام اور قسم کا پتا چلتا ہے۔ اہل فرنگ نے الیمیا کی تلاش میں سرسارے مارتے ڈھونڈنا کالا ہے۔ جو ادویہ جو راکھ کی چٹکیاں اس علم کے ذریعے سے تیار ہوئی ہیں۔ وہی سونے سے زیادہ قیمت پارہے ہیں اور گوانھون نے بظاہر ایک روپے کو ایک لاشرفی بنانے میں کامیابی حاصل نہیں کی مگر بزرگ حکمت مٹی کو سونا بنا رہے ہیں۔ انھیں علمی اور حکمتی تلاشوں میں انھون نے کتب خانوں میں کتابوں کی جو ورق گردانی کی تو دیکھو وہ نکات ہاتھ آئے کہ ایک ایک نکتہ سے ایک ایک لاجواب کتاب لکھی گئی۔ اور جو قدر دانی انکی ان علمی کوششوں کی ملک و قوم کی جانب سے ہوئی اُسے ان مفلس مصنفوں کو مالا مال کر دیا اور مال و زر کو لاکھ اُنکے دروازے پر پھینک دیا۔

پس حضرات! خزانے تو ہمارے لیے بھی موجود ہیں مگر افسوس اتنا ہی ہے کہ ہم انکو دیکھ نہیں سکتے۔ جب ان علوم عقلی اور فنی میں جنکا تھوڑا تھوڑا ذکر کیا گیا اہل فرنگ کو اپنی ترقی کا راز مل گیا۔ جب انھیں کتب خانوں میں سے اہل فرنگ نے نہ صرف ہتھ آئے بلکہ فی حقیقت رز و جواہر جمع کر لیے تو کیا ہمارے لیے ترقی کی یہ راہیں بند ہیں؟ بقول میرٹھ کے مشہور استاد حضرت بیان ویزدانی مرحوم کے ہم سے

پہرتے ہیں کوچہ گیسو میں پریشان بیان	قطع کین خضر نے ظلمات کی راہیں کیونکر
-------------------------------------	--------------------------------------

کیا آپ مسلمان سنیں اولے کے کارناموں سے اس قدر بے خبر ہو چکے ہیں کہ اب آپ اُنکے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودوں کے ٹرکھانا تو درکنار اُنکو پہچان بھی نہیں کیا علم کا وہ پودا جسکا بیج اندلس میں بویا گیا تھا۔ جہان کی سرزمین اُسکے نشوونما کے نیلے مخصوص تھی اور جہان کی آب و ہوا اسکو ایک عرصے تک راس آئی صرف ایک دوسرے ملک میں جانے یا کسی دوسرے پودے سے پیوند کھالینے سے ایسا ہوا گیا کہ اس پودے کے باغبانوں کے بیٹے اسے پہچان بھی نہ سکیں اور تعجب اور حیرت سے

اسکے پھل کو دیکھیں کبھی پھل کی صورت دیکھ کر فریفتہ ہوں اور کبھی کسی فوری جذبے سے ہاتھ اس پھل تک لیجائیں اور توڑ کر چکنا چاہیں اور پھر ہاتھ کھینچ لیں۔ گو یا کہ درخت پر فلا نقس باھذا الشجرۃ فتکون من الظلمین لکھا ہے اور جب اس تہذیب کی حالت میں دور سے اسکی خوشبو انکے دماغ میں پہونچے اور اسکے گلوں کے خوشنما رنگ انکی آنکھوں کو تروتازہ کریں تو سراپا حیرت بنکر پوچھیں ۷

یارب کہ این درخت گل از گلستان کیست	وین پستہ شکر شکن از نقدان کیست
------------------------------------	--------------------------------

حضرات! کیا آفت ہو کہ ایک معمولی تاریخی واقعہ بھی ہماری یاد سے اُتر جائے جس پودے کو فرماؤ یا ان اندلس نے سرزمین یورپ میں لگایا تھا جب اُسے زمانے کی ناساعدت نے اُکھاڑ کے پھینک دیا۔ تو پاس کے بعض ممالک میں کئی خدا ترس لوگوں نے اس درخت کی شاخیں جو وہ اپنے ہیام تحفہ لے گئے تھے اپنی سرزمین میں کاڑ دیں اور اُنکو صدق ارادت سے پانی دیا۔ چونکہ خدا کی مرضی ایسے درخت کے بیج کو دنیا سے ناپید کرنے کی نہ تھی اسیلئے وہ ان نئی سرزمینوں میں بھی جڑ پکڑ گیا۔ اور درخت بار آور ہوا۔ جن کسانوں نے غنیمت کی تھیں اُنھوں نے خوب پھل کھائے خود سیر ہوئے ہمسایوں کو سیر کیا۔ اور آخر چپ پھل اس درخت کے اور چند پودے اُس شجر کے لیکے آئے اور باغبانانِ نخلستان معافی کی اولاد کو ترسانے کے لیے دکھانے لگے جنہیں سے بعض ایسی حالت میں ہو گئے کہ پہچانتے بھی نہیں کہ یہ چیز ہی کیا ہو۔ اے کاش چند ایسے مردانِ خدا پیدا ہو جائیں جو اُس پہلے درخت کے چند بیج بو کر اس سرزمینِ ہند میں وہی درخت لگائیں اور اسکی وہی اصلی خوشبو پھیلان۔ جو تمام نئی خوشبودن کو مات کر دے۔ اور وہ بُرائی دلاویز خوشبودا غول کو یہاں تک معطر کرے کہ ہر شخص ایک وجد میں آکر بول اُٹھے ۷

عطار گو بہ بند دکان را کہ من دوست	بوی شنیدہ ام کہ بیشک و عیر نیست
-----------------------------------	---------------------------------

کہاں ہیں وہ مردان باہمت کہ اپنے پڑنے دینوں کو کھو کر نکالنے کے لیے تیشہ فرما رہے تھے۔ وہ مجموعی کتب اسلامی کے جوئے بحقیقت ہر پہلو سے زرد و جاہر سے زیادہ مرتبت رکھتے ہیں دنیا کو دکھائیں۔ اپنی پورانی کتابوں کو طاق نسیان سے اُتلے اونٹنی گرد و غبار جھاڑیں۔ انکی بوسیدہ جلدیں گو کتاب کی صلی شان سے کچھ واسطہ نہیں رکھتیں لیکن ایسی ہی ضروری ہیں جیسے انسان کے لیے موزون اور مناسب لباس۔ اور ایک دفعہ دنیا کو دکھائیں کہ وہ کس ترکے کے وارث ہیں اور ایک دفعہ پھر دنیا میں "افریقہ شمالی" کے مشہور کتب خانوں "قرطبہ" اور "غرناطہ" کے دارالعلوم اور بغداد کے بیت الحکمت کا نقشہ لوگوں کو دکھادیں۔

آج ہم میں سے شاید ہی جو اس بات سے آگاہ ہیں کہ انکے بزرگوں نے کتنے دارالعلوم کتنے کتب خانے اور کتنے مدرسے جاری کیے تھے۔

دولت علم کھو چکی جب قوم سب فنون میں مصنفین اس کے کرتے تھے کسطح امیر اس کے	اگم شدہ کا حساب کیا جانے کیسے تھے لاجواب کیا جانے بخشش بے حساب کیا جانے
---	---

فرما دایان اسلام کی علم دوستی کے متعلق ایک شہادت پیش کیا چاہتا ہوں میں ایسی مجالس میں فرگیوں کی تصانیف سے استناد دیا استشہاد کا عادی نہیں ہوں لیکن دو مصلحتوں سے ایک مشہور انگریزی کتاب کی ایک مختصر عبارت کا ترجمہ سراج کرتا ہوں۔ اول تو اس لیے کہ خدا کا خاص احسان ہے کہ ہمارے مخالفوں کے اعتراضات کا جواب خود انھیں کے محقق دے رہے ہیں۔ اور دوسرے اس خیال سے کہ ایسے مبارک مجمع میں جہیں مشرقی اور مغربی علوم کے صاحب کمال یکجا جلوہ گر ہیں۔ تبادلہ خیالات کا یہ مقصد ہے کہ علوم دین کے ماہر اپنے وعظ و پند میں روایت و درایت ایسے بیانات کریں جن تک عام طور پر انگریزی خوانوں کی رسائی نہ ہو۔ اور انگریزی خوان کوئی ایک آدم



بات ایسی اپنے علوم قدیمہ کے استادوں کے کان میں ڈال دین جو ان کے لیے نئی ہو اور خاص پچھپی لکھے اور وہ جانیں کہ غیر ممالک میں مصنفین غیر اقوام کی رائیں اُن کی نسبت اور اُن کے بزرگان کی نسبت کیا ہیں۔ اے قوم! ۵

سُن تو سہی جہان میں ہو تیرا فسانہ کیا [ ] کہتی ہے تجکو خلق خدا غائبانہ کیا

کتاب ”انسکو پیڈیا بریٹی نیکا“ میں جو ایک مفصل باب کتب خانوں پر لکھا ہوا ہے جس میں دنیا بھر کے مشہور کتب خانوں کے حالات جمع کیے ہیں اُس حصہ کا جو اہل عرب کی تہذیب نے کتب خانوں کے بڑھانے میں لیا مختصر مگر پُر مضمون الفاظ میں یوں ذکر ہے۔

”فتوحات اہل عرب کے اوائل میں اُن کی جانب سے اس بات کا اندیشہ ہوا تھا کہ وہ ترقی علم کے مانع ہونگے لیکن چون ہی اُن کی سلطنت مستقل طور سے قائم ہو گئی خلفاء علم اور حکمت کے مُرتبی اور سرپرست بن گئے۔ یونانی تصنیفات کے فلمی نسخوں کی ہر طرف جستجو ہونے لگی اور جابجا دارالعلوم اور دارالکتب چند دنوں میں موجود ہو گئے مشرقی

دنیا میں بغداد اور مغربی دنیا میں قرطبہ علم کے منبع اور اہل علم کے مرجع بنے اور یہاں سے زمانے میں جب شایستگی کی کرنوں کی چمک یورپ کے در و بام پر ابھی دُھندلی سی پڑی تھی قاہرہ اور ”طرابلس“ میں بہت بھاری کتب خانے قائم ہوئے۔ افریقہ میں جو شاہی کتب خانہ تھا کہتے ہیں کہ اُس میں ایک لاکھ فلمی نسخے کتابوں کے تھے اور بنی ہیم

نے جو کتب خانہ ”اندلس“ میں بنایا اُس میں فلمی نسخوں کی تعداد اس چھ گنا بیان کی جاتی ہے۔ روایت ہے کہ ”اندلس“ کے مختلف شہروں میں ستر کے قریب لائبریریاں تھیں جن میں معلوم کہ ان اعداد میں مبالغے کو کس قدر دخل ہے۔ مگر یہ اعداد اُن اعداد سے جو عرب کے مورخین نے بیان کیے ہیں بہت کم ہیں اور کم از کم یہ امر یقینی ہے کہ اُس زمانے کے ”اندلس“ کے مسلمانوں کے کتب خانوں سے اُس عہد کے عیسائیوں کے کتب خانوں کو

کوئی نسبت نہیں۔“

کیا کوئی گرناس کرنے سے برا ہو سکتا ہے کہ آج ہکوا اعتراف کرنا پڑتا ہے اور ناسیج  
اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اس عہد کے مسلمانوں کے کتب خانوں کو عیسائیوں کے کتب خانوں  
کوئی نسبت نہیں۔ سارے یورپ کو تو جانے دو فقط اس خطہ انگلستان کو ہی اوجس  
ہمین اس قدر خصوصیت سے تعلق ہے کہ ہمیں خدا نے اُس ملک والوں کے وسیلے سے  
ایک عادل اور پُر امن حکومت کی رعایا ہونے سے زیر بار احسان و الطاف فرمایا ہے  
اُن کتب خانوں کو چھوڑ دیجیے جو اُمرا اور علمائے اپنے طور پر اور عموماً ذاتی مفاد کے  
لیے وہاں بنائے ہوئے ہیں اور جنکی تعداد بے شمار ہے صرف اُنکا حساب چمک  
کی جانب سے رفاہ عام کے لیے بذریعہ چندہ یا عطیہ یا مال وصیت وغیرہ کے  
قائم ہوئے ہیں۔ سب سے بڑا مجموعہ کتب جو انگلستان میں ہے اور جسے (پیرس کے  
کتب خانے کو چھوڑ کر) دنیا بھر میں سب سے بڑا کتب خانہ شمار کرتے ہیں۔ برٹش  
میوزیم ہے جس میں اس وقت سو لاکھ کتابیں ہیں جن میں پچاس ہزار نسخے قلمی ہیں۔ چونکہ اس  
کتب خانے میں سلطنت کی جانب سے بھی بہت مدد ملتی ہے اس لیے اس سے قطع نظر  
کہ صرف دوسرے کتب خانوں کو لیجیے جو چندے اور ذاتی عطیات سے بنائے  
گئے ہیں اور ان میں نمونہ صرف لندن ہی کے ضروری کتب خانے گینے تو یہ صورت ہے کہ

مطبوعہ	قلمی	
۸۰ ہزار	۳۰۰	گلڈ ہال لائبریری میں
۹۰ ہزار		لندن لائبریری
۲۸ ہزار		ایتھی ہنیم لائبریری
۳۰ ہزار		رفیلم کلب
۲۰ ہزار		جیوگرافیکل سوسائٹی
۲۰ ہزار	وغیرہ وغیرہ	یونائیٹڈ سروس انسٹیٹیوٹ میں

اُنکے علاوہ قانونی کتب خانہ علیحدہ ہیں۔ ہر گرجے کے متعلق دینیات کے کتب خانے جدا ہیں اور ہر کلب اور سوسائٹی کے اپنے کتب خانے جدا ہیں۔

پس اے مسلمانو ہمارے لیے کیا باعث شرم نہیں کہ اس وسیع ملک وستان میں ہمارے راس کمارمی تک اور کراچی سے کلکتہ تک اسلامی ریاستوں کے کتب خانوں کے سوا اور بہت تنہا ایک آدمہ اور مجموعہ کتب کے جنہیں آپ کے بانکی پور کا کتب خانہ جو خان بہادر مولوی خدابخش خان صاحب کی عمر بھر کی جانفشانی کا نتیجہ ہے ممتاز ذکر کا مستحق ہے۔ ایک بھی کتب خانہ علوم مشرقی کا رفاہ عام کے لیے نہیں حالانکہ ہر بڑے شہر میں ایک ہونا چاہیے مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں انہی زمان کو کہتے سنتا ہوں کہ آج کل علما میں محقق بہت کم ملتے ہیں صاحب و غفلتوں میں تحقیق کا رنگ شاذ پایا جاتا ہے اور فتوے خاص محنت اور مطالعے کے بعد لکھنے کا رواج بھی بہت نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہم دنیا والوں نے کونسا سامان مطالعے کا اُن لوگوں کے لیے دارالعلوم یا دارالکتب کی صورت میں مہیا کر رہا ہے جس سے مستفیض ہوں اور آگے دنیا داروں کو فائدہ پہونچائیں یہ مقام مسرت و شکر ہے کہ اس مقدس جماعت علمائے خود کمرہمت اپنی اس ضرورت کے پورا کرنے کے لیے چسٹ کی اور اپنے مقصدیوں کو ترغیب شروع کی ہے کہ وہ اس عزم میں اُنسے موافقت کریں۔

ایک معقول دارالکتب اسلامی کا مہیا کرنا ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد میں ایک اہم غرض ہے اور میں نے آج آپ صاحبان کی توجہ اس غرض کی طرف خصوصیت سے ایلے دلائی ہے کہ اور مقاصد پر تو پرسوں سے کچھ نہ کچھ کہا جا چکا ہے لیکن اس خاص مقصد پر ابھی کچھ نہیں کہا گیا تھا اور دوسرے تمام مقاصد کی تکمیل اس پر منحصر ہے کہ اول تو کوئی مدرسہ بغیر کتب خانہ کے مکمل نہیں جب نصاب کی کتابوں سے

باہر طلباء کی رسائی ہی نہیں تو وہ ترقی علی اور وسعت نظر جسکی جستجو ہے کہاں سے ہوگی۔  
 نصاب کی غرض تو صرف طلباء میں ہمت پیدا کرنا ہوتی ہے۔ آگے علم کا بڑھانا تو مطالعہ پر موقوف ہو اور اسلیئے ضرورت ہے کہ اُنکے لیے اور اُنکے اساتذہ کے لیے ایک کتب خانہ بنایا جائے اور رفاد عام کا بے نظیر فائدہ مزید برآں ہو۔ اسکی معقول بنیاد ڈالنے کی سہل ترین ترکیب یہ ہو کہ سب علما اور روسا اپنی اپنی کتابوں سے اس غرض قومی کے لیے ایثار فرماویں تاکہ جو چیزیں اُنکی الماریوں میں اُنکے گاہے گاہے استعمال میں آتی ہیں بیسیوں ذی علم صحاب اور شائقین علم کے مطالعے میں آئیں علاوہ بریں وہ مقصد جو ترجمہ کتاب کا ظاہر کیا گیا ہے اور حقیقت میں ایک اعلیٰ مقصد ہے اور ہمیشہ ترقی و اشاعت علم کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ سمجھا گیا ہے وہ نہیں مکمل ہو سکتا تا وقتیکہ ایسا کتب خانہ نہ ہو جسکا اوپر ذکر ہوا ہے۔

لاہور میں مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی نے جو ایک مجلس بنام مستشار العلماء قائم کی ہے جس سے اغراض و مقاصد ندوہ کی تقویت کی بہت کچھ امید ہے اور جسکی جانب سے مولانا حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب جنھوں نے کل اپنے تئیں اس مجلس کی خدمت میں وقف کرنے اور اپنے صاحبزادے کے دارالعلوم ندوہ میں تحصیل کے لیے بھیجے کا وعدہ کیا تھا سفیر بین اس مجلس کی جانب سے لاہور میں ایک کتب خانہ حال میں کھولا گیا ہے اور اسکی ابتدا اس ترکیب سے ہوئی ہے کہ جسکا میں نے ذکر کیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آج بیان بھی چندہ شروع ہوتے ہی کئی اہل دل جو اس ضرورت کو محسوس کرینگے وعدہ لکھوائیں گے کہ وہ کتنی کتابیں دارالکتب کے لیے وقف کریں گے۔

یہ قدیم شہر عظیم آباد علما کا شہر ہے اور بہار کے معززین و روسا میں اکثر بزرگان دین سے تعلق رکھتے ہیں غالب امید ہے کہ کئی گھروں میں سیکڑوں کتابیں بی بی بکلیں گی

جنھیں کیڑے کہا رہے ہیں اور جو پڑھنے میں شاذ آتی ہیں اچھا ہوگا اُن کتابوں کے لیے مبارک ہوگا اُنکے مالکوں کے لیے کہ وہ علمی خزانے طلباء کے استعمال کے لیے کھول دیے جائیں خداوند تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَسْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ حضرات یہ مما تحبون آیت کی جان ہے۔ ان دو لفظوں میں ایک عالم معانی کا قید ہے اس کے یہ معنی کہ خدا مستغنی ہے ہلوگوں کی خدمات سے نہ ہماری عبادت اُسکی بزرگی میں کچھ بڑھا سکتی ہے نہ ہماری سرکشی اُسکی شان میں سرمو فرق لاسکتی ہے ہاں ایک جنس ہے کہ جس کا خود خدا ہی خریدار ہو اور وہ جنس محبت ہو۔ صفات اللہ میں سے اُس پاکیزہ صفت کا ایک شمع دنیا میں آیا ہے اور یہ اُس شرارے کا ظہور ہے کہ ایک دنیا میں آگ لگا رکھی ہے اصل میں خداوند جل شانہ اپنے اُن نیک بندوں کا جو اُسکے نام پر فدا ہیں عاشق ہو کسی نے خوب کہا ہے ۷

عشقِ اول در دل معشوق پیدا میشود	اگر سنو ز شمع کے پروانہ شیدا میشود
---------------------------------	------------------------------------

یہ منشاء الہی ہے کہ جو بندہ محض اپنے مالک کی رضا مندی کے لیے کچھ ایثار کرے اُس چیز سے جو اُسکو پیاری ہے اُسکی نیکی کو برکا درجہ ہے۔ سارے بزرگان دین اس کو ٹی پر کسے گئے ہیں۔ اور سب سے پرانی مثالوں میں مشہور مثال حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا وہ امتحان ہے جسکی یادگار میں آپ آج تک قربانی کرتے ہیں اے مسلمان بھائیو! ہم پر شکر واجب ہو کہ ہمارے لیے وہ امتحان نہیں تجویز ہوئے حضرات یہ تو انھیں عاشقان الہی کی شان تھی کہ بیٹے کو آپ راہ حق میں قربان کر دینا لیجائیں۔ آج اسکے عشرِ شیر بھی دنیا میں تاب لانے والے ہیں۔ یہ بڑے امتحان تھے جنہیں سے سو میں سے سو نمبر پاتے تھے ہم لوگ تو رعایتی پاس ہونے والوں میں ہیں۔ آج کل مدرسوں میں سو میں سے تیس یا پچیس تک پانے والوں کو بہتر

کامیابی دیکھاتی ہے ہمیں سو میں سے ایک بھی ملجائے تو عنایت ہی۔ مگر شرط یہ ہے کہ دین اُس جنس میں سے جو عزیز ہے۔ جو لوگ کتابوں کے قدردان ہیں اُنکے واسطے کتاب سب سے عزیز چیز ہے اور اگر وہ اُسکا ایشار کریں تو شاید اس سے بہتر عمل شکل ہے۔

کوئی قدر کتاب کیا جانے	سچ تو یہ ہے سوائے عالم کے
ذوقِ جامِ شراب کیا جانے	عمر بھر جس کسی نے پی ہی نہیں
لذتِ اضطراب کیا جانے	بے خبر ہو جو حجبِ جزان سے
لطفِ چشمِ پر آب کیا جانے	در ددل سے جو آشنا ہی نہیں

اب رہے دوسرے مقاصد ندوۃ العلماء کے اُنکی نسبت آپ بہت کچھ پہلے ہی سُن چکے ہیں اور میں اعادہ نہیں چاہتا ہوں جو مقصد اتحادِ علما کا ہے اُسکے فوائد دینی۔ دنیاوی علما کے لیے اور قوم کے لیے ایسے بدیہی ہیں کہ وہ محتاجِ بیان نہیں اور اُسکا بین ثبوت اس جلسے میں دیکھ لیا گیا ہے۔ رہا دارالعلوم کا معاملہ۔ اسکی جو ایک خاص ضرورت میری سمجھ میں آتی ہے اور جسکا میں جا بجا جہان جہان نہجے تقریر کا موقع ملا ہے اظہار کر چکا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ”دارالعلوم“ ایسے علما اور وعظمین کی جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے جو مسلم دین کے تبحر کے ساتھ ضروریاتِ زمانہ اور مذاقِ زمانہ سے باخبر ہوں اور چورانِ انگریزی خوانوں سے جنہیں سے بعض کے خلوص کا ثبوت آپ نے دیکھ لیا ہے کام لین۔ آپ نے دیکھا ہے کہ کیسی کسی سی قوتیں آج تک بیکار پڑی ہوئی ہیں۔ ایک طرف تو یہ انگریزی خوان لوگ جو عموماً مستعد اور معاملاتِ دنیا میں بیدار مغز ہونے کی وجہ سے دنیاوی وجاہت میں بہت کچھ سرفراز ہیں علما کے اور اپنے دین کے کام نہیں آسکتے۔ بھئی جب علما کی جانب سے اُنکو سنبھالنے کے لیے قَوْلًا مَعْرُوفًا اسلامی اور جانبر جادو سے کام نہیں لیا گیا

اور ایک پُراثر طاقت یوں ہی پڑی رہی ایک دوسری توجہ میں حضرات علمائے ۵  
دیکھا آخر کو وہ پھوٹے کی طرح پھوٹ رہے | جو بھرے بیٹھے تھے۔ جب اپنے چھیڑاؤ کو

اسکا سبب کیا ہے۔ اجماع ایک والدین کی اولاد بچپن کی اسلامی تربیتیں۔ گھروں کی  
صحبتیں۔ بزرگوں کی یاد۔ مستورات کے حُسن عقیدت کے اثرات۔ کیا یہ سب باتیں  
ایسی تھیں کہ انکو وہ ایک تپلا سا پوست انگریزی تعلیم اور وضع کا جو اتفاقات زمانہ  
ان بچوں کے ارادے کے بغیر ان پر چڑھ گیا تھا محو کر دیتا۔ ہمیں شک نہیں کہ اسنے  
عارضی طور پر ان دوسری چیزوں کو ظاہر بین نظروں سے ڈھانپ لیا۔ اس حجاب باہمی  
کا یہ نتیجہ ہوا کہ علمائے بدظن اور یہ علمائے کشیدہ ہو گئے۔ اس کشیدگی میں انکا اپنا  
بہت سارو حافی نقصان ہوا۔ اور اب ضرورت محسوس ہوئی باخبر علمائے پُراثر و غلطوں  
کی جو اس حجاب کو اٹھا دیں۔

صاحبانِ کل کے جلسے میں اپنے دلوں سے پردے اٹھتے دیکھے ہیں کئی بزرگوں کو  
استعجاب تھا۔ مگر صاحب یہ توسیدھی بات تھی۔ صرف یہی ہوا ہے کہ مادہ قبولیت تو  
ان مطعون انگریزی خوانوں میں موجود تھا۔ ان مشائخ اور علمائے بر محل مناسب موقع  
مخلصانہ اور پُراثر و غلطوں نے رگ جان پر نشتر کا کام کیا ۵

انک زرد شوخی اندر جان نو کر د | جراحات ہا کہ در بنیاد بود دست

غرض یہ ہے کہ نشتر بھی چٹھے۔ زخم بھی تازہ ہووے۔ درد بھی پیدا ہوا۔ روئے بھی۔  
پٹیے بھی۔ کراہے بھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کچھ لمبو بھی ٹپکتا ہو یا نہیں ۵

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل | جو آنکھ سے ہی نہ ٹپکے تو پھر لمبو کیا ہے

لمبو سے میری مراد وہ شے ہے جو دن رات آپ لمبو پانی ایک کر کے کھاتے ہیں اور  
لمبو کی طرح عزیز رکھتے ہیں اور آنکھوں سے لمبو پکانے سے میرا مقصود ہے کہ آپ ہم بھر کے  
لیے اس لمبو کی محبت کو نظر و سنسے گرا دیں اور اس دوسرے کو جو اخوت اسلامی اور اولاد

اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے ہمارا آپ کا سا بھاپے اسکو عزیر کر لیں۔  
 مولوی سید عبدالغنی صاحب کی میر جیخی خاصکھ شکر یے کی مستحق ہے کہ علاوہ اپنی خواہ  
 یک نامہ سواتین سو روپیہ سکھہ حالی کے کتابوں کے عطیے میں زیادہ تر وہی نادرا و نیشین  
 کتابیں وقف کیں جنکو مولوی صاحب مومح نے بہت شوق و رغبت سے اپنے  
 مطالعہ کے لیے خرید کیا تھا علما اسکو خوب سمجھ سکتے ہیں کہ آیہ کریمہ لَقَدْ تَنَزَّلْنَا لَوْلَا الَّذِي سَخَّرَ  
 لَنَا مَعَهُ اَنْ تَقْبَلُوْا مِنْهُمْ اَوْ تَكْفُرُوْا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ اَعْمٰی اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کی مولوی صاحب مومح نے کیسی تعبیل کی ہے۔ جزاء اللہ عنہ  
 دامن سائر المسلمین۔

(۶) اسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور علم کی ترقی  
 و تنزل پر ایک برجستہ تقریر کی۔ اسکے بعد پھر آپنے اپنا غزنی قصیدہ پڑھا جو نہ وہ علما  
 کے خیر مقدم میں لکھا تھا۔

## تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پتی قادری

اے حضرات ! یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ اسلامی دنیا نہایت پستی کی حالت میں ہے  
 اس پر دلیل و ثبوت پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ موجودہ حالات اور سامنے کے  
 واقعات خود اسکی دلیل ہیں۔ میرے ذہن میں کبھی خیال تک نہیں گذرنا کہ اس  
 بات کی کوئی مخالفت کر سکتا ہے یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ دنیا کے کسی حصے میں بھی نون  
 نے اعلیٰ درجے کی ترقی حاصل کی ہے حاشا وکلا۔

اب مجھے اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آخر اس پستی و تنزل کے اسباب کیا ہیں یہ تو  
 کوئی کہہ نہیں سکتا کہ اس قوم میں ترقی کا مادہ ہی نہیں اسلیے کہ ہماری اگلی ترقیان  
 اُسکے نشانات اب تک موجود ہیں اور ہر قوم و ملت کی کتابوں میں بڑے اعلیٰ درجے  
 کی ترقیوں کی داستانیں موجود ہیں۔



عشق آنست مگر دنام و نشانم باقیست | اگرچہ فانی شدہ ام ذکر و بیانم باقیست

اگر اس قوم میں ترقی کا مادہ ہی نہیں تو پھر اگلی ترقیان کہاں سے آئی تھیں؟ الغرض اس سلسلہ میں عجیب عجیب چہ میگوئیوں ہو رہی ہیں۔

بعضوں کا خیال ہے کہ اس قوم سے جب سلطنت کھوئی گئی تو اُسکے ساتھ ہی ترقی کا مادہ بھی کھو گیا۔ میری دانت میں یہ محض غلط خیال ہے سلطنت کو اخلاقی و تمدنی ترقی سے کوئی تعلق نہیں مہذا ابھی اسلامی سلطنتیں موجود ہیں مثل ترکی۔ مصر۔ مراکش ایران۔ افغانستان وغیرہ۔ حالانکہ باوجود سلطنت کے ان ملکوں کے مسلمان کم و بیش سبھی پستی کی حالت میں ہیں۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے | انھیں زلفون کے سب اسیر ہوئے  
اس پستی کی وجہ سے سب ہی مسلمانوں کو آپکڑا کر کی ہوں یا مصری۔ عرب ہوں یا عجم بخاری ہوں یا ایرانی۔ مغربی ہوں یا افغانی۔ ہندی ہوں یا خراسانی۔ جاوی ہوں یا چینی کوئی ہوا اس پستی و تنزلی کی موت نے کیسکو نہیں چھوڑا

یورپ کے بعض فلسفیوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں کو انکی مذہبی پابندیوں نے ترقی سے روک رکھا ہے اور اخلاقی و تمدنی ترقی اس پابندی کے ساتھ وہ کر نہیں سکتے۔ حضرات یہ خیال تو اور بھی مغل ہے اور ان نادان لوگوں نے ایسا تجویز کیا ہے جنکو ہمارے مذہب کے پاک اصولوں سے شاید خبر بھی نہیں یا تاریخی واقعات سے قصداً اُنھوں نے پہلو ہتی کی۔ اُنکے اس خیال کی تردید میں ہم انھیں کی قوم کی کتاب ”تمدن عرب“ اُنکے سامنے پیش کرتے ہیں وہ خود از روی انصاف دیکھ لیں اور یقیناً اس بات کو سمجھ لیں کہ تمام اخلاقی و تمدنی ترقی اُن ہی مسلمانوں کی ہوئی ہے جو مذہب کے بڑے پابند تھے ہمارے مذہب کے حکما بھی مذہبی قید سے آزاد نہیں ہوئے۔ شیخ بوعلی سینا جو اسلام میں بڑا فلسفی گذرا ہے کیا وہ مذہب کا پابند نہ تھا؟ کیا وہ حافظ قرآن نہ تھا؟ کیا وہ مذہبی مولوی

نہ تھا؟ علیٰ ہذا القیاس محقق طوسی جو مجسطی یا اقلیدس کا مؤلف ہو کیا وہ مذہبی مولوی نہ تھا؟ کیا وہ مذہب کا پابند نہ تھا؟ کیا مذہبی تصنیفات اُسکی نہیں ہیں؟ بلکہ صاف صاف یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اُن ہی ترقی کردہ مسلمانوں نے اپنے تجربے سے اس بات کو تسلیم کر لیا تھا کہ مسلمانوں کو اخلاقی و تمدنی ترقی بغیر پابندی مذہب حاصل ہو ہی نہیں سکتی اور اسلام ہی ایسا مقدس دین ہے کہ جسے پابندی مذہب کے ساتھ تمدنی و اخلاقی تعلیم بھی ہمواردی ہے۔ غرض مسلمانوں کے تنزلی و پستی کے احوال میں مختلف خیالات ہیں مگر

حِزْبٌ بِمَا لَدَکُمْ مِّنْ حُكْمٍ ۝

حضرات! میرا خیال یہ ہے کہ مسلمانوں کے تنزل اور پستی کا سبب یہ ہے کہ اُنھوں نے علم کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور جب سے وہ ظلم سے بے پروا ہو گئے ترقی نے بھی اونسے بے پروائی اختیار کر لی۔ اور جب سے اُنھوں نے جہالت کا ساتھ دیا تنزل بھی اُنکے ہمراہ ہو لیا۔

تیرے پہلو سے جدا ہوتے ہی امی آرام جان	استخوان جو تمارے پہلو میں خنجر ہو گیا
---------------------------------------	---------------------------------------

اے حضرات! اس زمانے میں علوم کی دو قسمیں ہو گئی ہیں۔ مغربی علوم۔ اور مشرقی علوم۔

مشرقی علوم سے وہ علوم مراد ہیں جو ہماری مذہبی تعلیم کے ساتھ پڑھائے جاتے تھے مثلاً حکمت و فلسفہ یونانی وغیرہ۔ اور مغربی علوم سے مراد اہل یورپ کی جدید تحقیقات فلسفانہ اور حکیمانہ اور کار آمد فنون ہیں۔

مسلمانوں کی بدقسمتی کو تو دیکھیے کہ علوم مغربیہ کی طرف جب اُنھوں نے توجہ نہ کی اور اُنسے فیضیاب نہ کئے تو مشرقی علوم جو پشتہا پشت سے اُنکے رفیق تھے وہ بھی اُنکے ہاتھ سے جاتے رہے اور پھر یہ نوبت پہنچی کہ اپنے مذہبی علوم سے بھی بے بہرہ ہو گئے۔ اور اخلاق و تمدن وغیرہ کی خوبیاں سب کھو بیٹھے اور افلاس۔ نکبت۔ ذلت نے اُنکو آگھیرا

اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اب تو ضربِ علیکم الدلۃ والمسکنۃ کے قریب قریب نوبت پہونچ گئی۔ یا تو وہ تھے کہ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُنْکِی شان میں آیا یا اب شرالام بنے جاتے ہیں۔ یا تو وہ تھے کہ اِنکے لیے فی الدنیا حسنة و فی الاخرۃ حسنة کی پکارتی یا اب ایسے ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ بچالے خسر الدنیا والاخرۃ کی نوبت آتی جاتی ہے۔

حضرات ! بہت لوگ متعجب ہو گئے کہ میں مسلمانوں کو ایسا جاہل و ذلیل کیوں بنا رہا ہوں حضرات ! واللہ غم بالشدید میرا ہی خیال نہیں تمام مدبرین قوم ایسا ہی کہہ رہے ہیں ابھی دو ایک مہینے کا عرصہ ہوتا ہے کہ ”المنار“ ایک مصری فاضل کی تقریر میں نے پڑھی ہے وہ کہتا ہے ”اے مسلمانوں تمہیں میری اس تقریر پر وثوق نہ تو آؤ اور ایک شمع لیکر میرے ساتھ چلو میں تمہیں جہلستانِ اسلام کی سیر کرا لاؤں۔ آو میرے ساتھ پہلے تمہیں وسط ایشیا کی حالت دکھاؤں۔ پہلے ختا۔ ختن۔ یارقند۔ کاشغر کو دیکھ لو یہ وہ جگہیں ہیں جہاں علم عربیت۔ لغت۔ فقہ حنفی۔ اصول فقہ کا غلغلہ تھا۔ صد ہا کتابیں و ہانکی مولفان و مصنفات تھے دیکھی اور سنی ہونگی۔

کاشغر وہ علی شہر تھا کہ صراح لغت کی کتاب جو آپ لوگ مطالعہ فرما رہے ہیں وہیں تصنیف ہوئی اور صد ہا فتاویٰ مثل تاتارخانی وغیرہ اسی نواح میں تالیف ہوئے۔ اب ان شہروں میں عینک لگا کر خوب غور کیجیے نہ تو کوئی عربی کا عمدہ مدرسہ ہو اور نہ زبردست فاضل ہیں جنکے کوئی معمولی مذہبی رسائل ہی آپ لوگوں نے کبھی دیکھے یا سنے ہوں۔ اور مغربی علوم کا کالج تو دہان کا ہیکو ہوگا ابھی تو اُسکی روشنی کی جھلک بھی دہان دکھائی نہیں پڑتی۔

پھر وہ کہتا ہے ”ذرا آگے بڑھو اور خیوا اور علاقہ قبا ت خوارزم کو دیکھو یہاں کے مسلمانوں کی کیا حالت ہو۔ انھوں نے کوئی علمی ترقی کی ہے؟ کیا اب یہاں کے علما کی تصنیف و لہنت

کبھی تمنے دیکھی یا سنی ہیں؟ باوجودیکہ ایک تعلیم یافتہ سلطنت یعنی روس کے زیر سایہ ہو اور یہ مغربی علوم کی تعلیم کا اچھا موقع تھا۔ مگر وہ انکے مسلمانوں کا نہ کوئی کالج ہے نہ تعلیم کی انوکھت نہ ماسکو کے کالجوں میں انکا نام نہ سینٹ پیٹرسبرگ کے علمی دفاتر میں انکا مذکور ہے۔

مسلمانوں! یہ اُس علاقے و سرزمین کا حال ہے جہاں جغنی و برجندی و سید جہانی وغیرہ جیسے حکیم ریاضی دان ہو گزرے ہیں۔ اور جہاں زرخشری و مطرزی شایع مقامات جیسا ادیب پیدا ہو چکا ہے۔ اور جہاں ذخیرہ خوارم شاہی وغیرہ فن طب کی کتابیں لکھی گئی ہیں جہاں فتاویٰ قرآنی و کفایہ شرح ہدایہ و فتاویٰ ہزازیہ و مسند خوارزمی و شرح مجسطی اور صد ہا کتابیں حدیث فقہ اصول اور دیگر علوم کی لکھی گئی ہیں۔ یہ وہ خوارزم ہے جسکی نسبت ابن بطوطہ کہتا ہے کہ یہاں سے زیادہ عربیت کا رواج اور ادب کا چرچا میں دنیا میں کہیں نہیں دیکھا نہ سنا۔ اور خطبائے خوارزم سے بڑھکر بلیغ و فصیح میں انکے نہیں پایا۔

پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے: ”ذرا آگے بڑھو اور بخارا و ثمرقند اور اسکے علاقہ قبا کو دیکھو کیسی تاریکی چھا رہی ہے نہ عربی مدارس کا عمدہ سلسلہ جاری ہے نہ علمائے نجوم و جبر ہیں نہ کوئی معقول تصنیف و تالیف ہے نہ علوم جدیدہ کے شائق ہیں نہ کوئی فطانت و ریاضی کا ماہر کامل انہیں دیکھا جاتا ہے بلکہ نواح بخارا کے بیسیوں طالب العلم علوم عربیہ پڑھنے کے لیے ہندوستان میں آتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ حضرات! یہ بخارا و نواح بخارا وہ ہے جو کبھی مرکز اسلام اور ترقی علماء کا مخزن تھا امام الدین نے احادیث محمد بن اسماعیل بخاری کا مولد و منشا یہی سرزمین ہے اور شیخ بوعلی سینا سا حکیم فلسفی انھیں اطراف کا باشندہ تھا۔ فقہ مذہب حنفی کی اعلیٰ درجے کی ترقی انھیں شہروں اور انکے اطراف میں ہوئی ہدایہ و فتاویٰ قاضی خان و دکن

و شمار و عقائد فلسفی و غیرہ و غیرہ ہمیں کے مؤلفات ہیں۔ نجم الدین عمر بن احمد ریاضی ان جو ساتویں صدی اسلام میں حساب و جبر و مقابلہ اور علم ہیئت میں علامہ دہر تھا وہ اسی بخارا کے نواح کا تھا۔

سمت قد جو آٹھویں اور نویں صدی میں مخرن علم و ہنر تھا جہاں مثل علامہ سید شریف جرجانی اور علامہ تفتازانی و نعمان خوارزمی و علامہ قوشچی وغیرہم سے علامہ دہر و حکمای متالیین موجود تھے اب اس مقام کو دیکھو کہ علی شہرت وہاں سے کیسی گننام ہو گئی ہے اور اب اس شہر کی شہرت کی وجہ کوئی ہے تو یہی کہ وہاں روسی فوج کا کیمپ ہی اور دولاکھ فوج وہاں رہتی ہے۔

پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے: ذرا آگے بڑھو اور ملک ایران کی سیر کرو۔ شیراز، طہران، اصفہان، تبریز، کرمان شاہ، مازندران، نسر و شوستر، استرآباد، نیشاپور، مشهد مقدس وغیرہ قدیمی اسلامی شہروں میں خوب پھر و چلو و ہانکے مسلمانوں کے علم و فضل کو دیکھو کیا بلاغت و معانی و فلسفہ و ریاضی و حکمت و طب میں کوئی نئی تالیفات و تحقیقات بھی ملتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پھر مغربی علوم کے کالج و ہونڈو۔ ٹیکل کالجوں کا شمار کرو۔ علمی رسائل و میگزینوں کی جستجو کرو۔ کسی پر زور و با اثر اخبار کا پتہ لگاؤ۔ تو سب کے جواب میں تم یہی کہو گے کہ کوئی چیز بھی قابل اطمینان نہیں۔

افسوس صد افسوس۔ صاجو! ایران نہ فقط مذہبی علوم کا ہی ملبا و ماوا تھا بلکہ ریاضی و ہیئت و نجوم و طبیات و علم طب وغیرہ کا بھی مرکز و منش تھا۔ کیا امام فخر الدین رازیؒ و قطب الدین رازیؒ و علامہ محقق طوسیؒ و بہمنیار و میر باقر داماد و محقق دوانی و صدر الدین شیرازی وغیرہ وغیرہ کسی دوسری سرزمین کے تھے؟ دو تین صدی پہلے علم طبابت کا اہل ایران کو نہایت ہی شرف حاصل تھا۔ کچلی تصانیف کتب طبیہ اس پر گواہ ہیں بہت زمانہ نہیں گذرا کہ حکیم محمد حسین شیرازی ہی کو دیکھ لیمے کہ اس فن طبابت کا کیسا ماہر تھا

اسکی مخزن الادویہ و قرابادین کبیر دیکھ لیجیے اور اسکی ہمت کی تعریف کیجیے کہ وہ فقط اگلی ادویہ و تراکیب پر ہی قانع نہوا بلکہ مشرانہ ہندی دواؤں کی بھی اُسے تحقیقات کی ڈیج۔ پرتگیز۔ فرنج ادویہ ارض جدید یعنی امریکہ سے لائے تھے۔ اسنے اُن دواؤں کا بھی تجربہ کیا اور انھیں اپنی میٹریاٹریکا یعنی مخزن اور قرابادین میں داخل کیا۔ جلاپا کونین۔ سکنونا۔ چوبصنی۔ عصا رُیونہ۔ تنز و خطائی۔ عشبہ۔ سار ساپرلیا وغیرہ وغیرہ وہی نئی دوائیں ہیں۔

حضرات! اگر آج وہ محقق ہوتا تو شاید یونانی طبابت کے جملہ فنون کی کتابیں نسل ڈاکٹری کے علیحدہ علیحدہ ہو جاتیں اور یونانی اناٹومی۔ جربری۔ فارمیسی۔ میٹریاٹریکا۔ تھرائٹیک۔ پرائکٹس۔ فرنا یوجی۔ پتھالوجی۔ ڈوائفری۔ سب فنون کی کتابیں آج ہمیں علیحدہ علیحدہ ملتی۔ پھر وہ مصری فاضل کتا ہے کہ آؤ ذرا مشہد مقدس سے گھومتے ہوئے بلخ و ہرات کی طرف سے افغانستان پر بھی ایک نظر ڈال لو۔ کابل قندہار۔ غزنین۔ جلال آباد اور اسکے نواح کو بھی دیکھ لو نہ ان جگہوں میں علوم عربیہ کا کوئی مدرسہ نہ علوم جدیدہ کی طرف کسی کا خیال نہ کوئی تالیف یا تصنیف وہاں کے مولویوں کی مشہور ہے نہ وہاں کے کسی مولوی فاضل کا شہرہ ہے۔ ہلکا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میرزا بہرہ دی ہرات کا رہنے والا تھا؟ جب شد قندہاری صاحب مفتنم قندہار کا ہشندہ تھا۔ یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا۔

پھر وہ فاضل مصری کتا ہے کہ ”عرب کو مقدس سمجھ کر چھوڑو اور آؤ افریقہ کی سیر کرو۔ پہلے مغرب قطبی کو دیکھو۔ مراکش۔ طنجہ۔ فاس۔ اسلامی دنیا کے مشہور شہر تھے اور اب بھی ایک کروڑ مسلمان عربی نسل بیان آباد ہیں۔ بیان کے کسی قابل اہل علم کا کبھی تمنے نام بھی سنا یا کوئی تصنیف و تالیف بھی دیکھی؟ یہاں کے مسلمان عجیب زاویہ منہول میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ خطہ مالک یورپ کے محاذات میں ہے اور بیچ میں فقط بحر احمر ہے

مگر علوم کی ترقی کا عکس برائے نام بھی بیان نہیں پڑا۔ آج تک کوئی اخبار بھی مسلمانوں کا عربی زبان میں نہیں ایک اخبار ہے وہ بھی عیسائیوں کا۔

کیا یہ وہی مراکش نہیں ہے جہاں ایک ایک عصر میں ہزاروں علما و فضلا کی تعداد تھی؟ کیا یہ وہی طنجہ نہیں جہاں کارہننے الاسیاح مورخ ابن بطوطہ اس وقت ساری علمی دنیا میں ضرب المثل ہو چکا ہے؟ کیا یہ وہ مراکش نہیں جہاں قاضی عیاض، ساجیکم فلسفی و مذہبی مقتدا گذرا ہے؟ کیا یہ وہ فارس نہیں جہاں صاحب شارج دلائل الخیرات، ساجیکم عالم بزرگ ہو چکا ہے۔ الجزائر، ٹیونس کو دیکھیے وہاں مشرقی تعلیم کا تو سلسلہ درہم برہم ہو ہی چکا تھا مگر علوم مغربی سے بھی باوجود دولت فرانس کی کوششوں کے وہاں کے مسلمان بالکل معرہین اب اور آگے بڑھے اور شرق افریقہ، نویہ، سوڈان پر نظر ڈالیے وہاں کی تاریکی جہالت پکار رہی ہے۔ سواد فی سواد

پھر وہ کتا ہے کہ چین کے مسلمان، بورنیو کے اہل اسلام اور جاوا کی عربی النسل قوموں کو بھی دیکھ لو عسلم و ہنر کا ذرا بھی ان پر سایہ نہیں پڑا۔

صاحبو! جاوا، بٹا دیا، سنگاپور، ہانگ کانگ، نواح چین وغیرہ کے مسلمانوں کو ملاحظہ میں نہینے چشم خود دیکھا ہے کہ ہزار در ہزار آتے جاتے ہیں مگر انہیں کوئی لائق عالم و قابل نہیں بلکہ جاوی دو تین برس مکہ معظمہ میں رہ کر ناظرہ قرآن شریف و دلائل الخیرات مولود شریف پڑھ کر فاضل ہونے کے اپنے وطن کو واپس جاتے ہیں۔

پھر وہ کتا ہے کہ آستانہ علیا کو یکہ لو چند دنوں سے بیان کے مسلمان مغربی علوم کی طرف متوجہ ہوئے ہیں پھر بھی آج تک کسی تعلیم یافتہ سلطنت کے مقابلے میں اس سلطنت (ترکی) کو کسی قسم کی نسبت نہیں۔

اب رہا ہندوستان بصران دونوں جگہوں کے مسلمان مغربی علوم کے منافع سے آگاہ تو ضرور ہو گئے ہیں مگر غلی طور سے ابھی تک ترقی کا ظہور نہیں ہوا اور جہز ملی لمبی اسیچون کے

جنہیں وہ اپنے بزرگوں کی ترقیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ پدم جنین بود۔ جدم جنین بود اور کچھ بھی نہیں دیکھتے۔“

۱۱ حضرات! فاضل مصری کی تقریر کہنے نہایت سہل و سبب اور اظہار مد و جزر کے ساتھ بیان کیا اور مسلمانوں کی جہالت توڑو آپ کے سامنے کھینچ دیا ہے اب اس تقریر کے بعد میں صاف صاف یوں عرض کر ڈنچہ جس فریاد میدار دکہ بر بندید مھلما۔

اے برادران! اٹھو اور حصول علم کے۔ اپنی کمزور چست باندھو ابھی اتنا وقت باقی ہے کہ اس علم کی بدولت تم پھر ترقی کر دینی اپنی حالت کو سنو اور اور دنیوی حالت میں چاق و چوبند ہو جاؤ۔ اور خوب یاد رکھو کہ تیری دنیا دین سے علیحدہ نہیں نہ دین دنیا جدا ہے۔ تمہارے لیے یہ دعا ارشاد ہو کہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۱۲ حضرات! اب وہ وقت آ گیا ہے کہ نبوی تعلیم اور مغربی تعلیم میں مصالحت کرائی جائے نئے تعلیم یافتہ ہمارے علما کی طرف متوجہ ہو اور علما نظر شفقت و صلاح سے انکی جانب مائل ہوں۔ گو مغربی علوم جہالت اور پستی ادا وہیں مگر انکے بعضے اجزائیں پوائزن سمیت بھی ہے اسکے استعمال سے ہلاکت کا بھی خوں ہے یعنی اسکا دوزندہ جنسے اسلامی عقائد جائز نہ ہو سکیں گے پھر اگر ہم نے اسلام کدھر ترقی کی تو وہ مسلمانوں کی ترقی کی کھلائگی ان زہریلے علوم کے دفع سمیت کے لیے ہمارے علمائے دین مذہبی ترقیان بنا کر میں جس سے ہم آزادی و اسکا د اور بے دینی سے بچ جائیں اور پابندی مذہب کے ساتھ اس تعلیم جدید سے دنیا میں اعلیٰ درجے کے ترقی یافتہ کھلائیں۔

صاحبو! اندوۃ العلماء کی اصلی غرض اور دارالعلوم کی بنیاد کا منشا یہی ہے بعض کم فہم لوگوں کا اب تک یہی خیال ہے کہ مسلمانوں کو ان علوم و فنون جدیدہ کے سیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اور ہلاکم و کاست وہی کر گیا۔ مامقیمان۔ محمود نامہ۔ عطائی نامہ۔ سکندر نامہ۔ بہار دانش



انٹائی خلیفہ شاہنامہ امیر حمزہ وغیرہ انکو کافی ہے۔ معاذ اللہ یہ کس قدر جہالت ہے کہ زمانے کی رفتار کو روکنا چاہتے ہیں زمانے کی رفتار کارو کنا حکمت فلسفہ کے بکل خلاف ہو۔ اس نئی تعلیم کا دریا جو اڑا ہی چلا آتا ہے کیا کیسے روکے رک سکتا ہے؟  
حاشا وکلا۔

صاحبو! خوب یاد رکھیے کہ اس تعصب و کشاکشی کا نتیجہ وہی ہوگا جو اور ملکوں میں ہوا کہ نئی تعلیم سے جاہل اپنے قدیم علوم سے بھی بالکل غافل رہ گئے۔

این ہم رفت و آن ہم رفت	در پلے جانان جان ہم رفت
------------------------	-------------------------

پھر زمانہ نئے علوم کی زبردستی ہم پر مسلط کر دے گا اور قدیم علوم ہلکے ہوئے بن گئے۔ کیا آپ ٹرکی کے ملک کی حالت ملاحظہ نہیں فرماتے وہاں بھی پہلے اسی تعصب نے تعلیم سے روکا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ اب زمانے نے زبردستی ان علوم کو جاری کر دیا اور قدیم علوم ایسے منگئے کہ انکے نام کے جاننے والے بھی اب باقی نہیں۔ کیا کوئی بڑا فقیہ مولوی سے محدث یا طبیب یونانی۔ یا مفسر قرآن آپنے کسی ترک کو دیکھا یا سنا ہے؟ یا انکی پرانی وضع کی جدید تالیفات آپکے پاس کچھ بھی ہیں؟ بعضے مولوی صاحب جو عرب سے ہو کر تشریف لائے اور ترکوں کے لباس و پوشاک اور خیالات کو جو دیکھا اور سنا تو کہنے لگے  
والله التزوا اخواننا العربیہ۔

بس ایسا ہی سمجھ لیجیے اگر ہی تعصب ہے تو ہندوستان میں بھی یہی نوبت آجائے گی۔ بلکہ یہاں تو اھنود اخواننا المضادی کہنے والا بھی نہ رہے گا پس علوم جدیدہ سے ہم مسلمانوں باز رکھنا گویا نہ ہی تعلیم کو بھی آئندہ کے لیے کھودینا ہے اور یہ تعصب مسلمانوں کے ساتھ دوستی نہیں بلکہ عداوت سمجھنا چاہیے۔

یہ ہمارے مقدس علما کی جماعت انھیں آئندہ واقعات کو سمجھ بوجھ کر پہلے سے باخبر ہو گئی ہو اور نہ ہی علوم عربیہ کے بقا کی اسنے پہلے ہی سے کوشش شروع کر دی ہو یا قوم

ہلوا با قوم ہلوا کی صدا اب انکی طرف سے بلند ہے۔ مگر افسوس یہ وہ جماعت ہو جسکو کسی قسم کا ذاتی سہارا نہیں غریب ہیں۔ محتاج ہیں۔ فقیر ہیں۔ بنوا ہیں۔ غریب الوطن ہیں۔ مفلس ہیں۔ نادار ہیں۔ انہیں کمتر افراد ہیں جسکو روٹی کی طرف سے بھی کچھ اطمینان نصیب ہو مگر اسے اہل برادران آخرت ہمارے رسول مقبول صلعم کے نائب کہلاتے ہیں اور دارالعلوم غیظیم الشان چیز کھو کر بے بسی سے مہتین پکا رہے ہیں ۱۵ استغیثوا العاجز مضطر + شمر + اذیلکم الی المدد + اور یہ اضطراب اور بے بسی انکی آپ کے لیے ہے اور آپ کی صلاح کے لیے یا قوم اچیو داعی الی اللہ - پکا رہے ہیں ورنہ وہ خدا پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں اور اگر انکے توکل نے ثابت قدمی دکھائی تو انشاء اللہ وہ ضرور کامیاب ہونگے انکا کام فقط مستعدی ہے اسکو قائم کر دینا اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہے۔

حضرت ہبلول کی حکایت ہو کہ وہ بغداد کے کسی مقبرے میں پیر لٹکا ئے جھوم رہے تھے کسی شخص نے کہا کہ اے ہبلول ویران گورستان تھے کیوں اختیار کیا؟ ہبلول نے کہا کہ ”میں نے اُن لوگوں سے اُنس کر لیا ہے جو کسی بات میں میرا گلہ نہیں کرتے اور تکلیف و ایذا کی اُنسے اُمید نہیں“ پھر اُس شخص نے کہا کہ تمکو بغداد کی بھی کچھ خبر ہے؟ قحط بہت زیادہ ہو گیا ہے اور روپے سیر آٹا ملتا ہے ہبلول نے کہا ”مجھے اسکی کیا پروا ہے اگر ایک دانہ غلے کا ایک اشرفی کو بھی ملے تو مجھے فکر نہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت میرے ذمہ ہے اور میری روٹی اُسکے ذمہ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا عَالِمٌ لِلَّهِ دَرَقَهَا اُسے خود فرمایا ہے۔“

بس ایسا ہی سمجھ لیجیے اس کا خیر دارالعلوم کا اہتمام انکے ذمہ ہے اور اسے پوری طرح سے قائم کر دینا اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے وعلی اللہ فلیتوکل المومنون وما توفیقی الا باللہ۔

ای حضرات! دارالعلوم سہتم بالشان کام اور علوم عربیہ کے ابقا کا اہتمام اور علوم جدیدہ کی سمیت سے قوم کے بچوں کا استحفاظ کوئی ایسا کام نہیں جسے کوئی معمولی عبادت انجام دے سکے اور اس کی ذمہ داری کرے اسلئے ندوۃ العلماء نے اپنی نذا کو عام طرح سے بلند کیا کہ یا اہل القرآن تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم اور جو لوگ اللہ و رسول پر ایمان رکھتے ہیں مقتد ہوں یا غیر مقلد شیعہ ہوں یا سنی اس کا خیر کو انجام دینے کے لیے اسنے سہوں کو مدعو کیا اور اسلام کے بکھرے ہوئے شیرازے کو اپنے اکٹھا کرنا چاہا۔ مگر ایک مدت سے آپس میں ایسی کشاکشی و تکفیر و ذلیل و عداوت منافرت پیدا ہو گئی تھی کہ ایک جگہ کسی امر اہم کے انجام کے لیے باطلینان یکجا ہونا ایک امر محال سمجھا جاتا تھا۔ اسلئے ندوہ نے سب کی خدمت میں یہ عرضداشت پیش کی کہ اب ہم لوگوں کو یکجا نصیب باز آنا چاہیے اور فروع کے منازعات تعصبی کو اسوقت بالائے طاق رکھ کے جس حد تک اتفاق ہے اسکو ہم سب لوگ ملکر مضبوط کر لیں اور ایسے جھگڑے نہ کریں جس سے اصول اسلام ہی کو ضعف آئے اور غیر قوم کے سامنے ہم ذلیل و رسوا ہوں۔ رویداد سال دوم کے صفحہ ۸ کی عبارت یہ ہے۔

”اس ندوے کا مقصد یہ ہے کہ جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارے قبلہ کی طواف سجدہ کرتے ہیں ان سے اس قسم کے نزاعات اٹھا دینے چاہئیں جن سے مخالفین دین کو مضحکہ کا موقع ملتا ہے الخ“

صاحبو! ندوہ یہ نہیں کہتا کہ آئندہ بالکل کسی قسم کی نزاع ہی نہ رہے نہین ضرور رہے اور شوق سے آپس میں آپ لوگ جھگڑیں مگر ایسا نہ جھگڑئے کہ اصل اسلام ہی پر ہودھنسا اور مہنود مضحکہ اڑائیں اور آپ کے بدولت اسلام ہی بد تہذیب اور جھگڑالو کھلائے جیسا کہ آجکل کے حضرات شیعہ و سنی و مقلد و غیر مقلد کے منازعات سے لات جوتہ اور فوجداری وعدالت تک کی نوبت آتی ہے کیسے شرم اور افسوس کی بات ہے کہ

ہم لوگ جو ایک خدا اور رسول کے ماننے والے ہیں ہمارے مذہبی مقدمہ اور ہدایہ شرح  
و قایہ بلکہ صحیح بخاری اور قرآن پاک کے مسائل کی تنقیح و فیصلہ ارباب تثلیث بلکہ کچھ  
کرور معبودوں کی ماننے والے کرین اور بے شرمی کے ساتھ اسپر خوشیان منائیں  
تفت برین خوشی اور چھکارا لسی بے باکی پر علم وغیرہ کا جھگڑا کیا تل سے پہاڑ بنا یا گیا  
حکام نے اسپر کیا کیا خندہ زنی نہ کی اٹنگی مگر واہ رے جھگڑنے والے شیعہ و سنی  
ایک فریق اُسکو شعار اسلام اور دوسرا شعار کفر قرار دے خدا را انصاف شرط ہے  
نفسانیت کے جھگڑوں کو شرعیت و عبادت سے کیا تعلق؟ کیا شیعہ و سنی مقلد و غیر  
مقلد یہ نہیں جانتے کہ مذہبی کفار و مشرکین کو ثالث مقرر کرنا باتفاق ناروا ہے اور اُسے  
مذہبی قضیوں کا فیصل کرنا یقیناً ناجائز۔؟

صاحبو! ندوہ اخصین متصبا نہ جھگڑوں سے باز رہنے کی آرزو کرتا ہے اور سیکو بار بار  
قوم کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ ندوہ یہ نہیں کہتا کہ مسائل فقہیہ اور عقائدِ فردعیہ میں  
شیرو مشکر ہو جائے حاشا دکھا اور یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ رسالہ بازی یا کوئی تقریر یا تحریر  
تہذیب و شایستگی کے ساتھ ہو اور فی الجملہ رد کہ کا سلسلہ جاری رہے تو ندوہ اُسکو  
منع نہیں کرتا۔ ہاں وہ رسالہ بازی جس کا نتیجہ آخر میں لپاڑ کی اور ضلع جگت و تنگ بندی اور  
پھکڑ اور گالیاں ہوں ندوہ اُس سے ضرور روکنا چاہتا ہے اور عاجزانہ یوں عرض  
کرتا ہے کہ جب جاہلون اور عوام الناس میں کوئی اس وضع کی بیجا شورش پیدا ہو تو  
فریقین کے مذہب و اہل علم مگر اسے روکنے کی کوشش کریں اور حکام وقت کو بھی ایسے  
معاملات میں پریشانی و تردد سے بچائیں۔

ای حضرات! ندوہ جو اتفاق پر زور دے رہا ہے اُسکی ایک وجہ اور بھی سُن لیجئے  
ہندوستان میں آجکل پوری آزادی ہے کوئی شخص کسی کے قلم و زبان کو روک نہیں سکتا  
اور اسلام کا جبروت و درعب داب بیان اب ذرا بھی باقی نہیں ہے۔ پادری۔ برہمن۔

شائق و محرم ملاحظہ۔ نہایت ہی پر زور تقریروں سے اس اسلام پر حرف گیری کو تو  
ہین اور حضرت بانی اسلام کی شان میں بیہودہ اعتراض کرتے ہیں اور ہندی ناگری  
بنگہ۔ پنجابی۔ اردو۔ انگریزی وغیرہ زبانوں میں اسلام پر اعتراضات چھپواتے اور  
شائع کرتے ہیں۔ بہتیرے ضعیف الایمان لوگوں کو اپنے دام تزدیر میں پھنساتے  
ہیں۔ میں نے انبالے جا کر خود سنا ہوا کہ اُس ادواح کے ایک گاؤں میں کچھ خاندانی  
نومسلم لوگ رہتے تھے آریہ سماج کے و غطین و مان پونچے اور اپنے مذہب کے  
دلائل بیان کر کے اور اسلام پر اعتراض جا کر اُن خاندانی نومسلموں کو پھر ہندو  
مذہب میں داخل کر لیا۔

ای حضرات ! اب ایسے وقت میں اسلامی فرقوں کا آپس میں جھگڑنا اور اپنی مجموعی قوت  
کو کمزور کرنا کب روا ہو سکتا ہے؟ ایسے نادرے کی یہ درخواست ہو کہ شیعہ و سنی  
مقلد و غیر مقلد کا فیصلہ کلی ہونا تو اب بہت ہی دشوار ہے تاہم جس حد تک ہم لوگ متفقہ  
ہیں اُس کو سب ملکر ایسا مضبوط کر لیں کہ مخالفین اسلام کے معترضانہ حملوں سے بالکل  
من ہو جائے اور سب ملکر تعلیم کے انداز کو ایسا بنائیں کہ ہم حرام و ہم ثواب ہو لینے  
دین اور دنیا دونوں ہی درست ہو جائیں اور علوم جدیدہ کی زہریلی ہوائیں بھی بچ جائیں م  
والسلام علی من اتبع الهدی۔

### قصیدہ عربیہ

واہل العلم طاب لکم ما ب  
لنا من شانک العجب العجاب  
لنشر العلم فیہم فاستجابو  
ووجه العلم کان له النّقاب

لروض العلم قد عاد الشباب  
الا یا ندوة العلماء طرا  
لانک قد دعوت المسلمینا  
وکان الجمل متسع الغیافی

رياح العلم كانت سراكات  
 واهل العلم صاروا في ابتدال  
 ورب مدارس للعلم هدمت  
 وصار القوم في جدل وهزل  
 وقد خسر الوفاق لهم لتمام  
 بنور محمد بزغت شمس  
 بلطف الله قد فرنا جميعا  
 وقلد جيدة بعقود فضل  
 واهل الجمل قد قلوبا وذل  
 ونارا لا فتراق لغى خمود  
 فمن والا كيانا ذا الكرام  
 ومن ناوالا يا هادي الانام  
 هداة القوم انتم اجمعونا  
 بناكم مكارم انتم وفيها  
 لكم شمس العلوم قد استقلت  
 وانتم مرشد والقوم فذلت  
 بكم شرحت هئات صنكرات  
 يد الله عليكم يا كرام  
 ولا يشقى جليسكم الرقيت  
 فيا عجا لا عداء العلوم  
 فراغوا عن صراط مستقيم

ونارا الجمل كان لها النهاب  
 واهل الجمل عن لهم جناب  
 ورب ندية ولها اضطراب  
 وليس لهم سوى لترديد اب  
 فضاعت منه هاتيك الرحاب  
 فحاشا ان يحللها السحاب  
 وبان العلم واحتفا لارتيات  
 ووشى سروضه فلها الشباب  
 واهل العلم قد كثروا وطابوا  
 وبحر الاتفاق له عباب  
 ففى عز وجان له الشواب  
 تظله المذلة والعذاب  
 وعندى ذلك الحسب الباب  
 نخاه راكبا ابد صواب  
 فقد شرقت بنوركم الشعاب  
 على رغم الحدى لكم الرقاب  
 فليس هناك من شئ يعاب  
 كما قال النبى المستطاب  
 وبينكم العدائة والكتاب  
 ومن قوم لدعو تهم اجابوا  
 وضلوا ثم قد خسروا وخابوا

وہم سیان ان حضر و او غابوا وايم الله ما لھما النصاب وتقریر المباحث والخطاب وتنقیص الاثمة والسباب وداء الجھل لیس له الذہاب لان البدر تنجھ الکلاب	فمن رھط الفحول وبوالفضل وظفوا انھم کنز و علو ما وما من دابھم تحریر علم ولکن شانھم تذلیل علم وکل الداء ملتئم شفاء ولا تشکو عول ثھما لیھم
--	--

وما كان لكم في كل وقت  
ثناء او دعاء مستجاب

(۷) اسکے بعد مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غامری پوری نے دارالعلوم کے ضروریات پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بیان سے ہر شخص واقف ہو محتاج بیان نہیں۔

(۸) پھر سید علی امام صاحب بیرسٹریٹ لا بانکی پور کھڑے ہوئے اور انھوں نے اپنی پر جوش تقریر سے اس بات کو ثابت کیا کہ صوبہ بہار کو دارالعلوم سے کیا کیا فائدے پہنچیں گے۔ آخر میں دارالعلوم کی اعانت پر ایسی برجستہ تقریر کی کہ جس کے پاس جو کچھ تھا اُس نے دینے میں دریغ نہیں کیا۔ غایت یہ ہو کہ ایک شخص نے دو دھیلچے جو اسکی کمرین تھے دے ڈالے۔ علاوہ ان عام قومی فیاضیوں کے جنکی تفصیل موجب طوالت ہے اسوقت چند بڑی بڑی قمین بھی موعود ہوئیں۔ مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لا پانسو۔ مولوی سید علی امام صاحب بیرسٹر دوسو۔ مولوی سید حسن امام صاحب بیرسٹر ایک سو۔ اور ایک مسلمان و دردمند اسلام ڈپٹی کلکٹر صاحب نے (جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے) اپنی پوری یک ماہہ تنخواہ مبلغ تین سو روپیہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ بارہ بجے جلسہ برخاست ہوا اور اعلان کر دیا گیا کہ چونکہ بعض کارروائیاں ناتمام رہ گئی ہیں اسلئے چوتھا اجلاس بعد نماز مغرب کے ہوگا۔

حسب معمول مدرسے کی مسجد میں وعظ ہوا مگر آج نماز مغرب کے بعد ہی وہ جلسہ برخاست ہو گیا۔ اور سامعین اجلاس کی شرکت کے لیے مقام جلسہ میں واپس آئے۔

## اجلاس ہمارا

۱۲۔ رجبِ وزرہ شنبہ ۷ بجے شب سے ۱۱ بجے تک

(۱) حافظ واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے نہایت ہی پردرد و لہجے میں چند آیتیں قرآن کی تلاوت کیں۔ رات کا سامان۔ آخری الوداعی جلسہ۔ اُسپر یہ دردناک آواز قیامت کا اثر کر رہا تھا جس نے یہ سامان اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہی خوب اسکا اندازہ کر سکتا ہے۔

(۲) سید شرف الدین احمد صاحب بہاری بیرسٹریٹ لاکو چونکہ صبح کے وقت موقع نہیں ملا۔ سیلے آپ نے چوتھے اجلاس میں رات کے وقت تقریر کی اگرچہ آپ نے مختصر تقریر کی مگر جو کچھ بیان کیا قل و دل تھا۔ قومی حیثیت سے بھی مسلمانوں کو غزنی پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اس مضمون کو بہت ہی حُسنِ خوبی سے بیان فرمایا۔

(۳) ابو انیسر محمد سحاق صاحب میجر والنسیران بانکی پور نے طلباء کی طرف سے ندوہ کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور آرزو کی کہ گو ہلوگ انگریزی پڑھتے ہیں مگر علما اپنے حُسنِ اخلاق سے برابر ہماری دستگیری اور ہماری رفتار و کردار کی نگرانی فرماتے رہیں ہم تو انکے حکم کے تابع اور انکے غلام ہی ہیں۔ ہم انکی جتنی خدمت کریں کم ہے۔

(۴) مولوی حبیب اللہ صاحب ام۔ اے ڈپٹی کلکٹر موہتہاری نے ندوۃ العلماء کی تائید میں ایک مضمون پیش کیا مگر افسوس ہو کہ تنگی وقت کی وجہ سے وہ پوری تحریر سنا نہیں سکے اور وہ ہکود ہی بھی نہیں اسوجہ سے ہم دو یا دین اُسکے درج کرنے سے قاصر ہیں۔



(۵) اسکے بعد مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹراٹ لا بانکی پور سے نہایت ہی دلچسپ تقریر کی خلاصہ اسکا درج ذیل ہے۔

## تقریر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹراٹ لا

انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کو علما کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہیے اور علما کو انھیں کیسا سمجھنا چاہیے اسکو بہت ہی اچھے عنوان سے بیان فرمایا۔ اور انگریزی خوانوں سے علما کے وحشت کرنے کو حق بجانب اور درست ثابت کیا اور فرمایا کہ ہم انگریزی کے رنگے ہوؤں میں جو عیوب ہیں انھیں ہمارے علما کے کلام اگر ہمارے حمان ہونے کے باعث بیان نہ فرمائیں تو ہم خود بیان کیے دیتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اول تو ہم نے اپنی شکل و شباہت مسلمانوں کی سی نہیں بنو دی اور اسلامی وردی اتار دی۔ دوم ہم مذہب نہیں ہیں۔ تیسرے یہ کہ ہم احکام شرعیہ سے بالکل نا بلند ہیں حتیٰ کہ نماز جنازہ تک نہیں جانتے۔ نماز کو ہم ڈریل (دلیل یعنی سزا جو سپاہی کو غیر حاضری کے باعث دی جاتی ہو) کہتے ہیں۔ بہین ولایت سے واپس آنے پر مولوی کہا جاتا ہو اور ہم نماز تک نہیں جانتے کہ ایک تعلیم یافتہ مسلمان سے عدالت میں جرح کی گئی اور پوچھا گیا کہ تم دعائے قنوت جانتے ہو تو انھوں نے کہا نہیں۔ اس پر خیال کیا گیا کہ شاید دعائے قنوت کے بدلے اور کوئی دعا یا دہو پھر پوچھا گیا کہ فجر کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟ اسکا بھی جواب وہ نہیں دیکے سلیو ہم آپ اپنا مرض بتائے دیتے ہیں۔ علما اسکا علاج کرین نبض لکھیں اور تشخیص کے بعد نسخہ لکھیں نسخہ تو بعد تشخیص دیکھ چکے ہیں اور وہ نسخہ دارالعلوم ہے اس سے ہمکو مستفید کیجیے اس سے عمدہ موقع ہمکو کب ملے گا۔ آج سیالکوٹ۔ امرتسر۔ لاہور۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ ڈیرہ غازی خان کے علما اس جگہ جمع ہیں ہم انھیں پھر کب دیکھیں گے۔ آپ ہماری کشتی کے ناخدا ہیں ڈوبیں یا سلامتی کے کنارے پر لگائیں۔ اور اگر کوئی شوخی ہم سے ہوئی ہو

تو معاف فرمائیں۔

اسکے بعد اپنے الوداعی جلسے شروع کیے۔ اللہ اللہ! اسوقت کا پُر حسرت سائن کمون خون رُلا رہا تھا، ہمارے علمائے کرام اور ہمارے مشائخ عظام! ہم لوگوں کی قیمت میں آپ کی زیارت نصیب تھی اسلئے آپ حضرات نے ہمارے بلانے سے اتنے دور و دراز کا سفر اختیار کیا۔ زحمتمیں اٹھائیں اور ہمارے حق میں رحمت بنے اگر ہم لوگوں سے آپ بمقدس حضرات کی خدمت میں کچھ کمی ہوئی ہو۔ اور ضرور ہوئی ہوگی تو آپ حضرات سے ہمکو پوری توقع ہو کہ معاف فرمائیں گے۔ اگر ہم لوگوں سے کوئی غفلت کوئی خطا اور کوئی گستاخی سرزد ہوئی ہو تو اللہ اُس سے درگزر کریں گے

تو براے وصل کردن آمدے	نے براے فصل کردن آمدے
-----------------------	-----------------------

آپ حضرات کے مبارک قدم سے نہ صرف ہماری آنکھیں روشن ہوئیں بلکہ ہمارے دل بھی منور ہو گئے۔ یہ آخری جلسہ ہے اور ہماری الوداعی تقریر ہے۔ ہم لوگوں کی آنکھیں اس مقدس جلسے کو عمر بھر یاد کرینگیں اور کبھی نہ بھولیں گی۔ ہم لوگوں کے دلوں میں اس مقدس جلسے کی شان ہمیشہ چٹکیاں لیتی رہے گی اور بقیہ ارا رکھے گی۔ اسوقت ہم لوگ رو رہے ہیں اور اس مقدس جلسے کو یاد کر کے عمر بھر روئیں گے۔ اس مکان کی اینٹ اینٹ روتی ہے اور روئے گی۔ مگر تسکین ہے تو انہی کہ پھر ہمکو یہ مبارک جلسہ عین کمین ضرور دیکھنا نصیب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۶) مولوی اصغر علی صاحب روجی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے پہلے اپنا عربی خطبہ پڑھا۔ اسکے بعد آپ نے اپنی فارسی نظم پڑھی۔ پھر آپ نے علم کے اوصاف بیان فرمائے اور انگریزی خوانوں سے علماء کے تنفر کی وجہ بتائی۔ آپ کی پُر جوش تقریر سے جلسہ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سبحان من يلقي الروح على من يشاء + وتبارك الذي خلق الإنسان  
وعلمه البيان والانشاء + ارسل الينا من انحت نبوره اثار الظلام والظلمة  
وعفت بياسه اطلال الشرك واندرست + الذي اقام منار الشريعة  
البيضاء بالكتاب السنة + واوضح منجم الملة الغراء بالاحكام السنية <sup>سنة</sup>  
فعليه على الكرام والذين اتبعوه من الانام اذكى النجيات واسنى لطيبات  
مالا لا تليها في ربا ذنبا بها في الغلوات + وبعده لا ريب في ان ابهى  
ماتباهى بالطروس + واحلى ما تشاق اليه النفوس + ما الطوت عليه  
صحائف الاوراق من الطائفت الحقائق واعلاق الدقائق + فان الجدل  
والسعي في سد ثلثة الدين هما اصل كبير في الفوز والنجاح - والمكدر العناء  
في اعلاء كلمة الله هما سر عظيم في الخير والصلاح كيف وقد تداعت  
حيطان منازل العلوم والشرائع + ونها دمت جدان قصور الغنون  
والبدائع + ولا يخفى ان ترقية شؤون المسلمين تنحصر في نظام المحمود  
الشرعية + وانتشأ فصول المبتدعين لا يتعدى ابطال المفاسد  
البدعية + فبدلك ما زال للنفاق واهله في ذل وخزي ونقمة + ولا يمان  
واهله في عز ونصر ونعمة + ولكن ساء ما نرى ان نيران الكمال  
قد خبت نوارها فامسنا في حنادس الليالي المدلهمة وغياهمها  
وروض الغنون قد دبست ازهارها فسرنا في سبلح السماق الوعرة وسابها  
رحل ذوو الفضل فارتجلوا - وظعن اولوا العلم فانتقلوا طعنهم الردى -  
فشوا تحت طباق الثرى - وتوفتهم امنون + فكل سوك لنا جفون -

فوالسفي من فراق قوم هم مصابيهم الدجى + ويا الهفى على الذين مضوا  
وقد كانوا شمس الهدى - شعر

الايام امامات يدعوا ليفه	لقد زدتني شوقاً واصبحتني خرواً
تركت جفوني لا تم من البكاء	على سادة غابوا برويتهم عنا
احن اليهم كل وقت وساعة	واشتاق في الليل البهيم اذا جئت

فجاء للعلوم اقوت ومشاهدة الفوز اقفرت + تاوى اليها الغالب الدنيا ب  
وتنشق بها اليوم والغراب - شعر

قف بالديار فهذه آنا هم	تبكي الاحبة حسرة وتشوقاً
------------------------	--------------------------

عادت كاعبة التحقيق عا طلامن قلائد غرائب نكت القرآن ومستودعات  
اسراره - وآل امر الدين من واد الى لاحب لا يهتد بمناره + فالكمال في تلك الايام  
ضالة كثير ناشدها قليل واجدها وهب انك ظفرت بمن يروق العين  
بهاء - ولكن اين هذا من تنبوعنا زدراء - وذلك مما نرى من استهوا  
شياطين الانس واغواهم في فيا في معتقدات المؤمنين واحوالهم بحيث  
لم يبق لاهل الحق في القرس منزع - ولا في لشاغل اهل الباطل عن الغنى مطع  
فمن لي بمن يستعطف القلوب لنا فرقة بمحج البيان ويجمع الا هو الملتافرة  
بسحر اللسان + ينمض بقلب هائم + ولا يخاف لومة لائم - يحمل فيحمل  
ويشعل فيشتمل - يصول ولا يرعوى - ويرد ولا يرتوى - يطفى لهبات  
نار الفتنة التي هي خدعة الصبي عن اللبن - يبسط لسانه ويجود بيانه  
يطيل امتاعه ويشخذ طباعه + يفيد علم الاولين رواية + ويصح آراء الخو  
دراية + لا يطوى سبيل قال وقيل + ولا يرتدع عن قبول الحق بالليل  
يطرد اعداء الدين بمطرده فخلج + ويحرق في مضمار الاخلاص كذبة مبيغة

يفهم بلغاء الخطباء من الجملاء يكم عقلاء الفصحاء من السفهاء - يفهم  
 مقاصير الحقائق بمقاليد البيان - ويسد ابواب نزغ الشيطان بمسار  
 البنان - يستخلص له سواد المدا دكليل الصدود على الكليب الولهان  
 وبياض لكراليس كهلال عيد رمضان - بالفاظ رقيقة راثقة  
 كشقائق النعمان - وبمعان دقيقة لغصن البان - لا بل كقلائد العقيق  
 او وشاح الحجاب في البريق والمعان فتعود حديقة كماله يالعة  
 الاثمار ضاحكة الازهار غانية العادل - جارية الجلال مخضرة  
 الروابي والبطاح - مبتهجة المساء والصبحا يتلطف في نادية  
 البراعة فيتذكر - ويتزين بخلاء السبق فيتشكر - يفخر في عظام القوة  
 باليه - ويحدد رسوم الديانات خاليه - يحشى وصوله ويرجى  
 قفوله وتنقر طبوله وتجول خيوله وتضرب خيامه وتخفوت  
 اعلامه فياسر الاعلاء وينقذ الاحباء بكتائب خضراء من غرائب  
 مخترعاته - وعساكر ملحاء من نفائس مبتدعاته - مرشدا الى  
 مصالح المعاش والمعاد مسبغا لغم المعارف على العباد متعاقرا  
 يحته في استخراج المعاني اللائقة مريحا نفوس لخلائق من  
 خلارج الاوهام الفاهقه - خائضا بحار اسرار التنزيل فيطلع  
 سالما من غمسا في غمار رموز التاويل فيرجع غانما منتلعا  
 الى الايناس مشغوف بالاعتباس - اللهم يا مفيض الخير والاحسان  
 ارزقنا حريتا وابعثه لنا سويا بحرمة النبي وآله الاطهار ورضي  
 الاخيار - امين يا رب العالمين -

## مثنوی مولوی صغریٰ صاحب قومی

اے غایت آرزو سے جا ہنا  
اے دردِ تولدِ تنہا  
اے داغِ تو پنبہٴ دلِ ریش  
اے سوزِ تو آبِ زندگانی  
آنجا کہ توئی دئی نگینہ  
در راہِ تو ہر قدمِ حیرانہ  
چون پردهٴ زردیِ خودِ گلندی  
پیداؤ نہان بہشتِ خاکے  
بر شعلہٴ شمعِ رحمتِ تو  
پروردهٴ نعمتِ تو احسان  
رازے تو بغیرِ گفتنی نیست  
شوقِ تو بدلِ چو آتشِ افروخت  
آن بار امانتے کہ داری  
در کشورِ دل چو خصمِ راندے  
اشکمِ چو زدلِ سفرِ گزیدہ  
دروادیِ چشمِ چون قدمِ زد  
دامانِ چو ربودش از کھٹِ چشم  
گردید ز حیرتِ تماشا  
کورا ز نہانِ دلِ عیان کرد

وے شورِ ششِ سینہٴ فغانہا  
وے یادِ تو دولتِ منہا  
وے زخمِ تو مرہمِ لبِ خویش  
وے شوقِ تو بادِ نوجوانی  
نے نے غلظمِ توئی نگینہ  
صد خارِ شکستہٴ رکھتِ پا  
چونے برہمِ زردیِ بچندی  
بیرونِ و درونِ جانِ پاکے  
پروانہٴ صفتِ گنہِ زہرِ سو  
شرِ منہٴ رحمتِ تو عصیان  
نازکِ گدستِ سفتیِ نیست  
نہ قبہٴ چرخِ نیلگونِ سوخت  
بر دوشِ ہنادہٴ امِ بخواری  
والاے خیالِ بر نشانہٴ  
در عرصہٴ سینہٴ امِ دیدہ  
خارشِ زمرہٴ بکھٹِ علمِ زد  
بگدختِ ششِ غیرتِ لہٹِ خشم  
خمیازہٴ کشتِ دمِ تمت  
در محفلِ این و آنِ بیانِ کرد

نقش تو بلوح سینه بستم  
 غیرم چو زنده تر بستم به نیزنگ  
 آنرا که لقاے تو به پیش ست  
 دیوانه و دانشش نهین بوس  
 افتاده و سر بلند عالم  
 آزرده و راحت دل زار  
 از تشنگی گرچه مانده در تب  
 افتاده میان خار و خاشاک  
 از باد تنه شوق سرکش  
 گفتم که زمین و آسمانها  
 جانے که شبش بر دوز آرد  
 جانے که بقایے خود نخواهد  
 جانے که ز خود دیده باشد  
 جانے که بخود شکسته باشد  
 جانے که ز سوز آتش عسّم  
 جانے که چو ناله بر کشد زار  
 جانے که ز بانفش چون کند تر  
 جانے که چو وا کند در درد  
 جانے که بر دم دشمن و دوست  
 جانے که چو شرح شوق کوید  
 جانے که دو کون دستیش را

باغیم طراز کینه بستم  
 پنهانے امید من شود تنگ  
 بیگانه آشنای خویش ست  
 بیگانه و آشنای ناموس  
 آزاده و پای بند هر دم  
 افسرده و تازه روی دیدار  
 کوثر بگلو و دیدش ز لب  
 بشنفتی لایم ایزد پاک  
 هر رگ به تنش لبه کشاکش  
 تا بدنه چنان مرا که جانها  
 سر رشته بدست غم سپارد  
 در فنک فغان بقصص کلید  
 در دشت جنون دیده باشد  
 از زحمات کار رسته باشد  
 خوننا به بریزدش ز بهیم  
 بشکافدش سقف چرخ و دار  
 دستان زایش زند بهنجار  
 خون گرمی چاره باشدش سرد  
 گوید سخنی چو مغرب بے پوست  
 امید براه وصل پوید  
 چون گرد بسایدش تر پا

برقلمہ قافِ قلب خند و	برقش چو گداز نقش بند و
در پرده زندر ہم بر نیزنگ	ہر چند کہ نفس ناخوش آہنگ
بر دامن مصطفیٰ ز دستم	اما خطم نہ زان کہ دستم

خاکسار صغریٰ علیٰ روحی

(۷) مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری نے ندوۃ العلماء کی برکتوں کو نہایت معقول طریقے سے بیان فرمایا جسکو سنکر ارکان جلسہ بہت ہی مخطوط ہوئے۔

(۸) انکے بعد مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہساری نے اسلامی اخلاق کے متعلق نہایت ہی موثر و عظم فرمایا اور اسلام کے اگلے کارناموں کا مرقع کھینچ دیا۔

(۹) مولوی حبیب الرحمن خالصاحب رئیس بھیکن پور نے وہ مضامین اور نظمیں پیش

کیں جو اجلاس ندوۃ العلماء میں پڑھے جانے کی غرض سے موصول ہوئی تھیں اور تنگی وقت کی وجہ سے نہیں پڑھی جاسکیں۔ انہیں ہمارے مشہور فاضل مولوی حکیم

عبدالحمد صاحب عظیم آبادی کی فارسی مثنوی۔ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری کا عربی قصیدہ اور مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتگر رئیس بمبئی۔ اور مولوی ابوالانوار

عبدالنفا صاحب وغیرہ کے عربی قصائد تھے۔ پھر آپ نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا کہ محض قومی ہمدردی کے خیال ان بزرگواروں نے یہ تکلیف اٹھائی ہے۔

پھر ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے اس اجلاس میں مضامین اور نظمیں پڑھیں اسکے بعد اپنے مضمون ”نابینا علمای سلف“ کو پیش کیا۔ یہ سب نظمیں اور قصیدے

اور مضامین علیحدہ چھاپے گئے ہیں۔

(۱۰) اسکے بعد حاجی محمد نور الرحمن (خلف الصدق مولوی حافظ نذر الرحمن صاحب

سکرٹری جماعت استقبالی) نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے ایک پر جوش قصیدہ پڑھا۔ پڑھنے کا انداز نہایت ہی خوب تھا۔ جن اشعار میں مخالفین کی طرف



کچھ اشارہ تھا اُسکو صدر انجمن صاحب نے پڑھنے سے روک دیا۔ اور مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے فرمایا کہ یہ ہمارے مقاصد کے خلاف ہے وہ ہماری نسبت جو چاہے کہیں مگر ہم اُنکو کچھ کہنا نہیں چاہتے نہ اُسکا سننا پسند کرتے ہیں۔ یہ نظم ایک دوسرے مجوسے میں چھاپی گئی ہے۔

(۱۱) عزیز عبدالحی خلف الرشید حافظ سید فضل حق صاحب آزاد نے جسکی عمر دس گیارہ سال سے زائد نہیں ہے ایک اُردو قطعہ پڑھا۔ ایک کسین لڑکے کا اس بوالہی سے ایسے بڑے مجمع میں بے رعبی کے ساتھ پڑھنا بالکل حیرت انگیز تھا۔

(۱۲) مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس پٹنہ کے چھوٹے بھائی یوسف حسین سلمہ اللہ تعالیٰ نے ایک فارسی نظم پڑھی ایک دس بارہ برس کے بچے کا فارسی اشعار ابرائی لہجے میں جھوم جھوم کر پڑھنا اور موقع موقع سے الفاظ پر رد و دنیا سبکو حیرت میں ڈالے ہوئے تھا۔

(۱۳) اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھکیں پور کھڑے ہوئے اور نہایت پردرد لہجے میں یہ تقریر کی: "بزرگانِ عظیم آباد! جس افسوسناک وقت کے آنے کا کھٹکا تھا اور جو حسرت آمیز گھڑی آنے کو تھی آخر آ ہی گئی۔ اب یہ جلسہ ختم ہونے کو ہے اور یہ بزمِ درہم و برہم ہوا چاہتی ہے مجھے اجازت ملی ہو کہ میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کروں۔ حضرات! ابتداء ہی سے میں اس ندوۃ العلماء کے ناچیز خدام میں ہوں اسلیئے شروع سے آجتک جتنے جلسے لکھنؤ وغیرہ میں ہوئے سب میں شریک ہوا۔ میں نے نہ صرف ندوۃ العلماء کے جلسے دیکھے ہیں بلکہ سلیمانوی کی دوسری انجمنوں میں بھی شریک ہوتا رہا ہوں۔ اور ایجوکیشنل کانفرنس کے بھی بہت سے جلسے دیکھے ہیں اسوجہ سے اس قسم کی مجالس کا جو مجھے تجربہ ہے وہ کم نہیں ہے۔ میں بلا تصنع سے دل سے کہتا ہوں کہ جو حالت میرے دل پر بیان طاری ہوئی اور جو اثر بیان پیدا ہوا کفّی

بِاللّٰهِ تَشْمِئِلُوْا سَاكِنِيْنَ بَنِيْنَ پيدا ہوا ۱۱ آخر میں انھوں نے ندوۃ العلماء کی طرف سے میزبانوں کا ایسے موثر الفاظ میں شکریہ ادا کیا اور ایسے پروردگار جلون میں الوداعی تقریر کی کہ دلون پر تیر و نشر کا کام کر گئے۔

(۱۴) مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور نے کھڑے ہو کر نہایت ہی شستہ الفاظ میں شکریے کا جواب دیا۔

(۱۵) مولوی شاہ محمد رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ طہنہ غصا میک کر کھڑے ہوئے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ ندوۃ العلماء کی ترقی کی دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا مہانوں نے ایک دوسرے کو حسرت کی نگاہ سے دیکھا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے

دم پر خست زبان تو کھل نہ سکی	دل کی باتیں ہوئیں نگاہوں میں
------------------------------	------------------------------

جلسے کے بعد روسا کی جانب سے علما کی دعوتیں ہوئیں دن کے وقت نواب سید سرفراز حسین خان صاحب میس و وائس چیرمین ٹہنہ نے اپنی مافی اہلیہ نواب یوسف حسین خان مرحوم کی طرف سے نہایت پُر تکلف دعوت کی اور بعد مغرب انھیں کی نو تعمیر خوشنما مسجد میں وعظ کا جلسہ قرار دیا۔ یہ جلسہ بھی بغایت پُر تاثیر تھا۔ دریا دل بی بی نے دو سو روپہ نقد دارالعلوم کے نذر کیے خدا انکو دین و دنیا میں جزلے خیر دے اور ہمت میں برکت عطا فرمائے۔ عام چندے سے کوئی تیس چالیس روپے اس جلسے میں بھی آئے۔ اسکے بعد یکے بعد دیگرے مولوی سید ضمیر الدین صاحب میس صدر گلی و سکرٹری جلسہ دعوت اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس ٹیڑھی گھاٹ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر بانکی پور کے یہاں تکلف کے ساتھ دعوتیں ہوتی رہیں اور انجمن سلامیہ بانکی پور کا ناتمام مال میں دن کو وعظ کا جلسہ ہوا۔ اور پھر رات کو بھی وعظ کا جلسہ گرم رہا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبِشْتَقِیْنِ

## کارِ والی سالانہ جو جلّاسِ مفتہ میں پیش کی گئی

جناب صدر انجمن ارکان ندوۃ العلما اعیان صوبہ بہار! ندوۃ العلما کا یہ پہلا قدم ہو جو اپنے مرکز سے نکل کر دوسرے صوبہ میں آیا ہو۔ اب تک ندوۃ العلما کے چھ جلسے ہو چکے ہیں اور وہ سب مالک مغربی و شمالی وادوہ میں ہوئے ہیں اس واسطے زیادہ تر یہی صوبہ کے مسلمانوں کو ندوۃ العلما کے جلسوں میں شریک ہونے اور اس سے مستفید ہونے کا موقع ملا ہے تاہم آپ کو ابتداء سے جو دلاویزی اسکے مقاصد کے ساتھ رہی ہے اس کا ظہور کئی موقعوں پر ہو چکا ہے۔ آپ نے سالانہ مہم میں ندوۃ العلما کے وفد کو دعوت دی اور دلی مسرت کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا جس کا مسترناک نظارہ اب تک ارکان و وفد کی آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے۔ آپ نے یہی کے ساتھ ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کو بھی دعوت دی اگرچہ میرٹھ اور شاہجہانپور کے پُر جوش مسلمانوں نے اس کا موقع نہیں آنے دیا مگر آپ کے ارادوں میں کمی نہیں پیدا ہوئی۔ شاہجہانپور کے جلسے کے بعد آپ نے دوبارہ دعوت دی اور اس کو ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما نے شکر گزاری کے ساتھ قبول کیا۔ مگر افسوس ہے کہ دفعۃً طاعون کے پھیل جانے سے چند دنوں کے لیے آپ کو اور نیز ارکان ندوۃ العلما کو اپنا ارادہ ملتوی کر دینا پڑا۔ اس التوا سے بھی آپ کی سرگرمی میں کچھ فرق نہیں پڑا اور طاعون کے دفع ہوتے ہی آپ نے پھر تاریخین مقررین حقیقت یہ ہو کہ آپ کا عزم و استقلال تحسینِ آفرین کے

قابل ہے اور اس سے امید پڑتی ہے کہ وہ صرف جلسے کے انعقاد اور اپنی ظاہری نشان و شوکت تک محدود نہ رہے گا بلکہ آپکی دیر پا سرگرمی سے مسلمانوں کو زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقع ملے گا۔

صاحبو! قاعدے کے موافق محکمو آپکی خدمت میں سالگذاشتہ کی رپوٹ پیش کر لی جائے۔ مگر میں بجائے اس بات کے کہ سالگذاشتہ کے موصولہ مجاریہ کی تعداد اور اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی باتیں پیش کر کے آپکا وقت ضائع کروں یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ پہلے مختصر طریقے سے اس بات کو بیان کروں کہ ندوۃ العلماء اپنے مقاصد میں اب تک علمی کامیابی کس قدر حاصل کر چکا ہو جس سے آپکو آئندہ کے واسطے مفید نتیجہ نکالنے کا موقع حاصل ہو اور آپ اس بات کا اندازہ کر سکیں کہ اس سے مسلمانوں کے توقعات پر سے ہو سکتے ہیں نہیں اسکے بعد آپکی تمام شاخوں کے علمی واقعات کا ذکر کر دنگا اور گو کہ ان بے مزہ باتوں میں آپ کا کیس قدر وقت صرف ہو گا مگر محکمو امید ہو کہ آپ اسکو بہت دلچسپی سے سنیں گے۔

حضرات! ندوۃ العلماء جن ضرورتوں کے پورا کرنے کو قائم کیا گیا ہو اور اس سے جو فائدہ مسلمانوں کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ اس قدر زیادہ ہیں جنکو میں اسوقت بیان نہیں کر سکتا صرف دو مقصدوں کی طرف آپکا خیال میں رجوع کرانا چاہتا ہوں (۱) صلاح نصاب طریقہ تعلیم (۲) سرفراز باہمی علماء اور میں سمجھتا ہوں کہ انھیں دو مقصدوں کے ساتھ مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقی وابستہ ہو اسی وجہ سے جس مبارک وقت میں ندوۃ العلماء کی بنیاد پڑی ہو اسوقت بھی دو مقصد پیش نظر تھے پھر رفتہ رفتہ اور مقاصد اضافہ کیے گئے۔

انھیں دو مقصدوں کو پیش نظر رکھ کر ندوۃ العلماء کی شش سالہ کارروائیوں کو دیکھنا چاہیے کہ اُسے ان مقصدوں کے حاصل کرنے میں کہاں تک کامیابی حاصل کی ہے۔

”پہلا مقصد صلاح نصاب و طریقہ تعلیم ہے“ آپکو معلوم ہو کہ جس چیز کی صلاح کا خیال ندوۃ العلماء کے ارکان کو پیدا ہوا تھا وہ انصاف پسند نگاہوں میں کیسا ضروری مگر عام طور پر کتنا بڑا حرج

سمجھا جاتا تھا جسکے سامنے خیانت مجرمانہ کی کوئی حقیقت نہیں تھی مگر ندۃ العلماءؒ کے نفیست قوت کے ساتھ اپنا خیال ظاہر کیا اور صرف خیال ہی ظاہر نہیں کیا بلکہ اسکی علمی کوشش شروع کی اور نہایت شہانت اور سنجیدگی کے ساتھ ہندوستان کے نامور اور معزز علما کی رائیں اسکے متعلق حاصل کیں جس میں جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد۔ مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی۔ مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی۔ مولانا محمد فاروق صاحب چریا کوٹی کی رائیں اور تجویزین شامل ہیں ان سب حضرات نے ندۃ العلماءؒ کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا کہ نصاب مروجہ قابل اصلاح و ترمیم ہے گو جزئیات میں کچھ اختلاف باقی رہا جسکو دور کرنے کے لیے کئی بار خاص علما کی مجلسین منعقد ہوئیں سب سے بڑی مجلس رجب سہ ماہی ہجری ۱۳۸۸ء منعقد ہوئی تھی جس میں مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی۔ مولانا محمد فاروق صاحب چریا کوٹی اور اکثر مدارس اسلامیہ کے مدرسین موجود تھے۔ اُسے تمام تجویزوں پر غور کرنے کے بعد نصاب بنایا اُسکی نقلیں علما کو بھیجی گئیں اور پھر اُن سے رائیں لی گئیں یہاں تک کہ درجہ ابتدائی کا نصاب جو بالفعل دارالعلوم میں جاری ہے تجویز کیا گیا۔

اس نصاب میں جو خوبیاں ہیں وہ دیکھنے کے متعلق ہیں سب کا بیان کرنا مشکل ہے تاہم بعض خصوصیتیں میں ظاہر کرتا ہوں (۱) یہ کہ اسکی مدت خواندگی صرف تین سال کی ہو اگر دس برس کے سن کا لڑکا اسکو شروع کرے تو تیرہ برس کے سن تک وہ فارغ ہو کر انگریزی پڑھ سکتا ہو (۲) یہ کہ ہمیں کتابیں ہر فن کی بہت کم رکھی گئی ہیں مگر ایسی کتابیں انتخاب کی گئی ہیں جنکے پڑھنے سے استعداد بھی بڑھے اور مسائل کا استیباب بھی ہو جائے (۳) یہ کہ سہ سالہ خواندگی کے بعد عربیت اس قدر ہو جائیگی کہ فارغ شدہ طالب العلم عربی کھنے پڑھنے پر بخوبی قادر ہوگا (۴) یہ کہ اسی مدت میں حدیث۔ فقہ۔ فرائض۔ اخلاق اور عقائد کے معلومات بقدر ضرورت حاصل ہو جائیں گے اور کلام مجید کا ترجمہ بے تکلف کر سکے گا

(۵) یہ احساب اربعہ متناسبہ و حساب تجارت تک اقلیدس کا پہلا مقالہ اور خبر افیہ عالم اور تاریخ الخلفاء بھی طے ہو جائے گا جو ایسے طلباء کو جو اسکے بعد انگریزی پڑھنا چاہیں گے بہت مدد دیگا۔ اور جو تجارت وغیرہ میں اپنی زندگی بسر کرنا چاہیں اُنکے واسطے دینی و دنیوی معلومات کا ذخیرہ ہوگا۔

صاحبو! اگرچہ اکثر نیکہ کلی مدارس اسلامیہ میں جواب تک قائم ہو چکے ہیں بعینہ وہ نصاب قائم نہیں رکھا گیا جو حضرت ملا نظام الدین قدس سرہ کا ترتیب دیا ہوا ہے اور اس حیثیت سے وہ بھی جدت کا دعویٰ کر سکتے ہیں مگر یہ عجیب لطفت کی بات ہو کہ ان مدارس کے بانیوں اور مہتمموں نے نصاب کو زمانہ حال کی ضرورتوں کے موافق کرنے کی جگہ پراسکو اور پیچھے ہٹا دیا ہو اگر وہی نصاب جو ملا صاحب کا بنایا ہوا ہو بدن ان چیزوں کے آمیزش کے رکھا جاتا جو بعد میں اضافہ کی گئی ہیں اور اُنکی جگہ کچھ بچا لجاتی جس سے مدت خواندگی میں بہت معقول کمی ہوتی اور کس قدر وقت بکرا آمد چیزوں میں صرف کیا جاتا تو کچھ مضائقہ تھا مگر اُنھوں نے ایسا نہیں کیا اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ نصاب تعلیم میں سہولت پیدا کرنے کی جگہ کس قدر مشکلات بڑھا دیے گئے ہیں اِسی کا نتیجہ ہو مدت خواندگی اور بھی بڑھ گئی، ہاں اس وجہ سے وہ لوگ جو اپنی اولاد کو دینی و دنیوی دونوں قسم کی تعلیم دلانا چاہتے ہیں اپنے مقصد میں ناکامیاب رہتے ہیں۔ مذکورہ علما نے ان سب باتوں پر لحاظ کر کے نصاب مرتب کیا ہو۔

اس نصاب کے اس زمانے کی ضرورتوں کے موافق ہونے کا اس سے صحیح اندازہ ہو سکتا ہو کہ اسکونے خیال کے لوگوں نے دل سے پسند کیا ہے۔ میں اسکی شہادت میں نواب محسن الملک بہادر کی ایک تحریر کا اقتباس کرتا ہوں جس سے بہتر کوئی شہاد نہیں مل سکتی نواب صاحب لکھتے ہیں

”میں اس بات کے بیان کرنے سے خوش ہوں کہ اس مدرسے میں درجہ ابتدائی کا نصاب جو رکھا گیا ہے اس میں صرف تقلید پورانے

مدارس کی بنین کی گئی بلکہ ضروری اور مفید اصلاح کے بعد نصاب تعلیم قائم کیا گیا ہو اور جو شخص عربی کے مدارس اور اُنکے طریقہ تعلیم سے واقف ہو وہ سمجھ سکتا ہو کہ نہایت خوبی سے موجودہ نصاب میں اصلاح کی گئی ہے۔

طریقہ تعلیم کی اصلاح ایسی چیز بنین ہے جو صرف کاغذ و نون پر لکھ دینے سے ہو سکے اسکا مدار زیادہ تر عملی کارروائی پر ہے ندوۃ العلماء نے یہی خیال سے پہلے یہ بات چاہی تھی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ میں طریقہ تعلیم کی اصلاح کی جائے اور طلباء کی تربیت کا بھی انتظام ہو مگر چند دنوں کے بعد معلوم ہو کہ ہتھمیں مدارس اسکو آسانی سے منظور بنین کرینگے جب تک اُنکو کامیابی کے نمونے نہ دکھائے جائیں اس خیال سے دارالعلوم کے قائم کرنے کی تجویز کو جو ہنوز انکے دماغوں میں چکر کھا رہی تھی قوت ہو گئی اور ۱۳۱۳ھ کے جلسے میں یہ تجویز منظور ہوئی اور ۱۳۱۶ھ میں ضرورت پر نظر کر کے دارالعلوم کے ابتدائی درجے کا افتتاح کیا گیا۔ اس دؤر میں برس کے عرصے میں جو کامیابی ہوئی ہے اسکا اندازہ مجباً امتحانات سے ہو سکتا ہے اور نیز ایسے قابل حضرات کی شہادت پیش کیجا سکتی ہے جسے جبراً ملک کو پورا اطمینان ہو سکتا ہے اور میں اُنکو دارالعلوم کے رپوٹ میں آپکے سامنے پیش کر دینگا اسوقت میں صرف دو صاحبوں کی تصدیق پر اکتفا کر دینگا کہ جلسہ صوبہ بہار کا ہر شخص واقف ہو۔ ذاب بہادر مولوی سید امیر خان صاحب سی آئی اے پریسیدنسی مجسٹریٹ کلکتہ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لا این دونوں نے دارالعلوم میں تشریف لیا کہ طلباء کے حالات کو مجھ میں خود ملاحظہ کیا ہو اور انکی قابلیت اور استعداد کو ہر حیثیت سے جانچا ہو آپا نہیں سے دریافت کیجئے کہ وہ کس چیز سے متاثر ہو کر واپس تشریف لائے ہیں۔ صاحبو! ندوۃ العلماء کی چند روزہ کوشش کا ایک غیر محسوس مگر نہایت مفید اثر ملک میں اور پھیل چکا ہے جو ہماری کامیابی کا بہت بڑا ثبوت ہو اور وہ ملک و قوم کی گزشتہ اور

موجودہ حالتوں پر غور کرتے سے معلوم ہوگا کہ ایک مدت سے عربی علوم اور فنون کی کیا  
 حالت ہو باوجودیکہ جا بجا مدارس عربیہ قائم ہیں اور ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ شہر نئے  
 گذر کر قرون میں بھی جاری ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ روپے سے زیادہ قومی چندوں کے  
 ذریعے سے مسلمانوں کا اپنا صرف ہو رہا ہے مگر روز بروز علوم مندرس ہوتے جاتے  
 ہیں اور جب قدر مدارس کھلتے ہیں اُس قدر مسلمانوں کی توجہ انکی طرف سے ہٹتی جاتی ہے اور  
 لطف یہ ہو کہ جو حضرات اس مدارس کے بانی اور مہتمم ہوتے ہیں اور پیش قرار چندوں سے  
 مدد دیتے ہیں وہ خود اپنی اولاد کو مدارس اسلامیہ میں تعلیم دلانا پسند نہیں کرتے ہی وجہ  
 ہو کہ ان مدارس میں اس ملک کے لڑکے بہت کم تعلیم پا رہے ہیں۔ تمام طلباء تقریباً غیر ملکوں  
 کے باشندے ہیں جو فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے ضروریات زندگی کے پورا کرنے  
 میں ایسے مصروف ہو جاتے ہیں جس سے نہ اس ملک کو فائدہ پہونچا سکتے ہیں نہ اپنے  
 ملک کے کام کے رہتے ہیں اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ مدارس کیا باعتبار  
 نصاب درس کے اور کیا باعتبار طریقہ تعلیم و تربیت کے اس اصول پر قائم ہیں  
 ہوئے جس سے لوگوں کو فائدہ پہونچ سکے ورنہ اہل اسلام کو ان سے ہٹنے کی کوئی وجہ  
 نہیں تھی۔ مسلمانوں کے ہاتھ سے سب چیزیں نکل گئیں مگر ابھی تک خدا کے فضل سے  
 مذہب اور مذہب کا احترام انکے دونوں میں باقی ہے وہ اس بات کے خواہشمند  
 ہیں کہ انکی اولاد کو اس طریقے سے تعلیم دی جائے جس سے مذہب کا رنگ بھی اپنا  
 چمٹے اور وہ دنیا میں بلند نظری کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں اسی واسطے وہ مدارس  
 قائم کرتے ہیں روپیہ صرف کرتے ہیں مگر نمونہ تعلیم کو اپنی مرضی کے موافق نہ پا کر اس سے  
 خود ہٹ جاتے ہیں بہر حال کوئی سبب ہو واقعات یہ ہیں کہ باوجود مدارس اسلامیہ کے  
 جا بجا قائم ہونے کے علوم عربیہ مندرس ہوتے جاتے ہیں اور اگر چند دنوں چالیت  
 قائم رہتی تو خطرناک حد تک پہونچ جاتی مگر ندوۃ العلماء کے قائم ہونے اور مسودہ دار العلوم کے



شائع ہونے سے مہتممین مدارس قدیمہ نے جنبش کی اور اپنی حد سے ہٹے بعضوں نے اپنے نصاب اور طریقہ تعلیم میں بہت کچھ اصلاح کر لی ہو اور بعضوں نے از سر نو جدید طریقہ سے مدارس کھول دیے ہیں چنانچہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے حمید یہ کا افتتاح کیا اور انجمن نعمانیہ لاہور نے اپنے مدرسے کے قواعد میں کم و بیش ترمیمیں کی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ مدرسہ عربیہ دیوبند کے مہتممین نے (جو ہندوستان کے مدارس عربیہ میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے) اسکواہ العلوم بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ مدرسہ امدادیہ دہلی کے ایک حد تک اپنی تجویز کو وسیع پیمانے پر قائم کر لیا ہو اور انھیں اصول پر چلنا چاہتا ہے جو ندۃ العلماء نے قائم کیے ہیں۔ مدرسہ اسلامیہ فتحپور کے بانی اور مہتمم یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مدرسے میں دارالعلوم کے ماتحت اسکے نصاب اور قواعد کی پابندی کے ساتھ دارالعلوم کی ایک شاخ کھولیں۔ اگرچہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ حضرات اپنے ارادوں میں کہاں تک کامیاب ہونگے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ یہ انگ انگوں ندۃ العلماء کی اٹھان سے پیدا ہوئی ہے اور یہ ہماری کامیابی کی بہت بڑی دلیل ہو اور ہم نہایت سچے دل سے اس بات کی تمنا ہیں کہ وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوں چشم مارو شن دل ماشاد۔

**دوسرا مقصد** اور نہایت عمدہ مقصد ندۃ العلماء کا اتفاق اور رفع نزاع باہمی ہے مگر آپ جانتے ہیں کہ جیسا یہ عمدہ اور ضروری مقصد ایسی ہی ایسی عملی کارروائی دشوار ہو ندۃ العلماء نے جب وقت اسکا نام لیا اُسی وقت سے غلط فہمیان پیدا ہونے لگیں اور بعض لوگوں کی ناعاقبت اندیشی سے رفتہ رفتہ مخالفت کا ایک طوفان بے تیزی برپا ہو گیا مگر ندۃ العلماء نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے ایسی کوشش جاری رکھی اور سچا اسکے کہ اسے دست و گریبان ہو جاتا اُسے انکی تمام مخالفتوں کو بے پروائی کی نظر سے دیکھا کیونکہ اسنے پہلے ہی اس بات پر غور کر لیا تھا کہ جن اصلاحوں کے وہ خواہشمند ہیں وہ اصلاحیں نہیں ہیں بلکہ ان لوگوں کی غلط فہمی یا ناعاقبت اندیشی کے مٹانے میں ندۃ العلماء

اس طرز و سلوک سے ملک کے سنجیدہ خیال لوگوں نے اس کو دل سے پسند کیا اور اس کی قبولیت بڑھ گئی اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ندوۃ العلماء کی یہ کارروائی نہایت دانشمندانہ اصول پر مبنی تھی جو بجائے خود اس مقصد کی عملی کارروائی ہے۔

مگر میں اس سے قطع نظر کر کے ایک ایسے امر کی طرف آپ کا خیال رجوع کرانا چاہتا ہوں جس سے آپ کے ذہن نشین ہو جائے گا کہ ندوۃ العلماء خود اس مقصد کی عملی کارروائی اور اپنے دعوے کی آپ دلیل ہے ۴ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان میں جس قدر باہمی نزاعیں مسلمانوں میں برپا ہوتی ہیں اور رفتہ رفتہ فوجداری اور مقدمہ بازی اور آخر کو فریقین کی تباہی پر انکا خاتمہ ہوتا ہے انکی بنیاد زیادہ تر فروعی اختلافات پر ہوتی ہے اور یہ اختلافات علما سے شروع ہوتا ہے اسکے بعد انکے ارادتمندوں میں درجہ اختلاف اور مخالفت میں فرق نہیں کر سکتے منازعت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس نوبت تک پہنچ جاتی ہے کہ خود انکے مقتداؤں کا ان پر قابو نہیں باقی رہتا اگر ابتداء ہی سے اختلاف حد اختلاف سے متجاوز ہو کر باز پھر عوام نہ بنتا تو اسکی نوبت نہ آتی۔

یہ بھی آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ علما کا باہمی اختلاف جو مناظرے کی حد سے کبھی نکل کر مجادلہ کا برے تک پہنچ جاتا ہو اسکا اصلی سبب یہ ہو کہ اب تک علما کی جماعت میں ربط و اتحاد کا کوئی خاص سلسلہ نہ تھا جسکی وجہ سے ایک کو دوسرے کے حالات اسکے خیالات اسکی پاکبازی اور تدبیر سے واقفیت نہیں تھی اور فطرت انسانی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی حالتیں مخالفت کی ایک صورت مثالی ذہن میں آجاتی ہے اور ان اوصاف غیر واقعہ سے اسکو متصف مان لیا جاتا ہو جنکی بنائشی سنائی باتوں پر ہوتی ہے اور اسکے خیال سے نفرت اور وحشت کا مادہ پیدا ہوتا ہو اور فروعی اختلاف پر خیالی ضمیمہ لگا کر مخالفت کی بنیاد قائم کر دی جاتی ہے۔ اب کہاں ہو وہ خیر القرون حسین معمولی سے معمولی باتوں میں بھی ہوتا

و درایت کے حصول کا برتاؤ کیا جاتا تھا لیکن جب ندوۃ العلماء ہر سال اس قدر پاکیزہ مشرب اور بلند خیال علما کو جتنے کہ اس وقت مجتمع ہیں اور آپ انکی زیارت کو آنکھوں کا سرمہ بناتے ہیں ایک جگہ جمع کرتا ہے اور ایک جگہ مجتمع ہونے سے انکو تبادلہ خیالات کا موقع ملتا ہے تو ناممکن ہے کہ ایک کو دوسرے سے وحشت و نفرت پیدا ہو اور انکا باہمی اختلاف لغت کی حد تک پہنچے اور وہ اس بات کو جائز رکھیں کہ انکے ارادت مند دوسرے کی تزییل و تذلیل کے درپے ہوں میں اسکو حصول موضوعہ کے طور پر آپسے منوانا نہیں چاہتا بلکہ اسکو واقعات سے دکھا سکتا ہوں مگر چند واقعے بیان کر کے آپ کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا صرف وہ واقعے بیان کروں گا جو آپ کے صوبے یا اسکے قریب قریب کے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ چند سال پیشتر مولوی امانت اللہ صاحب غازی پوری اور مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب آروی کے باہم کیسی شرمناک نزاعیں برپا تھیں جنکی وجہ سے فوجداریان ہوئیں۔ مقدمہ بازیاں ہوئیں مسجدین تقسیم کی گئیں اور ان دونوں کا ایک جگہ جمع ہونا دشوار ہو گیا۔ مگر ندوۃ العلماء کے دوسرے سالانہ جلسے میں جب یہ دونوں صاحب تشریف لائے اور جس مقصد سے آئے تھے اسکو خوب سمجھ لیا تو نہایت آسانی کے ساتھ ہزاروں آدمیوں کے سامنے دونوں نے معافہ کیا اور تلافی مافات ایسی خوبی سے کی کہ پھر نفس و سپین تک مولوی امانت اللہ صاحب مرحوم و مغفور نے اور اب تک مولوی محمد ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ان شرمناک ہنگاموں میں پڑنا پسند نہیں کیا لیکن اہو کہ اس واقعے کو شخصی واقعہ قرار دیا جائے مگر جو لوگ ان حضرات کے وسعت اثر سے واقف ہیں اور آپسے زیادہ کون واقف ہو سکتا ہے وہ اس بات کو باور کر سکتے ہیں کہ یہ معافہ دو آدمیوں کا معافہ نہ تھا بلکہ لاکھوں کا جو صرف ندوۃ العلماء کی برکت ہے۔

میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ یہ اتفاق باہمی بے اثر نہیں رہا نہ وہ اب اگلی سے نزاعیں ہیں نہ فوجداریان نہ مقدمہ بازیاں اگر دو ایک جگہ مقامی خصوصیتوں کی

وجہ سے جنگِ جمل کی نوبت آ جاتی ہے تو وہ بہت جلد فرو ہو جاتی ہے اور امید ہے کہ جسوقت ہمارے علمائے کرام اور مشائخِ عظام جنکی نورانی صورتیں اس جلسے کو روشن کر رہی ہیں اور نیز وہ بھی جو اس جلسے میں تشریف نہیں لاسکے جب اپنے اپنے حدودِ اثر میں اس باتکا لحاظ رکھینگے تو ان ہنگاموں کا ذکر بھی آپ نہ سنیں گے۔

مگر صابو ! ندوۃِ اہلما نے اپنے مقاصد کے وسیع دائرے سے امورِ سیاسہ کو مطلقاً باہر رکھا ہے اور یہ اسکے دستورِ عمل ہی کا جزو نہیں ہے بلکہ اسنے اپنی شش سالہ کارروائی سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اسکے قول اور عمل میں کچھ تفاوت نہیں ہو۔ ندوۃِ اہلما کے ارکان اس بات کو اچھے طور پر سمجھتے ہیں کہ اہل اسلام کے ترقی کرنے میں جو چیز خارج ہے وہ جہالت اور نا اتفاقی ہے اسی وجہ سے انھوں نے یحییٰ نوٹکو پیش نظر رکھ کر اپنی کارروائی کا آغاز کیا ہے اور اس سے ناواقف نہیں ہیں کہ وہ اپنی ترقی کی رفتار کو صرف حکومت کے سائے میں بڑھا سکتے ہیں اور گورنمنٹ کی مہربانی سے جو امن و آزادی انکو حاصل ہوئی ہے اس سے اُسیوقت فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جبکہ وہ امورِ سیاسہ سے علیحدہ رہ کر کارروائی کریں۔

جناب صدر انجمنِ ارکان ندوۃِ اہلما ! اگرچہ میں نے ندوۃِ اہلما کے مقاصد سے بہت اختصار کے ساتھ بحث کی ہے لیکن مجکو اندیشہ ہے کہ میں نے آپکا زیادہ وقت لیا اسواسطے اب میں اسکی کارروائی بابت سا گزشتہ کے آپکے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سا گزشتہ میں شاہجہانپور کا جلسہ جس کا میا بی کے ساتھ ہو چکا ہے، اسکی روداد چھپوا کر شائع کر دی گئی ہے۔ اس جلسے میں صرف دو تجویزیں منظور ہوئی تھیں اول یہ کہ شاہجہانپور کی گورنمنٹ اسکول میں تعلیمِ دینیات کا انتظام کیا جائے دوسرے یہ کہ نواب محسن الملک نے علیگڑھ یونیورسٹی کا خاکہ بغرضِ مقصود بھیجا ہے وہ چند اہل الرائے کے پیر کیا جائے تاکہ وہ غور کر کے

تعمیل تجویز  
منظور شدہ

ایسا نصاب مرتب کر دین جو مسلمانوں کے دینیات و علوم مشرقیہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے طور پر حادی ہو اور بعد تجویز اس نصاب کو جلسہ انتظامیہ میں پیش کر دین اور جلسہ انتظامیہ بعد غور و بحث کے جو امر طے کرے وہ نواب محسن الملک کے پاس بجانب ندوۃ العلماء بھیجائے پہلی تجویز کی تعمیل جس خوبصورتی کے ساتھ ہوئی ہے اسکا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں کہ اس تجویز کے منظور ہونے کے بعد مولوی شاہ عبدالواحد خاں نصاب میں اضافہ کیا اور اس کا کام کے لیے ایک سو چالیس روپیہ سالانہ منافع کی جائداد اپنی جائداد موقوفہ سے علیحدہ کر کے ندوۃ العلماء کے سپرد کر دی اور ندوۃ العلماء نے اسکا انتظام سنبھال لیا۔ شاہ جہانپور کی ذمہ داری میں دیا اور اس نے ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بعد خط و کتابت و اکثر سرشتہ تعلیم کے گورنمنٹ اسکول میں تعلیم دینیات کی شاخ کھول دی اور مولوی محمد صاحب شاہ جہانپوری کو اس کام کے لیے مقرر کیا چنانچہ وہ اب تک جاری ہے اور اس کی یہ کارروائی دوسری انجمنوں کے لیے قابل تقلید ہے۔ دوسری تجویز کی تعمیل اب تک نہیں ہوئی اور اسکا بڑا سبب یہ ہو کہ دینیات اور علوم مشرقیہ کا نصاب بنانا اس بات پر موقوف ہو کہ یونیورسٹی کے متعلق جو امور حامیان یونیورسٹی کے نزدیک زیر بحث ہیں طے ہو جائیں تاکہ وقت اور فرصت کے لحاظ سے نصاب مرتب کیا جائے۔

### جلسہ انتظامیہ

جلسہ شاہ جہانپور کے بعد سال زیر بیان میں چار جلسے انتظامیہ مختلف اوقات میں منعقد ہوئے اور ہمیں زیادہ تر دارالعلوم کے نصاب درس طریقہ تعلیم نظم و نسق دارالاقامہ۔ انتخاب مدرسین اور قواعد داخلہ طلباء وغیرہ پر غور و فکر کیا گیا اور انتظام میں خوش اہلونی پیدا کرنے کے متعلق تدبیریں سوچی گئیں جنکو آپ دارالعلوم کی رپورٹ میں مفصل پائیں گے بیان پر صرف چند امور مہمہ کا ذکر کرنا مناسب ہو۔

(۱) سب سے پہلا کام اس جلسے نے یہ کیا کہ مولانا محمد فاروق صاحب عباسی چراکوٹی

کو مدرس اول مقرر کیا جو تبحر علمی وسعت معلومات اور طریقہ تعلیم میں نہایت بلند پایہ رکھتے  
 ہیں (۲) طلباء کے حفظ و صحت کی نگرانی اور علاج کے لیے حکیم غور شید علی صاحب لکھنوی کو  
 تکلیف دی جو دس سے کے قریب رہتے ہیں حکیم صاحب نے اس خدمت کو بلا معاوضہ منظور  
 فرمایا اور ازراہ ہمدردی کے روز ایک بار اور ضرورت کے وقت کئی بار دارالعلوم میں  
 تشریف لاتے ہیں (۳) دارالعلوم کے انتظام کے لیے ایک کارکن کمیٹی مجلس دارالعلوم کے  
 نام سے قائم کی جس کے ممبران انتظامیہ میں سے وہ حضرات منتخب کیے گئے جو دارالعلوم  
 کی خدمت میں اپنی اوقات کا اکثر حصہ صرف فرماتے ہیں (۴) مجلس دارالعلوم کے قواعد  
 بنائے جو چھپوا کر شائع کر دیے گئے ہیں (۵) جایادہای موقوفہ کے متعلق قانونی کارروائی  
 واسطے ناظم ندوۃ العلماء کی طرف سے جو جائیداد موقوفہ کے متولی ہیں مولوی مسیح الزمان خان  
 صاحب رئیس شاہجہانپور مولوی عبدالواجد خاں صاحب رئیس شاہجہانپور مولوی عبدالحی  
 صاحب وکیل چنڈوسی مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری اور مولوی غلام محمد صاحب  
 ہوشیارپوری کو مختار مقرر کر دیا گیا (۶) مولوی مسیح محمد صاحب نائب لکھنوی کو محاسب  
 قرار دیا گیا تاکہ وہ ہفتہ وار حساب کو جانچا کریں (۷) یہ تجویز منظور کی گئی کہ دارالعلوم میں  
 زبان انگریزی کی بھی تعلیم دی جائے اور اسکا خاکہ ایسا بنایا جائے جس سے یہ معلوم ہو  
 کہ دارالعلوم میں ایسی تعلیم کس طریقہ سے ہو سکے گی۔

اس بیان سے آپ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ اجلاس عام کے بعد ارکان  
 ذمہ دار اپنے اپنے گھروں میں جا کر بیٹھ ہی نہیں رہے بلکہ ندوۃ العلماء کی خدمتوں میں  
 انھوں نے اپنی اوقات کا بہت بڑا حصہ صرف کیا ہو۔

کارروائی مجلسہای ماتحت کی کارروائی بیان کرنے سے پہلے یہ بتادینا ضروری  
 ہو کہ اب تک ایکس مقامون پر معین اللہ وہ کے نام سے ماتحت  
 ندوۃ العلماء کی مجلسین قائم ہو چکی ہیں مگر افسوس ہو کہ انہیں سے بہت سی

کارروائی  
 مجلسہ ماتحت

مجلسین دوسری انجمنوں کی طرح خاموش ہیں بلکہ بعضوں کا وجود صرف صفحہ کا غنہ پر رکھا ہے اور بعضوں کی کارروائی صرف اسی امر تک محدود ہے کہ اجلاس ندوۃ العلما سے پیشتر اعلان و اشتہارات وغیرہ کی اشاعت میں کچھ مدد دیں۔

جو انجمنیں اپنی کارروائی مسلسل جاری رکھتی ہیں اور جنھوں نے سال زیر بیان میں ندوۃ العلما کو مدد دی ہے ان میں سب سے زیادہ قابل ستائش (۱) شملہ کی معین اللندہ ہے اس نے مثل سال گذشتہ کے سال زیر بیان میں بھی بہت بلندی پر اپنی کارگزاری کا اظہار کیا ہے اور مختلف وقتوں میں سیکرٹون روپیہ وصول کر کے دفتر میں روانہ کیے ہیں اس میں مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی کی بیش بہا خدمت کو بہت کچھ دخل ہو جاوے انجمن کے معزز رکن ہیں۔ مولوی صاحب مدد و روح نے اپنی عالی حوصلگی سے اس بات کو بھی منظور کیا ہو کہ اسکول کی بڑی تعطیل میں ندوۃ العلما کی جس قسم کی خدمت اُن سے لیجائے انجام دینگے چنانچہ جس مدرسے سے انکو تعلق ہے اسکے بند ہونے کے بعد انھوں نے ناظم ندوۃ العلما کی خواہش کے موافق پنجاب کا دورہ کیا آپ شکر متعجب ہونگے کہ ماہ رمضان میں جبکہ ہم اپنے گھر دن میں آسائش کے ساتھ بسر کرتے تھے پنجاب کا گشت لگا رہے تھے اور لطف یہ ہو کہ مولوی صاحب کی شادی کو پندرہ دن سے زیادہ نہ گذرے ہونگے کہ انکو یکایک دورے کے لیے نکلنا پڑا اور انھوں نے کچھ حق خدمت نہیں لیا میرے نزدیک وہ تمام ارکان کے دلی شکر یے کے مستحق ہیں۔ ہماری اقبال مندی کے زمانے میں اسکی مثالیں کثرت سے مل سکتی تھیں مگر اب ایک بھی نہیں۔ (۲) معین اللندہ شاہجہانپور کے جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں ۱۶- اکتوبر ۱۹۹۹ء کو گورنمنٹ اسکول شاہجہانپور میں تعلیم و دنیا کی شلخ کا افتتاح کیا اور مولوی شاہ عبدالواحد صاحب رئیس شاہجہانپور و صدر انجمن معین اللندہ کی فیاضی سے مولوی محمد باصر صاحب کو معلم و دنیا تقرر کیا حقیقت یہ ہے کہ اس انجمن کی کارروائی قابل تقلید ہے اگر انجمن ہائے

اپنے اپنے ضلاع میں اسکا انتظام کریں تو مسلمانوں کو معتد بہ فائدہ پہنچ سکتا ہو۔  
 (۳) معین اللہ وہ بانکی پور و پٹنہ نے سال زیر بیان میں جو خدمتیں کی ہیں انھیں کا یہ  
 نتیجہ ہے کہ آج ہزار ہا مسلمان اس وسیع مکان میں مجتمع ہیں اور صد ہا علمائے کرام و شاہ  
 عظام کے انفس متبرکہ سے مستفید ہو رہے ہیں انکی میزبانی کے لیے کئی ہزار روپے  
 جمع کیا اور اپنے صرف سے ضلع مظفر پور و درہنگہ میں دو عطر و انہ کیسے تاکہ ندوۃ العلماء  
 مقاصد لوگوں کے دلنشین کر کے جا بجا مجلسہای ماتحت قائم کریں چنانچہ مولوی عبدالغفور  
 صاحب دانا پوری کی کوشش سے کئی مقاموں پر جلسیں قائم ہو چکی ہیں۔

(۴) معین اللہ وہ اسلام پور نے بھی سال زیر بیان میں ندوۃ العلماء کے مقاصد و فوائد کی  
 اشاعت میں سرگرمی کے ساتھ کوشش کی ہو اور میں نہایت خوشی سے اس بات کے  
 ظاہر کرنے پر آمادہ ہوں کہ اسکے سکریٹری مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب ٹیٹل اسلام پور  
 کی کوشش سے اس فوج میں ندوۃ العلماء کا اثر بہت زیادہ پھیل گیا ہے اور ایک حد تک  
 ندوۃ العلماء کو مالی مدد بھی حاصل ہوئی ہے۔

علاوہ ان ارکان اربعہ کے انجمنہای معین اللہ وہ امرتسر، کرنال، پانی پت بھلورا اور وزیر آباد  
 نے بھی چندہ رکنیت کی فراہمی اور اشاعت مقاصد میں کم و بیش توجہ کی ہو۔

سال زیر بیان میں صرف ضلاع روہیلکھنڈ میں دو فودروانہ کیے گئے سب سے پہلے بریلی وفد بھیجا گیا ہمیں خود ناظم ندوۃ العلماء اور مددگار ناظم و دیگر ارکان  
**دورہ فود** انتظامیہ شریک ہوئے تھے اس وفد کا خیر مقدم روسائے بریلی نے دلی مسرت کے ساتھ  
 کیا اور اگرچہ اثنائے قیام بریلی میں بہت زیادہ چندہ وصول نہیں ہوا مگر مسلمانان بریلی  
 اسکے جلسوں میں بہت دلچسپی سے شریک ہوئے اور انھوں نے مختلف طریقوں سے ہمدردی  
 کا اظہار کیا۔ جناب شاہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ نیاز احمد صاحب  
 چشتی نظامی اگرچہ اپنی معذوری کی وجہ سے جلسوں میں تشریف نہیں لائے مگر ایک موقع پر



انھوں نے ندوۃ العلماء کے مقاصد کے ساتھ بہت ہمدردانہ لہجے میں اتفاق ظاہر کیا اور اسکی کامیابی کے لیے دعا فرمائی۔

یہی وفد بریلی سے چند دوسری گیا۔ چند دوسری ایک بہت چھوٹا مقام ہے مگر مولوی عبدالحی صاحب بریلوی وکیل چند دوسری کی توجہ سے اسنے توقع سے زیادہ کامیابی حاصل کی صاحب کلکٹر بہادر مراد آباد کی عنایت سے ٹون ہال میں اسکا جلسہ قرار پایا تھا اور سین سکریٹری صاحب و وائس چیرمین مینو سبیل بورڈ بھی شریک تھے اس جلسے میں علاوہ معمولی چندے کے ایک دوکان سات سو روپے قیمت کی وقف ہوئی اور سب سے زیادہ پر لطف نواب محمد حسین خان صاحب رئیس مراد آباد کا چندہ تھا نواب صاحب مدوح جس گھوڑے پر شرکت جلسہ کے لیے تشریف لائے تھے اُسکو ویسے ہی کسا کسا یا چھوڑ کر پیادہ پا چلے گئے اور گھوڑا دارالعلوم کی امداد کے لیے فی سبیل اللہ نذر کر دیا۔

چند دوسری سے فارغ ہو کر یہ وفد تحریک نواب دقار الملک بہادر کے امر و ہے گیا یہاں بھی جلسہ ہوئے اور گیارہ سو روپے سے زیادہ چندہ جمع ہوا۔ اسکے بعد آئولہ شاہ آباد اور بعض بعض قصبات شاہجہانپور میں دورہ کرنے کا خیال تھا مگر گرمی نے ارکانِ مذکور ایسا بدحواس کر دیا کہ امر و ہے پونچکر غلاتین شروع ہو گئیں اسوجہ سے یہیں سے دورہ ختم کر دیا گیا۔ البتہ ندوۃ العلماء کی جانب سے پنجاب کی دو معزز انجمنوں کی شرکت کے لیے سفارت بھیجی گئی انجمن نعمانیہ لاہور کی شرکت کے لیے مولوی غلام محمد صاحب شہار پوری اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی شرکت کے لیے مولوی عبدالحمد صاحب فرنگی محلی اور مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی بھیجے گئے۔

آپ کو معلوم ہے کہ جب غازی پور ندوۃ العلماء کا وفد بھیجا گیا تھا اسوقت مولوی محمد شریف صاحب وکیل نے اپنا بنگلہ چار ہزار روپیہ کی قیمت کا دارالعلوم کے واسطے وقف کر دیا تھا اور یہی

انتظام جایداد  
موقوفہ

اپنا قبضہ اس سے اٹھا کر ارکان معین الندوہ غازی پور کو قبضہ دلادیا تھا معین اللندوہ نے اس مکان میں دُپٹی افضل الحق صاحب کو بکرایہ لیسہ ماہوار کے ٹھہرا دیا تھا مگر چونکہ اس بنگلے میں صہیل نہیں تھا اور بنگلے کے شکست درخت کی مرمت کی بھی ضرورت تھی اس واسطے متولیان وقف اسکا کرایہ صہیل کے بنانے اور شکست درخت کی مرمت میں صرف کرتے رہے۔ ایک سال کے بعد مولوی محمد عثمان صاحب سکرٹری معین الندوہ کا انتقال ہو گیا۔ اس خبر کے معلوم ہوتے ہی مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پور غازی پور بھیجے گئے مولوی صاحب کی کوشش سے معین اللندوہ کا جلسہ ہوا اور بجائے مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم کے مولوی امین اللہ صاحب وکیل اسکے سکرٹری اور بجای مولوی شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کے مولوی ابوالخیر صاحب صدر نشین قرار دیے گئے۔ مگر مولوی محمد عثمان صاحب کے انتقال کر جانے سے تعمیر و مرمت کا حساب نہیں مل سکا دُپٹی صاحب مذکور کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ انکا کچھ روپیہ فضل صرف ہو چکا ہے بعد اداے روپیہ کے دُپٹی صاحب بنگلہ سے اٹھ گئے اور مولوی محمد شریف صاحب وکیل نے اسکو کرائے پر لے لیا اسوقت سے اب تک طبعاً بابت کرائے کے ندوۃ العلماء کو وصول ہو چکے ہیں مگر منور اسکا حساب مکمل نہیں ہے۔

(۲) ایک جایدا اورنگ آباد ضلع گیا میں مولوی محی الدین صاحب سب ڈویژنل افسر کی توجہ سے وقف ہوئی تھی جس میں مقامی ضرورتوں کو نکال کر ایک حصہ دارالعلوم کے واسطے رکھا گیا تھا مگر دُپٹی صاحب مدوح کے تبدیل ہو جانے سے اسکی کارروائی ناتمام رہ گئی اور کچھ جھگڑے بھی شروع ہو گئے اس سال پھر کوشش کی گئی ہے اور مولوی عبدالرحمن صاحب وکیل و سکرٹری معین الندوہ نے اُمید دلائی ہے کہ جلد اسکی کارروائی ہو جائے گی۔

(۳) شاہجا پور میں جو جایدا دین وقف ہوئی ہیں انکی فہرست روداد سال ششم کے

ساتھ میں شائع کر چکا ہوں انکے متعلق اس وقت صرف اس قدر ظاہر کرنا ہے کہ انہیں صرف مولوی مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجامپور کی جائداد موقوفہ اور ملک سخاوت علیخان صاحب کی جائداد موقوفہ کی تکمیل ابھی نہیں ہوئی اور باقی سب جائیدادوں کی دستاویزیں مکمل ہو چکی ہیں اور انکا دخلخارج بھی ہو گیا ہے دستاویزیں ابھی تک مولوی مسیح الزمان خان صاحب کی تحویل میں ہیں جو بغرض دخلخارج کے بھیج گئی تھیں۔ مولوی مسیح الزمان خان صاحب کی جائداد کی تکمیل اب تک اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ یہ جائیداد حقیقت میں مولوی صاحب کی نہیں ہے بلکہ انکی بیگم صاحبہ کی ہے جو حیدرآباد میں تشریف رکھتی تھیں اب وہ وہاں سے تشریف لائی ہیں اور امید ہو کہ اب اسکی تکمیل بھی جلد ہو جائے گی بیگم صاحبہ نے اس جائداد سے قبضہ اٹھا لیا ہے اور اسکا انتظام بھی مختار ان ندوۃ العلماء کے سپرد کر دیا ہے۔ ملک سخاوت علیخان صاحب سے بھی امید ہو کہ اپنی جائداد کے متعلق مکملہ دستاویز کا جلد کر دیں گے۔

ان جائیدادوں کا انتظام مولوی عبدالواجد خاں صاحب اور مولوی مسیح الزمان خان صاحب کے زیر نگرانی ہے اور بغرض تحصیل وصول کے میان عبدالغنی صاحب شاہجامپور کی بطور کارندے کے رکھ لیا گیا ہے اور عام انتظام کے لیے ناظم ندوۃ العلماء کی طرف سے حسب منظور جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۷۔ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ کے مولوی مسیح الزمان خان صاحب مولوی عبدالواجد خاں صاحب۔ مولوی عبدالحی صاحب کیل۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری کے نام مختار نامہ عام کر دیا گیا ہے تاکہ کارروائی میں کچھ دقت نہ ہو۔

(۴) چند دسی میں زوجہ کلن خان نے ایک دوکان سات سو روپیہ قیمت کی وقف کی تھی جسکی آمدنی مہر سال ہے اسکا انتظام مولوی عبدالحی صاحب وکیل نے براہ مہربانی اپنے ذمے لیا ہے۔

## عام حالات

کارروائی مذکورہ بالا سے آپکو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس سال بھی وفود اور وکلاء کے دورے اچھے طور پر نہیں ہوئے مگر بہ نسبت سالہائے گذشتہ کے مسلمانوں نے ندوۃ العلماء کے ساتھ زیادہ دلا دینزی ظاہر کی ہے جسکی کیفیت موصولہ اور مجاریہ اور ارکان چندہ دہندگان کی تعداد سے معلوم ہو سکتی ہے۔

سال زیر بیان میں جو خطوط باہر سے دفتر میں آئے انکی تعداد (۱۱۴۷) اور جو دفتر سے باہر روانہ کیے گئے انکی تعداد (۲۵۷۰) اور جو کتابوں کے پلندے بھیجے گئے انکی تعداد (۱۲۳۲) تھی اور کل چندہ دہندگان کی تعداد (۱۸۹۲) تھی اسکے علاوہ چند حضرات رکن اعزازی ہیں جنکے اسمائے گرامی روداد سال ششم میں شامل ہو چکے ہیں اور خوشی کی بات یہ ہو کہ اس سال مولانا شاہ رشید الحق صاحب قادری عمادی سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ کا نام اس فہرست میں اضافہ ہوا ہے اور جناب ممدوح نے اسکو خوشی سے قبول کیا ہے جیسا کہ انکی تحریر مورخہ ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۱۷ھ سے ظاہر ہے مگر اسکے ساتھ ایک حادثہ عظیم بھی ہے جسکے بیان کرنے سے میں چشم پوشی نہیں کر سکتا اور وہ ہمارے شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب شبی تھانوی مہاجر مکہ مشرفہ کے انتقال پر ملال کا حادثہ ہے جو ہندوستان کے علماء و مشائخ کے سرگروہ اور ندوۃ العلماء کے سرپرست و مرئی تھے اور ابتدائے قیام ندوۃ العلماء سے روز وصال تک اپنی ہمت اور توجہ سے ندوۃ العلماء کو فائدہ پہنچاتے رہے ندوۃ العلماء کے ساتھ جناب ممدوح کو جو خصوصیت تھی وہ اس سے ظاہر ہے کہ اسکے حالات سننے کے وہ ہمیشہ مشتاق رہتے تھے اور جب کبھی خط پہنچنے میں دیر ہوتی تھی تو خود پیشقدمی فرماتے تھے جن تحریروں میں اپنے اسکے متعلق اپنے خیالات ظاہر فرمائے ہیں وہ برق الایع میں چھپ گئے ہیں اور اب ہم لوگوں کی تسکین کا وہی ذریعہ ہو سکتے ہیں انا بندہ انا الیہ راجعون۔

ایک دوسرا بہت سخت حادثہ شمس العلماء مولانا محمد نعیم صاحب نظامی فرنگی علی کے انتقال کا بھی

جو ملک العلماء مولانا عبد العلی بجر العلوم کے پروتے اور بزرگانِ فرنگی محل کے یادگار و نڈر و علماء  
 کے رکنِ اعزاز سی تھے لکنہؤ کے جلسے کے بعد اپنے علمائے مشائخ اور ارکانِ ندۃ العلماء کی  
 جس محبت سے دعوتِ ادب و جس شفقت سے ہمانداری فرمائی تھی اسکا مزہ اب تک اول  
 حضرات کو یاد ہو۔ اپنے اپنے پوتے مولوی محمد عالم مرحوم اور مولوی محمد اسلم سلمہ کو ارکانِ ندۃ  
 کے استقبال اور اہتمام و دعوت کی اجازت دی تھی اور مولوی عبد الحمید صاحب فرنگی محل نے اپنے  
 داماد اور بیٹے کو خدمتِ افتاء کے قبول کرینکی اجازت دی جو اب تک اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں۔

## دارالعلوم

دارالعلوم کا افتتاح جمادی الاولیٰ ۱۳۱۰ھ میں ہوا تھا مگر حقیقت اسکی کارروائی کا آغاز  
 شوال ۱۳۱۰ھ سے ہوتا ہے۔ اسلئے اس میں کچھ مبالغہ نہیں کہ جو رپورٹ میں آپکی خدمت میں  
 پیش کرنا چاہتا ہوں یہ اسکی پہلی رپورٹ ہو۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ کارروائی سالانہ کے  
 بیان کرنے سے پہلے یہ عرض کروں کہ دارالعلوم کا خیال کیونکر پیدا ہوا اور اس سے کیسا  
 مقصود ہو۔ اگرچہ اسکی بیان کرنے میں انہیں باتوں کا اعادہ کرنا پڑے گا جو بار بار بیان کی  
 گئی ہیں مگر ایسے مجمع میں جیسا کہ اسوقت ہوا اور ان لوگوں کے سامنے جنکو غالباً پہلی بار  
 اس جلسے کی شرکت کا اتفاق ہوا ہے اعادہ کرنا فائدے سے خالی نہیں ہے ہوا مسک  
 ماکر تہ متصفح۔

صاحبو! ہندوستان میں مدارس اسلامیہ کثرت سے جاری ہو چکے ہیں انکے ہوتے  
 ہوئے بظاہر اس بات کی حاجت نہیں تھی کہ ندۃ العلماء بھی ایک مدرسے کا افتتاح کرنے میں  
 علوم و فنون مشرقیہ کی تعلیم دیجئے لیکن جب آپ ملک کی ضرورتوں کا لحاظ کریں پھر ان طلباء  
 کے سرمایہ علم و عمل پر غور کریں جو ان مدارس سے فارغ ہو کر نکلتے ہیں تو یہ راز آپ پر مخفی  
 نہیں رہ سکتا کہ باوجودیکہ ہندوستان میں قدم قدم پر عربی مدرسے جاری ہیں اور سال

بسیوں طالب العلم اُسے فارغ ہو کر نکلتے ہیں اور اپنے وعظ و ہدایت تدریس و تصنیف سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور خود ان علمی ذخیروں سے مستفید ہوتے ہیں جو کسی زمانے میں نادر الوجود تھے مگر علمی حیثیت سے انکو اگلے علماء سے کچھ مناسبت نہیں سو پچاس برس پیشتر جس شان اور مرتبے کے علماء بکثرت ہوتے تھے ویسے اب ایک ڈیڑھ بھی نظر نہیں آتے نہ انکو اعلیٰ درجے کی قابلیت نصیب ہوتی ہے نہ انکا اخلاق و عادات متانت اور شائستگی کا اعلیٰ نمونہ قائم ہوتا ہے نہ دنیا کے حالات اور واقعات سے ذہنیت رکھتے ہیں بلکہ خود اپنی ضرورت زندگی کے پورا کرنے میں دنیا داروں کے محتاج اور دست نگر بنجاتے ہیں اور آخر کار ذلت اور حقارت کی نگاہ میں اپنی پڑنے لگتی ہیں اور انکی ہدایت و ارشاد ناقابل التفات سمجھی جاتی ہے اسوجہ سے مسلمانوں کی اخلاقی حالت روز بروز تر ہوتی جاتی ہے انکے معاملات اصول راستبازی سے دور ہوتے جاتے ہیں باہمی ہمدردی مفقود اور ادا ای حقوق کا سلسلہ یک قلم مسدود ہوتا جاتا ہے اور زمانے کی ضرورتیں انکو مجبور کرتی جاتی ہیں کہ وہ مغربی علوم و فنون کی روشنی میں نشو و نما پائیں اور اپنی اولاد کو ترویج سے ایسی تعلیم دلائیں جس سے انکی مذہبی واقفیت انگریزی ترجموں اور عامیانہ روایتوں تک محدود و درہجائے اور آزادی و دہریت کے خیالات انکے دل و دماغ میں سما جائیں جنہیں اسلامی اخلاقی سائنس بھی نہ ہو سکے۔ نہ وہ العلماء نے اسی ہیتناک منظر کو دیکھ کر اس امر کو تسلیم کر لیا کہ وہ اگر سلسلہ تعلیم کو ایک حد تک اپنے ہاتھ میں نہ لیگا اور قدیم طریقہ تعلیم اور نصاب درس میں کچھ ترمیم نہ کرے گا تو مسلمانوں کی حالت خطرناک حد تک پہنچ جائے گی مگر یہ بات اسکو دشوار معلوم ہوئی کہ وہ موجودہ مدارس اسلامیہ میں اصلاح کی کوشش کرے اسواسطے اُس نے یہ منظر کیا کہ خود ایک دارالعلوم قائم کرے جس میں طلباء کی سکونت۔ خور و نوش لباس حفظ صحت اور ورزش جسمانی کا انتظام ہو اور انکی تربیت و درستی اخلاق کی کوشش کی جائے اور علوم و فنون عربیہ کی تکمیل کے ساتھ ان ضرورتوں کا محاذ رکھا جائے جس سے وہ ہندہ

کسی کے دست نگر اور محتاج بننے پر مجبور نہ ہوں نیز ان نقائص کو دور کیا جائے جو قدیم نصاب درس اور طریقہ تعلیم سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

## تقسیم درجہ

ہمارے مروجہ نصاب درس اور طریقہ تعلیم میں سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ ایمین وقت زیادہ صرف ہوتا ہے پڑھنے والوں کے وقت اور فرصت کا ایمین لحاظ نہیں رکھا جاتا اسی وجہ سے جو طالب العلم اثنائے تحصیل میں اس شغل کے چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے وہ کیسے صرف کا نہیں رہتا حتیٰ کہ دو چار برس پڑھنے کے بعد بھی وہ دینیات اور عربیت سے نااہل رہتا ہے۔ ایسے لوگ آپکو بہت ملین گے جنہوں نے دو چار برس ایمین صرف کیے اور متوسطات تک انکی تحصیل ہو چکی گئی اسکے بعد زمانے کی نامساعدت سے انہوں نے اس شغل کو چھوڑ دیا اور اب انکے معلومات ایسے بھی نہیں ہیں کہ مذہب کے اصول و فروع کا ایک مسئلہ بھی بتا سکیں نہ انکی عربیت اس قابل ہے کہ وہ عربی کی تحریر و تقریر سے فائدہ اٹھائیں اسی وجہ سے جو حضرات علم و مذہب کے دلدادہ ہیں وہ بھی اپنی اولاد کو عربی علوم و فنون سے محروم رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ عربی پڑھائیں گے تو عمر کا وہ حصہ جس میں انسان کسب کمال کر سکتا ہے ایمین صرف ہو جائے گا اور پھر وہ ان چیزوں کو نہ حاصل کر سکے گا جس سے آج کل دنیا میں لوگ ترقیاں کر رہے ہیں اس خیال سے انکی نیک خواہش مغلوب ہو جاتی ہو اور شروع سے انکی اولاد ایسی جگہ تعلیم پانے لگتی ہے جہاں مذہب و اخلاق کی انکو ہوا بھی نہیں لگتی۔ مددۃ العلم نے ان سب باتوں پر لحاظ کر کے دارالعلوم کے تین درجے قرار دیے ہیں تاکہ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے **اول** درجہ دینی جسکی خواندگی تین سال کی رکھی ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ جو لوگ انگریزی پڑھنا چاہتے ہیں یا حیرت و تجارت کے کاروبار میں اپنا وقت بسر کرنا چاہتے ہیں وہ صرف تین سال کی محنت میں دینیات اور عربیت سے استفادہ کر سکیں جو جتنا کہ ہر مسلمان کے لیے مفید و مستطاب

ہونے کے ضروری ہے دوسرا درجہ متوسط ہے اور اسی کو درجہ فضیلت کہنا چاہیے  
اسکی مدت خواندگی پانچ سال کی ہے یہ اُن لوگوں کے لیے ہے جو علوم و فنون متداولہ  
میں قابلیت حاصل کرنا چاہتے ہیں اس درجے سے فارغ ہونے پر طالب العلم کو ہر علم  
میں کافی استعداد اور قوت قریبہ پیدا ہو جائے گی اور وہ جس علم میں چاہے گا تبحر اور  
کمال پیدا کر سکے گا تیسرا درجہ اعلیٰ ہے جسکو درجہ تکمیل کہنا چاہیے اور حقیقت میں  
دارالعلوم کا مقصود یہی درجہ ہے اسکی مدت خواندگی دو سال کی رکھی گئی ہے اور ممکن ہے  
کہ جاری ہونے کے بعد اس میں کم و بیش کرنے کی ضرورت محسوس ہو اس درجے سے  
مقصود صرف استعداد اور قوت قریبہ پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ قوت مطالعہ کے ساتھ  
تبحر علمی اور استیعاب مسائل و نقطہ سے اسلئے اس درجے میں شوق اور میلان طبیعت کے  
محافظ سے کسٹھا خاص علم کی تکمیل کرائی جائے گی اور اسکے بعد اُسکو ایک خاص لقب دیا  
جائے گا۔ مثلاً مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ ادیب وغیرہ۔

انگریزی زبان کی نسبت فیصلہ ہو چکا ہے کہ اسکی تعلیم بھی دارالعلوم میں دی جائے گی مگر نوز  
یہ امر غور طلب ہو کہ کس طریقے سے اسکی تعلیم دی جائے گی جب تک کہ اسکا نصاب اور طریقہ تعلیم  
تجزیہ نہ ہو اسکے نسبت کوئی امر ظاہر کرنا قبل از وقت ہو اور شاید رپورٹ سے ایسے امر کو  
کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔

درجہ اولیٰ

بفضل ان تین حصوں میں سے درجہ اولیٰ کھولا گیا ہے اسکی مدت خواندگی  
تین سال کی ہے اور اس میں مفصلہ ذیل علوم و فنون کی تعلیم ہوتی ہے  
صرف۔ نحو۔ ادب۔ بلاغت۔ منطق۔ فقہ۔ فرائض۔ حدیث۔ تفسیر۔ تاریخ۔ جغرافیہ  
حساب۔ ہندسہ۔ اس درجے میں تعلیم پانے کے بعد طالب العلم دینیات سے بقدر  
ضرورت واقف ہو جائے گا اور عربیت سے اسقدر آشنا ہو جائے گا کہ وہ عربی زبان  
میں تحریر و تقریر سے سردست فائدہ اٹھا سکے اور کتب مبینی اور مطالعہ کے ذریعہ سے



کر انکا اسباب سلیقہ اور ترتیب سے رہے۔ کھانا سب طلباء یکجا کھاتے ہیں مطالعہ سب یکجا دیکھتے ہیں۔ سچے کی جماعتیں جنکو سبق یاد کرنے کی حاجت ہو وہ مطالعہ دیکھنے والوں سے علیحدہ مگر یکجا بٹھائے جاتے ہیں۔ جو اوقات انکے پڑھنے کے ہیں انہیں پڑھتے اور جو اوقات کھیلنے اور آرام کرنے کے ہیں انہیں کھیلنے اور آرام کرتے ہیں غرض کہ نقشہ انضباط اوقات کے موافق ہر کام کو اپنے اپنے وقتوں میں پورا کرنے کی ہدایت اور نگرانی یکجائی ہے اور جو لوگ ان امور کی نگرانی کے لیے ذمہ دار کیے گئے ہیں انکی نگرانی کی نگرانی ہوتی رہتی ہے۔

**تہذیب اخلاق** انکی تہذیب اخلاق کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے اور مولوی عبد الطیف صاحب مدرس دوم کے متعلق یہ خدمت کی گئی ہے۔ میں نہایت خوشی سے اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ مولوی صاحب نے سال زیر بیان میں اس ضخیم و نہایت مستعدی اور توجہ سے پورا کیا ہے شب کو مختلف اوقات میں لڑکوں کی دیکھ بھال اور اوقات فرصت میں انکی نگرانی کافی طور پر کی ہے۔ ناز پنجگانہ اوقات مستحب میں جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ ہر وقت کی ناز کے بعد طلباء کی حاضری لی جاتی ہے انہیں جو غیر حاضر ہوتے ہیں انکی تنبیہ کی جاتی ہے۔ کھانا کھانے کے وقت بھی مولوی صاحب مجتہد ہوتے ہیں اور وہ انکو آداب طعام سکھاتے ہیں۔ شام کو ورزش کے وقت بھی سلسلے سے ہتھ ہیں تاکہ وہ خلاف تہذیب حرکات کے مرتکب نہ ہوں۔ اس نگرانی کا نتیجہ یہ ہے کہ طلباء کا چال چلن بہت اچھا ہے بعض شوخ مزاج لڑکے جو دخل ہوئے ہیں وہ بھی چند روز میں سیدھے ہو گئے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ یہ انتظام ایسے معقول اسلوب سے کیا گیا ہے کہ لڑکے نہایت شگفتہ خاطر رہتے ہیں اور پڑھنے کا شوق غیر معمولی ہوتا جاتا ہے قابل حیرت ہو۔ اسکی تیز مشاہدے سے ہو سکتی ہے۔

**طریقہ تعلیم** مروجہ طریقہ تعلیم بہت کچھ بدل دیا گیا ہے اب کتابی تعلیم کے ساتھ مشق عملی

بھی شامل کر دی گئی ہے اور صرف و نحو کے ساتھ ساتھ ادب کی تعلیم درجہ بدرجہ رکھی گئی ہے اور شروع ہی سے تحریر پر زور دیا جاتا ہے سال اول میں ترکیب اضافی اور توصیفی اور جملوں کے تصرفات سکھاتے جاتے ہیں دوسرے سال صلات الافعال اور کلام کے مختلف پیرائے اور اسلوب اور ترجمہ کرنے کا سلیقہ پیدا کیا جاتا ہے تیسرے سال عربی میں مضمون نگاری کی مشق کرائی جاتی ہے اور ریاضی کی تعلیم میں وہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے جو انگریزی مدارس میں جاری ہے۔ مینے میں دو بار اساتذہ کے کسی علمی عنوان پر املا بھی کرتے ہیں اور ہر ہفتے طلباء سے علمی مسائل میں مباحثہ کرایا جاتا ہے اور معمولی طریقے سے ہر مینے امتحان ہوتا ہے جو خود مدرسین کے متعلق ہے مگر سالانہ امتحان بہت نگرانی اور احتیاط کے ساتھ ہوتا ہے اور اسکے متعمن ملک کے نامور علما ہوتے ہیں اور سرکاری مدارس کی سطح تحریری امتحان ہوتا ہے اور پرچے امتحان کے خود متحین کے زیر نگرانی چھپرے عین وقت پر سر مہر ہونچتے ہیں اور ان حضرات کے سامنے کھلتے ہیں جو امتحان کے نگران ہوتے ہیں۔

**نتیجہ امتحان** دارالعلوم میں پہلا امتحان سالانہ تھا جو سال زیر بیان میں ۲۰ شعبان ۲۵ شعبان ۱۳۰۳ ہجری تک ہوا۔ مولانا عبد الحق صاحب قاضی ریاست بھوپال۔ مولوی مفتی عبداللہ صاحب پروفیسر و ریشل کالج لاہور۔ مولوی محمد طیب صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ عالیہ رامپور۔ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری۔ مولوی عبدالعزیز صاحب فرنگی محلی۔ بشیر الدین احمد صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول کاکوری متعمن قرار پائے تھے اور ان حضرات نے ازراہ مہربانی یہ تکلیف گوارا کی تھی کہ پرچے بنا کر سر مہر عین وقت پر بھیجے۔

امتحان کی نگرانی کی غرض سے ایک معزز جماعت روسائے شہر کی پہلے سے منتخب ہو چکی تھی جسکے ممبر امتحان کے وقت ہر درجے میں موجود رہتے تھے۔ منجملہ ساٹھ طلباء کے باطنی طالب العلم شریک امتحان ہوئے تھے اور آٹھ بوجہ غلالت کے شریک نہیں ہو سکے۔ ان میں درجہ دوم کے

آٹھ طالب العلم تھے باقی درجہ اول کے تھے منجملہ باون شرکاء امتحان کے باعتبار مجموعی نمبر کے چالیس کامیاب ہوئے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ طریقہ تعلیم کی عمدگی کا اس بہتر نمونہ کوئی مدرسہ نہیں دکھلا سکتا۔

ادب کے متعمق مولوی محمد طیب صاحب کی نے جو مشہور ادیب ہیں نتیجہ امتحان کے متعلق جو تحریر بھی تھی اُسکو بلفظ میں نقل کرتا ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ الحمد لله الذي شيداركان العلم باهله القائمين بفرضه ونفله والصلوة والسلام على محمد وآله واصحابه المتوسكين بخصاله۔ اما بعد فقد طلعت على ما تقدمت به الندوة من غرس المعارف في قلوب الطلبة فاعجبني الله طريقها وسرني تشجيعها وتحقيقها والمأمول انها اذا وانت حالتها هذه ان يفتح الله بها قلوبا غلغا واذا انصا ويحيى الله بها مآلات ويرد علينا مآلات لازالت هذه اربابها عالى مقاصد علم على الحافقين باسمه

امين امين لا ارضى بلحده | حتى اضيف اليها الف امينا

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ندوۃ العلماء نے طلباء کے دلون میں علوم و فنون کا جو مذاق صحیح پیدا کر دیا اسکو میں نے دریافت کیا خدا جانتا ہے کہ مجھ کو اسکے طرز و طریقہ اسلوب و تحقیق و سمجھت افزا خوشی ہوئی۔ اگر یہی حالت قائم رہی تو امید ہے کہ اسکے اثر سے دلون کے پرے اٹھا دیے جائیں گے اور کانوں مبرہ پن جاتا رہے گا اور ایک نئی زندگی حاصل ہوگی اور جو چیزیں ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی ہیں وہ پھر پس ملین گی۔

معائنۃ العلوم طلباء کی قابلیت اور استعداد کا صحیح اندازہ ان معاینوں سے بھی ہو سکتا ہے جو وقتاً فوقتاً ہوئے ہیں اور ان حضرات نے جو تعلیم اہل الرے ہیں دارالعلوم میں قدم رنجہ فرما کر طلباء کی قابلیت کی خود جانچ کی ہے وہ حضرات بھی تشریف لائے جو قدیم نصاب و طریقہ تعلیم سے خوب واقف ہیں اور وہ حضرات بھی جو مسلمانوں کی موجودہ ضرورتوں سے واقف اور مغربی علوم و فنون کے حامی ہیں ان دنوں

قسم کے بزرگواروں نے دارالعلوم کے طریقہ تسلیم سے اعتراف کیا ہوا اور اسکو مسلمانوں کے لیے مفید سمجھا ہے۔ ان سب کی رايوں کا بيان کرنا طوالت کے خيال سے مين نامناسب سمجھتا ہوں۔ علما مين صرف مولوی عبدالحق صاحب سابق مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی اور مولوی عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ کرنال کی رايں پیش کرتا ہوں۔ مولوی عبدالحق صاحب نے دارالعلوم مين چار دن تک قیام کر کے ہر ہر درجے کے طلباء کی جانچ کی ہے اور مولوی عبداللہ صاحب اپنے صاحبزادے کو بھرتی کرنے کے لیے آئے تھے اور کسی وجہ سے انھوں نے اپنے ارادے کو فسخ کر دیا تھا مگر حیثیت طلباء کی حالت انھوں نے دیکھی تو انھوں نے صرف اپنے صاحبزادے ہی کو دخل نہیں کیا بلکہ وہ اسکی معذرتا مين اب تک رطب اللسان ہین۔

اہل الرائے حضرات مين سے ان حضرات کی رايں مين بيان کرنا چاہتا ہوں جو ذی علم بھی ہین ہندوستان مين بہت کم ایسے لوگ ہونگے جو ذاب محسن الملک بہادر اور نواب وقار الملک بہادر سے واقف نہ ہونگے اور یہ نہ جانتے ہونگے کہ آجکل مسلمانوں مين مغربی علوم و فنون کے رواج دینے والوں کے پیشتر یہی حضرات ہین۔ یہ دونوں ایک ساتھ تشریف لائے اور انھوں نے کئی گھنٹہ دارالعلوم مين رہ کر معائنہ فرمایا ہے نیز نواب سید امیر خٹا صاحب سی آئی اے پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹراٹ لائے خود تشریف لیجا کر دیکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہ اطمینان کے بعد لکھا ہے۔ یہ دونوں حضرات اسوقت بھی امید ہے کہ میرے بیان کی تصدیق کریں گے۔

معائنہ مولوی عبداللہ **مہتمم مدرسہ اسلامیہ کرنال** دارالعلوم ندوۃ العلماء مين بغرض دخل کرنے پر غور دار مغرب احمد کے اور دو طالب علموں دیگر کے وارد ہوا اور چند روز تک یہاں قیام کر کے کارروائی مدرسہ کو نکتہ چینی کی نظر سے دیکھا اور جلسہ ہای تعلیم و امتحان مين موجود رہ کر سب حالات مين غور اور خوب

تحقیق و تفتیش کی میری فکر نے اس امر کا فیصلہ کر دیا کہ بغفل جب قدر مدارس عربیہ اسلامیہ اس وقت ہندوستان میں بہن دہان کسی جگہ اس قدر غور و پرداخت طلبہ کی نہیں ہوتی اور نہ اسطرح کی خوبی کے ساتھ وہاں تعلیم دی جاتی ہے کہ عرصہ قلیل میں طلبہ ضبط مسائل و تحقیق مطالب و تحریر عبارت بزبان عربی و ترجمہ با محاورہ وغیرہ مضامین میں استعداد جید حاصل کر لیتے ہیں لہذا میں نے بھی بہتر اور مناسب سمجھا کہ ہر سہ طلبہ جنگو اپنے ہمراہ لایا تھا دارالعلوم میں داخل کر دیے اللہ تعالیٰ اسکے بانیان اور کارپردازان کو جزا و نیر دے اور قوم کو توفیق دے کہ اسکی معاونت کریں اور فائدہ حاصل کریں۔ فقط  
عبد اللہ شاہ عفی عنہ کرنا لی۔ ۱۳۔ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ

معائنہ مولوی  
عبد الحق صاحب

آج میں نے مدرسہ دارالعلوم کے طلبہ کا امتحان لیا بفضلہ تعالیٰ بہت مستعد پائے بعض طالب العلموں سے انکے مرتبے سے زیادہ سوال کیا گیا پھر بھی جواب با صواب دیا۔ یہ کل نتیجہ مدرسین صاحبوں کی جانفشانی اور

ہتھمونی کی دیانت کا ثمرہ ہے۔ اللہ جل شانہ قوم کو توجہ بخشے کہ یہ باغ نوخیز پھل کو کامل دکھائے۔ آمین ثم آمین۔ محمد عبد الحق پشاور ی۔ بتاریخ ۱۰۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ

معائنہ نواب  
محسن ابہادر

آج میں نے اس مدرسے کو دیکھا اور تمام ضروری باتوں کو دریافت کیا اور اسکی آمدنی اور خرچ کا حساب بھی میرے سامنے پیش ہوا میں اس بات کے بیان کرنے سے نہایت خوش ہوں کہ اس مدرسے میں درجہ

ابتدائی کا نصاب جو رکھا گیا ہے اُس میں صرف تقلید پڑانے مدارس کی نہیں کی گئی۔ بلکہ ضروری اور مفید اصلاح کے بعد نصاب تعلیم قائم کیا گیا ہے اور جو شخص عربی کے مدارس سے اور انکے طریقہ تعلیم سے واقف ہو وہ سمجھ سکتا ہے کہ نہایت خوبی سے موجودہ نصاب میں اصلاح کی گئی ہے۔ طریقہ تعلیم میں بھی پڑانے مدرسوں کی تقلید نہیں کی گئی بلکہ اس طریقے پر حل کیا گیا ہے جس سے لڑکے اصلی استعداد حاصل کریں اور بے سود لفظی بحث میں اپنا

وقت ضائع نہ کریں۔ چونکہ اس مدرسہ کے منتظم اپنے علوم سے بھی واقف ہیں اور نئے  
 طریقہ تعلیم سے بھی جسکو علمائے روم و مصر نے پسند کیا ہے آگاہ ہیں اور مولوی محمد  
 فاروق صاحب خوش قسمتی سے انکو مل گئے ہیں اسلیے جو صلاح طریقہ تعلیم میں ہوئی اور جو  
 ترقی آئندہ ہوگی اُسپر مجھے کچھ تعجب نہیں ہے۔ لہٰذا کون کا امتحان میرے سامنے لیا گیا۔  
 اُس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ انکو پڑھایا جاتا ہے وہ اُنکے حافظے ہی میں نہیں رہتا بلکہ داغ  
 میں۔ میں اس قسم کی تعلیم کو اپنے مسلمان بچوں کے لیے نہایت مفید سمجھتا ہوں اور اس مدرسہ  
 کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہوں۔ ۲۰۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ محسن الملک

معاینہ مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لا  
 وقت قیام نمونہ دارالعلوم سے مجھے برابر شوق تھا کہ اس  
 نمونے کو دیکھ کر اندازہ کر سکوں کہ آئندہ ایسی ترقی کہاں تک  
 ہو سکتی ہے اور آیا اس دارالعلوم کی تعلیم مانع تعلیم دیگر بڑی  
 ہو سکتی ہے کہ نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ میرا خیال یہ تھا کہ طلباء کے اوقات عجب نہیں اس دارالعلوم کی تعلیم کے  
 باعث سے نقصان ہوں مگر الحمد للہ آج کے دن میرے شکوک بالکل رفع ہوئے اور یہ قرابت  
 ہوا کہ تین برس کی تعلیم میں اس دارالعلوم کے طلباء فارغ التحصیل ہو سکتے ہیں حالانکہ سابق  
 نصاب کے ذریعہ سے جو تعلیم ہوا کرتی تھی اور جو اکثر مدرسوں میں ابھی تک ہوا کرتی ہے  
 نقصانی وقت کی حیثیت سے محض ہی ناقص تھی اور ہے۔

سابق طریقہ تعلیم میں یہ نقص ہے کہ طلباء کے بہترین اوقات عمر صرف صرف و نحو کی تحصیل میں  
 گذر جاتے ہیں اور اس پر بھی اُنھیں اتنی لیاقت نہیں ہوتی کہ وہ دو سطریں بھی زبان عربی  
 میں کسی دیگر زبان سے ترجمہ کر سکیں اور سالہا سال کی تعلیم کے بعد اگر طلباء فارغ التحصیل  
 کھلائے تھے تو بھی وہ اس قابل نہیں ہوتے کہ دنیا کے کاروبار میں اپنی تعلیم سے کچھ  
 کام لے سکیں۔ علم جبرانیہ کا علم اگر اُنھوں نے کچھ حاصل کیا بھی تو معلومات جدیدہ کے

محض ہی غلط۔ علم حساب اور اقلیدس میں قریب قریب بے بہرہ۔ اس دارالعلوم نے ان نقصانات کو جنکا تذکرہ اوپر ہوا ہے دور کر دیا جیسا آئندہ ظاہر ہوگا۔

آج میں نے وہ طلباء جو دتھے اُنکو دیکھا اور اُنکا امتحان بھی لیا۔ اس مدرسے میں تین درجہ ہیں یعنی تین برس کی تعلیم ہے اور جو نقشہ نصاب میرے سامنے پیش کیا گیا اوسکو دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تین برسوں میں طلباء کو عربی زبان میں و نیز علوم فہم و فرائض میں پوری دستگاہ ہو سکتی ہے اور یہی کے ساتھ ہی علم حساب علم اقلیدس و علم جغرافیہ میں بھی ادراک کی امید کیجا سکتی ہے۔

اس مدرسے میں جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا کل تین درجہ ہیں لیکن چونکہ اس مدرسے کی عمر سر دست کل ایک برس چند مہینے کی ہے اسلئے تیسرے سال کے درجہ میں کوئی ایسا طالب العلم نہیں ہے کہ جسکی تعلیم ابتدا سے اسی مدرسے میں ہوئی ہو لیکن سال اول کے درجے میں و نیز سال دوم کے درجے میں ایسے طلباء ہیں اور اُنکے امتحان سے یہ ثابت ہوا کہ ایک برس چند مہینوں کی تعلیم میں اتنی لیاقت بخوبی ہو سکتی ہے کہ ترجمہ کسی بان معلوم بزبان عربی چھوٹے اور بڑے جملوں کا کر سکیں۔ میں نے چند چھوٹے اور بڑے جملے طلباء کو دیے اُنھوں نے برجستہ اُنکا ترجمہ اپنی سلیٹ اور کاغذ دن پر لکھ کر پیش کیا ترجموں کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ مدرسوں کو علمی تعلیم کی جانب بہت خیال ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ طلبہ کو مثل ایک کل کے قائم رکھا ہے اور اُن سے جو پوچھے مورتوئی طرح سے جواب دیں۔ ترجمے اور طریقہ ترجمہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس تھوڑی سی مدت میں لڑکوں کو اسقدر ترجمے کی سمجھ کے ساتھ ہو گئی ہے۔ مدرس نے مجھے یہ فرمائش کی کہ نئی کوئی فارسی کا شعر دو اور طلباء اسکا ترجمہ کریں۔ میں نے پہلے اسکو مبالغہ سمجھا لیکن امتحان سے ثابت ہوا کہ طلبہ نے اسکی بھی لیاقت حاصل کر لی ہے چنانچہ سعدی کا شعر

دوست آن دامنم کہ گیر دوستیت

در پریشان حالی و در نادمی

مین نے امتحان طلباء کے سامنے پیش کیا اُن لوگوں نے ہمیں تو شک نہیں کچھ دیری کی لگی کہ کچھ دیری کے بعد ترجمہ کیا اُسے میرے تعجب کو اور بڑھایا۔

اگرچہ مین نے امتحان صرف و نحو کا بھی لیا لیکن اُسکے تذکرے کی ضرورت نہ رہی کیونکہ صرف و نحو کا حاصل زبان دانی ہے اور زبان دانی مین ان طلباء نے اس کم ایام مین جو کچھ حاصل کیا ہے اُسکا تذکرہ مین اوپر کر چکا ہوں علم حساب و اقلیدس کا بھی امتحان مین نے لیا ہمیں بھی لڑکوں کو استوار پایا۔

چونکہ یہ دارالعلوم ابھی عمر کی حیثیت سے دوسرے سال مین ہے اسلئے مہتمانِ نجی اہل دارالعلوم کو موقع توجہ طرف انگریزی دانی کے نہ ہونے پائی لیکن معلوم ہوا کہ انگریزی دانی مدرسے مین مقرر نہ ہونے والی ہے۔ زبان انگریزی اس مدرسے مین اُسی صورت سے رکھی جاوے گی جیسا کہ گورنمنٹ اسکول اور خانگی اسکولون مین عربی و فارسی کی تعلیم ہوتی ہے یعنی کل علوم ایسے جو اسکولون مین مروج ہین اس مدرسے مین بذریعہ زبان عربی کے حاصل کر سکتے ہین اور اُسی کے ساتھ صرف زبان انگریزی یعنی علم ادب کی مہارت کے جانب پوری توجہ ہونے والی ہے

یعنی تین برسوں کی تعلیم کے بعد لڑکے نجوبی گورنمنٹ اسکول کے تیسرے درجہ مین داخل ہو سکتے ہین کیونکہ علم حساب و اقلیدس و جغرافیہ وغیرہ وغیرہ جو بذریعہ زبان عربی کے حاصل کر چکے ہین وہ اسکولون مین اجنب معلوم نہونگے صرف زبان کا فرق ہوگا اور تین برس کی تعلیم مین جب قدر زبان انگریزی حاصل کر چکے ہین وہ کافی ہوگا۔ اس حساب سے اگرچہ یا سات برس کا لڑکا اس مدرسے مین داخل ہو تو نجوبی اس مدرسے مین تین برس کی تعلیم کے بعد چودہ برس کے سن تک انٹرنس پاس کر سکتا ہے۔

دارالعلوم کو جو زمین اور مکانات اسوقت حاصل ہوئے ہین وہ حالت موجودہ کے خیال سے زائد از کافی نہیں لیکن آئندہ کے جو احتیاجات اور ضروریات مد نظر ہین انکا یہ تقاضا



یقینی ہوگا کہ کچھ اضافہ و ترمیم اور تبدیلی کی ضرورت پڑے اسکی جانب بھی بہت سرگرمی ہے۔ خدا امید کو پوری کرے۔

میں اس سے بھی بہت خوش ہوا کہ طلباء کی حفظ و صحت کی جانب بھی بہت سزا ہے چنانچہ ایک وسیع زمین مجھے دکھائی گئی جو اندرا حاطہ دار العلوم کے واقع ہے جنہیں معلوم ہوا کہ لڑکے ہر طرح کے کھیلوں میں کہ جس سے ترقی صحت ہو فرصت کے وقت مشغول رہتے ہیں۔ دارالاقامہ بھی یہاں سر دست قائم کیا گیا ہے۔ حالت موجودہ کے خیال سے بہت غنیمت ہی لیکن آئندہ اسکی ترقی ہونے والی ہے۔ ہر ہی خواہ قوم کو یہ لازم ہے بلکہ فرض ہے کہ ایسے مدرسے کی امداد ہر صورت سے کرے۔ اسی قسم کے مدرسے کی قوم کو بہت ضرورت تھی اور ندوۃ العلماء کی کوشش سے یہ مدرسہ قائم کیا گیا ہے اسکے ذریعہ سے آئندہ نسلوں کو دین اور دنیا دونوں کی بھلائی ممکن ہے۔ ہماری بھی دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ بصدقہ اپنے حبیب کے ترقی کرے۔ سید شرف الدین عفی عنہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء

معاذہ نواب سید حسنین رضا  
بہادر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ

میں نے آج دارالعلوم کا معائنہ کیا اور جماعت اول اور دوم کے طلباء کا عربی میں امتحان لیا اور نتیجہ امتحان سے مجھے نہایت تعجب و فراخوشی حاصل ہوئی۔ طریقہ تعلیم کا اس مدرسے میں ایسا عمدہ ہے کہ لڑکے تین سال کے اندر متعدد کافی علم عربی کی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمارے معزز دوست نواب محسن الملک بہادر اور مسٹر سید شرف الدین صاحب پریسٹر ایٹ لانے جو رائے نسبت اس مدرسے کے دی ہے اس سے مجھے بالکل اتفاق ہے مجھے امید ہے کہ بہت جلد اس مدرسے میں ایک کلاس واسطے تعلیم انگریزی لٹریچر کے جاری ہو جائے گا اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تین سال کے بعد لڑکے اس مدرسے کے گورنمنٹ اسکول میں داخل ہونگے تو یقیناً دو برس کے اندر انٹرنس کا امتحان پاس کریں گے۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس مدرسے کی تائید کرے۔ تاریخ ۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء

**جمع خرچ** جمع خرچ پیش کرنے سے پہلے چند امور قابل گزارش ہیں (۱) یہ کہ ندۃ العلماء اور دارالعلوم کے خزانے جُدا جُدا ہیں ایک کو دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ علماء کی آمدنی چندہ رکنیت قیمت کتب اور عطیات پر شامل ہے جس میں بڑا عطیہ سرکار عالی حیدر آباد دکن کا ہے جو سو روپیہ سکہ حیدر آباد کے حساب سے ماہوار وصول ہوتا ہے۔ یہ روپیہ تنخواہ ملازمین ندۃ العلماء سچ و فود و کلاؤں اور طبع میں صرف کیا جاتا ہے۔

دارالعلوم کی آمدنی کا مدار عطیات اور وظائف پر ہے متقل سرائے کی حیثیت سے کوئی شکل اب تک نہیں پیدا ہوئی اور جو ہے وہ بہت تھوڑی ہے۔ یہ روپیہ تنخواہ مدرسین و ملازمین و مصارف خورد و نوش طلباء میں صرف کیا جاتا ہے اور حفاظت کی غرض سے کل روپیہ الہ آباد بینک میں بلا اخذ سود کے جمع کیا گیا ہے (۲) شروع سال میں تخمینہ مصارف سال آئندہ کا جلسے میں پیش ہوتا ہے اور غور و بحث ترمیم و اضافہ کے بعد منظور ہوتا ہے اس میں اس بات کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ ایک ماہ کا روپیہ دوسری مدین صرف نہ ہو خصوصاً دارالعلوم کا روپیہ اسکے انھیں صیفیہ میں صرف ہونے کے واسطے دیا گیا ہے۔ وظائف کا روپیہ تعمیر میں اور تعمیر کا وظائف میں صرف نہ کیا جائے۔ زکوٰۃ کے روپیہ میں اس سے بھی زیادہ احتیاط کی جاتی ہے اور وہ زکوٰۃ کے مصارف ہی میں صرف کیا جاتا ہے (۳) مال کے انتظام کے واسطے ایک مجلس علیحدہ قائم ہے جسکو فنانس کمیٹی سے تعبیر کر سکتے ہیں اسکے ممبر مندرجہ ذیل حضرات ہیں جو دنیا کے کاروبار اور حساب کی سچیدگی و فہم و وقت میں مولوی عبدالباقی صاحب رئیس بھکین پراور مولوی حاجی محمد رفیع خاں صاحب رئیس ناؤلی مولوی مسیح الزماں خاں صاحب رئیس شاہ جہانپور مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری زمیندار و تاجر لٹھ منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری۔ حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد۔

خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کیل و رئیس کا کوری (۴) ایک خاص شخص اس کام کے لیے منتخب کیے گئے ہیں کہ وہ ہفتے میں ایک بار دفتر جا کر حساب کی جانچ کر کے اپنے دستخط کر دیں انکو تخمینہ مصارف اور ہدایات جلسہ انتظامیہ کی نقلیں دیدیجاتی ہیں تاکہ وہ اس بات کو جانچ سکیں کہ روپیہ بجٹ کے موافق صرف ہوتا ہے یا نہیں (۵) مضاف دارالاقامہ زیادہ توجہ کے قابل ہیں لہذا اس میں زیادہ احتیاط سے کام لیا جاتا ہے اور یہ قاعدہ رکھا گیا ہے کہ ماہواری حساب داروغہ باورچیخانہ مرتب کر کے ناظم ندوۃ العلما کے دفتر میں داخل کر دیتا ہے وہاں سے نرخ اجناس کی جانچ کے واسطے منشی چشم علی صاحب کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے وہ جانچ کر جب دستخط کر دیتے ہیں تو مذکورہ بالا طریقے سے اسکی دہانید کیجاتی ہے (۶) جلسہ انتظامیہ نے اسکو بھی طے کر لیا ہے کہ گورنمنٹ سے اس بات کی درخواست کیجاتی ہے کہ ندوۃ العلما کے حسابوں کی جانچ کے واسطے گورنمنٹ ایڈیٹر بھگو دیا جائے اور ندوۃ العلما اسکا معاوضہ ادا کرے۔

بہر حال اسوقت تک سرمائے کی حفاظت کے جو طریقے مناسب تھے اسکو اراکان انتظامیہ نے جاری کر دیا ہے اور اب بھی وہ اسکے متعلق تمام مفید مشوروں کے قبول کرنے پر آمادہ ہے جو ذی رے اور صاحب تجربہ حضرات کی طرف سے وقتاً فوقتاً پیش ہونگے۔

مختصر جمع سپر ندوۃ العلما کا یہ ہے کہ غرہ شوال ۱۲۱۶ھ سے سلخ رمضان ۱۳۱۶ھ تک کل آمدنی ندوۃ العلما اور دارالعلوم کی مع بقایا سنین گزشتہ کے چودہ ہزار ایک سو اچھتر روپیہ چودہ آنے چھ پائی ہوئے اور کل صرف دونوں کا سال مذکور میں دس ہزار چار سو پچھتر روپیہ چودہ آنہ دو پائی ہوا۔ سال تمام پر تین ہزار چھ سو چار سو روپے چار پائی باقی رہے۔

کل صرف میں دارالعلوم کا خاص صرف چھ ہزار چار سو سی روپیہ پانچ آنے ایک

پائی شامل ہے اور پین د ہزار روپیہ وہ بھی ہے جو علی الحساب تعمیر دارالاقامہ کی واسطے  
 خزانے سے برآمد ہوا اور اس سال اسکا مجموعہ بنیں ہوا اس کا خط سے سال زیر بیان  
 میں دارالعلوم کا اصلی صرف چار ہزار چار سو اسی روپیہ پانچ آنے ایک پائی ہے۔ تنخواہ  
 مدرسین و ملازمین دارالعلوم ایک ہزار چھ سو پینتالیس روپے ایک آنہ سات پائی  
 مصارف دارالاقامہ ایک ہزار چھ سو اٹھادون روپیہ تیرہ آنے مصارف تعمیر ایک سو  
 ستتر روپیہ پونے تین آنے۔ خرید اشیای دارالعلوم تین سو تیس روپے سو آنہ۔ خرید  
 کتب تین سو نو روپیہ سو پانچ آنے۔ مصارف جاہلاد موقوفہ دو سو چھیاسٹھ روپیہ  
 سو تیرہ آنے۔

غرض سوال شدہ سے سلخ ربیع الثانی ۱۳۱۷ء تک چھ مہینے کا جمع خرچ مندرجہ  
 ذیل ہے کل آمدنی ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کی مع بقایا سین گزشتہ کے میں ہزار چار سو  
 اکادون روپیہ سات آنے چار پائی۔ کل صرف تیرہ ہزار چار سو چون روپیہ چودہ آنے  
 باقی چھ ہزار نو سو چھیانوے روپیہ نو آنے چار پائی۔ مگر اس صرف میں دس ہزار سات  
 سو لہ روپے غیر معمولی صرف ہے حسب تفصیل مندرجہ ذیل۔

بابت ادائے قیمت مکان دارالعلوم آٹھ ہزار روپیہ۔ بابت تعمیر کمرہ دارالاقامہ  
 ایک ہزار نو سو اسی روپیہ گیارہ آنے۔ بابت فک ہن جاہلاد موقوفہ اسرار حسنان  
 صاحب ساہجہانپوری و دیگر مصارف جاہلاد ہاے موقوفہ سات سو تیس روپیہ  
 گیارہ آنے تیرہ پائی۔ باقی دارالعلوم کا معمولی صرف ہے جسکی تفصیل نقشہای جمع خرچ  
 معلوم ہو سکتی ہے جو رپورٹ کے ساتھ منسلک ہیں۔



الف	کلی آمدنی مع بقایا سال گذشتہ و سال ششم	مقتدر سال پنجم منبتی و ابتدای شوال ۱۲۱۷ لغایت آخر رمضان ۱۲۱۸	ج باقی آخر رمضان ۱۲۱۷
لغایه سال ۱۲۱۷	۱۲۱۷	۱۲۱۷	۱۲۱۷
بقایا سالهای گذشته مع سنوات	آمدنی سال ششم بابت ۱۲۱۷	تفصیل	تفصیل
ندوة العلماء - دارالعلوم خزانة محمدیہ اشاعت الاسلام وظیفہ مصریہ دارالافتا زکوٰۃ	ندوة العلماء - دارالعلوم خزانة محمدیہ چندہ وظیفہ طلبا تعمیر کتب دارالعلوم کتب ندوة العلماء زکوٰۃ دارالافتا الامنت کھاتہ	۱۲۱۷	۱۲۱۷

[illegible]

گوشتوارا آمد و حضرت بابت ماه نذر و اعلان بندگان بفرموده است و ان شاء الله

صورت		آمدنی	
کرنه	۱	کرنه	۱
کرنه	۲	کرنه	۲
کرنه	۳	کرنه	۳
کرنه	۴	کرنه	۴
کرنه	۵	کرنه	۵
کرنه	۶	کرنه	۶
کرنه	۷	کرنه	۷
کرنه	۸	کرنه	۸
کرنه	۹	کرنه	۹
کرنه	۱۰	کرنه	۱۰
کرنه	۱۱	کرنه	۱۱
کرنه	۱۲	کرنه	۱۲
کرنه	۱۳	کرنه	۱۳
کرنه	۱۴	کرنه	۱۴
کرنه	۱۵	کرنه	۱۵
کرنه	۱۶	کرنه	۱۶
کرنه	۱۷	کرنه	۱۷
کرنه	۱۸	کرنه	۱۸
کرنه	۱۹	کرنه	۱۹
کرنه	۲۰	کرنه	۲۰
کرنه	۲۱	کرنه	۲۱
کرنه	۲۲	کرنه	۲۲

# جمع خراج دارالعلوم بابت سال ششم ۱۳۱۶ھ

کل آمدنی مع بقایا سال گذشتہ و سال ششم	مصارف سال ششم من ابتدا شوال ۱۳۱۶ھ لغایت رمضان ۱۳۱۷ھ	باقی آخر رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ
موبائیلہ	سوال ۵-۱۱	۱۵۱۳ھ
ارٹائیلہ		میرزا محمد

نمبر شمار	نام ملازم مع عمدہ	شرح خواہ آرمی بابت سال ششم	چندہ دارالعلوم	کتاب دارالعلوم	ذخیرہ مصحفیت	کیفیت
۱	مولانا محمد فروق صاحب مہتمم مدرس اعلیٰ	۵	۳- محرم ۱۳۱۶ھ لغایت آخر شعبان ۱۳۱۶ھ	۳- محرم ۱۳۱۶ھ سے آپ کا تقرر ۳- محرم ۱۳۱۶ھ سے ہوا	آخر شعبان تک کی خواہ دی گئی۔ اور رمضان کی خواہ شوال میں	۱۵۱۳ھ
۲	مولوی غلام محمد صاحب نائب مہتمم	۵	۲۲- محرم لغایت ۲۲- رجب ۱۳۱۶ھ	۲۲- محرم ۱۳۱۶ھ کو نائب مہتمم ہوئے اور آخر رجب ۱۳۱۶ھ تک نامور رہے	۲۲- محرم ۱۳۱۶ھ سے آپ کا تقرر ۲۲- محرم ۱۳۱۶ھ سے ہوا	۱۵۱۳ھ
۳	مولوی عبداللطیف صاحب مدرس دوم	۵	۱۱ ماہ ۲۵-۳۰ یوم	۱۱ ماہ ۲۵-۳۰ یوم	۱۱ ماہ ۲۵-۳۰ یوم	۱۵۱۳ھ
۴	مولوی عاشق الہی صاحب مدرس سوم	۵	۲۲- محرم تا ۱۵ ماہ ۲۵-۳۰ یوم	۲۲- محرم ۱۳۱۶ھ سے آپ کا تقرر ۲۲- محرم ۱۳۱۶ھ سے ہوا	۲۲- محرم ۱۳۱۶ھ سے آپ کا تقرر ۲۲- محرم ۱۳۱۶ھ سے ہوا	۱۵۱۳ھ
۵	مولوی الشکیر صاحب مدرس چہارم	۵	۲۱- رجب ۱۳۱۶ھ کو مستعفی ہو گئے۔	۲۱- رجب ۱۳۱۶ھ کو مستعفی ہو گئے۔	۲۱- رجب ۱۳۱۶ھ کو مستعفی ہو گئے۔	۱۵۱۳ھ



بیان	نام ملازم مع عمدہ	ایام کارکردگی	کیفیت
۶	مولوی حبیب الدین صاحب مدرس خچشم	۲۲ ذیحجہ ۱۳۰۰ لغت آخر شعبان ۱۳۰۰	آپکا تقرر ۲۲ ذیحجہ ۱۳۰۰ کو بشاہرہ صدر روپیہ ماہوار پر ہوا۔
۷	منشی محمد علی صاحب محاسب	۱۱ محرم لغت آخر رمضان ۱۳۰۰	۲۱ محرم کو آپکا تقرر بشاہرہ صدر ماہوار ہوا۔
۸	تھاری میران شاہ صاحب مجدد	۵ ماہ ۱۳ یوم	آپکا تقرر ۱ ربیع الاول ۱۳۰۰ کو
۹	منشی واجد علی صاحب خوشنویس	۱۱ ماہ	من ابتدای یکم شوال ۱۳۰۰ لغت آخر شعبان ۱۳۰۰
۱۰	حافظ ولایت احمد صاحب		آپکا تقرر ۱۲ ذیحجہ ۱۳۰۰ کو ہوا اور
	محرر باورچی خانہ	۴ ماہ ایک یوم	۱۵ ربیع الثانی ۱۳۰۰ کو مستغفی ہو گئے
۱۱	منشی عبد اللطیف صاحب	۲۱ ربیع الثانی	۲۱ ربیع الثانی ۱۳۰۰ کو تقرر
	محرر باورچی خانہ	لغت آخر رمضان ۱۳۰۰	بجای حافظ ولایت احمد کے صدر ماہوار پر ہوا
۱۲	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	۲۲ یوم شوال ۱۳۰۰	۲۳ شوال ۱۳۰۰ کو مولوی صاحب علیحدہ ہو گئے۔
۱۳	حیدر خان بھگت	۳ ماہ ۵ یوم	من ابتدای ۲۶ جمادی الاول لغت آخر شعبان ۱۳۰۰
			۱۳۰۰

درج صرف	کیفیت	درج صرف	کیفیت
تنخواہ ملازمین دارالافتاء		خرید ہشیای دارالعلوم	
باورچی اول	۱۰ روپے	الماری کتب خانہ	۱۰ روپے
باورچی دوم	۵ روپے	فرش ٹاٹ	۱ روپے
خدمتگار	۵ روپے	ظروف مسی	۱۰ روپے
سفتا	۵ روپے	دری خورد ۱۰ عدد	۱۰ روپے
خاکروب	۵ روپے	اشیای متفرقات لمپ غیر	۱۵ روپے
مصارف دارالافتاء		کتب خانہ دارالافتاء	
پوشاک	۵ روپے	خرید کتب جلد بندی	۵ روپے
خوراک	۱۵ روپے	وغیرہ	۱۰ روپے
سامان درزش	۵ روپے	اخراجات جاہداد	
علاج	۵ روپے	خرید انشاد و دیگر مصارف	۱۰ روپے
روشنی	۱۰ روپے	جاہداد موقوفہ شاہجہانپور	۱۰ روپے
دہوبی	۱۳ روپے	نزدات	
تجام	۲ روپے	خان باندشی اطہر علی	۱ روپے
متفرقات	۱۰ روپے	صاحب بنابر تعمیر کردہ	
مصارف تعمیر		مولوی عبدالحمید صاحب	
متفرق مرمت وغیرہ	۱۰ روپے	بابت مصارف دارالافتاء	۱۰ روپے

# صدرا نمجن

مولانا حافظ حاجی احمد حسن صاحب کاپوری

ارکان اعزازی

نام نامی	نام نامی
<p>مولانا سید محمد شاہ صاحب شامیواری</p> <p>مولانا شاہ محمد شیدائی صاحب قادری عمادی</p> <p>سجاد نشین عظیم آباد پٹنہ</p> <p>مولانا قاضی محمد فاروق صاحب پڑیا کوٹی</p> <p>مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا شاہ</p> <p>سلامت اللہ صاحب کاپوری</p>	<p>جناب مولانا محمد لطیف اللہ صاحب مفتی</p> <p>عدالت عالیہ جیل آباد وکرن</p> <p>مولانا محمد انوار اللہ خان صاحب اوستاد</p> <p>حفظ نظام وکرن</p> <p>مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب فرنگی</p> <p>محلی</p>

# فہرست ارکان قسم اول و شہر کراچی اجلاس منعقدہ ذوالعلا ۱۳۵۰ھ

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱	مولوی ابوالحسن صاحب گھوسی ضلع اعظمکٹھ	۱۲	(رولیف الف)	۱۲
۲	مولوی شاہ اکرم الدین صاحب سکسٹر	۱۳	مولوی حکیم اکرم الدین صاحب سکسٹر	۱۳
۳	انجنیر معین اللہ دہ وئس اسلامپور	۱۴	مولوی الطاف حسین صاحب لی پانی پتی	۱۴
۴	مولوی سید احمد علی صاحب خلیف مولانا محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	۱۵	مولوی امانت اللہ صاحب خلیف مولانا لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ	۱۵
۵	مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فیضی غازی پور	۱۶	مولوی حبیب الرحمن صاحب چنگر پور	۱۶
۶	مولوی شاہ ابوالبرکات صاحب فیضی غازی پور	۱۷	مولوی حکیم شیخ احمد صاحب چنگر پور	۱۷
۷	مولوی سید ابو ظفر صاحب بہاری	۱۸	مولوی انصاری صاحب رومی پور فیصلہ	۱۸
۸	مولوی الفت حسین صاحب تقیم مولانا	۱۹	کالج لاہور	۱۹
۹	مولوی ابوالخیر سید انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ چٹھانا	۲۰	مولوی حافظ سید احمد رضا صاحب سکندر لوار جگت ٹیس پٹنہ	۲۰
۱۰	مولوی سید ابوصدیق صاحب ڈسٹری	۲۱	مولوی الطاف کریم صاحب ساکن ملک چک ضلع پٹنہ	۲۱
۱۱	مولوی ابو ظفر صاحب دہلوی ہمدان پور	۲۲	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری	۲۲
۱۲	مولوی حکیم ابوالحسن صاحب ڈسٹری		مولوی الہی بخش صاحب بڑا کمری	
			مولوی ابوالنصر صاحب نگہ پور	

ردیف	نام‌های	ردیف	نام‌های	ردیف
	پیشوی		<b>روایت (ب)</b>	
۳۲	مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ جلیسری	۳۳	مولوی قاضی بشیر الدین صاحب سابق هید مولوی ضلع اسکول تنهرا	
۳۳	مولوی شاه حبیب الحق صاحب خلف مولانا شاه رشید الحق صاحب سبب انشا خا قافه پیشه		<b>روایت (ت)</b>	
۳۴	ابوالفضل مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب تتم دور العلوم	۳۴	مولوی سلیم احمد صاحب امروہوی غار	۳۴
	<b>روایت (خ)</b>	۳۵	مولوی شاہ تاج حسین صاحب سلطانپوری غار	۳۵
۳۵	مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب سیوانی غار	۳۶	مولوی حافظ شاہ تاج حسین صاحب دسنوی	۳۶
۳۶	مولوی خمیر الدین صاحب مدرس ردولی	۳۷	مولوی تاج الدین احمد صاحب وکیل چیت کورٹ پنجاب	۳۷
۳۷	مولوی خمیر الدین صاحب بہاری		<b>روایت (ج)</b>	
	<b>روایت (و)</b>	۳۸	مولوی شاہ جماعت علی صاحب سیالکوٹی	۳۸
۳۸	مولوی دیدار حسن صاحب شاد آبادی	۳۹	مولوی جمیل احمد صاحب علی گنجی	۳۹
	<b>روایت (ر)</b>		<b>روایت (ح)</b>	
۳۹	مولوی ایمان رضا صاحب بدایونی غار	۴۰	مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شیر والی رئیس بھکین پور	۴۰
۴۰	مولوی حکیم رشید الدین صاحب باگلی پور غار	۴۱	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی مقیم پیشہ	۴۱
۴۱	مولوی سید شاہ رحمت اللہ صاحب منظفر پوری غار		مولوی حافظ حسام الدین احمد صاحب	

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
	فتیس اوئی -	۵۱	مولوی سید رحیم الدین صاحب	۴۱
	رولیف (ظ)		مالک اخبار الینج بانکی پور	
	مولوی حکیم سید طور الاسلام صاحب		رولیف (س)	
لله	تقیوری	۵۲	مولوی سراج الدین صاحب بیہ	۴۲
	مولوی ظہیر احسن صاحب شوق	۵۳	مولوی سوساٹی اسکول مظفر پور	عار
	نیموے		مولوی سلطان احمد صاحب درس	۴۳
	مولوی ناظمیر الحق صاحب تحصیلدار	۵۴	مدرستہ العلوم سولہ ضلع اعظم گڑھ	عار
	سکندرہ		مولوی سید سخاوت حسین صاحب	۴۴
	رولیف (ع)		ساکن کاکو	
	مولوی ابوالجیل عبد الجلیل صاحب	۵۵	مولوی سراج الدین صاحب شہید پور	۴۵
عار	شیفتہ جھگوٹوئی		مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب	۴۶
	شمس العلما مولوی عبد الرکوف صاحب	۵۶	اعظم گڑھی	
عار	پٹنوی		رولیف (ش)	
عار	مولانا حکیم عبد الحمید صاحب پٹنوی	۵۷	مولوی شیر محمد صاحب جانندھری	۴۷
	قاری عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ	۵۸	مولوی حکیم شفیع الدین صاحب	۴۸
عار	حدولتہ مکہ معظمہ		در جھگوٹو	
	مولوی حکیم محمد عبد الرزاق صاحب جوٹا	۵۹	مولوی شاہ شہود الحق صاحب	۴۹
عار	گڑھی		چشتی فخری نظامی پٹنوی	
	مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب		رولیف (ض)	
عار	پشاور		مولوی حکیم ضمیر الحق صاحب	۵۰

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۶۰	مولوی سید عبدالرحمن صاحب	۷۱	مولوی عبدالشکور صاحب بسنت پوری	۶۱
۶۱	مولوی حکیم عبداللہ شاہ صاحب	۷۲	مولوی عبدالماجد صاحب لکھنؤ	۶۲
۶۲	صدر انجمن معین اللہ وہ کراں	۷۳	مولوی قاضی ابوبکر علی احمد خٹو	۶۳
۶۳	مولوی عبدالجبار صاحب پوری	۷۴	شاہ صاحب بدایونی	۶۴
۶۴	مولوی عبدالقیوم صاحب کیلوی	۷۵	مولوی ابوالعزیز صاحب	۶۵
۶۵	مولوی محمد عنایت اللہ صاحب س	۷۶	مولوی عبدالغفار خان صاحب س	۶۶
۶۶	مدرسہ قادریہ شاری	۷۷	اول مدرسہ اسلامیہ گیا	۶۷
۶۷	مولوی ابوالانوار محمد عبدالغفار صاحب	۷۸	مولوی عبدالرحمن صاحب بہاری	۶۸
۶۸	مدرسہ انوار العلوم نواگلیا	۷۹	مولوی عبدالعزیز صاحب پٹنوی	۶۹
۶۹	ضلع اعظم گڑھ	۸۰	مولوی عنایت اللہ صاحب دھنکی	۷۰
۷۰	مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹنکی	۸۱	مولوی حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری	۷۱
۷۱	پروفیسر انڈین کالج لاہور	۸۲	قاری عبداللہ صاحب بخوبصری	۷۲
۷۲	مولوی محمد عبدالرحمن قزیشی پٹنوی	۸۳	مولوی ابوالفیاض محمد عبدالقادر صاحب	۷۳
۷۳	مولوی محمد عبدالشکور صاحب مدرس	۸۴	مولوی	۷۴
۷۴	مدرسہ عربیہ منظم پور	۸۵	مولوی عبدالحق صاحب پشاور	۷۵
۷۵	مولوی حکیم عبدالباری صاحب	۸۶	مولوی عبدالرحمن صاحب آروی	۷۶
۷۶	پٹنوی	۸۷	مولوی عبدالشکور صاحب ہرگاون	۷۷
۷۷	مولوی محمد عبدالنور صاحب مقیم	۸۸	ضلع پٹنہ	۷۸
۷۸	حسین آباد			

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
	مولوی شاه علی حبیب صاحب		مولوی عبداللہ خان صاحب اپالوری	۶۵
	پھلواری		مولوی عبدالغفور صاحب دھنگوی	۶۶
	مولوی عبدالرحمن صاحب ہیدٹ	۹۸	مولوی ابوالحسنات محمد عبدالغفور صاحب	۶۷
	مولوی پٹنہ		واعظ اسلام داناپوری	
	مولوی عبدالحق صاحب ہیدٹ ماسٹر	۹۹	مولوی شاہ عبدالحق صاحب	۶۸
	مشن اسکول پٹنہ		مولوی عبداللطیف صاحب رس	۶۹
	مولوی عبدالباقی صاحب شیخ پوری	۱۰۰	دارالعلوم ندوۃ العلماء	
	مولوی حکیم عبدالکبیر صاحب شیخ پوری	۱۰۱	مولوی ابوالخیر عبدالوہاب صاحب	۹۰
	مولوی عطار الحق صاحب بنی نگر	۱۰۲	بہاری	
	مولوی سید عبدالرحمن صاحب بگا	۱۰۳	مولوی غفر الدین صاحب ملتان چکی	۹۱
	ناظم ندوۃ العلماء		مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب معنی	۹۲
	مولوی عبدالشکور صاحب ہر گڑان	۱۰۴	مولوی عبدالحق صاحب مدرسہ	۹۳
	بہاری		نار تھہر برک اسکول دھنگہ	
	مولوی عبدالرحیم صاحب بکن	۱۰۵	مولوی شاہ عبید اللہ صاحب فیڈی	۹۴
	موضع کیرا		سجادہ نشین خاں پھلواری	
	مولوی عبدالرحمن صاحب ہیدٹ ماسٹر	۱۰۶	مولوی شاہ عبدالقادر صاحب سجادہ	۹۵
	کابجٹ اسکول پٹنہ		شاہ ولایت علی صاحب اسلام پور	
	مولوی حکیم سید عبدالغنی صاحب	۱۰۷	مولوی عبدالغنی صاحب بہار	۹۶
	مقیم بانگی پور		متوکل ریاست حیدر آباد دکن	۹۷
	مولوی حکیم عبدالشکور صاحب علیلو	۱۰۸	مولوی شاہ عبدالحق صاحب خلیف	۹۸



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
	<b>رولیف (ق)</b>		پورے	
	مولوی حکیم قادر بخش صاحب	۱۱۰	شاہ عزیز الدین صاحب سجادہ	۱۰۹
	شہسرامی		نشین تھن گھاٹ پٹنہ	
	<b>رولیف (ک)</b>		مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب بہار	۱۱۰
	مولوی کر امت علی صاحب چنگا	۱۱۹	<b>رولیف (غ)</b>	
	مولوی حکیم کفایت حسین صاحب سہ	۱۲۰	مولوی غلام محی الدین صاحب سہ	۱۱۱
	مدرسہ اسلام المسلمین پٹنہ		مدرسہ نور فیل ضلع جالندھر	غار
	مولوی کریم اللہ صاحب ساکن اوروی	۱۲۱	مولوی غلام احمد صاحب مدرس	۱۱۲
	ضلع اعظم گڑھ		اول مدرسہ نعمانیہ لاہور	غار
	<b>رولیف (ل)</b>		مولوی غلام مہر صاحب ہوشیار پور	۱۱۳
	مولانا محمد لطف اللہ صاحب تعلیم دہلی	۱۲۲	ذکیل مددۃ العباد	غار
	غالیہ حیدر آباد دکن		مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی	۱۱۴
	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب پٹنہ	۱۲۳	مقیم کوہ شمشاد	غار
	مولوی حکیم محمد لطیف حسین صاحب	۱۲۵	مولوی شمس الدین غنیف صاحب	۱۱۵
	پٹنہ		بہارے	
	<b>رولیف (م)</b>		<b>رولیف (ن)</b>	
	مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری	۱۲۶	مولوی فضل مہر صاحب طیب سہ	۱۱۶
	مولوی حکیم محمد ایوب صاحب	۱۲۷	پرتاب سنگھ رئیس جالندھر	غار
	پھلواری		مولوی سید فدا حسین صاحب	۱۱۷
	مولوی حکیم محمد شریف صاحب پٹنہ	۱۲۸	مدرسہ امدادیہ درگاہ	

ردیف	نام نامی	تعداد	ردیف	نام نامی	ردیف
	اول مدرسه امدادیہ درہنگہ			مولوی محمد ابراہیم صاحب مینو سچل	۱۲۹
	مولوی منور علی صاحب مدرس اول	۱۳۹	ع	گشتن کرناں	
	مدرسہ قرانیہ مل			مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ	۱۳۰
	مولوی محمد رفیع صاحب مدرس مدرسہ	۱۴۰	ع	صولتیکہ مکہ معظمہ	
	اسلامیہ گھوسی			مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب	۱۳۱
	مولوی محمد رفیق صاحب ہشیار پوری	۱۴۱		استاد حقو نظام دریس شاہ	
	مولوی معین اظہر صاحب رئیس	۱۴۲	ع	جہان پور	
	بین			مولوی مفتی محمد اسحاق صاحب رفیر	۱۳۲
	مولوی محمد اکبر شاہ صاحب پٹواری	۱۴۳	ص	کالج میالہ	
	شاہ محفوظ الحق صاحب پٹواری	۱۴۴		مولوی مبارک کریم صاحب مدرس	۱۳۳
	مولوی محمد صدیق صاحب پٹواری	۱۴۵	ع	مدرسہ اسلامیہ بہار	
	مولوی محمد صاحب پسر مولوی دین محمد	۱۴۶		مولوی حکیم محمد قاسم صاحب	۱۳۴
	صاحب رئیس بٹیا			ظہور آبادی	
	مولوی معین الدین احمد صاحب	۱۴۷		مولوی محمد مبارک حسین صاحب پٹواری	۱۳۵
	مولوی محمد صاحب اڈیہ اتارا سٹینٹ	۱۴۸		مولوی گورنمنٹ نارنگہ بروک سکول	
	مولوی محمد حسین صاحب گڑھی	۱۴۹		درہنگہ	
	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب	۱۵۰		مولوی مقیم الدین صاحب مقیم ندلیہ	۱۳۶
	سکرٹری معین اللہ دہ اسلامپور			مولوی حاجی منور علی شاہ صاحب	۱۳۷
	مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکریٹری	۱۵۱		مہتمم مدرسہ امدادیہ درہنگہ	
	معین اللہ و ہمسٹی پور			مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مدرس	۱۳۸

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۵۲	مولوی سید محمد حسن صاحب	۱۶۷	خلف مولانا سقاقت علی صاحب رحم	۱۶۷
۱۵۳	بیائے	۱۶۸	جوینپوری	۱۶۸
۱۵۴	ابواللہ فی مولوی محمد علی صاحب مو	۱۶۹	مولوی حکیم محمد یوسف صاحب	۱۶۹
۱۵۵	ابوالکرام مولوی محمد علی صاحب مو	۱۷۰	پٹوئی	۱۷۰
۱۵۶	مولوی محمد عمر صاحب درس اول	۱۷۱	مولوی محمد ابراہیم صاحب پرو قلیہ	۱۷۱
۱۵۷	اسلامیہ منوگیر	۱۷۲	پٹنہ کاسج	۱۷۲
۱۵۸	مولوی محمد اشرف صاحب رئیس	۱۷۳	شاہ محمد ہمدی صاحب سجادہ نشین	۱۷۳
۱۵۹	دیوانہ	۱۷۴	خانقاہ شاہ کی امی پٹنہ	۱۷۴
۱۶۰	مولوی سید شاہ محمد علی صاحب نظم	۱۷۵	شاہ محمد واجد صاحب خسر پور نودہ	۱۷۵
۱۶۱	ندوۃ العلماء	۱۷۶	شاہ محمد حسین صاحب سجادہ نشین	۱۷۶
۱۶۲	مولوی ابوبکی محمد ذکریا صاحب قسیم پور	۱۷۷	خسر پور نودہ	۱۷۷
۱۶۳	احمدیہ تحفہ پور	۱۷۸	مولوی حکیم سید محمد اسماعیل صاحب	۱۷۸
۱۶۴	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب	۱۷۹	خواہن زادہ مولانا سید نذیر حسین	۱۷۹
۱۶۵	قادی چستی پھلاروی	۱۸۰	صاحب محمد ث دہلوی	۱۸۰
۱۶۶	مولوی محمد عمر صاحب پٹوئی	۱۸۱	مولوی حکیم سید محمد طہ صاحب	۱۸۱
۱۶۷	مولوی محمد سعید صاحب متمم مدرسہ	۱۸۲	منوگیری	۱۸۲
۱۶۸	اصلاح المسلمین پٹنہ	۱۸۳	مولوی حکیم محمد یوسف صاحب	۱۸۳
۱۶۹	مولوی محمد اشرف خان صاحب داغظ	۱۸۴	اعظم گدھی	۱۸۴
۱۷۰	مولوی حافظ محمد ابوالخیر محمد علی صاحب	۱۸۵	مولوی سید محمد احسن صاحب	۱۸۵
۱۷۱	قسیم مدرسہ دینہ جوینپور	۱۸۶	استمانوی	۱۸۶



ردیف	نام نامی	تعداد	نام نامی	تعداد
	ردیفی			
	مولوی حکیم یوسف حسین صاحب بخش	۱۹۲		
فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلماء بابت اجلاس مفتہ				
۱۹۳	ڈاکٹر شیخ امداد بخش صاحب پستل	۲۰۳	حاجی الہی بخش صاحب عرف	
	اسٹنٹ سلیم پور		حاجی مولے زمیندار کرنال	عام
۱۹۴	مولوی امجد علی صاحب سدر	۲۰۳	نواب اسد علی خان صاحب جاگیر دار	
	سلیم پور		ورنیں کرنال	عام
۱۹۵	مبین آدم جی نور محمد صاحب بھاونگر	۲۰۴	خان بھادور منشی محمد علی صاحب کشتہ	عام
۱۹۶	مبین آدم جی گیکہ سمار تاجر بھاونگر	عام	منشی امجد علی صاحب دہی کلاٹ	
۱۹۷	شیخ ابراہیم میان مصافی صاحب		رکس کاکوری	عام
	ریلوے بہر وچ	عام	بابو احمد شاہ صاحب کلرک قزاق	
۱۹۸	محمد اللہ بخش صاحب سوپا پرنٹ		ہوا شملہ	لکھنؤ
	ریلوے	عام	بابو الطاف حسین صاحب کلرک	
۱۹۹	مولوی حافظ سید عتیق حسین خان صاحب		دفتر شفا خانہ بریلی	لکھنؤ
	رئیس موضع راجپوری	عام	مولوی الہی بخش صاحب ہوشیار پور	صہ
۲۰۰	منشی احمد حسن صاحب یونسل کشتہ	۲۰۹	خان امام الدین خان صاحب ٹین	
	کرنال	عام	وسو داگر پارچہ خانپور	عام
۲۰۱	محمد اسماعیل خان صاحب پٹواری ضلع	۲۱۰	ڈاکٹر اکبر علی خان صاحب خان بھادور	
	کرنال	عام	رکس پانی پت	عام

ردیف	نام نام	تخلص	نام نام	ردیف
۲۱۱	مولوی سید احسن علی صاحب کلیل	لعل	مراد آباد	غار
۲۱۲	منشی احمد علی خاں صاحب نیو دریں	۲۲۶	بابو محمد اسماعیل صاحب کلرک شملہ	غار
۲۱۳	سید امتیاز علی صاحب وکیل جنڈوی	۲۲۷	مولوی محمد اسماعیل خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر	غار
۲۱۴	سید ابوالحسن صاحب رئیس سری	۲۲۸	خان احمد خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ	غار
۲۱۵	منشی احسان الحسن صاحب رئیس امروہ	۲۲۹	مولوی سید شاہ امیر حسن صاحب رئیس	غار
۲۱۶	مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس	۲۳۰	مولوی امیر احسن صاحب وکیل دھنگ	غار
۲۱۷	شاہ جہانپور	۲۳۱	میر امداد حسین صاحب رئیس جی پور	غار
۲۱۸	شیخ محمد احسن الزمان خان صاحب	۲۳۲	سید امتیاز علی صاحب منصف قشمر	غار
۲۱۹	خٹا رند الت فتنچور	۲۳۳	مولوی الفت حسین خان صاحب	غار
۲۲۰	عاجی احمد جان میان جان صاحب	۲۳۴	حافظ امیر علی صاحب مونگیری	غار
۲۲۱	سید ابوالعاص صاحب رئیس پٹنہ	۲۳۵	شیخ احسن رضا صاحب کن قصبہ	غار
۲۲۲	منشی احمد حسن صاحب رئیس بدہ	۲۳۶	سید محمد ابراہیم حسین خان صاحب سید احمد	غار
۲۲۳	چودھری امام بخش ولد ارگڑ سنگر	۲۳۷	صاحب رئیس پٹنہ	غار
۲۲۴	سید امین الدین صاحب رئیس نمینڈ	۲۳۸	اکبر علی صاحب جریا پور جھنگ پوری	غار
۲۲۵	سای بریلی			
۲۲۶	منشی امداد حسین صاحب انگر رئیس			

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۲۳۸	ساکن بانگی پور	۲۳۸	آئی بخش صاحب کن بھاگلپور	۲۳۸
۲۳۹	سید اکبر نبی صاحب ساکن بانگی پور	۲۳۹	منشی احسان علی صاحب غنیا بانگی پور	۲۳۹
۲۴۰	مولوی ابو محمد صاحب بہاری	۲۴۰	میر محمد اسحاق صاحب رئیس کٹہہ	۲۴۰
۲۴۱	مولوی سید انوار احمد صاحب پٹی	۲۴۱	مولوی انشا اللہ خان صاحب	۲۴۱
۲۴۲	گلکٹر بانگی پور	۲۴۲	مالک اڈیٹر وطن لاہور	۲۴۲
۲۴۳	مولوی امیر حسین صاحب فکیل سمتہ	۲۴۳	شیخ آئی بخش صاحب کن موضع	۲۴۳
۲۴۴	پور	۲۴۴	پنڈت دل	۲۴۴
۲۴۵	منشی امتیاز علی صاحب رئیس قنات	۲۴۵	حاجے آئی بخش صاحب کن در بھنگ	۲۴۵
۲۴۶	احمد علی خان صاحب خلف ڈاکٹر	۲۴۶	حاجی آئی بخش صاحب کن چنیا نگر	۲۴۶
۲۴۷	صفدر علی خان صاحب رئیس بانگی پور	۲۴۷	ڈاکٹر ایشوارہی صاحب ساکن پٹنہ	۲۴۷
۲۴۸	حکیم ابوالحاجہ صاحب ساکن بہار	۲۴۸	نواب سید اقبال حسین صاحب خلف	۲۴۸
۲۴۹	مولوی ابوالبرکات صاحب ہیڈ	۲۴۹	نواب سر فرخ حسین خان صاحب	۲۴۹
۲۵۰	انسپکٹر لال گنج	۲۵۰	رئیس پٹنہ	۲۵۰
۲۵۱	مولوی ارادت حسین صاحب	۲۵۱	مولوی امجد علی صاحب ہیڈ ماسٹر	۲۵۱
۲۵۲	رئیس وکیل مظفر پور	۲۵۲	کابجٹ اسکول پٹنہ	۲۵۲
۲۵۳	منشی اقبال حسین صاحب رئیس	۲۵۳	محمد ابراہیم صاحب پسر عامی جعفر	۲۵۳
۲۵۴	منظفر پور	۲۵۴	علی مرحوم ساکن بانگی پور	۲۵۴
۲۵۵	منشی افضل حسین صاحب رئیس	۲۵۵	مولوی امام الدین صاحب سکند	۲۵۵
۲۵۶	منظفر پور	۲۵۶	کلاس پٹنہ کالج	۲۵۶
۲۵۷	منشی سید ابوالقاسم صاحب سر شریہ	۲۵۷	حاجی شیخ افضل حسین صاحب	۲۵۷

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۲۶۳	دار مظفر پور	۲۶۴	مولوی محمد اعجاز الدین صاحب کن	۲۶۵	مولوی ابوالفضل صاحب پرویس
۲۶۴	کالج مظفر پور	۲۶۵	سید احمد علی خان صاحب رئیس پٹنہ	۲۶۶	منشی امیر حسن صاحب محمد اقل
۲۶۵	منشی امام الدین صاحب رئیس	۲۶۶	سید احمد حسین خان صاحب خیال	۲۶۷	خارج مظفر پور
۲۶۶	منشی امیر حسن صاحب محمد اقل	۲۶۷	ساکن پٹنہ	۲۶۸	الطاف نواب عرف پیاری صاحب
۲۶۷	خارج مظفر پور	۲۶۸	سید اطہر الدین احمد صاحب ضلع پٹنہ	۲۶۹	احمد رضا خان صاحب مظفر پور
۲۶۸	الطاف نواب عرف پیاری صاحب	۲۶۹	سید آصف مرزا صاحب پٹنہ	۲۷۰	شیخ امیر حسین صاحب رئیس موضع
۲۶۹	احمد رضا خان صاحب مظفر پور	۲۷۰	اعظم علی خان صاحب بائسٹری	۲۷۱	جھولی
۲۷۰	شیخ امیر حسین صاحب رئیس موضع	۲۷۱	مکول پٹنہ	۲۷۲	سید محمد اشرف حسین صاحب کیر
۲۷۱	جھولی	۲۷۲	مولوی سید ابراہیم صاحب رئیس پٹنہ	۲۷۳	پٹنہ
۲۷۲	سید محمد اشرف حسین صاحب کیر	۲۷۳	محمد اسرائیل صاحب درجنگہ	۲۷۴	سید محمد افضل حسین صاحب
۲۷۳	پٹنہ	۲۷۴	مولوی امداد کریم صاحب ضلع پٹنہ	۲۷۵	رئیس پٹنہ
۲۷۴	سید محمد افضل حسین صاحب	۲۷۵	مولوی ابوالکیم صاحب اسٹنٹ		
۲۷۵	رئیس پٹنہ	۲۷۶	منیجر اخبار پنج بانگ پور		
		۲۷۷	منشی امیر حسین صاحب توزیع محر		
		۲۷۸	گلکتری پٹنہ		
		۲۷۹	مولوی احمد اللہ خان صاحب رئیس		
		۲۸۰	مؤنیر		
		۲۸۱	شیخ احمد علی صاحب رئیس مؤنیر		
		۲۸۲	منشی امداد حسین صاحب کن موضع		



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
	دکتر حاجی اقدار الدین صاحب	۲۹۰	ع	اوزاس
ع	رئیس بدایون			۲۸۸ میر امیر شاه صاحب سوداگر
ع	حاجی احمد الله صاحب رئیس مؤنکیر	۲۹۹	ع	امیر
ع	شیخ احمد علی صاحب رئیس مؤنکیر	۳۰۰		۲۸۹ میان احمد خان صاحب سوداگر
	ردیف (ب)		ع	امیر
	بابو برکت علی صاحب سباز سیر	۳۰۱		۲۹۰ خواجہ اسد الله صاحب سوداگر
ع	تقیچور	ع		امیر
ع	چودھری بہادر خان صاحب سوداگر	۳۰۲		۲۹۱ سید احمد شاه صاحب مترجم
ع	فیض آباد	ع		لکھتری مالندھر
ع	بابو برکت حسین صاحب فخر بانکی پور	۳۰۳	ع	۲۹۲ سید حکیم امیر شاه صاحب چھانا
ع	شیخ پیر محمد صاحب ساکن پٹنہ	۳۰۴		۲۹۳ سید امام شاه صاحب ڈیڑی انکسٹر
	خان بہادر برکت علی خان صاحب	۳۰۵	ع	تھانہ سید دروہ
ع	راکر سیٹھاہور			۲۹۴ بابو احمد بخش صاحب رئیس و
	محمد شیر علی خان صاحب منصف	۳۰۶	ع	وکیل جالندھر
ع	سٹی بلوچستان			۲۹۵ مولوی محمد امین الله صاحب
ع	بشیر الحق صاحب ساکن پٹنہ	۳۰۷	ع	وکیل غازی پور
	مولوی سید بشیر الدین صاحب ساکن	۳۰۸		۲۹۶ مولوی سید احمد حسن صاحب
ع	نیورہ	ع		وکیل محلہ چندارہ مظفر پور
ع	بدل الدین صاحب ساکن پٹنہ	۳۰۹		۲۹۷ حافظ آئی بخش صاحب رئیس
ع	حاجی بہادر علی صاحب متظفر پور	۳۱۰	ع	شملہ

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۳۱۱	شیخ بہادر حسین صاحب گنیرے	۳۲۱	میرزا تقی نواب صاحب رئیس
۳۱۲	مجتبیٰ مظفر پور	۳۲۲	خواجہ تقی خان صاحب رئیس
۳۱۳	منشی سید بدر احسن صاحب	۳۲۳	تقی الدین حسین صاحب رئیس
۳۱۴	منشی برکات احمد خان صاحب	۳۲۴	منشی تاج الدین صاحب لکن
۳۱۵	ڈاکٹر محمد بشیر الدین صاحب	۳۲۵	مولوی تبارک حسین صاحب
۳۱۶	حاجی شیخ بوڈھا صاحب منیچیل	۳۲۶	منشی تاج الدین صاحب لکن
۳۱۷	کاشتر امرتسر	۳۲۷	منشی نعمت حسین صاحب فقار
۳۱۸	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر	۳۲۸	خواجہ تبارک علی خان صاحب
۳۱۹	سیدی تکریم حسین صاحب رئیس	۳۲۹	عرفت خواجہ محمد امیر نواب صاحب
۳۲۰	سید تکریم علی صاحب سب	۳۳۰	منیجر اسٹیٹ خواجہ گوہر علی صاحب
۳۲۱	جسٹس رینل	۳۳۱	میان شاد اللہ صاحب لکن امرتسر
۳۲۲	سید تکریم علی صاحب سب	۳۳۲	خواجہ شاد اللہ صاحب سوڈا لکھنؤ
۳۲۳	جسٹس رینل	۳۳۳	میان شاد اللہ صاحب لکن امرتسر

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۳۳۱	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۳۱	پیشہ	عار
۳۳۲	مولوی سید جمیل احمد صاحب کن	۳۳۲	بابو جمال الدین کلرک دفتر محکمہ	عار
۳۳۳	مظفر پور	۳۳۳	حافظ چراغ دین صاحب	عار
۳۳۴	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۳۴	لاہور	عار
۳۳۵	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۳۵	چودھری چھو خان صاحب ولد	عار
۳۳۶	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۳۶	خسر و خان صاحب ساکن گدھ	عار
۳۳۷	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۳۷	سنکر	عار
۳۳۸	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۳۸	مستری چرن الدین ساکن فیروز پور	عار
۳۳۹	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۳۹	منشی جمال احمد صاحب سکری	عار
۳۴۰	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۰	اسٹوڈنٹ کانفرنس کڑا	عار
۳۴۱	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۱	سید جمال حسین صاحب اور	عار
۳۴۲	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۲	خسر و مستر نال حسین صاحب پیر	عار
۳۴۳	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۳	مستری لا پینہ	عار
۳۴۴	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۴	مولوی سید چراغ علی صاحب	عار
۳۴۵	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۵	ساکن پینہ	عار
۳۴۶	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۶	شیخ خان محمد صاحب شاہ	عار
۳۴۷	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۷	پوری	عار
۳۴۸	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۸	مولوی سید جمیل احمد صاحب کن	عار
۳۴۹	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۴۹	مظفر پور	عار
۳۵۰	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۰	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۵۱	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۱	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۵۲	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۲	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۵۳	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۳	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۵۴	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۴	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۵۵	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۵	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۵۶	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۶	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۵۷	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۷	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۵۸	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۸	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۵۹	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۵۹	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار
۳۶۰	مولوی سید جمال الدین صاحب	۳۶۰	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چنڈ	عار

نام نامی	نام نامی	نام نامی	نام نامی
۲۵۳ نواب محمد بن علیخان صاحب رئیس	۲۵۴ لکھنؤ گورنمنٹ لایٹ پٹنہ	۲۵۵ مولوی حمید الزمان خان صاحب	۲۵۶ منشی حقداد خان صاحب نائب
۲۵۷ مولوی حامد حسین صاحب رئیس پٹنہ	۲۵۸ عافیہ شایہ حبیب اللہ صاحب	۲۵۹ حاجی حبیب اللہ صاحب ساکن لار	۲۶۰ منشی حبیب اللہ صاحب وکیل خیل
۲۵۸ حیدر خان صاحب ساکن پٹنہ	۲۵۹ منشی حامد حسین صاحب فچور	۲۶۱ مولوی حسن علی صاحب ساکن چھپرہ	۲۶۲ حسن علیخان صاحب ساکن پٹنہ
۲۵۹ حاجی حبیب اللہ صاحب ساکن لار	۲۶۰ مولوی صاحب ام ای	۲۶۲ مولوی سعید حبیب الرحمن صاحب	۲۶۳ رئیس دآباد
۲۶۰ منشی حبیب اللہ صاحب وکیل خیل	۲۶۱ مولوی صاحب نیری	۲۶۴ مولوی حسین امام صاحب بیرسر	۲۶۵ حکیم سعید حشمت علیہ صاحب کن پٹنہ
۲۶۱ مولوی حسن علی صاحب ساکن چھپرہ	۲۶۲ مجمریٹ و رئیس بنارس	۲۶۵ منشی حکیم علی صاحب فقار موگیر	۲۶۶ محمد حبیب اللہ صاحب فقار نیول
۲۶۲ حسن علیخان صاحب ساکن پٹنہ	۲۶۳ مولوی حفیظ الرحمن صاحب جہار	۲۶۶ عافیہ حبیب اللہ صاحب کواں	
۲۶۳ مولوی سعید حبیب الرحمن صاحب	۲۶۴ سورج گدھ	۲۶۷ قصبہ	
۲۶۴ رئیس دآباد	۲۶۵ منشی حکیم علی صاحب فقار موگیر	۲۶۸ میر حبیب اللہ صاحب نیری	
۲۶۵ حکیم سعید حشمت علیہ صاحب کن پٹنہ	۲۶۶ عافیہ حبیب اللہ صاحب کواں	۲۶۹ مجمریٹ امر	
۲۶۶ محمد حبیب اللہ صاحب فقار نیول	۲۶۷ قصبہ		

جانب	نام نامے	جانب	نام نامے	جانب
۲۷۸	مولوی محمد کت اللہ صاحب تحصیل	۲۹۰	سید خلیل احمد صاحب کن بک	۲۷۹
۲۸۰	منشی حسین بخش صاحب مدرسہ پٹنہ	۲۹۱	شاہ خلیل الرحمن صاحب کن	۲۸۱
۲۸۲	منشی حکیم علی صاحب رئیس منگیر	۲۹۲	مولوی خداداد خان صاحب	۲۸۳
۲۸۴	ماجی خدا بخش صاحب رئیس	۲۹۳	سید خلیل احمد صاحب کن بک	۲۸۵
۲۸۶	مولوی محمد خلیل الدین صاحب یٹر	۲۹۴	شیخ دوست علی صاحب کن بک	۲۸۷
۲۸۸	خدا بخش عرف گوالیاران کنگیر	۲۹۵	منشی دلاور علی صاحب رئیس	۲۸۹
۲۸۹	خواجہ محمد خلیل الدین صاحب لک	۲۹۶	شیخ دوست علی صاحب کن بک	
		۲۹۷	دوست محمد خان صاحب ساکن	
		۲۹۸	بنارس	
		۲۹۹	حافظ دوست محمد صاحب تاجرتب	
		۳۰۰	شیخ دین محمد صاحب اگرچرم امتر	

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۳۰۱	حکیم رحمت اللہ صاحب مین بخش	۳۱۲	موتھاری	۳۰۲
۳۰۲	حلیت اسلام کرنال	۳۱۳	شاه رضی الدین راجہ صاحب غبار	۳۰۳
۳۰۳	منشی سید ضاحین صاحب ثواب	۳۱۴	عام بنارس	۳۰۴
۳۰۴	مشرق کرنال	۳۱۵	حکیم حافظ رحمت اللہ صاحب رحمت	۳۰۵
۳۰۵	مولوی رحیم بخش صاحب بق پرانو	۳۱۶	مسٹر ضاحین صاحب بی ای کلاسٹنٹ	۳۰۶
۳۰۶	سکرٹری نواب بھاولپور	۳۱۷	مولوی رحمت اللہ صاحب میسن نگیر	۳۰۷
۳۰۷	نواب محمد رستم علی خان صاحب دار	۳۱۸	میان رحیم بخش صاحب پہلوان امرتسر	۳۰۸
۳۰۸	رئیس کرنال	۳۱۹	حکیم رحیم بخش صاحب لاہوری مقیم امرتسر	۳۰۹
۳۰۹	شیخ رحمت علی صاحب نقشبندی	۳۲۰	حاجی رحمت اللہ بن حاجی ہاشم احمد	۳۱۰
۳۱۰	سوداگر ہوشیار پور	۳۲۱	صاحب ساکن احمد آباد	۳۱۱
۳۱۱	چودھری رحمت خان صاحب	۳۲۲	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار	۳۱۲
۳۱۲	نمبردار گڈھ سنگر	۳۲۳	ششہ	۳۱۳
۳۱۳	مولوی رضا کریم صاحب ٹکڑک	۳۲۴	مولوی محمد رحمت اللہ صاحب سکریٹری	۳۱۴
۳۱۴	جسٹری آره	۳۲۵	سعین اندوہ مونگیر	۳۱۵
۳۱۵	مولوی محمد رحیم صاحب وکیل پٹنہ	۳۲۶	روایت (ر)	۳۱۶
۳۱۶	منشی راغب باسط صاحب غبار	۳۲۷	زاہد حسین صاحب کن پھلوا ری	۳۱۷
۳۱۷	پٹنہ	۳۲۸	شاہنوازہ مرزا زینبہ علی صاحب	۳۱۸
۳۱۸	محمد روح اللہ صاحب کن گیا	۳۲۹	گورکانے	۳۱۹
۳۱۹	مولوی رضا خان صاحب میندار	۳۳۰	روایت (س)	۳۲۰

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۳۲۳	شید احمد خان صاحب یحییٰ کمال	۳۲۹	منشی سرفراز علی صاحب یحییٰ کمال
۳۲۴	پشاور	۳۳۰	شید عباس صاحب یحییٰ کمال
۳۲۵	یمن سلیمان گینگه صاحب تاجو نگر	۳۳۱	سعادت علیخان صاحب یحییٰ کمال
۳۲۶	چودھری سردار خان صاحب یحییٰ کمال	۳۳۲	مولوی سرفراز علی صاحب
۳۲۷	پولیس کزنال	۳۳۳	مولوی سعید الدین صاحب مختار
۳۲۸	منشی سعادت مند صاحب یحییٰ کمال	۳۳۴	علالت بنارس
۳۲۹	منشی سلیم اللہ خان صاحب یحییٰ کمال	۳۳۵	میر سید علی صاحب مقیم پٹنہ
۳۳۰	بریلے	۳۳۶	منشی سجاد بخش صاحب ساکن پول
۳۳۱	منشی سعادت خان صاحب یحییٰ کمال	۳۳۷	خان بادر منشی سخاوت حسین صاحب
۳۳۲	منشی محمد سراج الدین صاحب یحییٰ کمال	۳۳۸	وکیل و آنری ری مجسٹریٹ شاہجہانپور
۳۳۳	پکھور	۳۳۹	بابو سراج الدین صاحب کوٹھنٹ
۳۳۴	بابو سعادت علیخان صاحب یحییٰ کمال	۳۴۰	مینو سہیل امرتسر
۳۳۵	پیشویمبر پور	۳۴۱	مولوی سلامت اللہ صاحب پانی
۳۳۶	حاجی سعد اللہ صاحب یحییٰ کمال	۳۴۲	پتی
۳۳۷	ڈاکٹر سید حسین صاحب الہم الہی	۳۴۳	شاہ سی احمد صاحب یحییٰ کمال
۳۳۸	پٹنہ	۳۴۴	رویف (ش)
۳۳۹	سید حسین صاحب بیرسرٹ الہ آباد	۳۴۵	یمن حاجی سکور طاہر صاحب شافعی
۳۴۰	سید حسین صاحب بانکی پور	۳۴۶	ایات بجا ونگر
۳۴۱	تواب سرفراز حسین خان صاحب یحییٰ کمال	۳۴۷	بابو شہاب الدین صاحب مکرک فر
۳۴۲	چترین پٹنہ	۳۴۸	آب و ہوا شملہ

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۳۴۲	بابو مرزا شیر محمد صاحب هید در افسرین	۳۵۳	پیشہ	۳۴۳
۳۴۳	بیلک دفتر	۳۵۴	مولوی شمس الدین صاحب ساکن پیشہ	۳۴۴
۳۴۴	منشی شفاعت حسین صاحب ہید	۳۵۵	منشی شرافت حسین صاحب اکبر بھلیو	۳۴۵
۳۴۵	گلرک شفا خانہ بریلی	۳۵۶	مولوی شمس الحق صاحب ساکن پیشہ	۳۴۶
۳۴۶	شیر علی خاں صاحب انسپکٹر پولیس	۳۵۷	مستر سید شرف الدین صاحب ہادی بیرنگر	۳۴۷
۳۴۷	نیشنل شہا بھانپور	۳۵۸	پیشہ	۳۴۸
۳۴۸	چودہری شاد علی صاحب تحصیل گڑھ	۳۵۹	قاضی سید شاہ محمد صاحب رئیس جان پور	۳۴۹
۳۴۹	سنگر	۳۶۰	شادی خاں صاحب اکبر لکھوت	۳۵۰
۳۵۰	میان جی شرف الدین صاحب پٹی	۳۶۱	شادیخان	۳۵۱
۳۵۱	انسپکٹر قلعہ بھلور	۳۶۲	بابو مرزا شیر محمد صاحب ہید در افسر	۳۵۲
۳۵۲	مولوی شیرف الدین صاحب بیرنگر	۳۶۳	مین بیلک در کس شملہ	۳۵۳
۳۵۳	بانکے پور	۳۶۴	بابو شہاب الدین صاحب گلرک دفتر	۳۵۴
۳۵۴	شاہ شرف الدین صاحب جیل آباد	۳۶۵	آب و ہوا شملہ	۳۵۵
۳۵۵	مونگیر	۳۶۶	شاہ محمد صاحب رئیس شملہ	۳۵۶
۳۵۶	قاضی شیخ حاجی صاحب ساکن موضع	رویت (ص)		۳۵۷
۳۵۷	چمپانگر			۳۵۸
۳۵۸	مولوی محمد رفیع عالم صاحب رئیس موضع	۳۶۷	الطعام بھاؤنگر	۳۵۹
۳۵۹	ابراہیم پور	۳۶۸	حافظ صدیق اکبر صاحب رئیس پانی پتہ	۳۶۰
۳۶۰	شجاعت علی صاحب رئیس اکبر پور	۳۶۹	مولوی صبیحہ اللہ صاحب رئیس امر وہم	۳۶۱
۳۶۱	شیخ شیر علی صاحب بن حسین بخش ساکن	۳۷۰	مولوی سید صفیر الدین صاحب کن بان پور	۳۶۲



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۳۶۶	شیخ طهرالدین صاحب ولد شیخ و دیر	۳۷۶	صغیرالحق صاحب یس موضع کونوا	۳۷۸
۳۷۷	صاحب ساکن پشته	۳۷۷	خان بهادر شیخ صفدر حسین صاحب	۳۷۹
۳۷۸	منشی طور احسن صاحب بنیوی غنی پشته	۳۷۸	رئیس فقیه برهوه	۳۸۰
۳۷۹	مولوی سید ظهیر الدین صاحب رئیس نیوره	۳۷۹	شاه صبح الله صاحب رئیس مونگیر	۳۸۱
۳۸۰	مخدوم طهرالدین صاحب ساکن پشته	۳۸۰	خواجہ صدرالدین صاحب حکاک	۳۸۲
۳۸۱	مولوی طور الحق صاحب کیل منصفی پشته	۳۸۱	مولوی سید ظفر امام صاحب رئیس پشته	۳۸۳
۳۸۲	مولوی سید ظفر امام صاحب کیل منصفی پشته	۳۸۲	مولوی ظهیر الحق صاحب تحصیل سکندر وه	۳۸۴
۳۸۳	مولوی ظهیر الحق صاحب تحصیل سکندر وه	۳۸۳	ضلع مونگیر	۳۸۵
۳۸۴	ضلع مونگیر	۳۸۴	شیخ ضیاء الحسن صاحب ساکن کرنا	۳۸۶
۳۸۵	طهرالدین صاحب دلال تاج پشته	۳۸۵	منشی قمر الدین حسن صاحب سر پشته	۳۸۷
۳۸۶	پشته	۳۸۶	دار ریاست انور	۳۸۸
۳۸۷	مرزا ظفر الله خان صاحب کسرا پشته	۳۸۷	مولوی سید ظهیر الدین احمد صاحب	۳۸۹
۳۸۸	گمنام گرو اسپور	۳۸۸	رئیس و انزیری مجسری پشته	۳۹۰
۳۸۹	ردیف (ع)	۳۸۹	ردیف (ط)	۳۹۱
۳۹۰	محمد عبد المجید خان صاحب ساکن مرجا	۳۹۰	یمن حاجی طیب حبیب صاحب تاج الطعنا	۳۹۲
۳۹۱	مولوی عبد الحکیم صاحب وکیل پشته	۳۹۱	بھاؤنگر	۳۹۳
۳۹۲	مولوی سید علی حسین صاحب پٹی	۳۹۲	منشی طفیل احمد صاحب سبز پشته سبیل	۳۹۴
۳۹۳	کلکتر موہتاری	۳۹۳	چندوسی	۳۹۵
۳۹۴	حافظ عبد الرحمن صاحب کن پشته	۳۹۴	ردیف (ظ)	۳۹۶
۳۹۵	قاضی عبد الرحمن صاحب یس قصبہ	۳۹۵	حافظ طور احمد صاحب سوگرا آباد	۳۹۷

ردیف	نام نامی	تعداد	ردیف	نام نامی	تعداد
۳۹۰	بلنده ضلع فتحپور منشی عبدالرحمن صاحب کیل فتحپور	لحہ	۳۹۰	بلندہ ضلع فتحپور منشی عبدالرحمن صاحب کیل فتحپور	لحہ
۳۹۱	سہوہ شیخ عبدالعلیم صاحب خانہ دارنوبانی	غار	۳۹۱	سہوہ شیخ عبدالعلیم صاحب خانہ دارنوبانی	غار
۳۹۲	سیلم پور حاجی شیخ عظیم اللہ صاحب کننارس	غار	۳۹۲	سیلم پور حاجی شیخ عظیم اللہ صاحب کننارس	غار
۳۹۳	غزایت خان صاحب خانہ دارگوٹہ	غار	۳۹۳	غزایت خان صاحب خانہ دارگوٹہ	غار
۳۹۴	بانی بنارس شیخ محمد عبدالعزیز صاحب بیس	غار	۳۹۴	بانی بنارس شیخ محمد عبدالعزیز صاحب بیس	غار
۳۹۵	بنارس منشی عبدالرحمن صاحب پروانز	غار	۳۹۵	بنارس منشی عبدالرحمن صاحب پروانز	غار
۳۹۶	ریاست الور شیخ عبدالوحید صاحب سکرتری	صہ	۳۹۶	ریاست الور شیخ عبدالوحید صاحب سکرتری	صہ
۳۹۷	درہ چشمہ فغن موضع مل محمد عبدالعلیم صاحب ساکن پٹنہ	غار	۳۹۷	درہ چشمہ فغن موضع مل محمد عبدالعلیم صاحب ساکن پٹنہ	غار
۳۹۸	مولوی سید عبدالحمید صاحب ساکن موضع ہشیارپور	غار	۳۹۸	مولوی سید عبدالحمید صاحب ساکن موضع ہشیارپور	غار
۳۹۹	میر عبدالوحید صاحب ساکن پٹنہ	غار	۳۹۹	میر عبدالوحید صاحب ساکن پٹنہ	غار
۴۰۰	حاجی عبدالحمید صاحب پٹنہ	غار	۴۰۰	حاجی عبدالحمید صاحب پٹنہ	غار
۴۰۱	سید عبدالواحد صاحب تاجر پٹنہ	غار	۴۰۱	سید عبدالواحد صاحب تاجر پٹنہ	غار

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۲۱۷	خان بہادر میر علی محمد صاحب شاد	۲۳۰	امیر	۲۱۷
۲۱۸	منشی عزیز الحکیم صاحب مختار نگیر	۲۳۱	منشی علی محمد صاحب پٹواری موضع	۲۱۸
۲۱۹	منشی عمر الدین صاحب سپر وائز	۲۳۲	عبد الرحمن پور	۲۱۹
۲۲۰	حاجی علی بخش صاحب سوداگر ترم	۲۳۳	سید عبداللہ شاہ صاحب امام مسجد	۲۲۰
۲۲۱	منشی عبدالغفور صاحب بنی امین	۲۳۴	نھتہ شاہ امیر	۲۲۱
۲۲۲	عدالت دیوانی قصیدہ سر	۲۳۵	مولوی عبدالرحمن صاحب مختار عدالت	۲۲۲
۲۲۳	منشی عبداللطیف صاحب لد منشی	۲۳۶	چیف کورٹ پنجاب جالندہر	۲۲۳
۲۲۴	قریان علی صاحب حوم دہلی روازہ	۲۳۷	حافظ عبدالرحیم بن شاہ بہائی صاحب	۲۲۴
۲۲۵	علی گدھ	۲۳۸	مدرس بہروج	۲۲۵
۲۲۶	سیّد عبدالاحد صاحب سوداگر امیر	۲۳۹	خان بہادر مولوی عبدالصمد صاحب	۲۲۶
۲۲۷	خواجہ عبدالصمد صاحب سوداگر امیر	۲۴۰	وکیل ودالحجیرین و آئیریری مجوٹ	۲۲۷
۲۲۸	حافظ عبداللہ صاحب کن امیر	۲۴۱	غازی پور	۲۲۸
۲۲۹	خواجہ عبدالقادر صاحب سوداگر امیر	۲۴۲	منشی عبدالحفیظ صاحب سب	۲۲۹
۲۳۰	سیان عبدالاحد صاحب انک سوداگر	۲۴۳	امیر بارہ بنگی	۲۳۰
۲۳۱	امیر	۲۴۴	مولوی عبدالشکور صاحب یس ہار	۲۳۱
۲۳۲	میان عزیز دار و صاحب سوداگر امیر	۲۴۵	قاضی عبداللہ خان صاحب رئیس	۲۳۲
۲۳۳	خواجہ عبدالاحد و غلام محمد صاحب انک داگر	۲۴۶	پشاور	۲۳۳
۲۳۴	امیر	۲۴۷	مرزا عبدالحکیم خالص صاحب	۲۳۴
۲۳۵	عدالت پشاور	۲۴۸	عدالت پشاور	۲۳۵

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۲۴۱	میر غنی یوسف صاحب تاج الطعام	۲۵۱	مستر غنیمت علیخان صاحب	۲۴۱	میر غنی یوسف صاحب تاج الطعام
۲۴۲	د ابنه الصغیر غلام محمد ساکن بھاؤنگر	۲۵۲	ایم بی اسکول شہد	۲۴۲	د ابنه الصغیر غلام محمد ساکن بھاؤنگر
۲۴۳	میرین عثمان الا تاج الطعام بھاؤنگر	۲۵۳	بابو عبدالغنی صاحب بی ای ایل ایل	۲۴۳	میرین عثمان الا تاج الطعام بھاؤنگر
۲۴۴	میرین عبداللہ ولد حاجی کاوا صاحب	۲۵۴	وکیل کرنال	۲۴۴	میرین عبداللہ ولد حاجی کاوا صاحب
۲۴۵	تاج الطعام بھاؤنگر	۲۵۵	منشی عنایت اللہ خاں صاحب رئیس	۲۴۵	تاج الطعام بھاؤنگر
۲۴۶	شیخ عثمان ابن عبدالعلیم الیافعی تاجر	۲۵۶	برستے	۲۴۶	شیخ عثمان ابن عبدالعلیم الیافعی تاجر
۲۴۷	عرب بھاؤنگر	۲۵۷	مولوی عمر الدین صاحب منشی چشتی	۲۴۷	عرب بھاؤنگر
۲۴۸	میرین غنی بھائی جیو اجان صاحب	۲۵۸	مدرس سابق تحصیل گڑھ منگر	۲۴۸	میرین غنی بھائی جیو اجان صاحب
۲۴۹	تاج بھاؤنگر	۲۵۹	شیخ عمر بخش صاحب وکیل ہوشیار پور	۲۴۹	تاج بھاؤنگر
۲۵۰	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی	۲۶۰	منشی علی محمد خاں صاحب نقل نویس	۲۵۰	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی
۲۵۱	ہاسپٹل سسٹم کرنال	۲۶۱	چودھری عمر بخش صاحب کن قعبہ	۲۵۱	ہاسپٹل سسٹم کرنال
۲۵۲	میر عبدالمجید صاحب شخوان سبج	۲۶۲	عوارہ	۲۵۲	میر عبدالمجید صاحب شخوان سبج
۲۵۳	کرنال	۲۶۳	منشی عبدالمجید صاحب پٹی انپکسر	۲۵۳	کرنال
۲۵۴	سید علی احمد صاحب بیڈ کرک ٹیم	۲۶۴	پانی پت	۲۵۴	سید علی احمد صاحب بیڈ کرک ٹیم
۲۵۵	پولس کرنال	۲۶۵	مولوی عبدالحی صاحب رئیس یووان	۲۵۵	پولس کرنال
۲۵۶	چودھری مولوی علی محمد خاں صاحب	۲۶۶	وکیل چندوسی	۲۵۶	چودھری مولوی علی محمد خاں صاحب
۲۵۷	اوایل مختار کرنال	۲۶۷	شیخ محمد عبداللہ صاحب رئیس چندوسی	۲۵۷	اوایل مختار کرنال
۲۵۸	مولوی غنیمت صاحب مدرس بی ہاؤس	۲۶۸	محمد غنیمت شاہ صاحب کھنڈ ساری	۲۵۸	مولوی غنیمت صاحب مدرس بی ہاؤس
۲۵۹	اسکول کرنال	۲۶۹	چندوسی	۲۵۹	اسکول کرنال
۲۶۰	بابو عبدالقادر صاحب سٹوڈنٹ پرنسپل	۲۷۰	حافظ محمد عبدالسلام صاحب رئیس	۲۶۰	بابو عبدالقادر صاحب سٹوڈنٹ پرنسپل

ردیف	نام نهمی	ردیف	نام نهمی	ردیف	نام نهمی
۴۹۲	محمد عبدالقند خالصا صاحب زمیندار	۴۹۲	منشی عبدالکریم صاحب نقشه نویسی	۴۹۲	منشی عبدالقند خالصا صاحب زمیندار
۴۹۳	جنیده	۴۹۳	بابو مرزا عبدالقدسیگ صاحب ملازم	۴۹۳	بابو مرزا عبدالقدسیگ صاحب ملازم
۴۹۴	مولوی سید علی منتظم جان صاحب	۴۹۴	دفتر تعمیرات شمله	۴۹۴	دفتر تعمیرات شمله
۴۹۵	رئیس امر و به	۴۹۵	سیان عبدالرب صاحب خلف مولو	۴۹۵	سیان عبدالرب صاحب خلف مولو
۴۹۶	شیخ عبدالکریم صاحب وکیل امر و به	۴۹۶	منعم الدین صاحب شمله	۴۹۶	منعم الدین صاحب شمله
۴۹۷	حاجی عبدالستار ملا داؤد صاحب	۴۹۷	چودهری محمد عبدالقند صاحب گرواوار	۴۹۷	چودهری محمد عبدالقند صاحب گرواوار
۴۹۸	تاجرزنگون	۴۹۸	حلقه نور محل	۴۹۸	حلقه نور محل
۴۹۹	حافظ عبدالزراق و عبدالرحیم صاحبان	۴۹۹	چودهری عبدالحفیظ خالصا صاحب	۴۹۹	چودهری عبدالحفیظ خالصا صاحب
۵۰۰	سوداگران لکنئو	۵۰۰	زمیندار و رئیس فقیض آباد	۵۰۰	زمیندار و رئیس فقیض آباد
۵۰۱	مولوی عبداللطیف صاحب رئیس	۵۰۱	حافظ عبدالرحمن و عبدالرحیم سوداگران	۵۰۱	حافظ عبدالرحمن و عبدالرحیم سوداگران
۵۰۲	مولوی عبدالعزیز صاحب متمدن	۵۰۲	فقیض آباد	۵۰۲	فقیض آباد
۵۰۳	کفایت العلوم پالی بهیت	۵۰۳	حافظ عبدالغفار و محمد اسماعیل سوداگران	۵۰۳	حافظ عبدالغفار و محمد اسماعیل سوداگران
۵۰۴	مولوی عبدالحمید صاحب رئیس	۵۰۴	فقیض آباد	۵۰۴	فقیض آباد
۵۰۵	منشی عنایت کریم صاحب کلسبان	۵۰۵	مولوی عبدالحمید صاحب منبر ریوی	۵۰۵	مولوی عبدالحمید صاحب منبر ریوی
۵۰۶	چھاؤنی اقبال	۵۰۶	بانگی پور	۵۰۶	بانگی پور
۵۰۷	منشی عبدالغنی صاحب محکمہ کورٹ اقبال	۵۰۷	منشی عبدالغفور صاحب مختار دانا پور	۵۰۷	منشی عبدالغفور صاحب مختار دانا پور
۵۰۸	حاجی عبدالرحیم صاحب پین اقبال	۵۰۸	مولوی عبدالغنی صاحب کیل بانگی پور	۵۰۸	مولوی عبدالغنی صاحب کیل بانگی پور
۵۰۹	بابو عبدالرحمن صاحب گماستہ	۵۰۹	مولوی علی حسن صاحب مختار پشته	۵۰۹	مولوی علی حسن صاحب مختار پشته
۵۱۰	کمسریت اقبال	۵۱۰	مولوی علی اکرم صاحب پتم رانی پور	۵۱۰	مولوی علی اکرم صاحب پتم رانی پور

ردیف	نام می	ردیف	نام می	ردیف	نام می
۴۸۶	میان بیٹہ	۴۸۷	عبدالرشید خاں صاحب ساکن موضع مچھوڑ	۴۸۸	عبدالغنی صاحب مکشتر پوڑوگیا
۴۸۷	سید عبدالحی صاحب ساکن بیٹہ	۴۸۹	علی اصغر صاحب ساکن چھیرہ	۴۹۰	حاجی علی کریم صاحب ساکن قصبہ نرہ
۴۸۸	عبدالحمید صاحب ساکن بھاگلپور	۴۹۱	سید محمد عبدالزاق صاحب رئیس	۴۹۲	موضع کنڈہ
۴۸۹	حافظ عبدالحمید صاحب ساکن مہراج گنج	۴۹۳	علی محمد صاحب ساکن چمپا گڑھ بھاگلپور	۴۹۴	سید محمد عبداللہ صاحب ساکن موضع
۴۹۰	ایچتسن صنلع بیٹہ	۴۹۵	مولوی سید عارف حسین صاحب رئیس	۴۹۶	بیٹہ
۴۹۱	محمد عبدالحمید صاحب ساکن موضع فچھوڑ	۴۹۷	مولوی عبدالحمید صاحب ساکن فچھوڑ	۴۹۸	مولوی حافظ عنایت کریم صاحب
۴۹۲	اوکسل باکی پور	۴۹۹	مولوی محمد عبدالحمید صاحب ساکن بہار		
۴۹۳	حاجی عبد الغنی صاحب ساکن تکیہ پور	۴۹۴	مولوی عبد الشکور صاحب دمنوی	۴۹۵	مولوی عبد العزیز صاحب مکان
۴۹۴	مولوی فضل امام خان ایس چیرین باکیلو	۴۹۶	مولوی شیخ عزیز الدین صاحب ساکن	۴۹۷	موضع کر بیٹا
۴۹۵	شیخ عیسی صاحب رئیس لارضلع	۴۹۸	سید علی ظفر صاحب رئیس بیٹہ	۴۹۹	شیخ عبد الرحیم صاحب دارگرمہ صلیح
۴۹۶	شیخ عبدالقادر صاحب ڈیسر پنجاب	۵۰۰	حافظ عبداللطیف خاں صاحب ساکن	۵۰۱	بھیکن پور
۴۹۷	حافظ عبد الغفور صاحب ساکن بیٹہ	۵۰۲	شیخ محمد عبد الزاق صاحب ساکن	۵۰۳	بھیلین پور
۴۹۸	مولوی سید عبد الشکور صاحب ساکن بیٹہ	۵۰۴	منشی عبد العظیم صاحب ساکن بیٹہ	۵۰۵	مولوی علیکرم صاحب عرف براتی
۴۹۹	منشی عبد العظیم صاحب ساکن بیٹہ	۵۰۶	مولوی علیکرم صاحب عرف براتی		

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۵۱۲	عبد الحمید صاحب طالب علم مدیکل	۵۲۵	سید عظیم الدین صاحب دکن بانگی پور	غار
۵۱۳	اسکول بانگی پور	۵۲۶	مولوی عبدالشکور صاحب ملا نوان	غار
۵۱۴	سید عنایت حسین صاحب اداو	۵۲۷	ضلع پٹنہ	غار
۵۱۵	ساکن پٹنہ	۵۲۸	علی مرزا صاحب ساکن پٹنہ	غار
۵۱۶	محمد عبدالحکیم صاحب ساکن تھون	۵۲۹	عزیز الرحمن صاحب برادر حبیب الرحمن	غار
۵۱۷	چک پٹنہ	۵۳۰	صاحب سوداگر کلکتہ	غار
۵۱۸	عبدالرزاق عروت طفرل صاحب پور	۵۳۱	عبدالمشاه صاحب و شفاء بندہ کنال	غار
۵۱۹	حافظ عبدالغفور صاحب کارخانہ دار	۵۳۲	منشی عزیز الدین صاحب رئیس موگیر	غار
۵۲۰	علی گڑھ	۵۳۳	مولوی عبدالغفار صاحب کن پٹنہ	غار
۵۲۱	حافظ محمد عبدالغفور سوداگر علی گڑھ	۵۳۴	عبدالرشید عرف عطا حسین صاحب بانگی پور	غار
۵۲۲	عبدالغفور صاحب سب انسپکٹر بانگی پور	۵۳۵	مولوی عبدالحمید صاحب پٹانا	غار
۵۲۳	سید عزیز الدین صاحب موضع	۵۳۶	سید عبدالحمید عمر از صاحب مھر	غار
۵۲۴	ملا چک ضلع پٹنہ	۵۳۷	بیج کورٹ گیا	غار
۵۲۵	مولوی عبدالحمید صاحب کن موضع پٹنہ	۵۳۸	عظیم الدین صاحب نمبر و حکیم عبدالحمید	غار
۵۲۶	مشرید علی امام صاحب بیر برٹ لا	۵۳۹	صاحب رئیس پٹنہ	غار
۵۲۷	بانگی پور	۵۴۰	مولوی سید عبدالحمید صاحب بیسٹن	غار
۵۲۸	سید علی حیدر صاحب کن پٹنہ	۵۴۱	محمد عبدالعزیز صاحب ساکن فتح پور	غار
۵۲۹	ملک علی نظر صاحب رئیس موگیر	۵۴۲	حافظ عزیز الحق صاحب ساکن پٹانا	غار
۵۳۰	سید عبدالستار صاحب موگیر	۵۴۳	منشی غلط حسین صاحب ساکن پٹانا	غار
۵۳۱	منشی عبداللہ صاحب ساکن بانگی پور	۵۴۴	عبدالقادر صاحب سب انسپکٹر ممبئی	غار

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۵۴۰	مولوی عبدالفتاح صاحب کتب	۵۵۵	عبدالرشید صاحب سکونان پور	۵۴۱	منشی عبدالکریم صاحب ساکن دانوگه
۵۴۱	منشی عبدالکریم صاحب ساکن دانوگه	۵۵۶	منشی عبدالقادر صاحب پور	۵۴۲	عبداللطیف صاحب ساکن حاجی پور
۵۴۲	عبداللطیف صاحب ساکن حاجی پور	۵۵۷	آرمی پریس شملہ	۵۴۳	مولوی عبدالرحیم صاحب مختار پور
۵۴۳	مولوی عبدالرحیم صاحب مختار پور	۵۵۸	منشی عبدالغفار صاحب رئیس شملہ	۵۴۴	سیحہ حاجی عبداللہ حاجی مینار
۵۴۴	سیحہ حاجی عبداللہ حاجی مینار	۵۵۹	حافظ عبدالکریم صاحب کپاڑا پور	۵۴۵	رئیس مہی
۵۴۵	رئیس مہی	۵۶۰	گورنمنٹ پریس شملہ	۵۴۶	مولوی عبدالقاسم صاحب سریشہ
۵۴۶	مولوی عبدالقاسم صاحب سریشہ	۵۶۱	بابو علی ظفر صاحب کمر کفر کراچی شملہ	۵۴۷	منظف پور
۵۴۷	منظف پور	۵۶۲	بابو عبدالعزیز صاحب اسٹور کپٹن شملہ	۵۴۸	شیخ عمر دراز صاحب مختار مظفر پور
۵۴۸	شیخ عمر دراز صاحب مختار مظفر پور	۵۶۳	رولف (غ)	۵۴۹	منشی عبدالحمید صاحب کن مظفر پور
۵۴۹	منشی عبدالحمید صاحب کن مظفر پور	۵۶۴	غلام محی الدین صاحب پنجابی پیش امام	۵۵۰	حافظ عبدالرحمن صاحب تاجر مظفر پور
۵۵۰	حافظ عبدالرحمن صاحب تاجر مظفر پور	۵۶۵	مسجد چوبہ اران بھاؤنگر	۵۵۱	منشی سید عبداللطیف صاحب کن مظفر پور
۵۵۱	منشی سید عبداللطیف صاحب کن مظفر پور	۵۶۶	حافظ غفور الدین صاحب شتر پٹی	۵۵۲	چودھری عبدالعلی صاحب مختار مظفر پور
۵۵۲	چودھری عبدالعلی صاحب مختار مظفر پور	۵۶۷	انسپیکٹر مدرس بریلی	۵۵۳	مولوی عبداللہ صاحب بہاری
۵۵۳	مولوی عبداللہ صاحب بہاری	۵۶۸	شیخ غلام محمد الدین رئیس سوداگر	۵۵۴	منشی عنایت اللہ خالصا صاحب کن
۵۵۴	منشی عنایت اللہ خالصا صاحب کن	۵۶۹	پارچہ خانپور	۵۵۵	بریلی
۵۵۵	بریلی	۵۷۰	حکیم غلام نبی صاحب ہوشیار پور	۵۵۶	منشی عبدالحکیم صاحب سوداگر بریلی
۵۵۶	منشی عبدالحکیم صاحب سوداگر بریلی	۵۷۱	میان صاحب منشی غلام باری صاحب	۵۵۷	مولوی عبدالقیوم صاحب رئیس بریلی
۵۵۷	مولوی عبدالقیوم صاحب رئیس بریلی	۵۷۲	وکیل ہوشیار پور	۵۵۸	بابو علی احمد خالصا صاحب ہیدک کراچی
۵۵۸	بابو علی احمد خالصا صاحب ہیدک کراچی	۵۷۳	مستری غلام محی الدین صاحب راجہ	۵۵۹	آفس بریلی
۵۵۹	آفس بریلی				



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۵۶۸	موشیار پور	۵۸۰	موسی غلام سرور خان صاحب نیری
۵۶۹	مشریف چندوسی	۵۸۱	منشی غلام صابر خان صاحب جیٹرا نیر
۵۷۰	چودھری غلام جیلانی خان صاحب بیلہ	۵۸۲	کالچہ کپور تھلہ
۵۷۱	گدھ سنگر	۵۸۳	چودھری غلام نبی صاحب دینار پور
۵۷۲	غلام نبی صاحب ساکن امرتسر	۵۸۴	بابو غلام محی الدین صاحب سٹنٹ
۵۷۳	چودھری غلام نبی صاحب دینار پور	۵۸۵	گودیش کلرک سٹیشن بھلور
۵۷۴	بابو غلام محی الدین صاحب سٹنٹ	۵۸۶	مرزا غلام غوث صاحب ٹھیکہ دار بھلور
۵۷۵	گودیش کلرک سٹیشن بھلور	۵۸۷	خواجہ غلام محی الدین صاحب کن امرتسر
۵۷۶	مرزا غلام غوث صاحب ٹھیکہ دار بھلور	۵۸۸	ڈاکٹر حکیم غلام نبی صاحب زبدہ انکلا
۵۷۷	خواجہ غلام محی الدین صاحب کن امرتسر	۵۸۹	رئیس لاہور
۵۷۸	ڈاکٹر حکیم غلام نبی صاحب زبدہ انکلا	۵۹۰	حاجی شیخ غلام جیلانی صاحب قادری
۵۷۹	رئیس لاہور	۵۹۱	زمیندار موقع آغا پور
۵۸۰	حاجی شیخ غلام جیلانی صاحب قادری	۵۹۲	غلام ربانی صاحب ساکن موضع رامپور
۵۸۱	زمیندار موقع آغا پور	۵۹۳	بکھری
۵۸۲	غلام ربانی صاحب ساکن موضع رامپور	۵۹۴	مولوی سید غنیمت حسین صاحب لاٹھی
۵۸۳	بکھری		
۵۸۴	مولوی سید غنیمت حسین صاحب لاٹھی		

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۵۹۰	میان غفار شاه صفا سوداگر اترسر	۶۰۲	سید فخر الحق صاحب هاسپیل	غار
۵۹۱	خواج غلام محی الدین صاحب غلام	۶۰۳	استنثا نوهر یاست بیکانیر	غار
۵۹۲	مصطفی صاحبان سوداگران اترسر	۶۰۴	مولوی فقیر احمد صاحب رئیس امروهم	ص
۵۹۳	میان غلام محمد عزیز الدین صاحبان	۶۰۵	مولوی فرید الدین احمد صاحب بی‌بی	ص
۵۹۴	سوداگران اترسر	۶۰۶	پروفیسر مژده کالج	ص
۵۹۵	میان غلام محی الدین صاحب عرف	۶۰۷	بابو فتح محمد صاحب گماشته کمرٹھ	غار
۵۹۶	جان ساکن اترسر	۶۰۸	شیخ فضل محمد صاحب آب تحصیل الدین	غار
۵۹۷	منشی غلام محمد محمد علیل صاحبان اکران	۶۰۹	مولوی فتح الدین صاحب مختار عدالت	غار
۵۹۸	اترسر	۶۱۰	پھلور	غار
۵۹۹	سید غفور احمد صاحب پشتور رئیس جالندھر	۶۱۱	چودھری فتح خان صاحب ذیلدار	غار
۶۰۰	مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب	۶۱۲	ضلع جالندھر	غار
۶۰۱	سکرٹری تبلیغ الاسلام بمبئی	۶۱۳	مولوی فرید الدین صاحب مختار بانکپور	غار
(ردیف)		۶۱۴	مولوی نعیم الدین صاحب نیرو حکیم	غار
۶۰۲	حکیم فقیر محمد صاحب ولد غلام نبی امروہ	۶۱۵	میر مولوی عبد الحمید صاحب رئیس پٹنہ	غار
۶۰۳	بھاؤنگر	۶۱۶	شیخ محمد فضل الکریم صاحب رئیس دینپیل	غار
۶۰۴	منشی فین محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنٹ	۶۱۷	کشنر بنارس	غار
۶۰۵	صاحب ڈپٹی کشنر کرنال	۶۱۸	سید فضل الرحمن صاحب ساکن موضع	غار
۶۰۶	سید فیاض حسین صاحب کیس بان پٹ	۶۱۹	فیر و پور	غار
۶۰۷	نواب فخر احمد خاں صاحب کیس بان پٹ	۶۲۰	ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب ساکن پٹنہ	غار
۶۰۸	مولوی فخر الدین صاحب ناظر عدالت	۶۲۱	مولوی فضل الرحمن صاحب بیس صاحب پٹنہ	غار

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۶۱۴	منشی فضل الحق صاحب کن پشته	۶۲۸	منشی سید قاسم علی صاحب مخا فظ و فتر	۶۲۸
۶۱۵	میان فیروز الدین صاحب نیری	منظر پور	منشی قادر بخش صاحب گد ام دار سور	۶۲۹
۶۱۸	مجتبی ریث امرتسر	منظر پور	منشی قاضی بخش صاحب گد ام دار سور	۶۳۰
۶۱۸	شیخ فتح دین صاحب سوداگر حر	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۱۹	امرتسر	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۱۹	میان فتح بابا و غیاث الدین صاحبان	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۲۰	مولوی فضل محمد صاحب طبیب و رئیس	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۲۱	جانبندهر	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۲۱	بابو فضل الرحمن صاحب ملک و کس	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
	ڈیپارمنٹ شملہ	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
	ردیف ق	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۲۲	چودھری قیام الدین صاحب توسل	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
	ریاست سلیم پور	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۲۳	مولوی قدرت اللہ صاحب ٹیلر و قو	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۲۴	حافظ خواجہ قطب الدین احمد صاحب	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
	مالک نامی پریس لکھنؤ	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۲۵	مولوی محمد قدرت اللہ صاحب تقیم حق	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۲۶	مولوی قربان علی صاحب رئیس موگیر	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱
۶۲۷	قاضی صاحب طبّاخ پھلواری	منظر پور	منشی قاسم علی صاحب جرموتاری	۶۳۱

ردیف	نام نامی	تاریخ	نام نامی	ردیف
۶۳۹	شیخ محمد کبیر الدین صاحب بن علی بکر	غار	میان گل محمد صاحب سوداگر اترسر	غار
۶۴۰	منشی کبیر الدین صاحب غناباکی	غار	رولیت	
۶۴۱	میان کریم بخش صاحب مینو سیل		قاضی محمد لطافت حسین صاحب	۶۵۵
۶۴۲	کشمیر لاهور	غار	لوکیل بلاری	غار
۶۴۳	سید محمد کاظم حسین صاحب دین پشته	غار	منشی سید لطیف حسین صاحب	غار
۶۴۴	شیخ کریم استعلی صاحب بارو کرل		رئیس پشته	
۶۴۵	هدایت علی صاحب دانا پور	غار	مولوی سید لطف الرحمن صاحب پشته	غار
۶۴۶	میر کفایت حسین صاحب کن پشته	غار	مولوی محمد لطیف حسین صاحب مدرس بخش	۶۵۹
۶۴۷	مردا کمال الدین صاحب بجر پهرانی		اسکول بهار	غار
۶۴۸	علی استرامپور	غار	مولوی لطف الرحمن صاحب دین پشته	۶۶۰
۶۴۹	کلیم انظر صاحب ساکن پشته	غار	پلٹنہ	غار
۶۵۰	منشی کبیر صاحب بحر منصف ان پشته	غار	محمد لطیف کریم صاحب اعظم بدیکل	۶۶۱
۶۵۱	منشی کریم بخش صاحب مینا راجہ		اسکول بانگی پور	غار
۶۵۲	میر کبیر الدین صاحب قمار موتهارا	غار	لطافت کریم صاحب رئیس ملک پک	۶۶۲
۶۵۳	نواب خواجہ گوهر علی نقدا صاحب		شیخ روشن صاحب ساکن پور	غار
۶۵۴	رئیس کندره	غار	حکیم لیاقت حسین صاحب سینا رفقہ	غار
۶۵۵	سید کبیر الدین صاحب بس پشته	غار	منشی لعل محمد صاحب بھار پتاری	غار
۶۵۶	منشی کریم بخش صاحب نریری پشته	غار	منشی لیاقت حسین صاحب بھلاری	غار
	دانا پور		(رولیت م)	
			منشی محمدی الدین صاحب تاجر کتب	۶۶۷

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۶۸۲	محمد منشی صاحب نقل نویسی محمدرضا باری	لعل	بنگلور	
۶۸۳	پشته	عار	سید مصطفی حسین صاحب مقبره یار	۶۸۸
۶۸۴	منشی منظور احمد صاحب مھر مولوی	عار	سلیم پور	
۶۸۵	سید شرف الدین صاحب پشته	عار	مولوی محمد الدین شرف صاحب	۶۸۹
۶۸۶	منشی محمد کریم صاحب مختار پشته	عار	موضع جھکڑہ	
۶۸۷	سید خذوم بخش صاحب مختار پشته	عار	مولوی مقیم الدین صاحب کن ڈیرہ	۶۹۰
۶۸۸	معین الدین صاحب مقیم پشته	عار	الطیلس خان	
۶۸۹	شاه محمد سعید صاحب رئیس مونگیر	عار	خواجہ محمد اصغر خالص صاحب زمیندار	۶۹۱
۶۹۰	شاه محمد ایوب صاحب مونگیر	عار	ضلع پشته	
۶۹۱	شاه محمد ادیس صاحب مونگیر	عار	شاه معین الدین صاحب نقشندی	۶۹۲
۶۹۲	حاجی کمٹ حسین صاحب مونگیر	عار	رئیس موضع کاسرا	
۶۹۳	منشی منظور احمد صاحب رئیس بہار	عار	محمد قاسم صاحب جفت فروش پشته	۶۹۳
۶۹۴	ملک میران بخش صاحب سوداگر اترسر	عار	شیخ محمد مصطفی صاحب مقیم پشته	۶۹۴
۶۹۵	شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر اترسر	عار	مولوی محمد حسین صاحب بانگی پور پشته	۶۹۵
۶۹۶	میان محمد ملک صاحب سوداگر اترسر	عار	حکیم محمد ناظم صاحب پشته	۶۹۶
۶۹۷	میان مولابخش صاحب لکڑ خانہ حائلو	عار	مولوی محمد ظہیر صاحب نگر تھہ	۶۹۷
۶۹۸	امترسر	عار	حاجی محمد مجید صاحب ساکن مہمون چک	۶۹۸
۶۹۹	میان محمد صاحب سوداگر اترسر	عار	مولوی محمد ناصر صاحب قمار کشنری	۶۹۹
۷۰۰	میان موسی ملک صاحب سوداگر	عار	مولوی محمد سعید صاحب قمار کشنری	۷۰۰
۷۰۱	امترسر	عار	حکیم محمد اسماعیل صاحب پشته	۷۰۱

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۴۹۸	مولوی محمد ابراهیم صاحب شرف عدالت	۴۱۱	دولتی بنک لکهنو	۴۹۹
۴۹۹	جالدھر	۴۱۲	محمد عمر صاحب عرف غریز غفانی صاحب	۵۰۰
۵۰۰	مقبول الزمان خان صاحب وکیل گوالیار	۴۱۳	محمد مغفور الله خان صاحب رئیس بلوچہ	۵۰۱
۵۰۱	مولوی محمد شریف صاحب وکیل غازی پور	۴۱۴	مولوی محمد صدیق صاحب تماش کٹر مظفر	۵۰۲
۵۰۲	میر محمد علی صاحب سر رشته دار گوالیار	۴۱۵	منشی مبارک مند صاحب لکھنؤ	۵۰۳
۵۰۳	سید محمد مددی حسین خان صاحب کٹر	۴۱۶	ممتاز علی صاحب عرف نواب بہادر	۵۰۴
۵۰۴	شاہجہانپور	۴۱۷	ممتاز علی صاحب عرف نواب بہادر	۵۰۵
۵۰۵	منشی محمد علی الدین صاحب مقیم رنگون	۴۱۸	منشی میر ان بخش صاحب پٹواری	۵۰۶
۵۰۶	سید ممتاز علی شاہ صاحب مین لکھنؤ	۴۱۹	شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم شہید	۵۰۷
۵۰۷	بابو ممتاز الدین صاحب سیر سسٹنٹ	۴۲۰	مولوی محمد علی صاحب پانی پت	۵۰۸
۵۰۸	کرناٹ	۴۲۱	مولوی محمد اعلیٰ صاحب سلطان پوری	۵۰۹
۵۰۹	مولوی محمد حسین صاحب سکندھاسٹر	۴۲۲	حاجی محمد مبارک شاہ خان صاحب رئیس	۵۱۰
۵۱۰	اسکول پھلو	۴۲۳	چند دسی	
۵۱۱	قاضی سید محبوب عالم صاحب رئیس	۴۲۴	منشی محمد رضا صاحب رئیس امپور	
۵۱۲	جالدھر	۴۲۵	منشی محمد حسین صاحب کٹر	
۵۱۳	منشی سید مصطفیٰ علی صاحب دہلوی	۴۲۶	منشی محمد رضا صاحب رئیس امپور	
۵۱۴	صدر قانوگوجو جالدھر	۴۲۷	منشی محمد حسین صاحب کٹر	
۵۱۵	مولوی سید محمد حسین صاحب بن حکیم میر	۴۲۸	منشی محمد حسین صاحب کٹر	
۵۱۶	صاحب ہروچ	۴۲۹	منشی محمد حسین صاحب کٹر	
۵۱۷	منشی نور علی خان صاحب کٹر	۴۳۰	منشی محمد حسین صاحب کٹر	

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۲۲	محمد اسماعیل خان صاحب خلع حاجی	۲۷	مولابخش صاحب پتواری گدھ سنگر
۲۳	محمد اسحاق خان صاحب کیچ دوسی	۲۸	خلع ہوشیار پور
۲۴	قاضی محمد اسماعیل صاحب سمنل	۲۹	محمد میدخان صاحب ذیلدا شمل
۲۵	مولوی محمد احمد صاحب دلد مولوی	۳۰	تھمیل
۲۶	اکبر صاحب سمنل مراد آباد	۳۱	چودھری میران بخش صاحب سفید
۲۷	پیر جی محمد حسین صاحب پانی پت	۳۲	اپوشن کلکوتے
۲۸	مولوی محمد حسین صاحب عرف میاں	۳۳	مولوی نعم الدین صاحب ملازم
۲۹	صاحب رئیس لدھیانہ	۳۴	گورنٹ پریس شملہ
۳۰	شیخ محمد اسماعیل صاحب سوداگر چندر سی	۳۵	منشی محمد حسن صاحب عبدالرشید
۳۱	محمد واصل بیگ صاحب ٹھیکہ دار	۳۶	صاحب طلبہ
۳۲	چند دوسی	۳۷	ماموٹ صاحب ٹھیکہ دار تعمیرات گورنٹ
۳۳	مولوی شفیع احمد صاحب تحصیلہ	۳۸	پریس شملہ
۳۴	اعظم گدھ	۳۹	شیخ مہر علیہ صاحب سب جہاں پھلو
۳۵	بابو منظر الحق صاحب رئیس علی نگر	۴۰	خلیفہ محمد ایوب صاحب امام جامع
۳۶	منشی محمد یوسف صاحب متری	۴۱	مسجد پھلو
۳۷	چھاو فی انبالہ	۴۲	چودھری محمد بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر
۳۸	محمد جان صاحب لین جمبہ چھاو فی انبالہ	۴۳	فقد پھلو
۳۹	محمد مصطفیٰ صاحب طالب العلم چھاو	۴۴	منشی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر
۴۰	انبالہ	۴۵	فیض آباد
۴۱	محمد رفیعی صاحب طالب العلم چھاو فی انبالہ	۴۶	حاجی محمد مجید صاحب رئیس تھوپن

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۴۳۸	منشی محب الحق صاحب مختار بانگی پور	۶۴	محبوب علی صاحب جرجا گپور	غار
۴۳۹	موج حسین خان صاحب رئیس پٹنه	۶۵	سید محمد حسین صاحب زمیندار	غار
۴۵۰	حکیم سید محمد تقی خان صاحب عرف		موضع ڈوسنه	غار
۴۵۱	مختل صاحب	۶۶	پیرزاده مولوی محمد حسین صاحب	غار
۴۵۲	حافظ سید محب الحق صاحب ملکٹ		انڈس نال جج لاہور	غار
۴۵۳	سکرٹری معین الہودہ بانگی پور	۶۷	مولوی سید ممتاز علی صاحب	غار
۴۵۴	محمد عمر صاحب قلعہ مولوی ابوسعید		مالک مطبع رفاه عام لاہور	غار
۴۵۵	خان صاحب مرحوم رئیس پٹنہ سرگول	۶۸	میان محمد بخش صاحب ٹھیکہ داریلوہ	غار
۴۵۶	سید دار بخش صاحب رئیس لکھنؤ		لاہور	غار
۴۵۷	محمد عثمان صاحب رئیس موضع	۶۹	مجید احمد صاحب مقیم بھیک پور	غار
۴۵۸	خندہ حاری	۷۰	حافظ شیخ محمد احسن صاحب رئیس	غار
۴۵۹	منشی محمد صدیق صاحب رئیس موضع		بنارس کیل خیار گڑھ	غار
۴۶۰	شیخ محمد حسن صاحب رئیس قصبہ	۷۱	حافظ سید محمد ابراہیم صاحب	غار
۴۶۱	لاہ		مقیم پٹنه	غار
۴۶۲	شیخ مظہر الحق صاحب رئیس علی نگر	۷۲	مولوی سید مظہر الحق صاحب	غار
۴۶۳	شیخ محمد اسماعیل صاحب رئیس		مقیم پٹنه	غار
۴۶۴	نواب محمد حسین خان صاحب رئیس پٹنه	۷۳	قاضی منشی مقبول علی صاحب	غار
۴۶۵	منشی محمد شفیع صاحب رئیس حاجی پور		موضع ترہٹ	غار
۴۶۶	منشی محمد حنیف صاحب رئیس	۷۴	مولوی نجی الدین صاحب مقیم سیکان	غار
۴۶۷	محمد طاہر صاحب تاجر جگھا گپور سی		چھپرہ	غار



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۷۷۵	کریم حسین صاحب تعلیم بلغ کالو حاکم	۷۹۱	حکیم محمد قاسم صاحب رئیس سیوان	۷۸۵	کریم حسین صاحب تعلیم بلغ کالو حاکم
۷۷۶	محمد اقبال صاحب ساکن موضع گھوڑا	۷۹۲	سید محمد حنیف صاحب تعلیم پٹنہ	۷۸۶	محمد اقبال صاحب ساکن موضع گھوڑا
۷۷۷	شیخ منور علی صاحب ساکن پٹنہ	۷۹۳	مولوی منیر حیدر صاحب وکیل	۷۸۷	شیخ منور علی صاحب ساکن پٹنہ
۷۷۸	ممدی حسن صاحب مختار پٹنہ		مختار پٹنہ	۷۸۸	ممدی حسن صاحب مختار پٹنہ
۷۷۹	منشی محمد صدیق صاحب مختار پٹنہ	۷۹۴	محمد مرتین صاحب ساکن باگلی پور	۷۸۹	منشی محمد صدیق صاحب مختار پٹنہ
۷۸۰	منشی محمد عمر صاحب ساکن پھلوئی	۷۹۵	محمد وارث صاحب بلخی تعلیم پٹنہ	۷۹۰	منشی محمد عمر صاحب ساکن پھلوئی
۷۸۱	سید شاه محمد حسین صاحب رئیس ٹٹا	۷۹۶	منت خان صاحب ساکن پٹنہ	۷۹۱	سید شاه محمد حسین صاحب رئیس ٹٹا
۷۸۲	شیخ محمد اقبال صاحب رئیس پٹنہ	۷۹۷	ملک محمد سعید خان صاحب رئیس صاڈا	۷۹۲	شیخ محمد اقبال صاحب رئیس پٹنہ
۷۸۳	شیخ ممدی حسن صاحب رئیس موضع	۷۹۸	مولوی محمد حمید صاحب مختار قصبہ	۷۹۳	شیخ ممدی حسن صاحب رئیس موضع
	مند ماوان		باڑہ		مند ماوان
۷۸۴	مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل پٹنہ	۷۹۹	منشی محمد یعقوب صاحب ساکن	۷۹۴	مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل پٹنہ
۷۸۵	سید محمد حنیف صاحب انپکٹر		سحرہ	۷۹۵	سید محمد حنیف صاحب انپکٹر
	آکرہ	۸۰۰	سید محمد ابو الفتح صاحب مب جٹار		آکرہ
۷۸۶	محمد موسی صاحب رئیس موضع		پارو	۸۰۱	محمد موسی صاحب رئیس موضع
	ڈیانوان	۸۰۱	سید مظہر حسین صاحب مختار		ڈیانوان
۷۸۷	محمد اسماعیل صاحب رئیس موضع بنی		منظف پور	۸۰۲	محمد اسماعیل صاحب رئیس موضع بنی
۷۸۸	سرمحمد سیالان صاحب بر سر ٹریٹ لا	۸۰۲	میان خان صاحب ملکہ کوٹرا	۸۰۳	سرمحمد سیالان صاحب بر سر ٹریٹ لا
	باگلی پور	۸۰۳	منشی محمد بشیر صاحب ہیدہ کلاک جٹری		باگلی پور
۷۸۹	سید محمد الدین صاحب رئیس موضع		آفس بارو	۸۰۴	سید محمد الدین صاحب رئیس موضع
۷۹۰	منشی گنج	۸۰۴	دارو ذہن منشی مظفر علی صاحب رئیس		منشی گنج

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
	فیض آباد	۸۱۵	تین الدین احمد صاحب کس موضع
۸۰۵	شاه میان جالغ صاحب کن	۸۱۶	عبدالحمید صاحب کس نگره
	شاه پور	۸۱۷	میان جان صاحب ساکن موضع
۸۰۶	شیخ محمد کریم صاحب شاه پور		بھگو انپور
۸۰۷	محمد علی خان صاحب خلع اکبر خلد	۸۱۸	مشرع محبوب حسن خان صاحب بیر شریک
	علی خان صاحب رئیس بانکی پور		منظف پور
۸۰۸	محب حسین صاحب برهہ		
۸۰۹	محمد نور صاحب ساکن بہار		
۸۱۰	مولوی سید محمد نور صاحب رئیس قصبہ		
۸۱۱	محمد میر صاحب چھپر		
۸۱۲	محمد ابراہیم صاحب ساکن پٹنہ		
۸۱۳	محمد شفیع صاحب ساکن پٹنہ		
۸۱۴	محمد حسین صاحب جریکت گیا		
	جمن گالوان		
۸۱۵	تین الدین احمد صاحب کس موضع		
	عبدالحمید صاحب کس نگرہ		
۸۱۶	میان جان صاحب ساکن موضع		
	بھگو انپور		
۸۱۷	مشرع محبوب حسن خان صاحب بیر شریک		
	منظف پور		
۸۱۸	محمد سید صاحب ساکن بانکی پور		
۸۱۹	شاہ سود صاحب ساکن محلہ		
	سید وارہ		
۸۲۰	منشی محمد ابراہیم صاحب زیندار کوٹ		
۸۲۱	منشی محمد الدین صاحب زیندار موضع		
	چک لولا		
۸۲۲	شیخ مراد علی صاحب ساکن مظفر پور		
۸۲۳	منشی محمد شریف صاحب		
۸۲۴	ڈاکٹر محمد صدیق صاحب		
۸۲۵	مشرع محمد سیر صاحب بیر شریک لاہ		
۸۲۶	منشی مقبول حسن صاحب رئیس گنیر		
۸۲۷	مولوی خونا کا فضل الرحمن صاحب		
	منگل کوٹ ضلع بردوان		
۸۲۸	محمد عباس صاحب مقیم بانکی پور		
۸۲۹	محمد سلیمان صاحب رئیس کرای پوری		
۸۳۰	محمد محمدی حسین خان صاحب رئیس گنیر		
۸۳۱	محمدی رفقا خان صاحب مقیم مرگلا		
۸۳۲	حافظ مولانا بخش صاحب ساکن		
	بھگو انپور		
۸۳۳	منشی محمد یوسف صاحب مختار بانکی پور		
۸۳۴	محمد سعید صاحب ساکن بانکی پور		

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۸۳۵	سید مبین الحق صاحب خلع	۸۴۶	شیخ محمد اسماعیل خالص صاحب کارخانه دار	ع
۸۳۶	منشی نجیب الحق صاحب فتراکی پور	۸۴۷	ایشم و تارکشی بنارس	ع
۸۳۷	مولوی سید غنی الدین صاحب مکمل	۸۴۸	حکیم و مولوی محمدی حسن صاحب	ع
۸۳۸	پیشنه	۸۴۹	بنارس	ع
۸۳۹	نواب محمد اسماعیل صاحب وکیل پٹنه	۸۵۰	مولوی محمد یوسف صاحب ساکن کاکو	ع
۸۴۰	محمد خلیل صاحب طالب العلوم تیار	۸۵۱	بابو ملا بخش صاحب هیدکرا	ع
۸۴۱	منشی محمد حسین صاحب هیدکرا	۸۵۲	محمد انجمنی ریاست اور	ع
۸۴۲	محمد شریف افق موتاری	۸۵۳	حکیم محمد زکریا صاحب رئیس ریاست اور	ع
۸۴۳	نواب محمد رضا صاحب اپیشیل رجیترار	۸۵۴	مولوی محمد اسحاق صاحب حرکلکری	ع
۸۴۴	موتاری	۸۵۵	بابا کی پور پٹنه	ع
۸۴۵	حاجی محمد حسین صاحب دار و پنشنر	۸۵۶	مولوی محمد نور صاحب دفتیس فارسی	ع
۸۴۶	رئیس فقیر سوده	۸۵۷	مسک مبارک لچ	ع
۸۴۷	محمد بان صاحب دلد و لاری خان	۸۵۸	نواب سید محمد رضا صاحب عرف	ع
۸۴۸	صاحب رئیس موقع کوٹ	۸۵۹	نبا صاحب رئیس پٹنه	ع
۸۴۹	شیخ محمد عمر صاحب رئیس و	۸۶۰	سید محبوب اشرف صاحب پٹنه	ع
۸۵۰	مینو سید گلشن بنارس	۸۶۱	شاه محمد امیر صاحب رئیس پٹنه	ع
۸۵۱	مولوی محمد مقبول عالم صاحب رئیس	۸۶۲	مولوی محمد یعقوب صاحب رئیس سیکو	ع
۸۵۲	مینو سید گلشن بنارس	۸۶۳	سرای	ع
۸۵۳	محمد منصور علیا خا صاحب پیشن باسٹر	۸۶۴	سید محمد ہاشم صاحب کپٹن	ع
۸۵۴	کاشی بنارس	۸۶۵	میر محمد الحق صاحب ساکن پٹنه	ع

ردیف	نام نای	ردیف	نام نای	ردیف
۸۵۹	مولوی محمد عمر صاحب کن روضانی	۸۶۰	ڈاکٹر محمد ایوب صاحب ساکن پٹنہ	۸۶۱
۸۶۰	ڈاکٹر محمد ایوب صاحب ساکن پٹنہ	۸۶۱	سید مرتضیٰ حسین صاحب قسیم	۸۶۲
۸۶۱	سید مرتضیٰ حسین صاحب قسیم	۸۶۲	شاہ سید محمد مدنی صاحب رئیس	۸۶۳
۸۶۲	شاہ سید محمد مدنی صاحب رئیس	۸۶۳	پٹنہ	۸۶۴
۸۶۳	پٹنہ	۸۶۴	ڈاکٹر مسابک حسین صاحب مقیم	۸۶۵
۸۶۴	ڈاکٹر مسابک حسین صاحب مقیم	۸۶۵	مولوی محمد اسحاق صاحب مقیم چکلا	۸۶۶
۸۶۵	مولوی محمد اسحاق صاحب مقیم چکلا	۸۶۶	مولوی محبوب حسین صاحب پیر	۸۶۷
۸۶۶	مولوی محبوب حسین صاحب پیر	۸۶۷	بانکی پور	۸۶۸
۸۶۷	بانکی پور	۸۶۸	مولوی محمد عمر صاحب پیر داز مولوی	۸۶۹
۸۶۸	مولوی محمد عمر صاحب پیر داز مولوی	۸۶۹	محبوب حسین رئیس	۸۷۰
۸۶۹	محبوب حسین رئیس	۸۷۰	منشی محمد رمضان صاحب کپان شیر	۸۷۱
۸۷۰	منشی محمد رمضان صاحب کپان شیر	۸۷۱	گورنمنٹ پریس شملہ	۸۷۲
۸۷۱	گورنمنٹ پریس شملہ	۸۷۲	بابو محمد حسین صاحب کلرک دفتر	۸۷۳
۸۷۲	بابو محمد حسین صاحب کلرک دفتر	۸۷۳	اکڑ امر شملہ	۸۷۴
۸۷۳	اکڑ امر شملہ	۸۷۴	حافظ سید محمد الدین صاحب مدرس	۸۷۵
۸۷۴	حافظ سید محمد الدین صاحب مدرس	۸۷۵	اسکول شملہ	۸۷۶
۸۷۵	اسکول شملہ	۸۷۶	حکیم عظیم علی صاحب پیر آنولہ	۸۷۷
۸۷۶	حکیم عظیم علی صاحب پیر آنولہ	۸۷۷	شاہ محمد سعید صاحب رئیس مونگیر	۸۷۸
۸۷۷	شاہ محمد سعید صاحب رئیس مونگیر	۸۷۸	حاجی محمد امین صاحب رئیس مونگیر	۸۷۹
۸۷۸	حاجی محمد امین صاحب رئیس مونگیر	۸۷۹	گدہ سنگھ	

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۸۸۴	چودهری بنی جانصاحب پشتر	۸۹۵	سید محمد زید حسین صاحب نسیم ساکن در بنگه	۸۹۵	سید محمد زید حسین صاحب نسیم ساکن در بنگه
۸۸۵	چودهری بنی بخش صاحب پسر بلند	۸۹۶	مولوی نور محمد صاحب ساکن بهار	۸۹۶	مولوی نور محمد صاحب ساکن بهار
۸۸۶	خانصاحب ویلدار مولد	۸۹۷	سید زید احمد صاحب ساکن موضع	۸۹۷	سید زید احمد صاحب ساکن موضع
۸۸۷	نام معلوم الاسلام معرفت سلیم الله خانصاحب	۸۹۸	حسینان	۸۹۸	حسینان
۸۸۸	سب اور سیر بریلی	۸۹۹	مولوی سید نظیر الدین صاحب	۸۹۹	مولوی سید نظیر الدین صاحب
۸۸۹	چودهری محمد نصر الله صاحب پوای	۹۰۰	ساکن نیورہ	۹۰۰	ساکن نیورہ
۸۹۰	موضع نومندال ضلع جالندھر	۹۰۱	حاجی نجیب الله صاحب مسکن باگم	۹۰۱	حاجی نجیب الله صاحب مسکن باگم
۸۹۱	مولوی نور احمد صاحب جکتبہ شیر	۹۰۲	شیخ فنا حسین صاحب میندا	۹۰۲	شیخ فنا حسین صاحب میندا
۸۹۲	مال مدرسہ انوار الرحمن ملتان	۹۰۳	منظف پور	۹۰۳	منظف پور
۸۹۳	مولوی نصیر الدین حسین صاحب	۹۰۴	منشی نور احسن صاحب مظفر پور	۹۰۴	منشی نور احسن صاحب مظفر پور
۸۹۴	بیر سٹریٹ لا باگی پور	۹۰۵	سید ناظر حسین صاحب ڈاکٹر	۹۰۵	سید ناظر حسین صاحب ڈاکٹر
۸۹۵	شیخ نور الحق صاحب رئیس	۹۰۶	حل مظفر پور	۹۰۶	حل مظفر پور
۸۹۶	موضع مگد	۹۰۷	مولوی نجم الدین صاحب بیر سٹریٹ	۹۰۷	مولوی نجم الدین صاحب بیر سٹریٹ
۸۹۷	مستر سید ذوال حسین صاحب بیر	۹۰۸	باگی پور	۹۰۸	باگی پور
۸۹۸	سٹریٹ لاپٹنہ	۹۰۹	نام معلوم الاسلام پٹنہ	۹۰۹	نام معلوم الاسلام پٹنہ
۸۹۹	منشی نصیر الدین صاحب لودیکشہ	۹۱۰	مولوی نور احسن صاحب وکیل	۹۱۰	مولوی نور احسن صاحب وکیل
۹۰۰	پٹنہ	۹۱۱	سید ناظر حسین صاحب فجاوہ سہارن	۹۱۱	سید ناظر حسین صاحب فجاوہ سہارن
۹۰۱	شیخ نعمت الله صاحب ساکن	۹۱۲	نذیر احمد صاحب رئیس بنارس	۹۱۲	نذیر احمد صاحب رئیس بنارس
۹۰۲	ترائی نیپال	۹۱۳	منشی نیاز احمد صاحب منقسم محکمہ	۹۱۳	منشی نیاز احمد صاحب منقسم محکمہ
۹۰۳	آداب خانصاحب مقیم پٹنہ				

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۹۰۸	بندوبست اور	۹۲۱	نبی بخش و حکیم محمد ابراهیم صاحبان	۹۰۹
۹۰۹	قاضی سید نجم الدین صاحب پٹنہ	۹۲۲	سوداگران امرتسر	۹۱۰
۹۱۰	محمد نجم الدین صاحب سب اور سیر	۹۲۳	خان نیاز محمد خان صاحب کیل جانپور	۹۱۱
۹۱۱	بارہ	۹۲۴	منشی نذیر احمد صاحب پرنٹ	۹۱۲
۹۱۲	سید شاہ نور الرحمن صاحب مغلیہ	۹۲۵	اوپی کشنری افس	۹۱۳
۹۱۳	پٹنہ	۹۲۶	بابو نور بخش صاحب نقشبندیس پکب	۹۱۴
۹۱۴	سید نظام الدین صاحب کان	۹۲۷	ورکس شملہ	۹۱۵
۹۱۵	پٹنہ	۹۲۸	بابو نور الدین صاحب کلرک یونیور	۹۱۶
۹۱۶	مولوی سید نور الحسن صاحب استہلالون	۹۲۹	ویا جٹ شملہ	۹۱۷
۹۱۷	پٹنہ	۹۳۰	ڈاکٹر نظام الدین ہاسپٹل شملہ	۹۱۸
۹۱۸	ابو علی نظام الدین محمد صاحب کان	۹۳۱	شملہ	۹۱۹
۹۱۹	پٹنہ	۹۳۲	سیدناظر حسین صاحب شاہجانی	۹۲۰
۹۲۰	سید شاہ نذیر الدین حسین صاحب	۹۳۳	تیم کبھی	۹۲۱
۹۲۱	ہبار ضلع پٹنہ	۹۳۴	والدہ صاحبہ محمد مصطفیٰ صاحب	۹۲۲
۹۲۲	نواب نصیر صاحب رکیں چوہہ پٹنہ	۹۳۵	جھانوی انبالہ	۹۲۳
۹۲۳	ناظر حسین صاحب خٹار بانکی پور	۹۳۶	والدہ صاحبہ شاق احمد صاحب	۹۲۴
۹۲۴	بابو نظام الدین صاحب امرتسر	۹۳۷	جھانوی انبالہ	۹۲۵
۹۲۵	شیخ نور احمد صاحب سوداگر امرتسر	۹۳۸	چودھری وزیر خان صاحب نمبردار	۹۲۶
۹۲۶	سیان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار	۹۳۹	جنگو تحصیل گڈہ سنگر	۹۲۷
۹۲۷	امرتسر			

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۹۳۱	مستری وزیر خالص صاحب مقیم	۹۴۴	حکیم ولایت علی الله صاحب آنری
۹۳۲	شعله	۹۴۵	مجترب شیرینی
۹۳۳	مولوی حکیم علی الله صاحب رئیس	۹۴۶	شیخ وارث حسین صاحب رئیس
۹۳۴	آنریری مجترب شیرینی	۹۴۷	شیخ محمد واعظ الدین صاحب طالب العلم
۹۳۵	شیخ ولی اکرم صاحب رئیس کمره	۹۴۸	مدرس جنبه نفیس ملل
۹۳۶	ضلع پٹنه	۹۴۹	شیخ وزیر الدین صاحب سالار پوری
۹۳۷	میرزا وزیر خالص صاحب ساکن پٹنه	۹۵۰	دارنده واحد حسین صاحب ندول
۹۳۸	سید وحید الحق صاحب ساکن موضع	۹۵۱	مولوی وحی الحسن صاحب مائل
۹۳۹	آتهوا	۹۵۲	دهرم پوری
۹۴۰	ولی الحق صاحب رئیس موضع	۹۵۳	سید وحید الدین احمد صاحب بهاری
۹۴۱	سندھ	۹۵۴	منشی وزیر الدین صاحب کلرک
۹۴۲	شیخ واعظ الحق صاحب بانکی پور	۹۵۵	اکلشری پٹنه
۹۴۳	سید وحی احمد صاحب رئیس	۹۵۶	مولوی وحی محمد صاحب وکیل بهار
۹۴۴	موضع شهبان پور	۹۵۷	سیان ولی محمد صاحب رنگریز آنریری
۹۴۵	سید وزیر حیدر صاحب پٹنه	۹۵۸	سید ولایت علی شاه صاحب کلرک
۹۴۶	سید وزیر حسین صاحب پٹنه	۹۵۹	دوقرب و هوداشمله
۹۴۷	ولایت حسین صاحب پٹنه	۹۶۰	مولوی حکیم واحد علی خالص صاحب رئیس
۹۴۸	واعظ الدین صاحب ساکن پٹنه	۹۶۱	سید واحد حسین صاحب بی
۹۴۹	سید واحد حسین صاحب بی	۹۶۲	اے وکیل مظفر پور

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۹۵۷	نقشبندی و احد علیه صاحب مختار ضلع چچیه	۹۵۸	سید هدایت حسین صاحب کمره
۹۵۸	(ردیف الف)	۹۵۹	موضع اورین
۹۵۹	فرست چند و پنهان گان پیر عظیم	۹۶۰	فرز انگین بیک صاحب ساکن
۹۶۰	(ردیف الف)	۹۶۱	نظف پور
۹۶۱	احمد خان سپاهی ملازم ریاست	۹۶۲	شاد آبادی حسن عزت چیدی
۹۶۲	سلیم پور	۹۶۳	صاحب ساکن پنجه
۹۶۳	اکبر علی درویش صاحب قادم گینه	۹۶۴	میر باشم علیه صاحب گل نمبر ساکن
۹۶۴	شیخ اکی بخش صاحب کزالی	۹۶۵	شمله
۹۶۵	چودهری اندو یا صاحب کزالی	۹۶۶	(ردیف ی)
۹۶۶	۹۶۱ میان اندوین صاحب کزالی	۹۶۷	میران یوسف حقا صاحب تاجر
۹۶۷	۹۶۲ قادی انعام اندر صاحب پانی تپی	۹۶۸	انج بھاؤنگر
۹۶۸	۹۶۳ سید احمد حسن صاحب پانی تپی	۹۶۹	خان یار محمد خان صاحب ذیلد اورین
۹۶۹	۹۶۴ نقشبندی عبدالغفور صاحب - (بی نام)	۹۷۰	موضع جهان خیلان
۹۷۰	۹۶۵ میرالمان اندر صاحب اترسری	۹۷۱	مولوی یحیی صاحب وکیل پٹنه
۹۷۱	۹۶۶ میان احمد حسن صاحب اترسری	۹۷۲	مولوی سید یوسف حسین
۹۷۲	(ردیف ب)	۹۷۳	صاحب پٹنه
۹۷۳	۹۶۷ بیجو ملازم چودهری قیام الدین صاحب	۹۷۴	مولوی شمس علی صاحب مریادین
۹۷۴	۹۶۸ شیخ تقیریدی صاحب ساکن سلیم پور		
۹۷۵	۹۶۹ شمس بهادر خان صاحب کزالی		
۹۷۶	(ردیف ج)		
۹۷۷	۹۷۰ شغیدی جوهر لیلال سواچی بھاؤنگر		



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۹۸۱	چرخ علی شاه صاحب باری	۹۹۴	مولوی حکیم صادق علی صاحب	۱
	(رولیف ح)		رئیس میگری	ع
۹۸۲	سید حسین بن حسن الفان العلوی		(رولیف ظ)	
	انحضری	۹۹۵	طه الدین صاحب پانی پتی	ع
۹۸۳	قاضی حسین میان احمد میان امام مسجد		(رولیف ع)	
	بهاؤنگر	۹۹۶	سید عبدالشکور صاحب مدرس	ع
۹۸۴	شیخ حبیب الرحمن صاحب پانی پتی		بهاؤنگر	ع
	(رولیف ذ)	۹۹۷	شیخ عبدالرحمن صاحب پانی پتی	ع
۹۸۵	قاضی ذکر الدین صاحب نوہری	۹۹۸	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب شعیبیل	ع
۹۸۶	سیر ذوالفقار علی صاحب اتوری		کرنال	ع
	(رولیف س)	۹۹۹	عبدالرحمن صاحب پانی پتی	ع
۹۸۷	سردار خانصاحب فی پتی	۱۰۰۰	شیخ عبدالغنی صاحب رائیں پانی پتی	ع
۹۸۸	سراج احمد خانصاحب پانی پتی	۱۰۰۱	چودھری عبدالرحمن خانصاحب	ع
۹۸۹	حافظ سراج الحق صاحب نوہری		پانی پتی	ع
	(رولیف ش)	۱۰۰۲	سیر عالم علی صاحب گردا پل نوہری	ع
۹۹۰	شیخ شہاب الدین صاحب	۱۰۰۳	منشی عید و خانصاحب سابق امین	ع
۹۹۱	منشی شرف الحق صاحب پٹواری	۱۰۰۴	میان عابد علیشاہ صاحب پٹواری	ع
	(رولیف ص)	۱۰۰۵	شیخ عبدالحکیم صاحب بریلوی	ع
۹۹۲	شیخ حسن دل صاحب	۱۰۰۶	میان عبدالسمان صاحب رنگرین	ع
۹۹۳	صاحب داد خانصاحب نمبر دار	۱۰۰۷	سید عبدالوس بن سید زین صاحب	ع

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۰۰۸	شیخ فاضل بھائی سروچی	۱۰۲۲	مولوی لطیف الدین صاحب پانی پتی	۱۰۰۹
	(رولیف)		(رولیف)	
	مولوی غلام محمد صاحب شملوی	۱۰۲۳	حافظ محمد الدین صاحب مدرس	۱۰۱۰
۱۰۱۰	میان غلام محمد صاحب زرگر کرناٹی		ایم. بی اسکول شملہ	۱۰۱۱
۱۰۱۱	غلام حسنی خان صاحب پٹواری	۱۰۲۴	سید محمد گیلانی صاحب ربا ونگر	
	پوشیدار پوری	۱۰۲۵	شیخ مولابخش احمد بخش صاحب	
	(رولیف)		پنجابی بھاؤنگر	
۱۰۱۲	میان فتح الدین صاحب پٹواری	۱۰۲۶	انیر خان صاحب درویش بھاؤنگر	
	(رولیف)	۱۰۲۷	حافظ محمد یوسف صاحب کرناٹی	
۱۰۱۳	میان قادر بخش صاحب کرناٹی	۱۰۲۸	منشی محمد عمر خان صاحب کرناٹی	
۱۰۱۴	منشی قاسم علی صاحب مالک	۱۰۲۹	شیخ محمد یوسف عرف بھور و صاحب	
۱۰۱۵	اکار خان خیرخواہ غلام کرناٹی		کرناٹی	
۱۰۱۶	منشی قادر علی صاحب توبہری	۱۰۳۰	محمد عمر صاحب عرف عزیز عثمانی	
۱۰۱۷	اقلمند بخش صاحب پٹواری		پانی پتی	
	(رولیف)	۱۰۳۱	متفرق معرفت معین الدودہ	
۱۰۱۸	شیخ کریم بخش صاحب پانی پتی	۱۰۳۲	حافظ محمد یعقوب صاحب شاپ	
۱۰۱۹	کریم بخش صاحب پانی پتی		فروش کرناٹی	
۱۰۲۰	کریم بخش صاحب ولایت بخش	۱۰۳۳	میان محمد صدیق صاحب آہا بانی	
	(رولیف)	۱۰۳۴	محبوب الدین خان صاحب کرناٹی	
۱۰۲۱	گلاب خان صاحب نمبر دار ساکی			

ردیف	نام‌های	پدر	نام‌های	پدر
۳۵	معین‌الندوه کرنا	۵۲	چودهری وزیر خان صاحب پوری	عمر
۳۶	محمد یعقوب خان صاحب بریلوی	۵۳	والده مظفر حسین صاحب بریلوی	عمر
۳۷	محمد خان صاحب پانی پتی	عمر	(رولیت ۵)	
۳۸	منشی محمد علی صاحب تھانہ دارپور	۵۴	منشی هدایت خان صاحب ستری	عمر
۳۹	نور محمد	عمر	انباله	عمر
۴۰	منشی سیدم صاحب عرائف نولس	۵۵	هدایت الد صاحب جانیدهری	عمر
۴۱	معرفت خدا بخش صاحب	عمر	قهرست دین دکان کوه و تمیم خا	
۴۲	محمد حسین صاحب دکاندار خدی	۵۶	حاجی عبدالغنی ولد حاجی علی بخش منا	عمر
۴۳	منشی محمد فروغ صاحب انباله	۵۷	عظیم آبادی	عمر
۴۴	استغفرات از انباله	عمر	حاجی شیخ بڈھا صاحب ینوسپیل	عمر
۴۵	منشی دین بخش صاحب پوری	عمر	اکثر ام کسر	عمر
۴۶	محمد خان صاحب کتب فروش بریلی	عمر	انا معلوم الاسم از شملہ	عمر
۴۷	(رولیت ۶)		شیخ نبی بخش صاحب عظیم آبادی	عمر
۴۸	منشی نامدار خان صاحب پانی پتی	۵۸	شاہ صبح الدین صاحب نیگیڑی	عمر
۴۹	چودهری نور بیگ خان صاحب پانی پتی	۵۹	اقا قاسم سید الدین صاحب پانی پتی	عمر
۵۰	خواجہ نجم الدین صاحب لاہوری	۶۰	والده حضرت محمد خان صاحب لکنوی	عمر
۵۱	(رولیت ۷)		معرفت بابو عبدالقادر صاحب ککڑی	عمر
۵۲	والده صاحب فتح محمد صاحب	۶۱	معین‌الندوه شملہ	عمر
۵۳	والده صاحبہ فضل محمد صاحب	۶۲	محمد صابریو صاحب رئیس شملہ	عمر
۵۴	والده صاحبہ فاطمہ	۶۳	منشی طالع مند صاحب	عمر

نام نامی	نام نامی	نام نامی	نام نامی
۱۰۴۰	منشی خدشام علیصاحب رئیس کوری	۱۰۴۰	خا خضر محمد خانصاحب لکنوی
۱۰۴۱	منشی عجاز علیصاحب رئیس کوری	۱۰۴۱	خا خراتی خانصاحب پانی پتی
۱۰۴۲	نامعلوم الاسم فیض آبادی	۱۰۴۲	بابا جمال الدین صاحب شملوی
۱۰۴۳	غلام علیصاحب	۱۰۴۳	بابا عبد القادر صاحب سکرٹری
۱۰۴۴	شیخ محسن علیصاحب تعلقات جگور	۱۰۴۴	معین اللہ دوشملہ
۱۰۴۵	شیخ وصی الدین صاحب رئیس کوری	۱۰۴۵	مسکین عبد الرحیم صاحب کوچنی
۱۰۴۶	منشی عبدالرفیق صاحب رئیس کوری	۱۰۴۶	حاجی عبدالستار عبدالشکور صاحب
۱۰۴۷	منشی احد علیصاحب	فہرست چند دہندگان محمد مدنی	
۱۰۴۸	منشی تحمل حسین صاحب رئیس کوری		
۱۰۴۹	منشی ساجد علیصاحب رئیس کوری	۱۰۴۹	سلیم الزمان خانصاحب مجیٹ
۱۰۵۰	منشی عبدالعلیصاحب رئیس کوری	درجہ اول اگر	
۱۰۵۱	شیخ عبدالقدیر صاحب بانگی پوری		
۱۰۵۲	نامعلوم الاسم لکنوی	۱۰۵۲	ریاست رامپور
فہرست چند دہندگان دارالعلوم از ۲۷ شعبان شہد لغایت سلح رمضان شہد ہجری (رویف الف)		۱۰۵۳	مسکین عبد الرحیم صاحب کوچنی
		۱۰۵۴	منشی محمد سعید صاحب پیشکار دعا
		۱۰۵۵	شاہ جہانپور
		۱۰۵۶	منشی کریمت حسین صاحب پٹی
از یکہ خانہ معرفت جو دہری عبدالغفور صاحب		گلشن پشتر	
۱۰۵۷	منشی آلف بخش صاحب کپاڑیٹر شملہ	۱۰۵۷	حاجی عبدالستار حاجی عبدالشکور صاحب

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۸	۱۱۰۷ اہلیہ منشی عبد الغنی صاحب	۵۵	۱۰۷ منشی احمد حسین صاحب گورنمنٹ	۸
۳۲	۱۱۰۸ اہلیہ مولوی ابرار صاحب -	۵۶	پریس شلہ	۳۲
۳	۱۱۰۹ اہلیہ سید فدا حسین صاحب	۵۷	۱۰۸ منشی احتشام علیہ صاحب رئیس	۳
۳	کٹنی کول	۵۸	کاگوری	۳
۳	۱۱۱۰ اہلیہ سید محمد عقیق صاحب	۵۹	۱۰۹ مولوی امیر علیہ صاحب مدرس	۳
۳	۱۱۱۱ اہلیہ منشی منیر الدین صاحب	۶۰	گورنمنٹ اسکول خانیپور	۳
۳	۱۱۱۲ حافظ احمد صاحب پیش امام	۶۱	۱۰۱ افتخار احمد صاحب رئیس کاگوری	۳
۳	جامع مسجد پٹنہ	۶۲	۱۰۲ از خاں شیخ خدابخش صاحب	۳
۳	۱۱۱۳ احمد علی خان صاحب وکیل شہر	۶۳	خانسان	۳
۳	۱۱۱۴ شیخ ابوالحسن صاحب ساکن بوجی	۶۴	۱۱۰۰ اہلیہ سید ولایت حسین صاحب	۳
۱	۱۱۱۵ ایک سکین آبادی - پٹنہ	۶۵	رئیس کنندہ	۱
۳	۱۱۱۶ ایک سلمان عظیم آبادی	۶۶	۱۱۰۲ اہلیہ سید فیاض حسین صاحب	۳
۳	۱۱۱۷ ابو القیوم صاحب عظیم آبادی	۶۷	رئیس کنندہ	۳
۳	۱۱۱۸ احمد علی خان صاحب ساکن باگی پور	۶۸	۱۱۰۳ اہلیہ سید عبد الزاق صاحب	۳
۳	۱۱۱۹ ایک سلمان عظیم آبادی	۶۹	ساکن کنندہ	۳
۳	۱۱۲۰ ایک سلمان عظیم آبادی	۷۰	۱۱۰۴ اہلیہ منشی نذیر احمد صاحب	۳
۳	۱۱۲۱ مولوی امیر حسن صاحب وکیل	۷۱	۱۱۰۵ اہلیہ سید حامد حسین صاحب	۳
۳	سمتی پور	۷۲	مرحوم کنندہ	۳
۳	۱۱۲۲ اسد علیہ صاحب کھنوی	۷۳	۱۱۰۶ اہلیہ سید سعادت حسین صاحب	۳
۳	۱۱۲۳ ایک سلمان عظیم آبادی	۷۴	کنڈہ	۳



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۴	بابوتلار ارام صاحب	۱۴۶	عسکری نصرتی شمله	۱۴
	(ردیف ت)		۱۴۱ « اهلیم محمد صدیق صاحب مرحوم	۴۱
۴۱	مولوی تسلیم احمد صاحب رئیس امروهم	۴۲	۱۴۲ « سید الطاف حسین صاحب شملوی	۴۲
۴۲	مولوی شاه نجل حسین صاحب رئیس	۴۳	۱۴۳ « منشی امیر احمد صاحب کیا زبیر	۴۳
۴۳	ولید	۴۴	۱۴۴ « حاجی اسماعیل صاحب سیف کوچین	۴۴
۴۴	۱۴۵ « سید انیز کنتی کول		(ردیف ب)	
۴۵	۱۴۰ « تبارک حسین صاحب		۱۴۵ « منشی بکرت علی صاحب کلر دفتر	۴۵
۴۶	۱۴۱ « منشی نجل حسین صاحب خجاری بیگوسری	۴۶	۱۴۶ « اب دهر شمله	۴۶
	(ردیف ج)		۱۴۷ « بلند اختیار شملوی	۴۷
۴۷	۱۴۲ « چراغ الدین صاحب مورین		۱۴۸ « پیر میر ریاست حسین صاحب کور	۴۸
۴۸	۱۴۳ « پیریس شمله		۱۴۹ « کنته	۴۹
۴۹	۱۴۴ « چمیدی خد شگار	۵۰	۱۵۰ « پھول بیا کنته ساکنه کنتی کول	۵۰
۵۰	۱۴۵ « جمعی خادمه مکان مولوی کفایت		۱۵۱ « پھول بیا کنته دختر کھنڈیاں ساکنه	۵۱
۵۱	صاحب		۱۵۲ « کنتی کول	۵۲
۵۲	۱۴۶ « منشی چراغ الدین صاحب		۱۵۳ « اب سید انیز	۵۳
۵۳	۱۴۷ « میان چیمو صاحب		۱۵۴ « مسعود بخون پٹنه	۵۴
۵۴	۱۴۸ « منشی جمال الدین صاحب		۱۵۵ « انبشارت حسین صاحب غفیم آبادی	۵۵
	(ردیف ح)		۱۵۶ « پیر علی صاحب	۵۶
۵۵	۱۴۹ « حیات محمد خان صاحب رئیس بلخ آباد		۱۵۷ « پیر و بادوچی پٹنه	۵۷
۵۶	۱۵۰ « مسعود خفین صاحب ساکنه کنته		۱۵۸ « مولوی پیر محمد صاحب	۵۸

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۲	دکنیان کنیز کنده	۳۰۵	سید حمید الدین صاحب عرف	۱۱۹۰
ع	حافظ دادار بخش صاحب بهاری	۳۰۶	لاڈلی صاحب ریس پٹنه	۱۱۹۱
۱	منشی دین محمد صاحب	۳۰۷	حامد علیخان صاحب	۱۱۹۲
	(ردیف ر)		حسین میان ولد مولوی شاه محمد	۱۱۹۳
ع	مسماة رکھو ساکنه پٹنه	۳۰۸	علیخان صاحب پهلواری	۱۱۹۴
ع	حافظ رحمت الله صاحب منظر پوری	۳۰۹	مولوی حافظ کریم صاحب تیار	۱۱۹۵
	حاجی رحمت علی صاحب ساکن	۳۱۰	مولوی حبیب الله صاحب تیار	۱۱۹۶
ع	سمتی پور	ع	سید حافظ حسین صاحب	۱۱۹۷
	رمضان خان خادم مولوی شاه محمد	۳۱۱	سید حبیب النبی صاحب دینوی	۱۱۹۸
ع	سیمان صاحب	۳۱۲	منشی حیدر خان صاحب	۱۱۹۹
۲	رضا حسین خان صاحب	۳۱۳	مولوی حبیب الله صاحب	۱۲۰۰
	(ردیف ر)	ع	منشی حبیب الله صاحب	۱۲۰۱
۴	مسماة زلفس حجامن ساکنه کنده	۳۱۴	(ردیف خ)	۱۲۰۲
	(ردیف س)	ع	غیر الدین صاحب	۱۲۰۳
ع	منشی سعادت مند صاحب ریس	۳۱۵	خدا بخش صاحب	۱۲۰۴
	شاه آباد	۳۱۶	منشی خدا بخش صاحب شملوی	۱۲۰۵
ع	مولوی سید حسن صاحب ریس	۳۱۷	ساس خدا بخش صاحب	۱۲۰۶
ع	سکرالوان ضلع پٹنه		(ردیف د)	
ع	ساکنان ٹھیلہ ملک نیپال	۳۱۸	چودھری دیدار بخش صاحب بھری	۱۲۰۷
	سید سعید الدین احمد صاحب	۳۱۹	فردوس بخش غملہ	۱۲۰۸



ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۲۱۸	رئیس مونگیر	۱۲۳۳	مولوی صبیحہ اللہ صاحب نیل مراد	ع
۱۲۱۹	شاہ سی احمد صاحب رئیس لانگر	۱۲۳۴	صاحب جزادی مولوی عبد الحمید صاحب	ع
۱۲۲۰	منشی سکندر خان صاحب کیا نیٹر	۱۲۳۵	پٹو می	ل
۱۲۲۱	منشی شیخ سلطان حسین صاحب	۱۲۳۶	صوفیا کنیز - کٹنی کول	۲
۱۲۲۲	منشی سراج الدین صاحب نمبر	۱۲۳۷	صغری بی صاحبہ رئیس بہار	ع
۱۲۲۳	منشی سراج الدین صاحب نمبر	۱۲۳۸	سید صغیر الدین احمد صاحب	ع
۱۲۲۴	منشی سید احمد صاحب	۱۲۳۹	رئیس ملارہ	ع
۱۲۲۵	منشی سراج الدین صاحب نمبر	۱۲۴۰	مولوی مقدر علی صاحب ساکن	ع
۱۲۲۶	منشی سراج الدین صاحب نمبر	۱۲۴۱	جموئی	ع
۱۲۲۷	منشی سراج الدین صاحب نمبر	۱۲۴۲	صاحب جان صاحب	ع
۱۲۲۸	منشی شمس الحق صاحب رئیس	۱۲۴۳	مولوی سید صغیر الدین صاحب	ع
۱۲۲۹	شاہ شرف الدین صاحب بہاری	۱۲۴۴	باکئی پوری	ع
۱۲۳۰	شاہ شفاعت حسین صاحب ساکن	۱۲۴۵	(ردیف ض)	
۱۲۳۱	کرامی پیر سرائی	۱۲۴۶	ضیاء الدین صاحب طالب العلم	ع
۱۲۳۲	شریف احمد صاحب	۱۲۴۷	(ردیف ظ)	
۱۲۳۳	منشی شمس الحق صاحب رئیس منہ	۱۲۴۸	طہری کنیز - کٹنی کول	۱
۱۲۳۴	باکئی پور	۱۲۴۹	منشی طور الحق صاحب بحر گلہ	ع
۱۲۳۵	منشی شمس الدین صاحب	۱۲۵۰	شاہ آباد	ع
۱۲۳۶	(ردیف ض)	۱۲۵۱	ظہیر الدین صاحب	ع
		۱۲۵۲	مولوی علی صاحب رئیس پٹنہ	ع

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۳۴۹	مفتی طہو احسن صاحب نیوی	۱۳۵۹	مولوی علی حسن صاحب کٹہ	۴۸
۱۳۴۷	مولوی سید طہو الحسن صاحب کیم	۱۳۶۰	منشی عبدالمد صاحب	۴۲
	پٹنہ	۱۳۶۱	مولوی عبدالقیوم صاحب یلوی	۴۸
۱۳۴۸	مولوی ظہور احمد صاحب شملوی	۱۳۶۲	شیخ عبدالحکیم صاحب سوداگری	۴۸
	(ردیف ع)	۱۳۶۳	مولوی میکم عبدالکبیر صاحب ساکن	
۱۳۴۹	بابو عبدالعزیز صاحب اسٹور کیم		شینجوہ	۴۸
	شملہ	۱۳۶۴	سید عبدالحی صاحب ساکن	
۱۳۵۰	لفٹننٹ کرنل سردار بہادر اجہ غطار		موضع ساس	۷
۱۳۵۱	خان صاحب رئیس وزیر آباد مقیم شملہ	۱۳۶۵	مولوی عبدالحکیم صاحب بی ای	
۱۳۵۲	منشی عبدالرحیم صاحب کیا زئیر		پٹنہ	۴۸
۱۳۵۳	عمر خان صاحب ڈپٹی انسپیکٹر	۱۳۶۶	مولوی سید عزیز الدین صاحب	۴۸
	ضلع کرنال	۱۳۶۷	منشی عبدالغفور صاحب بی	
۱۳۵۴	حکیم عبدالعزیز صاحب امر وہی		ای امین عدالت سدا	۴۸
۱۳۵۵	مولانا عبدالسلام صاحب امام	۱۳۶۸	محمد عبدالحفیظ صاحب بھاگلپور	۴۸
	مسجد شملہ	۱۳۶۹	مولوی عبدالحمید صاحب منیچ ٹریڈی	
۱۳۵۶	حافظ عبدالعزیز صاحب مقیم شملہ		کپٹن	۴۸
۱۳۵۷	مولوی عبدالقادر صاحب ڈپٹی	۱۳۷۰	مولوی غفرت حسین صاحب بھاگلپور	۴۸
	کلکتہ فیض آباد	۱۳۷۱	حافظ عبدالغفور صاحب تاجر	۷
۱۳۵۸	سید عبدالرزاق صاحب ساکن		آفیسل برنجی علیگڑہ	۷
	کٹہ	۱۳۷۲	حافظ عبدالمد صاحب تاجر	۴۸

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۲۶۲	سید محمد عبدالمد صاحب ساکن	۱۲۸۶	عبدالرحیم صاحب حاجی گنجی	ع
	بختن	۱۲۸۷	عبدلطیف صاحب بنواری	ع
۱۲۶۳	منشی عبدالرزاق صاحب دیکنه	۱۲۸۸	عبدالحمید صاحب شهباز پوری	ع
۱۲۶۴	مولوی عبدالرحمن صاحب	۱۲۸۹	عبدالوحید صاحب سکر مری چشمه	ع
۱۲۶۵	عبدالعزیز صاحب فرید پوری		قصیر ملل	ع
۱۲۶۶	سید عنایت حسین صاحب	۱۲۹۰	مولوی سید علی حسین صاحب تندی	ع
	اوران	۱۲۹۱	حافظ عبدالمد صاحب شیر پوری	ع
۱۲۶۷	عبدالستار صاحب سیدارا	۱۲۹۲	سید علی حسین صاحب ساکن کتولیا	ع
۱۲۶۸	عبدالرحمن صاحب ساکن پشته	۱۲۹۳	مولوی عبداللطیف صاحب تاج پشته	ع
۱۲۶۹	شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر	۱۲۹۴	میان عبدالرحمن صاحب	ع
	پنجاب آبرور و رنجانب حسین	۱۲۹۵	خواجہ علی بخش صاحب سوی	ع
۱۲۷۰	مولوی مشاہد محمد سیدان صاحب	۱۲۹۶	عبدالحی صاحب	ع
	پھلواری	۱۲۹۷	علی غفر صاحب	ع
۱۲۸۱	عبدالستار صاحب دن حاجی تری	۱۲۹۸	مولوی عبدالغنی صاحب وکیل	ع
	علی صاحب	۱۲۹۹	عابد علی صاحب چھپرہ	ع
۱۲۸۲	عبدالکریم صاحب	۱۳۰۰	عزیز احمد صاحب	ع
۱۲۸۳	عبدالغفار صاحب علی گنج سیدان	۱۳۰۱	حافظ عبدالرحمن صاحب تاجر	ع
۱۲۸۴	عبدالغنی صاحب ساکن چوارہ		عطر چونپور	ع
۱۲۸۵	مولوی سید عبدالرزاق صاحب	۱۳۰۲	منشی عبدالناص صاحب مرقعہ	ع
	شگفتہ		مظفر پور	ع

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱	محمد عبدالرحمن صاحب کفوی	۱۳۲۲	حافظ عمر از صاحب	۱۳۰۴
۲	مسکین عبدالرحیم صاحب بین	۱۳۲۳	سید علی احمد صاحب ساکن	۱۳۰۵
۳	حاجی عیسی حاجی عبدالشکور صاحب	۱۳۲۴	نذیر لوان	
۴	کوشین	۱۳۲۵	میر علی حسین صاحب کمپانیر	۱۳۰۶
۵	حاجی عبدالشار حاجی عبدالشکور صاحب	۱۳۲۶	منشی عمرالدین صاحب	۱۳۰۷
۶	(ردیف غ)	۱۳۲۷	منشی شیخ عبدالغنی صاحب	۱۳۰۸
۷	بابو غلام محی الدین صاحب کلر	۱۳۲۸	منشی عبدالرحمن خان صاحب	۱۳۰۹
۸	پنجاب گورنٹ	۱۳۲۹	منشی عبدالعزیز صاحب	۱۳۱۰
۹	حافظ غفور الدین صاحب پشتر	۱۳۳۰	منشی عبدالرحیم صاحب	۱۳۱۱
۱۰	دو پی انسپکٹر مدراس بریلی	۱۳۳۱	منشی عطاء محمد صاحب	۱۳۱۲
۱۱	شیخ غلام حسین صاحب ٹوبہ	۱۳۳۲	منشی عبدالکریم صاحب	۱۳۱۳
۱۲	افس پٹنہ	۱۳۳۳	منشی عبدالغفور صاحب	۱۳۱۴
۱۳	غلام علی صاحب	۱۳۳۴	منشی عالم بخش صاحب	۱۳۱۵
۱۴	خواجہ غلام محی الدین صاحب	۱۳۳۵	منشی عبدالرحمن صاحب	۱۳۱۶
۱۵	سوداگر امرتسری	۱۳۳۶	منشی عبدالغفار خان صاحب	۱۳۱۷
۱۶	مولوی غنیمت حسین صاحب	۱۳۳۷	منشی عبدالرزاق صاحب	۱۳۱۸
۱۷	بھاگلپوری	۱۳۳۸	منشی عبدالغفار صاحب	۱۳۱۹
۱۸	شیخ غلام صادق صاحب زبیری	۱۳۳۹	بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس	۱۳۲۰
۱۹	محیط امرتسر	۱۳۴۰	نواب محمد عظمت علی صاحب	۱۳۲۱
۲۰	مولوی غلام محمد صاحب مالک	۱۳۴۱	رئیس کزنال	

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۳۳۴	سماة کریمین خاتما سن دو کلا بر شملہ	۳۳۵	اخبار وکیل امرتسر
۳۳۸	حاجی محمد کفایت احمد صاحب ڈاکٹر		(ردیف ۳۳۵)
۳۳۹	تلفذہ پھلور	۳۳۵	ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب مقیم صدر
۳۴۰	گلقدہ قصاب پٹنہ	۳۳۶	گلکی پٹنہ
۳۴۱	میر کفایت حسین صاحب رئیس پٹنہ	۳۳۶	نظر الدین صاحب طالب العلم پٹنہ
۳۴۱	کفایت خان صاحب زمیندار	۳۳۶	کلاچ
۳۴۲	منشی کفایت اللہ صاحب	۳۳۶	فضل حسین صاحب ابراہیم پوری
۳۴۲	منشی شیخ کلن صاحب	۳۳۸	خان باجوہ مولوی فضل امام صاحب
۳۴۳	صوفی کرم الہی صاحب	۳۳۹	رئیس پٹنہ
۳۴۵	مسٹر مرزا کاظم حسین بیرسٹر لٹلا	۳۳۹	منشی فضل کریم صاحب مجددی گویو
۳۴۶	منشی کرم بخش صاحب	۳۳۹	سدری
	(ردیف ۳۴۶)	۳۳۹	سید فرزند علی شاہ صاحب
۳۴۷	لوٹن میان صاحب		(ردیف ۳۳۹)
۳۴۸	لیاقت حسین صاحب	۳۳۹	قاسم علی صاحب کپار تیر پریش شملہ
	(ردیف ۳۴۸)	۳۳۹	قیمت موزہ عطیہ احمد حسن صاحب
۳۴۹	متفرق چندہ از بازار شملہ	۳۳۹	قیمت چرم قربانی شملہ
۳۵۰	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۳۳۹	قاضی نبائی پھلوار دی
۳۵۱	محمد عثمان صاحب کپار تیر	۳۳۹	حاجی قیامت علی صاحب بیگوانی
۳۵۲	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۳۳۹	قاضی قطب علی احمد صاحب
۳۵۳	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ		(ردیف ۳۳۹)

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۳۶۴	مولوی منعم الدین ریڈنگ برانچ شملہ	۱۳۸۱	متفرق از گورنمنٹ پریس	۱۳۸۱
۱۳۶۵	متفرق از بازار شملہ	۱۳۸۲	مولوی منعم الدین صاحب	۱۳۸۲
۱۳۶۶	متفرق از بازار شملہ	۱۳۸۳	متفرق چندہ	۱۳۸۳
۱۳۶۷	منشی منظور محمد صاحب برانچ شملہ	۱۳۸۴	شیخ ماجد حسین صاحب تعلقہ دار	۱۳۸۴
۱۳۶۸	متفرق از کونٹیاٹ شملہ	۱۳۸۵	گوریا ضلع بارہ بنکی	۱۳۸۵
۱۳۶۹	متفرق از کیکہ والا شملہ	۱۳۸۶	محمد اسحاق صاحب گرد اور قانوں گلو	۱۳۸۶
۱۳۷۰	متفرق از بازار شملہ	۱۳۸۷	گیاپور	۱۳۸۷
۱۳۷۱	مولوی منعم الدین ریڈنگ برانچ	۱۳۸۸	بابو محمد اسماعیل صاحب کلرک شملہ	۱۳۸۸
۱۳۷۲	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس	۱۳۸۹	متفرق چندہ از بازار شملہ	۱۳۸۹
۱۳۷۳	متفرق از گورنمنٹ پریس	۱۳۹۰	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس	۱۳۹۰
۱۳۷۴	منشی محمد علی صاحب چشتی لاہور	۱۳۹۱	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۳۹۱
۱۳۷۵	تقیم شملہ	۱۳۹۲	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۳۹۲
۱۳۷۶	متفرق از بازار شملہ	۱۳۹۳	مولوی منعم الدین صاحب	۱۳۹۳
۱۳۷۷	منشی محمد رمضان صاحب کمپازٹر	۱۳۹۴	متفرق چندہ بروز عید الفطر	۱۳۹۴
۱۳۷۸	شملہ	۱۳۹۵	متفرق چندہ بروز عید الفطر	۱۳۹۵
۱۳۷۹	متفرق از بازار شملہ	۱۳۹۶	متفرق از جامع مسجد	۱۳۹۶
۱۳۸۰	متفرق از بازار شملہ	۱۳۹۷	میر محمد اسحاق صاحب رئیس کٹہ	۱۳۹۷
۱۳۸۱	متفرق از پٹنہ اسکول	۱۳۹۸	سید محمد شفاق صاحب رئیس کٹہ	۱۳۹۸
۱۳۸۲	مولوی منعم الدین صاحب	۱۳۹۹	سید محمد ابراہیم عرف براتو صاحب	۱۳۹۹
۱۳۸۳	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	کنڈہ	کنڈہ	کنڈہ

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۳۰۰	مولوی موسیٰ علی صاحب کدو	۱۳۱۹	سعد الحق صاحب ریش تهاڑہ	۱۳۰
۱۳۰۱	مولوی شاہ محمد حسین صاحب	۱۳۲۰	محمد صلیف طالب العلم	۱۳۱
۱۳۰۲	مولوی حکیم محفوظ الحق صاحب	۱۳۲۱	سید محمد علی حسین صاحب سنٹ	۱۳۲
	عظیم آبادی		اسکرٹری نوگیر	۱۳۳
۱۳۰۳	مولوی محمد علی صاحب کیل پٹنہ	۱۳۲۲	شاہ میان جان صاحب	۱۳۴
۱۳۰۴	منت خالص صاحب تاجر پٹنہ	۱۳۲۳	محمد اسماعیل خان صاحب مظفر پوری	۱۳۵
۱۳۰۵	شاہ مظہر حسین صاحب ریش نوادہ	۱۳۲۴	منظور الحق صاحب نستوی	۱۳۶
۱۳۰۶	منشی مظہر الحق صاحب ریش علی گڑھ	۱۳۲۵	عبد الرحمن صاحب ساکن موضع محمدیہ	۱۳۷
۱۳۰۷	محمدی جان بیگم صاحبہ ریش پٹنہ	۱۳۲۶	سولائش صاحب بھاگلپوری	۱۳۸
۱۳۰۸	حافظ محمد اسماعیل صاحب کیل شاہ پور	۱۳۲۷	سید محمد صلیف صاحب پھلواڑی	۱۳۹
	معرفت مولوی یتیم الدین صاحب	۱۳۲۸	سید شاہ محمد حسین صاحب ساکن	۱۴۰
	مدرس مدرسہ سندیلہ		سورہ	۱۴۱
۱۳۰۹	محمدی الدین احمد صاحب مظفر پوری	۱۳۲۹	محمد اسحاق صاحب بتیا	۱۴۲
۱۳۱۰	متفرق از عظیم آباد	۱۳۳۰	مولوی محمد اشرف صاحب ریش	۱۴۳
۱۳۱۱	محمد احسن صاحب بھاگلپوری		دیوانان	۱۴۴
	سب اسپیکر پولیس آفیس	۱۳۳۱	شیخ مظاہر علیہ صاحب ریش خیرہ	۱۴۵
۱۳۱۲	سید محمد حسین صاحب ریش تھو	۱۳۳۲	شاہ محمد اختر صاحب حاجی گنجی	۱۴۶
۱۳۱۳	محمد کبیر صاحب دینوی	۱۳۳۳	مسماہ مسوون	۱۴۷
۱۳۱۴	منشی محمد عمر صاحب پھلواڑی	۱۳۳۴	محمد سعید صاحب پٹنوی	۱۴۸
۱۳۱۵	محمد عمر صاحب بھاگلپوری	۱۳۳۵	سید محمد ابراہیم صاحب ساکن کتھلیا	۱۴۹

ردیف	نام	تاریخ	توضیحات	ردیف	نام	تاریخ	توضیحات
۱۴۳۵	مندی حسن خان صاحب ساکن محلی	۱۲۵۲	منشی محمد طفیل صاحب	۱۴۳۵	مندی حسن خان صاحب ساکن محلی	۱۲۵۲	منشی محمد طفیل صاحب
۱۴۳۶	محمد عسکری خان صاحب	۱۲۵۳	منشی محمد الدین صاحب	۱۴۳۶	محمد عسکری خان صاحب	۱۲۵۳	منشی محمد الدین صاحب
۱۴۳۷	مولوی خواجہ محمد رضا صاحب مولائی	۱۲۵۴	منشی محمد عثمان صاحب	۱۴۳۷	مولوی خواجہ محمد رضا صاحب مولائی	۱۲۵۴	منشی محمد عثمان صاحب
۱۴۳۸	محمد وحید صاحب آروی	۱۲۵۵	منشی محمد ریست صاحب	۱۴۳۸	محمد وحید صاحب آروی	۱۲۵۵	منشی محمد ریست صاحب
۱۴۳۹	محمد حکیم صاحب	۱۲۵۶	مولوی محمد حفیظ صاحب	۱۴۳۹	محمد حکیم صاحب	۱۲۵۶	مولوی محمد حفیظ صاحب
۱۴۴۰	مولوی محمد حسین صاحب پیکر بیگ	۱۲۵۷	منشی مبارک مند صاحب	۱۴۴۰	مولوی محمد حسین صاحب پیکر بیگ	۱۲۵۷	منشی مبارک مند صاحب
۱۴۴۱	سای	۱۲۵۸	منشی معراج الدین صاحب	۱۴۴۱	سای	۱۲۵۸	منشی معراج الدین صاحب
۱۴۴۲	منشی محمد عباس صاحب نثار	۱۲۵۹	منشی محبوب احمد صاحب	۱۴۴۲	منشی محمد عباس صاحب نثار	۱۲۵۹	منشی محبوب احمد صاحب
۱۴۴۳	مولوی محمد ابوسعید صاحب منظر پوری	۱۲۶۰	منشی معین الدین احمد صاحب	۱۴۴۳	مولوی محمد ابوسعید صاحب منظر پوری	۱۲۶۰	منشی معین الدین احمد صاحب
۱۴۴۴	تفرقات جلند و جکنا نام درج	۱۲۶۱	منشی مرتضی حسن صاحب	۱۴۴۴	تفرقات جلند و جکنا نام درج	۱۲۶۱	منشی مرتضی حسن صاحب
۱۴۴۵	نویس	۱۲۶۲	میر محمد عمر صاحب نورین	۱۴۴۵	نویس	۱۲۶۲	میر محمد عمر صاحب نورین
۱۴۴۶	معین الدولہ امیر گویا	۱۲۶۳	منشی محمد عظیم صاحب	۱۴۴۶	معین الدولہ امیر گویا	۱۲۶۳	منشی محمد عظیم صاحب
۱۴۴۷	صاحبی شیخ حاج حسین صاحب لعل قندار	۱۲۶۴	سید محمد علی صاحب	۱۴۴۷	صاحبی شیخ حاج حسین صاحب لعل قندار	۱۲۶۴	سید محمد علی صاحب
۱۴۴۸	شیخ محمد الطیر صاحب شکوی	۱۲۶۵	نواب محمد حیات خان صاحب سی	۱۴۴۸	شیخ محمد الطیر صاحب شکوی	۱۲۶۵	نواب محمد حیات خان صاحب سی
۱۴۴۹	منشی میران بخش صاحب کیا ریٹر	۱۲۶۶	آئی رئیس پنجاب	۱۴۴۹	منشی میران بخش صاحب کیا ریٹر	۱۲۶۶	آئی رئیس پنجاب
۱۴۵۰	منشی محمد شفیع صاحب کیا ریٹر	۱۲۶۷	منشی محمد اکبر صاحب	۱۴۵۰	منشی محمد شفیع صاحب کیا ریٹر	۱۲۶۷	منشی محمد اکبر صاحب
۱۴۵۱	منشی مخدوم احمد صاحب	۱۲۶۸	منشی محمد حسین صاحب	۱۴۵۱	منشی مخدوم احمد صاحب	۱۲۶۸	منشی محمد حسین صاحب
۱۴۵۲	منشی محمد منیر صاحب	۱۲۶۹	معرفت مولوی منعم الدین صاحب	۱۴۵۲	منشی محمد منیر صاحب	۱۲۶۹	معرفت مولوی منعم الدین صاحب
۱۴۵۳	صوفی محمد شفیع صاحب	۱۲۷۰	مولوی منعم الدین صاحب ریڈ	۱۴۵۳	صوفی محمد شفیع صاحب	۱۲۷۰	مولوی منعم الدین صاحب ریڈ
۱۴۵۴	محمد ابرار صاحب	۱۲۷۱	معرفت بابو غلام محمد الدین صاحب	۱۴۵۴	محمد ابرار صاحب	۱۲۷۱	معرفت بابو غلام محمد الدین صاحب



ردیف	نام نامی	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۴۴۲	متفرق از بازار	عاجی نجیب الله صاحب بیس	۱۴۹۰	عاجی نجیب الله صاحب بیس	۱۴۴۲
	(رولیفن)	پرتاب گنج		پرتاب گنج	
۱۴۴۳	نامعلوم الاسم معرفت مولوی منعم الدین	بابوسید نذیر الرحمن صاحب بیس	۱۴۹۱	بابوسید نذیر الرحمن صاحب بیس	۱۴۴۳
	صاحب	نامعلوم الاسم ساکن غلاقه	۱۴۹۲	نامعلوم الاسم ساکن غلاقه	
۱۴۴۴	میان نبی بخش صاحب خیاطخانه	غظیم آباد	۱۴۹۳	غظیم آباد	
۱۴۴۵	مولوی نادر شاه خان صاحب وکیل	نامعلوم الاسم	۱۴۹۴	نامعلوم الاسم	
	امرویه	"	۱۴۹۵	"	
۱۴۴۶	نجف خان صاحب شملوی	مولوی حاجی نظر علی صاحب ساکن	۱۴۹۶	مولوی حاجی نظر علی صاحب ساکن	
۱۴۴۷	نور محمد خانسا مان شملوی	چو اده	۱۴۹۷	چو اده	
۱۴۴۸	نثار حسین صاحب شاهی بانی شملوی	نامعلوم الاسم	۱۴۹۸	نامعلوم الاسم	
۱۴۴۹	نامعلوم الاسم ساکن کنده	نمبره مولوی شاه رشید الحق صاحب	۱۴۹۹	نمبره مولوی شاه رشید الحق صاحب	
۱۴۵۰	نامعلوم الاسم ساکن کنده	سجاد و نشین خانقاہ پٹنه	۱۵۰۰	سجاد و نشین خانقاہ پٹنه	
۱۴۵۱	سماعه نجین خرد ساکنه کٹنی کل	سید نور الرحمن صاحب	۱۵۰۱	سید نور الرحمن صاحب	
۱۴۵۲	نوبلی کینر ساکنه	مولوی نعال حسین صاحب بیس پٹنه	۱۵۰۲	مولوی نعال حسین صاحب بیس پٹنه	
۱۴۵۳	نامعلوم الاسم	نامعلوم الاسم غظیم آبادی	۱۵۰۳	نامعلوم الاسم غظیم آبادی	
۱۴۵۴	نامعلوم الاسم پٹنه	نور الدین صاحب طالب العلم	۱۵۰۴	نور الدین صاحب طالب العلم	
۱۴۵۵	"	نظام الدین صاحب غظیم آبادی	۱۵۰۵	نظام الدین صاحب غظیم آبادی	
۱۴۵۶	سماعه نامعلوم الاسم پٹنه	نامعلوم الاسم	۱۵۰۶	نامعلوم الاسم	
۱۴۵۷	نامعلوم الاسم	نظام الدین صاحب دینوی	۱۵۰۷	نظام الدین صاحب دینوی	
۱۴۵۸	نصیر حسین صاحب				

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۱۵۰۶	شیخ نبی بخش صاحب	۱۵۲۳	منشی ولی الحق صاحب ساکن چنڈا
۱۵۰۷	نامعلوم الاسم	۱۵۲۴	والی شیران بانکی پور
۱۵۰۸	نبن صاحب	۵۲۵	سید ولی احمد صاحب رئیس
۱۵۰۹	داروغہ نجیب درخان صاحب		موضع کٹہہ
	بیگوسرای	۱۵۲۶	ولایت حسین صاحب ساکن
۱۵۱۰	نامعلوم الاسم		رتپورہ
۱۵۱۱	شیخ نور احمد صاحب سوداگر امرتسر	۱۵۲۷	سید وزارت حسین صاحب
۱۵۱۲	منشی احمد صاحب	۲	والدہ سید وزارت حسین صاحب
۱۵۱۳	منشی نبی بخش صاحب	۳	واعظ صاحب
۱۵۱۴	نامعلوم الاسم شملوی	۱	ولی الرحمن صاحب شیخ پورہ
۱۵۱۵	بابونور محمد خان صاحب	۴	وزیر خان صاحب شملوی
۱۵۱۶	نامعلوم الاسم شملوی	۱	منشی ولی محمد خان صاحب
۱۵۱۷	منشی نبی بخش صاحب	۸	منشی واجد علی صاحب
۱۵۱۸	منشی سید نظر حسین صاحب	۱۵۲۳	منشی ولایت علی صاحب
	کھرک		تواب وقار الملک صاحب بہارو
	(رولیف واو)		رئیس امر وہہ
۱۵۱۹	ولایت علی صاحب کیا زیر شملہ		(رولیف و)
۱۵۲۰	سید وزیر حسین صاحب غلیم آباد	۱۵۳۳	بابو نہر لال صاحب پست کشتر پٹنہ
۱۵۲۱	میر وصحت حسین صاحب دیش	۱۵۳۷	سید ہدایت حسین صاحب
۱۵۲۲	مولوی ولایت حسین صاحب پور	۱۵۳۸	ہمشیرہ صاحبہ سکین عبد الرحیم صاحب

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۱	ابن خاندن شیخ محمد حسن صاحب رئیس	۱	(ردیف می)
۲	قصیدار	۲	یور وین لیدی صاحب پنه
۳	ابن خاندن حاجی نعمت صاحب	۳	فهرست چند دهنندگان
۴	ابن خاندن محمد سلیمان و محمد صابر صاحب	۴	بد و خالف
۵	ابن خاندن عبدالرؤف صاحب	۵	(ردیف الف)
۶	ابن خاندن محمد اسحق صاحب	۶	مولوی اکرم الدین خان صاحب
۷	ابن خاندن محمود صاحب	۷	رئیس کاکوری
۸	ابن خاندن اصغر علی صاحب	۸	خان باده و داکتر اکبر علی خان صاحب
۹	ابن خاندن اسماعیل صاحب	۹	رئیس پانی پست
۱۰	ابن خاندن حاجی عبداللہ صاحب	۱۰	شیخ امانت الدین علی صاحب
۱۱	(ردیف ب)	۱۱	رئیس نوگر
۱۲	شیخ کھول و عبدالعزیز صاحب	۱۲	شیخ احمد صاحب
۱۳	ساکن قصیدار	۱۳	اسماعیل ابن حسام صاحب
۱۴	شیخ برزقن صاحب	۱۴	شیخ امیر علی صاحب صابر علی صاحب
۱۵	بھوند و بوجڑ	۱۵	خلع بلیا
۱۶	بیچ محمد حسین صاحب	۱۶	امانت الدین و حاجی کریم بخش صاحب
۱۷	(ردیف ت)	۱۷	شیخ اکبر صاحب
۱۸	شیخ ترسو صاحب ساکن راپور	۱۸	اسماعیل محمد حسین صاحب
۱۹	قلع گورکھپور	۱۹	حافظ اکرم محمود صاحب
۲۰	(ردیف ج)	۲۰	اسماعیل صاحب

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۳۶	شیخ درعلیه صاحب چودهری نوآنگری	۲۶	حاجی جن صاحب نوآنگری	۲۶
۳۷	شیخ ذو الشکر الله صاحب قصبه لار	۲۷	جده مولوی سمیع الله صاحب "	۲۷
۳۸	شیخ دنیا صاحب ساکن رامپور	۲۸	جده انوری مولوی سمیع الله صاحب	۲۸
	(ردیف ر)	۲۹	نوانگری	
۳۹	شیخ رحیم الله صاحب نوآنگری	۳۰	حاجی جن رحیم الله صاحب ساکنان لار	۲۹
۴۰	رحمن صاحب ساکن قصبه لار	۳۱	حکیم جعفر علی صاحب	۳۰
۴۱	حاجی روز و چیدی صاحب	۳۲	شیخ چیدی صاحب ساکن رامپور	۳۱
۴۲	رام نگر		(ردیف ح)	
۴۳	شیخ رحمت الله صاحب ساکن	۳۳	حسنی شاه صاحب نوآنگری	۳۲
۴۴	رام پور ضلع گور یقیور	۳۴	حاجی حبیب الله صاحب	۳۳
۴۵	شیخ رحمت الله صاحب تحسینک	۳۵	شیخ حنوخ محمد علی صاحب	۳۴
۴۶	دار شکله	۳۶	حیاتی صاحب قصبه لار	۳۵
	(ردیف ز)		(ردیف خ)	
۴۷	زوجه حاجی سعد الله صاحب نوآنگری	۳۷	حاجی خدا بخش حاجی تهور علی صاحب	۳۶
۴۸	زوجه حاجی موسی صاحب "	۳۸	رئیس نوآنگر	
۴۹	زوجه مولوی عبدالحی صاحب "	۳۹	خواجه صاحب "	۳۷
۵۰	زوجه مولوی سمیع الله صاحب "	۴۰	خادمه حاجی سعد الله صاحب "	۳۸
۵۱	زوجه مولوی سمیع الله صاحب "	۴۱	حاجی خدا بخش صاحب ساکن رامپور	۳۹
۵۲	زوجه عبدالغفور صاحب "		(ردیف و)	
۵۳	زوجه محمود صاحب "			
۵۴	زوجه عبدالکفایت صاحب "			

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۵۵	زوجہ محمد یعقوب صاحب	۷۸	عاجی سعد احمد صاحب رئیس نگران
۵۶	زوجہ حاجی صیب احمد صاحب	۷۹	ضلع بلیا
۵۷	زوجہ عبد الغفور صاحب	۸۰	مولوی جمیع اللہ صاحب مہتمم مدرسہ
۵۸	زوجہ امین احمد صاحب	۸۱	انوار العلوم نوانگری
۵۹	زوجہ فصیح احمد صاحب	۸۲	شیخ سجان سلامت اللہ صاحب
۶۰	زوجہ غفران احمد صاحب	۸۳	سراج اللہ محمد اسحاق صاحب کتب خانہ
۶۱	زوجہ نعیم اللہ صاحب	۸۴	حافظ سخاوت صاحب معلم
۶۲	زوجہ علی محمد صاحب	۸۵	سلامت اللہ ولد نذر علیہ صاحب
۶۳	زوجہ جمیع احمد صاحب نوانگری	۸۶	تقصیر لا
۶۴	زوجہ صفی احمد صاحب	۸۷	سلامت اللہ باورچی قصیر لا
۶۵	زوجہ شیخ عبد الرحمن صاحب	۸۸	سیمان صاحب قصیر لا
۶۶	زوجہ شیخ عبد الرحیم صاحب	(روایت ش)	
۶۷	زوجہ عبد اللہ صاحب	۸۹	شیخ شیر علی صاحب نوانگری
۶۸	زوجہ حاجی طاہر صاحب	۹۰	شیخ شکر احمد و محمد حسین صاحب قصیر لا
۶۹	زوجہ عبد الرحمن صاحب	۹۱	حکیم شیر علی صاحب قصیر لا
۷۰	زوجہ امین حاجی عبدالکریم صاحب	۹۲	شکر احمد عبد الفقار صاحب قصیر لا
۷۱	زوجہ بہت صاحب	۹۳	شیر علی صاحب
۷۲	زوجہ محمد طاہر صاحب	۹۴	قاضی شمشیر علی صاحب سکن لیسو
۷۳	زوجہ عبد الرحیم صاحب	(روایت غ)	
	(روایت س)	۹۵	مولوی عبد الحکیم خان صاحب ن

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۸۹	اتریری محمدرضا میر قه	۱۰۰	شیخ عبدالحی و شیخ نعمت مرصاحبان	۸۹
۹۰	حاجی عبدالکریم صاحب تاجخانه	۱۰۱	ساکنان قصبه لار	۹۰
۹۱	شامیر که معظمه	۱۰۲	عبدالرحیم صدیق صاحب قصبه لار	۹۱
۹۲	منشی عبدالشکور صاحب رئیس	۱۰۳	عبدالمجید محمد صاحب قصبه لار	۹۲
۹۳	نوانگر ضلع بلیا	۱۰۴	منشی عبدالشکور صاحب نائب	۹۳
۹۴	شیخ عبدالرحمن صاحب رئیس	۱۰۵	سیاه نویسن قصبه لار	۹۴
۹۵	نوانگر ضلع بلیا	۱۰۶	شیخ عبدالرحیم صاحب قضا قصبه لار	۹۵
۹۶	شیخ علیم احمد صاحب رئیس نوانگر	۱۰۷	عبدالرحیم امجد صاحب قصبه لار	۹۶
۹۷	ضلع بلیا	۱۰۸	شیخ عبدالصمد شیخ وزارت صاحب	۹۷
۹۸	حافظ عبدالرؤف صاحب رئیس	۱۰۹	قصبه لار	۹۸
۹۹	نوانگر ضلع بلیا	۱۱۰	عیدن خان صاحب قصبه لار	۹۹
۱۰۰	شیخ علی صاحب نوانگر ضلع بلیا	۱۱۱	عبدالدوله و ده صاحب	۱۰۰
۱۰۱	حافظ عنایت الله صاحب نوانگر	۱۱۲	قصبه لار	۱۰۱
۱۰۲	عبدالصمد بن وزیر صاحب نوانگر	۱۱۳	شیخ عبدالغفار سلیمان صاحب	۱۰۲
۱۰۳	ضلع بلیا	۱۱۴	قصبه لار	۱۰۳
۱۰۴	عبدالرحمن صاحب نوانگر ضلع بلیا	۱۱۵	مولوی عبدالغفار صاحب رئیس	۱۰۴
۱۰۵	شیخ عبدالعلیم و عیسی و حاجی نعمت	۱۱۶	اسکول سرکاری قصبه لار	۱۰۵
۱۰۶	صاحب قصبه لار	۱۱۷	حافظ عبدالغفور محمد بابور صاحب	۱۰۶
۱۰۷	حاجی عبدالرحمن و شیخ عبدالرؤف	۱۱۸	قصبه لار	۱۰۷
۱۰۸	صاحب قصبه لار	۱۱۹	عبدالله شاه صاحب فروز علم مقیم	۱۰۸

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
	(ردیف ق)	۱۲	عبد الغفور صاحب	۱۱۲
۱۲۴	قدرت صاحب ساکن نوانگر	۱۲	عثمان ولد عبد الکریم صاحب	۱۱۳
	حافظ قطب الدین صاحب ساکن	۱۲۵	عبد الرحمن صاحب	۱۱۴
۱۲۵	موضع موضع بلیا		شیخ عبد اللہ و بھکھاری صاحب	۱۱۵
۱۲۶	قدرت صاحب ساکن قصبہ لاہ	۱۲۷	رام نگر ضلع گورکھپور	
۱۲۷	شیخ قربان علی صاحب قصبہ لاہ	۱۲۸	حاجی عبد اللہ صاحب ساکن رامپور	۱۱۶
۱۲۸	حاجی قیام الدین صاحب قصبہ لاہ	۱۲۹	ضلع گورکھپور	
۱۲۹	شیخ قربان علی صاحب قصبہ لاہ	۱۳۰	شیخ عباس صاحب ضلع گورکھپور	۱۱۷
	(ردیف ک)		نواب غفلت علی خان صاحب رئیس	۱۱۸
۱۳۰	حافظ کھدی صاحب ساکن قصبہ لاہ		کرناٹ	
۱۳۱	شیخ کشور و عبد اللہ صاحب ساکن		(ردیف خ)	
۱۳۲	رامپور		مولوی غلام محمد صاحب مدرس	
۱۳۳	شیخ کریم بخش صاحب ساکن رامپور		عربی شملہ	
	(ردیف م)		غفرین حجت خادمہ شیخ محمد حسین	۱۲۰
۱۳۴	مولوی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر		صاحب ساکن قصبہ لاہ	
۱۳۵	فین آباد		(ردیف ف)	
۱۳۶	شیخ حاجی محمد ابراہیم صاحب سیکر		نواب فاخر احمد خان صاحب رئیس	۱۲۱
	پانی پت		پانی پت	
۱۳۷	شیخ محمد صفی اللہ صاحب نوانگری		شیخ فقیر و شیخ ام صاحب نوانگری	۱۲۲
۱۳۸	شیخ محمد علی و محمد یعقوب صاحبان نوانگری		حاجی فرزند علی صاحب ساکن قصبہ لاہ	۱۲۳

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱۳۷	شیخ محمد صدیق صاحب نوانگری	۱۵۱	شیخ محمد صدیق صاحب نوانگری	۱۳۷
۱۳۸	شیخ محمد فیمیر صاحب نوانگری	۱۵۲	نام معلوم الاسلام بانگی پور	۱۳۸
۱۳۹	محمد علی صاحب معار نوانگری	۱۵۳	نام معلوم الاسلام ساکن قصبه لار	۱۳۹
۱۴۰	شیخ محمد فاروق صاحب نوانگری	۱۵۴	حاجی نعمت صاحب ساکن بامپور	۱۴۰
۱۴۱	محمد نصیر صاحب موزن نوانگری	۱۵۵	فصلع گورکھپور	۱۴۱
۱۴۲	شیخ محمد صدیق صاحب ساکن موضع	۱۵۶	(رولیف و)	۱۴۲
۱۴۳	شیخ محمد حسین صاحب ساکن قصبه لار فصلع	۱۵۷	نواب وقار الملک بہادر رئیس	۱۴۳
۱۴۴	گورکھپور	۱۵۸	امروہ	۱۴۴
۱۴۵	محمد طوسیادون صاحب قصبه لار	۱۵۹	شیخ وزیر علی صاحب پوسٹ ماسٹر	۱۴۵
۱۴۶	فصلع گورکھپور	۱۶۰	نوانگر	۱۴۶
۱۴۷	محمد امین صاحب قصبه لار فصلع	۱۶۱	والدہ محمد متین صاحب نوانگر	۱۴۷
۱۴۸	محمد سلیمان صاحب	۱۶۲	والدہ شیخ عبدالغفور صاحب نوانگر	۱۴۸
۱۴۹	محمد حلیم صاحب قصبه لار فصلع گورکھپور	۱۶۳	والدہ شیخ عبدالرحمن صاحب نوانگر	۱۴۹
۱۵۰	منو صاحب قصبه لار فصلع گورکھپور	۱۶۴	والدہ عبدالکدیم صاحب نوانگر	۱۵۰
۱۵۱	مستورات پورب محمد قصبه لار فصلع	۱۶۵	والدہ حاجی ظاہر صاحب نوانگر	۱۵۱
۱۵۲	گورکھپور	۱۶۶	والدہ محمد قاسم صاحب نوانگر	۱۵۲
۱۵۳	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر	۱۶۷	والدہ عبدالرحیم صاحب نوانگر	۱۵۳
۱۵۴	گورنمنٹ پریس شملہ	۱۶۸	والدہ امانت اللہ صاحب نوانگر	۱۵۴
۱۵۵	(رولیف ن)	۱۶۹	والدہ حبیب صاحب نوانگر	۱۵۵
۱۵۶	منشی نذیر احمد صاحب مینوسپل	۱۷۰	والدہ محبوب علی صاحب نوانگر	۱۵۶



نام نامی	نام نامی	نام نامی	نام نامی
شیخ یاد علی و عبد الله صاحب ساکن رام نگر	۱۸۰	شیخ واجد علی صاحب نو انگر	۱۶۷
چنده بابت و کٹوریہ اسکا لر شب	۱۸۱	شیخ وارث اکبر علی صاحب نو انگر	۱۶۸
مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڑہ	۱۸۱	والدہ کھڑ صاحب ساکن قصبہ	۱۶۹
مولوی سید الزمان صاحب رئیس شاہجہان پور	۱۸۲	والدہ عبد الرؤف صاحب	۱۷۰
چنده بابت تعمیر	۱۸۲	والدہ تنہا عبد صاحب	۱۷۱
نشی نضر علی صاحب رئیس فین پور	۱۸۳	(رولیف ۵)	
آمدنی جاو ادو مے موقوفہ	۱۸۳	ہمشیرہ عبدالشکور صاحب	۱۷۲
اکرایہ بنگلہ غازی پور	۱۸۴	نواکبری	
آمدنی مکانات و صنعتی	۱۸۵	ہمشیرہ امین الله صاحب نو انگر	۱۷۳
آمدنی دوکانا سے متعلقہ مکان	۱۸۶	ہمشیرہ عبد الکریم صاحب نو انگر	۱۷۴
آمدنی بھرت پور مو تو نو مولوی	۱۸۷	ہمشیرہ حاجی طاہر صاحب نو انگر	۱۷۵
خاں صاحب رئیس بریلی	۱۸۸	ہمشیرہ محمد شفیع صاحب نو انگر	۱۷۶
آمدنی نقد و میتی	۱۸۹	شیخ ہمت علی صاحب نو انگر	۱۷۷
بقیہ چندہ میزبانی جلسہ شاہجہان پور	۱۹۰	ہمشیرہ اصغر علی شاہ صاحب ساکن قصبہ لار	۱۷۸
		(رولیف می)	
		شیخ یوسف جمن صاحب ساکن قصبہ لار	۱۷۹



## فہرست ان شیا کی جو اجلاس مقیم میں روسامی ٹینے نے عنایت کی ہیں

اس شیا کی فہرست دینے سے پہلے اس امر کا ظاہر کر دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ دوسری اور تیسری جلسہ میں چند شروع ہونے کے ساتھ ہی مسلمانوں میں اس قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا کہ انکو ترتیب اور سلسلہ کی پروا نہیں رہی تھی نہ وہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ انکے ناموں کا اظہار ہو یا جو دیکر چندہ لینے والے کو شش کر تے تھے گو نام کے ظاہر کرنے میں لوگوں کو تاہل ہوتا تھا بعض حضرات ایسا کرتے تھے کہ ایک پرچہ پر نام لکھ کر گھڑی وغیرہ داخل کر دیتے تھے اس جرم میں جو فہرست لکھی جاتی تھی اس میں گھڑی کے نمبر کا دریافت کرنا دشوار تھا اس واسطے مطلقاً اس بات کا امتیاز نہیں رہا کہ کون گھڑی کی دی ہوئی ہو چکے ہو یا نہ ہو اس میں ایک مکمل فہرست اس وقت پیش کر رہا ہوں تاہم میں نے بہت کوشش کر کے فہرست کو دھوکہ دے کر ایک میں وہ چیزیں جمع کی ہیں جنکے دینے والوں کا پتہ مل گیا ہے دوسرے میں صرف وہ اشیا لکھ دئے گئے ہیں اور آخر میں چند حضرات کے نام بیان کر دئے گئے ہیں جنہوں نے عیناً فراموش فرمادیں، علوم کہ کیا چیز دی ہو اسید ہو کہ ناظرین روداد و مکتوبات فرمائیں گے اور اسکو تسلیم نہ کئے جوش و خلوص کی ایک مثال سمجھیں گے خدا کو جزا و خیر عطا فرمائے جن بزرگوں نے نام کیا واسطے نہیں دیا انکا نام نہوا انسی ثواب میں انشاء اللہ تعالیٰ کچھ کی ہوگی ان اصلاحیہ اجر المحسنین۔

### فہرست نمبر ۱

مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسر ایٹ لا	مولوی فضل امام صاحب رئیس مغلیہ و پٹنہ گلیڈ
بانکی پور گھڑی جیس میری ۱۰۰ اکریٹ گلیڈ پٹنہ	مع بین قیسی
و عطر دان قیسی مارکوٹ فلائین اسکٹ ریشمی بٹون	سید محمد کلیم صاحب گھڑی نمبری ۵۰۵۰
فلائین	محمد عبدالغنی صاحب گھڑی قیسی صدر
مولوی سید محبوب شرف صاحب رئیس گنہیا ٹولہ	سید صادق حسین صاحب رئیس عرف اٹھو
گھڑی کرد و انزرم ۱۸ گولڈ قیسی مار و شالہ کشمیری قیسی	صاحب رئیس گنہیا ٹولہ سرپوش حلیم خان رنجیت پوری
شیر دانی ریشمی کوٹ اسر خلعے	معزیت مولوی محمد رحیم صاحب وکیل بانکی پور کرپٹ

جوشن نقرئی ۱۶۱۶ء بانک نقرئی - گنگن فیصلت حسین عرف کج پھولان کرتہ دھوب چھان  
پیر علی صاحب ساکن پٹنہ بن ۲ عدد ۲ بھر سح بیل بناری

سید یوسف حسین صاحب برادر دہلوی شاہ بدیع الزمان صاحب چادر جامہ دار نقلی  
سید ابراہیم حسین صاحب شیخ انگشتی طلائی مولوی تقیم الدین صاحب چادر لکھنات گھڑی چونہ  
۱۵۱۲۱۱ حافض محمد حسن صاحب وکیل خانگہ دہلی بن مال شالی

مولوی سید ظہیر الحق صاحب رئیس ویکٹرہ نقر سبزی رنگ (حافظ واجد علی صاحب لب عالم کو دیا  
نیم نقرئی یک عصا نقرئی یک سونہ نقرئی دو تھا اور حافظ واجد علی نے دارالعلوم کو دیا)

مسید آل نبی صاحب حاکم تعویذی مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری مدرسہ انتظامیہ  
مولوی محمد خلیل صاحب پھلواروی کلاہ زری شالی سرخ رنگ

نواب محمد حسن خان صاحب کلاہ کا مدار عبدالرشید صاحب انگشتی نقرئی نیم  
مولوی دارش حسن صاحب مدرسہ بنارس عبدالعزیز صاحب ساکن فرید پور ضلع گیا

## فہرست نمبر ۲

مولوی شاہ منور علی صاحب متمم مدرسہ اداویہ گھڑی مینا کار قیمتی ۵۵

درجہ سنگہ غامہ انگلش لیور قیمتی ۵

مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری غامہ گھڑی کردوار نمبری ۵۵۸۰۹

میر امتیاز علی صاحب مصنف مشہوریں مروہہ گھڑی لیبہ نمبری ۱۷۲۲

چونہ مالیدہ سبزی رنگ گھڑی سح چین نمبری ۱۷

مولوی غلام محمد صاحب منیجر ریوی عباسیہ گھڑی یٹنٹ نمبری ۳۶۹۹

رنگ وینر بیل فیور لیو بانمبری ۱۱۵۹۱۳

بابوسید نظر الحق صاحب بانکی پور شیردانی سفید لولو لیور واج نمبری ۲۲۲۱

پارخانہ گھڑی نمبری ۳۸۳۶۹۸

ایضاً نمبری ۵۳۳۹	ایضاً نمبری ۵۹۵۰۰	گھڑی مع چین سنی نمبری ۵۹۵۰۰
ایضاً	ایضاً	ایضاً نمبری ۵۰۹
لاکٹ چھلے ۶ عدد تقریبی	ایضاً	ایضاً نمبری ۵۵۸۰۹
جھونک ملائی ایک ترقی سے	چھلے تقریبی ہیر کے ۲ عدد	جوڑ و فرد و کلان نقسے
آگستری طلالی یا قوت ۱۳۰	آگستری طلالی کچھراج ۱۳۰	جگنو ملائی مرصع الہر قتی سے
آگستری سلور	آگستری طلالی بھڑے تول	آگستری تقریبی فیروزہ جالبیدی سے
بن تمبیس ساخت چین	حقہ تقریبی منقش	آگستری تقریبی کونگ کی ۲ عدد
علامہ مختلف کمرول کے ۶ عدد	علامہ ریشمی ۴ عدد	کلاہ لیسار
یا کجاہ چار خانہ	واسکٹ	بالسکل داغون فی خود تام چھپا یا ہر
آچکن کشمیرہ سرخ رنگ	آچکن اودا خط دار	چونہ
صدی سفید ریشم کو کام کی	کوٹ چار خانہ	کوٹ کشمیرہ
کلاہ ادنی	اولائی سفید طلل دہاری دار	آبا کجاہ سیاہ کشمیرہ
چونہ خاکی بھولدار	چونہ بھاگلپوری	چونہ چھت
آچکن کشمیرہ سوتی سیاہ	آچکن دھاریا سیاہ	چونہ سائن خاکی
چونہ فاختی سائن	آچکن خانہ دار دلیسی	آچکن کشمیرہ سوتی
اکرتہ سفید	اکرتہ دھاریا دار	آچکن طلل سفید
آکرٹھا سفید ۲ عدد	اکرتہ سفید	آچکن ریشمی بنتی
اکرتہ دھاریا دار	آچکن ڈھا کچکن	صدی سیاہ خانہ دار
کوٹ جامہ وار	آچکن سبز پیدور	رو مال تین عدد
حافظ عبدالحی صاحب علامہ	سید محمد کریم صاحب گھڑی	چو کٹھا ۴ عدد
	مولوی آید حسن صاحب گھڑی مع چین	مولوی شاہ رحمن احمد صاحب گھڑی

منشی نور الحسن صاحب مختار پور یا پند گھڑی ابو صاحب امیر کنج گھڑی

مع زنجیر آہنی

فضل الرحمن صاحب کنج پور انگوٹھی طلائی  
ظہور احمد صاحب متھرا ضلع مونگیر گھڑی

کفایت اللہ صاحب گھڑی

مولوی مقیم الدین صاحب تقیم سندیلہ گھڑی

عبد الزاق صاحب انگٹری طلائی

خدا بخش صاحب عطار گھڑی صدی

نصیح الدین صاحب طالب العلم گھڑی

عابد علی صاحب ساکن چھپرو عامر انگر کہ چھری  
عبد الرحمن صاحب کنگلیا ٹولہ عامر ۲

چھیدی خدنگار انگر کہ

بہادر شیر صاحب گھڑی

عبد الحکیم صاحب بی ای گھڑی

میر ہدایت حسین صاحب عامر

سید محمد ابوالفتح صاحب رجسٹرڈ پونہ

فہرست کتابوں کی جو سلیخ ربيع الاول تک داخل کتب خانہ ہومین

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
	مصاحف		
۱	قرآن مجید خطی قلم یک	نولکشوری کانپور	سید غلیل احمد صاحب ریس مافضل مجبور
۲	قرآن مجید ۷۰ نسخہ	استنبولی	سید عبدالغفار صاحب کشمیری
۳	قرآن مجید علی قلم یک	مطبوعہ	مولوی نذر الرحمن صاحب ریس پٹنہ
۴	قرآن مجید ۲ جلد	قلمی	سید محمد حمید الدین صاحب ڈاکٹر صاحب ریس
۵	قرآن مجید ۴ جلد	مطبوعہ	"
۶	قرآن شریف مترجم یک	"	منشی محمد رمضان صاحب طائرہ منڈی پٹنہ
۷	قرآن شریف ۳ جلد	"	حاجی عمر کفایت اللہ صاحب ڈاکٹر صاحب ریس
			فضل جالندھر

ردیف	نام کتاب	موضوع یا قلمی	خرید یا وقف
۸	قرآن شریف مترجم یک	قلمی	حکیم شاه سید محفوظ الحی صاحب سینه
۹	قرآن شریف مطلقاً خوشخط	"	مولوی سید عبدالحی صاحب میندار و رئیس سائن ضلع پٹنه
	تجوید و قرأت		دقتزاده العلماء
۱۰	دره الفریک	"	
۱۱	تحفة الطلاب یک	مفید عام گره	قاری سلیمان صاحب علوی
۱۲	احسن التجوید یک	سید المطلق کاتب	قاری جلال الدین صاحب
۱۳	زمینت القاری یک	کلمتہ	شاہ مظہر حسین صاحب یس نوابا دہ
	تفسیر		
۱۴	تفسیر ثنائی دو جلد	چشمہ زور قمر	مولوی ثناء احمد صاحب س مدرسہ تائید الاسلام
۱۵	تفسیر ثنائی جلد سوم یک	ریاضی منہ	"
۱۶	معالم التعلیل یک	حیدری بی	مولوی محمد یحیی مرحوم لکنوی
۱۷	اتقان کامل	کلمتہ	"
۱۸	ترجمان القرآن از قاضی تاج محمد	صدیقی بھوپال	"
۱۹	فتح البیان سورہ بقرہ	"	"
۲۰	تفسیر القرآن للہامی کامل	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۲۱	انجمن و بر حاشیہ مدارک جلد ۴	"	خواجہ عبد القادر صاحب فاروقی مددگار صدر محاسب سرکار نظام
۲۲	اکبر اعظم جلد اول و ثانی	احتشامی مراد آبادی	مولوی یحیی مرحوم لکنوی
۲۳	فتح البیان کامل	مصر	"

شماره	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	خرید یا وقف
۲۴	بیضاوی سوره بقره یک	مطبوعه	شاه مظفر حسین صاحب رئیس توابعه ضلع پٹنہ
۲۵	اشکات اول و ثانی	ککلتہ	عاجی نجیب اللہ صاحب
۲۶	تفسیر نیشاپوری کامل	طهران	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۲۷	تفسیر قلمی از نصف تا آخر پارہ (۱۶)	قلمی	مولوی شاہ تاج محمد حسین صاحب
۲۸	تفسیر صوفیہ	مطبوعہ	علیم شاہ محفوظ الحق صاحب رئیس پٹنہ
۲۹	تفسیر عزیز ذی از اول ناقص	مطبوعہ	مولوی شاہ نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۳۰	تفسیر سورہ یوسف خرد	قلمی	"
۳۱	چند سورہ از تفسیر روح المعانی جلد ۴	"	"
۳۲	تفسیر احمدی از کار رفتہ	"	"
۳۳	تفسیر سورہ اعراف بوسیدہ	"	"
۳۴	معجمات الاقران فی مہیات القرآن	مصر	سید عبدالغنی صاحب بہاری
حدیث			
۳۵	صحیح مسلم کامل	انصاری دہلی	فرزندان حافظ شوکت علیہا صاحب حرم رئیس بی بی بھیت
۳۶	بخاری شریف ۴ جلد	مصری	شاه مظفر حسین صاحب رئیس توابعه ضلع پٹنہ
۳۷	سنن ابی داؤد کامل	نولکشوری	فرزندان حافظ شوکت علیہا صاحب حرم
۳۸	جامع ترمذی	مجتبائی دہلی	"
۳۹	شرح شمائل ترمذی	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۴۰	تسمیل القاری ۶ جلد	مدینہ لاہور	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ



ردیف	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	نویسنده یا وقف
۴۱	سنن ابن ماجه	فاروقی دہلی	فرزندان حافظ شوکت علی صاحب
۴۲	بخاری شریف کامل	مصر	مرحوم بی بی بھیت
۴۳	نسائی شریف	"	فرزندان حافظ شوکت علی صاحب مرحوم
۴۴	مشکوٰۃ شریف کامل	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۴۵	مجموعہ رسائل ثنائیہ للسیوطی یک	نجدی لاہور	مولوی محمد دریس صاحب نگرانی
"	مجموعہ رسائل عشرہ	"	"
"	میسوطی ۲ نسخہ	"	"
۴۷	مجموعہ رسائل اثنا عشر للسیوطی ۲ نسخہ	"	"
۴۸	جامع ترمذی مع شمائل ترمذی	اصح المطابع	حافظ قطب الدین احمد صاحب
۴۹	لوکب دیر	سید المطابع مصر	خانگیہ خانصاحب بھوپال
۵۰	مشکوٰۃ المصابیح	نجدی دہلی	"
۵۱	سنن ابن ماجه	فاروقی دہلی	"
۵۲	سنن نسائی مع الشرح	نظامی	"
۵۳	سراج المنیر شرح جامع مغیر	مصر	حاجی نجیب احمد صاحب
۵۴	محسن حصین	نظامی	مولوی یحییٰ صاحب مرحوم کهنوی
۵۵	سنن ابی داؤد	نجدی دہلی	حاجی نجیب احمد صاحب
۵۶	مواعظ لدینیہ	مصر	"
۵۷	فتح المبین شرح اربعین	"	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۵۸	شرح شمائل ترمذی	"	"

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خود یا وقف
۵۹	شکوہ شریعت	قلمی	مولوی شاہ تاج حسین صاحب
۶۰	موطا امام مالک ۲	مطبوعہ	سید محمد حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۶۱	احادیث النیوۃ	"	"
۶۲	موطا امام محمد رحمہ اللہ	مطبع بنفوی لکھنؤ	دفتر دارالعلوم
۶۳	کنز العمال ۷ جلد	دار المعارف	"
۶۴	حیدرآباد دکن	دارۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن	"
۶۵	المقتصر من المختصر	"	"
۶۶	من مشکل الآثار یک	"	"
۶۷	جوہر النقی فی الرد علی البیہقی دو جلد	"	"
	وسما کے الرجال		
۶۸	الرحمۃ الغنیۃ	مصر	نواب علی حسن خان صاحب رئیس بھوپال
۶۹	خلاصۃ الغدیب تہذیب الکمال	"	"
۷۰	اسد الغابہ جلد	"	مولوی سید عبدالغنی صاحب بمباری
۷۱	تجربہ اسد الغابہ ۲ جلد	دارۃ المعارف	دارۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن
	فقہ		
۷۲	طحطاوی شرح مراتب الفلاح	مصر	دفتر ذوقہ العلماء
۷۳	قرائع شریفیہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۷۴	مراجیہ	"	"
۷۵	ہدایۃ اخیرین از اہل تصوف کرم	"	"

ردیف	نام کتاب	مطبوعه قلمی	خرید یا وقف
۸۴	فتاویٰ سراجیه کرم خورده	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب کتب
۸۵	شرح قدوری کرم خورده	"	"
۸۶	سراج الشریعت	"	"
۸۷	کتاب القصاص	"	"
۸۸	رساله در اوقاف	"	"
۸۹	کتاب البیر	انوار محمدی لکهنو	قاضی علی احمد بدایونی
۹۰	رویه الملل	"	"
۹۱	هدایه اولین	مصطفائی	حکیم عبدالولی صاحب لکهنوی
۹۲	الوجیزه فقه شافعی بر حصه	مصر	حاجی نجیب الد صاحب
۹۳	برهان القاضی	انوار محمدی	قاضی علی احمد صاحب
۹۴	الجامع الصادع من الفوائد	حقیقہ بینہ	مولوی احمد رضا نقا صاحب بریلوی
۹۵	شرح وقایہ	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۹۶	فتویٰ علمای اسلام	مطبع دغانی	خان بہادر برکت علی خان صاحب سیر
۹۷	در باب قتل و نسخہ	"	اعظم انجمن اسلامیہ پنجاب
۹۸	طحاوی حاشیہ در فرائد	استنبول	نواب عالمگیر محمد خان نقا صاحب ریس پال
۹۹	رحلت الصدیق	علوی	مولوی محمد یحییٰ مرحوم لکهنوی
۱۰۰	جامع الآثار	حسن المطابع	حکیم ظہیر حسن صاحب شوق نیموی
۱۰۱	فتاویٰ ہندیہ بر حاشیہ قاضی خان	"	"
۱۰۲	وہب زاریہ	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہادی
۱۰۳	ذخیرۃ العقبی	مطبوعہ	مولوی نذر الرحمن صاحب ریس بینہ

شماره	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	خرید یا وقف
۹۲	فتاوی عالمگیری جلد رابع کرم خورده	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۹۳	زاد الآخرة کچھ بیکاراتی کرم خورده	مطبوعه	"
۹۴	خلاصہ کرم خورده	قلمی	"
۹۵	رسالہ دقتوی	"	"
۹۶	فتاوی عالمگیری فارسی کرم خورده	کلکتہ	"
۹۷	ترجمہ ہدایہ ناقص و تمام کرم خورده جلد دوم	"	"
	یکت سوم ۲ نسخہ - چہارم ۲ نسخہ	"	"
۹۸	شرح و قایہ مع عمدۃ الرعاۃ	اصح المطابع کلکتہ	شاہ منظر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
۹۹	قدوری یک	ہاشمی میرٹھ	"
۱۰۰	سراجی یک	نفاہی	"
۱۰۱	شرح و قایہ	قلمی	مولوی عبدالقادر صاحب مالک مطبع احسن المطابع پٹنہ
۱۰۲	ہدیہ جلد ثالث	قلمی	مولوی شاہ تاج محل حسین صاحب بہاری
۱۰۳	شرح و قایہ اولین	کلکتہ	"
۱۰۴	جامع عباسی فقہ شیعہ	مطبوعہ عقلم	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لادلے صاحب رئیس پٹنہ
۱۰۵	حسن المسائل	مطبوعہ	"
۱۰۶	فقہ احمدی	"	مولوی ابوالخیر محمد انور حسین صاحب محمدی
۱۰۷	الحجۃ	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری

ردیف	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	خرید یا وقف
۱۰۸	شرح وقایع	مطبوعه کلکته	مولوی سید عبدالغنی صاحب بهاری
۱۰۹	بحر الرائق ج ۱	مصر	"
۱۱۰	رد المحتار مع تحفہ	"	"
۱۱۱	الاشباہ والنظائر	"	"
۱۱۲	منتقى الايجز	استنبول	دفتر دارالعلوم
	المعول فقہ		
۱۳۱	توضیح تلویح	نولکشوری	مولوی سید عبدالواحد صاحب کن تھرا
۱۱۴	تلویح	قلمی	قاضی علی محمد داند شاه صاحب بدایونی
۱۱۵	نور الانوار	علوی	مولوی محمد یحیی صاحب مرحوم لکنوی
۱۱۶	نور الانوار مع قمر القاریک	مطبوعه	مولوی شاه تاج حسین صاحب بهاری
۱۱۷	نور الانوار کرم خورده	قلمی	مولوی نذیر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۱۸	دائرة الوصول الى علم الاصول	"	"
۱	مقدمات اربعہ تلویح	"	"
۱۱۹	نور الانوار مع قمر القاری	یوسفی لکنئہ	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ
۱۲۰	نور الانوار	علوی	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لاڈلی
			رئیس پٹنہ
۱۲۱	مرآة الاصول	استنبول	مولوی سید عبدالغنی صاحب بهاری
	کلام		
۱۲۲	بغیۃ الراشد فی شرح العقائد	علوی	مولوی محمد یحیی صاحب مرحوم لکنوی
۱۲۳	قطعت الثمر	نظامی	

ردیف	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	خرید یا وقف
۱۲۵	کتاب السامره	مصر	حاجی نجیب الدین صاحب
۱۲۶	الدين الخالص	صدیق جویبار	مولوی ابوالخیر محمد نواز رحیم صاحب جوی
۱۲۷	صواعق محرقة	مصر	مولوی عبدالغنی صاحب بنارس
۱۲۸	البيواقیت و الجواهر	"	"
۱۲۹	مجموعه توافقه الفلاسف	"	"
۱۳۰	تحفة الاخلاق فی عصمت الانبیاء	مطبوعه هندوستان	"
۱۳۱	شرح مواقف از موقف تمام کر خورده	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۳۲	شرح عقائد نسفی از اول تا قص	"	سید حمید الدین عرفان لاد صاحب پٹنہ
۱۳۳	رسائل تسع سیدوطی	دارالکتاب النظامیہ	دارالکتاب النظامیہ حیدرآباد دکن
	تنزیہ الانبیاء عن نسبتہ لاغیابا بک		
	المقامۃ السندیہ		
	البرزخ المنیق فی الآباء الشریفہ		
	مسائل الحقائق والک المصطفی		
	انتباء الازکیاء فی حیاة الانبیاء		
	مہینف فی الحقیقہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ		
	اسبل الجلیلی فی الابرار العلمہ		
	التعظیم و المنہ فی ان ابی رسول الحق		
	تصوف اخلاق		
۱۳۴	شکر سنو	اشکر گوایار	مولوی تراب علی صاحب
۱۳۵	صبر نسخہ	ابوالعلائی آگرہ	مولوی تراب علی صاحب فیض شکر کلکتہ

نمبر	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	خرید یا وقف
۱۳۳	سبح منزه	انوری آگره	مولوی تراب علیصا حبیب فیض الشکر گوالیار
۱۳۴	سبح منزه	نحو المطابع کانپور	"
۱۳۵	توکل منزه	ابوالعلائی الکو	"
۱۳۶	استغفار تراب	رضوی دہلی	"
۱۳۷	دعوات القرآن	انوری آگره	"
۱۳۸	دعوات القرآن	"	"
۱۳۹	بستان قد ابواللیث	قلمی	مولوی محمد ادریس صاحب نگرانی
۱۴۰	فوائد القواد	مسلم بریل جھڑ	نواب عالمگیر محمد خان صاحب بریل جھڑ
۱۴۱	رسائل اربعہ یک	صدیقی بھوپال	"
۱۴۲	فوائد السالکین	دہلی پنج لاکھ	"
۱۴۳	احیاء العلوم	نوکھتری قلم	"
۱۴۴	کتاب الطہارۃ فی تہذیب الاخلاق	علوی	مولوی محمد علی صاحب مرحوم لکنوی
۱۴۵	رسالہ امام مالک یک	مصر	"
۱۴۶	تاج العروس فی تہذیب النفوس یک	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۱۴۷	فتح الربانی	"	"
۱۴۸	نقد النصوص	بمبئی	"
۱۴۹	بشر الاخلاق یک	مطبوعہ	سید محمد حمید الدین عرفان لاہ صاحب دہشتی
۱۵۰	اخلاق غنی یک	مطبوعہ نوکھتری	سید علی ظفر صاحب بریل جھڑ
۱۵۱	نزهۃ الروح یک کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب بریل جھڑ
۱۵۲	مفر السعاده یک	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ قلمی	خرید یا وقف
۱۵۶	مطالب رشیدی یک	نوکشوری	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۱۵۷	حسن الحکایات یک	مطبع منشوری لاہور	"
۱۵۸	اخلاق غنی یک	صاحب باری	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس لاہور ضلع پٹنہ
۱۵۹	اتہذیب الانفس	منشی گلاب	"
۱۶۰	زبدۃ النصاب	سنگ لکھنؤ	"
۱۶۱	ساعات واریق اطاعت الوالدین	محمدی لاہور	حافظ دوست محمد صاحب جرات پٹنہ
۱۶۲	مجموعہ خطب یک	صدیقی بھوپال	مولوی محمد یحییٰ صاحب مرحوم لکھنؤ
۱۶۳	محی القلوب کرم خورد ۱۵ نکات رقیۃ	قلمی	مولوی نذیر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۶۴	ترجمہ بلوذاست و بلوہر	حیدر آباد دکن	مولوی سید عبدالغنی صاحب بھاری
۱۶۵	آر و اجرنندی	سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب	رئیس پٹنہ
۱۶۶	تنبیات وغیرہ	قلمی	مولوی نذیر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۶۷	ہزار پند سودمندیک	مطبع منشی لاہور	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس لاہور ضلع پٹنہ
اعمال و اشتغال و اوارد			



ردیف	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	نویسنده یا وقف
۱۴۸	مجموعه مناجات ۲ نسخه	کریکچی بی	مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب تختی القادری سکری انجمن تبلیغ الاسلام
۱۴۹	سبج و دراب ۲ نسخه	انوری آگره	مولوی محمد تراب علی صاحب
۱۵۰	دعوات القرآن	"	"
۱۵۱	انوار مشتمه ۱ نسخه	انوار محمدی لکھنؤ	قاضی علی احمد عرف محمد احمد شاه صاحب رئیس بدایونی
۱۵۲	تحت دعوت ۲ نسخه	"	"
۱۵۳	لمعه الانوار فی بیان الاذکار والاورداد	اصح المطابع لکھنؤ	شاه ممدی عظام حرم سلونی
۱۵۴	شفاء الالقام جلد ۲	علوی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۵۵	دلائل الخیرات و کبریت المحرم	مطبوعه کلکتہ	"
۱۵۶	شفاء الالقام	علوی	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لادو لے صاحب رئیس پٹنہ
۱۵۷	تحفہ کاملہ اورداد شیعہ	قلمی	"
۱۵۸	مجموعہ درود اکبر و دلائل الخیرات	مطبوعہ	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب محرمی
۱۵۹	جواهر القرآن	نظامی	"
۱۶۰	رسالہ ادعیات	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۶۱	تاریخ و سیر		
۱۶۲	تاریخ تراب ۲ نسخه	عالمجاہ لشکر لویا	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر کالج لشکر
۱۶۳	تمدن عرب	مفید عام آگرہ	معین الہند و سیرکٹھ
۱۶۴	سیرۃ النبی ۲ نسخه	دکٹر یار پری مل لکھنؤ	مولوی طفیل الدین صاحب رئیس بدایون

ردیف	مطبوعه قلمی	خرید یا وقف	نام کتاب	جیمه
۱۸۴	روسیلکند فرزند	مولوی طفیل الدین صاحب میرجیون	باقیات الصالحات نسخه	۱۸۴
۱۸۵	نامی لکنؤ	مولوی محمد امین صاحب نگرانی	رفع الوسوسة والاحتمال	۱۸۵
۱۸۶	مصر	دفتر ندوه	تاریخ الخلفاء	۱۸۶
۱۸۷	بختیائی	مدیر کتابت صاحب کد اسطوری کدی گئی	"	۱۸۷
۱۸۸	نظام حیدر آباد	نواب عالمگیر محمد خان صاحب	آثار محشر	۱۸۸
۱۸۹	نولکشوری	"	الکبرنامه هر سه جلد	۱۸۹
۱۹۰	مفید عام الوده	"	مناقب الابرار	۱۹۰
۱۹۱	گلشن فقیل لکنؤ	"	وسيلة النجاة یک	۱۹۱
۱۹۲	حسینی افغانی	مولوی یحیی مرحوم لکنؤ	بشارت محمدی یک	۱۹۲
۱۹۳	لکنؤ	"	اتحاد البنلادنی ماثر القعما	۱۹۳
۱۹۴	نظامی	مولوی عبدالغنی صاحب بهلوی	فتح الطیب فی اندس الرطب علی بابا	۱۹۴
۱۹۵	مصر	"	مروج الذهب ۴ جلد	۱۹۵
۱۹۶	مصر	"	تاریخ ابن خلدون ۲ جلد	۱۹۶
۱۹۷	"	"	تاریخ تیموری یک	۱۹۷
۱۹۸	تونس	"	مونس فی اخبار تونس یک	۱۹۸
۱۹۹	مکه معظمه	"	فتوحات الاسلامیک	۱۹۹
۲۰۰	بیروت	"	سیاحه المعارف یک	۲۰۰
۲۰۱	مصر	"	خیرات الحسان فی مناقب نفعان	۲۰۱
۲۰۲	"	"	اعلام الناس بما وقع للبرکة مع	۲۰۲

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۰۲	نبی العباس یک	مصر	مولوی عبدالغنی صاحب بہاری
۲۰۳	معارج النبوۃ یک	نولکشوری	سید حمید الدین عرف لاولے صاحب
۲۰۴	شاہ نامہ اردو یک	"	"
۲۰۵	مدارج النبوۃ یک	"	"
۲۰۶	فتوح الشام	مطبوعہ	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب محوی
۲۰۷	فتوحات یکہ جلد ثانی و ثالث و		
	سایح کرم خوردہ	مصر	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۲۰۸	رسالہ در تاریخ کرم خوردہ	قلمی	"
۲۰۹	تاریخ ملک لاریض یک	کلکتہ	"
۲۰۱۰	رسالۃ الشق القمر کرم خوردہ یک	قلمی	"
۲۰۱۱	سرور المخرن از کار زفتہ	مطبوعہ	"
۲۰۱۲	کتاب الشفا یک	قلمی	"
۲۰۱۳	ابن بطوطہ دو جلد	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۲۰۱۴	خلاصۃ الوقت تاریخ و دار المصطفیٰ یک	"	"
۲۰۱۵	اتحاد	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۰۱۶	سیر طالبی	"	"
مناظرہ فرق			
۲۰۱۷	پچاس مذہبی سوالات کی جوابت	نفید عام لاہور	غریب الرحمن صاحب برادر حبیب الرحمن قیام پوری کلکتہ
۲۰۱۸	انبات الحق یک	نولکشوری	مولوی سید غنی الدین صاحب جٹش

نمبر کتاب	مطبوعہ علی	خرید و قیمت
۳۰۹۱ قرۃ العینین	مجتبائی	ہائی کورٹ سرکار دکن
۳۰ حق التحقیق یک	چرچ مشن لاہور	دقتزندہ
۳۱ مراسلات نہبی یک	امامی پریس کانیو	قاضی عبدالوحید طالب علم و اہل علوم و ہنر
۳۲ پیغام محمدی یک	"	مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء
۳۳ دفع التلبیۃ یک	"	"
۳۴ صواعق مخرفہ یک	مصر	مولوی عبدالغنی صاحب بہاری
۳۵ میزان الموازن یک	قطنطنیہ	"
۳۶ سرکوب بدعت یک	مطبوعہ	سید حمید الدین صاحب معرفت لاٹولے
۳۷ منتہی الکلام یک	"	مولوی نذیر الرحمن صاحب
۳۸ براہین ساطعہ ترجمہ صواعق از اول		
۳۹ کرم خور و آخر نام یک	قلبی	"
۴۰ امداد المسلمین یک	مطبوعہ	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ
۴۱ امداد الغوی یک	"	"
فن مناظرہ		
۴۲ سبادی المناظرہ حصہ اول	کشور ہند میرٹھ	مولوی محمد تراز علی صاحب گوالباری
منطق		
۴۳ بدیع المیزان یک	قلبی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۴۴ شرح سلم ملاحسن یک	نظامی	حکیم عبدالولی صاحب لکھنوی
۴۵ مجموعہ شمس	قلبی	مولوی نذیر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ

شماره	نام کتاب	مطبوعه قلمی	خرید یا وقف
۲۴۷	مجموعه شرح تہذیب یک	مطبوعه	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۲۴۸	قطبی کرم خوردہ یک	قلمی	"
۲۴۹	شرح تہذیب از کار رفتہ یک	"	"
۲۵۰	میزان منطق از کار رفتہ یک	"	"
۲۵۱	قطبی یک	نو لکھوری	شاہ مظہر حسین صاحب
۲۵۲	تحفہ شاہجانی	نظامی	"
۲۵۳	تہذیب یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۵۴	حاشی میزبان در سالار کار رفتہ یک	"	"
۲۵۵	میر قطبی یک	مطبوعه	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلہ صاحب
۲۵۶	نبوہ منطق یک	مطبوعه	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلہ صاحب
۲۵۷	مرقات یک	"	"
۲۵۸	قال اقول یک	"	مولوی شاہ نعل حسین صاحب بہاری
۲۵۹	شرح سلم ملا حسن یک	"	"
۲۶۰	قال اقول یک	"	حکیم شاہ سید محمد علی صاحب ساکن پٹنہ
۲۶۱	مختصر المیزان یک	مطبوعه	سید غنی نضر صاحب رئیس پٹنہ
حکمت ۶			
۲۶۲	تصنیف فی شرح التشریح یک	جعفری	سید خلیل احمد صاحب رئیس نھور ضلع جھونا
۲۶۳	منظرہ ترابہ یک	ضیائی میرٹھ	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر الیہا کالج
۲۶۴	صد رایک	علوی	حکیم عبدالولی صاحب لکنوی
۲۶۵	اشارات یک	مطبوعه	سید حمید الدین صاحب لاڈلہ

شماره	نام کتاب	مطبوعه قلمی	خریدار و قف
۳۹۶	میسبندی یک	مطبوعه مصر	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
۳۹۷	باب الفتوح فی معرفت احوال العرب	"	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۳۹۸	رسالہ میر فتح السامی بر شرح میبندی	"	"
۳۹۹	از اول ناقص یک	قلمی	مولوی سینذر الرحمن صاحب
۴۰۰	ہدیہ سعیدیہ نسخہ	سطح یونانی لکھنؤ	دفتر دارالعلوم
۴۰۱	شرح تجرید ناتمام یک	قلمی	"
۴۰۲	تشیخ الافلاک از کارہنہ (شامل حساب)	"	مولوی نذر الرحمن صاحب پٹنہ
حساب			
۴۰۳	خلاصۃ الحساب	مجموعی لکھنؤ	سید خلیل احمد صاحب ٹٹوری
۴۰۴	دستور العمل یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۴۰۵	علم حساب مصنفہ پے گھوشیک	کلکتہ	دفتر دارالعلوم
۴۰۶	خلاصۃ الحساب کرم خوردہ یک	قلمی	مولوی منذر الرحمن صاحب
۴۰۷	تخریر اقلیدس یک	"	"
طب			
۴۰۸	تسخیر طب یک	صبح بدیون	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۴۰۹	مجموعہ طب بید سنگر یک	نظمی کانیپور	نواب عالمگیر محمد خان صاحب
۴۱۰	رسالہ غذا ایک	قلمی	"
۴۱۱	دستور العلاج یک	ٹوکیٹھوری	"
۴۱۲	قانون عترت یک	"	"
۴۱۳	زینت النخل یک	"	"

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۷۲	فرستارنگین یک	نولکشوری	نواب عالمگیر خان صاحب
۲۷۳	کامل الضائد یک	محمدی و احمدی	"
۲۷۴	زینت الحیل فی بیان الخیل و الفیل یک	نظامی کراچی	"
۲۷۵	ذخیرۃ خوارزم شاہی	نولکشوری	"
۲۷۶	طب اکبر فارسی یک	قلمی	سید حمید الدین صاحب لاڈلے
صرف			
۲۷۷	مجموعہ میزان و منشعب یک	نظامی	منشی محمد اسحاق صاحب گڑ اور قانون گوئی تحصیل گنگاپور ضلع بنارس
۲۸۸	پنج گنج زبدہ یک	"	"
۲۸۹	دستور المبتدی یک	"	"
۲۹۰	صرف میریک	"	"
۲۹۱	فصول اکبری یک	"	"
۲۹۲	فصول احمدی یک	خلیلی آردہ	ذفر منوہ العلماء
۲۹۳	مجموعہ میزان الصرف	مطبوعہ	مولوی شاہ تاج حسین صاحب بہاری
۲۹۴	مجموعہ فصول اکبری یک	"	حکیم شاہ بیہق الحق صاحب
۲۹۵	صرف میریک	"	"
۲۹۶	پنج گنج زبدہ	"	"
۲۹۷	میزان الصرف یک	"	"
۳۸۸	مجموعہ فصول اکبری یک	رزاقی کراچی	شاہ مظہر حسین صاحب
۲۸۹	بداية الصرف نسخہ	احسن المطابع	"

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۹۰	دستور المبتدی	مطبوعہ	علیم شاہ محفوظ الحق صاحب
۲۹۱	مجموعہ میزان العرف یک	مطبوعہ	سید حمید الدین لاڈلے
۲۹۲	فصول الکبریٰ یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۹۳	ترجمہ ثنائیہ یک	"	"
۲۹۴	شرح مع الارواح باریہ یک	"	"
۲۹۵	میزان اذکار رقتہ یک	"	"
۲۹۶	منشعب یک	"	"
۲۹۷	رسالہ در صرف یک	"	"
۲۹۸	مراج الارواح نامہ یک	"	"
۲۹۹	میزان و منشعب نامہ یک	"	"
۳۰۰	لوح فصول الکبریٰ و درق	مصطفائی	مولوی نذر الرحمن صاحب پٹنوی
۳۰۱	شرح مراج الارواح یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
نحو			
۳۰۲	شرح ماتہ عامل یک	نقبائی دہلی	سید خلیل احمد صاحب رئیس منہور ضلع بکھر
۳۰۳	شرح ملا جامی یک	نولکھوری	منشی محمد اسحاق صاحب گردآور قانوں گو
۳۰۴	نحو میر یک	"	"
۳۰۵	شرح ماتہ عامل یک	"	"
۳۰۶	ہدایۃ النحو یک	"	"
۳۰۷	مصحح یک	نجم العلوم کمنو	"
۳۰۸	حاشیہ عبد الرحمن ملا جامی	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی



نمبر	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	خرید یا وقف
۳۲۲	تفصیح شرح توضیح الفیه هر دو جلد	مصر	دفتر زند و ده اصل
۳۲۳	تخریص الا دب هر چهار جلد	"	"
۳۲۴	جامع الموض شرح کافیه	قلمی	مولوی محمد یحیی مرحوم گمنوی
۳۲۵	کافیه	نوکشوری	محمد احمد صاحب
۳۲۶	مجموعه نحو میر	"	"
۳۲۷	شرح ماته عامل	مطبوعه	مولوی شاه تاج محمد حسین صاحب بهاری
۳۲۸	مجموعه نحو میر زراتی یک	زراتی کاپنور	شاه نظر حسین صاحب رئیس نوابه ضلع پشاور
۳۲۹	هدایه النحو	قیومی کاپنور	"
۳۳۰	کافیه	اصح المطابع کنگو	"
۳۳۱	شرح جامی یک	نوکشوری	"
۳۳۲	شرح ماته عامل یک	زراتی کاپنور	"
۳۳۳	شرح ملا جامی یک	مطبوعه کلکته	مولوی شاه تاج محمد حسین صاحب بدلی
۳۳۴	مجموعه کافیه و هدایه النحو و میزان و		
۳۳۵	منشعب یک	مطبوعه کلکته	مولوی شاه تاج محمد حسین صاحب
۳۳۶	مجموعه نحو میر و شرح ماته عامل و قواعد		
۳۳۷	حمیدیه و کافیه یک جلد	مطبوعه	نظف علی صاحب رئیس پشه
۳۳۸	کاشف الظلام و نور المصباح		
	یک جلد	"	"
۳۳۹	مجموعه نحو میر	"	علیم شاه محفوظ الحق صاحب
۳۴۰	نحو میر	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب

شماره	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	خرید یا وقف
۳۴۱	هدایه انوار کرم خورده یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب پنتوی
۳۴۲	مصباح کرم خورده یک	"	"
۳۴۳	شرح مائت عامل کرم خورده یک	"	"
۳۴۴	شرح ملا جامی کرم خورده پنجاه	"	"
۳۴۵	نور مصباح کرم خورده	"	"
۳۴۶	شرح مائت عبد الرسول یک	"	"
۳۴۷	تقریب انوار	مطبوعه آگره	"
۳۴۸	کافیہ یک	قلمی	
۳۴۹	معنی البلیب یک	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بهاری
معانی و بیان			
۳۵۰	کشف المعانی	مفید عام آگره	مولوی محمد تراب علی صاحب پره فیسنگر کالج گوالیار
۳۵۱	مختصر المعانی یک	استنبول	مولوی سید عبد الغنی صاحب بهاری
۳۵۲	من تلخیص المعانی یک	"	"
۳۵۳	مختصر معانی از اول و آخر کرم خورده یک	کلکتہ	مولوی نذر الرحمن صاحب
۳۵۴	حل ابیات منتحل از کار رفته یک	"	"
۳۵۵	مطول یک	علوی	"
۳۵۶	حاشیہ مطول از کار رفته یک	قلمی	"
۳۵۷	مختصر المعانی یک	رزاقی کانبور	شاه منظر حسین صاحب یس نوابا دھلی
ادب و مسامرات			

ردیف	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	خرید و قیمت
۳۴۴	خوان الصفا یک	انتظامی کانی	دفتر تدوین العلماء
۳۴۵	مفتاح الادب هر سه جلد	مفید عام اگره	"
۳۴۶	دریغ الطلاب یک	"	"
۳۴۷	درایه الادب هر دو جلد	"	"
۳۴۸	سلم الادب	"	"
۳۴۹	مقامات حمیدی یک	نوربخشوری	"
۳۵۰	خرید و الا مثال	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بهاری
۳۵۱	المیدانے کامل یک	"	"
۳۵۲	شرح مقامات حمیدی ۲ جلد جلد	"	"
۳۵۳	فقه اللغة للشعالی یک	"	"
۳۵۴	الفاظ الکتابیه یک	"	"
۳۵۵	مقامات بریعی یک	"	"
۳۵۶	دیوان اخطل یک	"	"
۳۵۷	مقامات نخشوری یک	"	"
۳۵۸	کتاب البیان والتبیین للمجاهدیک	"	"
۳۵۹	الکامل للمبرک کامل	"	"
۳۶۰	الف لیلة وليلة درم جلدیک	"	"
۳۶۱	کتاب الف بالبلوی و جلدیک	"	"
۳۶۲	دیوان عمر بن ربیعیک	بیروت	"
۳۶۳	دیوان ابی العلامعری یک	"	"

ردیف	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۳۶۲	دیوان الشاب الطریف یک	بیروت	مولوی سید عبدالغنی صاحب بھلوی
۳۶۳	دیوان العزیز البستی	"	"
۳۶۴	العقد الثمین فی دواوین	نصر	"
۳۶۵	الشعر الثلثہ الجاہلین یک	"	"
۳۶۶	جمہرۃ اشعار العرب یک	"	"
	نفحات الازہار بر حاشیہ اش لایقہ		
۳۶۷	العجم یک	"	"
۳۶۸	شرح قصیدہ بنت سعاد	نصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بھلوی
	للشام یک		
۳۶۹	کتاب المنظومات یک	بیروت	"
۳۷۰	آثار الفکرۃ	نصر	"
۳۷۱	شہد الاحوال	بیروت	"
	قصص و حکایا		
۳۷۲	قصص الانبیاء یک	نوکلشوری	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
۳۷۳	یوسف زلیخا یک	"	"
	دواوین		
۳۷۴	کلیات مولوی انور علی مرحوم یک	نظامی	مولوی ہندو الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۳۷۵	دیوان آصفی یک	قلمی	مولوہ ابو الخیر محمد انور حسین صاحب محرمی
۳۷۶	دیوان لطف و سراپا سرور انبیا یک	نوکلشوری	محمد اسحاق صاحب لڑ اور قانوٹو تحصیل گنگاپور ضلع بنارس

نویسنده	نام کتاب	مکتوب و قلمی	خرید یا وقف
۳۹۶	دیوان صاحب یک	قلمی	قائم علی غنی احمد صاحب رئیس بدایون
۳۹۷	منظر الفلاح یک	امجدی ایون	"
۳۹۸	سکک گوهر یک	وکتوری پریشان	"
۳۹۹	نعت عزیزی یک	منشید عالم آره	نواب عالمگیر محمد خان صاحب
۴۰۰	قرۃ العین درج المثلثین ۲ نسخ (لغات و جمع طلحات)	سہانی پریانی	شیخ احمد صاحب چٹیکر رئیس بی
۴۰۱	صراح یک	قبوئی کانپور	شاہ منظر حسین صاحب کس نوابا دہ ضلع بیٹہ
۴۰۲	اکریم اللغات یک	جہانگیری لکھنؤ	"
۴۰۳	منتخب اللغات یک	مہتابی دہلی	"
۴۰۴	نہر اللغات یک	"	نواب عالمگیر محمد خان صاحب
۴۰۵	معلم اللغات ۲ نسخ	"	"
۴۰۶	مناظرات الشعر ایک	عمومی	"
۴۰۷	اساموس یک	نوکشتہ سی	"
۴۰۸	منبع النہر ۲ حصہ	مصر	"
۴۰۹	المنہر ۲ جلد	"	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۴۱۰	نہج المصاویک	احسن الخطای بیٹہ	سید علی ظفر صاحب رئیس بیٹہ
۴۱۱	صراح معہ فرائح	احمدی	"
۴۱۲	اسلامی کتب و فنون	گلکٹہ	مولوی نذیر الرحمن صاحب رئیس بیٹہ
	اتمام الدرایہ یک		
	درسیات فارسی		

ردیف	نام کتاب	نویسنده یا قلمی	خرید یا وقف
۴۱۳	بوستان یک	مصطفائی	منشی محمد اسحاق صاحب گردها و قانون مکتوب
۴۱۴	بوستان مع فرهنگ یک	نامی لکنه	گنگا پور ضلع بنارس
۴۱۵	گلستان مع فرهنگ یک	"	"
۴۱۶	کریه هایک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنه
۴۱۷	رقعات یک	"	"
۴۱۸	حل قصیده بدیع یک	"	"
۴۱۹	انظم عجیب یک	مطبع	"
۴۲۰	مینا بازار و پنج قعده کیست کارفته	"	"
۴۲۱	گلستان یک	"	مولوی شاه تاج حسین صاحب بهاسی
۴۲۲	نسخه تعلیمی یک	"	سید حمید الدین صاحب عزت لادرا پٹنه
۴۲۳	اشباح عجیب یک	"	"
۴۲۴	رسائل فرقات طفر ایک	نولکشوری	"
۴۲۵	ابوالفضل یک	"	"
۴۲۶	مجموعه انشتافاتی و فیفرسان	"	"
۴۲۷	انوار سبیلی	"	"
۴۲۸	مجموعه بهار عجم و صفوة المصادر	مطبع	"
۴۲۹	مینا بازار و ستر نظوری	"	"
۴۳۰	رسائل طفر ایک مجلد	"	"
۴۳۱	غنیہ کار یک	قلمی	مولوی سید نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنه

شماره	نام کتاب	مطبوعه یا قلمی	خرید یا وقف
۱۱	اگر باو نام حق از کار رفت یک	قلمی	مولوی سید نذر الرحمن صاحب ریس
۱۲	ظهوری کر خورده یک	"	"
	تفرقات		
۱۳	حقیقه دوم روداد و ندوه بابت سال اول سلاطین	اصح المطابع لکهنو	دفتر ندوه العلماء
۱۴	نظام التحرم و التعليم یک	انوار مجری الآباد	"
۱۵	مسوده نصاب عربی یک	انتظامی کانپور	"
۱۶	نظام دارالعلوم اسلامی یک	محمدی پریس	"
۱۷	مسوده دارالعلوم ندوه العلماء یک	اصح المطابع لکهنو	"
۱۸	روداد جلسه دوم ندوه العلماء یک	"	"
۱۹	مضامین فلسفه یک	انتظامی کانپور	"
۲۰	مضامین اربعه یک	اصح المطابع لکهنو	"
۲۱	مجموعه مضامین نظم و نشر	"	"
۲۲	کارتوائی سال دوم ندوه العلماء	"	"
۲۳	روداد جلسه سوم ندوه العلماء	"	"
	ضمیمه سله یک	"	"
۲۴	روداد جلسه چهارم سله یک	انتظامی کانپور	"
۲۵	علمای سلف یک	اصح المطابع لکهنو	"
۲۶	روداد جلسه پنجم سله یک	اسلامی کانپور	"
۲۷	روداد جلسه ششم سله یک	مجموعه المطابع کانپور	"

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۲۸	ارشاد الکلامیک	مجتبائی	وقف مدوۃ العلماء
۲۲۹	۴۰ سوالیہ ناموۃ العلماء	انتظامی کابینہ	"
۲۳۰	القول الفاصل	"	"
۲۳۱	البرق اللاحق	اسلامی کتب خانہ	"
۲۳۲	جلال العیون	خادم الاسلام	"
۲۳۳	تقریر در تائید مدوۃ العلماء	مطبوعہ	"
۲۳۴	جلسہ چہارم واقع میرٹھ	"	"
۲۳۵	اتمام الحجۃ	گلزار حسینی بمبئی	"
۲۳۶	روایح المداخ	احمدی امپور	"
۲۳۷	مقاصد مدوۃ العلماء	مطبوعہ	"
۲۳۸	ضوء البطن مدوۃ العلماء	اسلامیہ کابینہ	"
۲۳۹	معتبرہ تعلیم	گلزار حسینی بمبئی	مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب
۲۴۰	گلشن حصہ اول	سکرٹری تبلیغ الاسلام بمبئی	سکرٹری تبلیغ الاسلام بمبئی
۲۴۱	گلبن حصہ دوم	خادم الاسلام	محمد احمد کلیمی مرحوم طالب العلم دارالعلوم ندوۃ
۲۴۲	چمن حصہ سوم	"	"
۲۴۳	تحفہ انداز انگریزی	سورت	منشی غلام محمد صاحب بن حافظ صادق صاحب
۲۴۴	مجموعہ لکچر ڈی ڈی منیر احمد صاحب دہلی	اسلامیہ پبلیشنگ	رئیس رائے دھیر فیلع سورت
۲۴۵	عجائب المخلوقات اردو یک	نولکشوری	نواب عالمگیر محمد خان صاحب رئیس پال

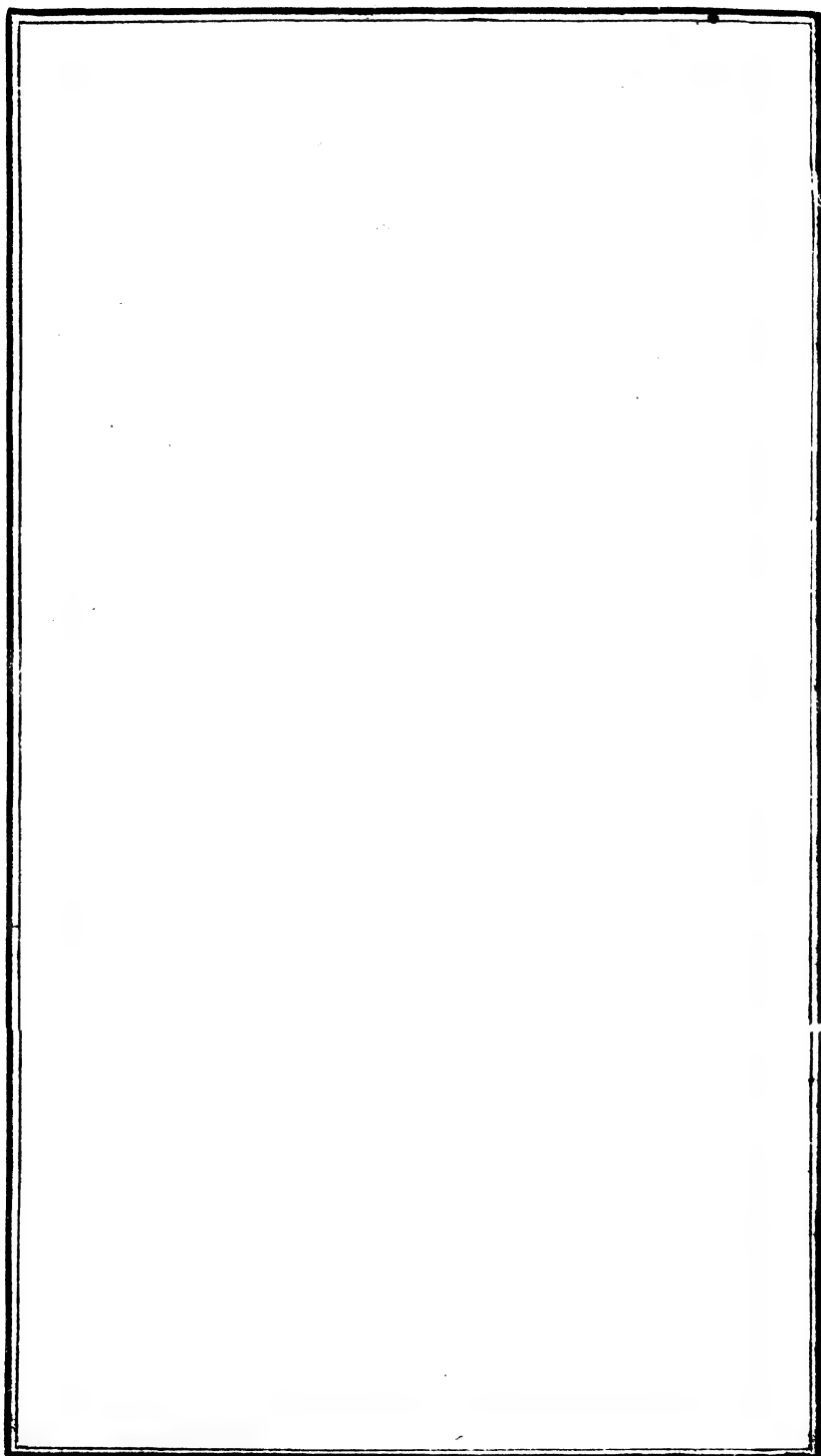


نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۷۰	جوشن زمہی یک	محمّد بن پریس	خواجہ محمد امجد علی خان صاحب
۴۷۱	مجموعہ روداد فیض عام کانپوریک	۴	
۴۷۲	تحفہ تصدیق یک	گلزار حسینی	برادر الدین عبدالقدور صاحب بمبئی
۴۷۳	فرخ نچ پراغرام نسخہ	انگریزی	منشی عبدالعزیز صاحب لکھنوی از گلزار
۴۷۴	انگلش سیکل پیڈیا	"	سید ہاشم صاحب شملوی
۴۷۵	رزیو لمش در تائید ندوۃ العلماء	مطبوعہ	شاہ سید تاج محل حسین صاحب بہاری
۴۷۶	طاسم قاسمی یک	قلمی	سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب ریسٹنٹ
۴۷۷	ما تم کدہ یک	مطبوعہ شاہی	"
۴۷۸	دولت ہندیک	مطبوعہ	"
۴۷۹	تحفۃ العوام	"	"
۴۸۰	خلاصۃ المصائب	"	"
۴۸۱	لطائف المعانی یک	"	"
۴۸۲	سبیل التجا یک	مطبوعہ	سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب ریسٹنٹ
۴۸۳	رسالہ حسینیہ یک	"	"
۴۸۴	نور الاسلام یک	"	"
۴۸۵	انتصاف الاسلام	"	"
۴۸۶	مغائم المناہم	"	"
۴۸۷	مجموعہ رسائل	"	"
۴۸۸	ہدیۃ ہادیۃ نام	"	"
۴۸۹	افادہ تاریخ	مطبوعہ	مولوی نذر الرحمن صاحب

بیچ	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۹۰	منظر الحق	مطبوعہ مولوی نذر الرحمن صاحب	
۴۹۱	مرآة الحساب بہ نسخہ	مطبع قیصری دیانت حسین سب انسپکٹران اسکول	
۴۹۲	احکامات مفید طلبہ ۱۰ جلد	ڈیوڑن بہار ضلع بیٹہ	

## فہرست اُن اخباروں کی جو دفترِ مدوۃ العلماء میں آئے ہیں

بیچ	نام اخبار	زبان	کمانڈنگ ایڈیٹر	دفترِ نشر	بیچ	نام اخبار	زبان	کمانڈنگ ایڈیٹر	دفترِ نشر
۱	اودھ اخبار	اُردو	لکھنؤ	روزانہ	۱۰	البینچ	اُردو	بانک پور	ہفتہ وار
۲	روہیلکھنڈ گزٹ	اُردو	بریلی	ہفتہ وار	۱۱	الریاض	عربی	لکھنؤ	ہفتہ میں بار
۳	ریاض الاخبار	اُردو	گورکھ پور	ہفتہ میں بار	۱۲	دی ادب و ادب	انگریزی	لاہور	
۴	دکیل	اُردو	امرتسر	ہفتہ میں بار	۱۳	محمدن	انگریزی	مدہس	ہفتہ میں بار
۵	وطن	اُردو	لاہور	ہفتہ وار	۱۴	کرزن گزٹ	اُردو	دہلی	ہفتہ وار
۶	شمس الاخبار	اُردو	مدہس	ہفتہ وار	۱۵	الکائنات	اُردو	لاہور	ماہوار
۷	پنہوین	اُردو	راولپنڈی	ہفتہ وار	۱۶	پنہوین	اُردو	لاہور	ماہوار
۸	مشیر	اُردو	لاہور	ہفتہ وار	۱۷	خادم الاسلام	اُردو	کلکتہ	ماہوار
۹	نیر اعظم	اُردو	مراد آباد	ہفتہ میں بار					



# فرو حساب رقوم موصولہ معین الذوہ اسلام پور ضلع پٹنہ لغایت ۶- اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۲۰- بیع الثانی ۱۳۲۷ھ

صفحہ	۱۱	مبارک	۱	میزبانان ندوۃ العلماء کٹی	صفحہ
۱	۱۱	۱۱	۱	میزبانان کٹی پور و پٹنہ کی تنظیم بھی لکھا	۱
۱	۱۱	۱۱	۱	فیس کثیت ندوۃ العلماء۔	۱
۸	۱۲	۱۲	۸	سرماہ دار العلوم ندوۃ العلماء	۸

## تفصیل

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۱	مولوی جمیل الحق صاحب سیرج ضلع پٹنہ	۴	رقم چندہ میزبانان ندوۃ العلماء	۱
۲	مولوی عبدالرؤف صاحب بیٹھانہ	۵	مولوی شہادت الدین صاحب مدرسہ اسلام پور	۲
۳	مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرسہ اول مدرسہ بیٹھانہ	۶	مولوی معین انظر صاحب رئیس بین ضلع پٹنہ	۳
۴	مولوی معین انظر صاحب رئیس بین	۷	حافظ عبدالحمید صاحب رئیس انڈھوس ضلع پٹنہ	۴
۵	محمد یوسف صاحب روم ولد مولوی معین انظر صاحب بین	۸	چندہ رکنیت ندوۃ العلماء	۵
۶	سید ظفر حسین صاحب لکھن بین	۹	بابت سال ہفتہ	۶
۷	مولوی محمد عبدالرحمن صاحب ساکن بڑا کر ضلع پٹنہ	۱۰	ملک حسین صاحب ساکن سبھا ضلع پٹنہ	۷
۸	مولوی سید عبدالغنی صاحب رئیس پٹنہ	۱۱	شیخ کریم حسین تاجر مدرسہ اسلام پور	۸
۹	حاج محمد امین صاحب بیکہ ضلع پٹنہ	۱۲	منشی مطیع الحق صاحب قلم مدرسہ اسلام پور	۹
۱۰	مولوی سید عبدالغنی صاحب رئیس پٹنہ	۱۳	اسلامیہ بیٹھانہ ضلع پٹنہ	۱۰

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۱۲	منشی عبدالوهاب صاحب پیچانه -	۲۶	شاه ضیاء الدین احمد صاحبزاده مولوی
۱۳	منشی عبدالغفور صاحب ساکن شیرپوٹینج	۲۷	شاه اکرم الدین احمد صاحب نیل اسلام پور
۱۴	مولوی سید انیس شرف صاحب	۲۷	پیر بخش ساکن اسلام پور -
۱۵	بہار ضلع پشٹنہ -	۲۸	باقری علی ساکن اسلام پور -
۱۶	مولوی محمد عیسیٰ صاحب ساکن ڈیاناوان	۲۹	قاضی نور العین صاحب ساکن اسلام پور -
۱۷	ڈاکخانہ کراچی سرے ضلع پٹنہ -	۳۰	مولوی محمد فضل اللہ صاحب
۱۸	مولوی محمد صاحب ڈیاناوان -	۳۱	اسپیشل سب رجسٹرار - گید
۱۹	حافظ محمد ایوب صاحب ڈیاناوان -	۳۱	منشی لیاقت حسین صاحب ساکن
۲۰	مولوی محمد سلیمان صاحب ڈیاناوان -	۳۲	ارکی - ضلع گیا -
۲۱	مولوی محمد سلیم صاحب ڈیاناوان -	۳۲	شیخ وحید الحق صاحب زیندار
۲۲	مولوی محمد نسیم صاحب ڈیاناوان -	۳۳	سونا نوان - ضلع پٹنہ -
۲۳	مولوی محمد وحی الدین صاحب کیل	۳۳	شیخ علیم الدین صاحب زیندار سوناوان
۲۴	بانگی پور - محلہ رمنہ -	۳۴	شیخ عبداللہ صاحب زیندار سوناوان
۲۵	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب	۳۵	شیخ قطب الدین صاحب زیندار سوناوان
۲۶	رئیس اسلام پور -	۳۶	شیخ شرافت حسین صاحب زیندار پیچانہ -
۲۷	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب	۳۷	ملک نور الحسن صاحب اسلام پور -
۲۸	رئیس اسلام پور -	۳۸	مولوی شیخ محمد عبدالرحمن صاحب
۲۹	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب	۳۹	رئیس کاکو - وائری بریج ٹریٹ
۳۰	رئیس اسلام پور -	۴۰	جہان آباد - ضلع گیا -
۳۱	منشی کبیر الحق صاحب زیندار سوناوان	۴۱	حافظ محمد داؤد صاحب - کاکو -

ردیف	نام نامی	تاریخ	نام نامی	تاریخ
۴۰	حکیم اخلاق حسین صاحب - کاکو -	۵۴	منشی واعظ احمد صاحب جمان آباد -	۵۴
۴۱	شیخ محمد نواز حسن صاحب - کاکو -	۵۵	منشی نواز رشید حسین صاحب -	۵۵
۴۲	منشی محمد عبدالکلیم صاحب - کاکو -	۵۶	تاج چرسه - جهان آباد -	۵۶
۴۳	شاه محمد عبدالحمید صاحب - موتی پور گلیا -	۵۷	ڈاکٹر افتخار حسین صاحب بلوے ڈاکٹر -	۵۷
۴۴	مولوی حافظ سید فضل حق صاحب -	۵۸	دانا پور - ضلع پٹنہ -	۵۸
۴۵	آزاد - رئیس پٹنہ - محلہ پیر بہوڑ -	۵۹	منشی ولی محمد صاحب محرم جڑی -	۵۹
۴۶	مولوی سید شمس الدین صاحب سید آباد -	۶۰	جهان آباد - ضلع گلیا -	۶۰
۴۷	پرسائن ضلع گلیا -	۶۱	منشی عبدالرزاق صاحب - محافظہ فتر -	۶۱
۴۸	منشی سید عبدالرشید صاحب سید آباد -	۶۲	جهان آباد - ضلع گلیا -	۶۲
۴۹	منشی سید عابد رسول صاحب سید آباد -	۶۳	منشی آمل نبی صاحب مختار صدر -	۶۳
۵۰	مولوی سید شرف الدین صاحب مختار بلوچ -	۶۴	سید عبدالغفار صاحب امین گلیا -	۶۴
۵۱	دو ندی بازار - پٹنہ -	۶۵	سید محمد یوسف صاحب میران بکچہ -	۶۵
۵۲	سید شاہ محمد یعقوب صاحب -	۶۶	ڈاکٹر انعام کاکو - ضلع گلیا -	۶۶
۵۳	راہے پورہ - فترم - پٹنہ -	۶۷	منشی ضمیر الدین صاحب جهان آباد -	۶۷
۵۴	قاضی سید محمد ہاشم صاحب بلوچ -	۶۸	مولوی نادر حسین صاحب مختار -	۶۸
۵۵	محی الدین پور - پٹنہ -	۶۹	جهان آباد - ضلع گلیا -	۶۹
۵۶	مولوی اشفاق حسین صاحب ڈی کلکٹر -	۷۰	چودھری محمد روضا صاحب -	۷۰
۵۷	ساکن جهان آباد - ضلع گلیا -	۷۱	مختار - جهان آباد - ضلع گلیا -	۷۱
۵۸	منشی ضیاء الحق صاحب جهان آباد -	۷۲	مولوی سلج الدین صاحب کیل - جهان آباد -	۷۲
۵۹	منشی وحید الحق صاحب جهان آباد -	۷۳		۷۳

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۶۶	مولوی عبدالعزیز صاحب مختار جهان آباد	۷۹	مسٹر سید عبدالعلیم صاحب مینجر	۷۹
۶۷	مولوی محمد قاسم صاحب مختار جهان آباد	۸۰	مٹکاری اسٹیٹ سرکل جهان آباد	۸۰
۶۸	مولوی محمد یعقوب صاحب البنسکٹر	۸۱	لا معلوم الاسم معرفت نیچر صاحب	۸۱
۶۹	محمد دوم پور - ضلع گیا -	۸۲	لا معلوم الاسم معرفت نیچر صاحب	۸۲
۷۰	دار و فہ خیرات علی صاحب	۸۳	سید رضا حیدر صاحب رئیس	۸۳
۷۱	پیتلا - ضلع ٹہنہ -	۸۴	بائس بیگم - ضلع ٹہنہ -	۸۴
۷۲	منشی عبدالرزاق صاحب چمر بیگم	۸۵	میر حسن جان صاحب جموانوان	۸۵
۷۳	ڈاکخانہ جهان آباد - ضلع گیا -	۸۶	ضلع ٹہنہ -	۸۶
۷۴	باقر علی تاجر - جهان آباد - گیا -	۸۷	میر محمود جان صاحب جموانوان ضلع ٹہنہ	۸۷
۷۵	مولوی عزیز احمد صاحب مختار	۸۸	مولوی سید عبدالحفیظ صاحب	۸۸
۷۶	جهان آباد - ضلع گیا -	۸۹	رئیس ٹہنہ صدر گلی - محل بقیم بائس بیگم	۸۹
۷۷	مولوی محمد نعیم صاحب مندار جهان آباد	۹۰	سید لطافت شرف صاحب - بائس بیگم	۹۰
۷۸	مولوی محمد عمر صاحب جهان آباد گیا -	۹۱	منشی عبدالحق صاحب زمیندار	۹۱
۷۹	حافظ امی الدین صاحب چند ہی ضلع ٹہنہ	۹۲	پٹیچانہ - ضلع ٹہنہ -	۹۲
۸۰	مولوی کفایت حسین صاحب البنسکٹر	۹۳	منشی نور الحق صاحب مختار پٹیچانہ	۹۳
۸۱	جهان آباد - ضلع گیا -	۹۴	منشی نظر الحق صاحب پٹیچانہ ضلع ٹہنہ	۹۴
۸۲	مولوی شمس الحق صاحب جمدار	۹۵	سید غلام صادق صاحب مندار پٹیچانہ	۹۵
۸۳	تھانہ جهان آباد - ضلع گیا -	۹۶	مولوی محمد حسن صاحب مدرس سوم	۹۶
۸۴	منشی عبدالرزاق صاحب	۹۷	مدرسہ اسلامیہ پٹیچانہ -	۹۷
۸۵	جهان آباد - ضلع گیا -	۹۸	حافظ فرید الحق صاحب مندار پٹیچانہ	۹۸

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف
۹۳	ملک محمد حسین صاحب کن کراری۔ ضلع پٹنہ۔	۱۰۶	شاه محمد اعظم صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ مونگیر ساکن بجا لکپور۔	۱۰۶
۹۴	مولوی سید حکیم شاہ حسین صاحب اسلام پور۔	۱۰۷	سید وراثت حسین صاحب گماشتہ ایفون۔ ساکن مونگیر۔	۱۰۷
۹۵	مولوی سید محمد حسین صاحب اسلام پور	۱۰۸	سید منیر الدین صاحب ورسید ساکن مونگیر۔	۱۰۸
۹۶	سید قطب التوحید صاحب اسلام پور	۱۰۹	مولوی فضل کریم صاحب مونگیر۔	۱۰۹
۹۷	منشی نبی بخش خاں صاحب اسلام پور	۱۱۰	سید تاج حسین صاحب ضلع اسکول مونگیر۔	۱۱۰
۹۸	سید محمد شفیع صاحب شہناز پور ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ پٹنہ۔	۱۱۱	مولوی سید محمد باقر صاحب مرحوم رئیس شیخ پورہ ضلع مونگیر۔	۱۱۱
۹۹	سید لطیف حسین صاحب میندارمین۔	۱۱۲	مولوی سید شاہ محمد قاسم صاحب سب رجسٹرار و رئیس شیخ پورہ ضلع مونگیر (آنرییری مجسٹریٹ)۔	۱۱۲
۱۰۰	سید شرف امام صاحب یسین ناگی پور	۱۱۳	سید محمد میقوت صاحب ساکن اسلام پور۔	۱۱۳
۱۰۱	سید محمد انوار حسین صاحب ساکن دسمنہ۔ ضلع پٹنہ۔	۱۱۴	شیخ غلام مجتبیٰ صاحب اسلام پور۔	۱۱۴
۱۰۲	شیخ محمد ثنات حسین صاحب احقر رئیس بہار۔ محلہ شیر پور۔	۱۱۵	شاہ محمد صدیق صاحب اسلام پور	۱۱۵
۱۰۳	بابو کمال صاحب میندارمشکی پور ضلع مونگیر۔	۱۱۶	منشی ملک عبدالغنی صاحب اندھوس۔ ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ مختار گنج۔	۱۱۶
۱۰۴	مولوی مختار الحق صاحب حوم وکیل مونگیر	۱۱۷	سید عبدالغفور صاحب بجا لکپور۔	۱۱۷
۱۰۵	مولوی محمد شریف صاحب مختار ضلع پٹنہ۔	۱۱۸	خلیفہ بارغ۔	۱۱۸



شماره	نام نامی	شماره	نام نامی
۱۱۸	شیخ وزیر علی صاحب - بجاگپور - شجاع گنج -	۱۳۰	حافظ عبدالقادر صاحب بجاگپور - مسجد خلیفه باغ -
۱۱۹	حافظ شیخ حبیب الله صاحب بجاگپور -	۱۳۱	سید شاه نظیر الحق صاحب بچنه ضلع مونگیر -
۱۲۰	حافظ عبدالقادر صاحب بجاگپور - مسجد خلیفه باغ -	۱۳۲	سید محمد شریف صاحب کنده - ضلع مونگیر -
۱۲۱	سید شاه نظیر الحق صاحب بچنه ضلع مونگیر -	۱۳۳	سید ولی احمد صاحب کنده - ضلع مونگیر -
۱۲۲	سید محمد شریف صاحب کنده - ضلع مونگیر -	۱۳۴	حافظ سید عبدالعزیز صاحب شیخپور -
۱۲۳	سید ولی احمد صاحب کنده - ضلع مونگیر -	۱۳۵	سید محمد کریم صاحب شیخپور -
۱۲۴	حافظ سید عبدالعزیز صاحب شیخپور -	۱۳۶	حافظ محمد نظیر صاحب شیخپور - ضلع مونگیر -
۱۲۵	سید محمد کریم صاحب شیخپور -	۱۳۷	سید محمد سجاد حسین مختار - بیلن بازار - مونگیر -
۱۲۶	حافظ محمد نظیر صاحب شیخپور - ضلع مونگیر -	۱۳۸	شیخ رحمت علی صاحب مونگیر - محله دلاور پور -
۱۲۷	سید محمد سجاد حسین مختار - بیلن بازار - مونگیر -	۱۳۹	مولوی محمد عمر صاحب مدرسه - انجمن حمایت اسلام مونگیر -
۱۲۸	شیخ رحمت علی صاحب مونگیر - محله دلاور پور -	۱۴۰	مولوی سید حسن صاحب سنگوٹا نوان - ڈاکٹھانہ فتوحہ - ضلع پٹنہ -
۱۲۹	مولوی محمد عمر صاحب مدرسه - انجمن حمایت اسلام مونگیر -	۱۴۱	منشی صدر الدین صاحب ساکن - بہار گھاٹ - ضلع پٹنہ -
۱۳۰	حافظ عبدالقادر صاحب بجاگپور - مسجد خلیفه باغ -	۱۴۲	حکیم محمد بشیر صاحب عین آباد - ضلع مونگیر -
۱۳۱	سید شاه نظیر الحق صاحب بچنه ضلع مونگیر -	۱۴۳	مولوی حکیم محمد عبدالکبیر صاحب شیخپور - شاه محمد عمر صاحب شیخپور - ضلع مونگیر -
۱۳۲	سید محمد شریف صاحب کنده - ضلع مونگیر -	۱۴۴	مولوی سید شاه محمد بسین صاحب - سجادہ نشین - خانقاہ نوا آباد - ضلع پٹنہ -
۱۳۳	سید ولی احمد صاحب کنده - ضلع مونگیر -	۱۴۵	مولوی سید شاه محمد و احمد صاحب آبادہ - منشی محمد عبدالحی صاحب بیلن گنج -
۱۳۴	حافظ سید عبدالعزیز صاحب شیخپور -	۱۴۶	مولوی منظور احمد خان صاحب - رئیس اسلام پور -
۱۳۵	سید محمد کریم صاحب شیخپور -	۱۴۷	منشی فرحت حسین صاحب بیلن گیلہ - مولوی سید حسن صاحب سنگوٹا نوان -
۱۳۶	حافظ محمد نظیر صاحب شیخپور - ضلع مونگیر -	۱۴۸	ڈاکٹھانہ فتوحہ - ضلع پٹنہ - منشی صدر الدین صاحب ساکن -
۱۳۷	سید محمد سجاد حسین مختار - بیلن بازار - مونگیر -	۱۴۹	بہار گھاٹ - ضلع پٹنہ -
۱۳۸	شیخ رحمت علی صاحب مونگیر - محله دلاور پور -	۱۵۰	
۱۳۹	مولوی محمد عمر صاحب مدرسه - انجمن حمایت اسلام مونگیر -	۱۵۱	
۱۴۰		۱۵۲	
۱۴۱		۱۵۳	
۱۴۲		۱۵۴	
۱۴۳		۱۵۵	
۱۴۴		۱۵۶	
۱۴۵		۱۵۷	
۱۴۶		۱۵۸	
۱۴۷		۱۵۹	
۱۴۸		۱۶۰	
۱۴۹		۱۶۱	
۱۵۰		۱۶۲	
۱۵۱		۱۶۳	
۱۵۲		۱۶۴	
۱۵۳		۱۶۵	
۱۵۴		۱۶۶	
۱۵۵		۱۶۷	
۱۵۶		۱۶۸	
۱۵۷		۱۶۹	
۱۵۸		۱۷۰	
۱۵۹		۱۷۱	
۱۶۰		۱۷۲	
۱۶۱		۱۷۳	
۱۶۲		۱۷۴	
۱۶۳		۱۷۵	
۱۶۴		۱۷۶	
۱۶۵		۱۷۷	
۱۶۶		۱۷۸	
۱۶۷		۱۷۹	
۱۶۸		۱۸۰	
۱۶۹		۱۸۱	
۱۷۰		۱۸۲	
۱۷۱		۱۸۳	
۱۷۲		۱۸۴	
۱۷۳		۱۸۵	
۱۷۴		۱۸۶	
۱۷۵		۱۸۷	
۱۷۶		۱۸۸	
۱۷۷		۱۸۹	
۱۷۸		۱۹۰	
۱۷۹		۱۹۱	
۱۸۰		۱۹۲	
۱۸۱		۱۹۳	
۱۸۲		۱۹۴	
۱۸۳		۱۹۵	
۱۸۴		۱۹۶	
۱۸۵		۱۹۷	
۱۸۶		۱۹۸	
۱۸۷		۱۹۹	
۱۸۸		۲۰۰	
۱۸۹		۲۰۱	
۱۹۰		۲۰۲	
۱۹۱		۲۰۳	
۱۹۲		۲۰۴	
۱۹۳		۲۰۵	
۱۹۴		۲۰۶	
۱۹۵		۲۰۷	
۱۹۶		۲۰۸	
۱۹۷		۲۰۹	
۱۹۸		۲۱۰	
۱۹۹		۲۱۱	
۲۰۰		۲۱۲	
۲۰۱		۲۱۳	
۲۰۲		۲۱۴	
۲۰۳		۲۱۵	
۲۰۴		۲۱۶	
۲۰۵		۲۱۷	
۲۰۶		۲۱۸	
۲۰۷		۲۱۹	
۲۰۸		۲۲۰	
۲۰۹		۲۲۱	
۲۱۰		۲۲۲	
۲۱۱		۲۲۳	
۲۱۲		۲۲۴	
۲۱۳		۲۲۵	
۲۱۴		۲۲۶	
۲۱۵		۲۲۷	
۲۱۶		۲۲۸	
۲۱۷		۲۲۹	
۲۱۸		۲۳۰	
۲۱۹		۲۳۱	
۲۲۰		۲۳۲	
۲۲۱		۲۳۳	
۲۲۲		۲۳۴	
۲۲۳		۲۳۵	
۲۲۴		۲۳۶	
۲۲۵		۲۳۷	
۲۲۶		۲۳۸	
۲۲۷		۲۳۹	
۲۲۸		۲۴۰	
۲۲۹		۲۴۱	
۲۳۰		۲۴۲	
۲۳۱		۲۴۳	
۲۳۲		۲۴۴	
۲۳۳		۲۴۵	
۲۳۴		۲۴۶	
۲۳۵		۲۴۷	
۲۳۶		۲۴۸	
۲۳۷		۲۴۹	
۲۳۸		۲۵۰	
۲۳۹		۲۵۱	
۲۴۰		۲۵۲	
۲۴۱		۲۵۳	
۲۴۲		۲۵۴	
۲۴۳		۲۵۵	
۲۴۴		۲۵۶	
۲۴۵		۲۵۷	
۲۴۶		۲۵۸	
۲۴۷		۲۵۹	
۲۴۸		۲۶۰	
۲۴۹		۲۶۱	
۲۵۰		۲۶۲	
۲۵۱		۲۶۳	
۲۵۲		۲۶۴	
۲۵۳		۲۶۵	
۲۵۴		۲۶۶	
۲۵۵		۲۶۷	
۲۵۶		۲۶۸	
۲۵۷		۲۶۹	
۲۵۸		۲۷۰	
۲۵۹		۲۷۱	
۲۶۰		۲۷۲	
۲۶۱		۲۷۳	
۲۶۲		۲۷۴	
۲۶۳		۲۷۵	
۲۶۴		۲۷۶	
۲۶۵		۲۷۷	
۲۶۶		۲۷۸	
۲۶۷		۲۷۹	
۲۶۸		۲۸۰	
۲۶۹		۲۸۱	
۲۷۰		۲۸۲	
۲۷۱		۲۸۳	
۲۷۲		۲۸۴	
۲۷۳		۲۸۵	
۲۷۴		۲۸۶	
۲۷۵		۲۸۷	
۲۷۶		۲۸۸	
۲۷۷		۲۸۹	
۲۷۸		۲۹۰	
۲۷۹		۲۹۱	
۲۸۰		۲۹۲	
۲۸۱		۲۹۳	
۲۸۲		۲۹۴	
۲۸۳		۲۹۵	
۲۸۴		۲۹۶	
۲۸۵		۲۹۷	
۲۸۶		۲۹۸	
۲۸۷		۲۹۹	
۲۸۸		۳۰۰	
۲۸۹		۳۰۱	
۲۹۰		۳۰۲	
۲۹۱		۳۰۳	
۲۹۲		۳۰۴	
۲۹۳		۳۰۵	
۲۹۴		۳۰۶	
۲۹۵		۳۰۷	
۲۹۶		۳۰۸	
۲۹۷		۳۰۹	
۲۹۸		۳۱۰	
۲۹۹		۳۱۱	
۳۰۰		۳۱۲	
۳۰۱		۳۱۳	
۳۰۲		۳۱۴	
۳۰۳		۳۱۵	
۳۰۴		۳۱۶	
۳۰۵		۳۱۷	
۳۰۶		۳۱۸	
۳۰۷		۳۱۹	
۳۰۸		۳۲۰	
۳۰۹		۳۲۱	
۳۱۰		۳۲۲	
۳۱۱		۳۲۳	
۳۱۲		۳۲۴	
۳۱۳		۳۲۵	
۳۱۴		۳۲۶	
۳۱۵		۳۲۷	
۳۱۶		۳۲۸	
۳۱۷		۳۲۹	
۳۱۸		۳۳۰	
۳۱۹		۳۳۱	
۳۲۰		۳۳۲	
۳۲۱		۳۳۳	
۳۲۲		۳۳۴	
۳۲۳		۳۳۵	
۳۲۴		۳۳۶	
۳۲۵		۳۳۷	
۳۲۶		۳۳۸	
۳۲۷		۳۳۹	
۳۲۸		۳۴۰	
۳۲۹		۳۴۱	
۳۳۰		۳۴۲	
۳۳۱		۳۴۳	
۳۳۲		۳۴۴	
۳۳۳		۳۴۵	
۳۳۴		۳۴۶	
۳۳۵		۳۴۷	
۳۳۶		۳۴۸	
۳۳۷		۳۴۹	
۳۳۸		۳۵۰	
۳۳۹		۳۵۱	
۳۴۰		۳۵۲	
۳۴۱		۳۵۳	
۳۴۲		۳۵۴	
۳۴۳		۳۵۵	
۳۴۴		۳۵۶	
۳۴۵		۳۵۷	
۳۴۶		۳۵۸	
۳۴۷		۳۵۹	
۳۴۸		۳۶۰	
۳۴۹		۳۶۱	
۳۵۰		۳۶۲	
۳۵۱		۳۶۳	
۳۵۲		۳۶۴	
۳۵۳		۳۶۵	
۳۵۴		۳۶۶	
۳۵۵		۳۶۷	
۳۵۶		۳۶۸	
۳۵۷		۳۶۹	
۳۵۸		۳۷۰	
۳۵۹		۳۷۱	
۳۶۰		۳۷۲	
۳۶۱		۳۷۳	
۳۶۲		۳۷۴	
۳۶۳		۳۷۵	
۳۶۴		۳۷۶	
۳۶۵		۳۷۷	
۳۶۶		۳۷۸	
۳۶۷		۳۷۹	
۳۶۸		۳۸۰	
۳۶۹		۳۸۱	
۳۷۰		۳۸۲	
۳۷۱		۳۸۳	
۳۷۲		۳۸۴	
۳۷۳		۳۸۵	
۳۷۴		۳۸۶	
۳۷۵		۳۸۷	
۳۷۶		۳۸۸	
۳۷۷		۳۸۹	
۳۷۸		۳۹۰	
۳۷۹		۳۹۱	
۳۸۰		۳۹۲	
۳۸۱		۳۹۳	
۳۸۲		۳۹۴	
۳۸۳		۳۹۵	
۳۸۴		۳۹۶	
۳۸۵		۳۹۷	
۳۸۶		۳۹۸	
۳۸۷		۳۹۹	
۳۸۸		۴۰۰	
۳۸۹		۴۰۱	
۳۹۰		۴۰۲	
۳۹۱		۴۰۳	
۳۹۲		۴۰۴	
۳۹۳		۴۰۵	
۳۹۴		۴۰۶	
۳۹۵		۴۰۷	
۳۹۶		۴۰۸	
۳۹۷		۴۰۹	
۳۹۸		۴۱۰	
۳۹۹		۴۱۱	
۴۰۰		۴۱۲	
۴۰۱		۴۱۳	
۴۰۲		۴۱۴	
۴۰۳		۴۱۵	
۴۰۴		۴۱۶	
۴۰۵		۴۱۷	
۴۰۶		۴۱۸	
۴۰۷		۴۱۹	
۴۰۸		۴۲۰	
۴۰۹		۴۲۱	
۴۱۰		۴۲۲	
۴۱۱		۴۲۳	
۴۱۲		۴۲۴	
۴۱۳		۴۲۵	
۴۱۴		۴۲۶	
۴۱۵		۴۲۷	
۴۱۶		۴۲۸	
۴۱۷		۴۲۹	
۴۱۸		۴۳۰	
۴۱۹		۴۳۱	
۴۲۰		۴۳۲	
۴۲۱		۴۳۳	
۴۲۲		۴۳۴	
۴۲۳		۴۳۵	
۴۲۴		۴۳۶	
۴۲۵		۴۳۷	
۴۲۶		۴۳۸	
۴۲۷		۴۳۹	
۴۲۸		۴۴۰	
۴۲۹		۴۴۱	
۴۳۰		۴۴۲	
۴۳۱		۴۴۳	
۴۳۲		۴۴۴	
۴۳۳		۴۴۵	
۴۳۴		۴۴۶	
۴۳۵</			

ردیف	نامی	تاریخ	ردیف	نامی	تاریخ
۱۴۲	منشی صدرالدین صاحب ساکن نکر نرسه - ضلع پٹنه -	۱۵۵	۱۴۳	منشی محمد بشیر الدین صاحب - محلی الدین پور ڈاکھانه چنڈی - ضلع پٹنه -	۱۵۶
۱۴۴	منشی فضل الرحمن احمد صاحب رئیس انڈھوس - ضلع پٹنه - ڈاکھانه چنڈی -	۱۵۷	۱۴۵	منشی ظہور الحق صاحب مختار تبیا - ضلع پٹنه -	۱۵۸
۱۴۵	منشی عبدالکریم صاحب رئیس لنڈه - ڈاکھانه بلہسہ - ضلع پٹنه -	۱۵۹	۱۴۶	مولوی محمد عیسیٰ صاحب میندار لنڈه مولوی محمد نصیر الحق صاحب میندار لنڈه	۱۶۰
۱۴۶	منشی امیر حسن صاحب اوکھندی -	۱۶۱	۱۴۷	مولوی محمد امیر الحق صاحب میندار لنڈه مولوی حفاظت کریم صاحب کیل	۱۶۲
۱۴۷	منشی عبداللہ صاحب کھیرا پٹنه -	۱۶۳	۱۴۸	مولوی زاهد حسین صاحب شہباز پور ضلع پٹنه -	۱۶۴
۱۴۸	ملک دیدار بخش صاحب انڈھوس	۱۶۵	۱۴۹	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب انڈھوس مولوی محمد فرخ صاحب زمیندار	۱۶۶
۱۴۹	ملک پیر بخش صاحب پنجراوان ٹنبہ	۱۶۷	۱۵۰	منشی وحید الحق صاحب مختار مویتھاری محمد یوسف حسن صاحب بہارہ خانقاہ	۱۶۸
۱۵۰	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب انڈھوس	۱۶۹	۱۵۱	دار و تبیا ضلع چپارن -	۱۶۹
۱۵۱	منشی محمد ذاکر کریم صاحب میندار انڈھوس - ضلع پٹنه -	۱۷۰	۱۵۲	منشی وحید الحق صاحب مختار مویتھاری محمد یوسف حسن صاحب بہارہ خانقاہ	۱۷۱
۱۵۲	مولوی نور احمد خان صاحب بیس سلام پور	۱۷۱	۱۵۳	منشی محمد ذاکر کریم صاحب میندار انڈھوس - ضلع پٹنه -	۱۷۲

ردیف	نام نامی	تعداد	ردیف	نام نامی	تعداد
۱۶۸	منشی امیر احمد صاحب ملکانا دبیر ضلع پٹنہ -	عار	۱۸۰	مولوی محبوب حسن خان صاحب رئیس پتھر ضلع پٹنہ - پورٹ اسلام پور -	عار
۱۶۹	مولوی سید اسد اللہ صاحب کا کو - ضلع گیا -	عار	۱۸۱	مولوی شیخ محمد محسن صاحب رئیس وانزیری میجر پٹ - ساکن ملاٹھی	عار
۱۷۰	حافظ شیخ محمد عبدالرشید صاحب رئیس انڈھوس - ضلع پٹنہ -	عار	۱۸۲	مولوی محمد احسن صاحب رئیس ملاٹھی	عار
۱۷۱	حافظ شیخ محمد عبدالحمید صاحب رئیس انڈھوس - ضلع پٹنہ	عار	۱۸۳	مولوی محمد حسن صاحب رئیس ملاٹھی	عار
۱۷۲	شیخ محمد ولی صاحب صاحبزادہ حافظ عبدالحمید صاحب موصوف	عار	۱۸۴	مولوی محمد آل حسن صاحب - ملاٹھی	عار
۱۷۳	شیخ حمید مظفر صاحب بین ضلع پٹنہ	عار	۱۸۵	مولوی محمد اصغر صاحب - ملاٹھی	عار
۱۷۴	شیخ لیاقت حسین صاحب بین ضلع پٹنہ	عار	۱۸۶	منشی عبدالکرم صاحب ساکن شہباز پور - ضلع پٹنہ -	عار
۱۷۵	محمد سعید صاحب بین - ضلع پٹنہ -	عار	۱۸۷	حکیم سید ابوالحسن صاحب - اسلام پور	عار
۱۷۶	مولوی محمد اعظم صاحب مختار بانی کورٹ کلکتہ -	عار	۱۸۸	مولوی سید شاہ ابوالفتح سرالچ الدین محمد عبدالقادر صاحب قادری	عار
۱۷۷	مولوی محمد واعظ الحق صاحب بی - اسے ساکن مندرج ذیل نوان	عار	۱۸۹	ابوالعلائی - سجاده نشین خانقاہ اسلام پور - ضلع پٹنہ -	عار
۱۷۸	منشی نذرا حسین صاحب محرر مینو سیلٹی پٹنہ -	عار		مولوی سید شاہ حکیم محمد عرف صاحب اسلام پور	عار
۱۷۹	مولوی غنی حیدر صاحب وکیل گیا -	عار		<b>سر مائیہ دارالعلوم</b>	
				مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب	
				رئیس اسلام پور -	عار

ردیف	نام نامی	تعداد	ردیف	نام نامی	تعداد
۲	مولوی سید عبدالغنی صاحب رئیس	۱۳	۳	مولوی مجیب الحق صاحب زمیندار	۱۳
۳	صدر گل پشته مقیم و رئیس دانش نگار ضلع پٹنه	۱۴	۴	امیر گنج - ضلع پٹنه	۱۴
۴	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب	۱۵	۵	مولوی فضل الرحمن احمد صاحب بن	۱۵
۵	رئیس اسلام پور	۱۶	۶	اندر عوس - ضلع پٹنه	۱۶
۶	مولوی محبوب حسن خان صاحب	۱۷	۷	ابلیہ میر نثار حسین صاحب مرحوم	۱۷
۷	رئیس پٹنہ ضلع پٹنه	۱۸	۸	محلہ پار پین - بہار	۱۸
۸	مولوی معین اکبر صاحب رئیس بن	۱۹	۹	مسماۃ تبون صاحبہ محلہ گنگیا ٹولہ پٹنه	۱۹
۹	ضلع پٹنه - ڈاکخانہ مختار گنج	۲۰	۱۰	مولوی سید شاہ ابوالفتح - سراج الدین	۲۰
۱۰	منشی عبدالکریم صاحب رئیس اندوہ	۲۱	۱۱	محمد عبدالقادر صاحب قادری ابوالعلائی	۲۱
۱۱	ضلع پٹنه	۲۲	۱۲	سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور	۲۲
۱۲	منشی عبدالوہاب صاحب زمیندار	۲۳	۱۳	منشی مطیع الحق صاحب زمیندار	۲۳
۱۳	پٹنہ - ضلع پٹنه - ڈاکخانہ اسلام پور	۲۴	۱۴	پٹنہ - ضلع پٹنه	۲۴
۱۴	مسماۃ میراجہ محلہ دوندی بازار پٹنه	۲۵	۱۵	مولوی عبدالرؤف صاحب زمیندار پٹنہ	۲۵
۱۵	منشی نواز الحق صاحب مختار سب ویزن	۲۶	۱۶	ذاتہم مدرسہ اسلامیہ پٹنہ - ضلع پٹنه	۲۶
۱۶	قبیلہ - ضلع پیماران	۲۷	۱۷	منشی منظور الحق صاحب زمیندار پٹنہ	۲۷
۱۷	سید شاہ محمد قاسم صاحب رب رحشار	۲۸	۱۸	ایک بزرگ جنگل انہار نام منظور زمین	۲۸
۱۸	ڈاکتری مجسٹر پیٹریشنر و ضلع نوگیر	۲۹	۱۹	منشی عبدالحق صاحب زمیندار پٹنہ	۲۹
۱۹	شاہ بدیع الدین احمد صاحب رئیس شیخ پورہ	۳۰	۲۰	ضلع پٹنه	۳۰
۲۰	مقیم مولانا گرجہ ضلع نوگیر	۳۱	۲۱	حافظ عزیز الحق صاحب زمیندار پٹنہ	۳۱
۲۱	سید ضاحیہ صاحب بن انس مگرہ ضلع پٹنه	۳۲	۲۲	منشی کبیر الحق صاحب مدار خانہ اسلام پور	۳۲

ردیف	نام نامی	تاریخ	نام نامی	تاریخ
۲۵	شیخ جٹو ساکن عطا سرے ضلع پٹنہ۔	۱۷	شیخ نور علی ساکن مخدوم پور۔	۳۹
۲۶	منشی حفیظ صاحب نصر تھانہ اسلام پور۔	۱۷	ملک مبارک حسین صاحب ساکن	۴۰
۲۷	منشی بدر الدین صاحب سب ڈویژن		بین ضلع پٹنہ۔	۱۲
	بانک ضلع بھاکلی پور۔	۱۷	شیخ نحمہ صاحب ساکن مخدوم پور۔	۴۱
۲۸	میان بیگن ساکن لہندہ۔	۱۷	شیخ سخاوت حسین صاحب ساکن	۴۲
۲۹	ملک عبدالعزیز صاحب حال مقامی بین۔		استخوان ضلع گیا۔	۱۲
	ضلع پٹنہ۔	۱۷	شیخ بدیع صاحب ساکن ولت پور ضلع گیا۔	۴۳
۳۰	شیخ باقر علی ساکن مخدوم پور۔	۱۷	شیخ مراد ساکن عطا سرے ضلع پٹنہ۔	۴۴
۳۱	شیخ مراد علی ساکن مخدوم پور ضلع پٹنہ۔	۱۷	شیخ عبدالوہید صاحب ساکن ولت پور ضلع گیا۔	۴۵
۳۲	ملک بھوڑی صاحب ساکن چنڈی	۱۷	مٹھو زنگریز ساکن مخدوم پور۔	۴۶
	ڈاکخانہ اسلام پور۔	۱۷	سید ولی الحق صاحب استخوان ضلع گیا۔	۴۷
۳۳	مولوی حافظ شاہ شودا حق صاحب	۴۸	بابو کمال صاحب زمیندار مشکلی پور	
	چشتی مخدوم نظامی سجادہ نشین پیر سیکر		ضلع منوگیر۔	۱۷
	ضلع پٹنہ۔	۱۷	میر خباب دلوئی سید شاہ حکیم محمد عمر صاحب	۴۹
۳۴	ملک فرحت حسین صاحب ساکن بین ضلع پٹنہ۔	۱۸	اسلام پور ارچنڈہ بحساب فی کس	۱۷
۳۵	شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن مخدوم پور ضلع پٹنہ۔	۱۸	میان کملو۔ اسلام پور۔	۵۰
۳۶	شیخ حسن علی صاحب ساکن مخدوم پور۔	۱۸	ایک شخص جسکو اطوار نام منظور نہیں۔	۵۱
۳۷	شیخ نظیر احسن صاحب ساکن محی الدین پور	۱۸	شکوہ۔ مذہب ہندو۔ اسلام پور۔	۵۲
	کھیر ضلع پٹنہ۔	۱۸	حافظ عبدالرشید صاحب رئیس	۵۳
۳۸	میر رحیم بخش صاحب ساکن بین ضلع پٹنہ۔	۱۷	اندھوس۔ ضلع پٹنہ۔	۵۴

ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی	ردیف	نام نامی
۱	مولوی محبوب حسن خان صاحب رئیس پنہر۔ ضلع پٹنہ۔	۲	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس پٹنہ۔ مقیم بانس بگہ۔ ضلع پٹنہ۔	۳	مولوی ابو انیسر سید محمد انور حسین صاحب مدرسہ اول مدرسہ اسلامیہ بیٹھانہ۔ ضلع پٹنہ۔
۲	مولوی محمد علی رحمان صاحب رئیس کاکوہ آزادی مجسٹریٹ۔ جہان آباد۔ گیا۔	۴	مولوی حسین انور صاحب رئیس بین منشی عبدالکریم صاحب رئیس کٹہر۔	۵	مولوی محمد اسحاق صاحب رئیس امیر گنج۔ ضلع پٹنہ۔
۳	حافظ عبدالحمید و عبدالرشید صاحبان رئیس انڈسٹری۔ ضلع پٹنہ۔	۶	منشی مطیع الحق صاحب ہتھم مدرسہ اسلامیہ بیٹھانہ مولوی عبدالرزاق صاحب نائب مقیم مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔	۷	سید فدا حیدر صاحب رئیس بانس بگہ۔
۴	مولوی محمد مسعود الحق صاحب بیجا ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ خٹا گنج۔	۸	میر حسن جان صاحب میندا جھوایان ضلع پٹنہ میر محمود جان صاحب میندا جھوایان۔	۹	سید لطافت اشرف صاحب۔ بانس بگہ۔
۵	چندر گیت معین النہودہ اسلام پور بابت سال دوم	۱۰	مولوی حکیم سید ابوالحسن صاحب دکنوی۔ مقیم اسلام پور۔	۱۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس دھرم انجن معین النہودہ اسلام پور۔
۶	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس دکن پٹری معین النہودہ اسلام پور۔	۱۲	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	۱۳	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔
۷	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔	۱۴	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔	۱۵	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔
۸	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔	۱۶	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔	۱۷	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔
۹	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔	۱۸	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔	۱۹	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔
۱۰	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔	۲۰	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔	۲۱	مولوی سید عبدالعظیم صاحب رئیس مدرسہ اسلامیہ۔ بیٹھانہ۔

پہلے	نام نامی	تعداد	نام نامی	تعداد
فہرست ان علماء و مشائخ کی جنہوں نے معین الدنودہ اسلام پور کے ذریعہ سے رکنیت قبول فرمائی				
۱	مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ بیٹھانہ۔	۱۱	مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ انجمن حمایت اسلام مونگیر۔	
۲	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بھاری مقیم اسلام پور۔	۱۲	مولوی معین اظہر صاحب یسین بن ضلع پٹنہ	
۳	مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلام پور۔	۱۳	مولوی سید شاہ ابوالفتح سرراج الدین محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور۔	
۴	مولوی عبد الباق صاحب شیخ پور۔	۱۴	مولوی سید شاہ محمد الیسین صاحب سجادہ نشین خانقاہ نو آبادہ پٹنہ۔	
۵	مولوی شاہ عین الحق صاحب اجڑاؤہ جناب شاہ علی حبیب صاحب بھلاری۔	۱۵	مولوی حاجی سیدہ محمد واجد صاحب نو آبادہ۔	
۶	مولوی علی نعمت صاحب بھلاری۔	۱۶	مولوی خاندان شاہ شہو اسحق صاحب اجڑاؤہ جناب شاہ قیام صدیقی سجادہ نشین برکھ پٹنہ۔	
۷	مولوی شمس الحق صاحب یسین ڈیانوان۔	۱۷	مولوی الکی بخش صاحب بڑا گری مقیم بہار۔ ضلع پٹنہ۔	
۸	مولوی اشرف الحق صاحب یسین ڈیانوان۔	۱۸	مولوی سخاوت حسین صاحب کاکو ضلع پٹنہ۔	
۹	مولوی محمد زبیر صاحب یسین ڈیانوان۔			
۱۰	مولوی عبدالاحد صاحب زمانوی مدرس دوم مدرسہ اسلامیہ بیٹھانہ۔			
<p>نوٹ۔ مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب یسین سکریٹری معین الدنودہ اسلام پور کی کوشش سے مبلغ ایک ہزار سات سو چھپن روپیہ بانڈا جمع ہوئے جسین سے مبلغ تین سو روپیہ کمیٹی میزبانی ندوۃ العلماء بانکئی پور سپرنٹنڈنٹ کو شاہ صاحب موصوف نے روانہ فرمائے اور بقیہ مبلغ ایک ہزار چار سو چھپن روپیہ بارہ آنے صدر دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ میں پہنچ گئے۔ جسکی یہ تفصیل شائع کیجاتی ہو۔</p> <p>داعی الخیر ناظم ندوۃ العلماء</p>				

انجمن البیان الحکمیۃ

ضمیمہ روداد

# اجلاس ہفت ہندوہ علماء

منعقدہ

۱۰-۱۱-۱۲۔ رجب ۱۳۱۰ھ مطابق ۲-۵-۶۔ نومبر ۱۹۰۰ء

روز یکشنبہ۔ دو شنبہ۔ سه شنبہ واقع عظیم آباد پٹنہ

حسب احکم

ارکان انتظامیہ ہندوہ علماء



محمد علی بیگ پور خان صاحب علی گاہی گئی



## دارالعلوم میں بہت بڑا کتب خانہ قائم کر نیکی ضرورت ہے

مسلمانوں کی اقبال مندی کے زمانے میں کتب خانہ دولت لا زوال سمجھا جاتا تھا۔ کوئی گھر ایسا ہی بے نصیب ہو گا جس میں کتب خانہ نہ ہو۔ علاوہ ان کتب خانوں کے مدارس اور جوامع میں مطالعے کے لیے بڑے بڑے کتب خانے ہوتے تھے جنہیں شائقین ہر وقت مجتمع رہتے تھے اپنے دماغ کو علمی ذخیرے سے مالا مال کرتے رہتے تھے ہندوستان کے انتہائی دور میں بھی کتب خانے قائم تھے باوجودیکہ اس زمانے میں کتابوں کے لکھنے اور لکھوانے کی زحمت اور سیکڑوں روپیہ خرچ کر کے ایک ایک کتاب کے حاصل کرنے کی حاجت ہوتی تھی تاہم نہ وہ محنت میں کوتاہی کرتے تھے نہ صرف زر سے دریغ کرتا میں جمع کرتے تھے اور ان کو مال و زر سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے اب بھی لکھنؤ اور دہلی کے نسخا ساز اور گزٹوینین بعض وقت ایسی کتابیں نظر آجاتی ہیں جن کو گزٹوینین کا حال سمجھنا چاہیے۔ مگر ان سوس ہو کہ اسلاف کے یہ بیش بہا ذخیرے تلف ہو گئے یا ہوتے جاتے ہیں۔ یا یورپ کے اقبال مندوں کے کتب خانوں کی زیب و زینت بنتی ہیں اور وہ ایسے شمع ہوتے ہیں اس وقت بھی پڑانے لکھانوں میں ہزار ہا کتابیں کیر و کر نوکی خوراک بن رہی ہیں اور ہمارا اسلاف کے یہ علمی خزانے سرت پر ہجانیو لے ہیں ایسے اگر اب بھی مسلمان توجہ کریں اور ان کتابوں کو دارالعلوم کے کتب خانے میں بھیجیں تو وہ صرف محفوظ ہی نہیں رہیں گی بلکہ ان کے فیض کا سلسلہ جاری ہو جائیگا جس کی نظیر مولوی عبدالرفیع خاں صاحب بی لے ڈپٹی کلکٹر اور مولانا عظیم صاحب عظیم آبادی اور مولوی سعید الحسنی صاحب بہتانویا بہار کی قائم کردہ ہیں جو مصنفین ملک اگر کسی طرف توجہ کریں تو علاوہ امداد کتب خانے کے ان کو فائدہ ہو سکتا ہے کہ ان کی تصنیف اس کتب خانے میں جگہ حاصل کرے گی جو ہمیشہ علما کی نظر سے گذرتی رہے گی۔ یہ کچھ مشکل کام نہیں ہے تاجران کتب اور مالکان مطابع کی ادنا توجہ سے کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہو سکتا ہے اور ہر صر کے کتب خانہ خدیوی کی طرح جو مدارس و جوامع کے کتب خانوں کو کچا کر کے ترکیب دے لیا گیا ہو ایک بڑا کتب خانہ ہندوستان میں قائم ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کی بہت بڑی قومی یادگار بن سکتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَلَامٌ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَحُجَّتِهِ أَجْمَعِينَ

اجلاس ندوۃ العلماء منعقدہ ۱۰-۱۱-۱۲۔ جب سالہ مقام عظیم آباد میں بین چند نظمیں پیش ہوئی تھیں جو بعض اخبار ارادت قابل اور لائق حضرات لکھ کر بھیجی تھیں یا خود لیکر تشریف لائے تھے ان نظموں کو ایک مجموعہ میں علیحدہ شائع کیا جاتا ہے ان نظموں میں مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جتیکر رئیس ہبی کی تحمیس سے خود انھیں کو قصیدہ پر جسکو شاہجہانپور کے جلسہ میں مولوی صاحب ممدوح نے پیش کیا تھا مولوی صاحب ممدوح کی قابلیت کی تعریف کرنا غیر ضروری ہے خود اس نظم سے معلوم ہو سکتی ہے البتہ انکی ارادت و ردلی جو ش اعتراف اور قدردانی کا مستحق ہے نیز مولوی عبدالحج صاحب عمر پوری مولوی عبدالغفار صاحب رس نوار العلوم نوانگر مولوی حکیم عبدالحمید صاحب رئیس پٹنہ اور دیگر حضرات کی توجہ اور ہمدردی بھی شکر گزاری کے قابل ہے مولوی عبدالغفار صاحب نے صرف اسی نظم پر کتنا نہیں کیا بلکہ ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کو اپنی کوشش بلوغ سے معقول مدد دی ہے جو جزیرہ فیضیہ سچی تعریف کو مستحق ہیں خدا انکو جزائے خیر دے اور حسن عمل کی زیادہ توفیق عنایت فرمائے آمین۔

ندوۃ العلماء کا اجلاس میں نظم و نغمہ پیش کرنا ایسی حد تک جادہ اعتدال سے متجاوز نہ ہوا اس سے حصول فائدہ کی توقع ہو کچھ بجا نہیں ہے خود بدولت سرور عالم روحی فداہ کو حضور میں حسان بن ثابتؓ ہمیشہ قصائد پڑھا کرتے تھے اور آپؐ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ کعب بن زہیر نے بھی قصیدہ پڑھا ہے جو بابت سعادت کو نام سے مشہور ہے اور اسکو صلہ میں اپنے انکوردای مبارک عنایت فرمائی نیز اور بزرگوں نے بھی اس مقدس مجلس میں اشعار پڑھے ہیں اور خود ہمارے حضرت نے بھی دو مرتبہ کے اشعار سے استشاد کیا ہے مگر ان سب تفریح خاطر منظور نہیں تھی بلکہ انہما رشوکت اسلام و استہجان اعداء دین جس سے مسلمانوں کے دلوں کو مضبوط کرنا اور اعدا کی ایذا دہی پر صبر و تسکین کا پیدا کرنا مقصود تھا انھیں مقاصد کو اب بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

عظیم آباد پٹنہ کے جلسہ میں جبکہ نظمیں پیش ہوئیں وہ پسندیدہ اغراض سے خالی نہیں تھیں مگر اس میں نہیں کہ جبکہ پیش ہوئیں وہ ضرور سے زیادہ تھیں اس بات کا ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء کو افسوس ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ سے ہمارے قابل اور ہمدرد احباب اس بات کا لحاظ رکھیں گے۔ فقط

مولوى حكيم شيخ احمد صاحب جيتكر ريس ميمى

حامداً ومُصلياً ومُسلياً

وبعد فلا يخفى على ضمائركم ذخائر الاعلام من قادة الاسلام وسادة  
دين خير الانام عليه وعلى اله الصلوة والسلام ان النداء الذى ينادى به  
ندوة العلماء انحى الله مساعيها واصح مراعيها هو نفس النداء الذى  
يهتف به الاسلام من منذ قرون في جميع اقطار الارض حيثما تتلى مثاق  
القرآن وتلقى شعائر الايمان وايضا تولول فتروجه الله وليس لندوة العلماء  
ولاية جمعية تشاركها في رابطة الاسلام والغيرة والحمية الدينية الامتياز  
مبلغ نداه ومنصب حاكمى صداه اقراء وانجرائد والمجلات الاسلامية  
واصفوا الى النوارى القومية هل تسمعون صوتا غير ما هو بمنزلة القول  
الشارح لدعاء الاسلام وان اختلفت العبارات وتنوعت الاعتبارات  
فان هى الاتفاسير كلمة واحدة الاصلاح الاصلاح يا اهل الصلاح  
والرشاد لما ظهر في البر والبحر من الفساد-

ولم ينزل الاسلام يدعوا له بهذا الدعاء من تايخ زالت شمس ولته  
عن خط نصف نهارها واخذت هجمات الدوائر تنقص ارض شوكته من  
اطرافها وهبت دبابثر الا دبار فذهبت بمعظم الآثار والبقية على جرفها فان الله

واسبانيا تفر ملك الهنود  
على كل بر ومجر مديد  
باعلاء دين الرسول الاحيه  
بها نفس كل كمي شهيد  
غفلنا وراح العدى بالخصم

كان لم تكن فاتح مصر قهر  
ولم تترك راياتنا خافقات  
ولم تزل الارض علما ونورا  
زرعنا الزا في الثرى اذ اسكننا  
فواخينا حين حان المحصا

وحيث انشأ صلاح الاسلام بدعائه منذ سنين واعوام فريما يعظ النوام

ومنح السنة عن عين النباء الاعلام وحتت بالقلوب الاحياء لاجياء الاحياء وقليل ما

فلا حياة لقلب لم يحسن له

والجذع من لكامل نفس السقم

فيا رجال الاعيان واعيان الرجال حجة شملكم وشمل النجم فضلكم اجيبوا  
داعي الله وشمر واعن سوق الجدة لا متثال منطوق دعاء الاسلام ومفهو  
وانصبوا بصميم العزيمة لمقاومة طوارق الاحداث واقموا الوزن بالقسط  
للتيقن الاحداث واتركوا مشاجراتكم التي اوهنت الاصول وافسد الفروع  
واذهبت ريحنا والى الله المشتكى -

افلم يان لكم ان تنبجها فنتبجها وتسترنجها فترنجها من رمضان الفتنه  
الشعواء التي تلعب بالبصير فيخبط خطب عشواء وتستظلوا تحت شجرة طيبة  
اصلها ثابت وفرعها في السماء ، الا وهى الوفاق الوفاق ففضوا عليه  
بالنواجذ واحبوا به السنة والعلوم وشقوا عصا الشقاق المشوم فانه اس  
كل بدعة وفساد ورأس كل بلية وانكاد ومأدة كل شنيعة موخمة  
الارواح والاجساد - هيمات هيمات لا تحين الاختلافات فالى التلقا  
عن تدارك ما فات وحتى ما لتنا عس عن اعداد اسباب النحر زعماء هولاء  
الا فخذوا حذرهم واصلحوا ذات بينكم ووثقوا عرى الاخا واستقوا  
على سفينة الولا فقد فار تنور الشقا واطل لقوم لتفرق كلمتكم  
على شفا ، فلا حول ولا قوة الا بالله -

اخواني - ليس هذا وان القيل والقال وتوسيع دائرة البحث  
والجدال فانعظوا وعظوا والنشر والبث النصائح وحث القرائم جرائد  
ومجلات فلمحى انها من اسنى الوسائل لاضاءة النفوس بطرائق المعلومات  
وامضى الذرائع لانها ضلهم القاعدة عن الترقيات وظنى ان بها  
ترقت من ترقى الى اعلى مدارج التمدن والتعليم فى ذا العصر المد هش  
العقول تجدد علومه وفنونه اقوام كانت فى زوايا الخمول ففاقت اقربانها

حتى دان لها كل دان وقاص فسيما نه غز من قائل تلك الايام ندلولها  
 بين الناس - ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا وما با نفسهم - يا ايها الذين  
 امنوا قوا انفسكم واهليكم نارا - واتقوا يوما لا تجزي نفس عن نفس -  
 رحم الله عبدا تبصر فبصر وتذكر فذكر - ربنا اغفر لنا ولاخواننا  
 الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رؤوف  
 وارض اللهم عن المؤمنين وانزل لسكينة عليهم واشبههم فتحا قريبا -  
 الا ان نصر الله قريب من المحسنين - هذا والسلام على من اتبع الهدى  
 والحمد لله اولا واخرا - وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين  
 اقول هذه رسالتى مع تخيلى الذى اولها اذا جاء نصر الله واثروا  
 خليفتى الى ندوة العلماء فى اخفاهم السنوى السابع المتوقع فى عاشر  
 رجب الاقربى ببلدة **بطنه** عظيم آباد من بلاد الهند صانها الله عن الفتن  
 والفساد - وانا العبد السقيم الراعى رحمة ربى بالشيخ احمد المجتهد عفا الله  
 عن سيئاته ووفقه لصالح الاعمال ومرضاته -

بنصر الله العليم

اذا جاء نصر الله واثروا وهبت بنشر الفتح ريحاً ونسب بحمد الله غيب شأه  
 فتشده قصيداً ندوة العلماء : قضاء لحق العلم بعض قضاء  
 خطاباً لقوم لا يزيد وعمرهم : وذكر الايام الترقى ونحرم : وعدا مساوى الجمل فيهم  
 هلمو بنظم مستجاد لرجلهم : نظار رح بلطف معشر الطلبة  
 فحس اديب العالم في عشر حجة : نشيد في ما حيق قلت بقية : ولا تخش غير الله لصلواته  
 فينتك الا صاخر مقدر وسعته : ولست بعساف ولا بمرء  
 وارسل الى النادى لرجل مباد : فلو كنت سيف حدة جبار : وسلم كشيءوا غير حاشم  
 ظهير ونصر الله سرا وظاهرا : رجاء لطف الله اى رجاء  
 قرب قريض للعسير ميسر : ورب قريض للصخور فجر : وللشعر جد في النفوس مؤثر

وللشعر سحر للقلوب مسخر ٥ وللشعر مضى ألة الحكماء

بسم الله الهادي

رياض الحجة في روضة الفضلاء ٥ طلاب شئى أولاً طلاب شئاء ٥ معاودة الإخوان عهد اخاء

هلموا بنا يا معشر الطلاب ٥ الى دارنا دندوة العلماء

الاستيقظوا يا خرواهل ٥ فليكنم قد قاربنا ذكاء ٥ ولا حشاه بالسعد للبصر

هلموا بنا يا معشر الطلاب ٥ الى دارنا دندوة العلماء

اركنكم من بالقفر والليل الكفر ٥ وخربته جهل وفقر معقر ٥ ومن فوقه جواء الناب محطور

هلموا الى دار عرا ما منور ٥ حوت كل فرد من نجوم عرا

ارنى منزلا قد ظل للقوم مصراً ٥ فلا تجعلوا ارض الشقاوة وقفاً ٥ رقدتم وراح لسفر بالجد همراً

هلموا الى دار السعادة مسرراً ٥ لكى تلحقوا يا قوم بالسعداء

هلموا كعباً يامل هورا نداء ٥ مصالح قوم هل فيهم مفاسد ٥ المعبة للقوم فيه مقاصد

الى كعبته اكامل والشوق قائد ٥ نسوق مطايانا بحسن رجاء

بعرة اسلاف لنا وبذلنا ٥ تفرقكم يا قوم نقص مجلنا ٥ هلموا الى نادٍ لتنظيم شلنا

فقه طالما بتنا بذل لجهلنا ٥ ولذل بعد العرش بلاء

نلوم اليبائى والليالى تلومنا ٥ وغفلتنا عنها توالى غمونا ٥ فياعه شرفه غابت نجومنا

ويا شرعهم مال عنا علومنا ٥ ضياء الى اغيارنا الرقباء

وكم ظل في التاريخ لنا سحر ٥ ولكن عرتكم يا اخلاء غفلة ٥ اذا فاجئت قوماً من الركب

دهتم فتاهوا لا محالة قنرة ٥ وارخت قواهم حيرة الضعفاء

ولا الشمس في نصف النهار مد ٥ ولا البدر في وجه الكمال ملائكة ٥ كذا دوله الايام دور ملاطم

كذا انجز بعد المده والعسك زم ٥ ولا بد من صبح عقيب مساء

ارى سحبا ساقط الى ارضكم ٥ عن غنايتهم لدا لاله ٥ فكم شدة قد بدلت برحاء

فلا تيسوا يا قوم من روح ربكم ٥ فكم شدة قد بدلت برحاء

هو العزم حتى كاد ان يخر السائم هو العزم حتى ان يدفع القضاء الا فادفعوا بالبرم خلاط الا

فما دام من عزم لقلب في الأسي ❖ سعي في مداواة الأسي بأساء  
اذ غفلت عن حال جيل بعلمهم ❖ وحققت بهم علائقهم وعداوتهم ❖ فهم مهلكوهم لا العكس ونظما  
واذ شخصت أعلام قوم اسائهم ❖ فبشر بدء عاجل وشفاء  
هم المبرؤون المصلحون ونجحهم ❖ ينوب بالقوم مد وجزئهم ❖ ومنهم غناهم ان ارادوا وفقرهم  
هم علماء القوم لله درهم ❖ ونادى بهم للقوم دارشفاء  
نصحتكم دهر اوداء ناجيا ❖ فلم ارقبنا للنصيحة واعيا ❖ وكم قام فيكم واد الخبز صليا  
فهل من عجيب بالقوم مناديا ❖ لنا ديكنا وسا مع لدعاء  
عكفتم على عي وغي تافكوا ❖ وكم مثلكم بانوا المبات فاهلكوا ❖ الا ازمنت اعراض لغو فامسكوا  
هلموا الى دار الشفاء لتدركوا ❖ علاج الداء منذر لشقاء  
اليس عيون العلم ان ينحسروا ❖ وقامت باحياء العلوم اناسها ❖ هلموا الى روض طريق غرسها  
هلموا الى دار العلوم اساسها ❖ على خير تهذيب وخير ضياء  
جهلتم فملتم عن طريق دراية ❖ واوها مكم شابت صميم رواية ❖ فيا جهلكم لو كان جهل بساطة  
خلطتم زمانا جودة برداء ❖ وكم كدر مرجعكم بصفاء  
وحصلتم التكميل من غير كمال ❖ ومكلمكم التحصيل من غير حاصل ❖ ونازعتم لفظا نزاع مجادل  
وطولتم كلاما بحاث من غير طائل ❖ وضيعتم اوقات خلفاء  
فهل فيكم من حافظ في رواية ❖ وهل فيكم من ماهر في دراية ❖ وهب قد عبرتم كل في رواية  
فهل فيكم من كامل في صناعة ❖ وهل فيكم من فاق في الادباء  
بماذا يفوق المرء في النقص ❖ قصارا هو لكم ذ الخصام تغلبا ❖ فاين كمال منكم اليوم مطلبا  
نعم قد تكاملتم ولكن تعصبا ❖ وفقار ولكن في فنون مراء  
وكم قد عد من اسطوع شمكم ❖ وقد برغت حيل اتحاد جموكم ❖ فوا حسرتا من ذ اختفاء وكم  
وكم قد فقدنا لاختلاف فروكم ❖ مقاصد اصل الدين دين اخاء  
وعاد عصا الاسلام منكم ❖ وما خف من دين غذا اليوم مفضا ❖ شقا انا كالا لو خامة ممرضا  
فغارق عنا الاتفاق معوضا ❖ نفاقا دها نامل مثل داء وباء

ويا شرعها اذ عدنا جلالنا <sup>و شموه</sup> من قبل اناروا اهلنا <sup>و</sup> ويا عهد خيرا اذ بلغنا كما كنا  
 ويا خير عهد قد قضى وماننا <sup>و</sup> سوى حسرة من ذكره وبعاء  
 به شاع دين الله شرقا وغربا <sup>و</sup> جلست الحكمة لاشراق فيه غربا <sup>و</sup> ودار محيط للنهي متوكبا  
 باعياننا ضحى الانام مهربا <sup>و</sup> وضاعت نفوس الخلق حق ضواء  
 بنوا من علوم سلما <sup>و</sup> اتى مشرف <sup>و</sup> لصحنى النوى فضل لنقدم <sup>و</sup> اسنا البرق من علم ومن <sup>و</sup> <sup>صطف</sup>  
 افاضوا على الاقوام طرا <sup>و</sup> وكن في <sup>و</sup> رجا لجمل ولا شرار <sup>و</sup> والخيلاء  
 بهم تشبثت توراة موسى <sup>و</sup> كلفنا <sup>و</sup> بهم اخبر الانجيل ادها صدينا <sup>و</sup> بدوا فاضوا في اوائل جيلنا  
 انا هرا نواردين نبينا <sup>و</sup> بشير نذير سيد الخفاء  
 هو المصطفى المختار من خير امته <sup>و</sup> محمد الممدوح في كل ندوة <sup>و</sup> عطف روف ذاته محض حمته  
 رسول امين دينه عين حكمته <sup>و</sup> وعدل وتوحيد وصدق ولاه  
 مؤلف اشقات القلوب بلفظه <sup>و</sup> مشقت اجناد القرين بذكته <sup>و</sup> منير نفوس المؤمنين بنظرة  
 عليه صلوة الله في كل لحظة <sup>و</sup> وتسليمه ماضاء وجه ذكاء  
 صلوة توازي محبة وكلية <sup>و</sup> صلوة تساوى عمره وجلالة <sup>و</sup> صلوة لها طيب تحاكي خصاله  
 صلوة وتسليم يعجزان الله <sup>و</sup> واصحابه والتبع اهل وفاء  
 باحمة للدنيا اناها جماها <sup>و</sup> بللملة السحابة <sup>و</sup> كما لها <sup>و</sup> بعثته جاء البرايا اعتدالها  
 سلوا العرب والعرباء ما كان حالها <sup>و</sup> قبيل نزول الحق فوق حرها  
 سلوا امكة من طهر احسن ادها <sup>و</sup> سلوا مصر <sup>و</sup> قداوق <sup>و</sup> في مناه <sup>و</sup> <sup>الاولى</sup> <sup>السنه</sup> سراج الهدى من استضاء ديارها  
 سلوا افارسا من كان مطغى نارها <sup>و</sup> وقد شنها بغى وسفك دماء  
 بمن اشرقت ارض الشام ديارها <sup>و</sup> علوما فنى الغرب استطارتها <sup>و</sup> فضل غبر لا تار قيمه اندادها  
 سل القلعة الحمراء فيم احمر ادها <sup>و</sup> وبغداد سل عن سلطة الخلفاء  
 وسل جرمنا من اين ايلاء زندها <sup>و</sup> ولذته من اين املا دمه <sup>و</sup> وكانوا ضالا في بلادها وجهها  
 وروما فمن شجى سفائن ولادها <sup>و</sup> غدت وهي في درد ورجع عماء  
 وسل كل رسم بالدار ادراسا <sup>و</sup> بارض نجارا من اناها مدينا <sup>و</sup> وكرم بني للعلم فيها مدينا



وسنداً وهذا من مجاء غارياً : غراس النوى قد نورت براء  
وسلقة بيضاء بالغة النوى : بالكراباد انذكر بالثنا : مهناً عهدي قد تقضى فما شئ  
وسل بعد ثانياً الصناديد من : بد هلى منار احيرة العقلاء  
قاؤه لذكرى امته وامامهم : هم سادة شاد والعلايا همهم : وجالوا بميد الحج باعترافهم  
اولئك هم اسلافنا بعض امهم : نياهم اذا ماعا اهل علاء  
وكم جرقوم ذلهم واغنياهم : وقد غيروا اخلاقهم خلا : اذا خالفوا اسلافهم خصا  
فيا قوم لو كنا اتبعنا فعالهم : لما غلبتنا دولة السفهاء  
كان لم يكن من متبدي في امته : تقوم بهم سوء المعالي ودولة : كان لم يكن للدين بابوشة  
كان لم يكن فينا علوم وثروة : ولهميك فينا عثرة باباء  
نعم تلك اقدار فما تنفع الحجي : ولم يعنى شئ عندنا نفعاً : ولا بد من صبر على الملك في كذا  
اذا انزلت قوماً كراماً من العلا : صروف اللبالي في خضيف عناء  
لقد اسرح قوم بالعلوم وثروة : وعالمنا لنقاء في شى محنة : وما عيشة الانسان من غير عثرة  
اذا العلم لم يرفعك من قعر غلة : فلكم موت خير يا اخا البرحاء  
وللعلم بحر الغنون جداول : ومن دون كل الرفاه متاع : ولكن خيل من حظك اشل  
ولا تركبن الحجر والجرا كاهل : اذا كنت ترضى قافلاً بجفاء  
ايا طابى فيضان علم واهله : ردوا فاشربوا من مشر الحكة : فنبشركم اذا جاء ابا نهم  
واذ فتح الرحمن ابواب فضله : بتأسيس دار العلم خير بناء  
فله من مصر وذى لدار فيضها : بها لعلوم الدين قد انبها : ورحان لطغيان الجاهل اغنيا  
لحسن مساعى نذرة عم فيضها : زها أسها فى لكونء بهساء  
اهاليك عارض الصند ما توافلا : فتشيت لظى فوق الهما لى ضياء : وقومك بلا فلا مضاعوا  
فيا غيرة الاسلام عودى اعانة : ويا كرم الاسلا مجة بحباء  
ولله نأ دحاز من كل ارمى : فيا رحمة الرحمن عودى اصلى : صدراً وعنها ظلم الغل نخر  
ويا ليلة الادبار بالله اصبح : ويانيز الاقبال عد يا ضاء

ويا رب هذي الدار فوصلنا <sup>و</sup> ويا رب أرشد قومنا لفلان <sup>و</sup> وزح كل نفس علمها لفلان <sup>و</sup>  
 والشيخ ادبيل المقوم عام اقتبها <sup>و</sup> جري خيرنا دندوة العلماء <sup>و</sup>  
 واذ تفرذا التخصيص عقد نظامه <sup>و</sup> واشرق للاذهان بدقلمه <sup>و</sup> وفاحت لها ارباح مسك <sup>و</sup>  
 فقل جاد تخميس نفيس <sup>و</sup> لعامة <sup>و</sup> عسى عنقريب مقبل برفاء <sup>و</sup>  
 اليكم <sup>و</sup> دشيك <sup>و</sup> والخيال سادق <sup>و</sup> خليفته تاء <sup>و</sup> امكم بوفادة <sup>و</sup> لسابع انداء دنا بالسعادة <sup>و</sup>  
 وارخه خلدي بصد واردة <sup>و</sup> لبطنة سقي من حيا الفضلا <sup>و</sup>

### قصيده مولوي عبدالجبار صاحب عمر لوري

وقد اوقعتني في بلاء وحيرة  
 بنصرتها اسقام سر و هجيرة  
 عقارب ادواء وزور ونكبة  
 فلا زال في بؤس وكرب ونقمة  
 ولم يستريح من كربة وصعوبة  
 فاوكت بنفسى والغواذ بشعلة  
 يروحنى من حر سوء وشدّة  
 سوى ان ليغيث الرب من غيث رحمة  
 بلى قد سمعنا ألفا بمسرة  
 نهنئنا خيرا بفيضان ندوة  
 وروضا لا طاف الا له وحكمة  
 وانحان طير بالكتاب وسنة  
 بها نور ايمان وصدق ورفعة  
 على سطحه جيتان علم وخبرة  
 تلا لا برق في السحاب برعة

حكا الله دنيا فتنتني بزهراته  
 بنخضرتها اشواك يأس وحسرة  
 غدا ترها حيات حزن ووحشة  
 لقد كدعت من كان يهوى مصالحها  
 فليس له راق وواق ونافع  
 زخارفها قد هيئت لوعة الهوى  
 فحذت قلبي هل لنفسى مسكن  
 وكسيت بناجر من حر و مشوش  
 فقال فؤادى لا تكونن قانطا  
 نسيم الصا جاءت بريام فرح  
 ارى ندوة العلماء <sup>و</sup> انعم <sup>و</sup>  
 باشجارها اغصان رشد مبارك  
 ارنها سماء بالنجوم مرتزيت  
 ارنها كبحر زاخر متلاطم  
 ومن تحته ددر الكمال تلاكات

اذنها دواء الروح والطبع نافعا  
 اذنها كودق صير القصر مزرعا  
 اذنها كصبر صادق غيب كاذب  
 اذنها عديم المثل في الدهر جازيا  
 اذنها من الرحمن للحق حجة  
 فلو لم يراخفاش لمعان نير  
 ولتجني ثائدها في جماعة  
 فقادتهم نحو الوفاق يجذبها  
 اضاءت بنور العلم والفقه في الدجى  
 اذنها من الخلاق للمخلق رحمة  
 فيا قوم انى موقظ ومبشر  
 وقوموا الى الدين الحنيف سابقوا  
 الى ائى يوم نوصمكم وقعودكم  
 الى ائى حين توجعون صدوركم  
 الى ائى وقت تنقضون ظهوركم  
 الم تاتكم ائباء ناس نها ونوا  
 الم تسمعوا ما بال عاذو جندها  
 هموا خالفوا الحق الحقيق فعمدا  
 فجاءتهم من ريج من الله صرما  
 اتاهم عذاب لهون واخرى لفتة  
 اتى فيكم القرع ان بالنور الهدى  
 اتى فيكمو علم الحديث مقسرا  
 من السيد المختار نبراس غيب

لا نواء استقام وجهل وجنة  
 وقد بدل الجذباء خصبا بجهة  
 تلوح به الافاق من بعد ظلمة  
 ولو كان شرا عند ارباب فتنة  
 على كل حزب مثل شمس الظهيرة  
 لما كان عيبا في ضياء وضوءة  
 قلوبهموا شتى ببعد ونفرة  
 واخت بهم بعد الشقاق وفرقة  
 وقد قومت رايات فضل عظمة  
 وينبوع بركات ولطف وفرحة  
 هلموا بشوق نحو تلك البشارة  
 الى روح سرحان وخير وجنة  
 عن النصر للحق المبين وخدمة  
 باوجاع تكدير ونحيب وغبطة  
 باونراس تنغير وحقد وغلظة  
 بابراز حق بعد عم وقطنة  
 ولم تعلموا ما امرا صاحب ايكه  
 ولم ينتهوا عن قول زور وقرية  
 تنزع عنهم عن دار سكنى وعيشة  
 ولتغوا بقعر لتب في يوم ظلة  
 وكنتم بميم الله من خيرا ممة  
 لايات فرقان وحل وحرمة  
 طبيب لا دواء الضلال وحبوة

شفيح لنا س مذبذبين تالطفا  
رسول جليل احمد و محمد  
هنيئا لكم يا قوم هذا نبينا  
فيا رب سلم دعا عما متواترا  
ويا رب اكرم صحبه وعياله  
ويا ربنا ارزق ندوة العلماء سطو

لانقاذهم من حونا و كربة  
سلاكة خيرا القوم نور البرية  
عليكم يا ابا الرسول وسنة  
على روحه الصافي الزكي وتربة  
ووقرهموا بالفضل في روض جنة  
على اهلها انزل سحاب رحمة

قصيده مولوي ابو الانوار محمد عبد الغفار صاحب مدرسه انوار العلوم

يحيى فؤادى من غرام الحبايب  
وعيناى كالجبرين والقلب محرق  
خليل كيف لك عن ذكر ندوة  
واطواق اشواق بهاء فى رقابنا  
فاين التجمل لى وقلبي تجبها  
رمتنى بسمهم ستمهر نعيمونها  
فيا ليت شعري كيف انى افوزها  
قطوبى لنادية كطوبى ظلالها  
وفاقت سناء كل ناد خلدوها  
وليس لها غير الا فادة مطم  
فيا صاح شفق لمعان نور جبينها  
وذى ندوة كفلت بعلم وهدة  
بعلم به قد انجلي كل مسلك  
بعلم به قد اصبح الناس مكرما  
بعلم به لا انسان يعرف حقه

حين فصيل بين شجر اء نادب  
فغرق و حرق لى معاً من عجائبي  
وذكر حماها مولس لى وصاحبى  
كاوشحة الغيداء فوق التراب  
يبدي على حد السيدون القواضب  
فالقت على راسى جبال المصائب  
وحاطت لى الاشواق من كل جانب  
جميع المشارق اعتلت والمغارب  
وضاهات ضياء الشمس بين الكواكب  
فقطبها حق وخير المطالب  
يلوح كبذ راسطع فى الغيايب  
فيا سيدى نعم الكفيل الخائب  
بعلم به قد اهتدى كل ذاهب  
بعلم به فنجو شرور العواقب  
بعلم به تعلوا اعز المراتب

ولولا ما صننا من الشين والآذ  
 ولولا ما ملنا الى الخير والرضى  
 وهذا تراث المصطفى سيد الورى  
 وراث احاديث انت فى شأته  
 كبحر الدنيا كلنا عنه عابر  
 اجلة اخيار وطلاب علمهم  
 فد اخير ناد عزه هل دريته  
 سيحى شياى الجهل من ذوقه  
 سيحى موات العلم من فخر روحه  
 لتظريانا كيف اتى تحابيا  
 كما اهل حق اهتد سوف يهتد  
 ستغنى هدايتهم عن الناس جلة  
 فله در الالتماع بضوءه  
 فسيق اليها من بلاد ومن قرى  
 فقيه فصيح قدوة ما رن الورى  
 مطيع لما قال الرسول وصحه  
 وشيخ وخير وشهم عظمهم  
 سواد عظيم اهل حق وكيس  
 فبشر لنا ظمها وانصار امرة  
 حبيب شبيب فحبة ذو كرامة  
 مطيع مطاع عابد جوف ليلة  
 احبائى هذا الناد من فضل خالق  
 لجم الحاحل ليس منها بامثل

ولولا خادعنا خداع الثالب  
 ولولا لا احد نجا من كرائب  
 وهو يصون عن بوائق واصب  
 وكما ايت جاءت اعز المناقب  
 هو احب شيطان بها كالغوايب  
 همكا لسفائن ذلهم كالقوارب  
 خزينة علم قالع للمثالب  
 ستشغى به عاهات داع المعائب  
 وسوف يداوى سقمنا كالطبايب  
 فودا جانب فاق ود الاقارب  
 به كل قيسيس وجبر وراهب  
 عبادة او ثان وطوع الكواكب  
 منارة حق انجلت للذواهب  
 اريب لبيب ذو النهى والتجارب  
 خليف صدق ذو العلى والمناقب  
 ومنقاد امر الله طيب الاطبايب  
 وعريف قوم باذل للشر غايب  
 شفق بصدق لا كعب الملاعب  
 فذا كامير ذلهم كالكتائب  
 امام الهدى هاد بخير المذاهب  
 باحقاق حق مولع غير هائب  
 فقد جاءه الا برار من كل الاحب  
 مناخر الركائب او محط الخائب

<p>فانی جلدیں الخیر لا من اجانب فان الضغائن تخال کل عائب کنہش الافاعی وکل ذی العقارب ولیس القباخس بید ذل یحالب فہذا اعطاء اللہ لا کسب کا سبب عوانہ ذو الفضل العظیم المواہب ولشرف لہ خط ایس ختمہا برائے خون علیکم اترکوا عیب عائب علی کل علم عن اسم الغائب والیوم الغیب اھم الما سرب فان لہا خیر الداء کما احب وما سمعت اذن دعاء الرکائب وما دام حجة وصہل السلاہب سقت الخلائق کلہا بالسمائب ولکن ہمدانک انتی خیر تب خیر الخلائق ما خطوط الرواج</p>	<p>فداء له عرضی ونفسی کلاہما فیایہا الاعداء کفوا لسانکم حماہا من الحسادان لسانہم تباغض حساد سیزری بنقصہم فلا تحمدن یا باغی الشر و اشیا وذلك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فواہا لمن قد عاینوها محبة لکم فی رسول اللہ اسوة قوله فاسف علی لیسر التناسی غفلة فحمد لہ قد اھتدانا بھمتہ فیاسادق الان ادعولندوة فما سبجت وحدا حما ثم حرة وما دام تستسع الفوارس خیلہم فتلا فی الحقیقة اسقہا ربنا کما وان کنت قصر الباع یاخیر منہ فحمد لہ ثم الصلوۃ علی النبی</p>
---	--

شہنوی مولوی حکیم عبدالحمید صاحب ٹیس ٹیٹہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت اول ز کتاب کریم

ہست بسوے تو ہواے ہمہ  
اے کہ نواز نہ ہر دون توئی

اے توحید او نہ خداے ہمہ  
اے کہ نہ از نہ گردون توئی

اے قلمت مانے ارزننگما  
 اے زتو در لاله و گل رنگما  
 آب شد از بیم تو همد سنگما  
 ذات تو پویشیده و پیدا هم  
 قوت تحمید تو - مارا - زتو  
 لعل و گم - در دل خارا - زتو  
 سطوت اسکن در و دارا - زتو  
 عقل که تا چرخ رسا آمده  
 پاک زهر چونی و چندی توئی  
 مونس دلمای پریشان توئی  
 زور دود و بدیه خاکیان  
 واسطه آشتی جان و جسم  
 هر دو بیک نامت خلعت روان  
 نام تو حیرت زیت زد یو مرید  
 از تو همه - جن و بشر کوه و دشت  
 شاید تقدیس تو هر خوب و زشت  
 برتری از حیطه و هم و خیال  
 بذله گنج تو بهر مورد و مار  
 دیده من هنگ تو دادی بسا  
 جمع رسولان تو من ستاده  
 جوشش افضل تو لطف منید  
 اوج نبوت شده بروی تمام  
 رحمت عام حق و دادی سبل

وے رقت بائی نرسنگما  
 بر زده در پرده - صد آهنگما  
 سیل روان گشت بفرسنگما  
 بنده فرمان بر تو ما هم  
 بزم سخن زمزمه آرا - زتو  
 غالب ساعنبر سارا - زتو  
 سلسله جنگ و مدارا - زتو  
 بر در تو ناصیه - آمده  
 خالق پستی و بلندی توئی  
 رازق زبانه و کشتیان توئی  
 رتبہ مسجودی افلاکیان  
 موجب اعجوبه نگار طلم  
 مادی اجساد و مجبور روان  
 با همه نزدیک ز حبل الودید  
 باز بسویت همه را باز گشت  
 صومعه و مسجد و دیرو کنشت  
 ناطق در مدح و ثناء تو لال  
 زمزمه سخن تو - به گلشن هزار  
 تا که بسویت شودم رہنما  
 شمع هدایت تو بسا داده  
 کرد و از ان جمله یکے برگزید  
 منظم حق آمده احمد بنام  
 اولی هرستی و ختم الرسل

زادن او کنگره کسری شکست  
 برد از ایشان سر از کائنات  
 شرک بتوحید از و بشد بدل  
 چون دم تغش - شده آتش فشان  
 تازه نسال چمن عدل و داد  
 در کرم وجود جو بارنده منج  
 کان کرم مخزن جو و سخا  
 مُرد به طفلی - اگر او را پدر  
 دوده ادا از طرف ام و اب  
 اکرام مرسل که ز فرط شرف  
 نور خدا جمله ز سر تا قدم  
 گر چه بود بعد رسل در شهود  
 رحمت حق سایه فضل خدا  
 ممبر نبوت ز بر پشت او  
 شاه پیغمبرش در انام  
 گر چه نظر اهر شده احمی لقب  
 مایه ناز کرد و سرور  
 یاوردیاری دو افتادگان  
 رحمت عام از کرم خاص رب  
 چهره فروزنده ز نور آینه  
 حامی دین ماحی جور و ستم  
 در ره اسلام بوقت نبرد  
 زلزله اش در دل کسری و جم

بعثت او - عزت غنی شکست  
 گرد بر آورد - زلات و سنات  
 برق فنا ریخت بعنبر قی هبل  
 سر به گریبان - همه گردن کشان  
 نو برو نو باوه - باغ مراد  
 بود دم رزم - چو بزنده تیغ  
 بود دم معرکه - شیر و غا  
 گرد و سیم می بود آب گهر  
 تا حد آدم - همه عالی نسب  
 سائر ادیان شده زو بر طرف  
 گوهر کیتای محیط قدم  
 اول خلق آمده اندر وجود  
 آمد و حق کرد باطل جدا  
 ماه فلک شق شده ز انگشت او  
 ریزه سنگ آمده اندر کلام  
 علم لدن یافت از فضل رب  
 در کیتیم ییم پیغمبر  
 فخر عجم تاج عسکری زادگان  
 فخر عجم مایه ناز عرب  
 سر مه کش دیده خورشید و ماه  
 روز جزا ایست شفیع الهام  
 از سر کفار بر آورد گرد  
 غلغله اش در عرب و در عجم



چهره اسلام مصفا از و  
 خاتم قدر و جلالت بدو  
 قوت دین قوت دنیا بدو  
 باد زما لت درود و سلام  
 خاص از انجمله بر آن چار یار  
 حشمت بو بکر بنین در جهان  
 چشم کشا در دل اعدا نگر  
 آنکه دم رزم چو پرچم گرفت  
 رعب خدا داد چو در دل فتاد  
 دور خلافت چو عثمان رسید  
 حمله آن حیدر صفدر بین  
 ماند به تیغ و به هنر سر فراز  
 آن کرم و بهیبت عباسیان  
 کو کلبه و جاه و چشم داشتیم  
 مقصد عرف و حبش و روم و کس  
 غفل صد فتح هم ایدون زدیم  
 روی زمین محو خروش تو بود  
 غفل مارفت به هر مرز و بوم  
 از حشم و بهیبت ما در جهان  
 زبیر زما یافت کلاه شاهی  
 برگ و ثمر داشت غل مراد  
 غل غله بهیبت ما هر طرف  
 جز حق و دشواری نه دار ما

مستدلت شرب و بطحا از و  
 خاتم منشور رسالت بدو  
 تاج و نگین دولت عجب بدو  
 بر همه آل و همه صحب کرام  
 کان همه بودند براد جان نثار  
 در همه دلمای کسان و همان  
 و بدیه بهیبت تیغ عجم  
 تاج حکومت ز سرجم گرفت  
 زلزله در لشکر هر قتل قتاد  
 کو کلبه اش تا به خراسان رسید  
 قلع در قلع خیر بین  
 زمره ماتا بنر سان دراز  
 آب از ان زهره شیر زبان  
 صد علم فتح بر امان داشتیم  
 اندلس و قسطنطنیه و تخت کس  
 طعن بر اقبال فریدون زدیم  
 چرخ برین حلقه بگوش تو بود  
 چین و تبار و یمن و شام و روم  
 لرزه فتاد به تن خسروان  
 فخر زمان افسر ظل الهی  
 بقعه بغداد شده باغ داد  
 اختر ما بود به برج شرف  
 جمله سران غاشیه بردار ما

مخزنه از افسر شاهى ببا  
 شهره ماتاخت به آفاق  
 مجمع اسرار رياست همه  
 بر هم شاهان جهان سرفراز  
 زنگى و رومى هم رام تو بود  
 مى زد به باد عيش و طرب  
 ملك تو هم رايه ارمان تو  
 از درد خالق ارض و سما  
 سرشكن شام و نریمان بدیم  
 جوهر ما بود گنجيتى علم  
 هر دو جهان وسعت ادراك ما  
 شكر و هم علم پر و بال ما  
 ضابطه علم و چه بحث كلام  
 همت سه و تهيت و جعفرافيه  
 علم طبعى و الهى تمام  
 بود بما جمله فنون و علوم  
 از تو هنر بود به نشو و نما  
 نو خرد شمع شبستان ما  
 اهل هنر پير و گفتار ما  
 از همه بودم به هنر بیشتر  
 هم عربان موجد تيلي غراف  
 هم ز عرب آمده در كارها  
 موجد صنعت گري رنگ رنگ

تلج شى بود مباحى ببا  
 غلغل مارت به نه طاقا  
 منبع انوار كياست همه  
 عدل و كرم گستر و مسكين نواز  
 گردش دوران بهرام تو بود  
 زير نكبتيم ز عجبم تا عرب  
 شاه و گداتابع فرمان تو  
 ملكستان بودم و كشور كشا  
 قافله سالار كرميان بدیم  
 در كف ماهم علم و هم قلم  
 علم و عمل بسته فتراك ما  
 رايت و هم خامه بجنكال ما  
 هر دو زما يافت وجود و نظام  
 علم عروض و لغت و قافيه  
 فقه و اصول و همه علم كلام  
 همچو برا فللك درخشان نجوم  
 سايه فكن بر تو همسا يون هما  
 صد چو ارسطو بدستان ما  
 خلق جهان جمله پرستار ما  
 گوے سبق برده ز اهل هنر  
 هم به دم معمر كه مرد مصاف  
 چاره آسانى دشوارها  
 از ورق و سمه بر آورده رنگ

در تن ما بود حه تاب و توان  
 مرتبه همت والاے من  
 نه ز رو گنج نه بدولت قرین  
 در دل ما بود همه اتفاق  
 دور شده غفلت و سستی ز ما  
 از مد و بخت جهان بان شدیم  
 مدرسه در قرطبه بیش از شمار  
 قوم دگر کین همه اندوختند  
 حامل کالای دکان من اند  
 عیش و طرب دید که جو شم بدست  
 دعوی اسلام کسان در نفاق  
 مال تو در پنجبه دوان فتاد  
 همچو دوان تیز به خون کرده جنگ  
 جان تو مصروف درین قیل و قال  
 مشغله با جنگ و جدل ساختیم  
 روز و شب افتاده به بحث و نزاع  
 داشته صد عیب نمان در بغل  
 ماهمه مصروف به بنی و عناد  
 همت و انصاف و خرد باخته  
 حمله ارباب چون نزدیک شد  
 کاهلی و نخوت و بغض و حسد  
 چاکلی و صدق و وفا و سداد  
 رهزن هر خوبی من حسابلی

ق

ق

راے کهن سالی و بخت جوان  
 بود قباے قد بالای من  
 ز اهل قتل بودم و صحرانشین  
 پاک در و نماز غبار شفتان  
 سر زده چالاکي و حسپی ز ما  
 مورچه بودیم و سلیمان شدیم  
 جمع کثیر از علمای کبار  
 جمله ز تسلیم من آموختند  
 ز لکه ربانیده خه آن من اند  
 برقی هوس خرمن هوشم بسوخت  
 دور ز شیرازه مهر و وفاق  
 علم تو در دست زبوان فتاد  
 در شده چون گبر و مسلمان بجنگ  
 چشم تو یوشیده ز کسب کمال  
 لطف به تشنغ بدل ساختیم  
 علم تو بگر بخت و گفت الو داع  
 جائے ز را نیاشته سیم و قل  
 روز و شب آماد ه شر و فساد  
 جنگ و جدل میشه خود ساخته  
 اختاره من تیره و تاریک شد  
 جمله بگردن شده جمل مسد  
 اینمه گفتند مرا خیر باد  
 جالیم را مدد از کاهلی

کاهیم پایه جوشم ببرد  
 گرمی بازار مرا سرد کرد  
 بر تن ما خلعت نام و نمود  
 جاده اسلاف نه پیوده ام  
 جوهرشان چون نه بچنگ من ست  
 روز و شب ماهمه در بحث و جنگ  
 از سر ما افسر و هم تاج رفت  
 همت و توفیق زمن دور شد  
 در دل ما جمل چو ما من گرفت  
 حیفت که با جمل شدم هم نشین  
 دیده ما شد زهنه دوخته  
 آه - چه شد ممدی و هارون چه شد؟  
 آه - چه شد دولت سامانیان؟  
 لشکر تیمور چه - بابر چه شد؟  
 شور عراقی و حجازی - چه شد؟  
 آه - کجایند ملوک کریم  
 آن حشم و دبیره - باقی نماند  
 مدرسه اندلس ما - چه شد؟  
 زیر زمین کرد - در عین قیام!  
 ماکه قنادیم - درین خشک سال  
 دور شد از ما - هنر و معرفت  
 از هنر و علم - چو آهو رمان  
 دولت ما - در دگران جا گرفت

جاهلیم مایه هوشم ببرد  
 صحبت ما را همه تن درد کرد  
 کمنه و بکسته همه تار و پود  
 شادم و گویم ز فسلان دوده ام  
 موجب صد غمت و تنگ من ست  
 سلسله رزق بباگشته تنگ  
 علم و هنر جمله بتاراج رفت  
 روزی سفیدم شب دیخور شد  
 بغض و نفاق آید و دامن گرفت  
 صحبتتم افتاد به بیس القرن  
 علم شده طایر پر سوخته  
 ملک و ثروت مامون چه شد؟  
 رشک و ده صولت ساسانیان  
 فوج هایون و هم اکبر چه شد؟  
 زور حقیقی و مجازی چه شد؟  
 بخشش شان بدره زربود و سیم  
 آن قبح و شیشه و ساقی - نماند  
 آه + چه شد - بار خدایا - چه شد؟  
 جسم غفیر علمای گرام  
 در همه عالم - شده قحط الرجال  
 عقل و خرد باخته حیوان صفت  
 تیز گریزنده - چو تیر از کمان  
 صولت ما - گوشه عفا گرفت

کشته درین عهد - زبون حال ما  
 شد بمن - اقبال من - اندر ستیز  
 صد گره افتاده بسر کار ما  
 ریخت بلا باز فلک چون تلگرگ  
 کافیه فرست اهل هم  
 جاه و حشم رفت و نشانی نماند  
 از بر ما تا خست اقبال ما  
 نه هنر و عقل نه تاج و تکیه  
 دفتر سرمایه من گاو خورد  
 آه چه شد آن سر و سامان من  
 آه من دلالت نوشین من  
 مدعیان در پی آزار - ما  
 هیچ مراغیت در پروا نشد  
 آه - چه بودیم و چه گشتیم ما  
 آه - ز ثریا به ثریا آمدیم  
 ساعنر خون ناب جلگه میزخم  
 شهر و دیارم همه ویرانه شد  
 زندگی ما ست عجب - زندگی  
 زیستن ما ست ز مردن بهتر  
 گدیه کنان - در بدر افتاده ایم  
 از ستم دهر به تنگ آمدیم  
 در کف من دانه از زن نماند  
 ماند کنون مفلسی و حبان من

دشمن ما - شامت اعمال ما  
 دیدنالم - ستم برگ ریز  
 سنگ رهیم ز شستی اطوار ما  
 بر سر ما خاسته طوفان مرگ  
 حیف که بیند بچشم کم  
 قوت مرا پاره تانای نماند  
 رهزن ادبار بدنبال ما  
 سبزه ما هیچ نه دنیانه دین  
 گاو زد ستم شد و قصاب برد  
 دست من و چاک گریبان من  
 آه - من و صحبت دو شین من  
 خنده زنا نشد براد بار ما  
 دیده عبت هنر - وانشد  
 خبره سر آواره دشتیم - ما  
 هین - فو کجا تا به کجا آمدیم  
 باد بکف سنگ بسر میزخم  
 حشمت من - قصه و افسانه شد  
 با همه بدنامی و شر مندی  
 زشت تر از زیستن گاو خنجر  
 الغرض از هر نظر افتاده ایم  
 مہبط صد خواری و تنگ آمدیم  
 آرزو - در کوچه و برزن نماند  
 نان جوین نیست - در انبان من

باز شود زین چه بتر کار من  
 در کف من گر چه نمانده عظم  
 هست قلم نعمت عظمی بدان  
 علم بود یا عیث عز و وفار  
 بوده ام افتاده بروی زمین  
 چند تنی از علمای کرام  
 بانی این ندوۃ و پشت و ولی  
 بسته کمر حسبت به اصلاح قوم  
 از بے ما کرده بسے قطع ارض  
 کرده درین پاؤه سعی جمیل  
 مقصد ندوۃ کثمت آشکار  
 جمله نگاهش سوے اصلاح ما  
 برکنم از پنج نسل خلاف  
 زود کنم بے هنرمی را اصلاح  
 شیوہ تعلیم بطریق حیان  
 ما هم باشیم بخلق عظیم  
 آنچه فرو عیست خلافت آن  
 نیز به نرمی کنم احقاق حق  
 بین به همین کشور هندوستان  
 کفر و ضلالت در اینجا عیان  
 جمله بگو شمشیر بتدابیر کار  
 دفع بدی را به نگوئی جواب  
 شکر که در خطه تنگ بهار

لفت بمن و زشتی کردار من  
 لیک که بردست ز دستم قلم  
 شاہد من سورۃ اقصیٰ بخوان  
 علم بود مایہ ہر افتخار  
 رحمت یزدان زد جوش از کین  
 بسته کمر حسبت به اصلاح عام  
 فاضل بمثل - محمد علی  
 بیچ نہ تر سید ز انکار و لوم  
 شکر و سپاس شدہ بر ما چو فرمن  
 پیشہ خود ساختہ پھدای السبیل  
 گفتہ من - گوش کن و یاد دار  
 سیرت پاکیزہ و طرز سجا  
 تیغ جدل را کنم - اندر غلاف  
 تازہ دہم علم و ہنر را - رواج  
 زد و بمقصود شوم کامران  
 بر تو احلاق نبی کریم  
 جملہ بہ تہذیب نمایم بیان  
 جنگ و جدل را - بنور دم و برق  
 بیش ز بیش آمدہ جاہا عیان  
 بیچ ز اسلام نیایے نشان  
 نخلہ اسلام دہد برگ و بار  
 بر روش خوب و طریق صواب  
 بعد خزان آمدہ فصل بہار

در زمینِ قحط چو باران رسید  
 داروے او نقرهٔ اعجاز داد  
 ز روشد از جورِ خزان کار و کشت  
 علم و هنر را به تو صد در کشود  
 پیرِ دلم ندو که رسید و شتاب  
 ندو که ما - لجا و دواے ما  
 ندو که بود - مایهٔ اقبال ما  
 ندو که بود - داروے و ماندگی  
 ندو که بود - زندگی کائنات  
 ندو که بود - محزون مروه و وفا  
 ندو که بود - رهبرِ راه سِداد  
 ندو که بود - جملهٔ زرو مال ما  
 ندو که رساند - برادرِ دلم  
 ندو که بود - آئینهٔ حق نما  
 ندو که ما - یا درویشم یا رما  
 ندو که ما - همچو میجا رسید  
 ندو که - چه خوانم که بیامد چسان  
 ندو که - نه دانم که چه چستی  
 فهم - ز تجویز تو - بر میخورد  
 خاک - ز تائید تو - زرمیشود  
 عقل کل - یا ملکی - کستی  
 درکِ بلذات کماهی رسید  
 ندو که بیامد - به نگو تر زمان

بر گلِ شپرمده - بهاران رسید  
 زندگی تازه بسا باز داد  
 رفت دمی و آمده اُردی بهشت  
 زنگِ کدورت ز درونما - زدود  
 کرد مرا عودِ بزمِ شباب  
 کرد میخی بد و دواے ما  
 ندو که بود - چاره گر حال ما  
 ندو که بود - آیهٔ فخرِ خندگی  
 ندو که بود - چشمهٔ آبِ حیات  
 ندو که بود - معدنِ صدق و صفا  
 ندو که بود - پیکِ سبیلِ رشاد  
 بر فلکِ افج پروبال ما  
 زو شود آسانی هر مشکلم  
 بهر مس ما بود این کیمیا  
 در همهٔ احوال - مددگار ما  
 در تنِ بیجانِ جهان جان مید  
 ما چو تن و ندو که بهر تنما چو جان  
 تازه نبال از چمن کستی  
 عقل - ز شورِ تو شکر میخورد  
 سنگ - بدست تو - گهر میشود  
 لاجرم از جنس بشر - نیستی  
 شهرهٔ ات از ماهِ بامهی رسید  
 مائدهٔ مکرمت از آسمان

خوان کرامت که به یک گوشه  
 کان گهر گنج درم خوانمش  
 مسئله آموز فلاطون محسن  
 نسخه فرهنگ و شعورست و بس  
 بوقلمون عرصه غبرا - ازو  
 بوکه نکوتر شود احوال من  
 بوکه جلد خنک سبک خیز تو  
 سخت بکوشید به تدبیر کار  
 بان کمر عزم به بندید چیت  
 خیز و کمر چیت بکارت به بند  
 بوکه نکوتر شود احوال ما  
 سهل شود تا همه دشواری ما  
 چشم کش قول مرا گوش کن  
 بحث به بیوده سراسر مکن  
 گرد تعصب تو بیفشان ز دل  
 به رضائش مشو نوش باش  
 در دند و ده بصد جان بکوش  
 صاف پدیدست و عیان آشکار  
 دیده خفاش اگر گشت کور  
 خشک نه دریا شود از تاب قیظ  
 خاک با فلاک کجا - همعنان  
 پیروی ندوده کن و شاد باش  
 چاره احکام اساسش کنید

چرخ ز پروین نهدش خوشه  
 نه غلظم خاتم جسم - خوانمش  
 زنده کن مرده ز اعجاز رقم  
 مهر صفت چشمه نورست و بس  
 پست و نگون قبضه خضرا - ازو  
 روے بسویم کند اقبال من  
 بر سر افلاک زهمییز تو  
 نیک بجوشید درین کار و بار  
 بادل پریمت و راس درست  
 بان برهش تیز بکن گام چند  
 تاب زندن سر اقبال ما  
 غمیرت گلزار شود خار ما  
 از چهر غفلت بدر آهوش کن  
 تراژ مخوا هرزه درانی مکن  
 نیک بیندیش و بشو منفعل  
 روے مگردان همه تن هوش باش  
 پیش بیا باده خلعت بنوش  
 روشنی ندوده کشمس النهار  
 گرد نشیند نه بدامان هور  
 مفت مشو مورد موقل بغیظ  
 زاغ به طوطی نشود - همزبان  
 از نفس مدبری آزاد باش  
 قدر شناسید و سپاسش کنید



پیشِ خدا گریہ و زاری کنید  
 کرد خدا رحم بر احوال ما  
 شکر خداوند بجا آورید  
 قیصرۃً ملکہ و کٹواریہ  
 پرستے از مذہب کس نیستش  
 از غم دہر وہ خوشی تو امان  
 جلسہٴ این ندوہ گرفتہ نظام  
 کے شود از فکر پریشان ادا  
 بہ کہ نمایم بدعا اختتام  
 بروشِ جاوہِ نظمِ جهان  
 خاطرِ احباب بدو شاد بادا  
 در پس او غفل آمین زنید

رسمِ سلف جاری و ساری کنید  
 گرچہ بترشد ہمہ افعال ما  
 ردِ بسوے حمد و ثنا آورید  
 بر سرِ مائیلِ عدالت نما  
 جزِ خبرِ داد و ہوس نیستش  
 جملہ رعایا شش بہ مہد امان  
 از کرمش در کفِ امن عام  
 مدحتِ این ندوہ غمِ اکودا  
 متوہم داشتہ طولِ کلام  
 تاکہ شود گردشِ ہفتِ آسمان  
 ندوہ ماتازہ و آباد بادا  
 وجد کنان - دست بہ تحسین زنید

قصیدہ حاجی سید نور الرحمن صاحبِ خلف مولوی حافظ سید الرحمن صاحب

رئیسِ پٹنہ

بہت رفیع ہوا آج خطہٴ پٹنہ  
 زہے نصیب کہ آنکھوں سے آج دیکھ لیا  
 یقین ہے کہ خدا کا وہ دیکھ لے جلوا  
 تو قدسیانِ فلکِ کلمے امین رشا  
 لڑائیں آنکھ اگر آفتاب سے تو بجا  
 تمام شہر میں پھیلی ہوئی ہے اسکی ضیا  
 ہمیں تو برقِ تجلی کا ہوتا ہے دھوکھا  
 زمانہ یاد کرے گا ہمیشہ یہ جلا

خوشا زمانہ کہ مہمان ہے ندوۃ العیال  
 سنا ہی کرتے تھے کانوں سے جبکہ ہم  
 یہ صورتیں متبرک جسے خدا دکھلاے  
 عجب نہیں ہے کہ ہم انکی خدمتیں جو کریں  
 خدا کی شان کہ ذرے یہ سرفراز ہوے  
 ہوا ہے مطلعِ انوارِ قدس آج یہ گھر  
 عجیب طرح کی اک کیفیت ہی نورانی  
 ہماری آنکھیں نہ بھولیں گی آج کی محبت

ہماری آج زمین آسمان پر پہنچی  
 انھیں کی ذات مقدس ہو واجب تعظیم  
 ہماری قوم کے مرتاج دین کو سردار  
 بڑا بھروسہ جسے کہتے ہیں خدا پر ہے  
 ہماری دُوبتی کشتی کے ناخدا ہیں یہی  
 انھیں کی سعی جمیلہ کا یہ نتیجہ ہے  
 نشان منزل مقصود یہ بتاتے ہیں  
 انھیں کو نام سے شوکتِ دین کی قائم  
 یہی تو خضر ہیں سرچشمہ شریعت کے  
 انھیں کو نور سے چھٹ چھٹ گئی غلٹ  
 ہم انکا کیون نہ کریں احترام اور اعزاز  
 علاوہ اسکے ہر اک وجہ اقتدار کی اور  
 وہ کیا کہ انکے جو اغراض اور مقاصد ہیں  
 بذاتہ وہ ہمارے لیے بہت ہیں مفید  
 یہ بات اور ہے ناحق مخالفت کر لین  
 بہت ہی خوب ہیں سب ضمیم اسکی تعظیم  
 کہ جتنے جھگڑی ہیں آپس کے سبک دہ کر لین  
 لگا دین شائعِ اعظم پر دین و دنیا کے  
 یہ پوچھتے ہیں کہ مذہب کا جب یہ منشا ہے  
 تو کیا یہ فرض نہیں ہے کہ ہم کریں تائید  
 ہے چارہمت سے بس اعتراض کی بھر  
 اور اعتراض بھی ایسے ہیں کچھ کج و کا  
 کوئی تو کہتا ہے اسکے محال ہیں مقصد

کچھ اور ہو گیا اب اپنا آسمان اونچا  
 یہی وہ لوگ ہیں جو انبیا کو ہیں ورثا  
 ہمارے خضر طریقت ہمارے راہنما  
 خدا کے بعد انھیں پر ہمارا ہے تکیا  
 ہمارا بار لگا یُن گئے بس یہی بیڑا  
 کہ آج تک ہے زمانہ میں علم کا چرچا  
 انھیں کے فیض سے ملتا ہی لامکان پاتا  
 انھیں کے دم سے اسلام آج تک زندا  
 ہی جسکا چشمہ حیات سے بڑھکے ہر قطر  
 انھیں کے نام سے کانپا دھتے ہیں عدو خدا  
 جہان بھر میں کوئی ہے بھی انکا ہم بلا  
 کہ جس نے انکا بڑھایا ہے اور بھی پایا  
 کہ جنکے واسطے قائم کیا گیا مذہب  
 بنفسم وہ ترقی قوم کی ہے بنا  
 ملا حظہ کریں اسکے مقاصد حسنا  
 علی الخصوص یہ مقصد ہے کس قدر عدا  
 مٹا دین حرف غلط کی طرح ہر اک جھگڑا  
 دیکھا دین وہ کہ جو خطرہ سو پاک ہو رستا  
 اور اس مراد سے باہم ہوئے ہیں سب علما  
 مگر سنو کہ عجب حال ہے زمانے کا  
 تمام ہندوین پھیلا رکھا ہے اک جھگڑا  
 کہ جنکا کوئی نتیجہ نہیں عجب کے سوا  
 کسیدکا قول کہ مذہب کی ہی ضرورت کیا

ہمارے شہر کو کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں  
مگر جو قوم کی حالت پہ اک نظر ڈالو  
تمام قوم پہ اک خطگی سی چھائی ہے  
ہمیں رہی نہیں اب نیک بدمین کچھ تیز  
وہ کام کرتے ہیں جبکا کہ ہو بُرا انجام  
جو اصل پوچھو تو ہم ایسے آنکھ والوں سے  
نہ ہاتھ کام کے قابل نہ پاؤں چلو کے  
ہماری مردہ دلی کی یہ پہونجی کیفیت  
نہ دلو کہ ہے کوئی اور نہ حوصلہ کوئی  
وہ حد سے بڑھ گئیں بد اعتدالیانِ پنی  
یہی تھی وجہ کہ نا اتفاقیانِ پھیلین  
یہ عیب آیا جو ہم میں تو ساکِ عیب آئے  
پیار ٹوٹا تو بے وزن یہ ہوئے دُور سے  
خود اپنے ہاتھ سے ہم کھو دتے ہیں قبرِ پنی  
شکار کرتے ہیں اپنے غضب کا اپنے کو  
عیوب جتنے ہیں دنیا کے دیکھ لو ہم میں  
یہ امراد یہ ہے دس ہون ہزار میں اچھے  
مگر یہ بات کہ ہم میں سے اکثر افراد  
نہ وہ حمیتِ قومی نہ وہ شرافتِ نفس  
نہ ہمو پاسِ ادب ہی کسی کا اب باقی  
نخلِ نخل گئے ہیں اپنی اپنی حد سے سب  
غضب کہ ترکِ محاسن کو جانیں مستحسن  
غضب غضب کہ اوامر سے اجتناب کریں

کہ اس سے فائدہ پٹنہ کو کچھ نہیں پہونچا  
تو سخت قابلِ عبرت نظر پڑے نقشا  
مخالفین یہ الزام کچھ نہیں اسکا  
غضب کا چشمِ بصیرت پہ پڑ گیا پردا  
وہ راہ چلتے ہیں دانستہ جسمیں خطرا  
ہزار مرتبہ اچھا ہے آنکھ کا اندھا  
نہ گوشِ ہن شنوا اور نہ چشمِ ہن بینا  
کہ بالمقابلہ زندہ ہے قبر کا مردا  
ہمارے جوش کا بازار یہ ہوا ٹھنڈھا  
کہ جسے دین کا رکھا ہمیں نہ دنیا کا  
کہ جس سے ہو گئے ہم ایک دوسرے جدا  
ہوئیں اسی سے ہزاروں قباحتیں بد  
اوڑاتی پھرتی ہے جس سمت چاہتی ہو  
کہ اوسمیں دفن کریں اپنے ہی ہم زندا  
چھری سے اپنی ہم اپنا ہی کاٹو ہن گلا  
ہنر کا ڈھونڈھے کہیں نام کو مل نہ پتا  
تو اونپہ ہوتا ہے اطلاقِ حکمِ مستثنیٰ  
تو اونکا پہلے سے بالکل بدل گیا نقشا  
نہ وہ لیاقتِ ذاتی نہ وہ لحاظِ وحیا  
نہ ہمو فرقِ مراتب کا کچھ لحاظ رہا  
نہ بوڑھا بوڑھا ہے باقی نہ لڑکا لڑکا  
ستم کہ سب فضائل کو جانتے ہیں بُرا  
ستم ستم کہ نواہی کو سمجھے ہیں اچھا

ستم تو یہی کہ اسلام کو ذلیل کریں  
 کہاں یہ ہم سے مسلمان اور کہاں اسلام  
 ہماری ذلتیں جو کچھ ہوئیں وہ خیر ہوئیں  
 بڑا ستم یہ ہوا جسکا ہلکرونا ہے  
 ہم اپنی ہائے تباہی کی کیا کریں تفصیل  
 یہ حال زار تو ہم سب کا ہی علی الاجمال  
 تو انکی شان میں ہم کسطح زبان کھولیں  
 نہیں ہے اسہیں کوئی شک کہ انہیں دُبرا  
 جو اپنی قوم کی تعلیم و تربیت کر کے  
 دکھایا کرتے ہیں خود اتحاد کی راہیں  
 پڑھاتے رہتے ہیں خلق محمدی کا سبق  
 سدھارتو ہیں وہ عادات اور خصائل کو  
 زبان میں ڈھونڈھے ہمیں لفظ تک نہیں ملتے  
 رہا یہ مرکزِ اَدن میں سے اکثر حضرات  
 ہم اونکے حال کی تشریح کرتے ڈرتو ہیں  
 بھلا بتائیے کسی یہ شامت آئی ہے  
 یہ چاہتے ہیں کہ ہم اونکا حال کچھ نہ کہیں  
 بہت ہی قابلِ افسوس اونکی حالت ہے  
 تمام فرقوں نے برپا کیا ہے آپس میں  
 خدا کو علم کہ ہنگامہ کیا ہو محشر میں  
 یہ حال ہو چکا ہو اور او سپہ خوش ہیں سب کو  
 خیال کیجئے انصاف شرط ہے آخر  
 مخالفوں کے مطاعن کا تو جواب دین

اور او سپہ طرہ مسلمان ہونے کا دعوا  
 یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا  
 زمانہ سے نہیں اسکا ہمیں کوئی شکوا  
 ہمارے ہاتھ سے اسلام ہو گیا رسوا  
 خلاصہ یہ کہ زمانے نے ہلک لوٹ لیا  
 رہے وہ جنکا معزز خطاب ہو علما  
 بہت رفیع ہے انکا عوام سے طبقا  
 ضرور قوم سے ہیں مستحقِ مدح و ثنا  
 ہمیشہ اوسکو دکھاتے ہیں استہ سیدھا  
 بتایا کرتے ہیں نا اتفاقیوں کو بُرا  
 سُنا یا کرتے ہیں تہذیبِ نفس کا قصدا  
 سنوار دیتے ہیں اخلاق کا وہ پیرایا  
 کہ جیسا چاہیے ویسا ہوا اونکا شکر ادا  
 تو اونکا حال نہ بوجھو کہ کیا ہے اور کیا  
 گھسیٹ دین نہ کہیں سُنکے کفر کا قویلا  
 کہ اونکے مُنہ سے جہنم کا بن ہے گندا  
 مگر بغیر کہے بھی رہا نہیں جاتا  
 کہ آنکھ والوں کو آتا ہے دیکھ کر رونا  
 وہ معرکہ کی لڑائی کہ الامان کی ہو جا  
 یہیں محی ہوئی ہے اک قیامتِ کبرے  
 تو دیکھ کر متبسم ہیں زیر لب عقلا  
 ہمارے واسطے یہ کس قدر ہے نازیبا  
 کہ ہو رہا ہے خود اسلام پر عجب حملا

نہ کچھ تعالٰیٰ الفاظ کا دھیان کریں  
 وہ چاہے کتنا ہی سخت درشت کہ جائیں  
 وہ خواہ لفظ ہوں او کو فلو لہا می تفنگ  
 کوئی یہ کہتا ہی جب تک رہیگا یہ قرآن  
 کہ جاہلانہ حکایات سے ہی یہ معمور  
 یہ کل کا ذکر ہے کیا کیا کہانہ لوگوں نے  
 کوئی یہ کہتا ہے قرآن کو سب غلط حکم  
 کیا قول کیا اسلام لغو ہی بالکل  
 کسی نے اور جو بڑھ چڑھ کر اعتراض کیے  
 زبان درازیاں بھرائیسی ایسی دکھلائیں  
 مگر یہ باتیں تو سن سچے ہو رہیں غاموش  
 اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیاں دکھلائیں  
 بس ایک نگ میں ڈوبی ہوئی ہر ساری قوم  
 کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے  
 خلاصہ یہ کہ زمانے کے دست برد آتے  
 ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہے بیاری  
 بتائیے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت  
 ضرور چاہیے ہلکو کہ کوئی چارہ کریں  
 یہ کیا کہ بیٹھ کے اپنے گھر و گئے گوشنیں  
 یہ کیا کہ رحمت خالق سے ہو کے بس مایوس  
 نہ ہاتھ پاؤں ہلائیں نہ کوئی فکر کریں  
 یہ کیا حقیقتِ جہالت میں بس گری تو گرے  
 یہ کیا کہ جاری ہی رہنے دین و دنیا کو

نہ کوئی اونکو ہوشنچ وطن کی پروا  
 وہ چاہے کیسا ہی سخت اعتراض ہو اٹکا  
 وہ خواہ زہر ہلاہل ہو ادھکا ہر فقرا  
 کی طرح نہ مذہب بنے گی یہ دنیا  
 نقشبانہ خیالات پر ہی اسکی بنا  
 خدانہ پھر کبھی سنو اسے یہ برا کھنا  
 جدید فلسفہ انکو روا نہیں رکھتا  
 کہ اسمیں کچھ نہیں شہوت پرستیوں کے سوا  
 تو صاف بانی اسلام پر کیا حملہ  
 کوئی دقیقہ تو شاید اٹھائیں نہیں رکھا  
 ذرا حمیت وغیرت ہماری دیکھئے گا  
 جھری لیے ہوئے موجود ریتنے کو گلا  
 کوئی ہوں اسمیں ادانی ہوں یا کہ ہوں علی  
 بگڑ گیا ہے ہمارا تو آدے کا آوا  
 ہمارا حال وہ باقی نہیں رہا کہ جو تھا  
 تو کیا ضرور نہیں ہے کہ ڈھونڈھیں کوئی دوا  
 تو ہمہ فرصن ہوا یا نہیں علاج اسکا  
 سعی سے ہاتھ اٹھا بیٹھیں اسکے کیئے  
 بہائیں آنکھ سے ہر وقت خون کو دریا  
 خلافت اسکے جو قرآن پاک میں آیا  
 نہ اونسے کام لین فطرت نے جو دی ہیں قوا  
 سمجھ لیں یونہی کہ اب تو محال ہے اٹھنا  
 کہ جسکا عقل کے نزدیک ترک ہے ادلی

یہ کیا کہ نفسِ رزلیہ کی پیروی کر کے  
 بڑھائیں اور بھی نفسانیت کو کچھ اپنی  
 یہ کیا کہ گتھیان آپس کی یوں ہی بیچ دین  
 یہی ہی ہکو مناسب کہ اس زمانہ تک  
 نہیں۔ ہمیں نہیں لازم کسی طرح ہے اب  
 اب اونکو جانے دین جو کچھ کہ ہو چکا ہے  
 کہ درتوں کو نکالیں ہم اپنی سینوں سے  
 ہم ایک دوسرے سے پھر کریں وہ ہمدردی  
 خدا پر رکھے نظر اور دنوں کو کر کہ قومی  
 بلند ہمتیں کریں تو پھر ہے سب آسان  
 پہاڑ آئے تو سینہ سے ریل دین اوسکو  
 قدم سے ناپ دین کیسی ہی صعب ہو گا ٹی  
 ہمالیہ کو ابھی ہم اکھاڑ دین جڑ سے  
 جب ایسے ایسے کام ہو سکیں آسان  
 کم کو چست کسین ہمتیں بلند کریں  
 سمجھکے ایسا کوئی کام اختیار کریں  
 نہ یہ کہ ایسا ہو دنیا میں انہماک ہمیں  
 دیا ہوں دین میں کچھ سطح سے مستغرق  
 ہمیں ہے فرض معاش و معاد کی اصلاح  
 ہمارے ایسا تو پھر کوئی خوش نصیب نہیں  
 رکھیں خواص طبعی دہریہ بھی نظر  
 کریں خصائصِ فطری قوم پر بھی نگاہ  
 ضرورتوں پہ زمانے کی خوب غور کریں

اسی طرح سے رہیں ہم اسیرِ حرص و ہوا  
 گتھائیں اور بھی وقعت کا اپنی کچھ پایا  
 ہمارے کام میں جس سے غضب کا بیج پڑا  
 بلا سبب بھی اٹھایا کریں نیا قنناہ  
 کہ اک تو ہو چکے رسوا۔ کچھ اور ہوں سوا  
 گذشتہ راصلوات احتیاط آئینہ  
 ملے رہا کریں شیر و شکر کھریج سدا  
 ہمارے اگلے بزرگون کا جیسا تھا شیوا  
 دکھائیں اپنی ترقی میں ہمت اعلیٰ  
 ہزار کوس کا دم بھر بیچ کریں رستا  
 اور ایک جست میں ہم پھانڈ جائیں نہیں  
 حمال کیا کہ ہمیں روک ڈکوئی صحرا  
 پلٹ دین چاہیں تو دریائے نیل کا دھارا  
 تو ایسی ویسی بھلا وقتوں کا تذکرہ کیا  
 قدم اٹھائیں او دھر صاف ہو جدھر رستا  
 کہ جس سے دین بھی حاصل ہوا اور ملے دنیا  
 کہ بھول کر بھی نہ آئے کبھی خیال خدا  
 کہ تنگ کرنے لگے ہکو حاجت دنیا  
 ملیں یہ دونوں تو البتہ پھر خوشی کی ہوا  
 یہ ہو تو نازشیں جتنی کریں وہ سب زیبا  
 کہ جو رہا ہے ہمیشہ سے شیوہ عقل  
 کہ یہ ضرور ہے حسبِ ہدایت حکما  
 یہ خوب دیکھ لیں چلتی ہو کس طرف کی ہوا

اصول یہ رہے رفتار کا ترقی کی  
 اور ان مقاصد و اغراض کا طریق حصول  
 تو یوں تو صورتِ فہمیہ میں بہت لیکن  
 مگر وہ شکل کہ حسبِ عمل درآمد ہو  
 یہی تو اسکی مراد میں ہن مدعا میں یہی  
 دلا رہا ہے یہ امیدیں ایسی ہی دل کو  
 اسی کے ہاتھ سے پانینگے دولتِ جاوید  
 یہی ہے وجہِ فلاح اور ذریعہٴ اصلاح  
 عجب نہیں ہے کہ ندوہ دکھا دے یہ اعجاز  
 یہ اعتراض کہ مٹنے کو اس سے کیا حاصل  
 جو بات سچ ہو وہ اپنی جگہ رہیگی سچ  
 یہ مسئلہ تو مسلم ہے اک زمانہ سے  
 فلاح ذاتی افراد بھی ضروری ہے  
 ملاحظہ کرو اس مطمح نظر سے اگر  
 ریاضتیں جو کرین ہم تو اسکا پھل کھائیں  
 تو پھر وہ سعی ہماری ہے داخلِ حسانت  
 روڑ بھی نذر کرین کوششیں بھی ضرور کرین  
 مگر یہ مسئلہ ندوہ سے پوچھنے کا نہیں  
 یہ اعتراض اگر ہے تو خود ہمیں پر ہے  
 ہمارا کام ہے خود ہکو چاہیے ہے فکر  
 رہی یہ بات کہ وہ کون سا طریقہ ہے  
 جو ہمیں منافعِ دینی و دنیوی اسکے  
 تو اس خصوص میں ہوتی ہے یہ ہماری را

کہ مستقل ہو اگرچہ ہو تھوڑی آہستہ  
 ضرور ہے کہ مہذب ہوا اور شایستا  
 وقوع میں نہیں آئیں تو ان سے فائدہ کیا  
 ہمارے فہم میں ہی شکل ندوہ کا اعلیٰ  
 اسکا شوق سے ندوہ اٹھاتا ہی پڑا  
 یہی اصول برتنے کا کرتا ہے وعدا  
 یہی دکھائیگا پھر ہکو علم کی دنیا  
 یہی ہماری ترقی کا ہے بڑا زینا  
 ہماری قوم کے مرد و عین ہے جان تازا  
 کر دو غور تو ایسا نہیں ہے کچھ بیجا  
 مخالفین کا وہ قول ہو کہ ہو اپنا  
 کہ خود ترقی کل ہے ترقی احسنا  
 کہ یہ فلاح و ترقی قوم کی ہے بنا  
 تو یہ غرض بھی کسی کی نہیں ہے نازیبا  
 یہ کیا کہ سعی کا ہکو نتیجہ ہی نہ ملا  
 ہمارے نفع کا پہلو اگر نہیں نکلا  
 ہمارے شہر کو کیا اسکا فائدہ پہونچا  
 خود اہل شہر پہ واجب ہے سوچنا اسکا  
 جواب دہ نہیں اسکا کسی طرح ندوہ  
 نکالیں اپنی ترقی کا ندوہ سے شجبا  
 کہ جس سے ندوہ سے کچھ بہرہ مند ہو پٹنا  
 ہمارے شہر کو بھی انہیں کچھ ملے حقنا  
 خدا کرے کہ سمجھوں کے ہوں متفق آرا

کہ ایک مدرسہ اس شہر میں بھی ہم کھولیں  
 بعینہ وہ یہاں ہو طریقہ تعلیم  
 یہ اعتراض اگر ہو کہ اسکے اخراجات  
 قریہ مقام تیرہ دو نہیں ہمارے لئے  
 لحاظ کیجئے اس شہر کی طبیعت کو  
 جب اہل شہر نے کھولا محمدن اسکول  
 جہاں کہ دین کی تعلیم ہے فقط ضمناً  
 وہاں تو شہر نے دریا دلی یہ دکھلا دی  
 جہاں بدرجہ اکمل ہو دین کی تعلیم  
 جہاں سے مجتہد عصر بنے سب نخلین  
 وہ مدرسہ کہ جو اس شان و اہتمام کا ہو  
 بقدر حیثیت اس مدرسہ میں سب بچے  
 غرض کہ مدرسہ ایسا اگر کھلے کوئی  
 ہم اہل شہر اگر اصلاح واقعی چاہیں  
 اس کی ہم کرین تمسیل متفق ہو کر  
 اور اسکے ساتھ رہے یہ خیال بھی ہر  
 رفہ عام جو ہے شرط اعظم اسلام  
 ہم اس طرف سے نہ غافل رہیں کسی صورت  
 وہ امر خاص جو مقصود اصل ندوہ ہی  
 ہمیشہ اسکو ترقی روز افزون ہو

اوسے طرح یہ کہ ندوہ نے ڈالی جیسی بنا  
 کہ مستفیض ہین اب جس سے ندوہ کو طلبا  
 کہاں سے ہوگا اس افراط سے ہم چندا  
 شکستہ حال بہت ہے مگر ہی پھر  
 مثال کے لیے کہنا پڑا ہمیں اسجا  
 تو چار سمت سے گویا روپوں کا منہ بڑا  
 نہیں تو پوری ہے تعلیم دنیوی گویا  
 چہ جائے آنکہ ہو تعلیم دینیات اجرا  
 جہاں سے نخلین علوم و فنون کو دریا  
 جہاں سے فاضل جید کا ہو عطا تمغا  
 معاونت نہ کرے شہر اوسکی ممکن کیا  
 کرینگے اوس پہ تو سب لوگ جان مال فدا  
 تو اس کے چلنے میں ہلکونہیں ذرا شبہا  
 تو بس یہ راسے بہت ہیج ان سب اولے  
 کہ پھر نہ اپنی ترقی میں شک ہے صلا  
 کہ وہ نہ فوت ہو مقصد ہی جو کہ ندوہ کا  
 ہر ایک مذہب ملت کی جو ہی اصل بنا  
 ہمیشہ ہم تہ دل سے کیا کرین یہ دعا  
 خداے پاک کرے اپنے فضل سے پورا  
 زیادہ بڑھتا رہے اسکا چار سو شہرا

قطعہ مصنفہ عبیدالحق سلمہ خلف مولوی حافظ فضل حق صاحب آزاد ریس بانکی پور

نہ یہ غنچے گلستان میں نہ یہ گل باغ رضوان

ہے آباد تیرا بوستان اے ندوۃ العلماء



جو تھریں سین اس گلشن شاداب میں آکر  
وہ تاثیر میں کہ جسے زندہ جاوید ہوا انسان  
کمان میں بے زبان یار کمان یہ جلسہ  
مے اک طفل مکتب کو اجازت نظم خوانی کی  
جو کچھ دیکھا فرشتوں نے مرے دیکھا نہ خواب اسکا  
نہیں ہیں جانیوالی یہ مقدس ترین دل سے  
نہیں ہم بھولنے کے حاکمان عدل پرور کو  
جدا ہوا امت احمد سے کیونکر امت عیسیٰ سے  
خدا وہ دن کرے کالج سے جو بنگلین ہم دیکھیں

کمان کی جیسے ترانے نغمہ مرغ خوش امان میں  
یمان کی پاک تقریر دہن ہون یا آج جو اتان  
وہ نسبت بھی نہیں پاتا جو ہو مور سلیمان میں  
یہ معنی ہیں کہ پھیلے شوق اطفال دبستان میں  
بہت گل باغ میں دیکھے بہت شمعیں شبتان میں  
سرا یا نور ہیں شمع ہدیٰ یہ اہل ایمان میں  
ہے انکا ہم میں ہونا جان ہونا جسم بجان میں  
پڑھا ہو آیہ لکھو سوائے ہمنے قرآن میں  
کہ ہے دارالعلوم اک مثل کالج ہم مسلمان میں



## وظائف کی ضرورت

دارالعلوم میں تعلیم و تربیت کی عمر کی اگرچہ اس اعتبار سے کہ وہ ہنوز ابتدائی حالت میں ہو اس قابل نہیں کہ اس پر قیادت کی جائے یا ہم اس کو بطور تبحر کا سیانی ملک کے سامنے پیش کریں لیکن طرز تعلیم کی غمی اور سیر کی محنت شاقہ کی وجہ سے مدرسہ جوہ میں وہ خاص امتیاز کی نظر سے دیکھی جاتی ہو اس واسطے چند نوٹیں اسکی شہرت ملک میں پھیل گئی اور ہر طرف طلبہ نے دارالعلوم میں داخل ہوئی کہ خواہشیں ظاہر کریں اور درجہ انکی آمادگی بڑھتی جاتی ہو مگر مسلمانوں کی حالت یہ ہو کہ انکا اکثر حصہ فلاس اور تہذیبی میں مبتلا ہو رہی ہوتی ہے انہیں رکھتے کہ انچہ صرف اولاد کو تعلیم دلا سکیں وہ اسکے خوشہمند ہوتے ہیں کہ تعلیم و تربیت کے نظام کے ساتھ انکے مصارف خورد و نوش کا باہر بھی دارالعلوم اٹھائے اور دارالعلوم میں کمی سرمایہ کی وجہ سے انکی گنجائش نہیں کہ کثرت سے طلبہ کو فطیفے دیے جائیں لہذا اس بات کی حاجت ہو کہ جنکو خدا نے ہتھ پائے عطا فرمائی ہو وہ منجملہ مصادر کثیر کے حصہ بند ایک وظیفہ کا صرف بھی اپنے ذمہ گوارا فرمائیں تاکہ علما اور شرفاء کی اولاد جو بے استطاعتی کی وجہ سے جاہل ہی جاتی ہو انکے صرف پڑھ لکھ کر انکے واسطے مفید جاریہ بن جائیں اور انکی عالی ہمتی ایک علی نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ لے جس سے اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کی سگفتگی حاصل ہونے کی توقع ہو۔

وظیفے کی مقدار پانچ روپیہ ماہوار ہو جس سے مصادر سکونت خورد و نوش وغیرہ پسے کیے جاتے ہیں یہ مقدار ایسی نہیں جو جسکو ہار و رداؤں سے انگیر نہ کر سکیں ایسی تقریبین کثرت ہوتی رہتی ہیں جن میں ہزار ہا روٹو ایک دن میں اُڑا دیا جاتا ہو پھر اس سونہ دینی فائدہ کی انکو توقع ہو نہ دنیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہو۔ اور اس میں ہم خرماد ہم ثواب کا مضمون ہو دنیا میں بھی نیکنامی اور آخرت میں بھی خداوند عالم کی خوشنودی حضرت صلعم کا تقرب اس سے بڑھ کر کون دولت ہو اور اس سے بہتر کیا مصرف ہو گا تو جہ اور ہمت درکار ہے علاوہ اسکے اخوت اسلامی بھی اسکو متقاضی ہو کہ جو لوگ اپنی بے ہتھ پائے سے علم حاصل نہیں کر سکتے انکی دستگیری کی جائے حدیث میں آیا ہے کہ ان اللہ فی صوابہما کا العباد فی عوہ خیرہ فی اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہو جب تک وہ بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا رہتا ہو۔ لہذا دوسری اسلامی سے امید ہے کہ وہ توجہ فرما کر وظائف کے واسطے سرمایہ مہیا کر دیں گے تاکہ اس سے غریب طلبہ کی مدد کی جائے۔

## قواعد رکنیت ندوۃ العلماء

۱ ہر مسلمان کم از کم دو روپیہ سالانہ دینے پر ارکان ندوۃ العلماء میں شامل ہو سکتا ہو عیسے کی مقدار ہر شخص کی قدرت اور فیاضی پر موقوف ہو۔  
۲ ارکان ندوۃ العلماء کے فرائض حسب ذیل مندرج ہیں (۱) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (۲) باہمی اتحاد و ارتباط کو بڑھانا (۳) ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی میں پوری کوشش کرنا۔

۳ رو داد جلسہ سالانہ ارکان ندوۃ العلماء کو بلا قیمت دی جائے گی اور جلسہ عام میں انکو تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزوں پر رائے دینے کا حق ہوگا۔ اور جلسہ انتظامیہ میں ممبری کے واسطے منتخب ہو سکیں گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور یکسوئی وۃ العلماء سے رکھتے ہوں اور رکنیت جلسہ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہوں۔  
۴ اراکین کو وہ کتابیں جو انکی رکنیت پہلے شائع ہو چکی ہیں پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابیں ہستنا ی رو داد کے نصف قیمت پر مل سکیں گی۔

## اطلاع

جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ سہوار العلوم کے درجہ ادب کا افتتاح گولہ گنج لکھنؤ میں ہو گیا ہے۔ یہیں وہ طلباء لیے جاتے ہیں جو فارسی میں کافی استعداد رکھتے ہوں اور انکی عمر پندرہ برس سے زیادہ نہ ہو۔ جو دارالافتاء میں رہ کر پڑھنا چاہتے ہیں انسے بابت مصارف خورد و نوش و قیام کے پانچ روپیہ ماہوار لیے جاتے ہیں جو شخص مرے میں داخل ہونا چاہتا ہو انکو دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ پہلے قواعد داخلہ منگو کر دیکھ لینا چاہیے۔

يَعْتَصِمُ بِاللَّهِ وَقَدْ تَلَّ الْأَمْرَ الْأَكْبَرَ

— ﴿روداد﴾ —

# اجلاس ششم نودہ اعلیٰ

منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ شعبان ۱۳۱۹ھ مطابق ۵-۶-۷-۸  
دسمبر ۱۹۰۶ء روز پنجشنبہ - جمعہ - شنبہ یکشنبہ واقع کلکتہ

— ﴿حسابیای﴾ —

مجلس انتظامیہ نودہ اعلیٰ



مجلس المطالعہ نیولے فائینجیائی کے





بی نیاز از ما و از پیدائشی و ظہارِ ما  
ای بہارت بی تعلق از گل و از خارِ ما

ای غنی ذاتِ توازا قرار و از انکارِ ما  
نی بہارت ہستی مانی خروانت نیستی

ایک نعبد و ایک نستعین نصلی وسلم علی سیدنا و ملائکہ و آلہ و صحبہ جمعین۔  
ندوۃ العلماء کا آٹھواں سالانہ جلسہ ہندوستان کے دارالسلطنت کلکتہ میں ہوا۔  
کامیابی سے ہوا یا ناکامی سے اسکا فیصلہ وہ حضرات کر سکتے ہیں جو اس جلسے میں موجود  
تھے یا جو اس کارروائی کو ملاحظہ فرمائیں گے۔

نیشی صوبے کے حالات بالائے ہند کے حالات سے بہت کم ملتے جلتے ہیں  
مردم شماری کے روتے مسلمان اس صوبے میں کچھ کم نہیں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ جس بلا  
میں عام طور پر مسلمانان ہند گرفتار ہیں اس میں انکا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ سخت حیرت  
بات ہے کہ بنگالی ہندوانکے دوش بدوش ہر حیثیت سے ترقی کرتے اور یہ روز بروز گرتے  
جاتے ہیں۔ بنگالی ہندو دن نے صرف مغربی علوم و فنون میں ترقی نہیں کی بلکہ اپنے  
مذہب اور اپنی زبان کو اس درجہ فروغ دیا ہے جسکو خیال کر کے حیرت ہوتی ہے۔  
بنگلہ زبان کو انھوں نے اپنی قومی زبان سمجھ کر علوم و فنون کے ذخیرہ ان سے بالامال کر لیا

اور اسپر فاعت انہیں کی ہر روز انکا قدم آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اسکے برعکس ہمارے مسلمان بھائیوں کی یہ حالت ہو کہ وہ ہر حیثیت سے گرتے اور قدم پیچھے ہٹاتے جاتے ہیں۔ سیکڑون بنگالیوں کا ہم نام صنفے ہیں جنہے نے مضامین پر کتابیں لکھتے ہیں اور انھیں کے دشمن دش مسلمانان بنگالہ اپنے اسلاف کے علی ذخیروں سے کام لینے کی بھی قابلیت نہیں رکھتے۔

یہ کس قدر افسوس کی بات ہو کہ جسکی قومیت کی بنیاد مذہب اور صرف مذہب پر ہو اور جسکا مذہب تمام دنیا کے مذہبوں سے اپنی پاک اور مقدس تعلیم کے لحاظ سے ممتاز ہو اور جسکے علمہ آمد سے ہمارے اسلاف معراج ترقی پر پہنچ چکے ہوں اور اپنے علمی و فنی زور و قوت سے ایک عالم کو دنگ کر دیا ہو انکے اخلاف ایسی سستی اور جہالت میں پڑے ہوں جسکو اپنے سر پا کی خبر نہ ہو۔ اور وہ قومین جسکے مذاہب کی بنیاد صرف رسوم اور ادھام پر ہو جسکی زبان علوم و فنون کے ذخیروں سے خالی ہو اور جسکی قوم میں ترقی کا کوئی نمونہ موجود نہ ہو وہ اپنی کوشش سے چند دنوں میں اس قدر ترقی کر جائیں جسکو ترقی یافتہ قومین بھی تعجب کی نگاہوں سے دیکھتی ہیں۔

لطف یہ ہے کہ کلکتہ ڈھاکہ اور چائنگام وغیرہ بنگال کے بڑے بڑے شہر و زمین گورنمنٹ کی مہربانی سے پانچ مدرسے عربی تعلیم کے لیے موجود ہیں اور جہاں تک ہم کو دریافت ہوا ہے ایک لاکھ پچھ ہزار روپے سالانہ اپنی صرف ہو رہا ہے جمین سے پچاس ہزار روپے گورنمنٹ شاہی خزانے سے دے رہی ہے اور پچھین ہزار روپے محسن فنڈ سے وصول ہوتے ہیں علاوہ اسکے ہندوستان کے جس عربی مدرسے کو جا کر دیکھیے اس میں بہ نسبت دوسرے ملک کے باشندوں کے بنگالی طلباء زیادہ نظر آئیں گے مگر اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ ملک کی آب و ہوا کا اثر ہندوؤں اور مسلمانوں پر یکساں پڑنا چاہیے تھا مگر ان میں جو فرق ہے وہ بالکل قیاس میں آسکتا ہے۔

ان تمام حالات کو پیش نظر رکھنے کے بعد اسکا اندازہ بآسانی ہو سکتا ہے کہ ایسے مقام پر ندۃ العلماء کا لوگوں کو عسلے الرغم اپنی طرف متوجہ کر لینا اور اپنی صدا کا انکے کانوں میں ڈال دینا باعتبار موجودہ حالت کے اُسکی بہت بڑی کامیابی ہے ورنہ جس کامیابی کو ہم کامیابی سمجھتے ہیں وہ اگر برسوں میں بھی ہو تو سمجھنا چاہیے کہ آج ہوئی۔

ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے دینی و دنیوی بہبودی کے لیے جان تک ہمارے امکان اور طاقت میں ہے کوشش کریں اور صبر و استقلال کے ساتھ تمام فراحتوں اور رکاوٹوں کو دفع کریں خدا کی مہربانی ہوگی تو ہم کامیاب ہونگے ورنہ اسکی شکایت کیا؟ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے مسلمانوں کا شیوہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ فکر و تدبیر کے ساتھ خدا کی عنایت پر بھروسہ رکھیں اگر ہماری نیت اچھی ہے تو ہموامیت کہ وہ ہماری کوششوں میں برگ و بار پیدا کرے گا اور ہم کبھی نہ کبھی اپنے مقاصد کو پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے واذلک علی اللہ بعزیز۔ تاہم ہمیں کچھ شک نہیں کہ کلکتہ میں ندۃ العلماء کا اجلاس ہستم بہت وسیع پیمانے پر ہوا۔ چار ہزار مسلمانوں سے کم کسی جلسہ میں شریک نہیں ہوئے۔ علاوہ اسکے معمولاً اجلاس تین دن ہوا کرتے تھے کلکتہ میں داعیان جلسہ کے اصرار سے چار دن تک جلسے ہوتے رہے اور چوتھے دن وہ پر کو ختم ہو جانا چاہیے تھا مگر لوگوں کے مزید اصرار سے شب کے لیے خاص طور پر صاحب کمشنر بہادر پولس سے اجازت لیکر وعظ کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس سے اس دلچسپی کا اندازہ ہو سکتا ہے جو مسلمانان کلکتہ کو پیدا ہو گئی تھی۔ آخر میں مولوی سید شمس المدی صاحب ایم اے وکیل ہائی کورٹ نے جو تقریر ارکان ندۃ العلماء کے شکر پرے میں کی تھی اس سے معلوم ہوتا تھا کہ قبل انعقاد جلسہ کے کلکتہ کے باشندوں کو کم فرصتی کی وجہ سے اسکا موقع نہیں ملا تھا کہ وہ ندۃ العلماء کے مقاصد و اغراض پر اچھی طور سے غور کرتے جلسے کے ہونے سے انکی آنکھیں کھلیں اور انکو اپنی پس ماندگی کا سخت افسوس ہوا



اور وہ سمجھے کہ مذوۃ المسلما کیا چیز ہے اور وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔

اس میں ہکو تھوڑی سی مرد مخالفین مذوۃ العلماء سے بھی ملی جنھوں نے ایک سال تک مسلسل دعوت و دعاظنین کے ذریعے سے مذوۃ العلماء کو نقصان پہونچانے کی کوششیں کیں اور رسالوں کے لکھوانے اور چھپوانے اور تقسیم کرنے میں بے اندازہ روپیہ صرف کیا اور اسطے کہ انکی اس کارروائی سے اگر دو چار نافرمانیہ مذوۃ العلماء سے منحرف ہوئے تو سود و سونے اسکے مقاصد و اغراض پر غور کرنے کی تکلیف برداشت کی اور انکے دلوں میں اسکے ساتھ ہمدردی پیدا ہو گئی۔ اگر یہ بزرگ کلکتہ میں اس قدر شور و غوغا نہ کرتے تو اسکی امید نہ تھی کہ دارالامارۃ کے باشندے جنگو تجارت کے اشغال یا اغراض ذاتی کی کشاکش سے دم لینے کی بھی ہمت نہیں مذوۃ المسلما کی طرف اتنی بھی توجہ کرتے۔

یہ امر نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے کہ کلکتہ باوجودیکہ پنجاب اور مالک متحدہ اگرہ و اودھ سے دور تر مقام ہے تاہم صوبہ بجات مذکورہ کے علما کثرت سے شریک جلسہ ہوئے اور انجمن حمایت اسلام لاہور و انجمن نعمانیہ لاہور و انجمن معین الذوہ امرتسر و شملہ و بانی پت و بانکے پور و اسلام پور و مونگیر و مدرسہ احمدیہ آرہ و دیگر انجمنہائے اسلامیہ کے وکلاء خصوصیت کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ جناب مولوی شاہ محمد رشید الحق صاحب عبادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ جو خانقاہ سے نکلنے کے عادی نہیں ہے صرف جلسے کی شرکت کو تشریف لے گئے تھے جناب ممدوح کے صاحبزادے مولوی شاہ حبیب الحق صاحب بھی شریک جلسہ تھے جو جناب شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ مخدوم الملک شرف الدین احمد بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے داماد ہیں۔

جناب مولانا محمد لطیف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد اس سال بھی تشریف نہیں لائے مگر جناب ممدوح نے جن الفاظ میں اپنی مجبوری ظاہر فرمائی ہے وہ قابل

محافظ ہین۔ مولانا کرامت علی صاحب جو پوری کے خاندان نے بھی ندوۃ العلماء کے ساتھ تحریر کے ذریعے سے اپنی ہمدردی ظاہر کی ہے مولوی محمد محسن صاحب جو پوری اور مولوی عبدالرب صاحب کی تحریریں شائع ہو چکی ہیں انہیں یہ ہے کہ جس زمانے میں جلسہ تھا مولوی عبدالرب صاحب چشم وچرخ خاندان کرامت اپنے وطن مالوہ میں تشریف رکھتے تھے چونکہ ایک مدت کے بعد وطن کو معاودت فرمائی تھی اسوجہ جلسے کی شرکت کو معاذ الیس نہیں جاسکے۔

حکام نے بھی کچھ کمزور نہیں دی۔ پولس کا انتظام قابل تعریف تھا۔ صاحب پٹی کشن پولس ہر روز جلسے میں شریک ہوتے تھے اور صاحب کشن بہادر بھی چوتھے دن شریک ہوئے اور بہت دلچسپی کے ساتھ تقریریں سنیں اور جب ان سے یہ خواہش کی گئی کہ ایک وقت کے لیے اور اس بات کی اجازت دیں کہ اس مقام پر جلسہ کیا جائے تو اسکو بہت خوشی سے منظور فرمایا۔ جلسے کے بعد خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل ہائی کورٹ نے جناب باہمی کے لیے علماء کو اپنی کوٹھی پر دعوت دی تو سر فرانسس میکین چیف جسٹس ہائیکورٹ آرنہیل سٹریبل میجر سیرنگل کونسل دیگر حجان ہائیکورٹ و شاہزادگان خاندان میسویہ اودہ اور اکثر مغزین کلکتہ آئین تشریف لائے اور بہت اخلاق و مہربانی سے ملے اور ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔

مذکورہ بالا واقعات کو پیش نظر رکھ کر ہر شخص اس بات کا فیصلہ کر سکتا ہے مجموعی حالات کے اعتبار سے کلکتہ میں ندوۃ العلماء کو ناکامی نہیں ہوئی۔

## آغاز کار و رائی جلسہ مختصر کیفیت انتظام

اجلاس ہفتم منعقدہ عظیم آباد پٹنہ کے بعد ہی مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء کو اس بات کا خیال دلا باگیا کہ آئندہ اجلاس کا کلکتہ میں انتظام کیا جائے۔ اسی خیال سے مولوی شاہ نظام الدین

جمعہ کی کلکتہ تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگوں پر ندوۃ العلماء کے مقاصد اغراض ظاہر کیے جنکو سنکر روسائے کلکتہ نے اپنی ہمدردی ظاہر کی اور معین النذوہ کے نام ایک مجلس قائم کی جسکے سکریٹری خان بہادر مولوی بدر الدین حیدر صاحب صدر انجمن نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے منتخب ہوئے۔

اس مجلس کے ممبروں میں حاجی نور محمد زکریا سیٹھ۔ مسٹر ابوالحسن خان صاحب حج حاجی عبد الرزاق صاحب۔ حاجی بخش آئی صاحب۔ حکیم عبد الرحیم صاحب دہلوی۔ مولوی زاہد حسین صاحب اور مولوی عبد الماجد صاحب بھگلپوری روسا و علما داخل ہوئے اور اس مجلس نے ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ کو آئندہ اجلاس کے دعوت دی اور انتظام دعوت واسطے ایک اور مجلس قائم کی جسکے ناظم مسٹر غلام حسین عارف صاحب آنریری سیکریٹری مجسٹریٹ اور صدر انجمن انریبل مسٹر جسٹس سید امیر علی صاحب سی۔ آئی۔ اے اور نائب صدر انجمن نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے مولوی ابوالحسن خاں صاحب حج۔ مولوی ابوالفضل عبد الرحمن صاحب حج۔ مولوی محمد یوسف صاحب وکیل ہائی کورٹ اور حاجی نور محمد زکریا صاحب سیٹھ وغیرہ عائد کلکتہ منتخب ہوئے۔ اور نائب ناظم مولوی سید ابوظفر صاحب دہلوی مترجم ہائی کورٹ قرار دیے گئے۔

اس مجلس نے تحصیل چندہ میزبانی اور انتظام دعوت کی کارروائی شروع کر دی بمجلہ ممبران مجلس کے مسٹر غلام حسین عارف صاحب۔ مولوی سید ابوظفر صاحب۔ مولوی عبد الماجد صاحب۔ مولوی زاہد حسین صاحب۔ حافظ سید محبتی صاحب بانکے پوری اور مولوی عبدالقدیر صاحب ام۔ اے نے بہت توجہ اور کوشش اپنے فرائض ادا کیے۔ اسی زمانے میں مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فرزند وجائشین مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری کلکتہ تشریف لے گئے ان حضرا کے تشریف لیجانے سے مذکورہ بالا حضرات کی سرگرمی میں اور بھی ترقی ہوئی اور کلکتہ کے مقتدر

مقامات پر مولوی شاہ ابوالخیر صاحب موصوف کے وعظ ہو جانے سے باشندگان  
مکملتہ کو ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض سے واقف ہونے کا اچھا موقع ملا۔

جلسہ کو رنے بعد غور و فکر کے ۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ شعبان ۱۳۱۹ھ مطابق ۵-۶-۷-۸ دسمبر روز پنجشنبہ جمعہ  
شنبہ یکشنبہ چار تاریخین اجلاس کیلیے مقرر کین اور انھیں تاریخوں کو ارکان انتظامیہ ندوۃ  
بھی پسند فرمایا اور حسب معمول اشتہار اور خطوط کے ذریعے سے مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء  
اور مجلس انتظامیہ دعوت نے ان تاریخوں کا اعلان کیا اور علما رؤسا اور حکام کو دعوت  
دی۔ ہمسواں بات کا سخت افسوس ہے کہ باوجود کوشش بیش کے مجموعہ چندہ میزبانی  
اور فہرست چندہ دہندگان اور کیفیت انتظامی اب تک ہکونہین ملکی اسواسطے ہم رکان  
ندوۃ العلماء کو مذکورہ بالا امور میں سے کسی امر کو دکھانہیں سکتے۔

نواب لفٹ گورنر بہادر صوبہ بنگال کی خدمت میں بھی دعوت بھیجی گئی تھی اور جناب مروج  
کے اخلاق و مہربانی سے اس بات کی امید تھی کہ وہ خوشی سے اس مجلس میں شرکت  
فرمائیں گے مگر جلسے کے چند روز پیشتر جناب مروج سخت علیل ہو گئے اور اسی وجہ سے  
آپ کو اپنے پردگرم میں بہت کچھ رد و بدل کر دینا پڑا صحت یاب ہونے کے بعد ڈاک  
سے جسد نکلتے تشریف لائے ہیں اس روز بھی آپ کے پھرے سے علالت کے آثار  
نمایاں تھے اور جب آپ سے عرض کیا گیا کہ ندوۃ العلماء کے اجلاس شروع ہونے کے  
دو ہی ایک دن باقی ہیں تو آپ نے افسوس کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا کہ ڈاکٹر دن  
مشورے سے چند روز تک وہ کسی عام جلسے میں شریک نہین ہو سکتے۔ اسکے بعد جناب  
مروج کے پریوٹ سکرٹری نے حسب مندرجہ ذیل چٹھی کے ذریعے سے اس معذرت کو  
ظاہر فرمایا۔

ترجمہ بھی صلح سب میٹ سکرٹری نواب لفٹ گورنر بہادر

## صوبہ گالنام سکریٹری مجلس انتظامیہ عوامیت خیمہ سیمون ۱۹۷۸ء

جناب من

آپ کی چٹھی کے جواب میں۔ میں نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے تاسف کو اس امر کی نسبت ظاہر کرتا ہوں کہ وہ اس قابل نہیں ہیں کہ آپ کی کمیٹی کے حسب خواہش جلسے میں شریک ہو سکیں۔ ہزار اپنے زمانہ حال کی علالت کے سبب سے ضرورتاً مجبور ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو سر دست پبلک کاروبار کو ملتوی رکھیں۔

میں ہوں

آپ کا وفادار

جے ایسٹلی

مذکورہ بالا چٹھی کے علاوہ مسٹر جسٹس اسٹونیز مسٹر آئی انجلس لفٹنٹ کرنل رینلیک مسٹر لے پڈلر مسٹر جے آف فینلی مسٹر جی ال گپتا و دیگر حکام و معززین کی چھپان معذرت و ہمدردی کی موصول ہوئیں جنکی نقلیں انگریزی روداد کے ساتھ شائع ہو گئی۔ یہاں صرف خان بہادر مولوی عبد الجبار خان صاحب سی۔ آئی۔ اے مارا المہام بھوپال اور نواب فخر الدولہ سر امیر الدین خان صاحب بہادر رئیس لوہار و سپرنٹنڈنٹ مالیکوٹلہ اور نواب حسین محمد خان صاحب بہادر رئیس بھوپال کے خطوط کا اقتباس ذیل میں کیا جاتا ہے۔

خان بہادر مولوی عبد الجبار خان سی۔ آئی۔ اے مارا المہام ریاست بھوپال  
”آپ کا خط مورخہ ۲۰ ماہ حال در باب شرکت جلسہ ندوۃ العلماء واقع کلمتہ موصول ہوا  
منون یاد آوری فرمایا۔ چونکہ مجھ کو اپنے عہدہ کے کاموں سے مطلق فرصت نہیں ہے  
اسی لیے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ اپنی معذوری ظاہر کرنی پڑتی ہے معاف  
فرمائیے“

نواب فخر الدولہ سر امیر الدین خان بہادر رئیس لوہار و سپرنٹنڈنٹ مالیکوٹلہ

”بوجہ ہونے ریاست کورٹ آف وارڈس و عدیم الفرستی ازکارہای  
مروجہ فرصت نہیں ہے۔ خداے تعالیٰ اس جلسہ کو مبارک و مایوں  
فرماوے“

نواب یسین محمد خان بہادر رئیس و جاگیر دار بھوپال  
میں اس مجلس میں شریک ہونے کو فخر و مباہات جانکر حاضر ہوئے لیکن  
افسوس یہ ہے کہ سال بوجہ مندرجہ ذیل میں قاصر ہوں عینی رمضان المبارک  
میں میں ایسا مضمحل ہو جاتا ہوں کہ گھر سے باہر نکلنا بھی دو بھڑ معلوم ہوتا ہے  
اور جلسہ کی تاریخ ۲۶ شعبان ہے اگر وہاں آیا تو کلکتہ کی واپسی پر ماہ صیام کا  
چاند مجھے عین کلکتہ میں دیکھنا پڑے گا یادہ میں بہر حال دو صورتیں ایسی ہیں  
جو بعض میرے ضروری انتظام ماہ صیام کے منافی ہیں اسلئے نہایت فہوس  
کے ساتھ معافی چاہتا ہوں“

## اقتباس خطوط علمائے کرام

علمائے کرام میں سے جو حضرات کیسوجہ سے تشریف نہیں لاسکے اور انھوں نے اپنے  
شریک نہ ہونے پر اظہار افسوس فرمایا ہے انہیں سے چند نامور حضرات کے خطوں کا  
اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو اس بات کا موقع نہ رہے کہ وہ ان  
حضرات کے شریک نہ ہونے کو دوسرے اسلوب پر دکھائیں۔

جناب مولانا محمد لطیف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن  
یہ خاکسار کو شرکت جلسہ کلکتہ میں کچھ عذر نہیں مگر دارالمہام صاحب بہادر  
اجازت پر موقوف ہو کل انشاء اللہ تعالیٰ انکی خدمت میں حاضر ہو کر نہ وہ کا  
حال بیان کروں گا اور اپنی شرکت کے بارے میں بھی عرض کروں گا جو کچھ فرمائیں گے

اُس سے آپ کو مطلع کرونگا آج لاء چند رکنیت اپنے اور عزیز مولوی نانہ کیلئے  
کیطرف سے بذریعہ منی آرڈر روانہ کیے ہیں“

مولانا انوار اللہ خان صاحب بہادر استاد حضور نظام دکن

”مجبوری یہ ہے کہ صاحبزادہ بلند اقبال حضور پرنور خلد اللہ ملکہ کی تعلیم مجھ سے  
متعلق ہے اور دوسرے مولوی صاحب جو شریک تھے وہ وطن چلے گئے  
ہیں ایسے موقع میں رخصت ملنا ممکن نہیں اسلئے درخواست رخصت بھی بقیہ  
ہو میرے خیال میں کوئی تدبیر رخصت حاصل ہونے کی نہیں آتی اسلئے معافی  
چاہتا ہوں“

مولانا محمد عبید الحق صاحب قاضی ملک محروسہ بھوپال

”میرے سپرد ایسا اہم کام ہو جسکی وجہ سے اسقدر فرصت نہیں مل سکتی کہ شہر سے  
باہر جاسکوں اسلئے حاضری سے معذور و معافی کا خواستگار ہوں اور یہیں سے دعا  
کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس طلبہ اسلامیہ کو اپنے مقاصد حسنہ میں کامیاب و فائز الملام  
مولوی عبد الرزاق صاحب جانشین مولانا حافظ احمد صاحب جو پوری  
”میرا مقصد تھا کہ میں شریک جلسہ ہوں مگر کیا کروں مجبور ہوں کیونکہ میں کل  
جلال پور میں ہوں اور اسوقت تک فرصت ملنا محال ہے معاف فرمائیے گا۔“

شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون حمید آباد دکن

”رخصت ملنے کی توقع نہیں اسلئے شاید کلکتہ نہ پہنچ سکوں لیکن  
ابکی مہربانہ وہ میں اعلان کر دیجئے کہ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ سب  
بھجوتے چھاڑ کر مذہب کے آستانے پر آ بیٹھوں اور اپنی تمام عمر اُس کی  
خدمت میں صرف کروں۔“

# نقل تهنيتنا من جانب دار مشايخ اجرات

بسم الله الرحمن الرحيم ومن يجتصم بالله فقد هدى الى صراط مستقيم

الحمد لله على الافراح ومزيل الاتراح الذي من على الامة المحمدية بانقاذ الندوة النذرة  
وانعم بها على مسلمي الديار الهندية لينا لوابد لك السعادة الابدية والحمد السرمدي  
والمقاعد العندية والله الحمد اذ اهتمم بك خواص عبادة من العلماء الربانيين  
والاطباء الروحانيين فقاموا لمحل اعباء تلك المشاق على ساق في طامة مولاهم الكريم  
الخلاق وذلك لدفع الشقاق والنفاق وجلب الوفاق والاتفاق وانتشار علوم الشريعة  
واحياء ما اندس من العلوم العربية والادبية وتعليم فنون الصنعية اذ بها صلاح العالم  
والبلاد وردع ما شاع من انواع الفساد من اهل العناد في الحاضر والباد فله درهم شكر  
سعيهم واعانهم على بلوغ المراد وصل الى الله وسلم على حبيبك الحبيب محمد بن ابي  
قال علماء امتي كانبيا بني اسرائيل وعلى اله وصحبه الذين اقاموا الامة على  
سواء السبيل وتابعيهم ائمة يومنا هذا اجيل بعد جيل وبعد نهدي جليل لسائر  
بمزيد التحية والاكرام الى حضرة صدر ذلك المقام والاشراف من بني هاشم ابن عبد مناف  
الكرام والمشايخ العلماء الاعلام هداة الانام والرؤساء العظام وكافة اخواننا من اهل  
الاسلام الذين وفدوا من كل فج عميق الى ذلك المجلس الشريف العالي المنيف لاقامة الت  
السنية ونظر الشريعة الغراء البهية وصلاح الامة اعلاء الكلمة وهداية الخلق الى مكارم  
الاخلاق التي امر بها صاحب لتاج والبراق وازلف بها العباد الى رضا الكريم الخلاق  
فهنيئاً لقائهم تلك الندوة بهذه المحال النبوية والهمم العلية مع تحملهم اذية كل ظالم  
وغاشم ولا تأخذهم في الله لومة لائم اذ لهم في رسول الله اسوة حسنة وسخية مستقنة  
فهم مصابيح الظلام ورواق الليالي والايام وكل فيهم من خلاصة البضعة الناطقة والمنطق



الفخر من ابناء الحسين الحائزين السيادة العظما وشرف الحسين ظهرت بركاتهم في  
العالم ظهور الشمس الضاحية وحازوا بنبوة النبوة كل مرتبة عالية براهم الله تعالى فحوا  
للهداية ورجوا للغواية يسارعون في الخيرات وهم لها سابقون اولئك حزب الله الا ان  
حزب الله هم المفكرون وقبل فيهم من بعض عبيهم **شعر** بالله قوما اذا حلوا بمنزلة حل  
الرضا ويسير الجود ان ساروا تحي بهم كل ارض تزلون بهاء كانوا يبقاع الادخل مطائر  
ولا بدع ان حسدهم شرومة قليلون وحمد فضلهم المنكرون وافترا عليهم المفترون ساء  
ما يعلون وسيعلم الذين ظلموا ان منقلب ينقلبون الا ان الله قد سبق في الازل هل الفضل و  
المجد محزون رعاك البهجة مهمون كما قيل **شعر** ان العرانيين تلقاها محسدة \*  
ولا تئى للناس حسادا \*

هذا ونهى علماء كلته واعيانها وسائر اخواننا المسلمين من سكان تلك الديار  
بانعقادهم هذه الجلسة المقدسة وبما منحهم الله من خدمة العلماء ولقاؤهم  
وتابيدهم للدين المتين واحياء سنة سيد المرسلين فهنا لهم بهذا الفوز العظيم  
والاجر الجسيم والنعيم المقيم والرجاء من المولا الكريم ان يوفق جميع المسلمين  
لاعانة الدعوة السنية ولا يحرم القوم بركاتها الدينية والدنيوية ما نهاها الله من  
الفتن والخن وحفظ وايدار كانها وشيد بانيانها بجاه نبيه الكريم ورسوله  
العظيم والرجاء في الله جميل وهو حسبنا ونعم الوكيل وصلى الله على سيدنا  
محمد وآله وصحبه وسلم -

من اقل الاراكين العاجزين عبد الرحمن بن جعفر مولا خيلة الحسيني والسيد نور الدين  
الرفاعي والسيد عبد الله بن صالح العلوي الحضرمي والسيد عبدوس بن علي القادري  
والحافظ عبد الرحيم المدرس الحكيم المولوي قمر الدين ناظم والمحافظ السيد حسين  
الدين والمجعد ارسليمان بن محمد علي الرومي وكافة الاراكين -

# قصيدة مولانا حكيم شيخنا محمد صاحب جيتيكرت

النما الدين النصيق فرح الله امرأ وعي فادعي

وصيرا لعلم اصل المجد والعلماء	حمد المن قد الاحكام والحكام
وعين السيف فيهم قاضيا حكما	فزين الناس علمايهتدون به
على النبي الذي قد جاء نابهما	ثم الصلوة من الرحمن دائمة
احيي بسنته الاحياء والامم	محمد خاتم الرسل المبشر من
اهل الحمية فيما بينهم رُحما	والال والصعب ثم التابعين لهم
وكل نجم به ضاء الوري حكما	من كل سيف اقام الدين قائمه
لا تشعرون وان الخطب قد عظم	وبعد يا معشر الاسلام مالكو
لنسيم الدبور واربا جرت نقما	عفى ديار علوم الدين قاطبة
يا للكتاب تبكي لعلم والعلماء	يا للمداس اضحت هي وارسة
صراخ تكلي على مولودها اخترا	اما سمعتم بكاهاد هي صارخة
ورد وادها غيضاً وما كظما	هذي المشاعر ضيم الدهر عطلها
مقدار عشر العشير الوزن والقيما	هذي الشعائر لم تبق الصرود بها
رب المنون مهدا سايها العرما	وارحمته الارض الدين يقضها
من كل حامي حماه لا سيجز قدما	وارحمته لدين قل عصبة
فهد بالنهب ايدي عصبا الخصما	وارحمته لدين لا تعددت
والرجال وو اسيفاه واقلماء	وارحمته لدين قال ناد به
يصونكم ويرد المجد والحشما	يا للبقية صونوا الدين تنتصروا
يمسى الوليد لذيها هيبه هربا	اني محذركم من وقع واقعة

الاخذ واحدا كرم في كل اونة	فما اتقى النار الا كبس خروما
ورثقوا عروة الاسلام او ضربا	تفرق فيكم قد حل غمتم ما
هذي اخلافا تكلم شخصت بكم	وسفقت عرب الاسلام والعجا
اليس اكمل هذا الدين ربكم	اما انتم عليكم فضله النعما
يا ليت شعري ف فيما ذا اختصاكم	وما الذي بعده ترضونكم كما
كم ذا التنازع ربح العز اذ هبها	كم ذا التشاجر و عجا اتمر السدا
كم ذى الفتاوى وكم تكفير اخوتكم	كم ذا التشاتم واذ لاله وانداما
هذا الذى فتر الاسلام بهضته	هذا الذى قصر الاغرام والههما
هذا الذى حير الاحرار ترقية	هذا الذى غير الاخلاق والشيما
الله الله كونا وصادقا كما	كانت معاشرة اسلافنا القديما
الله الله ان كنتم لهم خلفا	فتابعوهم مع الاحسان لاجرا
وتقفوا واد الاحداث تربية	حتى تقوم بهم سوق الكمال غنى
ضيعتموهم اذ الاقوام غيركم	حاز والفنون وفاقوا فى النهى حكما
الام هي هات عنهم تغفلونكم	لا ترقبون لهم الاولاد ومما
عند اسئلكل عن رعيته	فما جوا بكم يا معشر العلما
هذا بلاغ فيا قوم اسمعوه وعلا	ويرحم الله من او اعاه معتزما
لما السلام على من لا ذمتنا	هدى النبى يعجل الله مقصدا

هذا ما هدى الله لنظمه عبادة السقيم الاحقر احمد المجتكر  
 عفا الله عنه لينوب عنى فى الاحتفال الثامن الجمعية ندوة العلما  
 بارك الله فى مساعيهم الجميلة يسر لهم الفوز بمقاصدهم الجليلة  
 من بعض حضار المجلس ان يمين على باسناد هافيه نيابة عن داعية الله

فی عون العبد ما دام العبد فی عون اخیه وما توفیق الایمانه وهو حسبی ونعم الوکیل۔

حورہ فی شعبان عبدہ احمد المجتہد عفی عنہ

من جمیع محلات القاضی لقدمہ

## جامع

روز پنجشنبہ ۳ شعبان ۱۲۹۰ھ

پہلے سے یہ امر قرار پا چکا تھا کہ جلسہ عام تین روز تک دن کو منعقد ہوا اور کیشنبہ کو شنب  
مین کیا جائے۔ اس قرار داد کے موافق ایک بجے دن سے جلسہ شروع ہوا شنگاہ  
مین چار ہزار کرسیاں بچھائی گئی تھیں وہ سب بھر گئیں اور صد ہا آدمی کھڑے کے کھڑے  
رہ گئے۔

سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب مجدد دارالعلوم نے سورہ دہر کی تلاوت  
کی جس سے تمام جلسہ پر سناٹا چھا گیا اور بخودی بین لوگوں نے کلام مجید کی مقدس  
آیتیں سنیں۔

اسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب حشتی قادری نے تحریک کی کہ اس جلسہ  
کے صدر نشین مولوی مفتی غلام رسول صاحب امرتسری عرف مفتی رسل بابا صاحب قرار  
دیے جائیں۔ تحریک فرماتے وقت حسب مندرجہ ذیل تقریر کی۔

### تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب حشتی قادری

حضرات! ہمارے جلسے کے حقیقی اور معنوی صدر انجمن حضورؐ بر نور خود بدولت محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنکی غلامی پر ہم سب کو فخر ہے اور یہی کسی کی کشش ہے کہ ہر دیا رو

امصار سے اور تمام اسلامی طباقوں سے علمائے مشائخ۔ روسا۔ ملازمت پیشہ اشخاص اپنے اپنے کاروبار کو چھوڑ کر مسجد دن۔ خانقاہوں۔ دولتخانوں۔ کارخانوں اور آفسوں سے اٹھ اٹھ کر کٹان کٹان یہاں تشریف لائے ہیں حالانکہ یہ نہ کوئی شاہی دربار ہے اور نہ شادی بارات کی تقریب ہو نہ ناچ رنگ کا جلسہ ہے نہ اس مقام پر کسی دنیوی فائدے کی امید ہے۔ پھر اپنے اپنے مشاغل اور کاروبار کو بند کر کے یا کم سے کم یہیں نقصان لکھ مصارف کثیر اور مشکلات سفر کو برداشت کر کے دور دراز حصص ملک کے ان بزرگوں اور بھائیوں کا یہاں تشریف لانا کسی خاص سبب ہو نا چاہیے۔ یہ پُر زور کشش جسکے اثر سے مسلمانوں کے کسی طبقے کے لوگ نہیں بچ سکے ہمارے حضور عالیجاہ کی حقیقی اور موعودی صدارت سے پیدا ہوتی ہے جسکے نام لیا تمام حکمرانوں اور وہ اسی امید پر جیتے ہیں اور اسی حیثیت سے سب مسلمان برابر ہیں خواہ دینی و دنیوی اعتبار سے کوئی کتنا ہی بڑا معظّم اور بااقتدار مفلس اور گنہگار ہی کیوں نہ ہو۔ اس تقریر کے بعد اپنے نہایت دلگداز بھائیوں چند اشعار پڑھے جن سے تمام حاضرین متاثر ہوئے اور اکثر لوگوں کے رومال آنسوؤں سے تر ہو گئے خود مولوی صاحب مدوح پر رقت کی کیفیت طاری تھی۔

پھر فرمایا کہ صاحبو! ہماری ظاہر بین آنکھوں کے سامنے سے حضور عالیجاہ کی ذات پاک پوشیدہ ہے اور ظاہری کاروبار ظاہری صدر انجمن کے وجود پر موقوف ہو لہذا ایک ایسے شخص کو صدر انجمن قرار دینا ضروری ہے جو ہمارے حضور کی نیابت کر سکے۔ کون نہیں جانتا کہ ہمارے سرکار نے علمائے دین کو اپنا وارث اور نائب قرار دیا ہے لہذا انجمن میں سے کسی محترم بزرگ کو جو برگزیدہ اور مقدس ہوں اس وقت کے جلسے کے لیے صدر منتخب کر لینا چاہیے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ مولانا مفتی غلام رسول صاحب امرتسری جو فضل و تقدس اور سن و سال کے اعتبار سے واجب التحظیم ہیں اس جلسے کے صدارت قبول فرمائیں۔ مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی نے اِسی تاکید فرمائی اور

باتفاق اسے حاضرین مولانا محمد روح روفی افروز صدارت ہوئے۔

جناب صدر انجمن صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی اور اس تقریر میں کمالاتِ سالت و نبوت کو بیان فرما کر اس امر پر زور دیا کہ منجملہ اور تمام کمالات کے سب سے بڑا کمال خالقِ عظیم ہے جسکی تعلیم سے قرآن پاک اور حدیث شریف مملو ہے اور خالقِ عظیم سے وہ باہمی نسبت و الفت پیدا ہوتی ہے جو اتفاق و اتحاد کی جان ہے اور ندوۃ العلماء کا اہم ترین مقصد یہی ہے کہ مسلمانوں کی اخلاقی حالت درست ہو اور وہ خلقِ عظیم سے بہرہ یاب ہوں اور اس میں اتفاق و اتحاد پیدا ہو لہذا اسے عمدہ مقاصد سے کوئی سمجھا کر مسلمان اختلاف نہیں کر سکتا پھر مولوی عبدالمجید صاحب بھاکھڑوی نے سورہ جمعہ کی ابتدائی آیتیں تلاوت فرما کر برکاتِ اسلام اور تعلیمِ قرآن پر بحث شروع کی لیکن افسوس ہے کہ تمہیدی میں توت ختم ہو گیا نتیجہ بیان جو پورے طور پر نظام نہ ہو سکا یہ تھا کہ ندوۃ العلماء انھیں برکتوں کا زرخیز زندہ کرنا چاہتا ہے جو زیادہ تر قرآنی تعلیم پر موقوف ہے اور یہی سے اسنے دارالعلوم کی بنا ڈالی ہے۔

اس تقریر کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر بحث کی اور نہایت خوبی کے ساتھ تقریر فرمائی۔

### تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

مولوی صاحب مدوح نے مسلمانوں کے مختلف طبقات علماء مشائخ اور رؤسا پر نظر ڈالی اور یہ ثابت کیا کہ عقائدِ عبادات، معاملات اور تہذیب اخلاق جس پہلو سے دیکھے ہر طبقے کی حالت اپنے اسلاف اور قدمائے حلتون کے اعتبار سے گری ہوئی ہو اور طرح طرح کے فسادات اور نقائص پیدا ہو گئے ہیں کج فہمی سے عقائد میں افراط و تفریط پیدا ہو گئی ہے عبادات سے خلوص و اہتمام جاتا رہا ہے بد اخلاقی اور مبالغہ

ایسی عام ہو گئی ہے کہ تھوڑے لوگ اس سے مستثنیٰ رہ گئے ہیں قہرِ م کے عیوب اور فضائل میں ہم نے ہم میں اپنا گھر کر لیا ہے اور سب بدتر یہ کہ ایسی خراب اور فاسد حالت کو بھی خراب اور فاسد نہیں سمجھتے یہی جہل مرکب ہے اور وہ ایسا ضخیم مرض ہے جسکے علاج میں سخت دشواری ہے تاہم علمائے کرام کی ایک دردمند اور سمجھدار جماعت نے اسکو سمجھا اور گوکہ انکو یہ مشکل پیش آئی کہ خود انھیں کی جماعت میں سے بعض لوگوں نے ان مرضوں کو ہلکا اور خرابی کو ناقابلِ اصلاح قرار دے دیا اور نا اُمید و مایوس ہو کر بیٹھ رہے مگر انھوں نے دلیری اور ہمت اور دلی قوت اور خدا کی تائید و حمایت پر بھروسہ کر کے یہ رائے نہیں مانی اور صاف طور پر کہہ دیا کہ ہماری حالت کی اصلاح ہو سکتی ہے اور مسلمان پھر سنبھل سکتے ہیں اسکی رحمت کسی حال میں نا اُمید ہونا اور اسکی قدرت سے کسی امر کو بعید سمجھنا سخت غلطی ہے وہ خود کھڑے ہوئے اور لوگوں کو بلا یا کہ اُدھم تم مل کر اپنی بھلائی کی کوشش کریں۔ اے حضرات غالباً آپ بھی تسلیم کرتے ہونگے کہ قوم بیمار ہے پھر بیمار کا علاج بھی ضروری ہے لیکن اس بات کو آپ خوب یاد رکھیں کہ بیماریاں دو قسم کی ہیں جسمانی اور روحانی اور ان دونوں کے طبیبان دونوں کا طریق علاج جدا ہے۔ اگر آپکو جسمانی بیماری ہو تو طبیب ڈاکٹر بیدستِ علاج وغیرہ وغیرہ کے پاس جا لیئے دار الشفاؤن اور ہسپتالوں اور خانگی مطبوں میں جا کر مستعدی سے علاج کرا لیئے اور اگر روحانی بیماری ہو تو روحانی اطباء اور ڈاکٹروں کی خدمت اور مطب اور شفا خانے میں حاضر ہو جائے اور عقیدت اور مستعدی کے ساتھ انکے تجویز کردہ نسخوں کا استعمال کیجئے۔ آپ جانتے ہیں وہ طبیب ڈاکٹر کون ہیں؟ وہ علمائے کرام ہیں جنھیں ہمارے آقا سرِ دارد و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہے اس موقع پر فاضل مقرر نے آنحضرت کے اخلاق و خصائص کو دلی جوش اور اخلاص کے لہجے میں بیان کیا جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے) اللہ اکبر ہمارے حضور کیسے کامل حکیم اور حاذق طبیب تھے اور آپ نے کیسا عمدہ اور

لا جواب نسخہ ہکو عطا فرمایا اگر ہم اسے سمجھیں اور اسکی پوری پوری پابندی کریں تو عجائز سیاحی کا ثبوت ہر وقت مل سکتا ہے۔ اسے حضرات وہ نسخہ قرآن پاک ہے جو تمام خوبون پر حاوی ہے جب تک یہ نسخہ ہمارے پاس ہے اسوقت تک ہکو اپنی زندگی سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں یعنی ہمارا مذہب اور ہمارا دین فنا نہیں ہو سکتا یہی نسخہ کے موافق مسلمانوں کو امراض کا علاج کرنے اور اسکے آلات و اسباب کو جمع کرنے اور روحانی اطباء کی جماعت کو ہمیشہ قائم رکھنے اور ایک مقام پر مشورے کے لیے انکے مجتمع ہونے کا نام ندوۃ العلماء ہے اسنے اس بات کا اہتمام اپنے ذمے لیا ہے اور لکھنؤ میں دارالاحکامہ یعنی دارالعلوم کی بنا اسنے ڈال دی ہے اور باقضاے رحمت اللہ جو حضور رحمۃ اللعالمین کی نیابت اور وراثت سے حاصل ہوئی ہے شہر بشہر گشت کرنے کی تجویز قرار دی ہے تاکہ ہر شخص فائدہ اٹھائے اور کوئی محروم نہ رہے چنانچہ وہ مختلف شہروں میں اجلاس کر چکے ہیں اور اب آپ کے شہر کلکتہ میں آئے ہیں اب آپ کو اختیار ہے چاہے اسکی طرف رجوع کر کے اپنا علاج کرائیے یا اسے بالکل چھوڑ دیجیے۔ مگر آپ خوب یاد رکھیں کہ اگر آپ نے اسکا ہاتھ نہ بٹایا اور اسے یوں ہی پھوڑ دیا تو آپ کے ساتھ آپ کا اسلام بھی رخصت ہو جائے گا اور تھوڑے ہی زمانے کے بعد آپ کی حالت روحانی بھر قابل علاج بھی نہ باقی رہے گی کیونکہ ایسی باتر اور قریب المرگ انسانیت کا علاج صرف انبیا کر سکتے ہیں اور نبوت ختم ہو چکی ہے لہذا مشکل معاملات ہمارے ندوۃ العلماء کو کوئی تعلق نہیں ہے وہ صرف اخلاقی اور روحانی اور تمدنی ترقیوں کا ذریعہ ہو اور اسکو نعمت عظمیٰ اور دولت کبرئے سمجھنا ہے

اس تقریر کے بعد مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ ندوۃ العلماء کی ترقی اور مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کے واسطے نہایت خشوع و خضوع سے دعا فرمائی اور اسیکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔



# اجلاسِ اول

ندوة العلماء منقذہ شب جمعہ ۲۴ شعبان ۱۳۱۹ھ

۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

ناز مغرب کے فارغ ہوتے ہی مہمان و میزبان جوق جوق آنے لگے یہاں تک کہ ۸ بجتے بجتے نشست گاہ میں تمام کرسیاں بھر گئیں علمائے کرام و مشائخ عظام کا اپنی نشست گاہ میں الا ان حزب اللہ محمد المفلحون کے سایہ میں جلوہ افروز ہونا اسوقت عجیب قسم کی کیفیت دلون میں پیدا کر رہا تھا اور ہر شخص سنائے کے عالم میں اس سے دلچسپی لے رہا تھا ۸ بجے قاری سید میران شاہ صاحب مجدد العلوم کھڑے ہوئے اور اپنے دلکش لہجہ میں سورہ کہف کی چند آیتیں تلاوت کیں۔

تلاوت قرآن کے بعد نواب بہادر سید امیر حسن خان صاحب سی۔ آئی۔ اے سابق پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ اپنی جگہ سے اٹھے اور نہایت منانت کے ساتھ ارکانِ ندوۃ العلماء کے خیر مقدم میں اپنے حسبِ مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

## تقریر نواب بہادر سید امیر حسن خان صاحب سی۔ آئی۔ اے

میں اسوقت اسلئے کھڑا ہوا ہوں کہ اہل اسلام کلکتہ کی جانب سے ارکانِ ندوۃ العلماء اور اپنے معزز مہمانوں کا تہ دل سے خیر مقدم کون۔ میں اپنے مقصد کو ان الفاظ سے بہتر کہیں لفظوں میں ادا کر سکتا ہوں کہ ”مرحبا بالادلاء و سلاماً مرحباً“  
بھلا فوسوس ہے کہ اس جلسے میں عالیجناب نواب لفظت گورنر بہادر بالقابِ علالت کی وجہ سے تشریف نہیں لاسکے (لفافہ دکھا کر) اور آپ نے اس چٹھی کے ذریعے سے

اپنے تشریف نہ لانے کی معذرت فرمائی ہے۔ جناب ممدوح جسوقت دارالجلالت سے تشریف لائے تھے تو میں حاضر ہوا تھا اسوقت تک آپ کی صحت اس قابل نہیں تھی کہ آپ کسی جلسے میں شریک ہونے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ جناب نواب فخر الدولہ سر میر الدین خان بہادر رئیس لوہار و سپرنٹنڈنٹ ریاست مالیر کوٹلہ اور جناب خان بہادر مولوی عبد الجبار خان صاحب سی۔ آئی۔ اے۔ دارالہمام ریاست بھوپال نے بھی کثرت اشغال کی وجہ سے معذرت ظاہر فرمائی ہے (آپ نے وہ چھٹیاں پیش کیں جو وہی روداد کے صفحہ ۹۰ میں درج ہیں)

حضرات! ندوۃ العلماء کے مقاصد سے اکثر مسلمان واقف ہیں اگرچہ اسکے سب مقاصد قابل قدر ہیں اور ان سے مسلمانوں کی صلاح و صلاح متصوہ ہے مگر اسوقت میں صرف دو مقصد کے متعلق جو ہتم بالشان ہیں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا مقصد اسکا ترقی تعلیم عربی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس زمانے میں عربی زبان اور اسلامی علوم کے تعلیم کی بہت بڑی ضرورت ہے اور میرے خیال میں ابتدا ہی سے اسکے خاص اہتمام کی حاجت ہے۔ میرے نزدیک مسلمانوں کی قومی عزت اور ترقی اس بات پر موقوف ہے کہ وہ عربی حاصل کریں میں نے بھی ابتدا میں عربی تعلیم پائی ہے میں اسکو موجودہ ضرورت کے لحاظ سے بہت اچھی طرح کہہ سکتا ہوں کہ مسلمانوں کو اسکی بہت کچھ ضرورت ہو۔ دنیاوی تعلیم کے جانب مائل کرنے اور توجہ دلانے کے بہت سے اسباب موجود ہیں ایسی صورت میں دینی اور اسلامی تعلیم کی جانب مائل کرنے کے لیے ایک خاص جماعت کی بیشک بڑی حاجت تھی۔ الحمد للہ کہ اس ضرورت کو ندوۃ العلماء نے پورا کر دیا۔ میری رائے میں جیسا کہ میں نے بحشم خود دارالعلوم میں جا کر اور طلباء کا امتحان لیکر دیکھا ہے ندوۃ العلماء نے جو نصاب مرتب کیا ہے اور اسکے دارالعلوم میں جس عنوان طرز پر تعلیم دی جاتی ہے وہ بہت کچھ قابل اطمینان اور بہت ہی مفید ہے۔ ندوۃ العلماء کو کسی

مدرسے سے خواہ وہ کلکتہ کا مدرسہ عالیہ ہو یا اور کوئی مدرسہ کوئی مخالفت نہیں  
 بیشک اس نے اسی تعلیم کا نقشہ ضرور پیش کیا ہے جو بہت مفید اور نہایت بہتر ہے اور  
 جو عملی حیثیت سے بھی کامیاب ثابت ہوا ہے۔ بیشک ایسے نصاب کی سخت ضرورت  
 تھی جو کم مدت میں ضروری تعلیم عربی اور دینیات کی دیدے تاکہ طلباء اور علوم و فنون میں  
 بھی جو معاش کے لیے ضروری ہنر قابلیت حاصل کرنے کا موقع حاصل کر سکیں۔  
 دوسرے مقصد برف نزع باہمی نہایت مبارک اور مفید مقصد ہے اس کا نام تریبی  
 منشا ہے کہ خراب کن جھگڑوں کا استیصال ہو اور رفاق کا قصہ پاک ہو جائے اور قومی  
 ترقی کے لیے اتحاد قائم ہو۔ کوئی سمجھدار مسلمان ایسی انجمن سے جس کے مقاصد ایسے عمدہ  
 اور مفید ہوں اختلاف نہیں کر سکتا اور یہ کو نہایت فخر و مسرت ہو کہ آج ہم لوگ اور  
 کلکتہ آپ حضرات کے قدم مہینت لزوم سے شرفیاب ہوا خداوند کریم آپ کو اپنے  
 مقاصد میں کامیاب فرمائے اور ہم لوگوں کو توفیق نیک عطا کرے کہ ہم مل کر آپ کا  
 ہاتھ بٹائیں۔

اس کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب حشتی قادری کھڑے ہوئے اور تحریک  
 فرمائی کہ اس جلسے کی صدارت ہمارے زمانے کے نامور مفسر مولانا ابو محمد عبدالحق  
 دہلوی قبول فرمائیں۔ مولوی حکیم عبد الرحیم صاحب دہلوی نزیل کلکتہ اور مولوی قاضی  
 ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی نے تائید فرمائی اور مولانا ممدوح مسند  
 صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

جناب صدر انجمن صاحب اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے مذوقہ العلماء کے ٹھون  
 اجلاس سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے نہایت بسیط اور پر مغز تقریر فرمائی جو نئے اور  
 پُرانے خیال والوں کے لیے یکساں طور پر مؤثر ہوئی۔ اثنائے تقریر میں صاحب  
 ڈپٹی کمشنر پولس کلکتہ تشریف لائے اور بہت غور کے ساتھ تقریر کو سنتے رہے

اگرچہ صاحب ممدوح اردو اچھی طرح سمجھتے تھے تاہم جابجا مسٹر ابو الفضل عبدالرحمن صاحب جج اسمال کاز کوٹ کلکتہ صاحب ممدوح کو تقریر کے بعض فقرے انگریزی میں بھی سمجھا دیتے تھے۔

## تقریر مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب ہلوی صدہ انجمن اجلاس مشتم

سب سے اوّل میں حضرات علمائے کرام اور روسائے عظام حاضرین جلسہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھ ناچیز کو ایسے عظیم الشان جلسے کا صدر بنایا گیا جسکے بالائی حصے پر بہت سے نام آور علمائے ہندوستان ہر اطراف و جوانب کے رہنے والے مختلف علوم میں یدِ طولی رکھنے والے جلوہ گر ہیں۔ اور سامنے دور و یہ چار ہزار کرسیوں پر اہل فضل و کمال اور روسائے صاحب عز و جلال بیٹھے ہوئے ہیں اور شامیانے کے ارد گرد بھی ایک ہجوم ہے۔

سب سے اوّل مجھے ضرور ہے کہ میں ندوۃ العلماء کے مقاصد کی تشریح و توضیح کروں کیونکہ بہت سے ایسے بزرگوار بھی اس جلسے میں موجود ہیں کہ جنکے کان تک ندوے کے مقاصد نہ پہنچے ہوں اور بعض ایسے بھی ہوں گے کہ بعض کوتاہ فہمون نے اُنکے دلوں پر اپنے خیالات فاسدہ کی قلعی چڑھا کر اُسکے غلط مقاصد ذہن نشین کیے ہوں گے اور ایسیلے دو ایک مولوی صاحب جو اپنے نفسانی اغراض سے ندوے کے مخالف ہیں ہر جگہ ندوے کے ساتھ ساتھ سائے کی طرح حصے اپنے اوہام باطلہ کا پشتارہ لادے ہوئے پھرتے ہیں اور مسلمانوں کو اس سعادتِ عظیم سے روکتے ہیں اور بجائے اُسکے کہ کوئی قومی دلی کام کر کے دکھانے کفر کی کل سے صدمہ ہزار یا مسلمانوں اور بڑے گروہ علمائے کرام کو کافرو بے دین و نیچری بناتے پھرتے ہیں۔

حضرات! یہ اسکے خیال میں آ سکتا ہے کہ صدہا علمائے کرام جنکی عمروں کے بیش بہا حصے دین و مذہب کی خدمت اور اسلام کی تائید میں گزرے ہیں یکبارگی دین فروشی پر تیار

ہو جائیں اور یہ نورانی صورتیں جسکے چہرہ پر اسلام کے انوار چمک رہے ہیں معاذ اللہ کفر کی تاریکی میں پڑ جائیں کثرت کلمۃ توحید من افواہہم ان یقولون الا کذباً منجملہ اسباب اعتقاد ندوہ کے ایک یہ بھی سبب ہے کہ ہمارے علمائین ابھی تک اس سہیل کے لوگ موجود ہیں جنکی اصلاح ضروری ہے ندوۃ العلماء کوئی پولیٹیکل امور میں دخل دینے والا جلسہ نہیں نہ اسکو نیشنل کانگریس سے کچھ غرض ہے نہ ایجوکیشنل کانفرنس سے ندوے کو سب سے اول اپنے گھر کی اصلاح مقصود ہے۔ ندوے کے یہ چند مقاصد ہیں۔

اول۔ علما کا باہمی میل جول محبت و اتحاد قائم کرنا۔ کیلئے کہ اب تک گروہ علمائین جو مسلمانوں کا حقیقی (لیڈر) سردار ہے کوئی سلسلہ ارتباط نہیں جو کوئی بزرگ جہان کمین دینی خدمت کر رہا ہے اس سے دوسرے صوبے یا ضلع کے عالم کو پوری آگاہی بھی نہیں ہوتی گویا قوت علما متفرق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مجموعی قوت کو افرادی قوت پر قدر فوقیت ہے۔ ایک بال کو ہر ایک توڑ سکتا ہے اور بہت سے بالوں کی رسی کو بڑا شہ زور بھی مشکل سے توڑے گا۔ اسکے سوا نماز جماعت پنجگانہ جمعہ۔ عیدین۔ حج ہمکو بتلارہا ہے کہ محلے کے مسلمان پنجگانہ ایک خانہ خدا میں برادرانہ جمع ہوں اور شہر کے مسلمان ہفتہ وار اور شہر اور اسکے نواح کے سال میں دو بار اور جلد بلاد اسلامیہ کے عمر بھر میں کم از کم ایک بار جمع ہوا کریں تاکہ ایک کے انوار کا عکس دوسرے پر پڑے اور انکی روحانی قوت میں ترقی ہو اور دنیا کے مطالب میں بھی ایک دوسرے سے مستفید ہو اور تبادلۂ خیالات ہو اگرے ذہن میں جو دت خیالات میں وسعت پیدا ہو اور مخالفون کو بھی تمہاری مجموعی قوت اپنی کشش خدا داد سے اپنی طرف کھینچے۔ تمہارے مخالفون کو تمہاری ایذا رسانی پر جرأت نہ ہو۔

لشکر جو ملکوں کو فتح کر لیتا ہے اور جیسپر بنیاد سلطنت کیے کیا وہ ایک دو بہادر و مہکانام ہے؟ نہیں نہیں وہ ایک مجموعے کا نام ہے جس میں مختلف اشکال اور خیال اور قوت کے لوگ

جمع ہوتے ہیں انکو جدا جدا کر دیجیے پھر وہ کچھ نہیں کر سکتے اور یہی سبب ہے کہ ایک دوسرے سے متصواب نہیں کر سکتا۔ اسلئے گروہ علماء کی عزت و حرمت جسکے سبب مسلمانوں کو دارین کی ترقیان حاصل تھیں رفتہ رفتہ کم ہو گئیں جو قابل افسوس ہے اور اس وجہ سے قوم کے مذہب و اخلاق کا شیرازہ بکھر گیا۔ منجملہ اسباب تنزل ایک بڑا قوی سبب یہ ہے جسکی طرف ہمارے آجکل کے بھی خواہان قوم نے ذرا بھی التفات نہ فرمایا۔ اس مجلس سے سال میں ایک بار اطراف و اقطار کے علماء کو کئی روز تک کیجائی میسر آتی ہے۔ ایٹمین تعارف ہوتا ہے۔ ایک جا بیٹھ کر کھاتے پیتے مشورہ کرتے ہیں اس سے محبت برادرانہ پیدا ہوتی ہے اور عام مسلمانوں کو علمائے کرام کی ایک جماعت سے زیارت و مہکلامی و استفادے کا موقع ملتا ہے جس سے انکو تسلی ہو جاتی ہے کہ بھلا خدا بتک ہمارے ملک میں (گو عزت و آبرو نہ رہی) علماء کا وقار نہ رہا۔ انکی خدمت کا دستور کا فور ہو گیا) علمائے نامدار وسیع الحیال کا ایک بڑا معتد بہ مجمع ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعجاز ہی سمجھنا چاہیے۔

اس سے اور بھی قومی فوائد متصور ہیں از انجملہ یہ کہ مسلمانوں پر اثر ڈالنے والا اس مجلس سے کوئی زبردست موثر خیال میں نہیں آ سکتا پھر مسلمانوں کی اصلاح و فلاح کی بابت جو کچھ زمانہ حال کے مناسب تدابیر عمل میں لائے جائیں انسے بہت کچھ قوم فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ بخلاف اور مجالس کے کہ انکی روشنی انکے کمرے سے بھی باہر نہیں جاسکتی از انجملہ یہ کہ جو غلط خیال علمائے اسلام کے خلاف میں گورنمنٹ کے کان تک پہنچایا گیا ہے اس مجلس کے ذریعہ سے وہ جلد رفع ہو سکتا ہے اور گورنمنٹ کے حق میں بھی اس نعمت سے زیادہ کوئی مجلس قابل قدر نہیں ہو سکتی اور اس سے بہت کچھ فوائد حاصل کر سکتی ہے بشرطیکہ کارکنان گورنمنٹ اس طرف توجہ بھی فرمائیں مثلاً شرع محمدی جسکا نفاذ چھ کر در مسلمانان ہند پر ہوتا ہے گورنمنٹ تک اسکے پہنچانے میں علمائے اسلام میں سے

کوئی بھی نام آور اور مستند عالم نہیں پھر مجلس قانونی کس اعتماد پر کہہ سکتی ہے کہ جش سوع محمدی کا مسلمانوں کو پابند کیا جاتا ہے اس میں کوئی بھی غلط فہمی نہیں ہوئی اور پھر اس غلط فہمی سے مسلمانان ہند کو کیا کچھ صدمہ نہیں پہونچتا۔

دوسرا فائدہ اس سے یہ ہے کہ مسلمانوں کے باہمی جھگڑے اور بیجا مخالفتیں دور کی جائیں یہ دوسرا مقصد اس مجلس کا ہے۔ اس مقصد کے سمجھنے میں بعض فساد انگیز طبائع کو یا غلطی واقع ہوئی یا عمداً انھوں نے اس کے غلط معنی پیدا کر لیے مسلمانوں کو اس فیض سے محروم رکھنا چاہا۔ جیسا کہ اور مذاہب میں مختلف فرقے ہیں اس طرح مسلمانوں میں بھی سنی شیعہ وہابی وغیرہ ہیں پھر ان کے باہمی غیر مہذبانہ جھگڑے اور سرٹھیل قابل افسوس ہے جس سے غیر مذاہب کے لوگ قوی دل ہوتے ہیں۔ غیر مذہب جج کے روبرو غیر مذاہب دکھلا کے بوٹوں کے پاس جب ان کی مذہبی کتابوں کا انبار دکھائی دیتا ہے اور وہ جو جو مسخر مسائل اسلام پر کرتے ہیں جہنم ذرا بھی اسلام کا خون ہے وہ اس شرمناک واقعے کو ایک لمحہ بھی دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا۔ پھر کپڑوں کے باہر جو ہر فرقہ کی حمایت کی فوجیں اپنے دینی جوش کا اظہار کرتے ہیں اور غیر مہذبانہ کلمات میں ایک دوسرے پر آواز کشی کر دہیں اور پولس ان بھڑوں کو باندھ کر فساد دھڑا دھڑا گنتی پھرتی ہے اور بلا امتیاز عزیز و ذلیل بزر بانی اور دھول دپے سے مدارات کرتی ہے۔ اسلامی سابقہ حالت کو تصور کر کے بے اختیار رولاتی ہے۔ ان غیر مذہب جھگڑوں کے بانی مبنی کون ہوتے ہیں؟ طرفین کے دیندار اور پرچش اہل علم جو اپنے مخالفت فرقہ گو کے ساتھ بات کرنا بھی روا نہیں رکھتے سلام و کلام اخلاقی بات چیت کا تو ذکر کیا ہے بلکہ اس درندگی کو دیندار خیال کرتے ہیں اور روایات کو غلط فہمی سے استدلال میں پیش لاتے ہیں اور جو ان کے

لے کیلے کہ مبتدع اور فاسق و کافر کی تعظیم بحیثیت بدعت فتنہ و فساد ہے نہ بلحاظ حسن معاشرت جس معاشرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ساتھ بھی عمل میں لاتے تھے اور نرمی اور خوش غمی کا برتاؤ کرتے تھے جس وہ گرویدہ ہوتے تھے۔

خیال غلط کے مخالف ہو اسکو مداحین فی الدین کا مصداق بنا کر دین سے دھکے دے کر باہر کرنے کی کوشش فرماتے ہیں۔ افسوس صد افسوس یشرم یشرم یشرم۔

اس بات کو نذۃ العلماء دور کرنا چاہتا ہے نہ یہ کہ وہ مختلف فریق کو معجون مرکب بنا کر ایک نیا مذہب بنا نا چاہتا ہے۔ نہ وہ مذہب طریق پر باہمی اختلاف فی مسائل کی تحقیق و مباحث کو روکتا ہے اور جو ایسا سمجھا ہے یہ سبکی غلط فہمی ہے حاشا ثم حاشا نہ دے گا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ ہندوستان میں خود ہنود کے کس قدر فرقے ہیں اور عیسائیوں کی بھی کئی فرقے ہیں مختلف چرچ ہیں پھر دیکھیے انکے مسائل اختلافیہ میں کبھی مارپیٹ ہوتے دیکھی؟ خداے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اس شقاق و نفاق اور پھوٹ کو جا بجا روکا ہے ایک جگہ فرمایا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا رسوله ولا تنازعوا فتشعلوا و اتذہب ساریحکم و اصبروا ان اللہ مع الصابرین یعنی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ استہین نہ جھگڑو اس سے نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائیگی اور کوئی بات ناگوار پیش آئے تو صبر کرو خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ غیر مزید کہ معجون کے پاس فیصلہ لیجانے والوں کے لیے یہ ارشاد ہے فلا در بک لایومنون حتی یحکموا فیما شجرو بینہم ثم لایجدوا فی الفسہم حرجا ہما قضیت و یسلموا تسلما یعنی اے پیغمبر علیک السلام مجھے تیرے رب یعنی اپنی قسم ہے یہ لوگ اس وقت تک کہ اپنے جھگڑوں کا فیصلہ تیرے پاس نہ لائیں اور پھر تیرے فیصلے سے خوش نہ ہو جائیں اور اپنے دلوں میں کچھ بھی ناراضی نہ پائیں ہرگز ہرگز مومن نہ ہوں گے۔

یہ آیات قرآن مجید کے ہیں جنہیں کسی فرقے کا بھی اختلاف نہیں اور انکے معنی بھی صاف ہیں پھر اپنی باہمی جونی پزار اور اس کے نتائج نامردی و ذلت کو دکھیں اور سیطرح اپنے ایمان کا امتحان کر لیں۔ آیا وہ ان قضایا میں حضرت محمد صلعم کی طرف دعویٰ لیجاتے ہیں یا اور کی طرف اور نیز محمد صلعم کے فیصلے سے دل خوش ہوتا ہے یا غیر مذاہب کے



بحرین کے فیصلے سے عزیز و پہلے اپنے ایمان کو تو دیکھو باقی ہے یا برائے نام پھر اسکے بعد نزاعی مسائل کے اختلاف پر جو کچھ چاہنا کرنا۔

تیسرے مقصد۔ نصاب عربی کی درستی ہے۔ ہمیں کوئی بھی شبہ نہیں کہ اب درس عربی میں وہ نئی کتابیں بھی داخل کرنی چاہئیں جو علوم جدیدہ کو جاری ہوں اور نیز فن ادب اور دینیات و تاریخ و جغرافیہ و ریاضی جدید کی بھی اشد ضرورت ہو۔ قدیم کورس جسکو میں سو سو سو برس کے لحاظ سے قدیم کہہ سکتا ہوں کامل نہیں اور دلیل میں اسکی یہ ہے کہ تمام ہندوستان میں حمد اللہ و بحر العلوم کے بعد دوسرے شخص منطق میں ویسا دکھائی نہیں دیتا اور شاہ عبدالعزیز جیسا شخص حدیث و فقہ و دینیات کا ماہر نہیں اٹھا اگلے ہزار الفیاس جن دسویں گیارہویں صدی اسلام کے بزرگوں کی جو تصانیف آج زیر درس ہیں ان بزرگوں جیسا کوئی بھی شخص پیدا نہیں ہوتا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ بزرگ ان فنون میں اپنی تصانیف پڑھ کر شہرہ آفاق ہو گئے تھے؟ ہرگز نہیں پھر وہ کونسی کتابیں تھیں جنکو پڑھ کر ان بزرگوں کو فقہ۔ اصول۔ ادب۔ فلسفہ منطق میں یہ دستگاہ حاصل ہوئی تھی؟ اب ان کتابوں میں کیا نقص پیدا ہو گیا۔ ہلکا انصاف کرو ادب ندارد۔ جغرافیہ و تاریخ ندارد۔ ریاضی ندارد (یا برائے نام) صرف صدائے شمس بازغہ اور واہد اور انکے حواشی جنہیں عبارات کے ایچ بیچ نے مطالب فن کو اور بھی وقت میں ڈال دیا اور شرح سلم اور انکے حواشی اور قدرے ہدایہ اور تھوڑی سی تلویح و توضیح اور باریع مشکوٰۃ اور قدرے بیضاوی پڑھ کر فاضل ہو جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر حضرات علمائے کرام ناراض نہ ہوں تو میں صاف کہتا ہوں کہ ایسا فاضل دینیات میں جاہل ہوتا ہے اور ادب کا یہ حال ہے کہ روزمرہ کی معمولی عبارت عربیہ میں کوئی مضمون قلم برداشتہ نہیں لکھ سکتا۔ فقہ اور اصول کے غوامض تک رسائی نہیں ہوتی۔ قرآن مجید کے مطالب سے ناواقف ہوتا ہے۔ اگر چند آیات احکام اسکے روبرو پڑھی جادین اور پوچھا

جادے کہ ان آیات سے کون کون مسائل مستفاد ہوتے ہیں اور انہیں طبقہ و علیا کے علما کے کیا کیا اقوال ہیں اور یہ آیات ناسخ ہیں یا منسوخ تو بہتر سکوت کے اور کوئی جواب شافی نہ دے سکے گا۔ اگر ان تاریخی واقعات سے جنکا تبعاً قرآن مجید میں ذکر ہے سوال ہوگا تو قابل مضحکہ علما سے تو ایریخ ہوگا۔ بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا افسوس ناک بات ہے کہ مطبوعہ قرآن مجید اور تراجم و بعض تفاسیر میں ان آیات کے بابت کسی بزرگ نے یہ لکھ دیا ہے کہ وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الادرص مرتین ولتعلن عللہا کبیرا فاذا جاء وعدا لہما بعثنا علیکم عبدا لنا اولی باس لایہ فاذا جاء وعد الاخرۃ لیسووا وجوہکم لالیۃ کہ بنی اسرائیل نے دوبار سرکشی اور نافرمانی کی اوّل بار کی سزا میں کوئی بادشاہ اُن پر چڑھ آیا دوسری بار کی سرکشی میں جو اُنھوں نے حضرت زکریا علیہ السلام کو قتل کر دالا تھا سخت نصر چڑھ آیا اور پامال کر گیا۔ یہ انکے الفاظ نہیں بلکہ انما سخت نصر جسکو اہل کتاب بنو کہ نصر کہتے ہیں اور کہان حضرت زکریا جو یحییٰ علیہ السلام کے والد اور حضرت مسیح علیہ السلام کے قریب الہمد تھے غالباً دونوں میں تخمیناً چار سو برس کا فاصلہ ہے یعنی سخت نصر سیکڑ دن برس مقدم ہے پھر قتل زکریا علیہ السلام پر وہ کیا زبرد ہو گیا تھا۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام سے تخمیناً ستر برس بعد طیستین روم کا شہزادہ چڑھ آیا تھا جسے ہیکل کو دوبارہ منہدم کیا اور یہودیوں کو تہ تیغ کیا۔ اسی طرح اور صد ہا اغلاط فاشہ تاریخ و اسلامی یا قرآنی جغرافیہ کے نسبت چلے آتے ہیں جنکو خاکسار کی تفسیر حقانی کٹھنوں کے بعد ہر ایک صاحب شعور دریافت کر سکتا ہے۔ حدیث میں خیبر کا ذکر تھا شاگرد نے پوچھا وہ کہاں ہے۔ استاد محدث فرماتے ہیں پشاور کے پاس۔ شرم شرم۔

اسی طرح حدیث میں رواۃ کے طبقات اور انکے احوال سے محض بے علی ہے علیٰ ہذا القیاس فن قرأت سے اب جسکو فن قرأت کہا جاتا ہے وہ صرف حروف کا مخرج سے ادا کر دینا ہے بالخصوص عربی یا اور کسی عمدہ آوازیں۔

گو یا علما کی نسل بگڑ گئی اور اب اس باغ میں وہ بار آور پودے نہیں لگتے یہی نذرہ علما نے اسکا احساس کر کے ایک دارالعلوم کی بنیاد ڈالی جس میں یہ جملہ علوم پڑھائے جائیں اور جملہ نقصانات کا تدارک کیا جائے یہاں تک کہ اب جو جدید فلسفے کا دریا موجزن ہے اول تو وہ اسلام سے بشرطیکہ وہ اسلام مراد لیا جاوے جسکو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں چھوڑ گئے اور جو صحابہ و تابعین کے عہد میں تھا مقابلہ ہی نہیں کرتا اور جو کمین کرے تو شکست کھا جاوے اسکے لیے علم کلام بھی اسی طرح مرتب کیا جاوے گا ایک مصیبت اور آن پڑی وہ یہ کہ خلفائے عباسیہ کے عہد میں فلسفہ و علوم یونانی عربی میں ترجمہ کیے گئے اور انکی الٹا پلٹیاں ہو کر مسلمانوں میں مدت سے داخل دس ہو گئے اور انکا ایک نیازنگ طبائع پر پیدا ہوا۔ اب انکو بھی یا انکے بہت مسائل کو بھی بعض حضرات جزو اسلام سمجھنے لگے اور اسکے سوا اور توہمات کو بھی جبکہ اسلام ہر ملک میں آیا اور وہاں کے لوگوں نے اپنے خیالات اور رسوم کو اس میں داخل کیا اور اس مجموعہ کو اسلام بنایا اگر وہ اسلام فلسفہ و حال سے شکست کھا جاوے تو کھا جاوے اگر خدا نے چاہا اور ضرور چلے گا تو نذرۃ العمل ایک روز اصل اسلام کو رسوم اور بعد کی آمیزشوں سے الگ کر کے بھی دکھاوے گا۔ اور یہ نذرہ دے کا ضروری کام ہے۔ ہمیں کو تاہ خیال مخالفت کریں گے کریں۔

یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ خدائے تعالیٰ نے دنیا میں حضرات انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری کیا اور اسکو اپنی حکمت بالغہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کر دیا اس سلسلہ انبیاء علیہم السلام کا کام انسانی اخلاق و معاملات کی اصلاح اور روحانی امراض کا ازالہ تھا اور انکے بیان میں یا کتب آسمانی میں جہاں کہیں آسمان۔ زمین۔ سورج۔ چاند۔ ستارے متعلق ذکر آیا ہے تو وہ تبعاً ترغیب و ترہیب و آثار قدرت کے اظہار کے لیے آیا ہو وہ حضرات فلسفے کے مسائل بیان کرنے نہیں آئے تھے کیلئے کہ یہ ایک ہلکا کام ہے

محسوسات کے حقائق سے بحث کرنا انکی شان بلند سے دور تر ہے یہ خالق اور عالم کسب کے حقائق بیان کرنے آئے تھے جہاں فلسفے کو رسائی نہیں حکماءے فلاسفہ اس علم میں اپنے آگے طفلِ کتب سے بھی کم ہیں۔ اب ہلکوکیا ضرورت ہے کہ ہم حکماءے یونانکی دقیا نویسی مسائل کو جزا اسلام قرار دیکر فلسفہ حال کے مقابل ہوں اور آخر کو شکست کھا کر ہٹیں ہماری طرف سے ہیئتِ بطلیموس ٹھیک ہو تو بلا سے اور ہیئتِ فیدا غور سے صحیح ہو تو بلا سے بلکہ بقدر ہیئتِ جدیدہ کو اسلام سے مناسبت ہو اسیقدر ہیئتِ بطلیموس کو نہیں ہو دو دنوں ہیئت اور شریعت کے ماہر پر یہ بات مخفی نہیں بلکہ جہاں تک فلسفہ جدید ترقی کرتا جاتا ہے وہ اصول اسلام کے بہت قریب پہنچتا جاتا ہے اور اسیلیے آج براعظم یورپ اور امریکہ کے محقق اسلام کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور میں فلسفہ جدید کے دلدادہوں سے یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ آپ موجودہ فلسفے کے زور پر اسلام کو خرافات نہ کریں کیلئے کہ آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ جو آج سے بیس برس پہلے مسائلِ فلسفہ یورپ میں یقینی سمجھے جاتے تھے اور انکے مخالف کو احمق کہا جاتا تھا آج انہیں سے بہت سے مسائل غلط ثابت ہو گئے اور ہوتے جلتے ہیں۔ فرنگستان سے بہت سے میگزین نکلتے ہیں جنہیں انہیں غلط مسائل کا تذکرہ ہوتا ہے اب آج ان مسائل کے متفقہ کوئی خیال کیا جاتا ہے پھر کیا کوئی فلاسفہ سے گیارہویں کر سکتا ہے کہ موجودہ فلسفہ آگے چلکر غلط ثابت نہ ہوگا؟ کوئی نہیں۔ یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ تحقیقات کا سلسلہ آج کسی یورپین یا امریکن حکیم پر تمام ہو گیا؟ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی ایسا کہے تو دوسرا ہی احمق مقلد ہے جیسا کہ دقیا نویسی یونانی فلسفہ کے متفقہ۔ پھر جب فلسفہ جدیدہ کا یہ حال ہے کہ وہ ہنوز اپنی بنیاد میں مستحکم ہے پھر پر قائم نہیں کر سکتا تو وہ ان اصول کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے جنکی بنیاد مستحکم پہاڑ پر ہے یعنی الہام ربانی پر۔ پھر جب فلسفہ جدیدہ خود کی ٹھہر تو وہ یقینی چیز کا کیا مقابلہ کرے گا۔ عربی کا ایک جملہ مشہور ہے۔ یقین لایزول بالشک و شک سے یقین

زائل نہیں ہوتا۔

ہمارے نزدیک ارسطاطالیس کو اسحاق نیوٹن پر کیا فضیلت ہے؟ کچھ نہیں۔ سطح ہمارے بزرگوار دن نے یونانی فلسفے کے حاصل کرنے میں کوئی پس و پیش نہ کیا تو اب ہلکھوٹا یا فرانس و جرمنی کے فلسفے سے کونسی وجہ منافرت کی ہے اور جب یونانی علوم کے لیے ہمارے بزرگوار دن نے یونانی زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہ سمجھا تو اب فلسفہ جدید سیکھنے کے لیے معربی زبانوں کا سیکھنا خواہ انگریزی ہو یا فرنچ خواہ جرمنی ہو ہمارے دین میں کیا نقص پیدا کر سکتا ہے؟ جب ہم اپنے ضروریات دنیاویہ کے لیے ہندی - گجراتی - ناگری سیکھنا کوئی گناہ نہیں جانتے تو انگریزی سیکھنا کیوں حرام ہو سکتا ہو۔ اور جو کوئی اس بات کا الزام مولویوں پر رکھتا ہے وہ بہتان باندھتا ہے۔

چوتھا مقصد یہ ہے کہ علوم عربیہ کو جو روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہے اسکی فکر کجائے اگرچہ آجکل عربی کے چھوٹے بڑے مدرسے بہت سے قائم ہیں اور ان سے مسلمانوں کو کم و بیش فائدہ بھی پہنچ رہا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ندوۃ العلماء تعلیم و تربیت کو جس نظام اور اصول پر لیچلنا چاہتا ہے اس سے وہ مراحل دور ہیں اور اسکی اسے امید باقی نہیں رہی کہ ندوۃ العلماء کے قائم کردہ نصاب درس اور نظام تعلیم و تربیت کو قبول کرینگے لہذا اسکو انھیں اصول پر جسکا خاکہ مسلمانوں کے سامنے پیش کر چکا ہے والعلوم قائم کرے اور دارالافتاء (بورڈنگ ہوس) کا ایسا بہتر انتظام کرے جس میں رہبر طلبہ کے اخلاقی اور روحانی اصلاح ہو اور تیسرے مقصد کے ضمن میں جو خیالات میں نے ظاہر کیے ہیں وہ پورے ہوں مگر یہ یاد رکھئے کہ ہر طرکے دار العلوم کا اپنے پیمانے پر بیوج جانا آپکی توجہ اور فیاضی پر موقوف ہے۔ ہم نے یہی امید پر اس پورے کو لکھنو میں لگا دیا ہو کہ آپ اسکو اپنی فیاضی کے پانی سے سینچکر بار آور ہونے کے قابل کر دیں گے۔

ہمیں کوئی شک نہیں کہ ہماری قوم میں ابھی سخاوت - فیاضی - پرہیزگاری - ہمدردی

بہت کچھ ذخیرہ لٹ جانے پر بھی باقی ہے مگر اسکا صرف کسی قاعدے اور انتظام پر نہیں اب اگر قوم اس پودے کو اپنی ہمت و امداد کے پانی سے نہ سیتے گی اور یہ مڑھجا کر زمین پر گر پڑے گا تو یاد رکھنا کہ ہندوستان کے مسلمانوں سے علوم اور اسلام بھی رست ہے۔ صاجو! پہلے تمہارے بادشاہ قومی کام کیا کرتے تھے اب وہ نہیں تم اپنے کام آپ کرو۔ ہمت مردان مدد خدا۔ آئندہ نسلوں پر رحم کھاؤ۔ اپنے بچوں پر مہربانی کرو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو کیا کیا۔ دولت و حشمت جاہ و جلال عیش و آرام ہیں رہ جاتا ہو ذرا اپنے اتراب و احباب کو تو دیکھو وہ کہاں گئے اور یہ رات دن قافلہ کہاں چلا جا رہا ہو۔ بدن کا تغیر زمانے کا انقلاب گھنٹیاں بجا بجا کر ہمیں جگاتا ہے ہم ہیں کہ سوئی چلے جاتے ہیں ہمارے چند روزہ عیش و بہار بھی کچھ بہا رہے ہے خنجر تلے کسی نے ٹمک م لیا تو کچھ

مراد منزل جانان چہ عیش و امن چون ہر دم | جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محسوس

انگھون کو جانے دو اپنی ہی عمر گزشتہ کے عیش و بہار کو غور کر لو کیا ہمیں اور رات کے اُس خواب میں کہ جسمیں عیش و عشرت کا جلوہ دیکھا تھا کچھ بھی منسرق ہو؟ ہرگز نہیں

ایام وصال و صحبت سیم تنان | در عالم خواب احتلامی شد و رفت

اچھا اب مال بھی ہے اسباب عیش بھی ہیں مگر جوانی تمہیں تو تمہارے کس کام کا۔ تملو ایک اور عالم میں جانا ہے جہاں فنا کی خزان نہیں اور وہاں سدا رہنا ہے جب اس چند روزہ قیام کے لیے اس قدر رات دن کی فکر و کاہش ہو تو کچھ وہاں کے لیے بھی کر چلو بھائی کر بنکوں میں روپیہ رکھتے ہو جہاں سیکرٹون خطرے ہیں کچھ آسمانی بنک میں بھی حیات ابدی کے لیے جمع کرایا؟ اور بات بھی یہ ہے کہ بد نصیب کیا جمع کر لے گا مصائب اٹھ کر مال چھوڑ گیا پس ماندوں نے اڑا دیا اور ہم رات دن یہ تماشے دیکھتے ہیں۔ لو آسمانی بنک ہو اور اس کے منافع بھی سن لو۔ دنیا میں تمہاری عزت و حرمت تمہاری اولاد کی شائستگی جو تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور آخرت میں سلطنت جاودانی انشا اللہ تعالیٰ

پانچواں مقصد ندوے کا مسلمانوں کو شکستہ رہائی دینا۔ وہ کیا اپنے معاملات میں فتویٰ لیا کرتے ہیں پھر آپ جانتے ہیں کہ نہ سب مولویوں کی استعداد یکساں ہے نہ سب ایسے خدا ترس ہیں کہ جنہر کیسی طرف داری یا اور کوئی اثر نہ پہنچے اور وہ بلا کم و کاست بموجب آیہ لا تخافون فی اللہ لواءۃ لا تضر حق کمدین مگر بفضل الہی نذرۃ العلماء جو تحف دیار و امصار کے علما کا مجمع ہے جس میں ہر قسم کے علما شریک ہیں معصوم تو نہیں مگر نسبت ایک شخص کے مامون تو ضرور ہیں ہلکا کمان ایک کمان جماعت۔ جماعت پر ہمیشہ اللہ کا ہاتھ ہے حدیث میں آیا ہے ید اللہ علی الجماعۃ اس بنا پر ندوہ یہ چاہتا ہے کہ فتوے کا ایک مستقل سلسلہ قائم کر دیا جائے اور عام لوگوں کو اس سے اطلاع دیدی جائے تاکہ جس کیس کو جان کوئی ضروری مسئلہ دریافت کرنا ہو نذرۃ العلماء کے دارالافتاء سے رجوع کرے۔ اس سے یہ مقصد ہر گز نہیں کہ کوئی شخص کسی اور عالم سے ہفتانہ کرے بلکہ یہ غرض ہے کہ جن صاحب کو کسی عالم سے رابطہ نہ ہو اور ضرورت پیش آئے وہ یہاں سے دریافت کر لیں۔

چھٹا مقصد۔ اشاعت اسلام اور عامہ مسلمانوں تک دین کی تبلیغ۔ آپ پہلے ہندوستان کے اُن قریے و دیہات کو دیکھیے جہاں علما و عظیمین کا گز نہیں اور اگر ہو تو قابل و اعظا نہیں پہنچتے۔ ایسے سیکڑوں گاؤں ہیں جہاں کے مسلمان کلمہ لا الہ الا اللہ کا بھی صحیح تلفظ نہیں کر سکتے نہ وہ شرائع اسلام سے واقف ہیں نہ قرآن کے مطالب کے خصوصاً راجستان میں یہ بلا عام ہے بظاہر اُن مسلمانوں اور ہندوؤں میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا وہ بھی سبط بت پرستی اور اوہام پرستی میں مبتلا ہیں۔ ایک گاؤں میں ایک قاضی صاحب اتفاق ملاقات ہوا۔ نام پوچھا تو فرمایا کاجی سید رام دین اور وضع تو آپ کی بالکل ہندو کی تھی۔ اور پنجاب میں کسی بزرگ کا نام ناکت بخش تو شاید آپ نے اخبار دن میں بھی دیکھا ہوگا۔ فسوس صد افسوس یہ انکی خطا نہیں ہماری خطا ہے

پھر ان جا ہون کو پادری وغیرہ کقدر جلد اپنے مذہب میں لے لیتے ہیں مشنریوں کی سالانہ رپوٹ میں پڑھ کر سچے مسلمان کا سینہ شق ہوتا ہے۔ بیشک ایک بڑی مسجد سُہری بُرجوں کی بنانے سے ان بھائیوں کو اسلام سکھانے میں ثواب زائد ہے ندوۃ اعلیٰ چاہتا ہو کہ با ترتیب واعظوں کا ایک محکمہ مقرر کرے اور ہندوستان کا ملک تقسیم کر کے قسمت وضع میں پسندیدہ واعظ بھیجے کہ وہ فرائض سکھا دیں اور منہیات سے روکیں حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہ کام ہے جسکو نیا بتا علما کو کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ممالک یورپ و امریکہ میں بھی قابل واعظ بھیجنے کا بندوبست کرے مگر یہ تمام کام قوم کی ہمت و حمیت چاہتے ہیں۔

حاضرین ! اگر یہ مقاصد حسنہ ہیں تو بول اُٹھو کہ انکی تائید میں از دے درے قلم قدس ہم حاضر ہیں اگر دل میں کچھ بھی خون محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام حرکت کرتا ہو ورنہ خیر تم اللہ سے منہ پھیرے رہو۔ اُدھر سے پھر بے توجہی ہوگی اور بھی قومی ذلت و کبت کی بلامین گرفتار ہوتے جاؤ گے۔ یہ ہیں وہ مسلمانوں کے حقیقی ترقی کے اسباب جسکو ہماری قوم کے روشن خیال تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اب میں کلام تمام کرتا ہوں اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہوں تم بھی اُدٹھاؤ۔ اے ہمارے خالق و مالک ہم پر بھرا نی اُس رحمت کو جس کا وعدہ اپنے نبی آخر الزمان علیہ السلام کے لیے کیا ہے مبذول فرما۔ آمین ۱۱۔

بجے یہ تقریر ختم ہوئی لہذا باقی کارروائی ملتوی کر کے دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا۔



# جامعہ اسلام

روز جمعہ ۲۲ - شعبان ۱۳۱۹ھ ہجری

نماز جمعہ کے خیال سے یہ امر قرار پایا کہ کج کا جلسہ اس مقام پر نہ ہو جو اجلاس کے لیے ڈگی بارہ چھو بازار اسٹریٹ میں بنایا گیا تھا بلکہ ناخدا اور حافظ جمال الدین صاحب رحمہ کی مسجد میں بعد نماز جمعہ کے حسب معمول وعظ ہو۔ اسکا اعلان شب کو اجلاس کے بعد ہی کر دیا گیا تھا۔ یہی قرار داد کے موافق ارکان ندوۃ العلماء نے ناخدا کی مسجد میں نماز پڑھی مسجد میں اسقدر ہجوم تھا کہ باوجود وسعت کے دونوں درجے اور صحن اور تمام صحیحیان اور مدرسے کے اوپر اور نیچے کے کل کمرے نمازیوں سے بھر گئے تھے۔ ایک بجے نماز ہوئی اور بعد نماز کے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب حشتی قادری نے ایک گھنٹہ تک نہایت عمدگی سے وعظ کیا اور ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض شرح و بسط کے ساتھ بیان کیے پھر آپ کے فرزند ارجمند حسن میاں سلمیٰ نے تقریباً پندرہ منٹ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متابعت و محبت کا بیان فرمایا۔ ایسے کسں بچے کے بیان سے ہر شخص محفوظ اور متعجب تھا۔

حافظ جمال الدین صاحب مرحوم کی مسجد بھی نمازیوں سے بھری ہوئی تھی بیان بعد نماز کے مولوی سید عبدالرحمن صاحب واعظ نے اخلاق محمدی صلعم اور حسن معاشرت کا بیان فرمایا اور نتیجہ بیان میں اس بات کو دکھایا کہ اسکا قائم رہنا اسلامی تعلیم و تربیت پر موقوف ہو اور اسی کے قیام و دوام کی ندوۃ العلماء کوشش کر رہا ہے لہذا اسکی اعانت و بہرہ رسانی ضروری ہے اور واجب ہو ورنہ اخلاقی اور روحانی ابتری آخری بربادی کا باعث ہوگی اور پھر کوئی علاج اور تدبیر کارگر نہ ہوگی۔ مولوی صاحب مدوح کی خوش بیانی اور بااثر تقریر سے ہر شخص متاثر معلوم ہوتا تھا۔

# اجلاسِ روم

ندوة العلماء منعقدہ شب شنبہ ۲۵ شعبان ۱۲۱۹ھ

صدر انجمن

مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی دہلوی



سب سے پہلے حافظ واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے سورہ محمد کی چند آیتیں بھری  
لہجہ میں تلاوت کیں جس سے ہر شخص متاثر ہوا اور جو حضرات سمجھتے تھے ان پر عجیب قسم  
کی کیفیت طاری ہوئی۔

اسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوة العلماء نے ندوة العلماء کی  
سالانہ رپورٹ پیش کی اور اسکے پیش کرتے وقت ایک مختصر تقریر میں اس بات کو ظاہر  
کیا کہ ”مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوة العلماء کو یہی ہفتے میں درگزر کا دورہ ہوا  
آپ کی صحت اس قابل نہ تھی کہ آپ اس جلسے کی شرکت کے لیے کلکتہ تشریف لاسکتی  
مگر جناب مددِ حق کی دسوزی نے انکو بیان آنے پر مجبور کیا اور آپ تشریف لا کر اس  
دور دراز سفر کی زحمت سے اور بھی زیادہ طاقت ہو گئے ہیں اسوجہ سے اس جلسہ  
میں تشریف نہیں لاسکے مگر حکم دیا ہے کہ میں انکی طرف سے آپ کی خدمت میں اس  
رپورٹ کو پیش کروں“ پھر بیان کیا کہ ”ملک کے کس قدر قابل اور برگزیدہ حضرات بعض  
مجبوریوں سے جلسے کی شرکت کو تشریف نہیں لاسکے اور اپنی معذوری پر متاسف ہیں  
از انجملہ جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن مولانا

انور اللہ خان صاحب استاد حضور نظام دکن۔ جناب مولانا محمد عبدالحق صاحب قاضی  
ملک محروسہ بھوپال۔ مولانا محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون حیدرآباد  
کے خطوط پیش کیے اسکے بعد جناب سید عبد الرحمن بن جعفر بن محسن مولانا خیلۃ العلوی پھڑری  
کا تہنیت نامہ اور مولوی حکیم شیخ احمد جتیکر رئیس مہبی کا عزلی قصیدہ پیش کیا اور کہا  
کہ شیخ احمد صاحب جتیکر مہبی کے رئیس اور قوم کوکن کے مقتدر رکن ہیں اور فن ادب  
میں انکی استعداد اور قابلیت بے مثل ہے کلام کی حلاوت اور عذوبت کی وجہ سے  
اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ یہ کسی ہندی کا کلام ہے، یہ تمام خطوط اور تہنیت نامہ  
اسی کارروائی کے صفحہ ۱۹۷ میں درج ہوا اور رپورٹ علیحدہ چھاپی گئی ہے۔

کارروائی کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب خشتی قادری  
نے ایک مختصر تقریر میں اسکے جستہ جستہ مقامات کو لیکر ان پر اپنی رائے ظاہر فرمائی  
علی الخصوص اس بات پر زور دیا کہ سالگدشتہ کے جلسے میں نئے اور پرانے خیال کے  
لوگوں میں مصاحبت ہو چکی ہے ہر جگہ اور ہر مقام پر اسکا ثبوت ملنا چاہیے اس سے  
زیادہ قومی بہتری اور بسودی کی اور کوئی تدبیر نہیں ہے خداوند کی تعلیم سہنا اتنا  
فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقتاً عذاب النار ایک ایسی  
جامع تعلیم ہے کہ اس سے بہتر ہونا ناممکن ہے نئی تعلیم یافتہ دنیا کے لیے اور حضرات  
علماء احسنرت کے لیے خصوصیت کے ساتھ کوشش کرتے ہیں لیکن عذاب النار کا  
خوف و درون کو رکھنا چاہیے تاکہ سب کام بنے رہیں اور کوئی خرابی نہ پیدا ہو۔

اسکے بعد شیخ عبد القادر صاحب بی۔ اے ایڈیٹر انروز رولہ پور نے عزت کی  
زندگی پر ایک پیش بہا مضمون پیش کیا اور اس خوبی سے بیان کیا کہ ہر شخص ایک خاص  
کیفیت سے سُن رہا تھا۔ یہ مضمون رسالے کی صورت میں علیحدہ شائع کیا گیا ہو۔

مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور و سکر ٹیری معین اللہ دہلوی

اس عنوان پر تقریر فرمائی کہ علماء اور عامہ مسلمین کے تعلقات کیا ہیں اور ان کے قائم رکھنے کی کیا تدبیریں ہیں، شاہ صاحب مدوح کی تقریر نہایت برجستہ اور معقول تھی شروع سے آخر تک آپ نے جو کچھ بیان کیا وہ ایسے سلسلے کے ساتھ تھا جو کمین سے نامربوط نہیں ہونے پایا مگر افسوس ہے کہ جقدر وقت انکو دیا گیا تھا وہ کافی نہیں ہوا قبل اسکے کہ وہ تقریر تمام کرتے وقت تمام ہو گیا اور سلسلہ کلام کو بے موقع چھوڑ دینا پڑا۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ حسب مندرجہ ذیل ہے۔

### تقریر مولوی شاہ منیر الدین صاحب بیس اسلامپور

آپ نے فرمایا کہ ایسے عظیم الشان جلسے کا مقصد صرف مضمون آرائی اور واہ واہ نہ ہونا چاہیے بلکہ علماء اور عامہ مسلمین کے باہمی تعلقات پر غور و بحث کرنا اور اس بحث سے صحیح اور نفع بخشہ نکالنا اور پھر اسپرستقلال کے ساتھ قائم رہ کر عمل کرنا چاہیے۔

صاحبو! مسلمانوں کی حالت تمام عالم میں خراب ہو اسکا انحصار کچھ ہندوستان ہی تک نہیں ہو لہذا اسکی جانب ہر فرد مسلمان کو توجہ لازم ہے اور اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ مذہب صرف عاقبت ہی میں کارآمد نہیں بلکہ دنیا میں بھی انسان کو انسان صرف مذہب ہی بنا سکتا ہے۔ سو سائنسی کا خوف یا قانون اسکے واسطے کافی نہیں ہے جب آپ اسے تسلیم کریں گے تو آپ کو علم دین اور علما کی ضرورت بھی محسوس ہوگی اور مسلمانان عالم کو جو تعلق علما کے ساتھ ہونا چاہیے اُسکے نسبت سوال پیدا ہوگا۔ علما سے میری مراد اس عہد سے ہو جو دینی خدمات کے لیے وقف ہو اور انسان سازی کے لیے محنت اور کوشش کر رہی ہو۔ ان تعلقات کا سمجھنا اس امر پر موقوف ہو کہ ہرکسے حیثیت ایک مسلمان ہونیکے دین۔ ایمان اور علم دین کی کیا ضرورت ہو اور اسکی نسبت ہمارے کیا فرائض ہیں؟ اگر یہ سمجھ میں آجائے گا تو تعلقات باہمی کا فیصلہ آسانی سے ہو سکے گا۔

صاحبو! عامۃ المسلمین جب تک مسلمان ہیں انھیں دین سے گمراہی نہ رہے گا کیونکہ تو مسلمانوں کی دین ہی پر مبنی ہے اور دین اسلام و علم دین باہم شامل لازم و ملزوم کے ہیں مگر موجودہ حالت کا اقتضایہ ہے کہ ہر شخص کاروبار و دنیاوی میں مصروف ہو اور اسکی یہ مصروفیت و مشغولیت روز بروز ترقی کرے کیونکہ دنیاوی معاملات اور آئینہ طرز زندگی میں سادگی کے پیدا ہونے اور قائم رہنے کی امید نہیں لہذا انکو دینی معاملات میں غور و فکر کرنے کے بعد اپنے عمل درآمد کرنے اور اپنی آپ پیشہ روی کرنے کا موقع بالکل نہیں مل سکتا جبکہ ہر پیشے کی ضرورتیں اسقدر ہیں کہ وہ صرف اپنے ہی طرف مائل رکھتی ہیں اور بحیثیت دین و مذہب کے بجا ضرورتیں اپنی طرف کھینچتی ہیں میں اپنے خیال کے موافق نمونے کے طور پر چند ضرورتیں عرض کر سکتا ہوں۔

(۱) عام مسلمانوں کی دنیوی ترقی کا انحصار یہی ہے کہ وہ معاملات دنیوی میں یورپ کی تبعیت اور تقلید اختیار کریں۔ دیکھئے قدیم غیر یورپین سلطنتوں میں اگرچہ باعتبار قدیم نظام کے ابکا انتظام بہت عمدہ ہے مگر پھر بھی ترقی نہیں ہوتی بلکہ بجائے ترقی کے وہ روز بروز گرتے جاتے ہیں اور یہ مسئلہ اب بالکل طے شدہ ہو کہ کوئی قوم دنیاوی ترقی نہیں کر سکتی جب تک اسے یورپ کی دنیاوی حالت پر رشک اور اس کے ساتھ چلنے کا قصد اور عرصہ نہ ہو پھر اس طرح شدہ مسئلے کے خلاف چل کر مسلمان قوم کیونکر کامیاب ہو سکتی ہے؟ اور مسلمانوں کو جو ضرورتیں مذہبی حیثیت سے لاحق ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ (۲) اسلام کی ضرورت اور خدا کی وحدانیت کا دوسری قوموں خصوصاً علمایہ یورپ کے ذہن نشین کرنا کیونکہ یورپ کے لوگوں کو طرح طرح کی غلط فہمیاں اسلام کی نسبت ہیں اور انکی یہ غلط فہمی دوسری ایسی قوموں تک متعدی ہو رہی ہے جو انکی تعلیم و تربیت سے مستفید ہیں بلکہ ان میں یہ مرض بڑھتا جاتا ہے اور ملک ہوتا جاتا ہے اسوجہ سے کہ خود یورپ والے بہ نسبت ان کے زیادہ لائق اور تحقیق حق پر مائل ہیں لہذا یہ غلط فہمی صرف اسی حالت میں نفع ہو سکتی ہے جب

مسلمانوں میں ایسے علما پیدا ہوں جو دونوں علوم سے پورے طور پر واقف ہوں اور ہم اس ضرورت سے زیادہ دیر تک چشم پوشی نہیں کر سکتے نہیں تو اخلاقی زندگی بالکل ہی رخصت ہو جائے گی۔

(۳) مسلمانوں کی ترقی کا تمام دار مدار جس تخیل پر ہے وہ مذہب ہے اگر انکا تخیل سرد پڑ گیا یا مر گیا تو قوم بھی مر جائے گی۔ چونکہ اس تخیل میں کمی ہو گئی ہے اور ایسے پیشرو علما کی جماعت بھی روز بروز گھٹتی جاتی ہے جو عام لوگوں کی پورے طور پر مذہبی معاملات میں پیشروی کرے اسی ضرورت سے یہ انجمن جسکا مبارک نام ندوۃ العلماء ہوتا قائم ہوئی اور بسنے انھیں ضرورتوں پر نگاہ رکھ کر ایک اپنا دارالعلوم کھولا ہے لہذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ایسی بابرکت اور مفید جماعت کی اعانت و حمایت کرے۔

یہ تقریر وقت کے ختم ہو جانے سے بالکل آدھی رہ گئی اور معزز مقرر کو بدرجہہ مجبوری اپنے بیان کو ختم کر دینا پڑا۔

(۶) حاجی نور محمد ذکر یا صاحب سیٹھ نے علوم عربیہ کی ضرورت پر مختصر تقریر فرمائی انھوں نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کے دین و مذہب اور ہماری دینی و دنیوی ترقیوں کا مدار قرآن پاک کے علمدرا پر ہے اور قرآن پاک کا سمجھنا علوم عربیہ کے جاننے پر موقوف ہے لہذا مسلمانوں کو باعتبار دین و مذہب اور لحاظ اپنی دینی و دنیوی ترقیوں کے علوم عربیہ کو قائم رکھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی سخت حاجت ہے

(۷) ان تقریروں کے بعد صدر انجمن صاحب کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وقت پورا ہو چکا ہے مگر تجھ کو اپنے لائق دوست مولوی شاہ مسیر الدین احمد صاحب ٹیس اسلامپور کی تقریر کے متعلق دو حرفت کہنے ہیں۔ ہمارے معزز نوجوان نے علما اور عامہ مسلمین کے تعلقات پر تقریر فرمائی مگر وقت کے ختم ہو جانے سے پوری نہ ہو سکی

شاید کسی کو انکی تقریر کے ناتمام رہ جانے سے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہو سیکو میں دور کر دینا چاہتا ہوں اور کیا عجب ہو کہ شاہ صاحب بھی وہی کتے جواب میں کہنا چاہتا ہوں لہذا میری اس گزارش کو انھیں کی تقریر کی تائید سمجھنا چاہیے۔

حضرات ! یورپین قوموں نے جو ترقی کی ہے وہ زیادہ تر محسوسات پر مبنی ہی اور روحانی ترقی صرف اسلام کا حصہ ہے۔ وہ روز جلد آنے والا ہے کہ تمام یورپ خود اقرار کر دے گا کہ ہم اس معاملے میں بالکل جاہل ت اور غلطی پر تھے یورپین سائنس میں جو انقلاب ہو رہا ہے کل کچھ آج کچھ بھر کیا امید ہے کہ جو امور آج مسلم ہیں کل بھی صحیح مانے جائیں گے؟ ہرگز نہیں ! اپنا ایک روز ہی طور سے فقہا مارا جائے گا جیسا اس وقت پچھلے فلسفے پر مارا جاتا ہے لیکن روحانی فلسفہ جو صرف اسلام کا سکھایا ہوا ہے وہ بلا تغیر رہا اور ہمیشہ رہے گا۔ قرآن پاک جو تمام علوم فنون کا خزانہ ہے اسے جس پہلو سے دیکھیے ایک عجیب لکڑش چیز ہے مگر یہ دلکشی کیسے ظاہر ہو جب تک عربی نہ حاصل کی جائے؟ یہ بھی سن لو ! نذدۃ العلماء نے دارالعلوم میں انگریزی تعلیم کا بطور زبان دیگر کے انتظام کیا ہے وہ نہ صرف اسلئے ہے کہ وہ دنیوی زندگی میں بکار آمد ہو بلکہ اسکا مقصد اول یہ ہے کہ کچھ لوگ ایسے تیار ہو جائیں جو اسلام کی صداقت ان قوموں تک پہنچا سکیں جو اس وقت حق اور سچے مذہب کے جویان ہیں اور انکے دلوں میں سچائی کی تلاش ہو۔ مگر ہماری صدائیں انکے کانوں تک نہیں پہنچ سکتیں۔

بعد گیارہ بجے کے دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

# جامعہ اسلام

روز شنبہ ۲۵۔ شعبان ۱۳۱۹ھ ۲ بجے سے ۴ بجے تک

## صدر نشین

مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عادی قادی درمی سجادہ نشین خانقاہ ٹنہ

سب سے پہلے جناب مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب صدر نشین جانے کے میر تائید و غط فرمایا جس سے حاضرین کی کیفیتیں دگرگون ہو گئیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اثنائے وعظ میں آپ نے یہ بھی منہ فرمایا۔

## تقریر جناب صدر انجمن صاحب

حضور عالیجاہ علیہ السلام کی پیشین گوئی کے مطابق اسلام پوری ترقی کے بعد پھر تنزل میں آ گیا ہے اور اس پر غربت چھا گئی ہے مگر غربت سے اغلاس اور محتاجی مراد نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ پتھے اور دیندار مسلمانوں کی قلت اور بے انتہا قلت ہو گئی ہو گوسلمان دیکھنے میں بہت ہیں مگر ان میں سے اکثر یا تو اسی مسلمان ہیں یا اسی مسلمان وہ ہیں جو اپنے آبا و اجداد کی دیکھا دیکھی نماز روزہ وغیرہ ادا کرتے ہیں اور مسلمانوں کے بعض رسوم و اوضاع کی پابندی کرتے ہیں اسکے سوا کچھ نہیں جانتے خصوصاً خوشنوع اور اخلاص نیت کا نام و نشان نہیں۔ اور کچھ مسلمان ایسے ہیں جنہوں نے اس سہمی پابندی کو بھی ترک کر دیا ہے اور سوا نام کے وضع قطع لباس وغیرہ بھی مسلمانوں کا چھوڑ دیا یہ صرف نام کے مسلمان نہیں تو کیا ہیں؟ اس حالت کو دیکھ کر غیرت آئی پھر خوش ہن آئی



اور اسنے چند علما کو یہ مہم دی کہ وہ خدا کے واسطے کھڑے ہوں اور مسلمانوں سے مدد چاہیں انھیں علما کی انجمن کا نام ندوۃ العلماء ہے لہذا اب اسلام کی ترقی شاید ہی پر مبنی ہو۔ آپ کو خصوصیت اور توجہ کے ساتھ انکی اعانت کرنا چاہیے اور اُس وحدہ لاشریک کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسنے انسانیت کا خلعت پہنا یا اور پھر اسلام سے مشرف کیا اور وقتاً فوقتاً اپنی خاص تائید و ن سے حمایت کرتا رہا۔ اور یہ بھی اسکی تائید ہے کہ اسنے علما کو آپ کی بیبودی کے واسطے کمر بستہ کر دیا ہے۔ پھر گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسکے حسن انتظام سے بے مثل امن و امان قائم ہے اور اسکے تمام سامان مہیا ہیں۔ اور اعلیٰ درجے کی مذہبی آزادی حاصل ہے اور یہ ہی کا طفیل ہے کہ آج ہندوستان کے دارالسلطنت میں حسین و یسیر کے کشور ہند اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اور دیگر حکام اعلیٰ رہتے ہیں اتنا بڑا جلسہ علماے اسلام کا مذہبی راہ نمائی اور تعلیم کے لیے منعقد ہوا ہے۔ اسکے بعد اپنے مسلک انان کلمتہ کا شکریہ ادا کیا جنکی دعوت پر دو دراز مقاموں سے علما تشریف لائے اور شریک جلسہ ہوئے۔

اس تقریر کے بعد مولوی عبد الباقی صاحب عمر پوری نے انا عرضنا الامانۃ الایہ کا وعظ فرمایا اور نہایت خوبی سے اسکی تفسیر بیان کرنے کے بعد اپنا عربی قصیدہ سنا یا۔

مولوی سید عبد الرحمن صاحب واعظ نے معاش و معاد کے متعلق دجھپ تقریر فرمائی۔ اسکے بعد ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض لطیف پر لائے میں ظاہر کیے پھر مولوی عبد السلام صاحب رفیقی نور پوری وکیل انجمن نعمانیہ لاہور نے تنگی وقت کی وجہ سے معذرت ظاہر کی۔ آپ نے فرمایا کہ مجکو نماز نظر سے بدیر فراغت ہوئی اور وقت پر میں نہیں پہنچ سکا اور اب عصر کا وقت آگیا ہی وعظ و بیان کا وقت نہیں ہو۔

(۵) سب کے بعد مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری صدر نشین جلسہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور خلوص قلب کے ساتھ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کے واسطے دعا کی اور حاضرین نے آمین کہی اسکے بعد جلسہ خاست ہوا

## اجلاس سوم

منعقدہ شب یکشنبہ ۲۶ - شعبان ۱۳۱۹ھ بمطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۱ء تک

صدر انجمن

مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی

(۱) سب سے پہلے حافظ اطہر حسین طالب العلم دارالعلوم نے چند آیتیں کلام مجید کی مصری لہجہ میں تہرکات تلاوت کیں اسکے بعد

(۲) جناب صدر انجمن صاحب نے یہ تحریک پیش فرمائی کہ ”حسب دفعہ ۵۶ دستور العمل مذکور العلماء کے ایک مجلس خاص منتخب کی جائے جو مذکور العلماء کے دستور العمل پر غور و فکر کر کے اسکی ترمیم کرے“ آپ نے فرمایا کہ ”اسوقت جو دستور العمل موجود ہے وہ ابتدائیں ضرورت کے موافق بنالیا گیا تھا اب وہ ضرورتیں بدل گئی ہیں اور اس بات کی حاجت پیش آئی ہے کہ اسکو زیادہ وسیع کیا جائے۔“

مولوی سید عبدالحی صاحب مدگار ناظم نے اس تحریک کی تائید کی اور کہا کہ دفعہ ۵۶ کا منشا یہ ہے کہ اس دستور العمل کی ترمیم و نسخ و اضافہ صرف جلسہ خاص میں جو یہی غرض کے واسطے منعقد ہوگا ہو سکے گی اور وہ جلسہ خاص ہر سہ ماہی دفعہ ۹ سے بپابندی قاعدہ حصہ آٹھ دفعہ ۲۴ کے جلسہ عام میں منتخب ہوا کرے گا۔ یہ تحریک باتفاق آرا منظور ہوئی

ادرس مجلس کے ارکان حسب مندرجہ ذیل منتخب ہوئے۔

- (۱) مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی (۲) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری
- (۳) مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور (۴) مولوی حاجی محمد پونس خان نقشا
- رئیس دتادلی (۵) مولوی خلیل الرحمن صاحب رئیس سہارن پور (۶) مولوی محمد شبلی صاحب
- نعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون حیدر آباد دکن (۷) خان بہادرنشی محمد اطہر علی صاحب
- وکیل لکھنؤ (۸) نشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری (۹) مولوی سید شرف الدین صفا
- بیرسٹریٹ لا بالائی پور (۱۰) حافظ محمد اسماعیل صاحب وکیل شاہجہانپور (۱۱) مولوی عبدالحی
- صاحب وکیل چندوسی (۱۲) مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم (۱۳) مولوی
- سید فہمولا اسلام صاحب فتنوری (۱۴) مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس مدرسہ
- اسلامیہ فتنور (۱۵) مولوی فتح محمد صاحب نائب (۱۶) مولوی غلام محمد صفا ہوشیارپوری
- (۱۷) مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء (۱۸) مولوی مسیح الزمان خان صاحب
- نائب ناظم (۱۹) مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم۔

مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم نے دارالعلوم کی سالانہ روداد پیش کی جو نہایت قابلیت اور متانت کے ساتھ لکھی گئی تھی اور تمام واقعات کو بے ربط و تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا تھا۔ لوگوں نے اسکو اول سے آخر تک پچھپی کے ساتھ سنایہ رپورٹ ندوۃ العلماء کی رپورٹ کے ساتھ علیحدہ چھاپی گئی ہے۔

اسکے بعد جناب صدر انجمن صاحب نے دارالعلوم کی ضرورت پر تقریر فرمائی۔ یہ بسیط اور پرمغز تقریر ایک گھنٹہ میں ختم ہوئی۔ آپ نے تقریر شروع ہی کی تھی کہ سسر جسٹس سید امیر علی صاحب سی۔ آئی۔ اے جلسے کی شرکت کے لیے تشریف لائے اور اسوقت تک بیٹھے رہے جب تک کہ مولانا تقریر کرتے رہے بعد ختم تقریر سید صاحب نے ارکان ندوۃ العلماء کا مسلمانوں کی اصلاح پر آمادہ ہونے کے بابت شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میں

اسوقت علما کی زیارت کے واسطے حاضر ہوا تھا اور آپ کی زیارت سے مجھ کو بہت مسرت ہوئی  
 مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرائٹ لاہنکی پور نے تحریک کی کہ دارالعلوم  
 کے جو طلبہ اسوقت موجود ہیں انکا اسی مجمع میں امتحان لیا جائے۔ قاضی ابوبکر علی حسد  
 محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی نے تائید کی اور حاضرین نے اسکو دیکھ پی کے ساتھ قبول  
 کیا۔ اس تجویز کے موافق مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم اور مولوی قاضی محمد نازق  
 صاحب مدرس اعلیٰ نے چند طلبہ کو پیش کیا شمس العلما مولوی ابوالخیر محمد صدیق صاحب  
 پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ نے عربی کی ایک عبارت ترجمہ کرنے کے واسطے دی۔  
 طلبہ نے اسکو لکھ کر اس خوبی سے ترجمہ کیا کہ حاضرین دنگ رہ گئے۔ ترجمہ کے بعد شمس العلما  
 نے بعض جملوں کی ترکیب پوچھی اسکا بھی جواب خاطر خواہ دیا۔ اس کے بعد مسٹر خلیل احمد صاحب  
 ایم۔ اے۔ نے مندرجہ ذیل تین شعر عربی میں ترجمہ کرنے کے واسطے دیے اور تقریباً  
 پانچ منٹ میں سب طلبہ نے نہایت مطلب خیز اور محاورے کے موافق ترجمہ کر کے  
 سنا دیا۔ وہ اشعار یہ ہیں ۷

ہر گویا ہے کہ از زمین روید	چہ سازم بخارے کہ در دل نشیند
ہر گویا ہے کہ از زمین روید	وحدہ لا شریک لہ گوید

پڑے ہوئے تھے ہزاروں پردے کلیم دیکھو تو جب بھی غمش تھے  
 ہم اسکی آنکھوں کے ہاے صدقے کہ جملہ یون بے حجاب کیا  
 ان شعروں کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیسا مشکل کام طلبہ کو دیا گیا تھا اور ان کے  
 ترجمے دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ کیسی آسانی کے ساتھ انھوں نے اس کام کو انجام دیا۔ سو  
 یہ ہو کہ جو وقت طلبہ ترجمہ لکھ چکے اور سنا یا گیا لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ ان پر چون کو خیر ترجمہ  
 لکھا تھا خدا جانے کہاں پہونچا دیا۔ صرف ایک طالب العلم کا لکھا ہوا بمشکل اسوقت دستیاب  
 ہوا جسکو میں اسی ترتیب سے درج کرتا ہوں۔ یہ پرچہ ظہور احمد شاہ جامپوری کا تھا ۷

پاگر خلد خا ر آ سان بر آرم چہ سازم بخار یکہ در دل نشیند

ترجمہ نظم کا نظم میں ے

ان شاک شوک فی جملے مخرج وان یکن فی بالی فکیف یخرج

تقطیع - ہاگر (فعولن) خلد خا (فعولن) ر آ سان (فعولن) بر آرم (فعولن) چہ سازم (فعولن) بخار ے (فعولن) کہ در دل (فعولن) نشیند (فعولن) بحر مقارب سالم سمین کوئی رحمت نہیں ہوا۔

ہر گیا ہے کہ از میں الخ ترجمہ نظم میں ے ان النبات یسللہ ۛ ویقول لیس مانند تشرین مایخرج منها یقول وحده لا شریک لہ - تقطیع - ہر گیا ہے (فاعلاتن) کہ از میں (مفاعلن) روید (فعولن) وحده لا (فاعلاتن) شریک لہ (مفاعلن) گوید (فعولن) بحر خفیف عروض و ضرب مخذوف مقطوع حشو مجنون ے پڑے ہوئے تھے ہزاروں پر دے الخ

خرمو سے معقا و کان الفنا من النطا فخن فدا من رے انوارہ ولم یک فے من الاحوال و الحجابات۔

قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے مندرجہ بالا شعروں میں سے اوّل شعر کی تقطیع پوچھی اسکا بھی جواب نہایت معقول دیا۔

اسکے بعد احمد علیہ العالم کی عکس سی در یافت فرمایا اسکا جواب بھی طلبہ نے اس تیز سیے دیا کہ سب لوگ حیرت زدہ ہو گئے خصوصاً شمس العلماء مولوی ابو الخیر محمد صدیق صاحب کو از بس مسرت ہوئی بعد جلسے کے شمس العلماء نے اس امتحان کے متعلق جو تحریر بھیجی ہے وہ حسب مندرجہ ذیل ہے

تحریر شمس العلماء مولوی ابو الخیر محمد صدیق صاحب فروری ۱۳۱۵ء کانج کلکتہ

مدوۃ العلماء کی نسبت میرے دل میں کچھ شکوک تھے مگر اس سال کلکتے میں اسکے اجلاس

ہونے کی تقریب میں اسکے مقاصد اور اسکی کارروائی پر غور کرنے کا جو اتفاق ہوا تو مجھ پر بات ثابت ہو گئی کہ اس زمانے میں مسلمانوں کے لیے ایسے ایک مجمع کی ضرورت ہے۔ مذہب نہایت اچھا کام کر رہا ہے۔ ندوے کے متعلق دارالعلوم کے سلسلہ تعلیم کو جبکہ اطمینان کے ساتھ بغور ملاحظہ نہ کیا جائے اس پر اسے قائم ہونہیں سکتی ہو مہذا میں نے جو چند طلباء کا سرسری طور پر امتحان لیا اس سے معلوم ہوا کہ طرز تعلیم اچھی ہے اور زبان قلیل میں انھوں نے جس قدر سیکھا ہے پُرانے طرز پر اگر تعلیم پائے اس قدر سیکھ نہیں سکتے استطاعت والے مسلمان اگر ایسے مدرسے کی ترقی اور قیام کے لیے سعی اور تائید کریں تو بہتوں کو فائدہ پہونچنے کا احتمال اور ایک مقصد میں ندوے کی سرسبزی کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ فقط

ابوالخیر محمد صدیق گلکٹہ  
سابق سپرنٹنڈنٹ مدرسہ دھاکہ ۱۷- دسمبر ۱۹۰۷ء

بعد امتحان طلباء کے ساڑھے گیارہ بجے دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

## اجلاسِ حام

منعقدہ ۲۶- شعبان ۱۳۱۹ھ روز یکشنبہ بجے سوا بجے تک

- (۱) سب سے پہلے حافظ واجد علی صاحب طالب العلم دارالعلوم نے آیہ کریمہ ائمن شرح اللہ صدرہ الاسلام الخ کی تلاوت کی۔ مناسب وقت آیتوں کی تلاوت نے دلوں میں جنبش اور حرکت پیدا کر دی اور سمجھنے والی روحیں وجد میں آگئیں اسکے بعد
- (۲) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب جشتی قادری نے تحریک کی کہ مولانا شاہ محمد زبیدی صاحب عمادی قادری اس جلسے کی صدارت فرمائیں۔ قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے

تائید کی اور اتفاق آرا کے ساتھ مولانا رونق افروز صدارت ہوئے۔

مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹراٹ لاہانکے پورے یہ تجویز پیش کی کہ مذہب العلماء کی جانب سے گورنمنٹ کی خدمت میں ایک میموریل اس مضمون کا پیش کیا جائے کہ گورنمنٹ مذہب العلماء کے مقاصد کی جانب نظر ہمدردی فرمائے اور ہم کو لازم ہے کہ ہم اپنی کارروائیاں ایسے طریقے سے کریں کہ ہمیشہ گورنمنٹ کے موردِ عقاب رہیں۔ قابلِ محرم نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے نہایت برجستہ اور موثر تقریر کی جس کا خلاصہ حسب مندرجہ ذیل ہے۔

### تقریر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹراٹ لاہانکی پور

چند سال ہوتے ہیں تقریباً سات آٹھ برس کا زمانہ ہوا کہ چند اکابر علماء نے مذہب کی دیگر گون حالتِ دیکھی ضرورتِ زمانہ کو سمجھا اور مذہب العلماء کی بنیاد ڈالی مذہب العلماء کا اجلاس لکھنؤ کا پور۔ بریلی۔ میرٹھ۔ شہاب پور۔ پٹنہ وغیرہ مقاموں پر ہوا کیا اسکے اغراض و مقاصد کی اشاعت کی گئی جسکی گونج صرف ہندوستان ہی میں نہیں چھائی بلکہ دور دور مصر و عرب اور دیگر ممالک تک پہنچی۔

مسلمانوں نے اسکی قدر کی اور عزت کی آنکھوں سے دیکھا۔ اسلئے اسوقت مجھے اسکے اغراض و مقاصد کی نسبت کچھ کہنا نہیں ہے بلکہ میں ایک اچھوتا مضمون بیان کیا چاہتا ہوں جو لوگوں کے دلوں سے اب تک زبان پر نہیں آیا یعنی مذہب العلماء کو ہماری گورنمنٹ کے ساتھ کیا تعلق ہے اور گورنمنٹ کو مذہب العلماء کے ساتھ کیا تعلق رکھنا چاہیے؟

حضرات! مسلمانوں کا اگلا دور ختم ہو چکا۔ انکے تناور درخت کی پت جھاڑ ہو گئی اسکے سایہ گیر اگر دوسرا سایہ نہ ڈھونڈھیں تو آفتاب کے شعلوں میں بھسم ہو جائیں۔

مسلمانوں نے گورنمنٹ کے ساتھ جو وفاداری کی اُسکی کوئی دوسری مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔ دنیا میں وفاداریاں بہتر دن نے دکھلائیں مگر مسلمانوں کے سوا کوئی قوم ایسی نہیں ہے جو وفاداریوں میں مرئی ہو۔ اخلاص مندی کی مثالیں ملین گی مگر مسلمانوں کے سوا اخلاص مندیوں میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جو اپنے کو کھو بیٹھی ہو۔ ہمارے گورنمنٹ نے بھی اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور اسکے چہرے سے آنسو پونچھے اور آنکھوں کے کانٹے نکالے کہ اب تک جو کچھ مسلمانوں کی نمود نظر آتی ہے یا اس سے پہلے معزز نوکریوں میں مسلمانوں کی نام پائے جاتے ہیں وہ انھیں قدر دانیوں اور توجہ کے نتیجے ہیں جو گورنمنٹ نے مسلمانوں کے ساتھ برتے ہیں۔

انسان پہلے حال کے بدلنے کی امید نہیں کرتا وہ اپنے حالوں میں بھولا ہوتا ہے یہی حال مسلمانوں کا بھی ہوا۔ وہ بھولے رہے اور ایسی غفلت میں پڑ گئے جس سے کلنا مشکل ہو گیا غفلت کی پہلی تلوار جہالت ہو۔ یہ تلوار مسلمانوں نے کھائی اور سیکڑوں سال کے نشانے بنے اور پھر انھیں یہ کچھ جھیلنا پڑا جس کا انھیں خواب و خیال بھی نہ آتا تھا۔ مگر بہادروں کے لیے زخمی ہونا عیب نہیں میدان چھوڑ دینا عیب ہے۔ احمد مدد کے بڑے بھلے اب تک میدان میں قائم رہے اور زمانے کے چلن کے مطابق تعلیم و تعلم کی جانب جان توڑ کر متوجہ ہوئے خدا انھیں کامیاب کرے! مگر ہمیں بھی شک نہیں کہ ہمیں اپنے ایک چوک بھی ہوئی۔ ایسی کیسوئی کے ساتھ متوجہ ہوئے کہ اور بہت سی ضروری باتوں جو انھیں زندگی کی طرح ضروری تھیں غافل ہو گئے یعنی تعلیم مذہبی سے یہ چوک گویا اسلامی تعمیر کے لیے ٹرنگ تھی۔ اس کا ہوش چند مقدس علما کو ہوا جنھوں نے مذوقہ العلماء قائم کیا اور اسکے ساتھ ایک دارالعلوم کی بنیاد ڈالی۔ اگر خدا نے مدد کی اور یہ دارالعلوم اپنی خایت مقصد کو پہنچا تو یہ دنیا میں اس بات کی مثال ہو گا کہ مذہب کے اعلیٰ درجے کے کمال کے ساتھ گورنمنٹ کی وفادار رعایا کی طرح بنے ہیں اور رعایا اور گورنمنٹ دونوں کے



لیے مفید اور ضروری ثابت ہونے اور دونوں کے لیے قوتِ بازو ہونے کے کیا طریقے ہیں؟ -

مذہب کسی حال میں اپنے مذہبی سرگروہ سے نکل نہیں سکتا یہ اُسی دن نکلے گا جس دن اُسکی بنیاد کھد جائے گی۔ ایسے ہم بھی علما کی ضرورت اور اُنکے وجود سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ پھر اگر اعلیٰ درجے کے علما زمانے کی ضرورتوں سے واقف علومِ جدیدہ سے ماہر فلسفہ اور دہریت کے رخنوں سے آگاہ موجود ہو جائیں گے تو مسلمانوں کے شکوک اور بدعقیدگی دور کر سکیں گے۔ مسلمانوں کو مذہبی خطرات سے نکالیں گے اور اُنکی کھوئی ہوئی ودیعت اُنکے لیے پھر ڈھونڈ نکالیں گے یعنی عبودیت اور اخوت۔ رہا مذوۃ العلماء کا تعلق گورنمنٹ کے ساتھ گورنمنٹ نے ہندوستان میں اُنکی کیا کیا؟ ہندوستان کی کیا ترقی کی؟ کون کون سی خاص خاص نعمتیں ایسی ہیں جو گورنمنٹ انگلشیہ ہی کے ساتھ مخصوص ہیں اور یہ خصوصیت دنیا میں کسی گورنمنٹ کو نہیں مل سکے سمجھنے کے لیے فہم سلیم اور حق بین نظر ہی درکار نہیں بلکہ ضرورتِ زمانہ۔ احوالِ عالم تمام قوموں کی ترقی اور تمام لوگوں کی روش اور رفتار سے واقف ہونا بھی ضرور ہے بغیر اسکے وہ گورنمنٹ کا پورا قدر دان جیسا کہ ہونا چاہیے نہیں ہو سکتا۔ ہمارے علما کو بجز چند مستثنیات کے ان باتوں کے دریافت کا موقع نہیں تھا دارالعلوم کی یہ غرض ہے کہ بڑے بڑے متبحر علما اس دارالعلوم سے ایسے تخلص جو علومِ جدیدہ سے بھی واقف ہوں اور گورنمنٹ کی زبان یعنی انگریزی بھی جانتے ہوں ہر طرح اُنھیں پورا موقع حاصل ہو سکے گا کہ وہ گورنمنٹ کی قدر دانی کر سکیں اور اس نعمت کی بارگاہِ خداوندی میں شکر گزار ہوں اور اس شکر کے لیے کو تمام حوام کے دلوں میں بھی بٹھا سکیں حقیقت میں یہ کام گورنمنٹ کی ہی خواہی کا ہے جو کسی نے بھی نہیں کیا اور جسکی آج تک کوئی مثال نہیں مل سکتی لیکن اسکے ساتھ افسوس اور تاملتِ افسوس ہے کہ باوجودیکہ ارکانِ مذوۃ العلماء اس بھی خواہی کے

عوض میں یہ نہیں چاہتے کہ گورنمنٹ اپنا خزانہ کھول دے۔ گورنمنٹ اُنھیں بڑے بڑے القاب اور خطابات سے نامزد کرے۔ ہاں یہ آرزو وہ کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اُن کی کارروائیوں سے واقف ہو۔ اُنکے جلسوں میں شرکت کرے۔ اُنکی بہرہ ریزی کرے اُنکی ہمت بڑھائے اور اُنھیں اپنے مہربان سائے میں لے لے۔ اس آرزو پر بھی ایسی بیدار مغز اور قدردان گورنمنٹ یوں چشم پوشی کرے اور پھوٹی آنکھوں نہ دیکھے تو حیرت درحیرت ہے۔

اگرچہ جہان جہان ندوے کا اجلاس ہوا کیا ہے وہاں کے حکام کا ندوے کے اغراض سے واقف ہونا اُسین حکام مقامی کی شرکت بھی کرنا میری گفتگو کرتے ہیں مگر تاہم میں گورنمنٹ کو اسکی جانب متوجہ کیا چاہتا ہوں اور یہ کہ بغیر نہیں ہو سکتا کہ غریب ندوہ اُس توجہ کا مستحق نہیں ہے جو اُسکے ساتھ نظر عموم کے ساتھ برتا جاتا ہی بلکہ یہ شے زائد کا مستحق ہے۔



اس تقریر کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اُٹھے اور فرمایا کہ مولوی سید شرف الدین صاحب نے جو تقریر کی ہو اس سے مجھ کو بالکل اتفاق ہے۔ اور صرف مجھ کو نہیں بلکہ کل عملیاء و مشائخ کو جو اس وقت رونق افروز ہیں! لہذا میں اُنکی تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ اسکے بعد یہ تجویز باتفاق آراء منظور ہوئی۔

قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے یہ تحریک پیش کی کہ شب کے جلسے میں طلباء کا امتحان نامہ تمام رہچکا ہے اس واسطے کہ ان سے ریاضی کے سوالات نہیں کیے گئے۔ اس وقت اس کمی کو پورا کر دیا جائے۔ مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی نے تائید کی اور ارکان نے

اس سے اتفاق کیا لہذا متمم صاحب العلوم نے ان طلباء کو پھر پیش کیا۔ مولوی القدر صاحب - بی - اے نے چند سوالات اربعہ متناسبہ اور کسور عام کے بنا کر انکو لکھا اور تقریباً دس منٹ میں طلباء نے انکو حل کر کے پیش کر دیا۔ مولوی عبدالقدیر صاحب - بی - اے نے ان جوابات کو با واز بلند پڑھ کر سنا یا اور حاضرین نے اسقدر صحیح اور جلد جواب دینے پر مسرت آمیز حیرت ظاہر کی۔ مسٹر ابو الفضل عبدالرحمن صاحب حج اسمال کا زکورت نے عربی ترجمہ کرنے کے لیے یہ عبارت دی: از جانب مسلمانان باشندگان کلکتہ اراکین مذوۃ العلماء کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے: سب نے اسکا صحیح ترجمہ کیا اور بعض نے تین تین طریق سے۔ اس بات کو دیکھ کر مسٹر ابو الفضل عبدالرحمن صاحب حج نے اظہار مسرت کے بعد وعدہ کیا کہ میں ایک تقرری تمغہ اس طالب العلم کو دوں گا جو ابتدائی درجے کے سہ سالہ امتحان میں زبان دانی میں سب سے اول رہے۔ مولوی وحید حسین صاحب سکریٹری محمد یونین کلکتہ نے اپنی مجلس کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا کہ جو طالب العلم مجموعی حیثیت سے اول نمبر ہوا اسکو نقرہ تمغہ محمد یونین کی طرف سے دیا جائے گا۔ شیخ رحیم اللہ صاحب سوداگر نے وعدہ کیا کہ جو طالب العلم حدیث میں اول نمبر ہوا اسکو وہ طلائی تمغہ عنایت فرمائیں گے۔ مولوی سید ابوظفر صاحب مترجم ہائی کورٹ نے وعدہ کیا کہ جو طالب العلم کلام مجید میں سب سے زیادہ نمبر ہائے اسکو وہ طلائی تمغہ دیں گے۔ مولوی عبدالخالق صاحب دلیل و سکریٹری انجمن اسلامیہ بردوان نے اسی انجمن کی طرف سے وعدہ کیا کہ وہ اس طالب العلم کو تمغہ تقرری دیں گے جو حساب میں سب سے اول نمبر رہے۔ مولوی عبدالقدیر صاحب بی اے نے والنٹیر ان کلکتہ کی طرف سے وعدہ کیا کہ جو انگریزی میں سب سے اول نمبر رہے گا اسکو وہ تقرری تمغہ دیں گے۔ مولوی سید عبداللہ صاحب موسوی صد نشین کلکتہ مسلم و سبکیٹ سوسائٹی نے وعدہ کیا کہ جو طالب العلم عربی تقریر میں سب سے بہتر ہوگا اسکو وہ

دس روپے کا انعام دیں گے۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب مترجم ہائی کورٹ نے پانچ روپے کا ماہوار وظیفہ ایک سال تک اُس طالب العلم کے لیے منظور کیا جو ادب میں اول نمبر ہو۔ مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے نے بھی پانچ روپے کا ماہوار وظیفہ اُس طالب العلم کے لیے منظور کیا جو درجہ دوم میں کامیاب ہو کر درجہ سوم میں ترقی پائے اور وہاں بھی سب میں ممتاز ہو۔ مولوی قمر الدین صاحب مترجم ہائی کورٹ اور نور محمد سمیل صاحب سوداگر اولڈ چائنا بازار نے بلا کسی شرط کے پانچ پانچ روپے ماہوار کا ایک ایک وظیفہ تین سال کے لیے منظور کیا۔

مولوی شاہ محمد سینما صاحب کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عربی عروض حساب وغیرہ کا امتحان تو آپ لکھتے اور خدا کے فضل سے ہمارے لڑکے کامیاب ہوئے اب ہم آپ کی قومی ہمدردی اور فیاضی کا امتحان لینا چاہتے ہیں دیکھیے کہ فیصلہ نہ ہو جائیے گا۔

مولوی صاحب ممدوح کے اس جملے کو سنکر نواب بہادر سید امیر خاں صاحب سی۔ ای۔ اے اپنی جگہ سے اٹھے اور آپ نے تحریک کی کہ دارالعلوم کے واسطے چنڈہ کیا جائے اسکو تحریک کرتے وقت آپ نے دارالعلوم کی ضرورت پر مختصر تقریر فرمائی اثنائے تقریر میں آپ نے فرمایا کہ ”مسلمانوں کی عزت قومی اور ترقی اس بات پر موقوف ہو کہ وہ عربی حاصل کریں۔“ اس تحریک کی تائید مولوی ابو الحسن خان صاحب جج سہماں کا زکورٹ نے فرمائی اور تائید میں عربی علوم و فنون کو قائم رکھنے کی ضرورت پر بحث کرتے وقت حسب مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی ابو الحسن خاں صاحب جج سہماں کا زکورٹ کلکتہ

حضرات! میں زبان عربی کی تعلیم کو ابتدا ہی سے بہت ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ مسلمانوں کی

گو یا مذہبی زبان ہے جس سے انکی مذہبی اور اخلاقی حالت واقعی درست ہو جاتی ہے دیکھیے جب ہندوؤں نے اپنی مذہبی زبان شنسکرت کو بالکل چھوڑ دیا تو وہ بالکل تباہ و برباد اور خراب ہو گئے اور انکی مذہبی اور اخلاقی حالت از حد اتر ہو گئی مگر اہل یورپ علیٰ خصوص جرمن نے جب اہمیں ترقی کی تو انکی ترقی کو دیکھ کر ہندوؤں میں بھی ایک حرکت پیدا ہوئی اور پھر وہ شنسکرت کی خدمت کے لیے تیار ہوئے اور اُسکے حاصل کرنے کی کوشش شروع کی چنانچہ اکثر ہندو بی اے اور ام اے شنسکرت زبان سے واقف ہیں اور اسی وجہ سے انکی اخلاقی حالت ایک حد تک درست ہوتی جاتی ہے۔ ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ عربی زبان مسلمان چھوڑ دیں جو لوگ قائل ہیں کہ عربی کا ترجمہ کافی ہے (اور اس گروہ میں ہمارے دوست مولوی دلاور حسین احمد صاحب سابق جنرل جسرل پور بھی ہیں) میرے خیال میں وہ بالکل غلطی پر ہیں بڑی بات یہ ہے کہ جب ایک زبان دوسری زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے تو ہرگز اصلی زبان کی فصاحت و بلاغت اور اُس درجے کا اثر ہمیں باقی نہیں رہتا جو اصلی زبان میں پایا جاتا ہو۔ کیا کوئی گریحوت کہہ سکتا ہے کہ شکسپیر کے کلام کا جو ترجمہ کیا گیا ہے اہمیں اصلی اثر اُس زبان کا باقی ہو؟ (آواز آئی کہ ہرگز نہیں) ایسے ہی عربی کا بھی حال ہے ممکن نہیں کہ اُسکی حلاوت اور اُسکا اثر دلوں میں باقی رہے جیسا کہ عربی میں ہے پھر قرآن پاک کا جو بلاغت اور فصاحت کا مجموعہ اور زبان کی خوبی اور جامعیت کے اعتبار سے معجزہ ہے صرف ترجمہ کیونکر کافی ہو سکتا ہے؟۔ اسلئے عربی زبان کے قائم رکھنے کے واسطے ہم مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہیے۔

اُٹناے تقریر میں چندہ شروع ہوا جو وعدہ کی صورت میں تھا۔ نواب بہادر سید امیر سجان صاحب سی۔ آئی۔ اے نے دو سو روپیہ کا وعدہ کیا۔ نواب عبدالسبحان صاحب چودھری نے دو سو روپے خود مولوی ابو الحسن صاحب نے دو سو روپیہ خان بہادر

مولوی بدرالدین حیدر صاحب نے سور و پیہ نشی عبد الغفور صاحب اعظم گڑھی نے سور و  
مولوی اکرام علی خان صاحب اکڑا مڑائی کورٹ نے سور و پیہ۔ محبوب بخش محمد تمہیل صاحب  
سوداگر کوٹ لولہ نے سور و پیہ نشی احسان کیم صاحب نے پچاس روپے۔ مولوی محمد  
خلیل الرحمن صاحب بی اے نے پچاس روپیہ۔ مولوی عباد اللہ ابوالکلام صاحب نے پچاس روپے  
شیخ رحیم اللہ صاحب سواگر نے ایک اشرفی رٹ غلام حسین صاحب نے تین ہزار روپیہ تین قسطلوں میں  
دینے کا وعدہ فرمایا۔ اسکے علاوہ اور بھی چمنہ ہوا اور ہو رہا تھا کہ صاحب کبشنر  
بہادر تشریف لائے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک جلسے میں بیٹھے رہے۔

اس وقت شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈیٹر آبرو رنے انگریزی میں  
ندوۃ العلماء کے مقاصد پر نہایت پُر مغز تقریر فرمائی اور اُس غلط فہمی کو بہت خوبی  
کے ساتھ دفع کیا جو سرانٹونی مکڈائل صاحب لفٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ  
کو ندوۃ العلماء کے نسبت پیدا ہوئی تھی اور جناب مدوح نے اسکا اشارہ اپنی روانگی  
کے وقت الہ آباد میں فرمایا تھا۔ یہ تقریر انگریزی میں شائع کجائے گی اس مقام پر  
اسکا اردو میں ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

## تقریر شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈیٹر آبرو ر

اُنیسویں صدی کے آخری حصے کا ایک نہایت تعجب خیز واقعہ یہ تھا کہ دنیا کے مختلف  
میں مذہب کی طرف از سر نو ایک رغبت خاص پیدا ہو گئی تھی حالانکہ اُسی زمانے میں  
خیال عام طور پر پھیلنا ہوا تھا کہ مادہ پرستی اور دہریت کی روز افزون ترقی کے سامنے  
مذہب کا چراغ گل ہو جائے گا۔ لوگ کہتے تھے کہ مذہب کی بُرائی اور سانچہ ردہ چمک  
زمانہ حال کے علم طبیعیات کی ایجادوں کے چمکا چوند کر دینے والی روشنی کے مقابلہ میں نامن  
پڑ جاوے گی اور علمی ترقی کا سیلاب بُرائے عقائد کو بہا لے جائے گا اور حقیقت میں ممکن تھا

کہ سائنس کی تازہ ترین فتوحات جیسے رانٹ جن صاحب کی دریافت کردہ شعاعیں اور بغیر تار کے خبر پہنچانے کی حکمت لوگوں کے دلوں سے معجزات اور امور خرق العادت کے اعتقاد کو زائل کر دیتیں۔ اُن دلوں میں طاقت انسانی کا بے انتہا ہونا جاگزین کہتیں اور انسان کو مغرور اور خود راے بنا کر اُس سے انکسار اور حلم کے ساتھ ایک قادر مطلق کی بے انتہا طاقتوں پر ایمان لانے کی قوت سلب کر لیتیں۔

اس میں شک نہیں کہ رانٹ جن کی شعاعوں کے ذریعے سے کسی بند صندوق کو اندرونی اشیا کو دیکھ لینا اور کسی مریض کی اندرونی بیماری کی حالت میں یہ معلوم کر لینا کہ مرض کیسا ہے اور کمان ہو ایسے اعجاز ہیں کہ گذشتہ زمانے میں بھی قصور۔ کما نیوں یا بزرگوں کی کرامات کی روایتوں ہی میں سننے میں آئے ہیں اور اسلئے اب اُن پر قابض اور مختار ہونا خواہ مخواہ انسان کا سر پھرا دیتا ہے۔ ایسے ہی معمولی دماغوں کے لیے تو تار برقی کے ذریعے سے بھی ایک مقام سے دوسرے مقام تک خبر پہنچانا باعث تحیر تھا چہ جائیکہ اب وہ ظاہری واسطہ بھی درمیان سے اٹھ جائے اور محض ہوا کے ذرات کے ذریعے سے میلون تک پیغام پہنچنے لگے۔

نظر بریں حالات وہ لوگ قابلِ معذوری تھے جو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ رفتہ رفتہ مذہب زور گھٹتا جائے گا اور دنیا کے بڑے اور اہم معاملات میں جو حصہ مذہب نے لیا تھا اب وہ اُس سے قاصر رہ جائے گا۔ مگر حال میں ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ خیال بے بنیاد تھا اور بجائے اسکے کہ مذہب کے فولادی پنچے کی گرفت بنی نوع انسان کے دلوں پر ڈھیلی پڑ جاتی پھر مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مذہب کی طرہ دل پھر جھکے آتے ہیں اور آئندہ زندگی کے مسائل پر آجکل اس قدر غور و خوض شروع ہے کہ آج سو برس پہلے نظر نہیں آتا تھا۔ اس نمایان اور اکثر حالات میں غیر متوقع تبدیلی کی وجہ ظاہر ہے یہ دراصل علم کی ترقی کا لازمی نتیجہ ہے۔ مذہب دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو جہالت کو پیدا کر

اور دوسرا وہ جسکی بنیاد علم پر ہو۔ میں نے ایک دفعہ کمین پڑھا تھا کہ توہمات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اول وہ توہمات جو لاعلمی سے پیدا ہوں اور دوسرے وہ جو کثرت علم سے پیدا ہوں بظاہر یہ اجتماع نقیضین معلوم ہوتا ہے مگر فی الحقیقت نہیں جیسا کہ مثالوں سے واضح ہو جائے گا ایسے مجمع میں جہاں اس ملک کے مختلف حصوں کے باشندے موجود ہیں مجھے جاہلانہ توہمات کی مثالیں خاص طور پر پیش کرنے کی چند ان ضرورت نہیں کیونکہ سیکڑوں نظیرین روز ہماری آنکھوں کے روبرو گذرتی ہیں۔ بھوت پریت کے اُتارنے کے لیے جھاڑ پھونک ڈھول بجا بجا کر کسی کو بھوش کرنا اور اُس سے آئندہ کے حالات دریافت کرنا منگل اور منیچر کے دن تیل تانے کی خیرات خاص خاص فقیروں کو دینا اس خیال سے کہ منگل دیوتا راضی رہیں۔ فال بینوں کو خوش اعتقادی کے ساتھ گروں میں آنے دینا اور اُسکی حسب ہدایت تھیلی پر چاندی رکھ کر فال کھلوانا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ اُن سے ہندوستان کے رہنے والے بیخبر نہیں۔ اور شب و روز ہمارے اہل ملک کی (عام اس سے کہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان) جہالت پر شاہد ہیں۔ مگر میں اُن توہمات کی جو کثرت علم سے پیدا ہوتے ہیں ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔

یورپ اور امریکہ میں اسوقت بہت سے معقول تعلیم یافتہ اور روشن خیال ایسے ہیں جو فن سمریزم اور اُسکے مختلف شعبوں کے مختلف ناموں سے مشہور ہیں قائل ہیں کہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ ان دنوں مغربی ممالک میں ”سپر جالزم“ کے نام سے کیا جاتا ہے محض دُھوکو سلب ہے مگر یہ کنا بیجا نہ ہوگا کہ جتنے اشخاص اسکے جاننے کا دعوے رکھتے ہیں ان میں اگر ایک سچا ہے تو نہ جھوٹے۔ حاضرین میں سے بعض اصحاب نے ایک رسالہ دیکھا ہوگا جو لندن سے سہ ماہی نکلتا تھا اور جبکا نام ”بارڈر لینڈ“ تھا اور سید صاحب جو ولایت مشہور اور فاضل اخبار نویس ہیں اسے شائع کرتے تھے۔ دنیا بھر کے اطراف و جوانب سے عجیب عجیب قصے اور عجیب عجیب روایتیں ہمیں جمع کجاتی تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ



قلب انسانی میں بھی کیسے کیسے طرف عقائد سما سکتے ہیں اور انسان ضعیف البنیان کسی کسی باتوں پر ایمان لا سکتا ہے۔ اس مسئلے میں بے انتہا نظرین ان توہمات کی ملتی تھیں جو شرٹ علم سے پیدا ہوتے ہیں انکے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ تعلیم خیالات کو وسیع کر دیتی ہے اور ارکان کے دائرے کو تعلیم یافتہ آدمی کے خیال میں اس قدر بڑھا دیتی ہے کہ معلوم یا نیم خواندہ اس حد کو نہیں پہنچ سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب ایک ذی علم آدمی کسی اچھے کی بات کا بھی ذکر سنتا ہے تو جھٹ سے یہ نہیں کہہ دیتا کہ یہ بالکل لغو مہمل ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ ممکن ہے ایسا ہو۔ گو میں اس کا سبب نہیں سمجھ سکتا۔ اس سے آپ اندازہ لگائیے کہ جب ذیل آدمیوں کے توہمات کے بارے میں یہ رائیں اور یہ خیالات ہیں تو مذہب کے متعلق اُنکے دل کی کیا کیفیت ہوگی۔ اگر تعلیم کا اثر پڑا ہو کہ اُنکے عقائد میں کسی قدر خلل آگیا ہو۔ یا بعض مسائل میں کچھ شکوک پیدا ہو گئے ہوں تو بھی علم کا تقاضا یہ ہوگا کہ وہ مذہب کی طرقت مودبانہ آئین گے دل میں اسکی تنظیم لیکر اسکی طرف رجوع لائیں گے اور کچھ حاصل کرنے کی غرض سے اُس تک پہنچیں گے اسی واسطے انیسویں صدی کے ملک الشعراء انگلستان نے کہا ہے: "اُس شبھے میں جو محققانہ نظر سے دل میں پیدا ہو زیادہ جزو ایمان شامل ہے بہ نسبت ان دعویوں کے جن پر مذہبی فرقے مٹے جاتے ہیں" جب حق کی تلاش ایسے محقق کو منزل مقصود پر پہنچا دیتی ہے تو تمام شکوک اور شبہات کی قلم دور ہو جاتے ہیں اور مذہب اُسکے لیے آئینہ ہو جاتا ہے اُسکے ایمان کی بنیاد مضبوط چٹان پر ہوتی ہے اور اسکے دل میں وہ قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ خواہ ڈارون کی تصنیفات پڑھے یا کھلسلی کی کتابیں دیکھے اُسکے عقائد میں فرق نہیں آتا۔ یہ وہ مذہب ہے جو علم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گوجہالت سے بنائے ہوئے مذہب کی بنیاد ریگ پر ہوتی ہے اور اُسے دہریت کے سیلاب اور طبعیات کی تیز روشنی کا ہمیشہ ڈر رہتا ہے لیکن جس محققانہ اور عالمانہ مذہب کی عمارت ایک مستحکم قلعے کا حکم رکھتی ہے جسکو دہریت کی توپوں کی

گولہ باری کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یہی وہ مذہب ہے جسکا ہمارا سوت مغربی دنیا میں لازماً ہی کی امواج کے پھیٹرون کو حقارت سے دیکھتا ہوا فاسٹانہ انداز سے تیرتا چلا آتا ہے اور اسی مذہب کی طرف اہل یورپ و امریکہ کے دلون میں ایک تازہ میلان پیدا ہوا ہے جب سے دنیا پیدا ہوئی مذہب نے کئی انقلاب دیکھے وہ بھی زمانہ دکھا ہو کہ جب ہر طرف اسکا دور دورہ تھا کوئی طاقت اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور اسکے سامنے تاجدارون کو مجال دمزدن نہ تھی۔ اس شور اشوری کا لازمی نتیجہ بے نگہی ہوا۔ وہ زمانہ بھی آیا کہ لازماً ہی اور بد اخلاقی نے وہ زور پکڑا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ آگ مذہب کی مریضی مکان کو خاک سیہ کر کے رہے گی۔ مگر خدا کی شان ہے کہ راکھ ہو کر بھی نفس دار مذہب بار بار جی اٹھتا رہا۔ اور دلون کی قلم پر حکمرانی کے لیے موجود ہے۔ اخلاق۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ ایثار۔ تحمل یہ سب خوبیاں اسکی دست بستہ کنیزین ہیں جب کبھی مذہب نے ترقی کی ہے یہ اسکے ساتھ رہی ہیں اور جب کبھی اسکا زوال شروع ہوا ہے تو یہ ضعیف ہوتی گئیں۔ مذہب کی یہ تعریف کرتے ہوئے مین نے یہ فراموش نہیں کیا کہ دنیا میں سب سے زیادہ خونریزی کا باعث ہی مذہب ہی ہوا ہے۔ لیکن مین یہ کہہ سکتا ہوں کہ خیر نیریاں یا تو جھل سے پرورش پائے ہوئے مذہب کا نتیجہ تھیں اور یا ایسے حالات میں پیش آئیں جن میں اُٹکار و اج ہونا ناگزیر تھا۔ کیونکہ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ امن کے پہلے جدوجہد ہو۔

مذہب کی جانب اسی عام میلان کا جسکا ذکر اوپر ہوا ایک ظہور یہ بھی تھا کہ شکاگو کی عظیم الشان نمائش میں دنیا بھر کے مذاہب کی ایک پارلیمنٹ قرار پائی۔ تخیر ہوتا ہو جب خیال آتا ہے کہ ہزاروں بندگان خدا اُس مغربی دنیا کے باشندے جسے لازماً ہی کا الزام دیا جاتا ہے روز صبح سے شام تک وہاں بیٹھکر اور نمائش کی نمائشوں اور دیکھپوئوں کو دیکھ کر مذہب کی تلاش میں مختلف فرقوں کے واعظون اور خطیبون کی تقریریں سننے لگے تھے جس

تخل سے وہ عیسائی پادری کے بیان پر توجہ کرتے تھے اُسی طرح وہ ہندو پنڈتوں  
 پارسی زرتشتیوں چین اور جاپان اور بُہ مذہب کے واعظوں کے اتوالی پر غور کرتے  
 تھے۔ اُنھیں پیغمبر عرب کے دین متین کے متعلق بھی ایک آدھ تقریر کے سننے کا اتفاق  
 ہوا۔ گو افسوس ہے کہ اُنھوں نے اسلام کا پیغام کسی قدیم مسلمان سے جسکے آباؤ اجداد کا  
 مذہب اسلام رہا ہو۔ یا کسی بڑے مولوی سے جسکو قرآن وحدیث پر پورا عبور ہو یا اسلامی  
 دنیا کے کسی ایسے قائم مقام سے جو استنبول یا مصر یا عرب یا فارس سے ہی گیا ہو  
 سنا ہندوستان کے مسلمانوں میں سے حالانکہ اُنھیں انگریزی زبان کی تحصیل کے لیے  
 بیشمار سہولتیں اور مواقع حاصل ہیں کسی ایک کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ اہل امریکہ تک تبلیغ اسلام  
 کرتا اور اُنھوں نے جو کچھ سنا ایک اپنے ہموطن کی زبان سے سنا جو خود بخود مسلمان ہو گیا  
 تھا اور جو محض اپنے معلومات کے مطابق وعظ کر سکتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ مغرب کے باشندے  
 دلوں میں تحقیقات مذہبی کا شوق پیدا ہونے کا اس پارلیمنٹ کے انعقاد سے بہتر ثبوت  
 ملنا مشکل ہے اور کم و بیش ہر ملک میں اسوقت مذہب کی طوطا طبیعتوں کی اس رجحان کی  
 نظیریں ملتی ہیں۔ مصر جو ان اسلامی مالک میں جہاں اب تک اسلامی حکومت باقی ہو  
 نسبت بہتر حالت میں ہے پہلے اُسی کی مثال لیجیے۔ ان اخباروں سے جو قاہرہ اور  
 اسکندریہ سے عربی زبان میں نکلتے ہیں اور کثیر الاشاعت ہیں صاف معلوم ہوتا ہے  
 کہ امت اسلامیہ میں ایک تازہ نشوونما ہونے کو ہے روم بھی اس کیفیت سے خالی نہیں  
 جسکا میں ثبوت وہ کامیابی ہے جو سلطان المعظم کی حجاز ریلوے کی تجویز کو حاصل ہوئی ہو  
 جسے اُنھوں نے جمہور مسلمانوں کے چندے سے چلانا چاہا۔ روم کے مسلمانوں نے اس  
 ریلوے کو فیاضانہ مدد دی ہے۔ کیوں؟ ایسے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اسکے ذریعے سے  
 ایک اہم مذہبی فرض کے ادا کرنے میں سہولت ہوگی جسکی طرف سے لوگ راستے کی صعوبتوں  
 کیوجہ سے جو مکہ اور مدینہ کے سفر میں پیش آتی تھیں غافل ہوتے جاتے تھے۔ اور ملکوں کے

مسلمان جو حسب حیثیت اس چندے میں مدد دے رہے ہیں وہ بھی اسی وجہ سے کہ یہ مذہبی فرض ہے۔ ہندوستان کے مسلمان اگر اس تجویز کی قدر کرتے ہیں تو اسی لیے کہ وہ جانتے ہیں کہ اسکے اجرا سے مکہ سے مدینے تک کا راستہ ہندوستانی حاجیوں کے لیے آسان ہو جائے گا اور اس روضہ مبارک پر پہنچنے کی تمنا جسمین عرب کے نامور پیغمبرؐ اور انکے پیارے نبی مدفون ہیں کمال سہولت سے پوری ہو سکے گی۔ اس روضے پر جانے کی خواہش ہر مسلمان کے دل میں رہتی ہے کیونکہ ہر مسلمان کے دل میں اس رسول برحق سے سچی محبت ہونا ضروری ہے جس نے اُن تک وہ پُر زور کلام الہی پہنچایا جسے سنتے ہی اب بھی اُنکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ کبھی حج کو گئے ہیں وہ اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں کہ سب سے زیادہ پُر خطر اور دشوار گزار راستہ مکہ اور مدینے کے درمیان ہے جسے اب ریل بنجانے سے بغیر بدویوں کی غارت گری کے ڈر کے طے کر سکیں گے۔

اس سارے ذکر سے میری مراد یہ ہے کہ ہر جگہ اور مختلف صورتوں میں مذہبی احکام کی تعمیل کی طرف رغبت پائی جاتی ہے۔ آپ ذرا ہندوستان ہی کی حالت کو دیکھیں کیا تعلیم یافتہ ہندو مسلمانوں میں مذہبی زندگی بسر کرنے کا مذاق بڑھتا ہوا نظر نہیں آتا بیشک آتا ہے۔ ورنہ یہ بڑی بڑی مذہبی تحریکیں اور یہ عالیشان مجمع جن کا قدیم تاریخ ہند میں کوئی نمونہ نہیں ہے اور جو صرف حکومت انگریزی کی برکات سے ممکن ہوئی ہیں کیا معنی رکھتے ہیں انھیں بڑی تحریکوں میں مددۃ العلما یعنی مسلمان علما سے دین کی مجلس خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ آٹھ سال ہوئے کہ کانپور میں اسکا پہلا جلسہ ہوا جہاں بعض معزز علمائے یہ دیکھ کر کہ مذہب کی ناواقفیت پڑھے ہوؤں کے لیے اور اُن پڑھوں کے لیے کس قدر مضر ثابت ہو رہی ہے۔ یہ ارادہ کیا کہ ایک انجمن مسلمانوں کو مذہب کی توجہ دلانے اور اُس پر ثابت قدم رکھنے کے لیے قائم کی جائے۔ دوسرے سال کے اجلاس میں اس ارادے کو اور بھی استحکام

حاصل ہوا اور کچھ عرصے بعد علمائے یہ معقول فیصلہ کیا کہ وہ تو تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ساتھ ملکر اس کام کو سرانجام کریں جسکا بیڑہ انھوں نے اٹھایا۔ اس خیال میں وہ کامیاب ہوئے اور جانیں ملکر کام کرنے کے لیے راضی ہو گئے تاکہ ایک جماعت سے دوسری جماعت کو فائدہ پہنچے اور جہان دنیا دار علمائے صحبت سے دینی فوائد حاصل کریں۔ دینی علمائے دنیاوی امور میں اہل دنیا کے مشورے اور تجربے سے مستفید ہوں۔ اپنے ارادوں کی تکمیل کے لیے اس جماعت نے مذہبی تعلیم کے واسطے ایک دارالعلوم کی بنیاد رکھی جو حسین مشرقی نصاب تعلیم کا ایک کثیر حصہ ہو گا مگر کوشش یہ رہے گی کہ نصاب مروجہ میں ایسی اصلاح کی جائے کہ جواب سے زیادہ مفید اور جامع ہو جائے اسکے ساتھ انگریزی زبان دینی کی تعلیم بھی اپنے مدرسے میں داخل کی ہے تاکہ جو مولوی انکے مدرسے سے نکلیں وہ حالات دنیا سے بخوبی آگاہ ہوں اور جو علوم و فنون کہ انگریزی زبان دانی سے وابستہ ہونے کے سبب اب تک انکے لیے گنجینہ سر بہر رہتے ہیں حل ہو جائیں۔ انکا ارادہ ہو کہ جہان تک سمرائے کی حالت اجازت دے کام ایک اعلیٰ پایا۔ نے پر چلایا جائے۔ اور بورڈنگ ہوس میں مغربی دنیا کی بڑی بڑی قیام گاہوں کے نمونے سے فائدہ اٹھایا جائے اور کالج ہمہ وجہ عمدہ اور شاندار بنایا جائے۔ یہ خیال نہایت امید دلائی والا ہو خصوصاً اس لحاظ سے کہ ہندوستان کے مولویوں میں پیدا ہوا ہے جو تنگ خیالی میں بدنام ہو چکے ہیں۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ گو اس تعلیم گاہ کی تجویز بلند خیالی میں علی گڑھ کالج کے مرحوم بانی کی تجویز کے مانند ہے۔ مگر اسے بالکل علیحدہ غرض رکھتی ہے۔ مرحوم کا فشار تھا کہ اس دنیا کے میدان کے سوار پیدا کریں۔ مذہب کا منشا ہے کہ ان سواروں کو ایک اور بہت بڑے میدان امتحان کے لیے تیار کریں یعنی انھیں عاقبت میں کامیاب کریں۔ جب مشریت و کفر شرارت ختم ہو جائے گی اور خٹکے ماندے آرام پائیں گے۔ مذہب کا منشا ہے کہ اس بقیاری کو جو جھل ہر تعلیم یافتہ شخص کے دل میں مذہب کی تلاش کے لیے

پائی جاتی ہے رفع کرے۔ مذہب کی جو تصویر مساجد کے معمولی و اغظوئی طرف سے تعلیم یافتہ لوگوں کے سامنے ہر جمعے کو نماز کے بعد و غظ میں پیش کی جاتی ہے اُس پر قرآن مجید کا وہ فصاحت سے بھرا ہوا فقرہ صادق آتا ہے جس میں خدا تعالیٰ انسان کی آنکھ کے آسمان کی طرف دیکھنے کے بعد تھک کے واپس آنے کا اشارہ کر کے فرماتا ہے وینقلب الیک البصر خاسئاً و هو حسیر وہ اس تصویر کو دیکھتے ہیں اور جب اُنکے قلب کو اس سے تسکین نہیں حاصل ہوتی تو مایوس ہو کر آنکھ پھیر لیتے ہیں اس لیے ضرورت ہو کہ سچے اور اصلی اسلام کا وہ درخت جو ہندوستان میں ہماری بے توجہی اور بے پروائی کی وجہ سے سوکھ گیا ہے اُس زندگی بخش پانی سے تروتازہ کیا جائے جو تیرہ سو برس ہوئے مکہ مکرمہ میں چاہ زمزم کے قریب سرچشمہ صداقت سے جو شرن ہوا تھا اور پھر اُس تروتازہ درخت کو جس کے پتے طائف کے باغوں کے درختوں کی طرح ہرے بھرے اور جسکی شاخیں میوے سے لدی ہوں ان تھکی ہوئی اور متلاشی نظروں کے پیش کیا جائے۔ یہ ہے وہ اعلیٰ مگر مشکل کام جو نذوۃ العلماء نے اپنے ذمے لیا ہے اور گویہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسے اپنی کوششوں میں کامیابی ہوگی یا اسکے موجودہ کارکنوں اور معاونوں میں اس کام کے تکمیل کی کتنی سکت ہو تاہم یہ خیال ایسا دلکش اور دل پذیر ہے اور اسکے نتائج (اگر مترتب ہوں) ہماری قوم کے لیے ایسے ضروری ہیں کہ دل بے اختیار اسکی طرف کھنچا جاتا ہے۔

آپکو یہ سن کر تعجب ہو گا کہ ایسی بے شر اور مفید مجلس بھی اُس بد قسمتی سے بچ نہیں سکی جو تمام نئی تحریکوں کے ساتھ لگی ہوئی ہے یعنی لوگوں کو انکی نسبت طرح طرح کی غلط فہمیاں اور بدظنیاں ہوتی ہیں۔ اگر خود گورنمنٹ نے نہیں تو کم از کم بعض اعلیٰ افسران سرکاری نے اسکے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور خود قوم نے بھی اب تک اسکی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ پہلے ہم سرکاری غلط فہمی کو لیتے ہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں

کسی تحریک کی کامیابی یا ناکامی اس بات پر بہت کچھ منحصر ہے کہ حکام کا اُسکی طرف منہ  
کیسا ہے خواہ بذاتہ اچھی ہو یا بُری۔ ہم دیکھتے ہیں سرانٹونی میکڈائل جو تھوڑے دن ہی  
گزرے ہیں کہ ممالک مغربی و شمالی کے باشندوں کی قسمتوں کے تغیرات تھے اس مجلس کی  
نسبت بہت ہی غلط خیالات رکھتے تھے۔ یا تو انھوں نے اس کے متعلق جو خبریں خود غرض  
بدنام کنندہ دن سے سنیں اُن پر بے دیکھے بھالے اعتبار کر لیا تھا اور یا انھوں نے تحقیقات  
معمولی شوق کو اس بارے میں بالاسے طاق رکھ دیا تھا اور غیر حقیقہانہ طور پر اس کے متعلق  
اُسے قائم کرنی تھی۔ مگر یہ سُنتے ہیں کہ اُن کو ایک حصہ تک یہ خیال رہا کہ اس تحریک میں کوئی برکت  
کے واسطے کوئی پوشیدہ خطرہ چھپا ہوا ہے اور انھوں نے مذہب کے متعلق اپنے رویے  
سے یہ ثابت بھی کر دیا کہ لوگوں کا یہ خیال بالکل بے بنیاد نہ تھا۔ وہ یہ بھول گئے کہ تعلیم اور  
روشنی کے پھیلنے کا یہ ایک قدرتی نتیجہ ہے کہ وہ لوگ جو بالطبع مذہب کی طرف مائل ہیں اور  
جو ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مذہبی اور فلسفیانہ زندگی کے طرف رجحان غالب ہے  
مذہب کی جہالت کی نیند میں سونے کے بعد آنکھیں کھولیں تو مذہب کی طرف جھکیں اُنھوں  
نے یہ بھی فراموش کر دیا کہ یہ اُن قدرتی اسباب کا نتیجہ ہے جو اس زمانے میں نہ صرف  
ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی اپنا اثر دکھلا رہے ہیں اُنکی یاد سے یہ بات بھی  
اُتر گئی کہ مذہب کی طرف یہ میلان صرف مسلمانوں ہی میں نہیں پایا جاتا بلکہ ہندوؤں میں بھی  
شوق کی تجدید کے زیادہ زبردست آثار نظر آتے ہیں جیسا کہ آریہ سماج کی طرف سے گروکل  
کی تحریک اور سناتن دھرم والوں کی طرف سے بھارت مہا منڈل کی تحریک سے اور پار  
مذہب کے نمونے پر دھرم مہاتسو کے انعقاد سے جو ایک باہمت ہندو سادہو کی  
کوششوں سے ہر سال ہوتا ہے ظاہر ہے۔

میرا یہ کہنا کہ ممالک مغربی و شمالی داودھ کے سابق لٹنٹ گورنر بہادر ان اسباب کو  
بھول گئے اس لیے قرین قیاس ہے کہ اگر یہ باتیں اُن کے ذہن میں موجود ہوتیں تو وہ ہندو

سمجھنے میں ہرگز غلطی نہ کھاتے اور فوراً دیکھ لیتے کہ اس کا مقصد علم کی روشنی کا پھیلا نا ہے وہ مذہبی شوق کی تجدید سے ڈرے کیونکہ لفظ تجدید جب وہ مسلمانوں کے مذہب کے امام کے ساتھ استعمال کیا جائے خوفناک سمجھا جاتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری قوم کے جہلاً اسوقت تعصب اور بیجا مذہبی ہوش میں شہرت رکھتے ہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جہالت کے مذہب کی ترقی اور تجدید اور اس مذہب کی تجدید میں جسکی بنا علم و حکمت پر ہو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور اندوے کا مقصد یہ ہے کہ علم و حکمت کے ذریعے سے جہالت کو تروتازہ کیا جائے۔ یہ تجدید ایسی ہے جو کسی طرح اغراض ترقی تعلیم یا شائستگی یا حسن نظام ملک داری کے خلاف نہیں ہو سکتی بلکہ ان اغراض کے حصول کے لیے ہمارے ہاتھ میں ایک مفید اور زبردست ذریعہ بن سکتی ہو مذہب ایک دنیا میں ایک بڑی طاقت ہے اور خصوصاً اسلامی دنیا میں ایک نہایت زندہ طاقت ہو اور یہی لیے اگر مذہبی پیشوا ہمارے ہمتیال ہو کر جہالت کے دور کرنے میں سامعی ہوں تو جو اثر اُنکے وعظ کا ہو سکتا ہے اور طرح ناممکن ہے اور جو مرد اُن سے مل سکتی ہے اور کسی سے نہیں مل سکتی۔ بزرگان مذہب میں ایسے ایسے معقول پسند علما شامل ہیں جو اشاعت علم کرنے والوں کا ساتھ دینے کو تیار ہیں اور اگر اس قول کی تصدیق درکار ہو تو وہ فتوہ کفر جو ان حضرات علما کے خلاف بعض تنگ خیال مولویوں نے دیدیا ہے آپ کے سامنے کافی شہادت ہے۔ اس فتوے کا عوام پر چاہے کچھ ہی اثر کیوں نہ ہو مگر موجودہ تعلیم یافتہ جماعت پر اسکا صرف ایک ہی اثر ہونا چاہیے اور وہ یہ کہ اس فتوے سے وہ اور حضرات علما ایسے متفق اور متحد ہو جائیں جیسے وہ دو شخص یا جماعتیں جو ایک ہی تیر مصیبت کا نشانہ بنیں ایک دوسرے کی طرف کھینچے آتے ہیں۔ گورنمنٹ انگریزی جیسا کہ عموماً ان تعلیم یافتہ اصحاب کو جو برکت حکومت انگریزی سے آگاہ ہو کر جہالت اور جوش بیجا کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں اپنا دست بازو خیال کرتی ہے یہی طرح اُسے روشن خیال اور بلند ہمت علما کی جو ہمارے ساتھ



اس جنگ میں جو روشنی اور تاریکی کے درمیان ہو رہی ہے شریک ہیں عزت افزائی اور قدردانی کرنی چاہیے۔ یہی وجہ تھی کہ سرانٹونی نے جب حقارت آمیز طریق سے مذکورہ علیہ کی طرف سے اس تقریر میں جو سرسٹیان علیگرہ کے ایڈرس کے جواب میں کی تھی اشارہ کیا اور یہ کہنا یہ اُنھیں غلط فہمیوں کی وجہ سے تھا جن کا اوپر بیان ہو چکا ہے تو نواب محسن الملک بہادر نے جو مرحوم بانی علیگرہ کالج کے لائق جانشین ہیں اُنکی تقریر کے اُس حصے پر اظہارِ تحیر کیا اور علیگرہ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے ایک مضمون میں سرانٹونی کی غلط فہمی کا قول جواب دیا۔ سرسید محمود نے جو نئی تعلیم کا اعلیٰ نمونہ ہیں اور جو اپنے مرحوم باپ کے مشیر اور مستعد علیہ تھے اس تحریک کی تائید کرتے ہوئے ایک دفعہ جلسہ عام میں مذکورہ کے مقاصد کو نہایت پسند کیا اور سفید بتایا۔ خود علیگرہ کے پیرینچر بھی مذکورے کے مؤید ہی تھے۔ اور اُنھوں نے علیگرہ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے پرچے مورخہ ۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء میں اسکی تائید میں ایک مضمون لکھ کر ایک حملے کا جو اس مجلس پر ہوا تھا جواب دیا تھا اور اسکی کامیابی کی دعا کی تھی۔ پس نواب محسن الملک بہادر کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ اگر سرانٹونی میکڈانل صاحب کو یہ سب حالات معلوم ہوتے تو وہ ہرگز اس قسم کا اشارہ جس میں مذکورے کی تحقیر پائی جائے اپنی تقریر میں نہ کرتے ایسی طرح اور بھی کوئی افسر سرکاری اگر وہ اس تحریک کی ابتدا اور ترقی کے حالات اور وجوہات سے آگاہ ہو اور اسکے مقاصد و اغراض سے واقف ہو اور یہ جانتا ہو کہ تعلیم یافتہ مسلمان بالعموم اسکے حامی اور جہلا اور عوام اس سے بدظن اور اسکے مخالف ہیں تو کبھی اس مجلس کا مخالف نہیں ہو سکتا۔

اب اُن غلط فہمیوں کی طرف آئیے جو خود قوم کے دلوں میں اس تحریک کے متعلق موجود ہیں ہم اُنکو تین قسموں میں تقسیم کرتے ہیں (۱) بعض خود غرض لوگ ذاتی کاوشوں اور کیونوں کو مذہبی مخالفت کی آرمین نکالنا چاہتے ہیں یہیں اُن لوگوں کو اُسی حقارت سے دیکھنا چاہیے جسکے وہ سخت ہیں اور اُنکی پروا نہیں کرنا چاہیے۔ گو حکام میں بدظنی پھیلانیکا باعث

اکثر ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔

دوسری جماعت انسے بہتر لوگوں کی ہے اور وہ ہمدردی اور رحم کے مستحق ہیں فی الحقیقت یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ مذہب کی معنی جس چیز کو وہ مذہب جانتے اور مانتے ہیں بخلیقی ہو رہی ہے اور اسکی تعمیر غریب گر پڑے گی اور قوم تباہ و خستہ ہو جائے گی۔ ایسے لوگوں کی مخالفت کو ہم دلائل اور حجبات اور بردباری سے گھٹا سکتے ہیں اور توقع ہو سکتی ہے کہ جون جون مانہ گزرتا جائے گا اور انھیں معاملے کی سمجھ آتی جائے گی وہ ہمارے ہم خیال اور معاون ہو جائیں گے تیسری مخالفت بعض انگریزی قوانون کی جانب سے جو جھٹون نے موجودہ تسلیم حاصل کی ہے جنگی راسے اسوقت باعث ذی وجاہت اور با اثر ہونے کے قابل غور ہے اور نیز اس کا خاصہ کہ انسے بہت کچھ تقویت نیک کاموں کو ہو سکتی ہے۔ اگر وہ ہمارے ہم خیال ہو جائیں انکو یہ ڈر ہے کہ یہ تحریک جون جون زور پکڑتی جائے گی ترقی تعلیم جدیدی یہ سدا رہے گی۔ اور مغربی علوم کی طرف سے توجہ کو ہٹا کر پھر شرعی علوم کی طرف پلٹ دیگی میں اس امر کا اعلان کرنے سے ایسے اصحاب کے شکوک رفع کرنا چاہتا ہوں کہ جہان تک میں نے مذہب العلماء کی روئدادوں کو پڑھا ہے اور اس کے رسالوں وغیرہ میں دیکھا ہے یا بیان تک اسکے بڑے بڑے اراکین کی تقریروں یا گفتگوؤں سے اندازہ لگا یا ہے انکا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے نصاب کو تمام مسلمان طلبہ کے لیے بھلے موجودہ تعلیم کے پیش کیا جاتے ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ سرکاری تعلیم کا نصاب پڑھو۔ یا انکا نصاب پڑھو۔ بلکہ انکا منشا یہ ہے کہ ایسے حضرات کے لیے جو مذہبی مذاق رکھتے ہوں اور تقریر یا تحریر سے مذہب کی خدمت کرنا چاہیں ایسا نصاب ہو کہ وہ علوم مشرقیہ و مغربیہ پر حاوی ہو کہ ضروریات زمانہ کے موافق ان خدمت کو انجام دے سکیں جیسا کہ یورپ کے ممالک میں خادمان دین کی تیاری کے لیے خاص درگاہیں ہیں اس طرح ضرورت موجودہ کے موافق مولوی پیدا کرنے کے لیے ایک دینی درگاہ کی ضرورت ہو۔ حال میں چند اوراق مذہب کے متعلق انگریزی میں شائع ہوئے ہیں اور

بعض تقریریں ایسی ہوئی ہیں جسے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مذہب کی تجویز یہ ہے کہ لوگوں کو عام مدارس سے مستغنی کر دیا جائے اور جو یہاں پڑھے وہ عام مدارس کے فائدہ بھی نہیں حاصل کر لے۔ اول تو مجھے یقین نہیں کہ یہ خیال اراکین مذہب کے دلوں میں پختہ طور پر جاگزین ہو گیا ہو لیکن اگر انکا ایسا عزم ہے تو وہ ضرور اس ارادے پر نظر ثانی کریں تاکہ اس بنا پر انہیں اور انکے انگریزی خوان معاونوں میں غلط فہمی نہ پیدا ہو جائے۔

سر دست میں اس مختصر تقریر کو ختم کرنا ہوں اور ختم کرنے سے پیشتر ندوۃ العلماء کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرایا جاتا ہوں۔ یہ تحریک تقاضائے زمانہ کا نتیجہ نہایت ضرورتاً اور پُر معنی ہے اور اگر مناسب طریق پر دیانت اور محنت سے چلائی جائے تو مسلمانوں کی قوم کے لیے بہت فائدہ بخش ہو۔ میرے خیال میں عیسائی اور ہندو صاحبان دونوں کو اس کا خیر مقدم لازم ہے کیونکہ علوم دین کے چرچے سے وہ تنگ خیالی جو ہالت اور تعصب کا نتیجہ ہے دور ہو جائے گی اور مختلف مذاہب کی پرخاش باہمی میں کمی پیدا ہوگی۔ خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم معاملات کی اصلی صورت کو پہچانیں اور ملکر اپنے انسانی ملک و ملت کی ترقی کے لیے کوشش کریں اور پھر خدا کی ذات پر بھروسہ رکھ کر اسکی رضا جوئی میں ہمہ تن مصروف رہیں کیونکہ یہی کام حقیقت میں اسلام ہے۔

اس تقریر کے بعد صاحب کشف بہادر اٹھے۔ صدر انجمن صاحب نے ارکان ندوۃ العلماء کی طرف سے انکا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ہم اس بات کے بھی شکر گزار ہیں کہ آپ کی مہربانی سے انتظام پولس کا دنگواہ ہے نیز آپ کی تشریف آوری سے ہم کو نہایت تقویت اور مسرت ہوئی ہے۔ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ ہم آپ کی کامیابی کے دل سے متمنی ہیں۔ پھر فرمایا کہ جلسہ ختم ہو گیا ہے صرف اسی وقت تک کے لیے اجازت دی گئی تھی۔ جناب صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ لوگوں کی خواہش یہ ہو کہ آج شب کو بھی جلسہ کیا جائے اگر آپ مہربانی کر کے اجازت

دیئے تو ان لوگوں کی خوشی پوری ہو جائے گی۔ صاحب ممدوح نے نہایت مسرت کے ساتھ اس امر کو منظور فرمایا اور تشریف لے گئے۔

مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے ندوۃ العلماء کی جانب سے استقبالی کمیٹی کے ممبروں کا بالخصوص مسٹر غلام حسین عارف صاحب سکریٹری مجلس نظامیہ و دعوت۔ نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے پشاور پریسڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ۔ مولوی ابوالحسن صاحب حج۔ مولوی بدر الدین حیدر صاحب خان بہادر۔ حاجی نور محمد ذکریا صاحب۔ حاجی عبدالرزاق صاحب۔ مولوی سید ابو ظفر صاحب دہلوی۔ مولوی عبدالماجد صاحب بھگلپوری۔ مولوی زاہر حسین صاحب اور مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے ندوۃ العلماء کی دعوت میں ہر طرح ہمدردی ظاہر کی اور مہمانوں کو آرام و آسائش پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھانین رکھا۔

مولوی شیخ شمس الدی صاحب ایم۔ اے وکیل ہائی کورٹ نے مسلمانان کلکتہ کی جانب سے ارکان ندوۃ العلماء اور معزز مہمانوں کا نہایت ہمدردی اور پرجوش طریقے سے شکریہ ادا کیا اور نہایت موزون اور سنجیدہ الفاظ میں ندوۃ العلماء کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی اور ندوۃ العلماء کی ضرورت اور فوائد کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مرتبہ کلکتہ اور تمام صوبہ بنگال آپکے مقاصد سے بے خبر تھا اور اسی وجہ سے انہیں وہ جوش نہیں پیدا ہوا جو ضروری تھا اور اس بات کا ہلکوا سخت افسوس و قلق ہے اور اس وقت تک رہیگا جب تک کہ اسکی تلافی حسن الوجہ ہم نہ کر لیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جب آپ کچھ بھی تشریف لائیں گے تو ہم سب ملکر آپکی خدمت کریں گے اور آپ ہر طور سے کامیاب واپس تشریف لے جائیں گے کلکتہ ایسے شہر میں اس بات کی ضرورت ہو کہ پے در پے جلسے ہوں۔

اسکے بعد مولوی عبدالرحمن محمود صاحب ایم۔ اے۔ الاچی پوری نے باشندگان

بنگلہ کی جانب سے فارسی زبان اور ایرانی لہجہ میں مذودۃ العلماء کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں ایک نظم پڑھی جو حسب مندرجہ ذیل ہے۔

## نظم مولوی عبدالرحمن محمود صاحب ایم اے الابی پوری

شاد باد اِردوانِ کلکتہ روحِ کلکتہ جِسانِ کلکتہ کو چاروں ضہایِ فردوسِ ان شاد باد اِردوانِ کلکتہ بازوید از عنایتِ بیچون بنگر این بوستانِ کلکتہ باز بر شرفِ فقر دانِ نہنہ آسمانِ حاکدانِ کلکتہ صدر اِرامیِ محضیلِ مذودہ این دعا از زبانِ کلکتہ	مرجاء وستانِ کلکتہ داشود غینہاے دلمایت خندہ ز در جِسانِ کلکتہ ہر زمانِ بر زبانِ طفلانِ نصلِ گلِ گلستانِ کلکتہ شد مشرفِ مذودۃ العلماء سر خود ہاسرانِ کلکتہ عبدحقِ آفتابِ ملکِ سخن شد بلند از تو شانِ کلکتہ در اجابتِ رسد برگرہِ حق	گشت تازہ فضلِ ایزد پاک ہاں بیادِ جِسانِ کلکتہ در چمنِ بلبلانِ ہی خوشند مرجاء وستانِ کلکتہ باز گنگلِ شگفتِ گلہایش باز این خاکدانِ کلکتہ علماِ اختر اندزانِ گردید نیرہند و جانِ کلکتہ باد قائمِ مدامِ این مذودہ از کہانِ دہانِ کلکتہ
--	--	---

ناتقا از حلوں گواہین | اتوئی رطب اللسان کلکتہ

پھر مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اہل پنجاب کی طرف سے بنگال کے لوگوں کو دعوت دی اور کہا کہ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ مجلس معین الذودہ امرتسر نے سال آئندہ کے لیے مذودۃ العلماء کو دعوت دی ہے اور وہ دعوت منظور ہو چکی ہے لہذا ہم کو آپسے یہ توقع ہے کہ جطور پر پنجاب کے علما اور اکابر مذودۃ العلماء کے جلسے کی شرکت کو کلکتہ تشریف لائے ہین اسی طور پر آپ بھی امرتسر تشریف لائیں اور ہماری طرف سے

اس دعوت کو قبول کرین۔

اسکے بعد پرجوش دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔ اسوقت عجیب عالم تھا۔ ہر شخص چشم پر نعم بانخصوص مسٹر غلام حسین عارف صاحب اور حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی زار قطار رو کر الوداع کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے

حیف و حشمت زدن صحبت نیا آخر شد	روی گل میر ندیم و بہا آخر شد
--------------------------------	------------------------------

## جامعہ علم

شب دوشنبہ ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ بجے سے النجف تک

صدر انجمن

مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری

سے پہلے مولوی منظور البنی صاحب خلیف الرشید مولوی خلیل الرحمن صاحب رہنمائی نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے طرز تعلیم پر ایک بسیط تقریر کی۔ اسکے بعد قاضی عبدالحمید صاحب رئیس کلکتہ نے ندوۃ العلماء کے مقاصد پر اپنا ترکیب پڑھ کر سنایا۔

پھر مولوی عبدالنور صاحب مدرس دوم مدرسہ احمدیہ آ رہ۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب بھجری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے یکے بعد دیگرے نہایت خوش اسلوبی سے وعظ فرمایا۔ پھر جناب مولوی شاہ محمد رشید الحق صاحب نے دعا فرمائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

دوسرے دن حکیم سید علی صاحب نے ندوۃ العلماء کے معزز مہمانوں کو مدعو کیا اور بہت میزبانی سے انکی مہانداری کی۔ یہ دعوت حاجی عبدالرزاق صاحب دہلوی کے مکان پر

ہوئی تھی۔

۱۰ دسمبر ۱۹۷۰ء کو خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل ہائی کورٹ نے علما کے اعزاز میں حکام اور معززین کلکتہ کو گارڈن پارٹی دی۔

## کیفیت جلسہ دعوت خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل

دعوت کا انتظام بہت خوبی سے کیا گیا تھا اور کوٹھی اور پائین باغ کی سجاوٹ بہت ہی خوش اسلوبی سے کی گئی تھی۔ نگہات اور چائے نوشی کا تین مقام پر انتظام کیا تھا ایک بجائے مسلمانوں کے لیے مخصوص کی تھی اور ایک مقام پر حکام کے لیے اہتمام کیا تھا تیسری جگہ معززین اہل ہندو کے لیے تھی ارکان مذودۃ العلما میں سے مندرجہ ذیل حضرات شریک ہوئے تھے۔

مولوی عبدالحق صاحب دہلوی۔ مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر انٹیل کالج لاہور  
مولوی سیح الزمان صاحب رئیس شاہجہانپور۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب خشتی قادری  
مولوی شاد منیر الدین صاحب رئیس اسلامپور۔ مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری۔  
مولوی غلام محمد صاحب شملوی۔ شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ابرار۔  
حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری۔ قاضی علی احمد محمد اللہ شاہ صاحب۔ مولوی  
عبدالماجد صاحب بھاکپوری۔ مولوی زاہد حسین صاحب۔ مولوی فتح محمد صاحب ٹکٹ  
مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجھری۔ مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم مذودہ  
حافظ سید محب الحق صاحب رئیس بانسہ پور۔ علاوہ انکے اور حضرات بھی تھے۔ حکام  
و معززین کلکتہ میں سرفراز سسٹن چیف جسٹس ہائی کورٹ جسٹس شیخ آزادیل مسٹر  
ریلی ممبر دیر انگل کونسل۔ چیف پریذیڈنٹی مجسٹریٹ مسٹر اس پرینسل مدرسہ عالیہ۔ مسٹر  
عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹی مجسٹریٹ مسٹر ابو الفضل عبدالرحمن جج اسمال کار کورٹ۔

نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے۔ پرنس بختیار شاہ۔ پرنس  
 غلام محمد۔ مرزا قمر قدر بہادر۔ مسٹر غلام حسین عارف۔ حاجی نور محمد ذکر یا۔ بنرجی گھوش  
 راجہ ڈگپت۔ مہاراجہ ناٹور شمس العلماء مولوی احمد مدرس اول مدرسہ عالیہ شمس العلماء  
 مولوی ذوالفقار علی۔ شمس العلماء ابوالخیر محمد صدیق پروفیسر پریسیڈنسی کالج۔ مولوی حکیم  
 عبدالرحیم صاحب دہلوی۔ مولوی ابوالحسن خان صاحب جج اسمال کاز کوٹ۔

خان بہادر محمد یوسف صاحب وکیل نے ارکان ندوۃ العلماء کا سرفرائس میکلن اور  
 آنریبل مسٹر ہیلی و دیگر معززین سے تعارف کرایا۔ تمام حکام و معززین نے ندوۃ العلماء کے  
 مقاصد سے ہمدردی ظاہر کی۔ آنریبل مسٹر ہیلی نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ وہ  
 یہ نہیں جانتے تھے کہ ندوۃ العلماء کے مقاصد میں اصلاح و ترقی تعلیم کو بہت کچھ دخل ہے  
 ورنہ وہ اس جلسے میں شریک ہوتے۔

۴ بجے مہمانوں کی آمد شروع ہوئی ۶ بجے تک یہ سب حضرات تعارف باہمی اور تفریح میں  
 مصروف رہے اسکے بعد ارکان ندوۃ العلماء نماز مغرب کے واسطے تشریف لے گئے اور  
 شرکاء دعوت رخصت ہو گئے۔ ایک خصوصیت اس جلسے میں یہ تھی کہ جسوقت  
 ارکان ندوۃ العلماء تشریف لائے بیٹڈ باجہ بند کر دیا گیا اور اسوقت تک نہیں بجا  
 جب تک وہ رہے۔



## صدر انجمن

اس سال ندوۃ العلماء کے اجلاسوں میں صدارت بدلتی رہی ہے اُسی ترتیب کے یہاں پر اسمائے گرامی اُن حضرات کے درج کیے جاتے ہیں۔

مولانا مفتی غلام سؤل حسنا امتری ✽ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی  
مولانا شام محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین  
خانقاہ پٹنہ

## فہرست ارکان عزیزی

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی
۱	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب	۴	مولانا سید محمد شاہ صاحب محلہ شامپوری
	مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن۔	۵	مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری
۲	مولانا محمد انوار اللہ خان صاحب استاد		سجادہ نشین عظیم آباد پٹنہ۔
	حضور نطف ام دکن۔	۶	مولانا قاضی محمد فاروق صاحب چاکوٹی
۳	مولانا شاہ عبد الوہاب صاحب	۷	مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا
	فرنگی محلی		سلامتہ اللہ صاحب مرحوم

# فہرست ارکان قسم اول و شرکائی جلاس ہشتم ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

سلسلہ	نام نامی	سلسلہ	نام نامی	سلسلہ
۱	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صفا	۱۰	مولوی اشرف الحق صاحب بیس ڈیانوان۔	۱۰
۲	مولوی انانت اللہ صاحب خلیف	۱۱	مولوی الہی بخش صاحب بکری	۱۱
۳	مولوی سید ابوظفر صاحب بیوی	۱۲	مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازی پوری	۱۲
۴	مولوی الفت حسین صاحب رئیس مولانگر۔	۱۳	مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جینکدرئیں مبدئی۔	۱۳
۵	مولوی محمد امیر علی صاحب رس مدرسہ خانپور۔	۱۴	مولوی حکیم سید ابوجیب صاحب دسنوی۔	۱۴
۶	مولوی ابوالحسن صاحب عظیم گڑھی	۱۵	مولوی حکیم ابوالحسن صاحب دسنوی	۱۵
۷	مولوی سید احمد علی صاحب کانپوری	۱۶	مولوی شاہ ابوالبرکات صاحب فصیحی غازی پوری۔	۱۶
۸	مولوی ابوالخیر سید انوار حسین صفا	۱۷	مولوی حکیم بشیر الحق صاحب دسنوی	۱۷
۹	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری مقیم اسلامپور۔	۱۸	مولوی قاضی بشیر الدین صاحب ساکن میرٹھ	۱۸

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۱۹	مولوی شاه برکت اللہ صاحب			مہتمم دارالعلوم لکھنؤ	
	ت		۲۸	مولوی شاہ حبیب الحق صاحب	
۲۰	مولوی شاہ تصدق حسین صاحب			خلف مولانا شاہ رشید الحق صاحب	
	ساکن آ رہ			قادری -	
۲۱	مولوی سید شاہ نجل حسین صاحب		۲۹	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب عظیم گڑھی	
	دسنوی			نزیل پٹنہ -	
۲۲	مولوی سید شاہ نجل حسین صاحب		۳۰	مولوی سید حکیم الدین صاحب	
	نزیل ریاست مہونہ -			جلیسری -	
	ج			خ	
۲۳	مولوی قاری جلال الدین		۳۱	مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف	
	صاحب مچھوا بازار کلکتہ -			مولانا احمد علی صاحب محدث	
۲۴	مولوی سید شاہ جماعت علی صاحب			سہارن پوری رح	۶۸
	نقشبندی علی پوری		۳۲	مولوی خیر الدین صاحب بس	
	ح			رُدولی -	
۲۵	مولوی حبیب الرحمن صاحب			ل	
	رئیس بھیکن پور -	۵۷	۳۳	مولانا شاہ رشید الحق صاحب عبادی	
۲۶	مولوی حمید الزمان خان صاحب			قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ	
	خلف مولوی مسیح الزمان خان		۳۴	مولوی سید رحیم الدین صاحب	
	صاحب رئیس شاہ جہانپور	۶۸		استھانوی	
۲۷	ابوالفضل مولوی حفیظ اللہ صاحب		۳۵	مولوی ریحان رضا صاحب یونی	

نمبر شمار	نام نامی	جستہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	جستہ تعداد
۳۶	مولوی رحیم بخش صاحب محمدن		۴۵	ساکن کاھنسلع پٹنہ	
	مشنری نانتی بلغ کلکتہ			مولوی سلطان احمد صاحب	
۳۷	مولوی حکیم رشید النبی صاحب			مدرس مدرستہ العلوم موضع	
	بانکی پوری -			اعظم گڑھ	
۳۸	مولوی سید شاہ رحمت اللہ صاحب		۴۶	مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب	
	بانکے پوری			اعظم گڑھ بی -	
	ز			ش	
۳۹	مولوی زراہ حسین صاحب مقیم		۴۷	مولوی شمس الحق صاحب رئیس	
	پنچھو بازار کلکتہ			ڈیانوان ضلع پٹنہ	
	س		۴۸	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب	
۴۰	مولوی شاہ سلیم الزمان خالصا			صاحبزادہ جناب شاہ قیام	
	صدرالین شاہ جاپور مالوہ			اصدق صاحب سجادہ نشین	
۴۱	حکیم مولوی مفتی سلیم اللہ صاحب			پیر گھ -	
	جنرل سکریٹری انجمن نغانیہ لاہور	۴۹	۴۹	مولوی شفقت اللہ صاحب	
۴۲	مولوی سراج الدین صاحب			رئیس بدایون -	
	ہیڈ مولوی سوسائٹی اسکول		۵۰	مولوی شیر محمد صاحب لندہری	
	منظف پور	۵۱	۵۱	مولوی حکیم شفیع الدین صاحب	
۴۳	مولوی حکیم سید علی صاحب دگار			دھبنگوی	
	ناظم عدالت پربھنی			ص	
۴۴	مولوی سید سخاوت حسین صاحب		۵۲	مولوی صدر الدین صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
	لدھیانوی مدرسہ اول مدرسہ اسلامیہ چندوسی ضلع مراد آباد		۶۰	مولوی سید حافظ عبدالعزیز صاحب	عام
	ض			امام جامع مسجد مونگیر	عام
۵۳	مولوی ضیاء الرحمن صاحب نام مسجد اہل حدیث کولہ لولہ کلکتہ		۶۱	مولوی حافظ عبدالمنان صاحب	عام
	ظ			مقیم کلکتہ۔	عام
۵۴	مولوی سید ظہور الاسلام صاحب رئیس فستجور۔		۶۲	مولوی عبدالباری صاحب اگر	عام
۵۵	مولوی ظہیر حسن صاحب شوق نبوی			کولہ لولہ کلکتہ۔	عام
	ع		۶۳	مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب	عام
۵۶	علامہ عبدالستار ملاداد صاحب منغل اسٹریٹ رنگون۔	ص		رئیس دیانوان ضلع پٹنہ	عام
۵۷	مولوی سید عبدالرحمن صاحب بن جعفر بن محسن بن مولانا خیلہ العلوی انھنرمی		۶۴	مولوی ابوالجلیل عبدالجلیل صاحب	عام
۵۸	مولوی عبدالعزیز صاحب ساکن پیلہ بھیت۔	عام		شفیقہ بگوانپوری	عام
۵۹	مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری۔	عام	۶۵	مولوی قاری عبداللہ صاحب	عام
				مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عام
			۶۶	مولوی قاضی علی احمد خواجہ شہرین دیوان	عام
			۶۷	مولوی عبداللطیف صاحب	عام
				مدرسہ دارالعلوم لکھنؤ۔	عام
			۶۸	شاہ سید عبدالرشید صاحب	عام
				راکے بریلوی۔	عام
			۶۹	مولوی عبدالغفور صاحب پوری	عام
				کانپوری۔	عام
			۷۰	مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب	عام

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
	مولوی معتمد کلکتہ۔		۸۰	مولوی عبدالنور صاحب	
۷۱	مولوی عبداللطیف صاحب			مدرس مدرسہ احمدیہ آره	
	مقیم کراچی روڈ کلکتہ		۸۱	مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب	
۷۲	شمس العلماء مولوی عطاء الرحمن صاحب			مولوی مصنف تفسیر حقانی	
	مولوی عبداللہ صاحب مقیم		۸۲	مولوی عبدالسلام صاحب	
۷۳	ہوڈ کلکتہ			رفیقی نور پوری	
۷۴	مولوی علی اکرم صاحب مقیم		۸۳	مولوی عبدالوہاب صاحب	
	خضر پور کلکتہ۔			مدرس مدرسہ صدر بازار دہلی	
۷۵	مولوی عبد المجید صاحب س		۸۴	مولوی عبدالدین صاحب	
	مدرسہ مسجد ناخدا کلکتہ			ساکن میرٹھ۔	
۷۶	مولوی عبد الغظیم صاحب ساکن		۸۵	مولوی حافظ عبدالمنان صاحب	
	ہوڈ کلکتہ			ساکن نجشہ بازار کٹک۔	
۷۷	مولوی عبد الجبار صاحب		۸۶	مولوی سید عبدالقدوس صاحب	
	عمر پوری			ساکن کمال پور کشتیا ضلع ندیا۔	
۷۸	مولوی عبد الماجد صاحب		۸۷	مولوی محمد عبداللہ صاحب حال	
	بھاگلپوری			وارد چنیا کوٹھی کلکتہ	
۷۹	مولوی مفتی عبداللہ صاحب		۸۸	مولوی محمد عبداللہ صاحب نیل	
	ٹونکی پروفیسر اور نیل کالج			مدرسہ حافظ جمال الدین صاحب جم	
	لاہور		۸۹	حکیم مولوی عنایت کریم صاحب	
				گیا چک پور ٹولے	

نمبر شمار	نام نامی	حصه تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصه تعداد
۹۰	مولوی عبداللہ صاحب ساکن کجرات مدرس مدرسہ جمال گنج ضلع بکڑا۔	۱۰۰	۱۰۰	مدرس دوم مدرسہ اسلامیہ پٹانا مولوی سید شاہ ابو الفتح بلج لدین عبدالقاد صاحب سجاده نشین خاٹقاہ سلا پور	
۹۱	مولوی عبدالفتاح صاحب بئیس جو پور۔	۱۰۱	۱۰۱	مولوی ابوالانوار عبدالغفار صاحب مدرس انوار العلوم نوانگر۔	
۹۲	مولوی عبدالغفار صاحب ساکن مراد آباد ضلع اناؤ	۱۰۲	۱۰۲	مولوی حکیم عبدالحمید صاحب صاوق پوری۔	
۹۳	مولوی عصمت اللہ صاحب ساکن اعظم گڑھ۔	۱۰۳	۱۰۳	مولوی حکیم عبدالرزاق صاحب جونگر ٹہی۔	
۹۴	مولوی حکیم عطا کریم صاحب بئیس پانی پت۔	۱۰۴	۱۰۴	مولوی حکیم عبداللہ صاحب پشادری۔	
۹۵	الشیخ عمر آفندی اربادرجاور مکہ معظمہ	۱۰۵	۱۰۵	مولوی حکیم عبدالباری صاحب نگر منسوی۔	
۹۶	مولوی عبدالجبار صاحب ساکن شیخ پورہ۔	۱۰۶	۱۰۶	مولوی حکیم عبداللہ شاہ صاحب کرنالی۔	
۹۷	مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادہ شاہ علی حبیب صاحب پھلواری رحم	۱۰۷	۱۰۷	مولوی غایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ قادریہ علاقہ برہنہ	
۹۸	مولوی علی نعمت صاحب پھلوری	۱۰۸	۱۰۸	مولوی عبدالماجد صاحب نگیری	
۹۹	مولوی عبدالاحد صاحب زمانوی	۱۰۹	۱۰۹	مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	جسده تعداد	نمبر شمار	نام نامی	جسده تعداد
	بہاری نزیل مونگیر-			رئیس شاہجہان پور-	
۱۱۰	مولوی حافظ عبداللہ صاحب			غ	
	غازی پوری	۱۲۰		مولوی غلام محمد صاحب شملوی	
۱۱۱	ابوالفیاض مولوی عبدالقادر	۱۲۱		مولوی غلام محمد صاحب فضل ہوشیار پوری	
	صاحب ساکن مو-	۱۲۲		مولوی مفتی غلام رسول صاحب	
۱۱۲	مولوی عبدالحق صاحب پوری			عرف مفتی رسل بابا صاحب	
۱۱۳	ابوالحسنات مولوی عبدالغفور			امر شری	
	صاحب دانا پوری-	۱۲۳		مولوی غنی احمد صاحب مرزا پوری	
۱۱۴	ابوالخیر مولوی سید عبدالوہاب	۱۲۴		مولوی غلام اکبر صاحب	
	صاحب بہاری-			ساکن کلکتہ	
۱۱۵	مولوی سید شاہ عبید اللہ صاحب	۱۲۵		مولوی غلام احمد صاحب بس	
	فریدی سجادہ نشین حنائقاہ			اول مدرسہ نغانیہ لاہور	
	پھلوار دی-			ف	
۱۱۶	مولوی عبدالغنی صاحب بہاری	۱۲۶		مولوی سید محمد صاحب تائب	
	متوکل حیدر آباد کن			منتظم مدرسہ رفہ الاسلامیہ کمنڈ	
۱۱۷	شاہ عزیز الدین صاحب سجادہ	۱۲۷		مولوی سید فدا حسین صاحب	
	نشین مین گھاٹ پٹنہ			مدرس مدرسہ امدادیہ درہنگہ	
۱۱۸	مولوی قاری عبدالرحمن صاحب			ق	
	پانی پتی-	۱۲۸		مولوی حکیم قادی بخش صاحب	
۱۱۹	مولوی شاہ عبدالواحد صاحب			شہسروی	



نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
	ک				
۱۲۹	مولوی کرانت علی صنا جاکامی			صاحب پروفیسر بریڈیسی کالج	
۱۳۰	مولوی حکیم کفایت حسین صاحب			رپن اسٹریٹ کلکتہ۔	۱۳۹
	مدرس مدرسہ			مولوی محمد سعید صاحب رئیس	
۱۳۱	مولوی کریم اللہ صاحب غفر گڑھی			کرانا و ناظر مدرسہ صولیتہ مکہ منظمہ	۱۴۰
۱۳۲	مولوی کوثر علی صاحب گینگوی			مولوی حکیم محمد ذکر یا صاحب	
	مجاور مکہ معظمہ			مقیم شہر الہور	۱۴۱
	ل			مولوی محمد عمر صاحب ساکن	
۱۳۳	مولانا مفتی محمد لطیف اللہ صاحب			بھدرک ملک اڑیسہ	۱۴۲
	مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن			مولوی محمد یوسف صاحب جعفری	
۱۳۴	مولوی حکیم لطیف الرحمن صاحب			چیت مولوی اکرام مس کلکتہ	۱۴۳
	بانکے پوری			مولوی منظور النبی صاحب	
۱۳۵	مولوی حکیم لطیف حسین صاحب			سہارن پوری۔	
	پٹنوی			مولوی محمد اسحاق صاحب اماد	۱۴۴
	م			حافظ جمال الدین صاحب مرحوم	
۱۳۶	مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب			کلکتہ	
	رئیس دتاؤلی ضلع علیگڑھ			مولوی سید محمد اشرف صاحب	۱۴۵
۱۳۷	مولوی سید محمود علی شاہ صاحب			رئیس کانپور۔	
	پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ			مولوی محمد خان صاحب ساکن	۱۴۶
۱۳۸	شمس العلامولوی ابوالخیر محمد صدیق			مرچا گڑھ ضلع مظفر پور۔	
				مولوی محمد عمر صاحب غازی پوری	۱۴۷

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
	مدرس مدرسہ مسجد حافظ جمال الدین صاحب -	۱۵۸		مولوی منعم الدین صاحب شملوی	
۱۴۸	مولوی محمد احمد صاحب امام مسجد ناخالے کلکتہ -	۱۵۹		مولوی محمد حسن صاحب مطون	
۱۴۹	مولوی قاضی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی مدرسہ اعلیٰ دارالعلوم لکھنؤ	۱۶۰		مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلامپور	
۱۵۰	مولوی محمد سراج الدین خاٹک صاحب استاد حضور نظام دریس شاہ جہانپور	۱۶۱		مولوی سید شاد محمد حسین صاحب سجادہ نشین خانقاہ نوآبادہ	
۱۵۱	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پہلواروی -	۱۶۲		مولوی معین اظہر صاحب رئیس بین ضلع پٹنہ	
۱۵۲	مولوی حکیم محمد ایوب صاحب رئیس پہلواروی -	۱۶۳		مولوی حاجی سیدہ محمد واجد صاحب رئیس نوآبادہ	
۱۵۳	مولوی محمد صاحب رئیس ڈیوان	۱۶۴		مولوی محمد اسماعیل صاحب مدرس مدرسہ مسجد ناخالے کلکتہ	
۱۵۴	مولوی محمد زبیر صاحب	۱۶۵		شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون حیدر آباد دکن -	
۱۵۵	مولوی محمد اسرار بیل صاحب مالک مطبع سعیدی	۱۶۶		مولوی مفتی محمد اسحاق صاحب پروفیسر کالج پٹیاہ	
۱۵۶	مولوی منور علی صاحب مدرس مدرسہ عالیہ رامپور -	۱۶۷		مولوی محمد ابراہیم صاحب رئیس کرنال -	
۱۵۷	مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسہ انجمن حمایت اسلام				

نمبر شمار	نام نامی	جستہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	جستہ تعداد
۱۶۸	مولوی مقیم الدین صاحب مقیم سندلیہ۔		۱۸۰	مہتمم مدرسہ احمدیہ مظفر پور مولوی محمد علی رضا ناظم ندوۃ العلماء	
۱۶۹	مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مدرسہ عربیہ دیوبند۔		۱۸۱	مولوی ابوسراج نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جمہوری	
۱۷۰	مولوی مبارک کریم رضا مدرس بہار۔		۱۸۲	مولوی نظیر الحسن صاحب مدرسہ کلنگا	
۱۷۱	مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکریٹری معین اللہ ندوۃ تلمیذ پور		۱۸۳	مولوی نذیر احمد صاحب	
۱۷۲	مولوی سید محمد حسن صاحب بہاری		۱۸۴	مولوی نعمت اللہ صاحب	
۱۷۳	مولوی محمد شرف صاحب رئیس ڈیانوان۔		۱۸۵	مولوی حکیم نواب محمد صاحب مقیم چاندی بازار کلکتہ۔	
۱۷۴	مولوی حافظ ابوالخیر علی صاحب مہتمم مدرسہ دینیہ جونپور۔		۱۸۶	مولوی نظیر حسن صاحب جے پوری مقیم کلکتہ	
۱۷۵	مولوی حکیم محمد اسحاق خان صاحب رئیس درجہ نگہ۔		۱۸۷	مولوی حافظ نور محمد صاحب س اول مدرسہ اسلامیہ فوجپور	
۱۷۶	شاہ محمد مہدی صاحب سجادہ نشین خانقاہ شاہ حکیم خیلے پٹنہ		۱۸۸	مولوی سید وارث حسین صاحب نزیل بنارس۔	
۱۷۷	مولوی محمد آصف صاحب مدرسہ اسلامیہ بھونسی۔		۱۸۹	مولوی وزیر الدین صاحب بھگلپوری ہند مولوی گورنمنٹ اسکول بھگلپور	
۱۷۸	مولوی محمد شرف خان صاحب غنظ		۱۹۰	مولوی حکیم علی اللہ صاحب ای بریلوی	
۱۷۹	مولوی ابوبحی محمد زکریا صاحب				

# فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلماء بابت الہشتم

نمبر شمار	نام نامی	جانبہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	جانبہ تعداد
	<b>الف</b>				
۱۹۱	احمد عبداللطیف صاحب مبین	۲۰۰	۲۰۰	ابنخیر بہر وچ	عام
	تاجہ جعدہ	۵		شیخ ابراہیم فصاحتی صاحب	عام
۱۹۲	شیخ احمد صاحب لیسر علی حسن	۲۰۱	۲۰۱	ملکت ماسٹر بہر وچ	عام
	صاحب مرحوم رئیس مونگیر	۵		سید الطاف حسین صاحب عمر	عام
۱۹۳	ابلیہ مولوی محمد عسکری صاحب	۲۰۲	۲۰۲	پیارے صاحب رئیس پٹنہ	عام
	رئیس قنوج	۵	۲۰۳	شیخ محمد اصغر علی صاحب کیل آؤلہ	عام
۱۹۴	ابلیہ نشی سید اختر حسین صاحب	۵	۲۰۳	مرزا الطاف حسین بیگ صاحب	عام
	رئیس قنوج	۵		کلرک شفا خانہ بریلی	عام
۱۹۵	منشی احسان الحسن صاحب	۲۰۴	۲۰۴	سید ابوالعاص صاحب بکری	عام
	رئیس امروہہ بابت ال گزشتہ سال	۵		اینگلو اورینٹل لائبریری پٹنہ	عام
۱۹۶	مبین آدم جی نور محمد صاحب تاجر	۲۰۵	۲۰۵	منشی الفت حسن صاحب ساکن	عام
	بھادنگر	۵		شیخ پورہ ضلع مونگیر	عام
۱۹۷	ڈاکٹر حاجی اقتدار الدین صاحب	۲۰۶	۲۰۶	شیخ محمد حسن الزمان صاحب	عام
	رئیس بدایون	عام	۲۰۷	مختار شیخ پور ہنسوہ	عام
۱۹۸	قاضی سید ابراہیم علی صاحب	۲۰۸	۲۰۸	مولوی انشا اللہ خان صاحب الیک	عام
	سب رجسٹرار مراد آباد	عام		وائیٹروٹن لاہور	عام
۱۹۹	سید احمد علی صاحب ملازم دفتر	عام		احمد ہاشم دوپلی صاحب رئیس	عام
				امرتلہ لین کلکتہ	عام

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۲۰۹	سید احمد علی غلام علی صاحب خلی	عام	۲۲۰	رین اسٹریٹ کلکتہ - منشی ابوالحسن صاحب ساکن	عام
۲۱۰	حکیم محمد صفر علی صاحب ساکن	عام	۲۲۱	کولو ٹولہ کلکتہ حاجی شیخ انعام الدین صاحب	عام
۲۱۱	دہرم تملین کلکتہ حاجی الہی بخش صاحب ساکن	عام	۲۲۲	ساکن کولو ٹولہ کلکتہ - احمد جان صاحب ساکن رام گڑھ	عام
۲۱۲	چینا نگر بجا گلیور - الہی بخش صاحب ساکن بک کوٹھی	عام	۲۲۳	کڑھ امرتسر شیخ امیر صاحب ساکن شیوپور	عام
۲۱۳	کلکتہ اکبر علی صاحب سڈاگر بجا گلیور	عام	۲۲۴	کلکتہ - حاجی الہی بخش صاحب ساکن	عام
۲۱۴	مرزا احمد علی صاحب ساکن	عام	۲۲۵	بوڑہ کلکتہ - حافظ ابوالحسن خاں صاحب ساکن	عام
۲۱۵	چیت پور روڈ کلکتہ - انور عظیم صاحب ساکن یدیا بخش لین	عام	۲۲۶	کلکتہ شیخ پورہ مونگیر - مولوی ابوالقاسم صاحب رئیس	عام
۲۱۶	ابوالحسنات صاحب ساکن	عام	۲۲۷	بردوان - میان اکبر حسین صاحب بزمیہ	عام
۲۱۷	امام باڑی لین کلکتہ - ایم ایم انشا صاحب ساکن کولو	عام	۲۲۸	فاضل ہوشیار پوری - سید آل نبی صاحب ساکن بانگی پو	عام
۲۱۸	ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ ایس ایس ایٹا صاحب ساکن	عام	۲۲۹	مولوی الہی بخش صاحب دگرچیم کولو ٹولہ کلکتہ -	عام
۲۱۹	کلب سٹریٹ رنگون کلکتہ الطاف حسین خاں صاحب ساکن	عام			

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۲۲۰	امیر الدین صاحب رفوگر - کڑہ	عام	۲۴۰	مولوی سید امیر علی صاحب پیر	عام
۲۲۱	شیخ امانت اللہ صاحب ولد	عام	۲۴۱	حاجی امین اللہ صاحب فائینگ	عام
۲۲۲	منشی احمد علی صاحب ساکن گیا	عام	۲۴۲	احمد اللہ شاہ صاحب سوداگر	عام
۲۲۳	شیخ امجد علی صاحب سوداگر	عام	۲۴۳	منشی احمد خان صاحب پی انپکٹر	عام
۲۲۴	حاجی احمد خان صاحب بارن	عام	۲۴۴	منشی قائم گنج	عام
۲۲۵	مولوی احمد مختار صاحب رئیس	عام	۲۴۵	میل میر شاہ صاحب داکر امرتسر	عام
۲۲۶	ساکن بازار اسٹریٹ کلکتہ	عام	۲۴۶	میان احمد اللہ و عبد الخالق	عام
۲۲۷	احمد اللہ صاحب سوداگر کڑہ	عام	۲۴۷	صاحبان سوداگر امرتسر	عام
۲۲۸	میان آفتاب الدین صاحب	عام	۲۴۸	خان امام الدین خان صاحب	عام
۲۲۹	ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ	عام	۲۴۹	رئیس خانپور	عام
۲۳۰	مولوی سید حسان الحق صاحب	عام	۲۵۰	حافظ امیر علی صاحب بنین گنیر	عام
۲۳۱	ساکن نجیب اللہ لین کلکتہ	عام		سید امتیاز علی صاحب منصف	عام
				پنشنر رئیس امر وہہ	عام
				منشی انجمن صاحب کمپانڈیر	عام
				گورنٹ پریس شملہ	عام

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۲۵۱	بابو احمد شاہ صاحب کلرک دفتر	عام	۱۶۱	شیخ پیر محمد صاحب کمرشیو پور کلکتہ	عام
	آب و ہوا شملہ۔	عام	۲۶۲	حاجی بھو تاستری بھو بازار	عام
	<b>ب</b>			اسٹریٹ محلہ جوگل ہٹی کلکتہ	عام
۲۵۲	برہما پوری سب اور سیر میٹری	عام	۲۶۳	شیخ پیر محمد صاحب تاجر چرسہ	عام
	ورکس	عام		ڈاکٹار ڈاکوئل ضلع عظم گڑھ	عام
۲۵۳	منشی بقا اللہ صاحب وکیل سر	عام	۲۶۴	بابو برکت علی صاحب کلرک	عام
	سیران ضلع منسرخ آباد	عام		<b>ت</b>	
۲۵۴	لہکو خان صاحب ادیر قنچ پنج	عام	۲۶۵	سید تراز علی صاحب پٹی بھٹ	عام
۲۵۵	منشی بدر الدین صاحب اصلباتی نوٹ	عام		نہر گنگ علی گڑھ۔	عام
	تحصیل شہر جالندہر	عام	۲۶۶	منشی تصدق حسین صاحب افادہ	عام
۲۵۶	شیخ پیر علی صاحب ابن شیخ	عام		الاسلام منگلوت۔	عام
	حسن بخش صاحب ساکن ٹپنہ	عام	۲۶۷	ملک تاج احمد صاحب بی۔ اے	عام
۲۵۷	خان بہادر نجمہ برکت علی خان غنما	عام		اکونٹ ملکٹری در کشا لکھنؤ	عام
	جنرل سکریٹری انجمن اسلامیہ لاہور	عام	۲۶۸	منشی تفضل حسین صاحب ساکن	عام
۲۵۸	پٹیل صاحب جو صاحب دی	عام		چینا باڑہ کلکتہ۔	عام
	قادر حسین کمپنی کولونوٹہ کلکتہ	عام	۲۶۹	ایس بیو صاحب کمپنی بادشاہ	عام
۲۵۹	بزرگ الدین صاحب بیوس	عام		میان کولونوٹہ کلکتہ۔	عام
	موضع ہستی پورہ پرگنہ سنتھال	عام	۲۷۰	باتو تاج الدین صاحب مقیم شملہ	عام
۲۶۰	حاجی بہائی رام جی سوداگر	عام	۲۷۱	مولوی تاج الدین صاحب پٹنہ	عام
	امر تلالین اسٹریٹ کلکتہ	عام		چیف کوٹ پنجاب	عام

نمبر شمار	نام نامی	جستہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	جستہ تعداد
	ش			تموچن بازار بنارس	۲۸۲
۲۸۲	خواجہ شہداء اللہ خان صاحب	عام	۲۸۲	حقاد خان صاحب نائب	عام
	سوداگر امرتسر	عام	۲۸۳	حافظ دفتر سلطان پور	عام
	ج		۲۸۳	سید حامد علی صاحب ساکنہ خضہ پور	عام
۲۸۳	ایم چندا میا نصاحب حاجی شیخ	عام	۲۸۴	کسریٹ کلکتہ -	عام
	میران صاحب کپنی کلکتہ	عام	۲۸۴	سید حسن عسکری صاحب ساکن	عام
۲۸۴	شیخ حسن صاحب شیو پور کلکتہ	عام	۲۸۵	ماردون اسٹریٹ کلکتہ -	عام
۲۸۵	جمال جی راج ازرا اسٹریٹ کلکتہ	عام	۲۸۵	بابو حسین بخش صاحب ساکن	عام
۲۸۶	حافظ چرغ الدین صاحب این	عام	۲۸۶	پورچیت پور کلکتہ	عام
	جنرل سکریٹری انجمن نفعانیہ لاہور	عام	۲۸۶	حبیب بخش صاحب ساکن	عام
۲۸۷	جان محمد صاحب حکاک کٹرہ مصر	عام	۲۸۷	کولولوہ کلکتہ -	عام
	بیلی رام تحصیل تکیہ پریان دالا	عام	۲۸۷	حبیب جمال جی راج ازرا اسٹریٹ	عام
	امرتسر	عام	۲۸۸	کلکتہ -	عام
۲۸۸	میان جیون محمد صاحب خیاط	عام	۲۸۸	مولوی حبیب الرحمن صاحب	عام
	امرتسر	عام	۲۸۹	ساکن تارا چند دوت اسٹریٹ کلکتہ	عام
۲۸۹	شیدی جوہر بلال احسینی ساکن	عام	۲۸۹	شیخ حسن صاحب بکچی فروش	عام
	سورت	عام	۲۹۰	محمدو بازار کلکتہ	عام
۲۹۰	سید جمال الدین صاحب نقشہ نیل	عام	۲۹۰	شیخ حسین صاحب لد شیخ چاندھنا	عام
	ح		۲۹۱	مدرس مدرسہ سرکاری اہرنج	عام
۲۹۱	مولوی حبیب احمد صاحب نیس		۲۹۱	مولوی حبیب الدین صاحب	



نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
	بی اے ساکن ابرہہ ساکنین کلکتہ۔	عام	۳۰۱	مولوی خلیل احمد صاحب ایم اے چیف انسپٹر ہائیکورٹ کلکتہ	عام
۲۹۲	مولوی حامد ابوالمائی صاحب ساکن تال تملالین کلکتہ	عام	۳۰۲	مولوی سید خلیل الرحمن صاحب انسپٹر ہائی کورٹ کلکتہ۔	عام
۲۹۳	مولوی حبیب النبی صاحب ساکن بالیگنج کلکتہ۔	عام	۳۰۳	مولوی خداداد خان صاحب انسپکٹر مونگیر۔	عام
۲۹۴	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عام	د		
۲۹۵	حکیم حمزہ علی صاحب مین منصفی چندوسی۔	عام			
۲۹۶	خان حسین محمد خان صاحب رئیس حسان پور	عام	۳۰۴	سید دیانت حسن صاحب انسپکٹر کول بہار ضلع پٹنہ	عام
۲۹۷	سید حاکم علی شاہ صاحب حسین بخش صاحب	عام	۳۰۵	دبیر الدین صاحب ساکن موضع کریاوان ضلع گیا۔	عام
۲۹۸	خ		۳۰۶	منشی دیوان جلیقہ ڈالڑھ من دم	عام
۲۹۹			۳۰۷	شیخ دوست محمد صاحب ساکن چرم امرتسر۔	عام
۳۰۰	شاہ خادم حسین صاحب بھاؤ نشین حسین ٹولہ عرف روضہ ضلع سارن۔	عام	۳۰۸	مولوی دیدار بخش صاحب ساکن مالی گنج کلکتہ۔	عام
			۳۰۹	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب خواجہ کلان گھاٹ پٹنہ	عام
			۳۱۰	داؤد بخش صاحب ستری۔ محلہ فیلخانہ کلکتہ۔	عام
			۳۱۱	شیخ دوست صاحب ساکن مونگیر	عام

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۳۱۲	مولوی رحمۃ اللہ صاحب ساکن	عام	۳۲۲	منشی رحیم اللہ صاحب ساکن	عام
۳۱۳	مولوی رستم علی خان صاحب انبیا	عام	۳۲۳	ابوطاہر محمد ریاض الدین صاحب	عام
۳۱۴	مولوی رفعت اللہ صاحب گوی	عام	۳۲۴	ساکن امام باڑی لین کلکتہ	عام
۳۱۵	شیخ رحیم بخش صاحب نائل پوری	عام	۳۲۵	رفیع الدین صاحب - کولو ٹولہ	عام
۳۱۶	سید رحمت علی صاحب ساکن	عام	۳۲۶	اشرفیت کلکتہ -	عام
۳۱۷	ربیع الحق صاحب ساکن گنہ	عام	۳۲۷	رحیم بخش صاحب سوداگر ضلع	عام
۳۱۸	رحمۃ اللہ خالصا صاحب ساکن	عام	۳۲۸	شکر بھوم -	عام
۳۱۹	پچھوا بازار اشرفیت کلکتہ	عام	۳۲۹	شیخ رحیم اللہ صاحب جمبہ	عام
۳۲۰	ڈاکٹر شیخ رحیم بخش صاحب	عام	۳۳۰	پورچیت پور روڈ کلکتہ -	عام
۳۲۱	بالور ہسپتال دمدم	عام	۳۳۱	منشی رحمت علی صاحب ناظر	عام
	راغب بارط صاحب مختار	عام	۳۳۲	عدالت خفیہ کلکتہ -	عام
	جھاؤ گنج پٹنہ	عام	۳۳۳	شیخ رحیم بخش صاحب سواگر چرہ	عام
			۳۳۴	اسٹیشن گرینڈ مہر ضلع ہزارہی مانہ	عام
			۳۳۵	مولوی منشی رضا خان صاحب	عام
			۳۳۶	سپر وایز راسے راسے ہوڑا -	عام
			۳۳۷	مولوی رسول علی صاحب ٹانسلیم	عام
			۳۳۸	ہائیکورٹ کلکتہ -	عام
			۳۳۹	شیخ رحیم بخش صاحب ساکن بلیا	عام
			۳۴۰	ضلع گیا -	عام

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۳۳۱	شیخ رحمت علی صاحب رئیس	۳۴۱	۳۳۱	سعد اللہ خان صاحب ساکن	عام
۳۳۲	مونیگر۔	عام	۳۳۲	ہرن باڑی لین کلکتہ	عام
۳۳۳	میان رحیم بخش صاحب	۳۴۲	۳۳۳	شیخ سراج الدین صاحب داگر	عام
۳۳۴	پهلوان امرتسر	عام	۳۳۴	سندریا پٹی کلکتہ۔	عام
۳۳۵	سیمن جاجی رحمۃ اللہ حاجی قائم	۳۴۳	۳۳۵	میر سید علی صاحب کنچھو بازار	عام
۳۳۶	ساکن احمد آباد۔	عام	۳۳۶	اسٹریٹ کلکتہ۔	عام
۳۳۷	شیخ رحمت اللہ صاحب کیکہ دار	عام	۳۳۷	حاجی سلطان محمود تلج محمود صا	عام
۳۳۸	بیضہ۔	عام	۳۳۸	جفت فروش اسٹریٹ بٹو بازار کلکتہ	عام
۳۳۹	زکریا جاجی عبدالشکور صاحب	۳۴۵	۳۳۹	شیخ سراج الدین صاحب بٹو بازار	عام
۳۴۰	مرچنٹ اسٹریٹ رنگون۔	عام	۳۴۰	اسٹریٹ کلکتہ۔	عام
۳۴۱	زین الدین احمد خاں صاحب ساکن	عام	۳۴۱	منشی سراج الدین صاحب سوداگر	عام
۳۴۲	ہارن باڑی لین کلکتہ۔	عام	۳۴۲	چرسہ مقام پوست ڈومکا	عام
۳۴۳	حاجی شیخ سعد اللہ صاحب تاجر	۳۴۷	۳۴۳	حاجی ساقی داد خان صاحب	عام
۳۴۴	عطیہ سونج۔	۳۴۸	۳۴۴	رسالہ دار و نیشہ دریس قائم گنج	عام
۳۴۵	منشی محمد سلیم اللہ خاں صاحب	۳۴۹	۳۴۵	منشی سخاوت علی خان صاحب	عام
۳۴۶	اور میر پریلی۔	۳۵۰	۳۴۶	ساکن موضع شمس الدین پور صنملع	عام
۳۴۷	سید سلیمان عارف بھام صاحب	۳۵۱	۳۴۷	بھاگل پور۔	عام
۳۴۸	چیت پور روڈ کلکتہ	عام	۳۴۸	سلیمان خان صاحب	عام
۳۴۹			۳۴۹	جمعدار سلیمان بن محمد علی الرومی	عام
۳۵۰			۳۵۰	ساکن بڑودہ	عام

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۳۵۱	مولوی سراج الدین صاحب نغا	عام	۳۶۱	کولونل کلکتہ -	عام
	ہائیکورٹ کلکتہ -	عام		منشی شرافت حسین صاحب ساکن	عام
				بڑھ پورہ بھاگلپور -	عام
۳۵۲	میرمن حاجی شکو طاہر صاحبان	عام	۳۶۲	شفیع احمد صاحب منیجر کارخانہ	عام
	النبات	ص		ایس بی بخشی اینڈ کو کلکتہ	عام
۳۵۳	مرزا شفاعت حسین بیگ صاحب	عام	۳۶۳	مولوی سید شمس الدین صاحب	عام
	ہیڈ کلرک شفا خانہ بریلی -	عام		وکیل ہائیکورٹ کلکتہ	عام
۳۵۴	منشی شبیر علی خان صاحب نصف	عام	۳۶۴	منشی شجاعت علیخان صاحب	عام
	خلعت خان بہادر برکت علیخان	عام		موضع شمس الدین پور ضلع بھاگلپور	عام
	صاحب لاہور -	عام	۳۶۵	شیخ شمس الدین سوداگر امرتسر	عام
۳۵۵	مولوی سید شرف الدین صاحب	عام	۳۶۶	شیر علیخان صاحب انپکٹ منشی	عام
	بیرسٹریٹ لا بانک پور	عام		شاہجہان پور -	عام
۳۵۶	محمد شفیع الدین صاحب سوداگر	عام	۳۶۷	مرزا شیر محمد صاحب شملہ	عام
	کولونل کلکتہ -	عام	۳۶۸	بابو شہاب الدین صاحب کلرک	عام
۳۵۷	شیخ شرافت حسین صاحب ساکن	عام		شملہ -	عام
	سری ناٹھ بابو لین کلکتہ	عام			
۳۵۸	شیخ شبرانی ساکن شیوپور کلکتہ	عام	۳۶۹	شاہ صبیح اللہ صاحب دلاور پور	عام
۳۵۹	شیخ شبرانی ثانی ساکن شیوپور	عام		مونیگر -	ل
	کلکتہ -	عام	۳۷۰	مولوی صبیحہ اللہ صاحب بی آ	عام
۳۶۰	شمس الدین صاحب تاجر چرسہ	عام		رئیس امر وہہ -	عام

تقریر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۳۷۱	صالح محمد داؤد صاحب ساکن	عام	۳۸۰	حاجی شیخ محمد منظور علی صاحب	عام
	چیت پور روڈ کلکتہ			رئیس قنوج	
۳۷۲	صدیق جمال جی راج - ارزا	عام		ع	
	اسٹریٹ کلکتہ		۳۸۱	شیخ عبد الحمید صاحب وکیل انام	عام
۳۷۳	مولوی سید صفیر الدین صاحب	عام	۳۸۲	مولوی عبد اللطیف صاحب رئیس	عام
	بانکے پور -			دلو ضلع رائے بریلی -	عام
۳۷۴	صفی داد خان صاحب ساکن	عام	۳۸۳	حافظ عبد الرزاق صاحب و	عام
	رام شنکر رام لین کلکتہ -			عبد الرحیم صاحب سوداگر انام	عام
	ط		۳۸۴	مولوی عبدالحی صاحب وکیل	عام
۳۷۵	نشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنٹ	عام		چندوسی -	عام
	چنگی چندوسی -		۳۸۵	بابو عبد القادر صاحب سکرٹری	عام
۳۷۶	حاجی طاہر محمد حاجی ولی محمد صفا	عام		معین اللہ وہ شملہ	عام
	منفل اسٹریٹ رنگون -		۳۸۶	حافظ عبد الغفور صاحب ساکن	عام
۳۷۷	طیب علی ابراہیم جی صاحب ساکن	عام		علیگڑھ -	عام
	ارہتی اسٹریٹ کلکتہ -		۳۸۷	حافظ عبد الحق صاحب خلیفہ شیخ	عام
	ظ			حیات محمد صاحب رئیس پلی ہیت	عام
۳۷۸	ظہور صاحب بھوپا بازار اسٹریٹ	عام	۳۸۸	حافظ عبد اللہ صاحب سوداگر	عام
	کلکتہ -			محلہ سبزی منڈی علیگڑھ	عام
۳۷۹	مولوی ظل الرحیم صاحب کانس	عام	۳۸۹	شیخ عبد العزیز صاحب رئیس قنوج	عام
	لین کلکتہ -		۳۹۰	سید عبد الرحمن بن جعفر بن محسن	عام

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
	مولا خیلہ العلوی الخضری رئیس بھاؤنگر۔	۲۰۰		شیخ محمد عبداللہ صاحب رئیس چندوسی	۲۰۰
۳۹۱	مسکین عبد الرحیم صاحب حسین بابت سال گذشتہ و حال	۲۰۱		منشی محمد عبد الحفیظ صاحب سب اور سیر بارہ بنکی	۲۰۱
۳۹۲	مبین عیسیٰ بھائی ابن غلام تاجر طعام بھاؤنگر	۲۰۲		منشی عبد الغفور صاحب منصرم نمود آباد۔	۲۰۲
۳۹۳	مبین عثمان آلانہ صاحب داگر بھاؤنگر	۲۰۳		علی الدین احمد صاحب منی تال حاجی عبد الرحمن احمد صاحب مل	۲۰۳
	منشی عبد اللطیف صاحب تاجر	۲۰۴		مرحبت اسٹریٹ رنگون۔	۲۰۴
۳۹۴	چرم ابن حیدر مد راسی بیرون رام بلغ امرتسر	۲۰۵		عبد الشکور حاجی محمد صاحب مرچ اسٹریٹ رنگون۔	۲۰۵
۳۹۵	حافظ عبد الرحیم صاحب رئیس امان آباد	۲۰۶		عبد الغنی اسحاق صاحب ادورڈ اسٹریٹ رنگون۔	۲۰۶
۳۹۶	محمد عبد الرسول صاحب راسی سید عیدروس صاحب ابن	۲۰۷		منشی عنایت اللہ خان صاحب رئیس بریلی۔	۲۰۷
۳۹۷	علی القادری رئیس بھڑوچ حافظ عبد الرحیم صاحب رس	۲۰۸		مولوی عبد القیوم صاحب رئیس بریلی۔	۲۰۸
۳۹۸	مدرسہ سرکاری بھڑوچ مولوی سید عبد الماجد صاحب	۲۰۹		شیخ عبد الحکیم صاحب پنجابی سوداگر بریلی۔	۲۰۹
۳۹۹	آنریری مجسٹریٹ بانس بریلی	۲۱۰		محمد عنایت علی صاحب عطی فروش	۲۱۰

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
	ساکن ڈھاکہ	عام		اول و خادم انجمن تہذیب اسلام	عام
۴۱۱	منشی عبدالرحیم صاحب رئیس	عام	۴۲۱	درگاہ پائیم - عزت اسحاق ٹیم بابو جی کشن	عام
	ساکن ڈھاکہ -	عام		آرٹس اسٹریٹ کلکتہ -	عام
۴۱۲	بابو علی احمد خان صاحب ہیڈ	عام	۴۲۲	مولوی عبدالخالق صاحب	عام
	کھرک ریلوے بریلی	عام		وکیل بردوان -	عام
۴۱۳	ماسٹر عبدالکل صاحب گل ایم	عام	۴۲۳	مولوی عبدالحفیظ صاحب لور	عام
	اے ٹانس اسکول کلکتہ	عام		سرکرر روڈ کلکتہ -	عام
۴۱۴	شیخ عبدل صاحب ساکن شیوپور	عام	۴۲۴	شیخ عبدالقادر صاحب بی آ	عام
	کلکتہ -	عام		ایڈیٹر ابرور لاہور -	عام
۴۱۵	شیخ عبدالحکیم صاحب ساکن	عام	۴۲۵	منشی عبدالوحید صاحب ہپوہ	عام
	شیوپور کلکتہ	عام		بھاگل پور -	عام
۴۱۶	عبدالستار صاحب ساکن	عام	۴۲۶	سید عبدالرحیم صاحب سنوی	عام
	شیوپور کلکتہ -	عام		گولہ گھاٹ بھاگل پور -	عام
۴۱۷	محمد عبدالرافع صاحب ساکن	عام	۴۲۷	جناب عبدالحمید صاحب ہپوہ	عام
	مارن بارمی لین کلکتہ -	عام		بھاگلپور -	عام
۴۱۸	عزیز احمد صاحب ساکن موضع	عام	۴۲۸	حاجی عبدالسبحان صاحب داگر	عام
	نند یادان ضلع مونگیر -	عام		موضع حبیب گڑھ ضلع سنگھ بوم	عام
۴۱۹	حاجی عبدالسبحان صاحب ہرم	عام	۴۲۹	منشی عبدالغفور صاحب لیڈی	عام
	لین کلکتہ -	عام		اسٹریٹ کلکتہ -	عام
۴۲۰	حاجی عبدالرزاق صاحب ٹائب				

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۴۲۰	داروغہ حاجی سید عبدالرحمن	عام	۴۲۰	حاجی عیسیٰ صاحب ساکن موضع سمر با ضلع بجا کپور۔	عام
۴۲۱	صاحب شہر پٹنہ۔	عام	۴۲۱	منشی شیخ عبدالرحمن صاحب سوداگر چہ سہ محلہ گڈی بازار	عام
۴۲۲	سید عبدالستار صاحب جوارہ ضلع مونگیر۔	عام	۴۲۲	منشی محمد عبدالہمید صاحب چنا باڑہ کلکتہ۔	عام
۴۲۳	سید عبدالواحد صاحب صدر گلہ شہر پٹنہ۔	عام	۴۲۳	مولوی حکیم خنایت کریم صاحب ساکن جن ٹولی ضلع گیا۔	عام
۴۲۴	سید عبدالمجید صاحب صدر گلہ شہر پٹنہ۔	عام	۴۲۴	مولوی سید عبدالقدیر صاحب ام لے رئیس موضع سیلا و ضلع گیا	عام
۴۲۵	شیخ علی کریم صاحب سوداگر چہ موضع چکنڈی ضلع مونگیر۔	عام	۴۲۵	مولوی عبدالجواد صاحب۔ بی ایل وکیل ہائی کورٹ کلکتہ۔	عام
۴۲۶	سید محمد عبدالرحمن صاحب دروی موضع دسہ ضلع پٹنہ۔	عام	۴۲۶	حافظ عبدالکریم صاحب ساکن گنڈا اتالاب کلکتہ۔	عام
۴۲۷	منشی عبدالرحمن صاحب تاجر چہ بڑا بازار چین باسا کلکتہ	عام	۴۲۷	منشی عبدالخالق صاحب ساکن نور سرکلر روڈ کلکتہ۔	عام
۴۲۸	منشی عبدالکریم صاحب تمباکو فروش محلہ بازار اسٹریٹ کلکتہ	عام	۴۲۸	مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن ابیٹ روڈ کلکتہ۔	عام
۴۲۹	شیخ عبدالرحیم صاحب موضع سرے لاگر ضلع مونگیر۔	عام	۴۲۹	مولوی عبداللطیف صاحب	عام



نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۴۵۰	موضع ماراٹ ضلع گیا۔	عام	۴۵۹	سب انسپکٹر قائم گنج۔	عام
۴۵۱	مولوی عبدالعزیز صاحب	عام	۴۶۰	شیخ عزیز الدین صاحب	عام
۴۵۲	پوروپین ساکن اسٹلم لین کلکتہ	عام	۴۶۱	رئیس قفوج۔	عام
۴۵۳	مولوی عبدالسعود صاحب	عام	۴۶۲	حاجی عنایت خان صاحب	عام
۴۵۴	ساکن تال تلا کلکتہ۔	عام	۴۶۳	رئیس قفوج۔	عام
۴۵۵	مولوی عبدالباری صاحب	عام	۴۶۴	عبداللہ خان صاحب رئیس	عام
۴۵۶	کلرک اسمال کاز کورٹ کلکتہ	عام	۴۶۵	قفوج۔	عام
۴۵۷	مولوی عبدالملک صاحب	عام	۴۶۶	الحاج عبدالرحمن ملا داؤد	عام
۴۵۸	سٹرانسلیٹر بائیکورٹ کلکتہ۔	عام	۴۶۷	صاحب تاجر مکہ معظمہ	عام
۴۵۹	مولوی عابد علیخان صاحب	عام	۴۶۸	حکیم عبدالحکیم صاحب تاجر	عام
۴۶۰	شاگرد صوفی صاحب عظیم آبادی	عام	۴۶۹	مکہ معظمہ۔	عام
۴۶۱	صوفی عبدالوہاب صاحب	عام	۴۷۰	قاری عبدالحق صاحب مہتمم	عام
۴۶۲	ہاسپٹل اسٹنٹ اپنچارج	عام	۴۷۱	مدرسہ تجوید مکہ معظمہ	عام
۴۶۳	سول ہاسپٹل ضلع شمالی سد	عام	۴۷۲	مولوی عبدالحکیم صاحب مطو	عام
۴۶۴	افریقہ عدن۔	عام	۴۷۳	مکہ معظمہ۔	عام
۴۶۵	داروغہ عبدالرحمن صاحب	عام	۴۷۴	خواجہ عبدالصمد صاحب سوداگر	عام
۴۶۶	ساکن مونگیر۔	عام	۴۷۵	امر تسر۔	عام
۴۶۷	منشی عبدالغفار صاحب ساکن	عام	۴۷۶	بابو علی بخش صاحب سوداگر	عام
۴۶۸	مالی گنج کلکتہ۔	عام	۴۷۷	چرم امر تسر۔	عام
۴۶۹	منشی عبدالرؤف صاحب	عام	۴۷۸	منشی عبدالخالق و عبدالغفار	عام

نمبر شمار	نام نامی	حصه تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصه تعداد
عام	صاحبان ساکنان امرتسر	عام	عام	گورنٹ پریس شملہ۔	عام
۲۶۹	علی محمد خان صاحب رئیس خانپور	عام	۲۰۸	منشی عبدالقادر صاحب ب	عام
۲۷۰	مبین عبداللہ کاد صاحب	عام	عام	رئیس شملہ۔	عام
۲۷۱	رئیس بھاؤنگر۔	عام	۲۷۹	بابو عبداللہ بگ صاحب	عام
۲۷۲	مبین عیسی بھائی ولد جواجان	عام	عام	کلرک شملہ۔	عام
۲۷۳	تاج سر بھاؤنگر۔	عام	۲۸۰	بابو عبدالغفر صاحب اسٹور کپر	عام
۲۷۴	سید عبداللہ بن صالح بن	عام	عام	گورنٹ پریس شملہ۔	عام
۲۷۵	ابن بکر الحسینی الخضر می رئیس	عام	۲۸۱	منشی عبدالغفار صاحب شملہ	عام
۲۷۶	بھاؤنگر۔	عام	۲۸۲	سید محمد عبدالحمید صاحب نصرم	عام
۲۷۷	حافظ عبدالکریم صاحب کمپاڑ	عام	عام	قانون گو کپور بھلہ۔	عام
۲۷۸	گورنٹ پریس شملہ۔	عام	عام	غ	
۲۷۹	بابو عبدالکریم صاحب نقشہ تورا	عام	۲۸۳	حافظ غفور الدین صاحب منشی	عام
۲۸۰	شملہ۔	عام	عام	ڈپٹی انسپکٹر بریلی	عام
۲۸۱	منشی عبدالغفار صاحب ریڈر	عام	۲۸۴	منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب	عام
۲۸۲	گورنٹ پریس شملہ۔	عام	عام	مالک واڈوٹر اخبار دکیل امرتسر	عام
۲۸۳	منشی عبدالرحمن خان	عام	۲۸۵	غلام محمد صاحب ساکن بنگلن	عام
۲۸۴	صاحب کمپاڑ ریڈر گورنٹ	عام	عام	گھاٹ کلکتہ	عام
۲۸۵	پریس شملہ۔	عام	۲۸۶	مسٹر غلام حسین عارف صاحب	عام
۲۸۶	عبدالرب خلف مولوی	عام	عام	آنریری پریسڈنسی مجسٹریٹ	عام
۲۸۷	منعم الدین صاحب ریڈر	عام	عام	وڈائنگر سلاک مل کلکتہ	عام

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۲۸۷	غلام علی صاحب ساکن کثره	۲۹۶	غلام محمد ولد مصطفی سوداگر پشین	۲۸۸	غلام محی الدین خان صاحب
۲۸۸	الہود الیہ امرتسر	۲۹۷	کثره مسکنم	۲۸۹	پشیمین ساکن تارا چندا سٹریٹ
۲۸۹	غلام محمد صاحب امرتسر	۲۹۸	غلام نبی صاحب سوداگر کشمیری	۲۹۰	منشی غلام محمد صاحب نشی تالاب
۲۹۰	کثره	۲۹۹	مقیم تارا چند دت لین کلکتہ	۲۹۱	غلام مصطفی و غلام محمد صاحبان
۲۹۱	منشی غلام محمد صاحب نشی تالاب	۵۰۰	صاحبزادہ مولانا شاہ خیر الدین	۲۹۲	غلام قادر و عبد الخالق صاحبان
۲۹۲	گوریا مائین لین بوبازار کلکتہ	۵۰۱	صاحب مقیم امرتلا لین کلکتہ	۲۹۳	خواجه غلام محی الدین صاحب
۲۹۳	حکاک بازار صاحبان امرتسر	۵۰۲	منشی غوث محمد خان صاحب کلیل	۲۹۴	حکاک بازار صاحبان امرتسر
۲۹۴	غلام قادر و عبد الخالق صاحبان	۵۰۳	قائم گنج	۲۹۵	غلام محمد صاحب سوداگر پشین
۲۹۵	حکاک بازار صاحبان امرتسر	۵۰۴	منشی غلام صادق صاحب آزریری		کثره الہود الیان متصل کثره
	خواجه غلام محی الدین صاحب	۵۰۵	مجموعہ امرتسر		
	حکاک بازار صاحبان امرتسر		میان غلام نبی و میان حبیب اللہ		
	منشی غلام احمد صاحب دوکان		صاحبان سوداگران امرتسر		
	خواجه غلام رسول صدر الدین		شیخ غلام محی الدین صاحب لنگی		
	حکاک امرتسر		فروش امرتسر		
	غلام محمد صاحب سوداگر پشین		حکیم غلام نبی صاحب طبیب		
	کثره الہود الیان متصل کثره		مینو پیل کشن امرتسر		
			غلام محی الدین صاحب پیش امام		



نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۵۲۵	مولو شیخ فضیلت حسین صاحب	۵۲۵	قربان علی صاحب کنٹھارس	عام	۵۲۵
۵۲۶	چند داریہ مظفر پور۔	۵۲۶	لین چوبیس پرگنہ	عام	۵۲۶
۵۲۷	حاجی فضل امام خان صاحب	۵۲۷	قادر بھائی ولی بھائی ساکن	عام	۵۲۷
۵۲۸	رئیس قائم گنج۔	۵۲۸	کینگ اسٹریٹ کلکتہ۔	عام	۵۲۸
۵۲۹	سیان فیروز الدین صاحب زری	۵۲۹	قاسم جال جی راج ازرا اسٹریٹ	عام	۵۲۹
۵۳۰	محسٹریٹ امرتسر۔	۵۳۰	کلکتہ۔	عام	۵۳۰
۵۳۱	شیخ فتح دین صاحب سوداگر	۵۳۱	منشی قادر بخش عبد اللہ صاحب	عام	۵۳۱
۵۳۲	چرم امرتسر	۵۳۲	محلہ چودھری زمانہ	عام	۵۳۲
۵۳۳	مولوی حافظ فضل اکرم صاحب	۵۳۳	سید قمر الدین صاحب تاجر چڑہ	عام	۵۳۳
۵۳۴	وکیل بسوی ضلع بدایون	۵۳۴	مقاد گنج ضلع ہزاری باغ۔	عام	۵۳۴
۵۳۵	سید فرزند علی شاہ صاحب ڈیر	۵۳۵	مولوی قمر الدین حسین خان ضا	عام	۵۳۵
۵۳۶	گورنمنٹ پریس شملہ۔	۵۳۶	ٹرینسلیٹر ہائی کورٹ کلکتہ۔	عام	۵۳۶
ق		۵۳۷	خواجہ قمر الدین دشمل الدین صاحب	عام	۵۳۷
		۵۳۸	سوداگران امرتسر۔	عام	۵۳۸
ک		۵۳۹	حاجی کلب حسین صاحب رئیس	عام	۵۳۹
		۵۴۰	بریلی۔	عام	۵۴۰
۵۴۱	سورجگر دھریاست بیکانیر۔	۵۴۱	اکرم علی صاحب سوداگر موضع	عام	۵۴۱
۵۴۲	مولوی حافظ قدرت اللہ صاحب	۵۴۲	کہرمانوان مدنپور گیا۔	عام	۵۴۲
۵۴۳	رئیس امر دہہ۔	۵۴۳	کریم بخش صاحب سوداگر موضع	عام	۵۴۳
۵۴۴	حافظ قطب الدین صاحب لک	۵۴۴			
۵۴۵	مطبع نامی لکھنؤ۔	۵۴۵			
۵۴۶	قاسم اللہ صاحب نیا اسٹریٹ کلکتہ۔	۵۴۶			

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۵۴۵	جگر ناتھ پور ضلع سنگھ بھوم	عام	۵۵۴	حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار	عام
۵۴۶	ماسٹر کرامت علی صاحب ساکن	عام	۵۵۵	گوریہ -	عام
۵۴۷	دھرم تلالین کوٹوٹوہ کلکتہ	عام	۵۵۶	مولوی مدین اللہ صاحب کلکتہ	عام
۵۴۸	مولوی کبیر الدین احمد صاحب	عام	۵۵۷	بازار کلکتہ	عام
۵۴۹	ساکن کلکتہ -	عام	۵۵۸	منشی محمد معشوق علی صاحب	عام
۵۵۰	مولوی کفایت حسین صاحب	عام	۵۵۹	رئیس قنوج	عام
۵۵۱	ساکن موضع باغ جان ضلع بھاگلپور	عام	۵۶۰	منشی شیخ محمد عالم صاحب وکیل	عام
۵۵۲	شیخ گوہر علی صاحب عرف	عام	۵۶۱	قنوج -	عام
۵۵۳	شیخ منشی صاحب ساکن بھاگلپور	عام	۵۶۲	منشی محمد مصطفیٰ خان صاحب	عام
۵۵۴	ڈاکٹر کفایت اللہ صاحب قلعہ	عام	۵۶۳	رئیس قنوج -	عام
۵۵۵	پھلوڑ ضلع لودھیانہ	عام	۵۶۴	مولوی محمد عمر صاحب وکیل و	عام
۵۵۶	کرنیل راج عطاء اللہ خان صاحب	عام	۵۶۵	مینونیل کشن بنارس	عام
۵۵۷	سید لطافت حسین صاحب ساکن	عام	۵۶۶	شیخ محمد عمر صاحب رٹنیل	عام
۵۵۸	کیمیدان باغ لین کلکتہ	عام	۵۶۷	کشن بنارس -	عام
۵۵۹	منشی لطافت حسین صاحب	عام	۵۶۸	منشی محمد اسحاق صاحب قانگو	عام
۵۶۰	تاتا پور بھاگل پور	عام	۵۶۹	تحصیل گنگا پور ضلع بنارس	عام
۵۶۱	مولوی لطافت حسین صاحب	عام	۵۷۰	حاجی مبارک شاہ خاں صاحب	عام
۵۶۲	رپن اسٹریٹ کلکتہ -	عام	۵۷۱	مدرس چندوسی -	عام
۵۶۳		عام	۵۷۲	محمد سمیع صاحب یونیٹ سرور	عام
۵۶۴		عام	۵۷۳	انیوشن آف انڈیا شملہ -	عام

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۵۶۴	مولوی محبوب علی خان صاحب	عام	۵۶۴	منشی منیر الدین صاحب کولوٹولہ	عام
۵۶۵	رئیس آؤلہ	عام	۵۶۵	حافظ محمد صدیق صاحب کلکتہ	عام
۵۶۶	حکیم مظہر علی صاحب رئیس	عام	۵۶۶	محمد شیت اللہ صاحب اکسٹرا	عام
۵۶۷	منشی محی الدین صاحب تاجر	عام	۵۶۷	اسٹنٹ مکشنر سیالگرام	عام
۵۶۸	کتب لشکر بنگلور	عام	۵۶۸	شاہ محمد سعید صاحب سب جہاں	عام
۵۶۹	سید محمد حسین صاحب رئیس	عام	۵۶۹	ورئیس مونگیر	عام
۵۷۰	بہر وچ	عام	۵۷۰	آغا محمد نعم صاحب ساکن	عام
۵۷۱	سید مصطفیٰ حسین صاحب رئیس	عام	۵۷۱	پچھوا بازار کلکتہ	عام
۵۷۲	بہر وچ	عام	۵۷۲	ملا محمد صاحب ساکن پچھوا بازار	عام
۵۷۳	منشی محمد حسین خان صاحب	عام	۵۷۳	اسٹریٹ کلکتہ	عام
۵۷۴	تھیسلا ریسرڈر شہر ریاست کانپور	عام	۵۷۴	مولانا بخش صاحب ساکن	عام
۵۷۵	محمد رضا خان صاحب سوداگر	عام	۵۷۵	کولوٹولہ کلکتہ	عام
۵۷۶	پارچہ چندوسی	عام	۵۷۶	مراد علی صاحب کتب فروش	عام
۵۷۷	مدی حسن صاحب رئیس	عام	۵۷۷	چیت پور روڈ کلکتہ	عام
۵۷۸	نندیا نوان ضلع مونگیر	عام	۵۷۸	محمد عارف خان صاحب ساکن	عام
۵۷۹	بابو مقبول الرحمن خان صاحب	عام	۵۷۹	ہاری باڑی لین کلکتہ	عام
۵۸۰	اکھرک ریلوے بریلی	عام	۵۸۰	محمد حسین صاحب ساکن پچھوا	عام
۵۸۱	سید مراد بخش صاحب رئیس	عام	۵۸۱	بازار کلکتہ	عام
۵۸۲	کٹنی کولہ	عام	۵۸۲	مولوی محمد حسن صاحب ساکن	عام

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
	کوشی ضلع گیا۔	عام	۵۹۵	شیخ ملک صاحب ساکن	عام
۵۸۵	شیخ محمد طاہر صاحب تاجر پارچہ	عام	۵۹۶	پنچھوا بازار کلکتہ	عام
	چمپا نگہ کھاگل پور۔	عام	۵۹۷	محمد حسین جعفری صاحب ساکن	عام
۵۸۶	خواجہ محمد اسحاق صاحب تاجر	عام	۵۹۸	کینگ اسٹریٹ کلکتہ	عام
	چرسہ نشی صدر الدین لین کلکتہ	عام	۵۹۹	محمد علی حسن علی صاحب	عام
۵۸۷	محمد شفیع صاحب رئیس حاجی پور	عام	۶۰۰	ساکن امرتلا لین کلکتہ	عام
	ضلع مظفر پور۔	عام	۶۰۱	محمد ہاشم صاحب ساکن پنچھوا بازار	عام
۵۸۸	محمد سراج صاحب ساکن مالک	عام	۶۰۲	اسٹریٹ کلکتہ۔	عام
	اسٹریٹ کلکتہ۔	عام	۶۰۳	محمد موسیٰ صاحب ساکن ہرین	عام
۵۸۹	محب الرحمن صاحب ساکن	عام	۶۰۴	روڈ کلکتہ۔	عام
	مقتانہ جو راسا کھو کلکتہ	عام	۶۰۵	محمد اسماعیل صاحب ساکن ہرین	عام
۵۹۰	محمد عالم خان صاحب پٹاری	عام	۶۰۶	روڈ کلکتہ۔	عام
	مقیم ہو بازار کلکتہ	عام	۶۰۷	محبوب علی صاحب ساکن فیملین	عام
۵۹۱	محمد یوسف خان صاحب ساکن	عام	۶۰۸	کلکتہ۔	عام
	کولہ ٹولہ کلکتہ۔	عام	۶۰۹	مولوی ممتاز احمد صاحب ساکن	عام
۵۹۲	ڈاکٹر سید مقصد حسین صاحب	عام	۶۱۰	چوک جدید بنارس۔	عام
	ہرین روڈ کلکتہ	عام	۶۱۱	منشی منظور اللہ صاحب کوٹھی	عام
۵۹۳	محمد صدیقی عبدالستار صاحب	عام	۶۱۲	مولوی شرف الدین صاحب	عام
	ساکن امرتلا اسٹریٹ کلکتہ۔	عام	۶۱۳	محلہ چوہٹہ بنکے پور	عام
۵۹۴	محمد ملک صاحب بونہ امرتسر	عام	۶۱۴	شاہ محمد مودود صاحب مظفر پور	عام



تعداد	نام نامی	تعداد	نام نامی
۶۰۵	مولوی سید محمود احمد صاحب سیدار	۶۱۵	سید مهدی حسن صاحب گولا گھا
۶۰۶	مستر محمود الحق صاحب بیرٹریٹ	۶۱۶	منشی محبوب علی صاحب بڑ پور
۶۰۷	دلی فرسٹ لین کلکتہ	۶۱۷	بھاگل پور
۶۰۸	منشی محمد اسماعیل صاحب ساکن	۶۱۸	بابو میران بخش صاحب آفس
۶۰۹	کوٹوالہ اسٹریٹ کلکتہ	۶۱۹	اگیزا منتر آف کونٹس بنگال کماٹہ
۶۱۰	محمد تقی خان صاحب ناصری گنج	۶۲۰	حاجی محمد امین صاحب وحاجی
۶۱۱	دانا پور	۶۲۱	عبد اللطیف صاحب کینگ
۶۱۲	نواب سید مصطفیٰ علی خان صاحب	۶۲۲	اسٹریٹ کلکتہ
۶۱۳	جونسٹ سب جبرٹار پٹنہ سٹی	۶۲۳	منشی محمد علی خان صاحب رئیس
۶۱۴	بابو محمد حسین صاحب محافظ دفتر	۶۲۴	محلہ گندورہ چمپانگر بھاگل پور
۶۱۵	گورنمنٹ پریس آف انڈیا شملہ	۶۲۵	مولوی محبوب قیام الدین صاحب
۶۱۶	بابو محمد حسین صاحب ملازم دفتر	۶۲۶	پیش امام ایٹا گڑھ ضلع کلکتہ
۶۱۷	گورنمنٹ پریس آف انڈیا شملہ	۶۲۷	ابو الفضل محمد یعقوب صاحب
۶۱۸	بابو محمد ممتاز احمد خان صاحب	۶۲۸	کلکتہ بازار کلکتہ
۶۱۹	موضع بگری برانوان ضلع گیا	۶۲۹	ایم محمد عثمان صاحب چونا کلی کلکتہ
۶۲۰	محمد حسین خدا بخش جفت فروش	۶۳۰	مولوی محمد معین صاحب سرئی تھ
۶۲۱	مجھو بازار کلکتہ	۶۳۱	بابولین چنیا پارہ کلکتہ
۶۲۲	محمد بخش و کریم بخش صاحب داگر	۶۳۲	مولوی محمد یوسف صاحب سری
۶۲۳	چرم راج بکان پوسٹ آفس شملہ	۶۳۳	ناتھ بابولین چنیا پارہ کلکتہ

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۶۲۵	مولوی محمد سلیمان صاحب سری	عام	۶۳۵	مولوی حاجی محمد صاحب ساکن	عام
۶۲۶	محمد شفیع صاحب سرمہ فروش	عام	۶۳۶	محمد ذکر یا صاحب یس ڈیا نوان	عام
۶۲۷	سندر یا پی کلکتہ	عام	۶۳۷	ضلع پٹنہ	عام
۶۲۸	محمد کبریا صاحب تاجر چرس	عام	۶۳۸	قاضی محب الحسن صاحب ساکن	عام
۶۲۹	شیخ سموت حسین صاحب تاجر	عام	۶۳۹	لور سرکلر روڈ کلکتہ	عام
۶۳۰	چرشہ مسامع مونگیر	عام	۶۴۰	مولوی محمد عرفان صاحب ام	عام
۶۳۱	محمد جعفر صاحب موضع سمر ڈاکا	عام	۶۴۱	اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ درہ	عام
۶۳۲	ناٹھ نگر ضلع بھاگل پور	عام	۶۴۲	بورڈنگ کلکتہ	عام
۶۳۳	شیخ محمد الیاس صاحب نمیندر	عام	۶۴۳	مولوی محمد علی صاحب ٹرانسلیٹر	عام
۶۳۴	محلہ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ	عام	۶۴۴	ہانی کورٹ کلکتہ	عام
۶۳۵	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب	عام	۶۴۵	مولوی مسیح الزمان خان صاحب	عام
۶۳۶	رئیس اسلام پور	عام	۶۴۶	ساکن بی اللہ لین نال تلہ کلکتہ	عام
۶۳۷	مولو محمد خلیل صاحب ساکن	عام	۶۴۷	حاجی محمد حسین صاحب ساکن	عام
۶۳۸	دھرم تلالین کولوٹولہ کلکتہ	عام	۶۴۸	بڑا کر بردوان	عام
۶۳۹	مولوی محمد موسیٰ صاحب ساکن	عام	۶۴۹	حافظ سید محب الحق صاحب یس	عام
۶۴۰	محلہ رقبہ مکان باغ پٹنہ	عام	۶۵۰	بانکے پور	عام
۶۴۱	مولوی محمد حسین صاحب ساکن	عام	۶۵۱	ملک محمد صدیق صاحب ساکن	عام
۶۴۲	دانا پور پٹنہ	عام	۶۵۲	موضع پوارہ ضلع مونگیر	عام
			۶۵۳	منشی موخط بابا بقیم تارا چند	عام

نمبر شمار	نام نامی	حجت تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حجت تعداد
	اسٹریٹ کلکتہ	عام	۶۵۴	حاجی منور خان صاحب رئیس قائم گنج	عام
۶۴۵	حافظ محمد اسماعیل صاحب سوداگر	عام	۶۵۵	حاجی محمد رفیع خان صاحب میر	عام
	دہلوی سیم کوٹو لہ کلکتہ	عام		قنوج -	عام
۶۴۶	مولوی محمد یوسف صاحب مقیم	عام	۶۵۶	شیخ محمد یوسف صاحب رئیس	عام
	ٹھٹھنی روڈ کلکتہ -	عام		قنوج -	عام
۶۴۷	سید محمد شاہ صاحب سوداگر	عام	۶۵۷	منشی محمد عمر صاحب ترجمان	عام
	شال تارا چند دت لین کلکتہ	عام		کونسلات دولت انگلیز یہ جڑہ	عام
۶۴۸	محنت شاہ صاحب سوداگر	عام	۶۵۸	مولوی محمد صدیق صاحب ہی	عام
	تارا چند دت لین کلکتہ -	عام		تاجر مکہ معظمہ	عام
۶۴۹	منشی محمد اسماعیل خان صاحب ٹیٹی	عام	۶۵۹	ممتاز علی صاحب محسن عرف	عام
	انسپکٹر قلعہ پھلور ضلع لدھیانہ	عام		نواب بہادر مطوف مکہ معظمہ	عام
۶۵۰	مقبول الزمان صاحب وکیل	عام	۶۶۰	فلک میران بخش صاحب رئیس	عام
	درجہ اول لشکر گوالیار	عام		امر تشر -	عام
۶۵۱	مسٹر محمد علی صاحب سر شہ دار	عام	۶۶۱	شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر	عام
	در بار گوالیار	عام		چروم امر تشر -	عام
۶۵۲	مبارک زمان خان صاحب	عام	۶۶۲	محمد یار خان صاحب	عام
	رئیس قائم گنج	عام	۶۶۳	مولوی محمد ابراہیم صاحب شرف	عام
۶۵۳	مولوی محمد زمان خان صاحب	عام		صدر شہر جالندھر -	عام
	ناظم سابق حیدر آباد دکن و	عام	۶۶۴	سید محمد حسین صاحب رئیس مسنہ	عام
	رئیس قائم گنج -	عام		ضلع پٹنہ	عام

نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصہ تعداد
۶۶۵	مولوی محمد امیر صاحب مترجم	عام	۶۷۶	ناہق علوم الکام	عام
	ہائیکورٹ کلکتہ۔	عام	۶۷۷	منشی محمد نعیم اللہ خان صاحب	عام
۶۶۶	محمد یعقوب صاحب ساکن	عام	۶۷۸	سیبیری ڈاکٹر رسالہ بریلی	عام
	جیت پور روڈ کلکتہ	عام	۶۷۹	نظیر الدین صاحب محلہ ناتھنگر	عام
۶۶۷	شیخ محمد باقر صاحب ساکن	عام		بھاگلپور	عام
	رادہ بازار کلکتہ	عام	۶۸۰	نیاز احمد صاحب مچھوا بازار	عام
۶۶۸	سید محمد یعقوب صاحب انسپکٹر	عام		کلکتہ	عام
	پولس	عام	۶۸۱	نعمت اللہ صاحب ساکن مینٹ	عام
۶۶۹	مختار حسین صاحب خلف منشی	عام		کھریانوان ضلع گیا۔	عام
	امداد حسین مراد آبادی	عام	۶۸۲	نجم الدین احمد صاحب ساکن	عام
۶۷۰	سید محمد عمر صاحب جنرل	عام		مچھوا بازار کلکتہ	عام
۶۷۱	محمد رمضان صاحب کمپازٹر	عام	۶۸۳	حافظ نور نبی صاحب ساکن	عام
	گورنمنٹ پریس شملہ	عام		پیلخانہ ہوٹل۔	عام
۶۷۲	بابو محمد حسن صاحب کلرک شملہ	عام	۶۸۴	نثار احمد صاحب رئیس درہم	عام
۶۷۳	حافظ محی الدین صاحب مدرس	عام		خرود دہلی۔	عام
	فارسی	عام	۶۸۵	محمد نصیر الحق صاحب مدرس	عام
۶۷۴	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر	عام		مدرسہ عالیہ کلکتہ۔	عام
	گورنمنٹ پریس شملہ۔	عام	۶۸۶	نبی بخش صاحب عبوا بازار	عام
	ن			اسٹریٹ کلکتہ	عام
۶۷۵	حافظ مولوی نظیر حسین صاحب	عام		نیاز احمد صاحب دہلوی ہاؤس گنج	عام

نمبر شمار	نام نامی	حصه تعداد	نمبر شمار	نام نامی	حصه تعداد
۶۸۷	بابونخوش صاحب نقشه نویسی	عام	۶۹۷	نام معلوم الاسم کلمه غظمه	عام
۶۸۸	بینک فترگورنت آف اندیشله	عام	۶۹۸	"	عام
۶۸۹	حاجی ناصر علی صاحب سوداگر	عام	۶۹۹	بابونظام الدین صاحب پشت	عام
۶۹۰	چرسه بهار ضلع پٹنه	عام	۷۰۰	سکرٹری انجمن اسلامیہ امرتسر	عام
۶۹۱	شیخ نصیر الدین صاحب ساکن	عام	۷۰۱	شیخ نورا احمد صاحب سوداگر	عام
۶۹۲	بہرام پور ضلع مونگیر	عام	۷۰۲	امرتسر	عام
۶۹۳	نظام الدین صاحب رفوگر کٹرہ	عام	۷۰۳	سیان نظام الدین صاحب کھیکہ دار	عام
۶۹۴	دولو کوچہ کشمیر بان امرتسر	عام	۷۰۴	امرتسر	عام
۶۹۵	مولوی نظیر حسن صاحب ساکن	عام	۷۰۵	منشی نظیر احمد صاحب کلرک	عام
۶۹۶	پٹیر لین کلکتہ	عام	۷۰۶	اوت دی کورٹ شہر جالندھر	عام
۶۹۷	مولوی نور العالم صاحب طالب العلم	عام	۷۰۷	منشی نظیر حسن صاحب ساکن	عام
۶۹۸	مدرسہ عالیہ کلکتہ	عام	۷۰۸	دہرم تملالین کلکتہ	عام
۶۹۹	نور محمد اسماعیل صاحب ساکن	عام	۷۰۹	ڈاکٹر نظام الدین صاحب	عام
۷۰۰	نیا بازار کلکتہ	عام	۷۱۰	بابونور الدین صاحب	عام
۷۰۱	مولوی نوار خد صاحب منیجر	عام	۷۱۱	و	
۷۰۲	انجمن افادۃ الاسلام منگلوت	عام	۷۱۲	مولوی حکیم واجد علی خا نصاحب	عام
۷۰۳	منشی نثار احمد صاحب سیم	عام	۷۱۳	رئیس آنولہ خلع بانس بریلی	عام
۷۰۴	کولوٹولہ کلکتہ	عام	۷۱۴	منشی واجد بخش صاحب نیکیٹر	عام
۷۰۵	نادر میر خا نصاحب رسالدار	عام	۷۱۵	اوزیر الدین بی بادشاہ میان	عام
۷۰۶	پنشنر رئیس قائم گنج	عام	۷۱۶	صاحب کمپنی کلکتہ	عام

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نمبر شمار
۷۰۷	شیخ واجد بخش صاحب ساکن	۷۰۷	چیت پور روڈ گلکتہ	۷۰۷	۷۰۷
۷۰۸	مٹیا برج پوسٹ گارڈن چوبیس	۷۰۸	مولوی ہبۃ اللہ صاحب ساکن	۷۰۸	۷۰۸
۷۰۹	پرگنہ -	۷۰۹	کولو ٹولہ گلکتہ	۷۰۹	۷۰۹
۷۱۰	ولایت حسین صاحب سوداگر	۷۱۰	مولوی ہدایت حسین صاحب	۷۱۰	۷۱۰
۷۱۱	کولو ٹولہ گلکتہ -	۷۱۱	طالب علم مدرسہ عالیہ گلکتہ -	۷۱۱	۷۱۱
۷۱۲	مولوی وراثت حسین صاحب	۷۱۲	مولوی حکیم ہدایت اللہ صاحب	۷۱۲	۷۱۲
۷۱۳	بی لے مکان مولوی جمیل اختر	۷۱۳	ساکن جھمبھر رتھک	۷۱۳	۷۱۳
۷۱۴	وکیل مظفر پور کلیانی -	۷۱۴	سی	۷۱۴	۷۱۴
۷۱۵	حافظ ولی محمد صاحب محلہ	۷۱۵	منشی شیخ محمد یعقوب علی صاحب	۷۱۵	۷۱۵
۷۱۶	خلاصی ٹولہ کبیر -	۷۱۶	رئیس قنوج	۷۱۶	۷۱۶
۷۱۷	مولوی واعظ الدین حسین خان	۷۱۷	منشی یعقوب عبدالغنی صاحب	۷۱۷	۷۱۷
۷۱۸	صاحب منیر ضلع پٹنہ	۷۱۸	مرچنٹ اسٹریٹ رنگون	۷۱۸	۷۱۸
۷۱۹	منشی واحد علی خان صاحب موضع	۷۱۹	یار محمد خان صاحب ہرن باڑی گلکتہ	۷۱۹	۷۱۹
۷۲۰	شمس الدین پور ضلع بھاگل پور	۷۲۰	یعقوب حاجی عبدالستار صاحب	۷۲۰	۷۲۰
۷۲۱	حافظ واحد علی صاحب عطر فروش	۷۲۱	سوداگر کنیک اسٹریٹ گلکتہ	۷۲۱	۷۲۱
۷۲۲	علی پور مومن پورہ گلکتہ -	۷۲۲	یوسف احمد ملا صاحب کنگ	۷۲۲	۷۲۲
۷۲۳	منشی وحید الدین صاحب شہر امی	۷۲۳	مولوی سید یونس علی صاحب محرم	۷۲۳	۷۲۳
۷۲۴	ستری وزیر خان صاحب -	۷۲۴	ہدایون -	۷۲۴	۷۲۴
۷۲۵	۵	۷۲۵	منشی شیخ محمد یوسف علی صاحب	۷۲۵	۷۲۵
۷۲۶	ہاشم عارف بہام صاحب	۷۲۶	رئیس قنوج	۷۲۶	۷۲۶

# فہرست چندہ دہندگان دارالعلوم انزیم محرم ۱۳۱۹ھ

نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد چندہ
۱	مسٹر غلام حسین عارف صاحب	۱۰	۱۰	معرفت مولوی غلام محمد صاحب	۱۳
	رئیس کلکتہ	۱۱	۱۱	دارالافتوح جلسہ کلکتہ	۱۳
۲	مولوی سید شرف الدین صاحب	۱۲	۱۲	قاضی محمد سعید صاحب ہرن	۱۳
	بیرسٹریٹ لا بانگی پور	۱۳	۱۳	باری لین کلکتہ	۱۳
۳	مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب	۱۴	۱۴	مولوی عبدالباری صاحب	۱۳
	رئیس پٹنہ	۱۵	۱۵	سوداگر غظیم آبادی	۱۳
۴	مولوی سید محمد عبدالغنی صاحب	۱۶	۱۶	مولوی شمس الہدی صاحب	۱۳
	بہاری متوسل حیدر آباد دکن	۱۷	۱۷	ایم اے وکیل ہائیکورٹ کلکتہ	۱۳
۵	مولوی سید علی امام صاحب	۱۸	۱۸	عبدالرزاق عرف پیار صاحب	۱۳
	بیرسٹریٹ لا بانگی پور	۱۹	۱۹	تاج محمد چوسہ ہرن باری لین	۱۳
۶	حاجی عبدالرزاق صاحب	۲۰	۲۰	کلکتہ	۱۳
	سوداگر کلکتہ	۲۱	۲۱	نواب عبدالشکور خاں صاحب	۱۳
۷	چندہ وعظ مسجد بوقت شب	۲۲	۲۲	رئیس بھیکن پور علیگڑھ	۱۳
	معرفت مولوی سید عبدالحی	۲۳	۲۳	چند روز عید الضحی	۱۳
	صاحب	۲۴	۲۴	مولوی خلیل احمد صاحب ایم اے	۱۳
۸	چندہ متفرقات جلسہ کلکتہ	۲۵	۲۵	ڈپٹی عبدالرحیم صاحب	۱۳
	یوم چارم	۲۶	۲۶	رئیس انڈر کوٹ میرٹھ	۱۳
۹	چندہ متفرق ادب بازار شملہ	۲۷	۲۷	الہ بخش و حبیب بخش صاحبان	۱۳

نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد چنڈہ	نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد چنڈہ
	کولو ٹولہ کلکتہ دوکان نمبر ۱	۵۵	۳۰	نواب مرزا علی خاں صاحب	۵۵
۲۰	حاجی دہوسن خاں صاحب	۵۵		رئیس بھیکن پور علی گڑھ	۵۵
	دانا پوری	۵۵	۳۱	شیخ محسن علی صاحب رئیس	۵۵
۲۱	فضل امام خان صاحب رئیس	۵۵		جگور	۵۵
	قائم گنج -	۵۵	۳۲	مولوی حکیم خلیل الرحمن صاحب	۵۵
۲۲	عبد المجید صاحب رئیس	۵۵		سہارن پوری	۵۵
	محمد زئی شاہجہان پور	۵۵	۳۳	مولوی عبد القادر صاحب	۵۵
۲۳	داروغہ عبد الرحمن صاحب	۵۵		رئیس دریا باد -	۵۵
۲۴	شیخ محمد سلطان صاحب	۵۵	۳۴	حافظ عبد الغفور صاحب غفرلہ	۵۵
	رئیس مبئی	۵۵		کلکتہ	۵۵
۲۵	منشی مظفر علی صاحب و	۵۵	۳۵	منشی مسعود حسن خاں صاحب	۵۵
	سرفراز علی صاحبان رئیس	۵۵		سپرینڈنٹ بند و بسٹ لیسٹ	۵۵
	فیض آباد -	۵۵	۳۶	جمال جی بہائی صاحب تاجر	۵۵
۲۶	نامعلوم الاسم	۵۵		کلکتہ	۵۵
۲۷	مولوی ابراہیم صاحب	۵۵	۳۷	مولوی مفتی عبد اللہ صاحب	۵۵
	کولو ٹولہ کلکتہ -	۵۵		ٹوئنگی پروفیسر اور ٹیل کالج	۵۵
۲۸	مولوی محمد امیر صاحب نمبر ۱۰	۵۵		لاہور	۵۵
	رہن اسٹریٹ کلکتہ -	۵۵	۳۸	میان روشن ملازم نواب میر حسن خان	۵۵
۲۹	شیخ رحیم اللہ صاحب کولو ٹولہ	۵۵		صاحب سی - آئی - اے	۵۵
	کلکتہ -	۵۵	۳۹	حافظ عبد الغفور صاحب	۵۵



نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد
	سبزی منڈی علیگڑھ	۵	۵۲	چندہ جامع مسجد مراد آباد مفت	
۲۰	مولوی محمد طیب صاحب فخار	۵		مولوی نظیر حسن صاحب مراد آباد	
۲۱	مولوی سید محمد طاہر صاحب			باوقات مختلفہ۔	۱۱
	وکیل	۵	۵۳	نادر میر خان صاحب رسالدار	
۲۲	مولوی مستح محمد صاحب بخپور	۵		پنشنر قائم گنج	۱۲
۲۳	مولوی یعقوب الدین صاحب		۵۴	برہما پوری سب ادیسر	۱۳
	انسپکٹر پولس کلکتہ	۵	۵۵	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۵
۲۴	شیخ عبدالرحمن امیر علی		۵۶	حافظ عبداللہ صاحب تاجر	
	صاحبان	۵		کلکتہ۔	۱۷
۲۵	حاجی ثناء الدین صاحب		۵۷	محمد رضا خان صاحب بناری	۱۷
	رنگریز کا خانہ عارف صاحب	۵	۵۸	واجد علی خان صاحب شملہ	
۲۶	رحمت علی وعید و صاحبان			پور بھاگلپور	۱۷
	سوداگران جلیپور	۵	۵۹	متفرق از میلاد شملہ	۱۷
۲۷	شاد محمد سعید صاحب میس		۶۰	رحمت علی خان صاحب غازی پور	
	سب رجسٹر اٹھارگ پور۔	۵		ناظر عدالت حقیفہ کلکتہ	۱۷
۲۸	مولوی عباد اللہ صاحب	۵	۶۱	منشی محمد طاہر صاحب بھاگلپور	۱۷
۲۹	منشی محی الدین صاحب شملہ	۱۷	۶۲	دوست محمد خان صاحب	۱۷
۵۰	حاجی سانی داد خان صاحب		۶۳	حافظ عبداللہ صاحب تاجر	
	رسالدار پنشنر قائم گنج	۱۷		قفل برنجی علیگڑھ	۱۷
۵۱	قیمت چرم مستربانی	۱۷	۶۴	واغظ الدین صاحب کننیر	۱۷

نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد
۶۵	عبدالستار صاحب مختار	۷۶	۷۶	مولوی عبدالقادر صاحب	۷۶
۷۶	ساکن چوارہ ضلع مونگیر	۷۷	۷۷	رئیس فیض آباد	۷۷
۷۷	برزایوسف علی صاحب	۷۸	۷۸	بابو عبدالغنی صاحب ب	۷۸
۷۸	رجبشار	۷۹	۷۹	اور سیر	۷۹
۷۹	منشی سلیم اللہ صاحب ساکن	۸۰	۸۰	میر محمد اکبر علی صاحب	۸۰
۸۰	عالم گنج	۸۱	۸۱	مولوی منعم الدین صاحب	۸۱
۸۱	مولوی منیر الدین صاحب	۸۲	۸۲	چندہ و غلط حضرت پور	۸۲
۸۲	بہار ضلع ٹپہ	۸۳	۸۳	منشی عبدالکریم صاحب دگر	۸۳
۸۳	محمد سعید صاحب ساکن	۸۴	۸۴	حافظ پیارے شاہ صاحب	۸۴
۸۴	مرصع جابے	۸۵	۸۵	مبین صاحب محمد داؤد سورتی	۸۵
۸۵	فطرت حسین صاحب مرشد آباد	۸۶	۸۶	مبارک زمان خاں صاحب	۸۶
۸۶	محمد زکی صاحب	۸۷	۸۷	ساکن قائم گنج	۸۷
۸۷	حکیم ڈاکٹر نصیر الدین صاحب	۸۸	۸۸	داجہ علی صاحب ساکن ضلع	۸۸
۸۸	لکھنوی	۸۹	۸۹	اناؤ۔	۸۹
۸۹	شیخ امانت اللہ صاحب	۹۰	۹۰	مولوی غلام محمد صاحب س	۹۰
۹۰	کوٹوالہ کلکتہ	۹۱	۹۱	ظہور حسن صاحب بہاری	۹۱
۹۱	مولوی محمد عرفان صاحب	۹۲	۹۲	مولوی محمد زمان خاں صاحب	۹۲
۹۲	ایم۔ اے ماسٹر	۹۳	۹۳	رئیس قائم گنج	۹۳
۹۳	مولوی مدین اللہ خاں صاحب	۹۴	۹۴	حاجی منور خان صاحب سیر	۹۴
۹۴	کلکتہ	۹۵	۹۵	قائم گنج	۹۵

نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد
۹۰	خان خانصاحب رئیس قائم گنج	۱۰۵	عام	منشی رحمن حسن صاحب مختار گنگا	عام
۹۱	مستری وزیر خانصاحب	۱۰۶	عام	مولوی محمد مہر صاحب	عام
۹۲	منشی رحمۃ اللہ صاحب ٹھیکہ دار	۱۰۷	عام	عبد الحمید صاحب موضع نیانگر	عام
۹۳	چودہری سردار خان صاحب	۱۰۸	عام	حسن بیان خلیف مولوی شاہ	عام
	سار جنٹ	۱۰۹	عام	محمد سلیمان صاحب پہلو اردو	عام
۹۴	سراج الدین صاحب	۱۱۰	عام	بابو سعید الدین صاحب شملہ	عام
۹۵	ازپیر زنی ساکنہ رسی بریلی	۱۱۱	عام	قادر بخش صاحب غازی پوری	عام
۹۶	شیخ تاج الدین صاحب حنٹ	۱۱۲	عام	بابو فتح الدین صاحب شملہ	عام
	نمبردار کریانال	۱۱۳	عام	منشی عزیز احمد صاحب اکن	عام
۹۷	حکیم فضل حق صاحب رہ پور	۱۱۴	عام	چوارہ صلح مونگیر	عام
۹۸	حاجی فضل الرحمن صاحب	۱۱۵	عام	سید عبدالقدوس صاحب غنڈا	عام
	سہارن پوری	۱۱۶	عام	منشی محمد مہر اللہ صاحب واعظ	عام
۹۹	عبد الغفور صاحب منصرم	۱۱۷	عام	منشی خدا بخش صاحب کلکتہ	عام
	محمد آباد ضلع غازی پور	۱۱۸	عام	محمود حسن صاحب کولہ کلکتہ	عام
۱۰۰	منشی محمد حسین صاحب فیض آباد	۱۱۹	عام	مولوی الہی بخش صاحب	عام
۱۰۱	منشی محمد اسماعیل صاحب	۱۲۰	عام	حاجی شمس الدین صاحب	عام
۱۰۲	بابو نور الدین صاحب شملہ	۱۲۱	عام	سلطان محمود صاحب	عام
۱۰۳	حافظ عبداللہ صاحب اکن	۱۲۲	عام	مہر بخش صاحب	عام
	کانپور			شمس الدین صاحب	عام
۱۰۴	عبدالاکرم صاحب			محمد رفیق صاحب الہ آبادی	عام

نمبر شمار	اسمائی گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمائی گرامی	تعداد
۱۲۳	سید محی الدین صاحب	عام	۱۳۸	محمد اشرف خان صاحب	عام
۱۲۴	عبدالغزیز صاحب	عام	۱۳۹	زردار خالصا صاحب زمیندار	عام
۱۲۵	مولوی ابو الحسن صاحب	عام	۱۴۰	محمد سمیع بیگ صاحب	عام
۱۲۶	میران بخش صاحب	عام	۱۴۱	احمد شیر خالصا صاحب	عام
۱۲۷	منشی رحیم بخش صاحب	عام	۱۴۲	الیکٹرز	عام
۱۲۸	سید بشیر الدین صاحب	عام	۱۴۳	نامعلوم الاحم معرفت مولوی	عام
۱۲۹	سید علی صاحب	عام	۱۴۴	خلیل احمد صاحب	عام
۱۳۰	محمد نظام علی صاحب	عام	۱۴۵	از اسکول نملہ	عام
۱۳۱	محمد یسین صاحب	عام	۱۴۶	منشی واجد علی صاحب	عام
۱۳۲	منشی سید احمد صاحب طالب علم	عام	۱۴۷	فروخت قیمت کتب نملہ	عام
۱۳۳	انٹرنس کلاس	عام	۱۴۸	ملا محمد دین صاحب	عام
۱۳۴	منشی غوث محمد خالصا صاحب	عام	۱۴۹	معرفت بابو غلام محی الدین صاحب	عام
۱۳۵	وکیل قائم گنج	عام	۱۵۰	منشی امیر احمد صاحب کیاوٹیر	عام
۱۳۶	حبیب زمان خالصا صاحب	عام	۱۵۱	منشی واجد علی صاحب ٹنٹ	عام
۱۳۷	میر واجد حسین صاحب	عام	۱۵۲	سپر نڈنٹ کردہ	عام
۱۳۸	رحیم پور	عام	۱۵۳	منشی محمد عمر داز صاحب رہپور	عام
۱۳۹	قاضی یعقوب علی صاحب	عام	۱۵۴	آلی بخش صاحب فیض آبادی	عام
۱۴۰	امین	عام	۱۵۵	سید علی صاحب	عام
۱۴۱	نواب محب شیر خالصا صاحب	عام	۱۵۶	منشی محمد حسین صاحب	عام
۱۴۲	امین	عام	۱۵۷	منشی سید حسن صاحب	عام

نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد
۱۵۵	عزیز الدین صاحب	عدم	۱۶۲	منشی عبدالرؤف صاحب	عدم
۱۵۶	فضل الرحمن صاحب	عدم	۱۶۳	سب النیکٹر	عدم
۱۵۷	پیر محمد صاحب ہزاری باغ	عدم	۱۶۴	ابراہیم حسن خالص صاحب	عدم
۱۵۸	ابو صالح صاحب	عدم	۱۶۵	مولوی غلام منعم صاحب	عدم
۱۵۹	سید حامد حسین صاحب	عدم	۱۶۶	منشی مولا بخش صاحب	عدم
۱۶۰	فضل الرحمن صاحب	عدم	۱۶۷	پوسٹ ماسٹر	عدم
۱۶۱	محمد عزیز اللہ صاحب	عدم	۱۶۸	نیاز بہادر خان صاحب	عدم
۱۶۲	عبد المطلب صاحب	عدم	۱۶۹	منشی ابو الحسن صاحب جمعدار	عدم
۱۶۳	فضل دین صاحب	عدم	۱۷۰	سید لونگ شاہ صاحب	عدم
۱۶۴	حاجی محمد حسن صاحب	عدم	۱۷۱	عثمان خالص صاحب رامپور	عدم
۱۶۵	حسین غمخش صاحب	عدم	۱۷۲	منشی امیر محمد خان صاحب	عدم
۱۶۶	کریم بخش صاحب	عدم	۱۷۳	سید میر خان صاحب	عدم
۱۶۷	عبد السبحان صاحب	عدم	۱۷۴	علی بہادر خان صاحب	عدم
۱۶۸	منشی جمال الدین صاحب	عدم	۱۷۵	نیاز دار خان صاحب	عدم
۱۶۹	مسلمان باڑہ لین کلکتہ	عدم	۱۷۶	سلیم اللہ خان صاحب	عدم
۱۷۰	منشی سید علی حسن صاحب	عدم	۱۷۷	حاجی حسن خان صاحب	عدم
۱۷۱	فتحنا موئگیر	عدم	۱۷۸	حسور نگریز	عدم
۱۷۲	منشی محمد اسحاق صاحب	عدم	۱۷۹	آصف الدولہ خان صاحب	عدم
۱۷۳	فتحنا موئگیر	عدم	۱۸۰	اصغر علی خالص صاحب	عدم
۱۷۴	ہمشیر سانی داد خان صاحب	عدم	۱۸۱	نیاز جنگ خان صاحب	عدم

نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد
۱۹۰	کنها خان صاحب	عمر	۲۰۹	مولوی امام الدین صاحب	۱۲
۱۹۱	احمد امین خان صاحب	عمر	۲۱۰	بابو عبدالکریم صاحب شملوی	۱۲
۱۹۲	جاجی احمد خالصا صاحب جمعدار	عمر	۲۱۱	منشی قدرت اللہ صاحب	
۱۹۳	منشی خدا بخش صاحب امین	عمر		مراد آبادی	۶۸
۱۹۴	مولوی تیجے صاحب	عمر	۲۱۲	حکیم احمد سعید صاحب	
۱۹۵	معز الدین احمد صاحب	عمر		مراد آبادی	۸
۱۹۶	سید معصوم شاہ صاحب	عمر	۲۱۳	حافظ نور محمد صاحب مراد آبادی	۸
۱۹۷	ناظر غلام قادر خالصا صاحب	عمر	۲۱۴	منشی عبداللہ صاحب ستری	
۱۹۸	حسرت حسین خالصا صاحب	عمر		پٹھوا بازار کلکتہ	۸
۱۹۹	عثمان شاہ صاحب	عمر	۲۱۵	سراج الدین خلف شاہ	
۲۰۰	اللہ نور خان صاحب	عمر		نظام الدین صاحب جھجری	۸
۲۰۱	حاجی منصب داد خان صاحب	عمر	۲۱۶	مفیض الدین صاحب	۸
۲۰۲	سید منصور شاہ صاحب	عمر	۲۱۷	سخت علی صاحب	۸
۲۰۳	سید احسان علی صاحب		۲۱۸	عثمان احمد خان صاحب	۸
	داروغہ پولس	عمر	۲۱۹	ظفر الدین خان صاحب	۸
۲۰۴	میر ظلور احمد صاحب	عمر	۲۲۰	محمد اشرف خالصا صاحب	۸
۲۰۵	منشی محمد دوم احمد صاحب	عمر	۲۲۱	محمد شیر خان صاحب	۸
۲۰۶	منشی ابراہیم خان صاحب	عمر	۲۲۲	خان دولہ خان صاحب	۸
۲۰۷	محمد صدیق صاحب	عمر	۲۲۳	محمد شاہ خان صاحب	۸
۲۰۸	منشی محمد حفیظ صاحب	عمر	۲۲۴	حافظ نور محمد صاحب	۸

تعداد	اسامی گرامی	تعداد	تعداد	اسامی گرامی	تعداد
۲۲۵	بابو کریم بخش صاحب	۲۲۷	۲۲۷	عبد الصمد خان صاحب محرر	۲۲۷
۲۲۶	منشی محمد عظیم صاحب ریڈر	۲۲۸	۲۲۸	ڈاک خانہ	۲۲۸
۲۲۷	منشی نور محمد صاحب	۲۲۹	۲۲۹	میر الطاف حسین صاحب	۲۲۹
۲۲۸	منشی خضر محمد صاحب	۲۳۰	۲۳۰	منشی دین محمد صاحب	۲۳۰
۲۲۹	سید حاکم علی شاہ صاحب	۲۳۱	۲۳۱	منشی محمد اکبر صاحب	۲۳۱
۲۳۰	منشی عبد الغنی صاحب	۲۳۲	۲۳۲	سید محمد علی صاحب	۲۳۲
۲۳۱	سید فرزند علی صاحب	۲۳۳	۲۳۳	منشی یعقوب علی صاحب	۲۳۳
۲۳۲	منشی عبدالشکور صاحب	۲۳۴	۲۳۴	منشی وزیر خان صاحب	۲۳۴
۲۳۳	منشی ابراہیم خان صاحب	۲۳۵	۲۳۵	سید بھل حسین صاحب	۲۳۵
۲۳۴	منشی محمد عثمان صاحب	۲۳۶	۲۳۶	منشی پیر بخش صاحب	۲۳۶
۲۳۵	بخٹ خان صاحب راجٹ	۲۳۷	۲۳۷	منشی محمد ابراہیم صاحب	۲۳۷
۲۳۶	فیض رحمان خان صاحب	۲۳۸	۲۳۸	منشی عمر الدین صاحب	۲۳۸
۲۳۷	مولاداد خان صاحب	۲۳۹	۲۳۹	سراج الدین صاحب دوم	۲۳۹
۲۳۸	غفور الرحمن خان صاحب	۲۴۰	۲۴۰	منشی شیخ کلن صاحب	۲۴۰
۲۳۹	نیا ز الدین خان صاحب	۲۴۱	۲۴۱	منشی عبد الکریم صاحب	۲۴۱
۲۴۰	محمد زمان خان عرف نغون صاحب	۲۴۲	۲۴۲	منشی معراج الدین صاحب	۲۴۲
۲۴۱	ولایت حسین خان صاحب	۲۴۳	۲۴۳	میان عجمو صاحب	۲۴۳
۲۴۲	شمس الدین خان صاحب	۲۴۴	۲۴۴	سائن خدا بخش صاحب	۲۴۴
۲۴۳	بابو نور محمد صاحب	۲۴۵	۲۴۵	منشی اکبر علی صاحب	۲۴۵
		۲۴۶	۲۴۶	منشی حبیب اللہ صاحب	۲۴۶

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۲۶۳	سید لطف علی شاه صاحب	۲	۲۸۲	منشی عبدالکریم صاحب	۲
۲۶۴	بابو عابد شاه صاحب	۲	۲۸۳	منشی عبدالکریم صاحب دوم	۲
۲۶۵	محمد اسماعیل صاحب	۲	۲۸۴	منشی بشیر احمد صاحب	۲
۲۶۶	مولوی امام الدین صاحب	۲	۲۸۵	منشی غلام مصطفی صاحب	۲
	مراد آبادی -	۳	۲۸۶	منشی محمد دین صاحب	۲
۲۶۷	کلے خان صاحب	۲	۲۸۷	سید ولایت شاه صاحب	۲
۲۶۸	زاهد خان صاحب	۲	۲۸۸	منشی روشن علی صاحب	۲
۲۶۹	مراد خان صاحب	۲	۲۸۹	منشی حشمتہ اللہ صاحب	۲
۲۷۰	شفاعت علی خان صاحب	۲	۲۹۰	منشی عبدالغنی صاحب	۲
۲۷۱	بیجو قصاب	۲	۲۹۱	منشی کلویان صاحب	۲
۲۷۲	حبیب خان صاحب	۲	۲۹۲	منشی غلام حسن صاحب	۲
۲۷۳	اسلام زمان خان صاحب	۲	۲۹۳	منشی خدا بخش صاحب	۳
۲۷۴	احمد نیر خان صاحب	۲	۲۹۴	منشی عبدالرحمن صاحب	۲
۲۷۵	معرفت میر ہاشم علی صاحب	۲	۲۹۵	منشی سراج الدین صاحب	۲
۲۷۶	بابو حفیظ اللہ صاحب	۲	۲۹۶	منشی قطب الدین صاحب	۲
۲۷۷	ماسٹر سلطان خالص صاحب	۲	۲۹۷	منشی محمد اسماعیل صاحب	۲
۲۷۸	سید جلال الدین شاه صاحب	۲	۲۹۸	منشی محمد یوسف صاحب	۲
۲۷۹	منشی عبدالرزاق صاحب	۲	۲۹۹	منشی محمد دین صاحب	۲
۲۸۰	منشی دلی محمد خان صاحب	۲	۳۰۰	منشی میان صاحب	۲
۲۸۱	میر تقی الدین صاحب	۲	۳۰۱	منشی حسن خان صاحب	۲



تعداد	اسمای گرامی	تعداد	اسمای گرامی	تعداد	اسمای گرامی
۱	منشی اله بخش صاحب	۲	منشی محمد حسین صاحب	۳۰۲	منشی محمد حسین صاحب
۱	سید اکبر علی صاحب	۳۱۲	حافظ عبدالواحد خالص صاحب	۳۰۳	حافظ عبدالواحد خالص صاحب
۱	منشی محمد اسحاق صاحب	۳۱۳	مراد آبادی -	۳۰۴	محمد بشیر الدین صاحب
۱	میان ملک صاحب	۳۱۴	منشی محمد حسین صاحب	۳۰۵	منشی محمد حسین صاحب
۱	نا معلوم الاسم	۳۱۶	عالم شیر خان صاحب	۳۰۶	عالم شیر خان صاحب
۱	مولوی عابد علی صاحب استاد	۳۱۷	علی زمان خان صاحب	۳۰۷	صوفی محمد شفیع صاحب
۱	صاحبزاده مسٹر غلام حسین صاحب	۳۱۸	محمدی خیاط	۳۰۸	محمدی خیاط
۱	عارف کلکته -	۳۱۹	منشی الدین صاحب	۳۱۰	منشی الدین صاحب
۱	ناکت تاج نرگپوری	۳۲۰			

آنی جا لکھوا موقوفہ از محرم ۱۳۱۹ھ فرست وظیفہ دہندگان را العلوم از محرم ۱۳۱۹ھ

۱	نواب وقار الملک مولوی قیصر حسین	۱	کرایہ مکانات مصیبتی واقع کنوئ
۱	رئیس امر وہہ	۱	کرایہ دوکان چندوسی
۱	مولوی سید علی حسنا مدگار ناظم	۱	کرایہ دوکانات مکان را العلوم
۱	حیدر آباد دکن	۱	چند تعمیر
۱	مولوی عبداللہ صاحب مہاجر	۱	امیر الامر ناصر الاسلام شیخ
۱	مکہ معظمہ	۱	بہاد الدین صاحب وزیر ریاست
۱	مزل اللہ خان رئیس بھیکن پور	۱	جو ناگراہ
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی	۱	

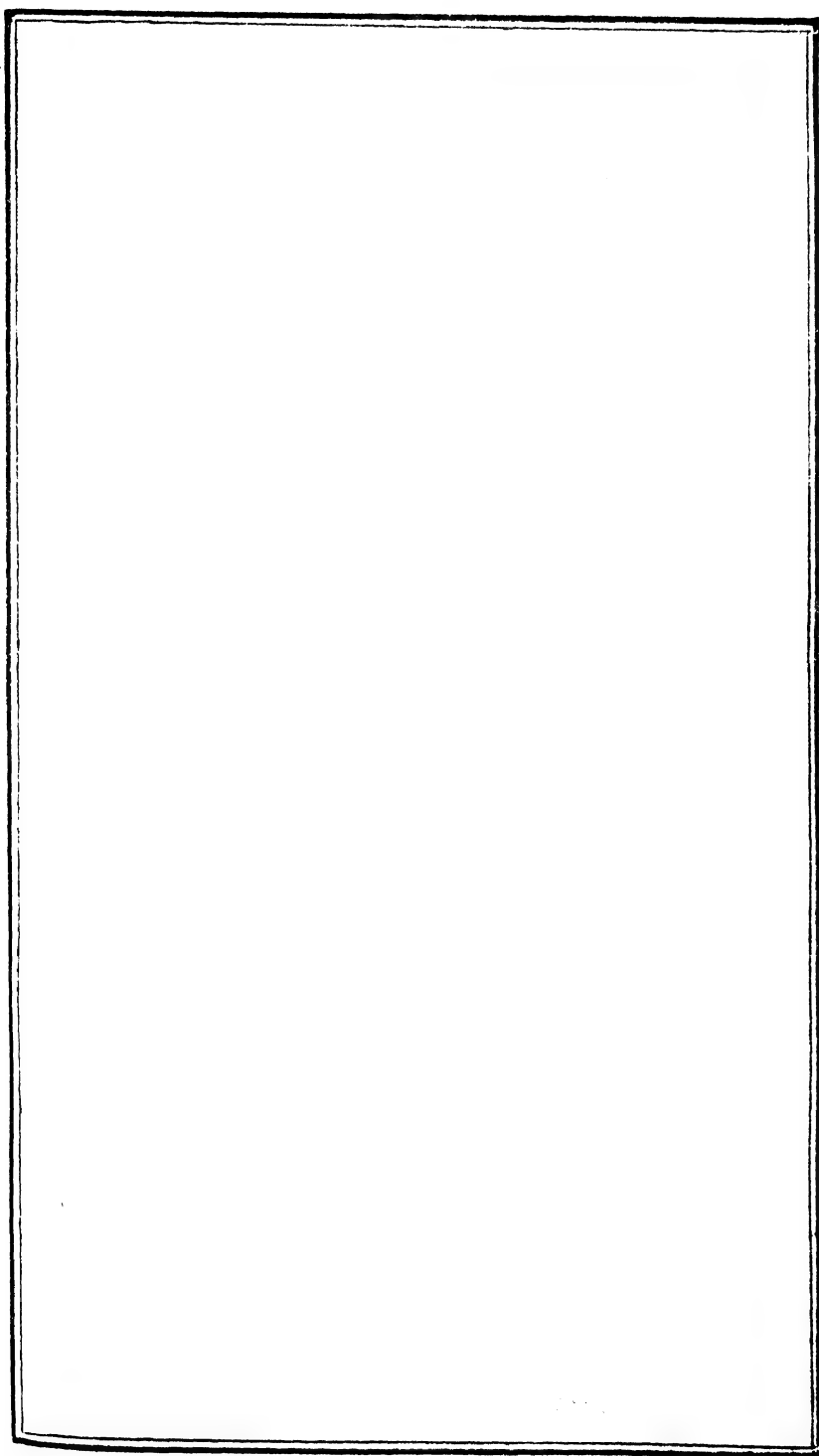
نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۶	والده سید دیانت حسین صاحب		۲	قیمت گھڑی لیور انگلش	۵
	انسپکٹر ویزن بہار ضلع پٹنہ	۱	۳	گھڑی حیدر مینا کار	۵
۷	لکھن صاحب سوار پنشنر	۱	۴	کلاہ کا مدار	۱
فہرست دہندگان خزانہ محمدیہ محرم ۱۳۱۰ھ					
۱	داروغہ عبدالصمد صاحب رامپور	۱	۵	چوغہ مالیدہ	۱
۲	مولوی وصی الزمان خان صاحب		۶	گھڑی	۱
	تعلقہ دار میان گنج	۱	۷	عمامہ و صدی	۱
۳	منشی احتشام علی صاحب رئیس ککوری	۱	۸	انگڑ کھ سبز رنگ پہلور	۱
۴	مولوی محمد عمر و صدیق حسن صاحبان	۱	۹	گھڑی	۱
	رئیس قصبہ مارہر ضلع ایٹہ	۱	۱۰	حائل تعویذی	۱
۵	منشی محبوب الہی صاحب انسپکٹر	۱	۱۱	کوٹ چار خانہ	۱
۶	منشی محسن علی صاحب	۱	۱۲	پانجامہ چار خانہ	۱
۷	منشی محمد شریف الزمان خان		۱۳	صافہ ریشمی مدراسی	۱
	صاحب کیل عدالت اوجین	۱	۱۴	لاکھ پیل دار العلوم	۱
۸	منشی اشرف علی صاحب	۱	۱۵	اچکن کشمیر سبج	۱
۹	منشی مظفر علی و ساجد علی صاحبان	۱	۱۶	پانجامہ سیاہ کشمیر	۱
۱۰	منشی اعجاز علی صاحب	۱	۱۷	"	۱
قیمت فروخت بقیہ شیا جو جلسہ پٹنہ میں					
ملی تحقین					
۱	قیمت عصا و سونٹا فقری	۱	۱۸	دولائی سپید	۱
			۱۹	کوٹ کشمیرہ	۱
			۲۰	لیس کمنہ	۱

فہرست ذریعہ ہر سالہ معین النذوۃ اسلام پور				
نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی
مذہب وظائف			چندہ ممبری و علماء معین النذوۃ اسلام پور	
۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب	۵	۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب
	سکریٹری معین النذوۃ			رئیس اسلام پور
۲	جناب ابوالفتح سرسراج الدین		۲	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب
	سید شاہ محمد عبدالقادر صاحب			رئیس اسلام پور
	سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور	۵	۳	مولوی حسین انظر صاحب بن
۳	مولوی عبدالرؤف صاحب		۴	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب بیٹر
	نائب مہتمم مدرسہ اسلامیہ پٹیانہ	۵		
۴	منشی عبدالوہاب صاحب			چندہ دارالعلوم
	زمیندار پٹیانہ	۵	۱	جناب غضنفر علی خاں صاحب
۵	منشی عبدالحی صاحب پٹیانہ	۵		رئیس نہضت ملی پٹیانہ
فہرست چندہ دارالعلوم معرفت مولوی بہا علی صاحب اہل علی گڑھ				
۱	مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب			ایم اے وکیل
	وکیل علی گڑھ	۵	۲	فریڈ انڈیا ٹیکنیکی معرفت مولوی
۲	صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب			سلامت الد صاحب
	پیر سٹراٹ لا علی گڑھ	۵	۵	مولوی امانت الد صاحب علی گڑھ
۳	مولوی بہادر علی صاحب		۶	مولوی سلامت الد صاحب علی گڑھ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۷	چند متفرق از بازار شهر علیگڑہ			ناظم امور دینیہ محمد ن کالج	۶
	معرفت محمد تقی صاحب و مولوی	۱۵		حاجی عبدالرشید خان صاحب	
	غلام محمد صاحب شملوی	۱۱		زمیندار بلوانہ	۶
۸	مولوی خواجہ محمد اسماعیل صاحب	۶		حافظ عبدالغفور صاحب	۶
۹	خواجہ تھو حسین صاحب علیگڑہ	۶		شمس الدین صاحب بدایون	۷
۱۰	خواجہ غلام اسبطن صاحب	۶		عبداللطیف خان صاحب کرنہ	
۱۱	حافظ محمد ابراہیم صاحب سوداگر	۶		خواجہ محمد یوسف صاحب	
۱۲	ہمشیرہ مولوی امانت اللہ صاحب	۶		وکیل علیگڑہ	۷
۱۳	خواجہ غلام الثقلین صاحب	۶		چند متفرق در طلبہ منعمتہ	۱۲
۱۴	مولوی عبداللہ صاحب انصاری	۶		۱۹ فروری سنہ ۱۹۲۰ ع	

### فہرست اخبارات و رسالجات جو دفتر ذوق العلماء میں آتے ہیں

نمبر شمار	نام اخبار	مقام اشاعت	نمبر شمار	نام اخبار	مقام اشاعت
۱	اودہ اخبار روزانہ	لکھنؤ	۱۳	رہنمائی ہند	لاہور
۲	کس وطن	لاہور	۱۵	ردِ مہلکند و گزشت	بریلی
۳	کس وطن	لاہور	۱۶	مصدق الاخبار	ریواڑی
۴	پیسہ اخبار	لاہور	۱۷	صحیفہ	بجنور
۵	ریاض الاخبار	گورکھ پور	۱۸	عروج مہر غمروز	بجنور
۶	انسٹیٹوٹ گزشت	علیگڑہ	۱۹	شیریں	لاہور
۷	چودھویں صدی	دہلی	۲۰	ابزور	لاہور
۸	دکڑن گزشت	دہلی	۲۱	محمد ن	مدراں
۹	شمس الاخبار	مدراں	۲۲	مسلم کرائیکل	کلکتہ
۱۰	نیر اعظم	مراد آباد	۲۳	البيان	لکھنؤ
۱۱	آحسن الاخبار	کلکتہ	۲۴	رسالہ انجمن نعمانیہ	لاہور
۱۲	السنج	پٹنہ	۲۵	رسالہ انجمن حمایت اسلام	لاہور
۱۳	اودہ پینچ	لکھنؤ			





## مقاصد وۃ العلماء

ندۃ العلماء کے پانچ مقصد ہیں (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقت سلیم کی صلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی ہمدردی اور طبعی شہدائے ہوا کہ ہر کس کو ساریست سے تعلق ہوگا ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دی گئی ہیں جن کا اجرا مسلمانوں کی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور ان کی دینی و دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔ اگر فضل ایزدی اٹکے جاری کرنے اور قائم رکھنے میں مؤید ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیر حاصل ہونگے جن کا اجمالی اندازہ حسبِ بابہ ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت و احاد کی بچائی (۳) علمی کمال کا موجود ہونا (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف کے بچنا (۶) صنعت تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت نہ مفید مسائل اور اختراعات جدیہ کی تحقیق (۸) بڑے آگن نزاعوں اور جھگڑوں کا موقوف ہو جانا اور مسلمانوں کا معاش اور معاد کی صلاح میں مشغول ہونا

## ندۃ العلماء کی رکنیت کے قواعد حسبِ مندرجہ ذیل ہیں

(۱) علماء کرام جن کو ندۃ العلماء کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے اس کو مدد دے سکتے ہوں وہ جہاں ہوں اور حسبِ حال میں ہوں ندۃ العلماء کے رکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندۃ العلماء کا شریک سمجھا جائے گا بشرطیکہ کم از کم عام مصارف ضروری کے لیے سالانہ دیتا ہے اور عطیہ کی مقدار ہر شخص کی قدرت اور فیاضی پر موقوف ہو (۳) ارکان ندۃ العلماء کے فرائض حسبِ بابہ ذیل ہیں (الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور تباہی کو بڑھانا (ج) ندۃ العلماء مقاصد و اغراض کے انجام دہی میں پوری کوشش کرنا (۴) روداد جلسہ سالانہ ارکان وۃ العلماء کو بلا قیمت دیجائے گی اور جلسہ عام میں تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزوں پر رائے دینے کا حق ہوگا اور جلسہ انتظامیہ میں ممبری کے واسطے منتخب ہو سکیں بشرطیکہ پوری ہمدردی اور محبتی ندۃ العلماء سے رکھتے ہوں اور رکنیت جلسہ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہوں (۵) اگر کین کو وہ کتابیں کرین سے پیشائے ہو چکی ہیں پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابیں بابت شدہ رواد کے نصف قیمت پر مل سکیں گی

# کارروائی

## ندوة العلماء و دارالعلوم بابت سال ہفتم

ج

ندوة العلماء کے اجلاس ششم منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ شعبان ۱۳۱۹ھ میں چلی گئی

مع

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر از رو و مالک

مخزن لاہور و قصیدہ عربیہ مولوی عبدالباقی صاحب عمر پوری

بایامے

جلسہ انتظامیہ ندوة العلماء



منطبع انوار محمدی کتب خانہ مدینہ منورہ  
چھپو کریم خانہ کتب خانہ مدینہ منورہ



## یا قوم ابصیوا دعی اللہ

مسلمانو! اپنے خیر خواہوں کی پکار سُنو! وہ تمہاری دینی و دنیوی بہبودی کے واسطے اپنا وقت صرف کرتے ہیں اور اپنا خرچ کر کے ندوۃ العلماء کے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں اور ایک کسی قسم کی بنیادی یا اعراض نفسانی کی ان کاموں میں شرکت نہیں اگر تم نے انکی محنت اور جانفشانی کی قدر نہ کی اور انکے شریک نہ ہوئے تو تم خود خیال کرو کہ ہمیں کسکا نقصان ہے؟ کیا وہ شخص جو اپنے بھائیوں کو تباہ ہوتے دیکھے اور ہاتھ نہ ہلائے اور زور و زبر سے دریغ کرے مواخذہٴ اخروی سے بچ سکتا ہے؟ یا دنیا میں کوئی قوم تباہ اور ذلیل ہو تو اُسکے کسی فرد کو شخصی عزت حاصل ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ خدا سے ڈرو اور جو قوت و دولت خدا نے تمکو دی ہے اُسکو اسی کی راہ میں صرف کرو اگر ندوۃ العلماء کے ارکان اس بات کے خواہشمند ہوں کہ اسکی وجہ سے انکی عزت بڑھے اور اقدار حاصل ہو تو تمکو انکی بات نہ سُننا چاہیے مگر جبکہ وہ تمہاری بھلائی کا سامان جمع کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دنیا میں تم عزت اور خوشدلی کے ساتھ زندگی بسر کرو اور آخرت میں بھی تمکو خدا کے سامنے سُرخ روئی حاصل ہو تو پھر انکی تجویز دینی تمیل سے اغراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

ندوۃ العلماء نے جو کام شروع کیے ہیں انہیں جسے زیادہ اہم اور مفید دارالعلوم اسلامیہ جو کھنڈ میں کھولا گیا ہو اور طلبہ کے رہنے کے لیے دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) قائم کیا گیا ہو اور اسکے ایجوکیشن میں ایک عمارت ہزار ہا روپیہ صرف کر کے درست لگی ہوئی ہے تاہم وہ عمارت موجودہ حالت کے اعتبار سے بھی کافی ہے چہ جائیکہ وہ درجے جو اب تک کھولے نہیں گئے کھول دیے جائیں علاوہ اسکے وسط شہر میں دارالعلوم اور دارالاقامہ کا ہونا اغراض ندوۃ العلماء کے منافی بھی ہے ابتدا میں کام شروع کر دینے کی غرض سے اس عمارت کو لے لیا گیا تھا اب ارکان چاہتے ہیں کہ باہر شہر کے مناسب مقام پر اپنی ضرورت کے موافق عمارتیں بنوائیں مگر اسکے واسطے زر خطیر کی حاجت ہے اور حقیقتاً فقیر مسلمان تو جہ نہ کہوں یہ حاجت پوری نہیں ہو سکتی۔ دوسری بہت اہم ضرورت وظائف کی ہے جس کے شرک و طائف جمع ہو گئے ہندو شرفاء کے بچوں کو فائدہ حاصل کرنے کا موقع ہوگا وظیفہ اعانت کی مقدار پانچ روپیہ ہمارے ہر مہتری ضرورت کتب خانہ کی ہو علاوہ اسکے دارالعلوم مصداق ضرورت کی لبر و شل خواہ مدرسین کافی اور مستقل سرمایہ ہونا چاہیے جس سے ہر کار کا بقا اور تنہا کام موقوف ہو اور چندہ ہو جو کام کیا جاتا ہے اسکا استحکام نہیں ہوتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
وہ نستعین

جناب صدر انجمن۔ ارکان ندوۃ العلما۔ عیان صوبہ بنگال!

قبل اسکے کہ میں ندوۃ العلما کی سالانہ کارروائیاں بیان کروں ایک اہم اور ناگزیر واقعے کا افسوس اور حسرت کے ساتھ اظہار کرنا چاہتا ہوں جس سے ایسے موقع پر چشم پوشی کرنا ناسپاسی میں داخل ہے اور وہ مہرٹھی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی وفات کا سانحہ ہے جو تقریباً سات کروڑ مسلمانوں کی فرمانروائیاں اور جس کے عہد میں ہم سب مسلمان نہایت آزادی کے ساتھ اپنے فرائض نہ ہی ادا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی دینی و دنیوی بہبودی کے خیال سے ہمنے ندوۃ العلما قائم کیا اور آج اس قدر علما مشائخ رؤسا اور عامہ اہل اسلام ایک جگہ مجتمع ہوئے ہیں جسکی نظیر چند سال پیشتر نہیں مل سکتی۔ مگر دنیا میں رنج و راحت تو ہم میں ہرگز غرض ہونا چاہیے کہ انکے بعد وراثت تخت و تاج ایڈورڈ ہفتم نے عنان سلطنت اپنے ہاتھ میں لی ہے اور وہ اُسی عالیشان ملکہ کے خلف الرشید ہیں جسکی خوبیاں لوگوں کو ہمیشہ یاد رہیں گی۔

حضرات! سال گذشتہ میں ندوۃ العلما کا اجلاس منہم جس شان و شوکت کے ساتھ عظیم بادشاہیہ میں ہوا ہے اسکو اکثر حضرات نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور جنھوں نے نہیں دیکھا ان کو روداد کے دیکھنے سے اسکا اندازہ ہو چکا ہو گا اس جلسے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ہمیں نئے اور پرانے خیال کے دونوں گروہ شریک تھے۔ انکے ایک جگہ مجتمع ہونے اور ایک دوسرے کی تقریروں کے سننے سے بدگمانی کے حجاب بہت کچھ رفع ہو گئے ہیں

علماء نے انکو محبت کی نگاہوں سے دیکھا اور انھوں نے علما کے ساتھ ادب اور حسنِ مذاکرہ برتاؤ کیا ہے امید ہے کہ رفتہ رفتہ وہ حدِ فاصل جو سدِ سکندری سے زیادہ مضبوط سمجھی جاتی ہو ہباءِ منشور ہو کر اُڑ جائے گی اور ان دونوں کے خیالات ایک سطح پر آجائینگے مگر وہ سطح وہی ہوگی جسکو ہم صراطِ مستقیم سے تعبیر کرتے ہیں۔

چندے کے اعتبار سے اس جلسے کو گذشتہ جلسوں سے امتیاز نہیں تھا مگر جس حبش اور بیتابی کے ساتھ مسلمانوں نے مدد کی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ باوجود کوشش کے لکھنے والوں کو دینے والوں کے نام نہیں معلوم ہو سکے یہی وجہ سے روداد کی فہرستیں بہت دینے والوں کے نام سے خالی ہیں۔ بہت سے حضرات ایسے بھی ہیں جنکا نام کسی طرح دریافت ہو گیا مگر وہ اسپرِ رضا مند نہیں ہوئے کہ انکے نام کی اشاعت کیجائے۔ مسلمانوں کا یہ خلوص اور لہیت بڑی قدر اور اعتراف کے قابل ہے۔

جلسے سے پہلے پٹنہ میں طاعون کی چند وارداتیں ہو چکی تھیں اسوجہ سے راجن متزلزل ہو گئی تھیں کہ اس سال پٹنہ میں جلسہ کیا جائے یا نہیں۔ آخر کو کچھ دنوں کے لیے اسکو ملتوی کر دینا پڑا۔ اسکے بعد پھر رُوساے پٹنہ نے صاحبِ کسٹرن بہادری سے پٹنہ سے مشورہ کرنے کے بعد دعوت دی اور جلسے کی تاریخیں مقرر کیں اور جلسہ بہت مہم سے ہوا اس اثنا میں کوئی واردات نہیں ہوئی لیکن جلسے کے ہو چکنے کے بعد ہی زور و شور سے طاعون پٹنہ میں آیا اور ایک عرصے تک طاعون کی شدت رہی آہیں جب کمی ہوئی تو ہیضہ آیا ان متواتر پریشانیوں کی وجہ سے روداد کی اشاعت میں بہت تاخیر ہو گئی رُوساے پٹنہ جنھوں نے کام کیے تھے پریشانی کی وجہ سے ارکان و چندہ دہندگان کی فہرستیں اور گوشوارہ آمد و صرف اور انتظامی رپورٹیں نہیں دیکھ سکے ایک مدت کو بعد حساب کے کاغذات دستیاب ہوئے تاہم بعض مقاموں سے فہرستیں اسوقت تک نہیں آئیں جب تک کہ روداد چھپ نہیں چکی اور انتظامی رپورٹ ملی ہی نہیں وہ دفتر کی متعسّر ق

یادداشتوں سے مرتب کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بے ترتیبی کی وجہ سے فہرستوں میں بہت سی غلطیاں رہ گئی ہوں گی۔ نیز اس وجہ سے بھی کہ چندہ دینے کے وقت مسلمانوں نے ایسا جوش ظاہر کیا تھا کہ اُن کو اپنے نام کے بتانے اور ظاہر کرنے میں بھی تامل ہوتا تھا بہت سے حضرات کے نام بھی نہیں لکھے جاسکے جسکا ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء کو سخت افسوس ہے مگر مذکورہ بالا مجبوریوں پر جو حضرات خیال کریں گے وہ امید ہے کہ ان فروگزاشتوں سے درگزر فرمائیں گے۔

حضرات! ہم کو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ جلد گزشتہ میں سوء اتفاق سے ہمارے خاص خاص ارکان شریک نہیں ہو سکے۔ جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب اُسی زمانے میں سخت علیل تھے اور صرف علالت کی وجہ سے اُنھوں نے رخصت حاصل کی تھی اور دہلی میں علاج کر رہے تھے۔ مولانا ابو محمد عبدالحی صاحب دہلوی نے بھی علالت کی وجہ سے سہل لیا تھا اور شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کے والد ماجد شمس علیل تھے اور اُسی زمانے میں اُنھوں نے رحلت فرمائی۔ ان مجبوریوں پر نظر کر کے ہر شخص پر اسے قائم کر سکتا ہے کہ انکا شریک نہ ہونا مجبوری سے تھا باوجودیکہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب کو حسب دستور نواب مدارالہمام سرکار عالی نے شرکت جلسہ کی اجازت عنایت فرمائی تھی اور خود مولانا مدوح بھی چاہتے تھے (جیسا کہ اُنکی ایک تحریر جو روداد کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے) یہ امر ثابت ہوتا ہے مگر صحت و مرض پر کسکو قابو ہو وہ شریک نہ ہو سکے۔ اسکو ہمارے بعض احباب نے رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ اہل اسلام کو باور کرائیں کہ اُن حضرات کو ندوۃ العلماء کے ساتھ کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ شاید وہ اس بات کو نہیں جانتے کہ جب کو خدا نے عقل سلیم دی ہے وہ ایسی دواؤں کا کاربائون پر نظر نہیں کرے گا۔ ندوۃ العلماء کی عمر کی بیشک یہ بھی ایک دلیل ہے کہ اسکے ارکان ایسے ایسے عالم و فاضل ہیں جو اپنی اپنی قابلیتوں کے اعتبار سے

ہندوستان میں بے مثل سمجھے جاتے ہیں۔ مگر اسکی حسنِ خوبی کو یہی پر محدود سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ اسکو جو کچھ قبولیت و غلبہ ہے وہ اسکے مقاصد اور وقت و ضرورت کے اعتبار سے ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ اچکل ہم مسلمانوں میں نفاق اور خود غرضی کا مادہ بڑھتا جاتا ہے اور دنیا میں کوئی قوم جہیں اسی رذیل خصلتیں ہوں تنزل سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتی۔ سچ یہ کہ خود ہمارے ناعاقبت اندیش بھائیوں نے مذوۃ العلام کی ضرورت کو یقین کے مرتبے پر پہنچا دیا ہے۔ اگر ہم میں ایسے لوگ موجود نہ ہوتے جو اپنے ہی گھر میں آگ لگا رہے ہیں تو مذوۃ العلام کے قائم کرنے کی کچھ ضرورت نہ ہوتی۔

جلہاے  
انتظامیہ

سال زیر بیان میں حسب معمول جلسہاے انتظامیہ باوقات مختلف منعقد ہوئے اور ان میں علاوہ انتظام معمولی کے حسب مندرجہ ذیل مباحث طے ہوئے۔

(۱) ہر مجبسی ملکہ مظہرہ قیصرہ ہند کی وفات پر اظہارِ افسوس کے ساتھ یہ تجویز منظور ہوئی کہ انکی یادگار میں وکٹوریہ اسکالرشپ کے نام سے وظیفہ قائم کیا جائے۔

(۲) درجہ اوسط کا یکسالہ نصاب بنایا گیا اور انگریزی زبانہ انی کا نصاب جسکو نشی احتشام علی صاحب نے ترتیب دیا تھا منظور ہوا۔

(۳) یہ تجویز منظور ہوئی کہ دارالاقامہ میں مستطیع طلباء کے قیام و طعام کے لیے علاوہ پانچ روپے ماہوار کی شرح کے دو شرحین اور کھولی جائیں۔ اعلیٰ درجے کی شرح پندرہ روپے ماہوار اور متوسط کی دس روپے ماہوار اور ادنے کی شرح وہی پانچ روپے ماہوار جو پہلے تھی۔

(۴) مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن ورٹیس شاہجہانپور نائب ناظم منتخب ہوئے۔

(۵) یہ تجویز منظور ہوئی کہ ایک خزانچی مقرر کیا جائے جس سے پانسو روپے کی

ضمانت لیجائے اور کوئی چاک بدون تصدیق نائب ناظم اور ایک رکن مال اور بصورت  
غیر موجودگی نائب ناظم ایک رکن مال اور ایک رکن انتظامی غیر ملازم کے قابل نفاذ  
نہ ہوگا۔

(۶) یہ تجویز منظور ہوئی کہ ہفتہ وار مدخل و مخارج کے نقشے ارکان موجودہ شہر کے  
پاس بھیجے جائیں اور اسے دستخط کرا کے محفوظ رکھے جائیں۔

(۷) یہ تجویز منظور ہوئی کہ اجلاس ہر ششم ذی القعدة العلماء میں یہ تحریک پیش کی جائے کہ قواعد  
وضو اب ذی القعدة العلماء کی ترمیم تجدید فیض کے لیے ایک مجلس خاص حسب دفعہ ۵ منتخب  
کی جائے۔

**انتظام دارالعلوم** شروع سے دارالعلوم کے انتظام میں جو نمایان ترقی ہوئی آئی ہے  
اُسکے لحاظ سے سال زیر بیان میں کچھ کم ترقی نہیں ہوئی جیسا کہ  
آپ کو دارالعلوم کی مفصل رپورٹ سے معلوم ہوگا میں اس موقع پر انہیں باتوں کا ذکر کرنا  
جناں مجلس انتظامیہ ذی القعدة العلماء سے تعلق ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس سال  
درجہ متوسط کی یکسالہ خواندگی کا افتتاح کیا گیا دوسرے یہ کہ حسب تجویز مجلس انتظامیہ منعقدہ  
۲۷ شوال ۱۳۵۷ھ کے انگریزی زبان دانوں کا نصاب مرتب کیا گیا اور غرہ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ  
کو انگریزی زبان دارالعلوم میں داخل کی گئی جسکو زبان ثانی کے طور پر ہر طالب العلم  
اختیار کر سکتا ہے۔

مگر صاحبو! انگریزی زبان کو دارالعلوم کے نصاب میں داخل کرنا بہت سہو  
لوگوں کو اس حیثیت سے ناگوار ہوا ہے کہ علوم و فنون عربیہ کے ساتھ اسکا اختلاط انکو پسند  
نہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ تھوڑے دنوں کے بعد انگریزی غالب اور عربی مغلوب  
ہو جائے گی۔ یہی نظیر میں وہ دوسرے مدرسوں کو پیش کرتے ہیں۔ یہ خیال انکا شاید  
نیک نیتی پر مبنی ہو مگر اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ان حضرات نے سرسری طور پر یہ رائے

قائم کر لی ہے۔ ہر کام میں احتمال کو بہت کچھ گنجائش ہوتی ہے اگر احتمال ہی کو پیش نظر رکھا جائے تو دنیا میں کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ خود ارکان مذودۃ العلماء کے خیالات میں شک کے ہاتھ میں دارالعلوم کا حل و عقد ہے آئندہ تبدیلی ہو یا انکے قائم مقام ان جیسے پیدا نہ ہوں جس سے مذودۃ العلماء اور دارالعلوم کے حصول و مقاصد بدل جائیں تو اسکی دوسری بات ہی۔ ورنہ اسکی کوئی وجہ نہیں کہ انکے خلاف مزاج حصول خود بخود قائم ہو جائے اور دارالعلوم کی کل جو ایک طور پر چل رہی ہے چلتے چلتے خود بخود بدولت تخریب کے ارادے کے دوسری چال چلنے لگے۔

ایک دوسرا گروہ اور ہے جو انگریزی کے موجودہ نصاب کو ناقص اور سبکار بنانا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ یونیورسٹی کے امتحانات کا بھی دارالعلوم انتظام کرے ممکن ہے کہ موجودہ نصاب میں کچھ کمی ہو اور تجربے کے بعد وہ ظاہر ہو جیسا کہ ہر ایک کام کے آغاز میں ہوا کرتا ہے لیکن جبکو تعلیمی معاملات میں کچھ درک ہو وہ اس بات کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ خود یونیورسٹی کے نصاب تعلیم کا بار اس قدر گراں ہے جو آسانی سے بردا نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اسکے ساتھ عربی علوم و فنون اور دینیات کی تعلیم پورے طور پر دی جائے۔ علاوہ اسکے انھوں نے اس بات پر غور نہیں فرمایا کہ دارالعلوم کے نصاب درس میں کیا کیا چیزیں داخل ہیں علاوہ عربی علوم و فنون کے اس میں حساب و ہندسہ اور جغرافیہ کی اسی طور پر تعلیم دی جاتی ہے جیسا کہ سرکاری مدارس میں تعلیم دی جاتی ہے اور تاریخ کا بھی ایک معتد بہ حصہ پڑھایا جاتا ہے صرف انگریزی ادب کی کمی تھی جب ایک حد تک یہ بھی پوری ہو جائے گی تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ طالب علم دارالعلوم سے نکل کے تھوڑی محنت کرنے کے بعد سرکاری امتحانات میں شامل ہو سکے اور ہم خرم و ہم ثواب کا مضمون پورا ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن بزرگوں نے تعلیم کے مختلف پہلو اور جانب پر غور کیا ہو گا انکو اس نصاب اور اس طرز تعلیم کی

مستقلیت میں کچھ شک نہ ہوگا۔ لعل اللہ بھٹ بعد ذلک امرا۔

**انتظامِ یتیم خانہ** یتیم خانہ کا پنور کے انتظام میں بھی اس سال بہت کچھ خوبی پیدا ہو گئی ہے اور بار قرض سے اسکو ایک حد تک سبکدوش کر دیا

کیا ہے۔ سالہائے گذشتہ کی رپورٹوں میں میں نے بیان کیا ہے کہ اٹلی عمارت کے واسطے گورنمنٹ نے مہربانی فرما کر ایک قطعہ زمین کا عنایت فرمایا تھا اور اسکے کام شروع کر دینے کے لیے ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔ سیلے بدون تظار سرمایہ کے کام شروع کر دیا گیا۔ عمارت کا تخمینہ بارہ ہزار روپے کا تھا۔ اس میں سے ایک حصہ عمارت کا چار ہزار روپے میں تیار ہوا۔ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب بس بھیکن پور و حاجی فخر الدین صاحب سوداگر کا پنور نے بیش بہا مدد دی تاہم ایک ہزار روپے کے قریب اس پر قرض ہو گیا جسکی وجہ سے اسکے معمولی انتظام میں نقص پیدا ہو گیا تھا۔ سیلے ندوۃ العلماء نے اپنے سرمائے میں سے پانسو روپے اسکو دیے تاکہ قرض ادا ہو جائے جو انتظام میں خلل انداز ہے اور مولوی محمد اشرف صاحب کیل کا پنور و منشی شوکت حسین صاحب سب اور سیرکانہ پنور کو تکلیف دی کہ وہ یتیم خانے کی نگرانی اور ذمہ داری قبول فرمائیں۔ ان حضرات نے باوجود کثرت مشاغل کے حسبہ لند قبول فرما کر یکم جون ۱۹۱۰ء کو اسکا چارج لیا اور اسکے حساب کی جانچ کرنے کے بعد قرض ادا کیا اور قابل اطمینان انتظام کر دیا ہے۔ اس موقع پر نواب سیف اللہ خان صاحب ڈپٹی کلکٹر اور منشی امین الدین صاحب تحصیلدار کا پنور کی توجہ اور مہربانی کا ذکر کرنا ضرور ہے ان حضرات کی توجہ سے یتیم خانے کو بہت مدد ملی و حقیقت فرما صاحب مدوح نے اس سے زیادہ توجہ کی جو بحیثیت وزیر ہونے کے انکو کرنا چاہیے تھا۔

سال گذشتہ کی رپورٹ میں میں نے اس بات کو بھی ظاہر کیا تھا کہ اکیس مقاموں پر مجلسہای ماتحت معین الذوہ کے نام

**مجلسہای ماتحت**



قائم ہیں اور انہیں سے میں نے صرف دو ہی تین مجلسوں کی کارگزاری بیان کی تھی اور یہ امید ظاہر کی تھی کہ محکمہ سال آئندہ میں یہ مجلسیں موقع دین گی کہ میں انکی کارگزاری آپکی خدمت میں پیش کر سکوں مگر افسوس ہے کہ اس سال بھی محکمہ دو ہی تین مجلسوں کی کارگزاری بیان کرنے کا موقع ملا ہے۔

(۱) سب سے پہلے معین الندوہ بانکی پور وٹپنہ کا ذکر کر دگا جسکی کارگزاری کا کرشمہ پٹنہ میں اکثر حضرات دیکھ چکے ہیں۔ اسنے جس محبت و عظمت سے ندوۃ العلماء کو دعوت دی اور جس خوبی اور عمدگی کے ساتھ میزبانی کی اسکا ذکر کرنا کچھ ضرور نہیں۔ اپنے دیکھا اور اور نہیں دیکھا تو سنا ہے خود اسکی کارگزاری کی قدر کر سکتے ہیں اسی معین الندوہ نے جا بجا اپنے صرف سے دکھا کو صوبہ بہار کے مختلف مقاموں پر دورے کے واسطے بھیجا۔ اور مظفر پور۔ درہنگہ۔ سستی پور۔ مونگیر۔ بھاگلپور میں مجلسہای ماتحت قائم کرائیں۔

(۲) معین الندوہ اسلام پور ہے جسنے معین الندوہ مذکور الصدر کے دوش بدوش کام کیا ہے اور سال زیر بیان میں ایک ہزار سات سو چھپن روپے بارہ آنہ بتفصیل ذیل جمع کیے۔

بابت چندہ میزبانی۔ سار چندہ رکنیت۔ سامعہ سرمایہ والعلوم۔ مائے علم وظائف دوامی۔ اعطاء یکشت بابت وظائف چندہ رکنیت معین الندوہ یہ کاما بیان حقیقت مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور کی دردمندی اور بلند حوصلگی کے ہیں نتیجے میں جو اس مجلس کے سکریٹری اور روح رواں ہیں۔

(۳) معین الندوہ شملہ جسنے ابتداء سے اب تک اپنے فرائض سے ایک دن کے لیے بھی پہلو تہی نہیں کی اور جب سے وہ قائم ہوئی ہے ہمیشہ اسکی کارگزاری دکھانے کا محکمہ موقع ملتا ہے یہ مجلس اگرچہ ایسے مقام پر قائم ہوئی ہے جو ہمیشہ آباد نہیں رہتا۔ اور وہاں کے مسلمان باشندے متول یا دولت کے اعتبار سے نمایاں نہیں ہیں لیکن ان کا

خلوص اور انکی لائیت دلی اعتراف کے قابل ہے جو اپنے تعلقات دنیاوی کے ساتھ اپنی پاکبازی اور اسلامی دروہندی کا ثبوت بھی دیتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں میں ایسے افراد موجود ہیں جنکے نزدیک سیکڑوں اور ہزاروں روپے کا دیدنی کچھ بڑی بات نہیں۔ مگر جس طریقے سے انکے مجلس کے ارکان چندہ جمع کرتے ہیں اور اپنے استقلال و ہمیت سے قطرہ قطرہ کر کے دریا اور ذرہ ذرہ کر کے تودہ کر دیتے ہیں وہ بڑی قدر دانی کے قابل ہے۔ علامہ ان مجلسوں کے مولفیر و بھانگل پور دوستی پور و درہنگ و امسر کے مجلسہای ماتحت نے بھی چندے کی فراہمی اور شاعت مقاصد میں کم و بیش حصہ لیا ہے۔ ہم ان سب کی توجہ کے شکر گزار ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اور جنسین بھی ان فرائض کی طرف توجہ کریں گی۔ جنکے پورا کرنے کے واسطے قائم ہوئی ہیں۔

**انتظام مال و جمع خرچ** میں نے سال گزشتہ کی رپورٹ میں یہ امید بھی ظاہر کی تھی کہ مالی انتظام میں روز بروز ترقی ہوتی جائے گی۔ سال زیر بیان میں یہ امید میری کسی قدر پوری ہوئی ہے۔ پہلے چک پر صرف ناظم مال کے دستخط کاٹے سمجھے جاتے تھے اس سال مجلس انتظامیہ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہے کہ کوئی چک بدون تصدیق نائب ناظم اور ایک رکن مال کے اور بصورت غیر موجودگی نائب ناظم ایک رکن مجلس مال اور ایک رکن انتظامی غیر لازم کے قابل نفاذ نہیں ہوگی۔ اسکی اطلاع باضابطہ بجانب جلسہ انتظامیہ الہ آباد بنیک کو مع دستخطاے نائب ناظم وارکان انتظامیہ غیر لازم مقیم لکھنؤ وارکان مجلس مال اور ان ارکان انتظامیہ کے جو اکثر لکھنؤ آتے رہتے ہیں بھیج دی گئی ہے اور اس قاعدے کے موافق نائب ناظم وارکان مذکورہ بالا کسی چک پر بغیر جانچ حساب ان مصارف کے جنکے واسطے روپیہ وصول کیا جاتا ہے اپنے دستخط ثبت نہیں کرتے چاک مددگار ناظم کی تحویل میں رہتی ہے اور روپیہ مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم کی تحویل میں رہتا ہے لیکن امید ہے

کہ آغاز سال سے تولیدِ ارباخذ ضمانت باضابطہ کے مقرر کیا جائے گا اور روپیہ  
 اٹھکی تحویل میں رہے گا۔ مدخل و مخارج کے ہفت روزہ نقشے ارکان موجودہ شہر  
 کی خدمت میں بھیجے جاتے ہیں اور بعد دستخط ارکان موجودہ کے دفتر میں محفوظ رکھے  
 جاتے ہیں اور ماہوار نقشے چھپوا کر ارکان کی خدمت میں بھیج دیے جاتے ہیں۔

## رودادِ دارالعلوم

حضرات! میں اس وقت اس کام کے لیے مامور ہوا ہوں کہ دارالعلوم کی  
 سالانہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ اسکے ساتھ اگر میں مذمہ اہل علم کی کچھ  
 گزشتہ کارروائیاں اور انکے وجوہ بیان کروں تو غالباً بے موقع نہ ہوگا۔

مذمہ اہل علم کے برکات کثیر ہیں جنکی شہادت خود اسکے ترکیب اضافی سے  
 ملتی ہے اور تقریباً ایک بڑا گروہ مسلمانوں کا اس امر کا معترف ہی نہیں بلکہ اپنی انگوٹھوں  
 سے رامی اہلین مشاہدہ کر رہا ہے لہذا ہلکو کسی دلیل کی حاجت نہیں کہ ہم اسکی خوبونکو  
 ثابت کریں اور دکھائیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ اسکے علی کاموں نے قوم کو کس حد تک نفع پہونچایا۔ یا نفع  
 حاصل ہونے کی کتنے توقع ہوئی۔ یہ کہنا کہ اسکے فلان عملی کام نے قوم کو یہ نفع پہونچایا  
 ابھی قبل از وقت ہے۔ اسلیے کہ ایسے اہم مقاصد کا اس قدر قلیل مدت میں حاصل  
 ہونا غیر ممکن ہے۔ بگڑی ہوئی قوم کو بنا لینا آسان نہیں۔ یہ بہت صحیح مقولہ ہے کہ ”  
 بگاڑنے سے بنا نا بہت مشکل ہے“ اگر ہم کو دیکھنا ہے تو یہ کہ جو بنیادین قومی فلاح کی  
 مذمہ اہل علم نے قائم کی ہیں انہیں سے کس سے قوم کے سنبھلنے کی امید کیجا سکتی ہو اور  
 کس سے نہیں۔ میں اگر ہر ایک کو بتانا چاہوں یا انکے وجوہ آپ کی خدمت میں عرض  
 کروں تو شاید وقت کے کافی نہ ہونے کے ساتھ اپنے فرض منصبی کو جیسا کہ چاہیے

نہ ادا کر سکو تھا۔ اس لیے صرف دارالعلوم سے بحث کرنا مناسب سمجھتا ہوں  
 اسے بزرگان قوم! آپ ملاحظہ فرماتے ہو گئے کہ ہندوستان میں عربی تعلیم  
 کے کثیر التعداد مدارس قدم قدم پر قائم ہیں اور بانیوں کی کوششیں ایک حد تک مشکور بھی  
 ہوئیں اور اُنکے آثار صرف ہندوستان کے اقطاع و اطراف میں نہیں بلکہ دیگر ملک  
 میں بھی کم و بیش پائے جاتے ہیں۔ ان مدارس میں علوم عربیہ کی تعلیم دی جاتی ہے اور  
 کثرت سے فارغ التحصیل اور سند یافتہ طلبا نکلتے ہیں جنکو آپ حضرات خود ملاحظہ فرما  
 ہو گئے میرے بیان کی حاجت نہیں آپ حضرات اسکو باور کر سکتے ہیں کہ قوم حنیفہ  
 القوم کی فلاح اس قسم کے تعلیم یافتہ حضرات سے بہت کچھ ہوتی رہی اور جسقدر بھی ہوئی  
 غنیمت ہے لیکن جس اصلاح کی ہمو جا جت ہے وہ اور ہی چیز ہے۔

اے اعیان قوم! اب میں آپ لوگوں کے قلوب کو دوسری طرف متوجہ  
 کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے ہندوستان میں عربی مدارس کی جسقدر تعداد ہے اُس سے  
 بہت زیادہ انگریزی مدارس کی تعداد ہے اور جن مصارف اور کثیر التعداد طلبہ اور  
 ظاہری شان و شکوہ سے ایک ایک کالج قائم ہے اُسکے مقابلے میں عربی کا  
 بڑے سے بڑا مدرسہ ایک مکتب کی بھی وقعت نہیں رکھتا۔ انہیں سے بعض بڑے بڑے  
 کالج مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ لیکن ہمو دیکھنا یہ ہے کہ ان بڑے کالجوں سے  
 مسلمانوں نے کس قدر تعلیمی فوائد حاصل کیے اور اُنکا اثر قوم پر کیسا ہوا۔ بیشک شبہ  
 ایک بڑے اور معتد بہ گروہ نے اس تعلیم سے فوائد حاصل کیے اور انگریزی میں اعلیٰ  
 قابلیت کے ساتھ اعلیٰ عہدے بھی حاصل کیے اور کرتے جاتے ہیں اور جہاں تک  
 قوم کی توجہ ہے اُس سے اُمید ہوتی ہے کہ بدرجہا اس سے بڑھ کر آگے ترقی ہوگی  
 جس سے قابلیت اور استعداد کا پیمانہ بڑھتا جائیگا۔ اور مقاصد کے حصول میں آگے  
 چلکر حوصلے سے زیادہ بلندی حاصل کرینگے۔

لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اس تعلیم سے زبان دانی کے سوا کس علم میں مہارت پیدا ہوئی کس علم کے حامل بننے کا رتبہ حاصل ہوا۔ پندرہ بیس برس کی جانکا تعلیم حاصل صرف زبان دانی۔ ہزاروں آنکھیں کھو بیٹھے اور ہزاروں نے مختلف امراض میں مبتلا ہو کر جان شیریں تک دیدی لطف یہ کہ اس بساط پر جیسا آنکھو ہمہ دانی کا دعویٰ ہے شاید کسی کو ہو۔ اسکا خاص سبب یہ ہے کہ اُنکے اپنے خزانہ معلومات میں گو کوئی ذخیرہ علمی موجود نہیں ہے لیکن جن علوم کی ہوا اُنکے دماغ تک پہنچ چکی ہے وہ حقیقہً علوم کے بڑے ذخیرے ہیں۔

اے حضرات! میں معافی چاہنے کے بعد اس کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ اس تعلیم سے شخصی فوائد ضرور حاصل ہوئے، جکو دیکھ کر ہماری آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوتی ہیں لیکن جن فوائد کے خیال سے یہ تعلیم ہوئی تھی اور جبکا اثر ایک شخص۔ ایک شہر ایک صوبہ تک محدود نہیں بلکہ ساری قوم کو اُنسے نفع کی توقع تھی وہ بالکل اچھوتے رہے۔ پھر کیا قوم کی پیاس ان دو ایک قطروں سے جکا اثر زبان سے آگے نہیں بڑھا سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس دو قسم کی تعلیم نے قوم میں دو قسم کے افراد پیدا کیے لیکن اس حالت میں ان دونوں گروہوں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد میں باہمی مشارکت کا کیا ذریعہ ہوگا؟ اور کونسی برنخ ہے جس میں دونوں روحین مستانس ہونگی یہ دونوں فریق بجائے خود قابلیت کے مدعی ہیں اور واقعی قابل بھی ہوں جیسا کہ دعوے کیا جاتا ہو کہ ایک فریق میں دینی اور عقلی علوم کا ذخیرہ اور اُسکے معلومات کا سرمایہ علی قدر حیثیت موجود ہوا اور دوسرے گروہ میں دنیاوی ضرورتوں کی تعلیم اور روزمرہ کے چلتے کاروبار میں ایک قسم کی مہارت حاصل جس سے ہر فریق نازان و خوش ہے نہ صرف ناز و خوشی بلکہ ہر فریق دوسرے کو مخالفت نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپنے تفوق میں زبان اور قلم سے

وہ کام لیتا ہے جو تین و سنان سے بھی غیر ممکن ہے۔ کیا قدیم و جدید تعلیم نے مسلمانوں کو اخلاق میں تفریق و تہرے کا مادہ نہیں پیدا کیا؟ ضرور پیدا کیا ہے۔

اگر ان دونوں فریق کی یہی حالت رہی تو آگے چلکر دونوں میں اسقدر تباہی ہو جائے گا کہ دونوں دو قوم و ملت نظر آئیں گے۔ اس کیفیت کا رسوخ اسقدر ہوتا جاتا ہے کہ موجودہ حالت کے رہتے انکا اتحاد اور التیام نامکن سا ہے۔ یہ خیال کہ اس فریق نے یہ زیادتی کی اور اس فریق نے یہ۔ ایسا مفہوم ہے جسکی تحقیق کی ہم کو حاجت نہیں۔ یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انکو علیٰ حالما چھوڑ دیا جائے یا کوئی معقول اور وجہ صورت ایسی نکالی جائے کہ دونوں فریق اپنی اعلیٰ قابلیت کے زور کو ایک دوسرے سے ملکر زیادہ پُر زور بنائیں اور ایک فریق سے دین سے آزاد کیا دہشہ اور دوسرے فریق سے معیشت کی کم سلیطگی کا نقصان بھی دور ہو۔

اے حضرات! پہلا کام ندوۃ العلماء نے یہ کیا کہ قوم کے منتشر اجزاء کے سمیٹنے کی کوشش کی۔ ندوۃ العلماء نے یہی چاہا کہ جسقدر قوم کے پُر زور آئے ہیں وہ ہمٹکر ایک ایسی کل بن جائیں جس سے قوم کی علمی و اخلاقی ترقی اپنے اصلی مرکز پر آجائے اور گزشتہ فسانے خواب و خیال کی طرح مٹ جائیں۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں یہ امر آسان نہیں ہے۔ اولاً ان اسباب اور دوائی کا صحیح احساس ہونا ضروری ہے جو تفریق اور تجزیہ کے باعث ہوئے۔ اُسکے بعد اسکا سوچنا کہ وہ کون سے پُر زور علل ہیں جو تفریق اور اُسکے اسباب کو ایک دم میں زائل کر دیں اور باہمی موافقت اور موافقت سے اخلاقی تمدنی علمی کارناموں میں انکو بھی برابر کی کرسی دوسری قوتوں کے ساتھ ملنے لگے۔ اور جسقدر رسمی قابلیت پرشیفتگی ہے وہ مٹ جائے۔ اور ہر فریق اعلیٰ قابلیت کا غنہ بن جائے۔ قومی اصلاح میں مختلف کل پُر زور دن کا کام دینے لگے۔ ندوۃ العلماء نے اب تک جو تجویزیں کی ہیں وہ نہایت صحیح تشخیص پر مبنی ہیں اول یہ کہ

اُسکے متعدد جلسوں میں ہر فریق کے اعلیٰ اور فضل افراد شریک ہوئے جس سے اُنکی باہمی منافرت میں ضرور ایک گونہ کمی ہوتی گئی اور میل جول بڑھتا گیا اور بڑھتا جاتا اور میں بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ جن جن مقامات میں اُسکے سالانہ جلسے اہتک ہوئے ہیں وہاں دہریت - لامذہبی - مذہب سے آزادی وغیرہ اگر بالکل فنا نہیں ہوئی تو اُسین کی تو ضرور آگئی ہے بیان تک کہ دونوں فریق کی ایک متفقہ جماعت اُٹھ کھڑی ہوئی اور داعی الہ اللہ کی دلکش صدا پر لبیک لکھ رہا ہم شیر و شکر ہو کر سعی بلوغ میں لگ گئی۔ انہیں ایسے اجزاء ترکیبی بھی نظر آئے جو نئی تعلیم کی روشنی کے جگمگاتے ستارے تھے اور اپنی پرجوش آواز کے ساتھ ندوۃ العلماء اور گروہ علما کے ہمزبان ہو گئے۔ ادھر گروہ علما پر یہ اثر ہوا کہ اُنکے فضل و کمال کی چار دیواری میں اگر توسیع نہیں ہوئی تو یہ ضرور ہوا کہ اُنکو وسعت کی گنجائش محسوس ہونے لگی اور کہنے لگے کہ اُنکے دعادی بھی بلا دلیل نہیں ہیں۔

اے بزرگان قوم! آپ کو اس بات کے باور کرنے میں ذرا تامل نہ ہونا چاہیے کہ میں نے جو ابھی بیان کیا ہے وہ ندوۃ العلماء کی خارجی تدبیر ہے اور خاص اُن لوگوں کے لیے ہے جو انگریزی تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں یا اب فارغ ہونگے یا آئندہ اس تعلیم میں داخل ہونگے۔ رہی وہ تدبیر جو اہم ترین مقاصد سے ہے اور ہمیں تین باتوں کا خیال کر لینا ضروری تھا۔ اول یہ کہ مسلمان بچوں کی تعلیم کا ایک ایسا درجہ رکھا جائے جس میں عربی تعلیم اس قدر ہو کہ صرف و نحو کی تعلیم کے ساتھ عقائد و ارکان شریعہ اس قدر واقفیت ہو جائے کہ کسی قسم کی دوسری تعلیم سے اُن پر بڑا اثر نہ پڑے اور نہ ہی تعلیم بھی اس قدر کم ہو کہ اُسکے بعد اعلیٰ تعلیم انگریزی ممکن ہو اور تعلیم کی عمر طبعی بھی نہ بڑھے اور جو طلبہ عربی تعلیم میں منسلخ حاصل کرنا چاہیں اُنکو بھی یہی ابتدائی تعلیم کافی ہو۔ اور یہی تعلیم اعلیٰ تعلیم کے لیے بنیاد مستحکم ہو۔ دوم اُن بچوں کی تعلیم و تربیت جتنے اولیاء چاہتے

ہیں کہ اعلیٰ تعلیم دینی کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ہو۔ اور حساب۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ادب۔ انشا پر داری وغیرہ میں بھی کمال حاصل ہو۔ ان دونوں درجوں میں جو انگریزی تعلیم کا خواہشمند ہوگا اُسکو انگریزی تعلیم بھی دی جائے گی۔ سوم درجہ تکمیل جو عربی علوم کا اہم ہے ہوگا یہیں متعدد علوم و فنون سے ایک فن خاص کر دیا جائے گا اور طالب العلم کو دو سال کی مہلت دی جائے گی تاکہ اُس فن کی معتبر کتابیں اور اُس فن کے مہاترین اور قین مسائل میں اسقدر مہارت پیدا کرے کہ بوقت امتحان کسی خاص کتاب کا پابند نہ رہے اس درجے کے امتحان میں کسی خاص کتاب کی تخصیص نہ ہوگی۔ بعد کا سیلابی اُسکو اُس فن کے نام سے ڈگری دی جائے گی۔ اور وہ مفسر۔ محدث۔ اصولی وغیرہ کے نام سے موسوم ہوگا۔

ان اغراض کے حصول کے لیے ندوۃ العلماء نے یہ راہ نکالی کہ ایک بڑے سے بڑے پیمانے پر اُسنے دارالعلوم کھولنا چاہا۔ اگرچہ ندوۃ العلماء میں چاہتا تھا کہ اس وسیع پیمانے کا دارالعلوم بغیر معقول و مستقل سرمائے کے کھولا جائے لیکن قوم کی اس پکار نے کہ ندوۃ العلماء زبانی جمع خرچ بتاتا ہے کچھ کرتا نہیں بے چین کر دیا اور مجبوراً اُسکو ایک دارالعلوم کھولنا پڑا۔ اگرچہ ابتدا میں صرف سہ سالہ خواندگی کے ابتدائی تین درجات کھولے لیکن اُسکی تعلیم کے ختم ہونے پر درجہ اوسط کا مکملنا لازمی تھا چنانچہ ثنوال گذشتہ درجہ متوسط بھی کھول دیا گیا۔ اس سال متوسط درجے کی سال اول کی تعلیم ختم ہو چکی ہے ندوۃ العلماء کا اصلی مقصد یہ تھا کہ ان ابتدائی درجات کی تعلیم بطور پرنج کے ہو اور اصلے دارالعلوم اسکے اوپر کے درجات سے کھولا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ نہ تو قوم نے اس طرف اب تک توجہ کی نہ دارالعلوم اپنے اصلی پیمانے پر کھلا۔ مجبوراً درجات اوسط کی تعلیم کا سال اول انھیں ابتدائی درجات کے ساتھ ساتھ رہا۔

قبل اسکے کہ دارالعلوم کا افتتاح ہو ندوۃ العلماء کے تیسرے جلسے میں بمقام



یانس بریلی ایک مبسوط مسودہ دارالعلوم پیش کیا گیا اور علما اور قوم کے ہاتھوں میں اس  
 غرض سے دیا گیا کہ اسکو عمیق نظر سے دیکھیں اور اپنی مفید رایوں سے مددہ المستمل کو  
 مشکور بنائیں دارالعلوم کی تعلیم میں بہت بڑا خیال اس بات کا کیا گیا ہے کہ تعلیمی نقائص  
 جو اسوقت تک زمانے کے انحطاط سے پیش آتے رہے جانتک ممکن ہو دفع یکے جائیں اور  
 گزشتہ قدیم طریقوں کی پیروی کی جائے۔ علوم میں فلسفہ جدید ہیئت جدید اگر طبقات الارض  
 وغیرہ کا اضافہ کیا جائے۔ انکی نہ صرف زبانی تعلیم ہو بلکہ عملی تعلیم کا اعلیٰ سلسلہ قائم کیا  
 جائے جدید تحقیقات سے سبق لیا جائے اور عقلی و علمی دونوں طریقوں سے تحقیقات  
 کا مادہ پیدا کیا جائے۔ علم کلام میں ایسے دلائل اضافہ کیے جائیں جن سے جدید تحقیقات  
 کی کافی موثقت کافی ہو سکے۔ اور جہاں انگریزی تعلیم کے بڑے بڑے کالج اور متعدد  
 یونیورسٹیاں ہیں وہاں ایک عربی تعلیم کا بڑے سے بڑا مدرسہ قائم ہو۔ اور اسلامی علوم  
 دینیہ جو ہماری معاشرت کی جان ہیں جسقدر دیگر علوم کے انحطاط سے کمزور اور سست  
 ہو گئے ہیں پھر اپنی اصلی حالت پر لائے جائیں اور اپنے نور سے ہماری آنکھیں پھر نور  
 کریں مقصود نظر یہ ہے کہ قابلیت اور علمی جو ہر اخلاق و دانشتگی میں جدید اور قدیم  
 طریقہ حسنہ کی تاسی کی جائے۔ اگر ہم میں کمی ہے تو صرف ان دو چیزوں کی کمی ہے علوم تو  
 اسوقت بھی وہی زیر تعلیم ہیں جو سلف صاحبین کے زمانے میں زیر تعلیم تھے بلکہ ہندو  
 کتابوں کا انبار گزشتہ زمانے میں ہرگز نہ تھا۔ البتہ طریقہ تعلیم کا بڑا حصہ اس زمانے  
 میں زبانی تعلیم کے زیر عمل تھا۔ کتابوں کی عبارت یا مصنف کے افکار سے بہت کم بحث  
 ہوتی تھی۔ ہر مسئلے کی منفی تعریف اور اسکی توجیہ اور اس کے دلائل بطور مذکر کے طو  
 ہو کرتے تھے ہر طالب علم کے ذہن میں مسلسل اور مرتب مسائل مبادی سے مطالب  
 تک ہر طرح محفوظ ہوتے تھے کہ مختلف قسم کی عبارتوں میں انکا ذہن یکسان کام دیتا  
 تھا اور باسانی معلوم ہو جاتا تھا کہ اس میں صحت اور قہم یہ ہے اور ہر مسئلے کی جانچ میں انکی

مجتہدانہ نگاہ طرفہ امین میں کام کر جاتی تھی۔

میں اس بات کے ظاہر کرنے میں باک نہیں کر سکتا کہ جس قدر علوم اور استعداد میں  
سستی ہے وہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ علوم کے منبع اور مدلل مسائل ہمارے لئے ہاں  
میں نہیں آتے۔ پہلے ہی سے ایسی ضعیف بنیاد قائم ہوتی ہے جس کا اثر آخر تک باقی رہتا  
ہے۔ اسی وجہ سے کتابی عبارت بھی اہمو دشوار معلوم ہوتی ہے۔ آپ ملاحظہ فرما سکتے  
ہیں کہ محدث مفسر فقہ مجتہد کا قوط اس زمانے میں اسی وجہ سے ہے کہ طریقہ تسلیم  
ناقص ہے جب تک زبانی تعلیم کا حصہ غالب رہا مجتہد مفسر محدث پیدا ہونے  
رہے۔ مہذا کئی صدیوں سے یہ جو ایک مروجہ طریقہ چلا آتا ہے کہ جو کتاب زیر تعلیم گئی  
اسکی جگہ پر دوسری کتاب کی تعلیم گناہ کبیرہ سمجھی گئی اسنے رہی سہی قوت اور بھی فنا کر دی  
نزدۃ العلماء نے اسی طریقے کے مٹانے میں اور مفید جدید طریقہ تعلیم کے جاری  
کرنے میں بجد کوشش کی معروف و مشہور علمائے نصاب کا خاکہ بنایا اور متعدد  
جلسوں میں اسکی مناسب ترمیم کی گئی۔ تعلیم کے تین درجے قائم کئے گئے اور ہر درجہ کا  
نصاب مرتب ہوا اور اب بھی ہر سال تعلیم کا نصاب پہلے درست کر لیا جاتا ہے اسکے بعد  
اسکا اجرا ہوتا ہے تعلیم میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ہفتہ وار ابتدائی درجات میں طلبہ کی مجلس  
مکالمہ ہوتی ہے اور اس درجے کے اساتذہ بھی اس مجلس میں ضرور شریک ہوتے ہیں اور  
خاص خاص مسائل پر بحثیں ہوتی ہیں اور جس بات کی کمی محسوس ہوتی ہے اسکے تدارک  
میں جہد و بلیغ سے کام لیا جاتا ہے۔ اور درجہ متوسط کے طلباء جنہیں قابلیت دیکھی گئی ان کی  
بطریق الاملا زبانی تعلیم بھی ہوتی ہے لیکن آپ حضرات اسکو بالیقین یابین کہ ایک مدت کے  
متروک طریقوں کو کیا رہا گئی اپنی اصلی حالت اور مرکز ہستقامت پر پہنچا دینا آسان کام نہیں  
تاہم نہایت شکر کا مقام ہے کہ جن امور کی ابتدا اس وقت ہوئی ہے اور جس طریقے سے  
انہیں علحدہ آمد ہو رہا ہے اگر چند سے باقی رہا تو ضرور ہمیں کامیابی کی امید ہے اور اگر قوم نے

توجہ کی تو گزشتہ کمال جس کا اب صرف ذرہ باقی ہے آفتاب بن کر چلے گا اور اس علمی فائیت کا نقصان جس کو میں بیان کر آیا ہوں ضرور زائل ہوگا اس تعلیم کے ساتھ فنون ادبیہ حساب اقلیدس جغرافیہ کی تعلیم بھی شریک کر دی گئی ہے مقصود یہ ہے کہ صرف اعداد اور قواعد حسابیہ کے وہ جامع و مانع حدود ہی یاد نہ ہوں جو خلاصۂ احساب میں درج ہیں بلکہ اس وقت کے مروجہ طریق پر علمی مشق بھی کرائی جائے۔ چنانچہ آپ حضرات کو موجود طلبہ کی جانچ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ میرا بیان کس حد تک صحیح ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ ریاضی کی تعلیم انگریزی طریقہ تعلیم پر زیادہ مفید ہے بالخصوص ایسی حالت میں کہ حدود اور رسوم کے سمجھنے کا مادہ بھی موجود ہو۔ علم تجوید و قرأت جس سے ہم کلام ربانی کو صحیح پڑھ سکتے ہیں اس وقت اس قدر متروک ہو گیا تھا کہ باستانا ان لوگوں کے جو عربیہ تعلیم یافتہ ہیں ہندوستان میں بہت کم ایسے افراد ہیں جو اس سے واقف ہوں انکی تعلیم بھی علی حسب المراد ہوتی ہے اور مثل دیگر علوم کے روزانہ تعلیم کا کافی وقت رکھا گیا ہے۔ خوشنویسی اطلانویسی بھی تقسیم اوقات میں شریک مساوی ہیں۔ الحاصل کوئی مفید تدبیر ایسی نہیں ہے جس کا معقول انتظام نہ کیا گیا ہو۔ ان سب کا حاصل یہی ہے کہ علاوہ کمال علمی کے دنیاوی کاروبار میں بھی کافی مہارت پیدا ہو اور نا آشنائی کا دھبہ جو علما کی شان سے بعید ہے باقی نہ رہے۔ تجربہ نے اس وقت تک یہ ثابت کیا ہے کہ علوم عربیہ کے واقف اگر دنیاوی رسی قابلیت کا جوہر حاصل کر لیتے ہیں تو انکی مثال بالکل غیر معمولی مثال بن جاتی ہے۔

انگریزی تعلیم جو ایک زمانے سے زیر تجویز تھی اس سال ماہ ربیع الاول سے اُسکا بھی جبراً ہو گیا۔ اگرچہ اسکی ابتدائی تعلیم بھی اس حد تک نہیں پہنچی ہو کہ قابل التعلیم ہوتا ہم جب قدر طلبہ انگریزی تعلیم میں داخل ہو چکے ہیں انکی تعداد غنیمت ہو۔ یہ تعلیم بطور دوسری زبان ہوگی جیسا کہ تعلیم انگریزی میں دوسری زبانیں انگریزی کے علاوہ ہوتی ہیں۔ کل

علوم عربی زبان میں تعلیم دیے جائیں گے۔ انگریزی صرف ادب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ رہے گی۔ اسکے ساتھ کسی طالب علم پر جبر نہیں کہ خواہ مخواہ وہ انگریزی دوسری زبان اپنے امتحان میں لے۔ اس تعلیم سے اُمید ہے کہ انگریزی ادب کی تعلیم کافی ہو سکے گی۔ یہ وہی تعلیم ہوگی جو دو بڑے گروہوں کو شیر و شکر بنائے گی۔ اسی کے ہاتھ سے قومی اتحاد کی مضبوط بنیاد قائم ہوگی دہریت اتحاد کا وجود معدوم ہوگا۔ اگرچہ اس دعویٰ کو بہت سے حضرات حیرت سے سنیں گے لیکن میں اسوجہ سے اسکو بے تامل ظاہر کر سکتا ہوں کہ فلسفہ یونان جب تک اسلام کے دائرے میں نہیں آیا خود دہری رہا اسلام ہی وہ مذہب ہو جسے فلسفہ کو بھی مسلمان بنا کر چھوڑا۔ جب تک دینی اور دنیاوی دونوں تعلیمیں نہیں ملیں حیرت انگیز ترقی کا وجود اسوقت تک غیر ممکن نظر آیا کسی علم یا زبان میں دہریت مضمر نہیں ہے اگر ہے تو اسوجہ سے ہے کہ اپنے علوم سے نا آشنا ہی ہے۔ کیا اسلامی علوم پر کسی علم و زبان کا حملہ فلسفہ یونان سے بڑھ کر ہوگا۔ حاشا وکلا۔ مگر وہی اعتدالی اسلامی تعلیم تھی جسے فلسفہ کو ایک ایک مسئلے کی دھجیان اڑا دین کیا ایسے کہنے والے بھی موجود ہیں جو امام غزالی و امام رازی وغیرہ کو دہریہ کہہ سکیں کیا ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں جو علامہ شیرازی علامہ سید وغیرہ کو ملحد کہنے کی جرأت کر سکیں۔ حاشا وکلا۔

حضرات! دونوں یا دوز بانین یا دو قوم و ملت جب تک ایک دوسرے سے نا آشنا ہیں اُسی وقت تک ہر ایک کو دوسرے سے تخاصی ہے لیکن ملنے پر ہمیشہ وہی غالب ہوتا ہے جسکی خود اپنی بنیادین مضبوط ہیں۔ معاذ اللہ معاذ اللہ کیا ہم مسلمان اس حد تک پہنچ سکتے ہیں کہ باوجود اپنے علوم میں مہارت کے دوسری تعلیمیں ہم کو ملحد منکر اسلام بنا سکتی ہیں۔ اچی حضرت! جبکا ایسا اسلام ہے وہ اُنھیں کو مبارک ہو۔ آپ یقین فرمائیں کہ اسلامی علوم کا ماہر بجائے اسکے کہ دوسرے علوم سے ضرر

پائے گھر کا بھیدی بنجاتا ہے اور جو جو فوائد اُسکو اس غیر علم سے حاصل ہوتے ہیں اس کو اُنکا حصول ممکن نہیں ہوتا۔ یورپ کے علوم و فنون مصر اور یروت میں جس رفتار سے عربی زبان میں ترجمہ کیے جا رہے ہیں اُس سے ہکوا امید ہوتی ہے کہ یہ زبان بھی جدید علوم و فنون سے بہت جلد مالا مال ہو جائے گی۔

اب میں آپ حضرات کے روبرو اُن امور کو پیش کرتا ہوں جو دارالعلوم میں تربیت متعلق ہیں۔ جو طلبہ شہر کے کسی حصے میں سکونت پذیر ہیں اور معمولاً اوقات درس میں حاضر ہو کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اُنکے لیے دارالعلوم تعلیم کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ البتہ وہ طلبہ جو دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) میں رہتے ہیں اور شبانہ روز دارالعلوم کے زیر حمایت ہیں اُنکی تربیت جس طرح کی جائے ممکن ہے اسکا انتظام یہ کیا گیا ہے کہ دارالاقامہ میں دو قسم کے طلبہ اسوقت تک داخل ہوئے ہیں۔ اول وہ جو کہ مستطیع ہیں اور اپنے مصارف خود ادا کرتے ہیں جنکی تین شرحیں مقرر ہیں پانچ روپیہ ماہوار دس روپیہ ماہوار پندرہ روپیہ ماہوار تفصیل قواعد داخلہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگی۔ دوسرے قسم کے وہ طلبہ جو غیر مستطیع ہیں اور اُنکا کفیل دارالعلوم ہے اُن طلبہ کی تعداد اسوقت تک معین تھی بیس سے زائد نہیں لیے جاتے۔ البتہ اولو العزم حضرات اگر اپنی طرف سے وظائف مقرر کریں اور طلبہ کو اپنی طرف سے داخل کرنا چاہیں تو ممکن ہے کہ تعداد بڑھ جائے خورانیہ طعام کا یہ قاعدہ ہے کہ امیر و غریب ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں ایک کو دوسرے پر کسی قسم کا تفوق اور امتیاز نہیں ہوتا۔ البتہ جو مستطیع طلبہ دس روپے یا پندرہ روپے ماہوار فیس داخل کریں گے اُنکے طعام اور خورانیہ طعام میں لا بدی امتیازی فرق کرنا پڑے گا۔ بزرگان قوم نے جو وقتاً فوقتاً معائنہ فرمایا اور اپنی رائے ظاہر کی انہیں سے بعض حضرات کا معائنہ جو معین وقت پر تشریف لائے پیش کرتا ہوں اس سے دارالعلوم اور دارالاقامہ کی فی الجملہ کیفیت معلوم ہوگی۔

## معائنہ مولوی منور علی صاحب مدلس حدیث مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

میں آج معہ برادر عزیز مولوی حامد شاہ مدرسہ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں حاضر ہوا۔ جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب و مولوی محمد فاروق صاحب نے مدرسے کا معائنہ کرایا۔ اور نیز طلبہ کی جانچ کے واسطے بھی ارشاد فرمایا چنانچہ میں نے چند جماعت کے طلبہ سے مختلف مضامین دریافت کیے بعض سے تقریراً اور بعض سے تحریراً اور بعض سے ہر دو تعلیم بہت اچھی پائی مدرسین منتہین کی کوشش کا نتیجہ طلبہ کی حالت موجودہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے طلبہ نے جان تک پڑھا ہے بہت اچھے ہیں۔ اکثر طلبہ میں تہذیب کا بڑا ذوق بھی بہت اچھا تعلیم کیا گیا ہے۔ آخرین ایک طالب علم نے اول رکوع سورہ دہر کا بہت خوش آسانی سے قرأت کے ساتھ قاعدہ تجوید سے پڑھا اس سے نور علی نور اور حفظ زیادہ ہوا۔ بہر حال انتظامی حالت۔ دارالاقامہ۔ تدریس وغیرہ منتظم ہے۔ مجکو بڑی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس نو نال کو سرسبزی کے ساتھ تئیل کو پہنچائے گا۔ وقد فعل۔ اللہ آمین۔ محمد منور علی مدرس درجہ حدیث شریف مدرسہ عالیہ ریاست رامپور۔ یکم ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

## معائنہ مولوی امتیاز علی صاحب پشتر منصف امروہہ ضلع مراد آباد

آج مجکو مقام دارالعلوم ندوۃ العلماء میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جناب مولانا محمد فاروق صاحب و جناب مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب تہتم دارالحکومت کمال اخلاق معائنہ دارالعلوم و طلبہ و کتب خانہ و بادرچی خانہ وغیرہ کا کرایا حسن اتفاق سے طلبا اُسوقت دسترخوان پر حاضر تھے اور کھانا کھا رہے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ناشی ہے اور مہمانان عزیز کھانا کھا رہے ہیں۔ کھانا عمدہ۔ ظروف صاف و دسترے ہر چیز کی

صفائی قابل تعریف تھی۔ پھر کچھ اشعار فارسی وارد و کا ترجمہ طلباء سے کرایا اور دو شعر خود  
مین نے بھی پیش کیے۔ جب ترجمہ سب طلباء کا پیش ہوا تو حیرت ہوئی کہ انکس و سال  
ایسا نہ تھا کہ وہ اس عمدگی سے ترجمہ کر سکتے کچھ شک نہیں کہ ایسی عمدہ تعلیم (جسکے ذریعے  
سے ایک مدت قلیل مین ایک معتد بہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے) ہندوستان کے کسی  
مدرسے مین نہیں ہوتی۔ یہ بھی بالکل صحیح ہے کہ مولانا محمد فاروق صاحب اور مولانا محمد  
حفیظ اللہ صاحب کا اس دارالعلوم مین ہونا سرسرخوش قسمتی دارالعلوم کی ہے۔

امتیاز علی بنیشر منصف امر وہہ۔ ۲۹۔ جمادی الثانی ۱۳۱۵ھ ہجری۔

حضرات! اب مین طلباء دارالاقامہ کے اوقات شبانہ روز کو ظاہر کرتا ہوں علی الصبح  
پانچ بجے نماز فجر اُسکے بعد نصف گنڈہ تلاوت قرآن پاک نو بجے سے دس بجے تک آپ  
گنڈہ کھانا کھانے اور دیگر ضروریات سے فراغ کار کھا گیا ہے دس بجے سے چار بجے  
تک اوقات درس دارالعلوم کی حاضری جبین ایک گنڈہ نماز ظہر کی چھٹی بھی داخل ہے۔  
چار بجے سے نماز مغرب تک درشن جہانی بعد نماز مغرب رات کا کھانا اور اُسکے بعد  
مطالعہ بینی و سبق گردانی اور اُسکے بعد نماز عشا اور پھر خواب و استراحت مگر ان جمیع  
اوقات مین ایک ایسے اتالیق اور استاد کی نگرانی مین مذکورہ امور ادا کیے جاتے ہین  
جسکے دباؤ اور تہذیب و منانت سے شائستگی کا دوسرا سبق ملتا ہے۔ کل طلباء اتالیق کے  
ساتھ نماز پنجگانہ معینہ اوقات مین جماعت کے ساتھ مسجد مین ادا کرتے ہین۔ پانچونف  
بعد ادا سے نماز انکی حاضری ہوتی ہے۔ اوقات طعام مین علیحدہ حاضری لیجاتی ہے خلا  
یکہ اوقات شبانہ روز مین بارہ وقت حاضری لیجاتی ہے۔ جہان تک تجربے سے معلوم  
ہوا اُن طلباء کی حالت شائستگی تہذیب و منانت مین بہت اچھی ہے جنکی ابتدائی تعلیم  
دارالعلوم سے شروع ہوئی ہے بخلاف اُن طلباء کے جو ایک آدھ سال کی تعلیم ختم  
کر کے دارالعلوم مین داخل ہوئے ہین۔ اور یہ ظاہر ہے اسلیے کہ خود و درختون کی شاخ

برگ کبھی ایسے خوشنما نہیں ہو سکتے جیسے اُس باغبان کے درست کیے ہوئے درخت شبنم ہوتے ہیں جو اُس کام میں تجربہ رکھتا ہے۔

اے بزرگان قوم! دارالاقامہ کے کمروں کی حالت جو اس وقت تک رہی اور ہواؤ کی حالت جو آئندہ رہے گی اُسکی طرف خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ندوۃ العلماء کے منصوبے میں جو بات پہلے سے آچکی تھی یہ تھی کہ ایک ایک طالب علم فی کمرہ خاص ہوگا جس میں کل آسائش کا سامان بقدر کفایت مہیا کیا جائے گا تاکہ علاوہ آسائش اور آب و ہوا کی صفائے کے اخلاق کی بنیدگی میں کوئی خرابی واقع نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ جس قدر طلباء اس سال داخل دارالاقامہ ہوئے اور انکے لیے جس قدر آسائش کے سامان بقدر امکان فراہم ہوئے اگرچہ وہ کس طرح دارالعلوم کی حالت موجودہ پر نازیبا نہیں ہیں لیکن جگہ کی کم وسعتی سہرا لے کی عدم کفایت سدراہ ہوتی رہی اور بالآخر ایک ایک کمرے میں تین تین چار چار طلبہ کو جگہ دی گئی تاہم فروش و صفائی و دیگر ضروری سامان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور طلباء نے تقسیم آسائش اپنے کام میں مصروف رکھے گئے اور سال کا تعلیمی نصاب جسکی ایک فرد اس رپوٹ کے ساتھ منسلک ہے اپنے ضروریات کے احسن وجوہ ختم ہوا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر قوم نے کافی مدد نہ دی تو آئندہ سال جگہ کی سخت قلت ہوگی اور بوجہ عدم گنجائش دارالعلوم کی جمعیت کو نقصان پہونچے گا۔ مطالعہ کے واسطے دو کمرے خاص کر دیے گئے ہیں جن میں اسباق کو یاد کرنا اور مطالعہ دیکھنا شکر کے لیے مخصوص ہو گیا ہے۔ اس حالت میں بھی دو دو تین تین مدرس اس امر کی نگرانی کرتے رہتے ہیں کہ طلباء علاوہ مطالعہ و کتب بینی کے کسی دوسرے کام یا کھیل میں مشغول نہ ہونے پائیں اور وقتاً مقررہ تک اسکے سوا دوسرا کام نہ کریں۔ امتحان سالانہ نہایت خرم و احتیاط کے ساتھ لیا جاتا ہے جس کا عمل درآمد اس وقت تک اس طریق پر ہوتا رہا ہے کہ ہندوستان کے مشہور اور نامور علماء خاص خاص فن میں متبحر ہوتے ہیں اور ایک مہودہ تاریخ تک



امتحان کے پرچے چھپوا کر خاص اہتمام سے سر بہ مہر لافے میں بند کر کے امتحان کے  
 معتمد کے پاس بھیج دیتے ہیں جو خاص امتحان کے وقت کھلتے ہیں اور نگرانِ جامع کے  
 رو برو تقسیم کر دیے جاتے ہیں اور جوابات حاصل کر کے اسی اہتمام سے پھر متعین کے  
 پاس بھیج دیے جاتے ہیں۔ اُسکے بعد نتیجہ سالانہ شائع کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ ہر  
 سہ ماہی میں ایک ایک امتحان جانچ کا ہوتا ہے اور سہ ماہی اول و ثالث کے متعین  
 درجہ بدل دارالعلوم کے اساتذہ ہوتے ہیں۔ البتہ ششماہی امتحان کے واسطے شہر  
 کے معتبر علمائے متبحر ہوتے ہیں۔ ان امتحانوں میں بلا تخصیص کل فنون کا امتحان ہوتا ہے۔  
 اگرچہ اس سال بھی مثل گذشتہ دو سالوں کے اپنے مقررہ وقت پر حضرات متعین  
 کو اطلاع دی گئی اور تفصیلات خواندگی متبحرین کی خدمت میں بھیج دیے گئے بعض حضرات  
 نے سوالات مرتب کر کے مطبوع بھی کر لیے۔ مگر افسوس ہے کہ عین وقت پر دوبائی امرات  
 کی کھنٹوں میں ایسی شدت ہوئی کہ دارالعلوم میں تعطیل دے دینی پڑی اور کل طلباء کو جلد سے  
 جلد گھر چلے جانے کی تاکید کی گئی اور وہ چلے بھی گئے۔

دارالعلوم میں ایک وسیع لائبریری (کتاب خانہ) ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں علمی  
 اخلاقی عربی فارسی وغیرہ کی داخل ہوتی ہیں۔ اس وقت تک تقریباً ساڑھے سات ہزار  
 جلدیں داخل ہو چکی ہیں منجملہ اُنکے تخمیناً تین ہزار جلدیں صرف اس سال داخل ہوئی ہیں  
 یہ وہ ذخیرہ ہے جس سے ہم اپنے گذشتہ کارناموں کا اندازہ کر سکتے ہیں اور اس سے ہمارے  
 بچے بھلے آنے والوں کو ہماری یادگارین نظر آئیں گی۔ اگرچہ علمِ علمِ سینہ ہے لیکن پڑھنے  
 پڑھانے میں انھیں ذخیروں سے اولادِ دلتی ہے اور بالآخر وہی علمِ علمِ سینہ بجاتا ہے۔  
 یہ کام بھی بجائے خود ایسا عظیم الشان کام ہے جس میں بڑے سرمائے کی حاجت ہو، ہکو  
 اُمید ہے کہ قوم ہماری اس ضرورت میں بھی کافی دستگیری کرے گی۔ بالخصوص اس مقام  
 میں ہمارے مولوی عبدالغنی صاحب بہاری جنھوں نے اپنے قلبی محبوب سرمائے کو

دارالعلوم کے حوالے کر دیا وہ نفیس اعلیٰ مطبوعہ مصر کے کتب کے دینے میں ذرا متامل نہ ہوئے جزاۃ اللہ تعالیٰ  
 اس امداد کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ جن حضرات کے بیان قدیم کتب خانہ ہو وہ کتابوں سے مدد دینے میں  
 یہ کہ جو صاحب کتب خانہ نہیں ہیں یا اپنی کتابیں جدا کرنا پسند نہیں کرتے وہ نقدی امداد سے کتب خانہ  
 دارالعلوم کو فرغ دین۔

جن بزرگان قوم نے کتب خانے کی اس وقت تک معقول امداد فرمائی اُنکے اسماء گرامی  
 حسب ذیل ہیں۔ مولوی عبدالرافع خالص صاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس شاہ جہانپور۔ مولانا محمد عظیم  
 صاحب مقیم عظیم آباد پٹنہ۔ سکین عبدالرحیم صاحب ساکن کوچین مکہ مبارک  
 اس وقت تک جس قدر تجربہ ہوا نہایت خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہو کہ دارالافتاء کے طلباء پر  
 تعلیم و تربیت کا بہت اچھا اثر پڑا۔ ادنیٰ نمونہ اُسکا یہ ہو کہ اُنھوں نے ایک انجمن قائم کی ہے  
 جس کا نام انجمن تہذیب ہوا اسکے دو جلسے ہر ماہ میں معمولاً ہوتے ہیں بلا اشتغال طلبہ شریک  
 ہوتے ہیں مختلف مضامین پر اپنی تقریریں اور تحریریں خاص اثر قائم کرتے ہیں ایک فقہ  
 قبل عنوان متعین کر دیا جاتا ہو اس سے انکی یکجہتی اور اتحاد میں نمایاں ترقی ہوئی۔ متمم دارالعلوم  
 یا کوئی مدرس ہمیشہ شریک جلسہ ہوتا ہو جس سے نظام جلسہ از اول تا آخر منتظم رہتا ہو۔ اسکی  
 رواد کی مطبوعہ کا بیان اس وقت بھی موجود ہیں جسکے دیکھنے سے آپ حضرات کو زیادہ لطف آئیگا  
 آخر میں نہایت خوشی سے اسکا اظہار کیا جاتا ہو کہ دارالعلوم میں اب تک ہی طلبہ داخل ہو ہیں  
 جو وسط ہندوستان کے رہنے والے اور اکثر مستطیع الحال ہیں انہیں معتد بہ تعداد و ان طلبہ کی ہے جو  
 علما و مشائخ کی اولاد سے ہیں چنانچہ سال روان میں سٹاف کے لڑکے داخل دارالعلوم ہوئے ہیں خاص  
 دارالافتاء میں داخل ہوئے انکی تعداد چھپن ہو۔ اکاون مستطیع اور پانچ غیر مستطیع مختلف اسباب امراض کی  
 وجہ سے سینئیس طلباء خارج ہوئے۔ اس وقت تک حاضری طلباء دارالعلوم کی سو ہیں جن میں طلباء  
 مقیمین (بورڈر) کی تعداد پچھتر ہے۔ گوشوارہ مصارف و داخل دارالعلوم حسب تفصیل  
 ذیل ہے۔

# نقشه داخله و خارج طلبای دارالافتاء دارالعلوم

داخله					خارجہ				
تعداد	میزان کل	میزان کل	میزان کل	میزان کل	میزان کل	میزان کل	میزان کل	میزان کل	کیفیت
۱	۱۱	۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	کیفیت
۲	۱۲	۱۳	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	کیفیت
۳	۱	۳	۴	۴	۴	۴	۴	۴	کیفیت
۴	۸	۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	کیفیت
۵	۹	۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	کیفیت
۶	۴	۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	کیفیت
۷	۳	۲	۵	۵	۵	۵	۵	۵	کیفیت
۸	۴	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	کیفیت
۹	۴	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	کیفیت
۱۰	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	کیفیت
۱۱	۵۱	۵	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	کیفیت

غیر حاضری کی وجہ سے

موجودہ درجہ میں شامل  
نہیں ہونے کی وجہ سے



گوشواره آموخته و صرف دارالعلوم بابت ۱۹ سکه اجری من ابتدا ۱۶ سکه اجری نهایت ۱۳ سکه رمضان ۱۳ سکه اجری

چندۀ دارالعلوم	۱	۴۳۳۳۳۳۳۳
کرایۀ مکانات	۲	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
وفاکف	۳	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
دکوریہ سکار شپ	۴	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
فیس طلبہ	۵	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
فروخت کتب	۶	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
خرائہ محمدیہ	۷	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
تعمیر	۸	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
فروخت اشیای دارالعلوم	۹	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
میزان کل	۱۰	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
تنخواہ ملازمین مع ملازم مسجد صیقلی	۱۱	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
مصارف باوجود چنانہ مع پمپ ملازمین	۱۲	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
خرید کتب و مرمت جلد	۱۳	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
تعمیر	۱۴	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
متفرقات	۱۵	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
مرمت و صفائی مکان	۱۶	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
لباس طلبای غیر مستطیع	۱۷	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
خرید اشیای دارالعلوم	۱۸	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
واپسی فیس طلبا	۱۹	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
سفر خیرین طلبا و مدرسین	۲۰	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
طبع	۲۱	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
میزان کل	۲۲	۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱

## عزت کی زندگی

شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈیر ابرود و مالک مخزن لاہور نے  
مذہب العلماء کے آٹھویں سالانہ جلسے میں مندرجہ بالا عنوان پر ایک نہایت  
نفیس اور برجستہ تقریر کی تھی جو اس قابل ہے کہ ہر شخص اسکو توجہ اور لحاظ کی نظر سے دیکھے  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہر شخص کے دل سے اکثر یہ دعا نکلتی ہو کہ خدا سے عزت کی زندگی نصیب کرے اور  
حقیقت میں یہ وہ دعا ہے کہ اگر اسکو شرف قبول حاصل ہو جائے تو دنیا بھر کی نعمتیں اس میں  
شامل ہیں۔ فقیر کو آپ سر راہ مانگتا دیکھ کر ایک پیسہ دیتے ہیں تو وہ کہتا ہوا اللہ عزت ابرود  
بنائے رکھے جو وقت جو شربت محبت میں مان بیٹے کو دعا دیتی ہے تو یہی کہتی ہے کہ خدا  
با عزت و اقبال کرے۔ مسلمانوں میں کئی بزرگوں کی دعائیں اور نیم شبی پڑھنے پر عوام حجاج برادران  
و خولیان نشوم۔ اس خیال میں تو ہم آپ سب شریک ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ عزت کی  
زندگی کا ہر شخص کے ذہن میں ایک جدا مفہوم ہے بعض لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ اپنے گھر میں  
چاہے روکھی سوکھی بچائے چاہے ایک وقت فاقہ رہے چاہے کسی وقت پیٹ بھر کر  
کھائے کو نہ لے لیکن باہر سفید پوشی اور مٹرخوئی کی حالت میں جائیں اور کسی کے آگے  
دست سوال دراز نہ کرنا پڑے تو اس سے بڑھ کر اور عزت کیا ہو سکتی ہے۔ انکا مسلک  
اُن آزاد منش حضرات کا ہے جو کج قناعت میں پڑے وینا دیا مہاسے بے جبر جسم کی ذہنی  
یا لاغری سے بے پردا فلضیاء عالم خیال کی سیر کر رہے ہیں یا اپنے مالکے لوگ لائے  
ہوئے ہیں اور جنکا عمل اس قول پر ہے ۵

آئینس کہ بد بھریسم نالے دارد	وز بہر شست آشیانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کے	گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

اس میں شک نہیں کہ یہ مسلک ایک نادرسک ہو مگر اس راہ پر چلنے والے اور استقلال سے

چلنے والے دنیا میں بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ فلک بھر کو کئی چکر لگانے پڑتے ہیں پیشتر کے کہ ایک بندہ خدا پیدا کر سکے جو نفاعت میں ایسے بلند مقام پر جاگزین ہو

شیوہ خاص ہے یہ عام نہیں	جو کئے ہیں اون کا کام نہیں
-------------------------	----------------------------

عام معنی جو اس سیدھے سادے لفظ عزت کے ہیں وہ بہت پیچیدہ ہیں۔ کوئی توجہ سمجھے بیٹھا ہے کہ صرف فلان بن فلان ہی سند عزت ہے، کسی کا یہ خیال ہے کہ مالدار ہونا یا اعزاز ہے پھر اس مالدار کی عزت کے مختلف مدارج ہیں۔ کیسے ذہن میں نہاشم فقرہ و فرزند وزن کی ایک کافی مقدار کو عزت کہتے ہیں کسی کی رائے ہو کہ ان چیزوں کا کافی سے زیادہ حصہ ملنا داخل عزت ہو کسی کو خیال ہے کہ مکان شاندار بنوانا اسکے حصول کا ذریعہ ہے۔ کوئی جانتا ہے کہ لڑکوں کی شادی دہوم دہام سے کر کے تنہا عزت حاصل ہو سکتا ہے کوئی ناچ رنگ کے جلسے کر کے اس جنس کرانہا کا طلبگار ہوتا ہے۔ کوئی حکام کی خوشامین اس جو ہر کام میں ملتا ہے اور حصول غرض کے واسطے سیکڑوں ہزاروں روپے حکام کے ذرا سے اشارے پر دے ڈالنے ہو چشم زدن میں زرو جاہر ہو س جاہ میں لٹا دیتا ہے۔ غرض ہر سر و ہر سودے۔ ہر کوئی اپنی اپنے حال میں مست ہو اور اپنے اپنے مغرب طریق سے عزت کو ڈھونڈھتا رہتا ہے۔ مگر ایک پلو عزت کی تلاش کا ہے جسکی طرف لوگوں کی توجہ بہت کم ہے حالانکہ وہی عزت ایسی ہے جو ان سب عزتوں سے زیادہ بیش بہا اور زیادہ گرانقدر ہے جسکی خواہش دنیا کے چیدہ سے چیدہ حضرات نے کی ہے جو مختلف صورتوں میں خدمت خلق اللہ سے حاصل ہو سکتی ہے اور جسکا نتیجہ ملکی اور قومی عزت کی ترقی ہے اس تلاش میں خوبی یہ ہے کہ کیسلی کوششیں کامیاب جائیں تو نہ صرف اپنا نام ہمیشہ کے لیے روشن ہو جاتا ہے بلکہ ہزاروں بندگان خدا کی عزت بجاتی ہے جس مقدس سر زمین اور جس خوش نصیب قوم میں ہمارے ہادی حق مبعوث ہوئے اسکی خصوصیت یہی تھی کہ ملک اور قوم کی آن پر جان قربان کرنے والے

آدمی اس میں موجود تھے۔ یہ تو آپ سب سے سنا ہو گا کہ قبائل عرب جنگجوئی میں طاق اور زبان  
 آوری میں شہرہ آفاق تھے اور تیغ و سنان سے اور سیف و زبان سے ہر دم آمادہ و حاضر  
 رہتے تھے۔ ایک قبیلے کے نسبت کسی دوسرے قبیلے کے ایک فرد نے کچھ بڑا بہلا کمال  
 بس وہیں لڑائی کی ٹھن گئی اور برسوں تلوار چل رہی ہے۔ یہ حمیت قومی اور غیرت اہل عرب  
 میں بحیثیت قوم موجود تھی اور خاندان قریش جسے پیغمبر عربی کی ذات کی بدولت خاندان  
 رسالت بننے کا فخر حاصل کیا سب قبائل میں باعثِ با رغبت اور حمیت ممتاز تھا۔  
 اور وہ سب خصائل حسنہ جن پر قریش کو زمانہ بھالت میں بھی ناز تھا۔ اس حبیب خدا کے  
 پاک اور بے لوث دل میں برجہ اہل موجود تھے صرف فرق اتنا تھا کہ وہی خصائل غیرت  
 و حمیت خلکو وہ اہل قریش جو انوارِ دینی سے بہرہ اندوز نہ تھے محض خیالی حقیقتِ باتو پیر  
 ظاہر کرتے تھے ذاتِ اقدس میں نیا۔ موقوفوں پر ہمتال کی گئیں گو عرب جاہلیت کی یہ  
 ملکی اور قومی غیرت اُس حمیت سے جس کا بانی اسلام نے بیچ بویاکم درجے کی ہے مگر اس  
 انصاف و رظاہر ہوتا ہے کہ اہل عرب میں خدا نے یہ خصلت و دلیعت کی تھی کہ ہر فرد قوم  
 اپنی عزت کو قوم کی عزت کے ساتھ وابستہ سمجھے اور قوم کو جب گالی ملے تو سمجھے کہ اُس کی ذات  
 کو گالی دی گئی اور قوم پر جب عتاب ہے تو سمجھے کہ وہ مہتوب ہو قوم کو جو تکلیف پہنچے اُس کو  
 اپنی تکلیف سمجھے اور قوم پر جو آفت آئے اُس کے آگے آپ سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو جائے۔  
 گویا ہرٹ ناوک بیدار وہ خود ہی تھا۔ سیرح قوم دولت مند ہو تو سمجھے کہ اسے دولت ملگسی قوم  
 خوشحال ہو تو وہ سجدہ شکر کے لیے بارگاہِ خداوندی میں بھجک جائے۔ قوم کو انعام ملے تو  
 وہ قصیدہ مدحیہ پڑھنے کو دوڑے۔ اس خصلت سے ہی وہ زبردست سیم پیدا ہوا ہے  
 جس سے ابتداء اسلام میں ہمارے مذہب کی کل چلانے کا کام لیا گیا۔ آپ میں سے  
 اکثر حضرات نے کلین ملاحظہ کی ہوگی خصوصاً اہل کلمہ کو تو زیادہ اتفاق ایسے کارخانوں کے  
 دیکھنے کا ہوا ہو گا جن میں دُخان سے کام لیا جاتا ہے اور اور کچھ نہیں ریل کا انجن تو ہر ایک نے



دیکھا ہوگا کیسے ہو ایک طرح گاڑیوں کو اڑائے لیے جاتا ہے اور زمین کی طنائیں پہنچ کر مغرب اور مشرق جنوب و شمال کو ایک کر دیتا ہے میرے کئی رفقاء نے جو پنجاب سے اس دار السلطنت ہند تک پہلی دفعہ آئے ہیں خصوصاً دُخان کی اس بیخود طاقت کا اندازہ کیا ہوگا۔ واقعی عقل دنگ ہوتی ہے جب آدمی یہ خیال کرے کہ ہندوستان وسیع ملک کا عرض و ودن میں طے کر لیا گیا ہے اور دوسری تاریخ کی دہر کو جو لوگ لاہور یا امرتسر سے چلے ہیں انھیں چوتھی تاریخ کی صبح کلکتہ میں آنکر ہوئی ہے یا ورات ہو کہ اب طبائع نازک ہوتی جاتی ہیں اور جبری جفاکش عربوں کے نام لیوا اور مقلد اس بات کو بھول کر کہ بزرگان اسلام مہینوں کے سفر و نٹ جیسی سواری پر بوق ودق صحراؤں اور بے آب و گیاہ جنگلوں میں کس اولوالعزمی سے کرتے تھے اب سفر کی درازی کی تنگیاں کرتے ہیں اور اس زمانے کے مشہور ملک الشعراء نظام و کن حضرت داغ دہلوی کے ہم آہنگ ہو کر کچا راٹھتے ہیں۔

منزل یا در در ایسی ہے	ریل بھی جاتے جیخ اٹھتی ہے
-----------------------	---------------------------

حسن اتفاق سے یہ شعر سفر کلکتہ ہی کی شان میں کہا گیا ہے۔ نواب مرزا خان صاحب داغ رامپور سے ایک مار کلکتہ تک آئے تھے اور اس سفر کا مختصر حال انھوں نے اپنی سلیس اور دلادیز مثنوی فریاد داغ میں لکھا ہے۔ مگر صاحبان۔ پچھلے مصرعہ میں تو حضرت داغ نے غضب ہی کر دیا ہے مگر ریل کا کیا ہے یہ تو باولی ہے ہر پانچ سات میل پر پہنچ اٹھتی ہے اسکے چننے پر جائے تو نزدیک ہی کونسی منزل ہے۔ مگر پھر بھی اس کی ہمت پر آفرین ہے کہ روتی ہے جیختی ہے دود آد بھی موجود ہے اور طوفان اشک بھی مگر نہ پچی کام سے نہیں چوکتی۔ کالے کو سون کی منزلیں اسنے لوگوں کے لیے آسان کر دی ہیں اور خود جیلے یا کرٹھے ہمیں تو منزل پر پہونچا دیتی ہے۔ مگر یہ سب کس زور پر۔ دُخان کے زور پر۔ ایک ذرا دُخان کم کر دیجیے یا اسکا ذخیرہ ختم ہو جائے انجن بھی کھڑا ہے اور بے

ہے۔ ڈھانچ موجود ہے۔ پُرزے موجود ہیں۔ گریٹر بیکر کل ہے کہ چل ہی نہیں سکتی۔  
 کاٹیاں ہیں کہ ہل ہی نہیں سکتیں اور مسافر ہیں کہ نہ روے ماندن نہ راہ رفتن اس  
 مشکل سے بچنے کے لیے کل کے چلانے والا کار میکر کیا کرتا ہے۔ سفر میں چلنے سے  
 پہلے کافی سرمایہ دھان کا پیدا کر لیتا ہے پھر اس دھان سے کام لیتا جاتا ہے۔ اور  
 ساتھ ہی ساتھ اور ایندھن تنور میں ڈالتا جاتا ہے اور اور بانی بڑے دیگچ میں جو بجن  
 کے اندر لگا ہوتا ہے بھرتا جاتا ہے کہ تازہ بھاپ بنتی جائے اور کل چلتی جائے بعینہ  
 یہی ترکیب تھی جس سے اس قادی مطلق حکیم ازی نے جو تمام حکمتوں کا منبع ہے عرب اور  
 اہل عرب کی اصلاح اور پھر اس کے ذریعہ سے تمام دنیا کی ہجود اور صلاح مذہبی اور اعلاے  
 کلمۃ اللہ کا اہم کام لیا تھا۔ کئی لوگ تعجب کرتے ہونگے کہ ذات باری کو اگر اس زور شور  
 کے ساتھ عرب کی اصلاح منظور تھی اور اس ملک کو اپنے ایسے برگزیدہ دوست کے  
 زاد و بوم ہونے کا فخر بخشا تھا تو پہلے اہل عرب کو اتنا بگڑنے ہی کیوں دیا۔ انہیں جہالت  
 اور جنگجوئی کیوں بھردی۔ اچی آپ ہی تو یہ حالت پیدا کی کہ ایک کو دوسرے کا جانی دشمن  
 بنایا اور پھر خود ہی ایسے اسباب پیدا کیے اور اپنا ایک ایسا برگزیدہ نبی پیدا کیا کہ اوسنے  
 اُن دشمنیوں اور جھگڑوں کو مٹا دیا اور پھر فخریہ اپنے کلام میں فرمایا۔ کُنْتمْ اَعْدَاءُ فَ اَلْفَ  
 بَیْنُ قُلُوْبِکُمْ۔ وہ خود ہی مقلب القلوب تھا تو پہلے یہ نوبت کیوں پہنچنے دی۔ ویسے تو خدا  
 کے بھید خدا ہی جانے کہ ان اسباب کو جمع کرنے میں کیا حکمت تھی اس راز سے تو آگاہ ہی  
 ذاتِ مہدی ہو جسکے حکم سے آئے دن آپ کی آنکھوں کے سامنے بڑا دوبرق جمع ہو کر طوفان لاتے ہیں کسوقت اسکا  
 سامان ہوتا ہے اور بادل بھی قیامت کی سیاہی لیے ہوتے ہیں اور اُنکی گرج کتنی ہے کہ  
 میں آج ہی کے لیے ہوں۔ اور بجلی کی کرک انا البرق کتنی ہوئی دلوں کو ہلا دیتی ہے۔ اور  
 درختوں کی جڑوں تک کو ہلا دیتی ہے اسپر ہوا اس تندی سے چلتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے جو  
 فرشتے ذخیرہ ہوا کے محافظ تھے وہ آج ہوا کی کھڑکی کھلی چھوڑ کر غافل ہو گئے یا اگر موجود

علم طبعی دان حضرات کی زبان میں اسی مطلب کو ادا کر میں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر کی ہوا  
 ابخرہ بنکر آسمان کو چڑھ گئی اور جہان کے سمندر دن سے نئی ہوا اسکی جگہ لینے کو دوڑی  
 آرہی ہے اس حالت میں ضعیف العقب عورتیں مارے ڈر کے گھر دن میں بھی جانی  
 ہیں اور جانتی ہیں کہ ابھی چھت پر بجلی گری۔ بچے مان کو ڈرتے دیکھ کر مان سے جسمے  
 جاتے ہیں اور بھولی بھولی کانپتی ہوئی آواز میں پوچھتے ہیں کہ امان جان باد لون میں کن  
 بولتا ہے؟ یہ بجلی کیا ہوتی ہے؟ امان جان اگر ہماری چھت پر بجلی آ پڑے گی تو کیا ہوگا؟  
 اب جان آج باہر ہی ہیں خدا جانے کہاں اوسگے۔ مگر اس عام گھبراہٹ میں ذی ہوش  
 جانتے ہیں کہ یہ قدرت کی معمولی نیرنگیاں ہیں اور طوفان تھوڑی دیر میں ختم ہو جائے گا  
 باد لون کو وہی طاقت جسے انھیں جمع کیا تھا منتشر کر دے گی۔ ہوا کی کھڑکی کے فرشتے  
 پھر اپنا کام سنبھال لیں گے اور خالص چمانے سے ناپ ناپ کر اندازے کی ہوا دنیا  
 میں بھیجے لیکن گے اور بجلی کے پیدا کرنے کی کل کو کوئی زبردست ہاتھ کام سے روک  
 دے گا اور مطلع کبھی بیخبر نہ رہے گا اور کبھی بے بر سے پھر صاف ہو جائے گا۔ رات پھر  
 اپنے چاند اور ستارے دن کو لے کے آئے سوچو ہوگی۔ اور جو زندہ دل شوقین لوگ  
 اس فضا کے عالم کو دیکھ کر گھڑتے شکر پر یا بلغ میں ٹھنکنے کو نکل پڑیں گے۔ انھیں  
 خیال بھی نہ ہوگا کہ مطلع کی جس صفائی کا خفا وہ اٹھا رہے ہیں اور جسے دیکھ کر طرح  
 طرح کی سنگین آنکھوں میں پیدا ہو رہی ہیں قدرت کی مختلف طاقتوں کی کس جدوجہد کے  
 بعد اس حالت کو پہنچا ہے۔ اس طرح ماکرون اور قومونکی زندگی جب پلٹا کھانے کے قریب  
 ہوتی ہے جب خدا اسکے لیے ایک معتدل اور اس آنے والی ہوا پیدا کرنا چاہتا ہو  
 تو اس سے پہلے طوفان اور تلاطم ضروری ہوتا ہے اور اس طوفان اور تلاطم میں وہ  
 قوتیں پنہان ہوتی ہیں جو ہوا کو صاف اور معتدل کر دیتی ہیں اور سطح کا مٹیابی کاراز  
 چھپا ہوا تھا ان اسباب میں جو سر زمین عرب میں اسوقت سے پہلے پیدا ہوئے تھے

جس کا نقشہ رسول کریم کے شیدائی شہید سی نے جسکی نقین مقبول عالم ہیں اس زبردست  
شعر میں کھینچ کر دکھایا ہے ۔

عجم میں زلزلہ نوشیروان کے قصر میں آیا	عرب میں شور اٹھا قسطنطنیہ کی آمد کا
---------------------------------------	-------------------------------------

حضرات! عرب میں جو بات بات پر لڑنے اور قبیلہ اور قوم کی آن پر مرنے کی عادت کوٹ  
کوٹ کر بھردی تھی وہ ایک بھاپ تھی جس سے دین کی کل چلانے کے لیے کام لینا تھا۔  
بظاہر وہ اسباب دین کی ترقی کے مضر اور سد راہ تھے۔ درحقیقت وہی قوتیں دین کی ترقی  
میں آنے کے بعد دین کی ترقی کے ذرائع بننے کو تھیں۔ بھاپ ہی کو دیکھئے یہ کونسی سراسر  
نفع ہے۔ اچھی طرح استعمال نہ کی جائے تو یہی باعث ضرر بن جاتی ہے۔ زرا ایک کیتلی یا ساوا  
کے سامنے جس سے گرم گرم بھاپ نکل رہی ہے انگلی تو رکھو فوراً جل جاتی ہے اور انجن  
کی بھاپ نکل رہی ہو اسکے سامنے جسم انسانی آ جائے تو دم میں اُبال کے رکھ دے انجن کے  
بڑے دیکھئے کہ اندر جب بھاپ ضرورت سے زیادہ ہو جاتی ہے تو اسے ٹکڑے ٹکڑے  
کر کے باہر ہو جاتی ہے۔ جب یہ ایک زبردست طاقت ہو تو اسکا برتنا کچھ خفیل تو نہیں  
ہو۔ مگر ساتھ ہی بغیر اسکے جمع کیے کام بھی نہیں چلتا۔ پس خدا کی حکمت کا جب تقاضا ہوا کہ  
آن حضرت کی ذات بابرکات کو دین کا راستہ بتانے پر امور فرمائے تو یہ سامان اونسکے  
لیے جمع کیے گئے اور انھیں ازل میں ہی سکھایا گیا کہ کس خدا داد حکمت سے انسے کام لے  
کہ وہ قوت بجائے مخالفت میں صرف ہونے کے موافقت میں صرف ہونے لگے۔ اور  
ایسا ہی ہوا اور وہ عادت جو عورت قوم کی حمایت کی ہر فرد میں پڑ چکی تھی وہ عزت دین کی  
حفاظت میں صرف ہونے لگی اور اسکا نتیجہ وہ شجاعت تھی جس میں اسلام کے پیرو دنیا میں  
نام کر گئے ہیں۔

میں حضرات علما و مشائخ کو جو اس عظیم الشان مجمع میں دور دراز مقامات سے اور ہندوستان  
مختلف اطراف سے تشریف لائے ہوئے ہیں مزید دینا چاہتا ہوں کہ مجھ انکی کامیابی کے

آثار نظر آرہے ہیں۔ مخالفت کا یا دل بعض اطراف سے گھر کر آیا ہوا ہے۔ تکفیر کے  
 فتوؤں کی تند و تیز ہوا چل رہی ہے اور گالیوں کی بجلیاں اندھا دھند گہرائی چھا رہی  
 ہیں۔ کوئی خاص نشانہ نہیں مگر کوکے ہر دل دہلتا ہے کہ کہیں بجلی میرے ہی شمعین کا  
 لطافت نہ کر رہی ہو۔ لیکن قریب ہے وہ وقت کہ یہ آندھی کا فور ہو جائے گی۔ مطلع مخالفت  
 سے صاف ہو جائے گا۔ دین انور کا چاند شب چار دہم کی آب و تاب کے ساتھ جگمگ  
 اور سنت نبوی اور ہدایات ائمہ و بزرگان دین کے ستارے اپنے اپنے انوار کی شاہزاد  
 پھیلائیں گے اور آپ لوگوں کی پیشانی کے پسینے خوشگوار نسیم کامیابی کے جھونکوں  
 سے پونچھ جائیں گے۔ آپ نے بھی دیکھ لیا ہے وہ طوفان جو پہلے آپ کو در سے دراتا  
 تھا کمان ہے۔ اسکے ڈرنے کتنے کام کے آدمیوں کو آپ سے جدا کر لیا ہے۔ کیا کئی  
 زبردست مخالفت باوجود مخالفت کے خود بخود موافق نہیں ہو گئے؟ کیا تائبہ  
 ایزدی راستبازی اور راست روی کے سامنی کہیں ٹھہرتی ہے؟ اس وقت آپ کے  
 اجلاس پر کیا شان برسر ہی ہے۔ اسلامی جماعت میں کونسا فرق ہے جو اہل عباس  
 میں آپ کی ہونا خواہی کا دم نہیں بھر رہا۔؟۔ علمائے کرام آپ میں موجود ہیں اور علما  
 کیسے جنکو زمانہ ماننا اور جانتا ہے مشائخ عظام ہیں۔ اور شیخ کیسے جو بڑے بڑے  
 سجادوں کے مالک اور بڑے بڑے گروہوں کے سرگروہ ہیں۔ پھر رؤساء بیان ہیں  
 اہل بیان ہیں متوسط الحال مسلمان بیان ہیں۔ انگریزی بڑھے ہوئے بیان ہیں۔ پرانے  
 رنگ کے پکے دینار بیان ہیں۔ شاعر بیان ہیں۔ ادیب بیان ہیں۔ واعظ بیان ہیں۔ خطیب  
 بیان ہیں۔ کونسی جماعت ہو جو بیان موجود نہیں۔ اور اگر اس بات کا بھی لحاظ کر لیا جائے  
 کہ کیفیت جلسہ دکھانے کے لیے آپ نے وسعت اخلاق سے کام لیا ہے اور ہمارے  
 حاکمان وقت اور ہماری ہمایہ اقوام کو اجازت شرکت دی ہے تو یہ بزم اس وقت ایسی  
 جامع ہے کہ اسپر ایک صوفی کا وہ مشہور شعر صادق آتا ہے

انچہ درجہ آفاق درین جا حاضر | مومن ارمنی و گبر و نصاری و یہود

صرف ایک سنہری اصول ہے جو ان سب کے پیش نظر ہے اور وہ اسی بزرگ نے جس کا ایک شعر میں نے ابھی آپ کو سنایا ہے صاف کر کے رکھ دیا ہے ۔

اگر تو خواہی کہ سر صحبت ایشان یابی | خاک پای ہمہ شوتا تو بیانی مقصود

صرف تواضع اور انکسار اور خالی از پندار ہونا اس بزم کے لیے پر دانہ را بارسی ہے اگر کہیں پندار کسی کو بیان آنے سے روک رکھے تو آپ کو پروا نہیں کرنی چاہیے یہ پندار بھی جب ایک دفعہ کھٹائی میں پڑ کے نکلے تو کار آمد چیز بن سکتا ہے اور کوشش بھی ہونی چاہیے کہ بغیر اس امر کی پروا کے کہ کوئی کیا کہتا ہے ہم اپنی دُہن میں لگے رہیں ۔ میرا تو عقیدہ ہے کہ کوئی ذی فہم اور ذی ہوش آدمی اس صاف اور متین اصول کے فوائد سے انکار نہیں کر سکتا کہ مسلمانان ہند کو ہوت مذہب کے اختلافات فردعی کو برطرف رکھ کر مجموعی طور پر اپنی قوم کے یہود کی کوشش کرنی چاہیے ۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ایک فریق دوسرے کی خاطر سے اپنے مذہبی عقائد کو بیل ڈالے بلکہ صرف اتنا کہ اپنے مذہبی فرائض کو اپنے اپنے بزرگوں کی ہدایت کے موافق انجام دینے کے بعد ایسے کاموں میں جو سب کے لیے یکساں مفید ہو سکتے ہیں جیسے کہ تعلیم دینی یا تعلیم دنیوی کا کام ہے ملکر کوشش کریں اور یہی بڑا اصول ہے جس پر عمل کرنے کی مدوۃ العلماء نے کوشش کی ہو اور جس کے ذریعے سے قوم کی حیثیت ایک عزت والی قوم کی سی بنانے کا ارادہ کیا ہے اور یہی وہ جرم ہے جس کے لیے کارکنان اور شرکائے مذہب مورد عتاب ہو رہے ہیں ۔ مگر میرا جو کچھ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ایسے بہترین اصولوں کے مخالفوں کا ہے وہ یہی ہے کہ چند نیک نیست اور دیانت دار اختلاف کرنے والوں کو چھوڑ کر ایسی مخالفت محض کم فہمی کا تقاضا نہیں ہوتی بلکہ ذاتی اور نفسانی اور دنیاوی عداوتیں اکثر اس مخالفت کے پردے میں ظاہر کی جاتی ہیں اور دل مخالفت کرنے والوں کے انکو ہر وقت ملامت کر رہے ہوتے ہیں

کہ کس کام میں لگے ہوئے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ ندوہ کے متعلق بھی اُن لوگوں میں سے کثر کی جو اپنے آپ کو باعتبار دینداری اُسکے مخالف ظاہر کرتے ہیں یہی کیفیت ہوگی۔ کوئی دلوں کے بھید کہہ سکے تو بتا دے کہ اُنھیں لوگوں کے دل ندوے کے کام کی نسبت کیا گواہی دے رہے ہیں گو وہ اسے منہ سے دین کو بگاڑنے والی اور ایمان کی دشمن جماعت کہہ دیں۔

ہوا ہے جب ہی شہرہ اس علم دی بن ایمان کا	کوئی دل چیر کر دیکھے عقیدہ ہر مسلمان کا
---	---

اور فرض کیجئے کہ میرا خیال صحیح نہ بھی ہو اور وہ لوگ دل سے یہ سمجھتے ہوں کہ آپ کم کردہ راہ ہیں تو آپ کا کیا نقصان ہے۔ آپ کو تو اپنے دل میں تسلی ہے کہ آپ نے خوب دیکھ بھال کر کے یہ راستہ اختیار کیا ہے اور آپ تو نیک نیتی سے قوم کی بہتری اور عزت دنیوی و اخروی کے لیے سعی کر رہے ہیں۔ پھر کسی کے بُرا کہنے کا آپ پر کیا اثر پڑ سکتا ہو

عشق تا خام مست باشد بے ناموس و ننگ	پختہ کاران جنون را کے حیا زنجیر پاست
------------------------------------	--------------------------------------

آپ نے کل پختہ کاران جنون کا وعظ سنا ہے کیسے استقلال سے کل رات کے جلسہ کے فاضل صدر نشین نے اپنی پُرمغز اور لاجواب تقریر میں اپنے خیالات ظاہر فرمائے اور کس زور سے کہہ دیا کہ اگر کوئی ان سیدھی اور عام فہم باتوں پر بھی ہین ٹیڑھیاں سنائے تو اُس سے ہم ڈرتے بھی نہیں۔ کلمہ حق کی تبلیغ کرنے والے ہمیشہ سے موردِ آلام و مصائب ہوتے آئے ہیں۔ اب تو پتھر دن اور ڈھیلوں سے گزر کر زبانی سب و شتم ہی رہ گیا ہے کیونکہ پتھر دنے سرکار کے قانون کا مضبوط ہاتھ روکنے والا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے مولانا عبدالحق صاحب حقانی کے رات کے وعظ کو سُنکر نہایت مسرت ہوئی اور مجھ اکیلے کو کیا ہوئی سارا جلسہ سرور تھا۔ ہر چہرے سے یہ پایا جاتا تھا کہ وہ اُس وعظ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے کیونکہ اُس وعظ کو سُنکر یہ امید پڑتی تھی کہ ندوہ کی بدولت اہل اسلام کو پھر ایسے علمائیں گے جو مسلمانوں کو میدانِ ترقی میں پیچھے ہٹانے کے

بجائے جسکے لیے علماء بدنام ہو چکے ہیں آگے لیجائے کو تیار ہونگے اور تنگ خیالی کے  
 بجائے وسیع خیالی کی بنیاد ڈالیں گے۔ بجائے یہ سوچنے کے کہ کس قدر چیزوں کو حرام کر دیا جائے  
 اور کتنے لوگوں کو اسلام سے خارج کر دیا جائے اسپر غور کریں گے کہ کتنی چیزوں کو حلال کرنا  
 ممکن ہے اور ایسے مساعی سے کام لیں گے کہ جنسے مسلمان دنیا میں معزز اور کامیاب اور  
 عاقبت میں سرخرو ہو جائیں۔ شاید کوئی اس جلسے کو دیکھ کر کہدے کہ مسلمان کیانی الحال مغرور  
 نہیں ہیں؟ یہ شان۔ یہ شوکت۔ یہ اچھے اچھے کپڑے۔ یہ بڑے بڑے عمامے۔ یہ نئی نئی وضع  
 کی ٹوپیاں کمین لیس کی اور کمین پھندے دار۔ یہ ایک خوشحال اور معزز قوم کے افراد نظر  
 آتے ہیں یا غیر معزز کے؟ تو میں یہ جواب دوں گا کہ ذرا اس آئینہ خانے سے باہر نکلمر چشم کو  
 بہر تماشا دیکھیے اور اسی جلسہ گاہ کے گرد و نواح میں مسلمانوں کے مکانات پر نظر ڈالیں  
 شروع کیجیے ہر طرف جو ٹوٹی اور بے چراغ جھوٹری نظر آئے گی وہ مسلمان کی ہوگی۔  
 جاڑے کے باوجود اگر کوئی برہنہ تن نظر آئے گا تو وہ مسلمان ہوگا۔ سڑی لنگوٹی بائیسے  
 ہوگا تو وہ مسلمان ہوگا۔ قلیل مزدوری والی محنت کرنا ہوگا تو وہ مسلمان ہوگا۔ علم انگریزی  
 بے بہرہ ہوگا تو مسلمان ہوگا۔ علم دین سے بے خبر ہوگا تو مسلمان ہوگا۔ تو ہمارے  
 گھرا ہوگا تو مسلمان ہوگا۔ پریون کے سائے والی اور مسخو عورتوں سے حالات قبل پہنچنے  
 والا ہوگا تو مسلمان ہوگا۔ کسی جھنڈے کو پوجتا ہوگا تو مسلمان ہوگا۔

کیون صاحب ان حالات کے ہوتے مسلمان دنیاوی حیثیت سے یا دینی حیثیت سے  
 فخر یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اسوقت ایک معزز قوم ہیں اور عزت کی زندگی بسر کر رہے ہیں؟۔  
 کوئی منصف مزاج آدمی ہماری اس حالت میں یہ دعوے نہیں کر سکتا اور اگر کرے تو  
 وہ قوم کو دھوکے میں رکھنا چاہتا ہے یا خود بیچارہ قابل رحم ہے اور دھوکے میں ہے۔  
 کون کہہ سکتا ہے کہ یہ مسخ ہوئے ہوئے چہرے جو ہر شہر کی گلی کو چون میں افلاس زدہ اور  
 قحط میں دبے ہوئے مسلمانوں میں نظر آتے ہیں۔ یہ کنہ شدہ ذہن یہ عقلیں جنہر پرے



پڑے ہوئے ہیں اُن اسلاف کے اخلاف کی ہیں جنھوں نے کیا باعتبار فتوحات ملکی و مالی اور کیا باعتبار علمی و دینی چین سے لیکر افلس تک فور ہی فور پھیلا دیا تھا ۔

فخر سب بجا ہیں اُنکے قوم جو جسکی ذیل | فخر و عزت کے مٹا کر نشان آئے ہیں ہم  
 قومی عزت سے شخصی عزت حاصل ہونے کی مثال پوچھو تو اپنے حکمرانوں کو دیکھ جس ملک  
 میں ایک انگریز چلا جائے ساری قوم اور حکومت برطانیہ اُسکے جان و مال کی حفاظت  
 کی ذمہ دار ہو جاتی ہے اور ایسے انگریز دنیا کے ہر حصے میں جہاں اُنکی سلطنت نہیں بھی  
 پہنچی یون اگر اکرہ کے چلتے ہیں جیسے دہانکے قلعوں پر بھی انگریزی جھنڈا لہرا رہا ہے اسی  
 اعتبار سے انگریز خواہ غریب بھی ہو صاحب عزت اور صاحب اعتبار گنا جاتا ہے چین  
 کے تازہ ہنگامے کا قصہ آپ اکثر انگریزی اور دیسی اخبارات میں دیکھتے رہے ہونگے  
 سارا جھگڑا کس بات پر اُٹھا صرف اسی پر کہ عیسائی پادریوں کو اذیت پہنچی اُنکی قوم بلکہ  
 قومیں اُنکی امداد کو آن موجود ہوئیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ایسا کرنے میں اُنکی ملکی اغراض  
 تھیں۔ صاحب یہ فتوحات تو انعام ہے جو اُنکو اس ہمدردی قومی کا ملتا ہے اسی طرح قومی تو  
 سے اگر شخصی ذلت کی مثال پوچھو تو اُس حقارت میں ملتی ہے جس سے ہندوستانی  
 دنیا بھر میں اسوقت دیکھے جاتے ہیں کوئی نہیں دیکھتا کہ ہندوستانیوں میں بھی ایسے ایسے  
 آدمی نکلے ہیں جو اگر یورپ میں ہوتے تو یورپ کے لیے بھی مایہ ناز ہوتے۔ کوئی نہیں  
 دیکھتا کہ ہندوستان کے شرفا بھی اپنی وضع کی اچھی شائستگی رکھتے ہیں جو موجودہ تہذیب  
 اور روشنی سے بہت قدیم ہے۔ کوئی نہیں پوچھتا کہ ہندوستانیوں میں اسوقت سلطنت  
 برطانیہ کے زیر سایہ ایسے ایسے بڑے تاجدار رہتے ہیں جو اگر فرنگستان جیسے آزاد ملک  
 میں خود مختار ہوتے تو دنیا کی طاقتوں میں شمار ہو سکتے۔ کوئی نہیں خیال کرتا کہ اُن تاجداروں  
 کے ماتحت بعض بعض جگہ اس دل و دماغ کے مدبر ہیں جو اگر کسی قدر دان علاقے میں ہوتے  
 تو اُنکی سیاسی لیاقت کی دھوم مچ جاتی۔ کوئی نہیں سوچتا کہ انھیں ہندوستانیوں میں اچھے پھر

مالدار اور ذمی جاہ اور بالیاق رئیس موجود ہیں جو انگلستان کے امرا کے طبقے سے منسوب  
 رکھتے ہیں صرف لاکھوں حکم الکل پر غلہ درآمد ہے۔ ان سارے معزز طبقات کے اشخاص کا شمار  
 اگر ہزاروں تک ہو تو جہلا اور غربا اور گداؤں اور ناشائستہ لوگوں کی تعداد لاکھوں کیا چیز ہے  
 کروڑوں تک پہنچتی ہے اور ان کروڑوں کی عادات و اطوار کے نقصون کو دیکھ کر غریب تو ہیں  
 ہندوستانیوں کی حالت کا اندازہ کرنی ہیں اور اگر ہندوستان کے لوگ بحیثیت قومی  
 دنیا میں اس وقت معزز ہوتے تو یہ جوت نئی دلکشی کے صدمے اٹھانے پڑتے ہیں اور ہر  
 سے یہ سننا پڑتا ہے کہ اس نو آبادی سے ہندوستانیوں کو نکال دو۔ اس علاقے میں نہ گھسنے  
 دو۔ یہ پیش نہ آتے اور بقمستی سے ان لوگوں میں جسکے نکالنے کے روزا فریقہ میں اور  
 آسٹریلیا میں احکام صادر ہوتے رہتے ہیں یا جنکے حقوق سے بے پروائی کی جاتی ہے۔  
 بہت سے مسلمان ہیں اور گودہ مسلمان خوشحال مسلمان ہوں گودہ خوش خور ہوں خوش پوش  
 ہوں۔ خوش حال ہوں۔ بیان والوں کی شامت اعمال نہیں بھی نیچے گھسے لیو جاتی  
 ہے۔ قوم کی عزت سے ہر فرد کی خواہ وہ ذلت بالکمال یا لائق یا ذی دجاہت نہ بھی ہو۔  
 عزت بنتی ہے اور قوم کی ذلت سے ہر فرد کی خواہ وہ اوج کمال پر پہنچ جائے عزت  
 بگڑنے کا اندیشہ رہتا ہے آپ دیکھتے ہیں کہ مسلمان ایشیا میں افغان خصوصاً آجکل  
 بہادری میں شہرت رکھتے ہیں اور گوانہمن سے ہر ایک ولیہ اور شجاع نہ بھی ہو پھر بھی  
 ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ انکار عرب لوگوں کے دیون پر کس قدر ہے کسی سے زیادتی  
 بھی کر بیٹھیں تو وہ چپ ہو رہتا ہے برخلاف اسکے ہندوستان کے بعض حصوں کے  
 باشندے بالعموم ایسے خیف اور دُبلے پتلے اور کمزور ہوتے ہیں کہ گمان ہوتا ہے کہ  
 ہوا کے جھوکوں سے اڑ جائیں گے اور دوسرے انکو کمزور مار کھانے کی نشانی سمجھتے  
 ہیں تو لوگ انکو اُسی نظر سے دیکھتے ہیں جس سے انکی جماعت کو دیکھا جاتا ہے۔ دور کیوں  
 جاتے ہوا اپنے مذہب کے پیشواؤں کی مثال کو دیکھو۔ خلفاء راشدین تمام دنیا کے

تبختر سے کنارہ کش رہنے کے باوجود جو ایسا رعب و اب رکھتے تھے جو بعد میں مسلمان بادشاہوں کو بھی باہمہ فروشان شاہنشہ نصیب نہیں ہوا۔ اُسکا بھید کیا تھا؟ وہ خود بڑھتے تھے اپنے ہمراہیوں کو بڑھانے کے لیے اور انکی جمیعت کا متفقہ اثر یہ تھا کہ وہ چاہے سادے کپڑے پہن کر بھی لشکر کی سرشکری کو نکل پڑیں اُس لشکر اور لشکر کے ایک ایک فرد کا ہی ایسا رعب تھا کہ لوگ اُنکے نام سے کانپ جاتے تھے اور دوسرے بادشاہوں میں سے اکثر ایسے ہوئے جو خود تو بڑھے ایسے کہ دنیاوی جاہ و جلال میں عاذا اللہ خدائی کے دعوے کرنے لگے اور رعایا کی خبر گیری نہ کی رعایا بجاے عزت کے بے عزتی کی زندگی بسر کرنے لگی نتیجہ کیا ہوا۔ گو اُنکے نکلنے پر فرما میں ٹھیکتی تھیں طبل جنگ بجتے تھے۔ ہاتھی قطار در قطار نکلتے تھے یقیبون اور چوبداروں کا گردہ ایک طرف ملاحظہ اور علم برداروں کا فریق ایک طرف۔ سمند ناز ایک طرف اور جولان و ترک تازا ایک طرف مگر کوئی امر عوب نہیں ہوتا تھا کیونکہ ہر شخص جانتا تھا کہ فوج میں بندگان زر بھرتی ہیں۔ بہادری اور جفا کشی کم ہوتی جاتی ہے شجاعت کی روح اور اسکے تازہ رکھنے کا حساب چلچکے ہیں اور صرف ایک نقل باقی ہے۔ بادشاہ سلامت تو زرق برق اور فوق البہرہ میں خاصے خیر کے ناشے کے بادشاہ بنے ہوئے ہیں اور فوج دیکھیں تو چھٹھڑے پنہ ہوئے ہے۔ وہی مثال ہوتی تھی جیسے بعض وحشی وحشی اقوام کے سرداروں کی سواری نکلتی ہے آپ نے سنا ہوگا کہ افریقہ میں اب تک بہت سی وحشی قومیں آباد ہیں۔ گو مسلمانوں نے شمالی افریقہ کی تاریکی کو مست کچھ رفع کیا اور بعض باہمت اہل اسلام وسط افریقہ میں بھی علم محمدی گاڑ آئے اور گواب فرنگی پادریوں اور فرنگی حکومتوں کی کوششوں سے سواحل جنوبی و مغربی و مشرقی پر تہذیب کا دور دورہ ہونے لگا ہے تاہم ہمیں کلام نہیں کہ انسان کی اس حالت کے حسین وہ بہائم کے قریب قریب ہے جیسے نوئے افریقہ کے بعض حصوں میں اسوقت تک ملتے ہیں اور کہیں نہیں نظر آتے۔ ان وحشیوں کے

سردار جسوقت کسی دوسری قوم سے لڑنے نکلتے ہیں تو اسکی عجیب کیفیت ہو قوم کی قوم  
 برہنہ یا برہنہ قریب اور ایک سردار صاحب ہیں کہ سر سے پانون تک سبجے ہوئے ہیں بانی  
 ذرا سجاوٹ کی تعریف ذہن نشین کر لیجیے۔ یہ ہمارے بان کے زرد دوزی کپڑے رشتہ بین  
 اور طلالی تھکے وہاں میسر نہیں کسی شیر یا چیتے کی کھال پس پشت لٹک رہی ہے۔ سیاہ  
 ماتھے پر کوئی بھلا سا نسخ ٹیکا لگا ہوا ہے جو عجیب سا دکھا رہا ہے۔ آئینوں پر نیلے نیلے  
 داغ یا حلقے سوئی سے چھید کر اور اس میں نیل یا سرمہ بھر کے بنا لیے ہیں۔ جانور کی کھوپریاں  
 اور ہڈیاں لیکر ایک کٹھنہ لالاسی بنائی ہے وہ گردن میں ڈالے ہوئے ہیں اور کوئی بھلا سا  
 ہتیار لیے اڑے آتے ہیں گو یا کہ ایک پیل دمان ہیں کہ جس تلے کے دروازے کو ٹکڑ  
 لگائیں گے توڑ ہی ڈالیں گے۔ مقابلہ اگر کسی مذہب قوم سے ہوتا ہے تو خواہ چنٹ ہی  
 مذہب سپاہی ہوں سردار جس اور گرد وہ حبش پر بے اختیار ہنس دیتے ہیں۔ انکی نظریں  
 نہ لشکر کی وقعت ہوتی سر لشکر کی۔ وہ جانتے ہیں کہ بندوق کی ایک آواز میں یہ سب لگ  
 فخر ہو جائیں گے اور جسکو گولی لگ جائے گی وہ ادھر ادھر دیکھے گا اور حیران ہو گا کہ کیا  
 لگا اور کہاں لگا صرف یہ محسوس کرے گا کہ جان نکل جاتی ہے اور دوسرے ایسے زندہ  
 ہونگے کہ بندوق چلانے والوں کو زبردست سحر جان کر فوراً سر اطاعت میں  
 پر رکھ دیں گے۔

یہ ہے حالت ان قوموں کی جو ذلت سے نکلنے کی کوشش نہیں کرتیں یا نہیں  
 کر سکتیں شائستہ اور مغز اقوام کے سامنے آنے ہی یوں صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں  
 آفتاب کی چمک صبح کی شبنم اور کمرے کے دم میں دھوئیں اڑا دیتی ہے ہمیں عبرت چل  
 کرنی چاہیے اور عزت کے راستے ڈھونڈھنے اور ہر فرد قوم کی تکلیف کو محسوس کرنا  
 چاہیے ورنہ اپنا یہ حیثیت قومی انجام معلوم ہے

سنبل اور گوند جیسے بے نام کے نشان ہیں

سنبل اور گوند رہنا یہاں اس طرح پڑے گا

یہ بھی کوئی عزت کی زندگی ہے کہ (مفسلون اور قلاشون کا تو کیا ذکر) ہمارے متوسط طبقے میں لوگوں کی ایسی حالت ہو کہ بیمار بن تو دوا کے لیے خرچ نہ ہو اور دوا کے لیے خرچ بن پڑے تو حکیم کی فیس نہ ملے۔ انھیں اور گرتے پڑتے کسی بُرائی وضع کے مخیر بزرگ کے مطب تک پہنچیں اور دست سوال دراز کریں۔ حکیم صاحب ذرا کمانسی کی گولیاں تو عنایت کیجیے گا کوئی پوچھے کہ کھانسی کی گولیاں حکیم صاحب کے ہاں کیا مفت آتی ہیں؟ آخر انکے دام لگے ہیں۔ آپ ویسے تو بُرا ماین اگر کوئی کہے کہ مانگتے ہو اور وصل یہ ہے کہ مانگ سہے ہو خیر یہ بھی سہی کہ پُرانا خیال چلا آتا ہے کہ حکیم کے علاج میں اثر ہی جب ہوتا ہے کہ بے طمع ہو یہ تو بتائیے کہ کئی دفعہ آپ چاہتے ہیں کہ حکیم صاحب مشورہ بھی مفت ہی دیدیں اور گھر پر بھی منت خوشامد سے ہی آجائیں اگر وہ کوئی بامروت حضرت ہیں تو آجائیں گے مگر اتنا تو سوچو کہ آخر وہ کیا بناتے ہیں۔ ایسا کیا حق ہے کہ ہمیشہ اُنکی خدمات مفت مانگتے رہیں۔ کیا یہ عزت کی زندگی ہے؟ کہ لڑکے کو مکتب میں لیجاؤ اور میاں بچی سے کہو کہ اس لڑکے کو حضور کی رشتہ گردی میں دیتا ہوں اسے اپنا خادم تھو کیجیے اور درس سے مستفید فرمائیے پوچھو کہ میاں بچی کو کیا دبا کر دگے؟ اُجی ہی عید بقرید کے عیدی کے پیسے کبھی تو ہار کے دن کی روٹی اور سپارہ ختم کرنے کے بنائے۔ ارے میان علم ایسی دولت ہے کہ اُسے ایسے سستے داموں لینا چاہتے ہو۔ یہ بھی کوئی عزت کی زندگی ہے کہ سرکاری یا امادی یا اسلامی مدرسے میں لڑکے کو داخل کرنے کے لئے گئے اور ساتھ ہی داخلہ اور فیس کی معافی کی درخواست دیدی۔ اعتراف کرنا پڑتا ہے اور مذمت کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے پنجاب میں جو انگریزی مدارس سے مسلمان طلبا نکلتے ہیں ان میں ایک بڑا حصہ ایسے طلبا کا ہے جو تعلیم ہی نہ پاسکتے اگر سرکار نے جو ملی کے موقع پر مسلمانوں کے لیے خاص وظائف نہ مقرر کر دیے ہوتے اور اگر سرکار بعد میں اُنکو بحال نہ رکھتی۔ انھیں دنوں میں پھر تجدید معاد وظائف کی درخواست کی فکر تھی کہ گورنمنٹ پنجاب نے اُنکی توسیع بلا معاد منظور فرمائی جس پر سچہ اظہار

شکرگزاری کیا گیا۔ اس حالت میں تو ایسی امداد و نعمتات سے ہے۔

مگر کیا قوم بہت دیر تک ایسی رعایتی امداد سے فائدہ اٹھا سکتی ہے بغیر اسکے کہ اسکی عزت پر دہبہ لگے۔ ان دنوں میں جو مسلمانوں کی پرائیکل انجمن قائم کرنے کی تحریک بعض اطراف میں ہو رہی ہے اور اُسپر مختلف مضامین لکھے جا رہے ہیں ان میں ایک مضمون ہمارے پنجاب کے لائق اور زبردست مضمون نگار مولوی محمد شاہ دین صاحب بیٹرامیؒ کے قلم سے نکلا ہے اُسکی ایک بات یہاں خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ اُنھوں نے اس خیال کی جو بعض دلوں میں جاگزیں ہیں تردید کی ہے کہ سرکار انگریزی مسلمانوں کے ساتھ خیرات کے طور پر انکو غریب اور بیکس اور واجب الرحم سمجھ کر کچھ رعایتیں کر رہی ہے۔ اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اگر کہیں کہیں مسلمانوں سے کچھ خاص سلوک کیا جاتا ہے تو ایسی متقاضی وہی ملکی اور سیاسی حکمت عملی ہوتی ہے جسکے سبب بعض دفعہ مسلمانوں سے بھی نہایت قلیل تعداد والی جماعتوں کے ساتھ خاص سلوک کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اُنھوں نے ایک مردانہ فقرہ لکھ دیا ہے اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اشارہ کیا ہے اس فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر سرکار ہمیں محض خیرات کے طور پر بغیر اسکے کہ ہم مستحق یا قابل ہوں عمدے وغیرہ دیتی ہے تو لہذا اس خیرات کو لاج بندہ کر دے کیونکہ ہمیشہ خیرات کمانے والے لوگوں میں عزت اور حمیت کا تخم باقی نہیں رہتا اور انکی زندگی عزت کی زندگی نہیں رہ سکتی جسکا کوئی بھلا آدمی خواہاں ہو سکے بلکہ ایسا جینا ہو جاتا ہے جس سے مرجانا بہتر ہے یہی وجہ تھی کہ پیغمبر عرب نے نسل سادات کے لیے زکوٰۃ لینے کی ایسی سخت ممانعت کر دی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے کہ اُنکی رگوں میں وہی خون ہاشمی دوڑتا رہے اور اُنکے دلوں میں وہی قریش کی عزت موجزن رہے جسکے ذریعے سے دنیا میں ایک بھونچال آگیا تھا۔ گو مسلمان اپنے عروج سے گرے اور اُنکے ساتھ سادات بھی خستہ حال ہوئے مگر کیا سبب ہے

کہ سادات کی بزرگی اسوقت تک مسلمانوں میں ملکہ رہی مگر ہمارے ہی ہمسایہ ہندوؤں میں  
 برہمنوں کی قوم کی وہ عزت شان مٹ گئی جو برہما کے منہ سے نکلے ہوئے لوگوں کے  
 نمایاں تھی اسلئے کہ سادات میں تو کچھ خیرات کھانے پر آئے مگر بہت سے اپنی آن  
 سفینا لے رہے مگر برہمن آریاؤں کے ادبار کے دنوں میں علم کی تلاش - دنیا سے  
 کنارہ کشی - لوگوں کی ہدایت جیسے اہم کاموں کو چھوڑ کر محض بندہ شکم ہو گئے - اب جہاں  
 کہیں برہمن بڑھے بھی تو اس حالت میں کہ خیرات خوری کا نہ ہر جو ان کے قومی جسم میں  
 سہایت کرنے لگ گیا تھا ابھی پورا کام کر نہیں چکا تھا کہ بعض ہمدردوں کو خبر ہو گئی اور  
 انہوں نے وہ عادت ترک کر دی ہمت سے کام لینا شروع کیا اور بجای رو باہ  
 مثل کیط ح پڑا رہنے کے اور دوسروں کے تمکار کا انتظار کرنے کے ملازمت اور  
 اُسکے ذرائع کے حصول میں شیر درندہ بن گئے جس قوم کو ابھڑنا ہو جس قوم کو قوم  
 بننا ہو مسکو ہم چشموں میں عزت حاصل کرنا ہو اسکو خیرات کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے  
 خیرات کی کئی قسمیں ہوتی ہیں - لوگ عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ خیرات مانگنے کی صرف وہی صورت  
 ہے جیسے گدایاں راہ نشین ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگتے ہیں - نہیں صاحب اسکے  
 سوا بھی صورتیں ہیں - جب آپ کسی لکھنے والے کے پاس جاتے ہیں اور اسکو کہتے  
 ہیں کہ ایک مضمون تو لکھ دو اور اُسے کچھ نہیں دیتے تو یہ بھی ایک صورت بھیک  
 کی ہوتی ہے لکھنے والوں کو اکثر ایسے حضرات سے سابقہ پڑتا رہا ہے - آئے کہ  
 صاحب ذرا ایک گھنٹہ بھر کی تکلیف کیجیے گا - ایک مضمون لکھو انا ہے - آپ کا نام سنا  
 ہے - آپ سے بہتر کون لکھے گا - آپ قومی ہمدرد ہیں - ذرا تکلیف فرمائیے عہد رکرو کہ  
 مطلق اپنے فرائض سے فرصت نہیں اور وہ رہے جاتے ہیں اس مروت کو کہاں تک  
 کوئی بچا، مگر سُننے ہی نہیں اگر کوئی پوچھتے کہ صاحب آپ نے مضمون لکھوایا تو کچھ  
 معاوضہ محنت بھی دے آئے تو فرمائیں گے "اُٹھ - اگر دام دے کے ہی لکھوانا ہوتا

تو ہندو کہنے والے تھوڑے تھے کہ ہم مسلمان کو ڈھونڈتے جاتے۔ اگر اتنا بھی ہو تو یہ قومی ہمدردی کے دعوے کیا ہیں؟ کوئی ان بندگان خدا سے اتنا تو پوچھے کہ بھائی قومی ہمدردی میں دنیا بھر کے ذاتی کاموں کا تو کوئی ٹھیکہ دار نہیں ہو سکتا۔ آپ کبھی کسی درزی سے بھی جا کر کہتے ہیں کہ ذرا ایک کرنا تو ہمیں مفت سی دینا۔ جوتے دو سے بھی کہتے ہیں کہ جوتا تو خدا واسطے بنا دینا۔ اس میں شک نہیں کہ اس ملک کے دیہات اور قصبات میں اتنا رواج ہے کہ بٹن گر گیا درزی سے کہا "خلیفہ ذرا یہ بٹن ٹانگ دینا" خیر وہ نہج ہو کر ٹانگ دیتا ہے۔ مگر اس بات کے متجان کے لیے کہ اچکا حق ہے کہ اتنا کام بھی دوسرے سے بے مزد کرالین ذرا کلکتے کے کسی انگریز ٹیلر ماسٹر سے جا کر یہ فرمائش کیجیہ دیکھیے کس وضع سے پیش آتا ہے۔ ارے بھائی جب چھوٹے چھوٹے پیشہ درون کے کام کے لیے اُجرت مقرر ہے تو اہل علم و اہل قلم یہ کیوں بقدری ہے کہ حضرت ذرا ٹھہریے ایک خط لکھتے جلیئے اب آپ چاہے ضروری کام کو ہی جارہے ہوں۔ یا تو بیٹھ کر آدھ گھنٹے میں ایک بڑے میاں سے حقیقت سنو اور پھر کلمہ دو اور یا یسٹن لو" آجکل انگریزی جو پڑھ گئے ہیں مانغ ہی نہیں ٹھکانے رہا۔ کیا ذرا سی بات بھی منہ پھیر کر چل دیے؟

میری رائے میں اگر حکیم صاحب سے امراض جسمانی کے علاج کے لیے دعاوی مفت مانگنا اصل میں خیرات مانگنا ہے خواہ وہ اپنی حیرت پرستی سے خندہ پیشانی سے ہی دین تو امراض روحانی کے ازالے کے لیے خیراتی شفا خانوں کے بھر دے رہتا ہوتا۔ انتہا درجے کی ذلت کی نشانی ہے۔ یہ تو آپ کو حضرات علمائے کل سے اپنے وعظ و بیان میں وضاحت سے بتا دیا کہ آپ کی رو میں مریض ہو گئی ہیں اور جیسے کہ وہ مرض جو اندری اندر گھس کر طبع کہا جاتا ہے اور خبر نہیں ہوتی کہ مرض کیا ہے صعب ترین امراض ہوتا ہے اور طبی سرج روحانی مرض میں یہ اور مصیبت ہے کہ ہم آپ ہمیں مبتلا ہیں مگر اُس سے آگاہ



نہیں۔ یہ بھی آپ سن چکے کہ اسکے ازالے کے نسخہ حکیم ازلی کے تجویز کیے ہوئے ہیں وہ ایک جامع کتاب میں رکھے ہوئے ہیں جسے قرآن مبین کہتے ہیں اسکے ساتھ سب سے بڑے اور سب سے آخری روحانی طبیب کے تجربے چند کتب میں درج ہیں جنہیں حدیث کہتے ہیں۔ اسکے علاوہ اور بڑے بڑے نامی حکماء روحانی نے اپنے معلومات کو بعض جلدوں میں ذخیرہ کیا ہے جنہیں کتب تفسیر و فقہ کہتے ہیں اور انکے جاننے والے اور پڑھنے والے اور سمجھنے والے اس وقت میں علما ہیں آپ ہی انصاف سے کہیے کہ آپ آج تک انکے خیراتی شفا خانوں سے ہی دوا پاتے رہے ہیں یا آپ نے کوئی محکمہ طب روحانی کا جاری کیا تھا جسکے لیے کوئی مستقل سرمایہ مقرر تھا جس سے یہ ڈاکٹر نسخہ اپن پاتے تھے جس سے یہ عمدہ عمدہ اور بڑی بڑی دوائیں اور طبائک خریدتے تھے جس سے یہ نئی نئی ترکیب کی دوائیاں تیار کرتے تھے کہ ہر مزاج اور آپ وہو کے لیے انہیں ادویہ کی ایک خاص ترکیب ہو۔ جب آپ خیرات قائم رہے تو انکے دوا خانوں میں بھی وہی کچھ رہا جو خیراتی شفا خانوں میں ہو سکتا ہے وہی بڑے حکیم جی کے دوا ایک نسخہ تین تولہ سنا، اسہال کی ضرورت والے کو بھی ہی اور اسہال میں مبتلا کو بھی وہی۔ وہی میزان الطب اور طب احسانی وہی ہاضمہ کا چون اور ترسے زکام کی حلاط۔ اچھی حضرت تھو کون سے کہیں بڑے پکتے ہیں جب تک آپ کڑا ہی میں رزق نہ ڈالیں۔

انگریزی خیراتی شفا خانوں سے جو آج کل تمام مشرق اور ذمی فہم لوگ جو علاج انگریزی کے دوا رح بھی ہیں تسفر ہوئے جاتے ہیں۔ کیا باعث ہو۔ یہی کہ امین دوا تک نہ رہا بلکہ ملتی ہے۔ ڈاکٹر سے نسخہ لکھواتے ہیں اسکو نسخہ لکھنے اور مشورہ دینے کی فیس ملتی ہے یا سرکار سے وہ اسکی اعلیٰ تنخواہ پاتا ہے اور دوکان سے جا کر اگر ان قیمتوں پر دوائی خریدی جاتی ہے۔ خیراتی شفا خانے میں آپ جانتے بھی ہیں

کیا ہوتا ہے۔ آئیے وہاں کے دوائی خانے کی آپ کو سیر کرائیں۔ یہ یاد رہے کہ  
 کلکتہ کو نظیر نہ دیجیے یہ تو دارالسلطنت ہو۔ اسکے تو ہر محکمے میں حکومت کی شان کا  
 کچھ نہ کچھ پر تو ہو گا کسی موضع یا قصبہ کے دوائی خانے کو لیجیے۔ ایک ٹوٹی سیلہاری  
 میں چند شیشیان دھری ہیں۔ دو ایک میں سڑی سی کوئین ہے۔ ایک میں ٹی فرین  
 ہے مگر امتداد زمانہ سے خراب ہو چکی ہے کہیں دو چار سفوف اور دو چار مڑہ ہیں  
 ایک بڑی بوتل میں ایک چیز پڑی ہے جسے ایکوا پیو راکتے ہیں۔ اس نام سے  
 گھبرائے ہیں اسکے معنی ہیں صاف پانی، اطبا کا ہر ملک اور ہر زمانے میں یہ خاصہ  
 رہا ہے کہ معمولی چیزوں کے لیے بھی بڑے بڑے نام تجویز کرتے ہیں تاکہ مریض انکو  
 عام چیزیں سمجھ کر نظر حقارت سے نہ دیکھتے۔ ٹہنی اگر کیسکو دین گے تو کہیں گے  
 اصل السوس۔ سولف تجویز کریں گے تو بادیاں۔ اسی طرح انگریزی میں ڈاکٹر بجائے  
 واٹر کے ایکوا بولتے ہیں۔ مگر خیر اتنی شفا خانوں میں بعض دفعہ یہ پانی تک صاف  
 نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ جو بھر کے رکھا دیر تک بوتل کو دوبارہ نہیں بھرا گیا۔ یہ سب  
 تو ہے مگر آپ ہی کہیے آپ کو شکایت کا کیا حق ہے۔ اچھی جب مفت مانگتے ہو  
 تو دینے والے کی مرضی جیسی چیز اسکا دل چاہے آپ کو دے آپ کا کیا اجارہ ہو  
 کہ دست سوال بھی دراز کریں اور یہ بھی کہیں کہ آئے بھی ہر طرف سے فورم اور  
 پلاؤ اور چرب نوالے۔ ہاں اگر چرب نوالے چاہتے ہو تو ہمت سے کام لو اپنی  
 ضرورتوں کے لیے آپ سامان بہم پہنچاؤ اور معزز قوموں میں شمار ہوا۔ اس  
 ندوۃ العلما کا مقصد ہے کہ ہمارے روحانی امراض کے ازالے کے لیے حکمای  
 حاذق کی ایک جماعت پیدا کرے ایک ایسا مدرسہ اطبا قائم کرے جسکے پڑھے  
 ہوئے مستند سمجھے جائیں اور مریضوں کے دلوں میں انپر بھروسہ پیدا ہو کیونکہ  
 علاج کے کامیاب ہونے کے لیے مریض کے دل میں حکیم کی عزت اور قدر و منزلت

موجود ہونا لازم ہے۔ اُن معالجوں کے ہاتھ میں نئے اور پرانے زمانے کی کتابوں کا ایک معقول مجموعہ ہو۔ انکی دوائیاں نئے اور پرانے اجزاء کی جامع ہوں۔ اور انکے آلات جراحی اور مرہم، دونوں زمانوں کے تجربوں کا نتیجہ ہوں۔ اور اس ساز و سامان کے ساتھ وہ مصروف علاج قوم ہوں۔ دیکھیں تو پھر ہم کیوں نہیں ابھرتے پس شرط یہ تو اتنی کہ معزز قوموں کے پہلے اصول پر مضبوطی سے کار بند ہو جاؤ اپنی مدد آپ کرو۔ اپنے علاج کے اخراجات آپ برداشت کرو اور اپنے بڑوں کی لاج رکھ لو کیونکہ وہ ایسے زمانے میں ”عزت کی زندگی بسر کر گئے ہیں جیکہ دنیا میں بہت کم لوگ اس فقرے کا مفہوم سمجھتے تھے۔

### قصیدہ عربیہ مولوی عبد الجبار صاحب

<p>متفقا عن شبكة الحثمان ذوالفقار فيه والغني سنان لمترض كانت عند ذابھوان بلذا ائذ النعمات والريحان زانوا بها بجائب الالوان اهل لعقول وزمرة الاعيان بفواكه وشقائق النعمان صاوا على القريات والبلدان ونهارهم قد ضاع بالعدوان بطش الاله القاهر الديان خابوا وقد خروا على الاذقان</p>	<p>نسم الا ناسي كان ذا طيران كل البرية للمنية مركب النفس ان رضيت بذارحجت وان قد عاش في الدنيا ملوك حقة عمر واقصوا للثواء وشيدوا وبنوا ربى عاشا فحات حيرت غرسوا حدائق عابقات التحفت جمعوا العساكر والخزائن سطوة باتوا بقبينات وخمر مسكر فعلوا بما شاءوا ولما يتفقوا لما اتاهم صوت موت بغتة</p>
---	---

لهريق من افواجهم ومتاعهم  
 دنيا هموا والدين صناع كلاهما  
 اين الذي قد جاء موسى عنده  
 اين الجنود وملكه وسلاحه  
 قد تب عادقوه هو دفة  
 فالوت حق ليس منه مخاص  
 ان الدوا و لذات رب خالق  
 فتأهبوا يا اخوتي لم ما تكتم  
 كم من زمان قد صرفتم في الخنا  
 كم من متاع قد اضعتم في الهوى  
 ربما شغفتكم بالمهاة وتغرها  
 اين الغوام عزام دين محمد  
 اين اشتغال بالحديث وفقهه  
 داء انجهاة والبطالة قد سرى  
 مرض النفاق وفرقة وتشتت  
 ان قام منهم واحد لهداية  
 وسعى لاصلاح الاناس عجا هذا  
 كذبت عليه وافترت وتقولت  
 في كل يوم سعيهم ان يطفئوا  
 والله يدفع مكرهم وخذاعهم  
 لان قامت ندوة العلماء

شي ولا تطل من البنيان  
 خسروا بانفسهم من الطغيان  
 بل طائف الآيات والفرقان  
 قد اغرقوا بالخزى في الطوفان  
 بالريج والتدمير والخذلان  
 ليس البقاء لعالم الامكان  
 حي وقيوم عظيم الشان  
 ورحيلكم من ذا المقام الفان  
 وغرامكم بالنيد والغزلان  
 ومعارف النغات والنسوان  
 ورميتوا بالخط والاحقان  
 نفرا الحسان ونير الاكوان  
 اين النقياد و امرا القتران  
 في الطبع والاعضاء والابدان  
 باد وحال القوم كالسكران  
 ونصيحة الاصحاب والاقران  
 لرضا ورب الخلق والرحمان  
 حصدوا حقد اعصبة الشيطان  
 نور الهدى والبارق الربان  
 ويعين اهل الحق بالبرهان  
 لاشاعة الاسلام والعرفان

برزت لتعليم الكتاب وسنة  
 اتى اربها مثل بحر من احمر  
 هي روضة فيها مطاعم حكمة  
 فيها فواكه الفة رمودة  
 فيها منا برؤلؤ وزنبرجد  
 فيها طيور ساجعات بالهدى  
 يا اخوق قد كان فيها ربكم  
 فتفكر واني بدءكم وما لكم  
 وتجنبوا زيف الشقاق فانه  
 ما كان قوم قط نال مرامه  
 بل فاز قوم واصلوا رحامهم  
 قد كانت الاعراب قبل نبينا  
 بغضاء هم ما بينهم كانت كما  
 بنت اذا ولدت لهم وادوا بها  
 اثم انهم اكل بالقمار ومسكر  
 طلعت عليهم بقة شمس الهدى  
 نزلت عليهم رحمة من ربهم  
 فهداهموا نحو الفلاح بجدية  
 فتألفت ارواحهم وقلوبهم  
 يا حبيذا خلق النبي و حبه  
 نفسى فدعاء الهاشمي محمد

المختار من عرب ومن عدنان  
 حصباءه كجواهر اليتيمان  
 من تحتها الانهار للايقان  
 تلتذ منها النفس المجيران  
 ليقوم فيها واعظ الخلان  
 والعلم والتعليم والايمان  
 ونجاكم من زحمة الخسلان  
 وتهيئوا للرشد والاحسان  
 يقضى الى المحرمان والاشجان  
 في حالة البغضاء والشتان  
 وتوافقوا بالروح والمجشان  
 مثل ابها ثم سيم السرحان  
 بين المياه وشعلة النيران  
 لم يحسبوا بد الى العلدات  
 والفسق والهديان والبطلان  
 فزال الظلمات باللمعان  
 واتي رسول اشرق الانسان  
 نجاهموا من ورطة الخسران  
 قد اصبحوا كالسقف والجدران  
 للناس مثل الام للولدان  
 نور الحنادس مهبط القران

يا ليتنا كنا نرأينا المصطفى  
 بتراب نعليه أكتلنا اعدينا  
 اين الرسول وصحبه وجنوده  
 اين الذي لقي النبي وزاره  
 ان النبوة والرسالة قد خلت  
 قد غاب عنا نورا خلد محمد  
 لكنكم يا اخوتي لا تقنطروا  
 تصلون يوما عنده ببشارة  
 ان غاب عنا وجهه وجماله  
 دين قويه صادق ومصدق  
 اعجاز هذا الدين حير عصبية  
 وفصاحة القرآن اعجز دأما  
 فلذلك الاعجاز يبقى لا تحا  
 فتعلموا علم النبي وفقهه  
 والسعي منكم واجب لحصوله  
 صحب النبي واهله وجنوده  
 الله يصلح فعلنا وكلامنا  
 ويوفق الرب الكريم لقومنا  
 ويزيد عزاندة العلماء  
 وظلالها يمتد اقطار الدنا

وبريقه نروى صدى لظمان  
 بضياءه يتلأأ القمران  
 والمعجزات ووجهه النوران  
 واشتقت من فيضانه الريان  
 والوحى منقطع بذى الاحيان  
 غشيت ليالى البعد والهجران  
 من قربه ولقاؤه الريان  
 تجدون فيه حلاوة الملقيان  
 فالدين ياق لم يغيب بزمان  
 قد جاءنا بالحق والبرهان  
 الحكماء والعقلاء في يونان  
 فصحاء كل القوم والبلدان  
 ابداً ويهرسائر الاديان  
 وتشبثوا بالمسلك المحمّدان  
 واطاعة المختار والرحمان  
 اهل الحديث واخذ القرآن  
 ويزيل داء الذنوب العصيان  
 بحجة الاصحاب والاخوان  
 ويدبها بالمجد والسلطان  
 حتى تشيب مفارق لغربان



## وظائف کی ضرورت

خدا کے فضل سے دارالعلوم کے ابتدائی درجے کامیابی سے چل رہے ہیں کی تعلیم و تربیت کی عمدگی اگرچہ اس اعتبار سے کہ وہ ہنوز ابتدائی حالت میں ہے اس قابل نہیں ہے کہ ہیکو بطور نتیجہ کامیابی کے ملک کے سامنے پیش کیا جائے لیکن طرز تعلیم کی خوبی اور مدرسین کی محنت شاقہ کی وجہ سے چند دنوں میں یہی شہرت ملک میں پھیل گئی ہے اور ہر طرف سے طلبہ چلے آتے ہیں اسکے کھلنے سے پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ عربی پڑھنے والے کمانے آئین گے تعلیم کُنچ دوسری طرف پھر چکا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ باوجود ان قیود و شرائط اور بے سروسامانی کے انبائی ملک میں سے ایک سوسولہ طالب العلم دارالعلوم میں تعلیم پا رہے ہیں اور بہت قلیل معاش کے لوگوں نے بھی اپنے اوپر تنگی اٹھا کر اپنے بچوں کو یہاں بھیج دیا ہے اور انکی خورد و نوش کی کفالت کر رہے ہیں۔ اگر دارالاقامہ میں وسعت پیدا کی جائے اور طلبہ کو کثرت سے وظائف دیے جائیں تو امید ہے کہ اس قدر طلبہ پڑھنے کو آئیں جنکا صحیح اندازہ اس وقت نہیں ہو سکتا۔ اب بھی بہت کثرت سے طلبہ آتے ہیں اور اس وجہ سے واپس کر دیے جاتے ہیں کہ انکے وظیفہ کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا مسلمانوں کی حالت یہ ہو کہ انکا اکثر حصہ افلاس اور تنگدستی میں مبتلا ہوتا ہے انتظامت نہیں کھتے کہ اپنے صرف سے اولاد کو تعلیم دلا سکیں وہ اسکے خواہشمند ہوتے ہیں کہ تعلیم و تربیت کے انتظام کے ساتھ انکے مصارعت خورد و نوش کا بار بھی دارالعلوم اٹھائے اور دارالعلوم میں کمی سرمایہ کی وجہ سے اپنی انتظامت نہیں ہو کہ کثرت سے طلبہ کو وظیفہ دیے جائیں ابھی تک کوئی شکل اسکے مستقل سرمائے کی نہیں نکلی۔ جیسے مدرسین ہم چاہتے ہیں انکے رکھنے کے لیے معقول سرمایہ چاہیے درگاہ میں ہونی چاہئیں مختصر یہ کہ دارالعلوم کا سرمایہ خود ہی کی ضرورت میں نہیں پوری کر سکتا چہ جائیکہ اس سے وظائف دیے جائیں۔ تاہم اس وقت بیش وظیفہ دارالعلوم سے دیے جاتے ہیں اور جب قدر فیے جاتے ہیں وہ اسکے سرمائے کے دیکھتے ہوئے بہت ہیں۔

اس بات کی سخت حاجت ہو کہ جنکو خدا نے قدرت ہی ہے وہ بخلہ مصارف کثیرہ کے حسبہ شد ایک در  
وظیفہ کا صرف بھی گوارا فرمائیں تاکہ علما اور مشرفا کی اولاد جو بے استطاعتی کی وجہ سے جاہل رہ جاتی  
ہو انکے صرفے پڑھ کر انکے واسطے صدقہ جاریہ بنیں اور مسلمانوں میں پھر اسی شان کے علما پیدا ہوں  
جنکے دیکھنے کو ہماری انکھیں ترستی ہیں اور انکے اسلام کا بول بالا ہوا وروہ دقتیں رفع ہوں جو قوت  
پیش آرہی ہیں۔ اگر کبھی کسی واعظ کی ضرورت پڑتی ہے تو ایسے نہیں ملتے جو اپنی زور تفریح اخلاق  
اور مصلحت افروشی سے لوگوں کے دلوں میں جگہ پیدا کر لیں۔ درمیں کی ضرورت پڑتی ہے تو تمام  
ہندوستان میں تلاش کیا جاتا ہے اور برسوں میں بھی کامیابی نہیں ہوتی اور مفتیوں کا تو نام ہی  
نام ہی ایسے حضرات کمان ہیں جو ان نئی نئی پیچیدگیوں کو جو آجکل پڑ رہی ہیں حل کرین اور مسلمانوں کو  
مخصوصہ سوخات لائیں حقیقت یہ ہو کہ کتنے کو تو واعظوں اور مدرسوں اور مفتیوں کی کچھ کمی نہیں مگر بسیار  
و نیست کا مضمون نہیں صادق آتا ہے۔ اگر مسلمانوں کو اس بات کی حاجت ہو کہ انکے اخلاق  
درست کیے جائیں اور شرعیہ کے احکام سکھائے جائیں اور انکے دنیوی کاروبار کی پیچیدگیوں کو  
بکھلایا جائے تو وہ خود غور کریں کہ ایسے دارالعلوم کی کس قدر حاجت ہو اور وظائف دے کر  
طلباء کو کامیاب بنانے کی کتنی ضرورت ہو۔

وظیفہ اعانت کی مقدار پانچ روپیہ ماہوار ہے جس سے مصارف سکونت و خورد و نوش وغیرہ پورے  
کیے جاتے ہیں۔ مقدار ایسی نہیں ہے جسکو ہمارے روسا خوشی سے انگیزنے کر سکیں ایسی تقریبیں کثرت  
سے ہوتی رہتی ہیں جنہیں ہزار روپیہ ایک دو دن میں اڑا دیا جاتا ہے پھر اس سے نہ دینی فائدہ  
کے توقع ہوتی ہے نہ دنیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہے۔ اور ہمیں تو ہم خرم و ہم ثواب کا مضمون ہے  
دنیا میں بھی نیکنامی اور آخرت میں خداوند برحق کی خوشنودی اور حضور سرور عالم صلعم کا تقرب پس  
بڑھ کر کون دولت ہو مہت اور توجہ چاہیو مہت اگر سنا جیناں شود بد مور تو اند کہ سلیمان شود  
استو یک جن حضرات وظائف مقرر کیے ہیں انکی یہ مہربانی بہت شکر گزاری کے قابل ہو ان حضرات میں  
سب سے پہلے ہم میرا لاہر ناصر لاہر لاہر خان بہادر شیخ بہا الدین صاحب سی۔ آئی۔ اے وزیر اعظم



جوانگر گھم کا ذکر خیر کرتے ہیں جنھوں نے دو وظیفہ عنایت فرمائے ہیں اور آپ کی توجہ ایسی پُر توفیق  
 نہیں ہو بلکہ دارالعلوم کے قائم ہونے سے پہلے تلوار و پیہ سال ندوۃ العلماء کو دیتے تھے اور دارالعلوم  
 کے کھل جانے پر اللہ سر در گاہ کی تعمیر کے لیے عنایت فرمائے جو ان کے نام سے تعمیر کی گئی ہے  
 اور آپ دو وظیفہ دیے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مراتب میں روز افزون ترقی اور اسکے ساتھ ہی اس سے  
 زیادہ توجہ کرنے اور مدد دینے کی توفیق عنایت فرمائے۔

نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امروہو بھی ندوۃ العلماء کو ابتدا سے مدد دیتے  
 رہے ہیں اور تین سال سے ایک وظیفہ عنایت فرماتے ہیں اپنے امروہہ میں جس محبت و خدمت و  
 کا خیر مقدم کیا تھا وہ ہمیشہ ارکان کو یاد رہیگا۔ مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پر بھنی علاقہ  
 حیدر آباد کن صاحب فضل و کمال اور علم و دوست بزرگ ہیں۔ آپ بھی ابتدا سے مبلغ حصہ اس میں  
 میں عنایت فرما رہے ہیں۔ مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلامپور ہمارے ندوہ کے  
 پیچھے ہوا خواہ اور معین اللہ وہ اسلامپور سکریٹری نوجوان فاضل اور بہت باہمت رئیس ہیں۔  
 آپ کا ذکر سیر پھلی کاروائیوں میں ہوتا رہا ہے اور جو پیش ہوا مدد اپنے انکساری ہے اس سے ہر کار  
 ارکان واقف ہیں دو سال سے آپ بھی ایک وظیفہ دیتے ہیں اور اسکے علاوہ مدد ظائف میں چند  
 کے طور پر معتد بہ رقم فراہم کر کے بھیجتے رہتے ہیں۔ مولوی عبدالباری صاحب عظیم آبادی تاجر کلکتہ  
 اور قاضی محمد سعید صاحب رئیس کوٹلور نے بھی ایک ایک وظیفہ اس سال مقرر فرمایا ہے علاوہ  
 ان حضرات کے اور جن لوگوں نے اس مدد میں روپیہ دیا ہوا ان کے واسطے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ  
 تعالیٰ ان کو دین و دنیا میں شاد و آباد رکھے۔ اس موقع پر ہم اپنی انجمن کے مرن خان بہادر حاجی شیخ  
 فادر بخش صاحب یس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد کے عطیہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں شخص صاحب  
 دوسرے سو پے سال کی آمدنی کی جائداد دارالعلوم کے طلباء کی غیر تنطیع کی واسطے اپنی جائداد موقوفہ  
 سے علیحدہ کر دی ہو یہ فیاضی باعتبار تہتلال سرمایہ کے بہت مسرت اور دلی اعتراف اور سچے  
 شکر گزار ہی کے قابل ہے۔ خلد و مزید ان حضرات کو اجر خیر سے اور دوسرے مسلمانوں کو توفیق نیک۔ آمین۔

# فہرست کتب موجودہ دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ

اسامی کتب	قیمت کتاب کاغذ		کیفیت
	عمومی	مخصوص	
حصہ دوم رد و اسالیب	۰	۰	اسمیں ترمیم نصاب درس کے متعلق علمائے تفریحین درج ہیں۔
رد و اسالیب دوم	۱۲	۱۰	جلسہ دوم ندوۃ العلماء منعقدہ لکھنؤ کی مفصل کیفیت ہو۔
تنظیم نظام تعلیم	۰	۱۲	اصلاح طریقہ تعلیم مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہادی کا نہایت نفیس رسالہ ہے۔
مضامین فلسفہ	۰	۱۳	مولانا عبدالحی صاحب مولوی رحیم الرحمن صاحب شروانی مبین مگر پوریہ کی تقریریں ہیں۔
مضامین اربعہ	۱۸	۶	اسمیں مولوی محمد شبلی صاحب لہمانی مولوی اعظم حسین صاحب خیر آبادی مولوی شاہ محمد علی صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کی تقریریں ہیں۔
رد و اسالیب سوم مع ضمیمہ	۱۲	۱۲	اسمیں جلسہ سوم منعقدہ بریلی کی مفصل کیفیت درج ہے۔
تجوید دارالعلوم	۳	۲	اسمیں مضامین اور تقریریں جواب الہامی دارالعلوم کے متعلق بھی تھیں۔
رد و اسالیب چارم	۰	۱۳	اسمیں جلسہ چارم منعقدہ میرٹھ کے مفصل حالات ہیں۔
علمائے سلف	۱۶	۰	نہایت محنت اور تلاش سے علمائے سلف کی زندگی کے حالات کو مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس جھیکن پور سے مرتب کر کے جلسہ چارم میں پیش کیا تھا۔
البيان	۱	۰	نواب سید علی حسن خان بھوپال کا مضمون جو جلسہ چارم میں پیش ہوا تھا۔
رد و اسالیب پنجم	۴	۰	اسمیں جلسہ پنجم منعقدہ کانپور کے حالات درج ہیں۔
مقاہد و مضامین ندوۃ العلماء	۳	۳	اسمیں مختصر طور پر ندوۃ العلماء کے تمام مقاصد تفصیل وار اور اسکے قواعد و ضوابط درج ہیں۔
ارشاد لکھنؤ	۳	۳	اسمیں مولوی حفیظ اللہ صاحب نے ان شکوک کا جواب بدلائل قرآن و حدیث و اقوال و افعال ائمہ و باپسے جو ندوۃ العلماء کے طرز عمل پر دار کیے گئے ہیں۔
الرب العالمین و اسالیب	۱	۰	علمائے مدینہ منورہ اور علمائے ہندوستان کا فتویٰ ندوۃ کی حقانیت کے ثبوت میں ہے۔
اقوال و غرضیں	۱	۰	اسمیں نہایت سنجیدگی سے ندوۃ کی ضرورت اور عظمت کو ثابت کیا گیا ہے۔
رد و اسالیب ششم	۰	۰	اسمیں جلسہ ششم منعقدہ شاہجہان پور کی مفصل کیفیت درج ہے۔
رد و اسالیب سہم	۱۲	۰	جلسہ ندوۃ العلماء منعقدہ عظیم آباد پٹنہ کی مفصل کیفیت۔
ضمیمہ رد و اسالیب ششم	۱۲	۰	پٹنہ کے جلسہ میں چند نظمیں پیش ہوئی تھیں وہ درج ہیں۔
ندوۃ العلماء کی ضرورت	۱	۰	مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی پٹنہ کے جلسہ میں یہ مضمون پیش کیا تھا۔
نابینا علما	۲	۰	نہایت محنت اور تتبع سے علمائے نابینا کے حالات کو قلمبند کر کے مولوی حبیب الرحمن صاحب نے پٹنہ کے جلسہ میں پیش کیا تھا۔ اسکو علمائے سلف کا دوسرا حصہ سمجھنا چاہیئے۔
رد و اسالیب ہشتم	۱۰	۸	جلسہ ندوۃ العلماء منعقدہ کلکتہ کی مفصل کیفیت درج ہے۔
رد و اسالیب ہشتم حصہ دوم	۱۰	۱۰	اسمیں ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کی مدد پر کلکتہ کے جلسہ میں پیش ہوئی تھی اور اخیر میں شیخ عبد القادر اویسیہ کے ہدف پر جو کلکتہ میں بیان کی تھی۔

## مقاصد ندوة العلماء

ندوة العلماء کے پانچ مقصد ہیں (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقہ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہوئی عام اور یہ طو شدہ امر ہو کہ ہر کوئی سیاست میں تعلق نہ ہو گا ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دی گئی ہیں جن کا اجرا مسلمانوں کی حالت موجودہ کیلئے نہایت ضروری اور ان کی دینی و دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔ اگر فضل ازیدی نے جاری کرنے اور قائم رکھنے میں مؤید ہوا تو قوم کو اس فوائد کثیرہ حاصل ہونگے جن کا اجمالی اندازہ حسب ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) ہریت اور اتحاد کی بچگنی (۳) علمای بالکمال کا موجود ہونا (۴) احکام شریعہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور امارت سمجھنا (۶) صنعت تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) برباد کن نزاعوں اور جھگڑوں کا موقوف ہو جانا اور مسلمانوں کا معاش اور معاویہ کی اصلاح میں مشغول ہونا۔

## مقاصد ندوة العلماء کی رکنیت کے قواعد حسب مندرجہ ذیل ہیں

(۱) علما کرام جن کو ندوة العلماء کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریر یا تقریر کے ذریعے سے ان کو مدد دینے ہوں وہ جان ہوں اور جس حال میں ہوں ندوة العلماء کے رکن بننے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوة العلماء کا شریک سمجھا جائیگا بشرطیکہ کم از کم عام مصارف ضروری کے لیے سالانہ دینار ہے اور عیٹے کی مقدار ہر شخص کی قدرت اور فیاضی پر موقوف ہو۔ (۳) ارکان ندوة العلماء کے فرائض حسب ذیل ہیں (الف) احکام شریعہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور ارتباط کو بڑھانا (ج) ندوة العلماء کے مقاصد اغراض کے انجام دہی میں پوری کوشش کرنا (د) رواد و جلسہ لائے ارکان ندوة العلماء کو بلا قیمت بجالانے کی اور جلسہ عام میں تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزوں پر اس وقت کا حق ہو گا اور جلسہ نظامیہ میں ممبری کی واسطے منتخب ہو سکیں بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی سے وہ علماء سے رکھتے ہوں اور رکنیت جلالہ نظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہوں (۵) اگر کس کو وہ کتابیں دینے سے پہلے شائع ہو چکی ہیں پھر قیمت پورا کر کے رکنیت کی کتابیں سنائی و دود کے قیمت پر تسلیم کی

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ رِجَالٌ مُدْرِكُونَ لِلْغَوَابِ مِنَ الْمَكْنُونِ

روداد

# اجلاس نهم زده علما

منقده

۶-۴-۸ رجب ۱۳۲۰ مطابق ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء

بمقام امرتسر پنجاب

حسابداری

مجلس انتظامیہ و ذہ علما



محمود الحسن بنوری مدظلہ العالی علیٰ جمہوریہ

# فہرست مضامین و دواجلہ اس نم ندوۃ العلما منعقدہ امرتسر پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۱	دبیا چہ	۱	۱۰۲	محمد شبلی صاحب نعمانی کی تقریر	۱۰۲
۲	کیفیت انتظام اجلاس نم۔	۸	۱۱۱	اجلاس ہشتم	۲۲
۳	اجلاس اوّل	۱۴		تقریر شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے	۲۳
۴	تقریر شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر	۴	۱۱۶	ایڈیٹر ابزرور دہلاہور "تاثر فغان"	۱۱۶
۵	روداد ندوۃ العلما بابت سال ہشتم	۲۱		تقریر ابو الوفا مولوی شہزاد احمد صاحب	۲۴
۶	روداد سال ہشتم مولوی حبیب الرحمن	۲۱	۱۳۸	مولوی فاضل امرتسر	۱۳۸
۷	خان صاحب رئیس بھیکن پور کی رائے	۳۵		تجویر شکر یہ ہز ہائیں نواب صاحب	۲۵
۸	ایضاً شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے	۳۵	۱۳۵	بہاول پور دام اقبالہ	۱۳۵
	ایڈیٹر ابزرور دہلاہور کی رائے	۳۶	۱۳۶	جلسہ خاص	۱۳۶
۸	ترکیب بند شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب	۳۶	۱۴۷	محضر انسداد رسوم فقیہہ	۱۴۷
	نعمانی ناظم مرستہ علوم و فنون حیدر آباد	۳۸		گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلما بابت	۳۸
۹	اجلاس دوم	۳۲		سال ۱۳۱۹ ہجری	۳۹
۱۰	مضمون مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب	۳۲		گوشوارہ آمد و صرف دارالعلوم بابت سال	۳۹
۱۱	رئیس بھیکن پور	۳۲		۱۳۱۹ ہجری	۳۹
۱۱	تبریک تاجپوشی ملک معظم دام ملکہ	۶۸		فہرست ارکان قسم اوّل	۳۰
۱۲	جلسہ عام	۶۹		فہرست ارکان قسم دوم	۳۱
۱۳	اجلاس سوم	۷۰		فہرست عطیات سال ہشتم	۳۲
۱۴	قصیدہ عربی مولوی شیخ محمد صاحب انصاری	۷۱		فہرست چندہ اعانت جلسہ نم	۳۳
	یامانی نزیل بھوپال	۷۱		فہرست چندہ دارالعلوم	۳۴
۱۵	تجویر انسداد رسوم فقیہہ	۷۲		فہرستہای چندہ وظائف و سالی د	۳۵
۱۶	اجلاس چہارم	۸۳		خزانہ محمدیہ و غیرہ	۳۵
۱۷	کارروائی دارالعلوم ندوۃ العلما	۸۳		فہرست کتب عطیہ برلے کتب خانہ	۳۶
	بابت سال ہشتم۔	۸۳		فہرست چندہ میزبانی جلسہ نم	۳۷
۱۸	خلاصہ تقریر حکیم امین الدین صاحب بیٹر	۹۱		گوشوارہ آمد و خرچ میزبانی جلسہ نم	۳۸
	ایٹ لاشاہ پور	۹۱		فہرست چندہ آمدہ ابعد بابت سال نم د	۳۹
۱۹	مضمون مولوی محمد شاہ صاحب کسل امرتسر	۹۲		رقوم چندہ جو بلا تفصیل آئے ہیں۔	۴۰
۲۰	اجلاس ہفتم	۱۰۱		فہرست اخبار و رسائل جو دفتر ندوۃ العلما پہنچے ہیں	۴۰
۲۱	ندوۃ العلما کی ضرورت پر شمس العلما مولوی	۱۰۱		ضمیمہ روداد جلسہ نم۔	۴۱



وہ پستیں

در منزل توحید کسی را راہ است گنجینہ دلا آہ الا اللہ را	اگر منزلت ختم رسل آگاہ است مفتاح محمد رسول اللہ است
---	--

صلی اللہ علی سیدنا و ملائمتہ وآلہ و صحبہ وسلم  
سالہ ہجری کا وہ کیسا مبارک دن تھا جس میں ندوۃ العلماء کی بنیاد قائم ہوئی اور دور دور کے  
علمائے مشائخ، روسا اور عامۃ المسلمین تقریباً پانچ ہزار حضرات یکجا ہوئے اور اختلافات باہمی سے  
قطع نظر کر کے سب نے اپنی پست حالت پر نظر کر کے اپنی دینی و دنیوی مہبودی کے حاصل  
کرنے پر کمر بستہ چست باندھی اور بالاتفاق اس بات کو تسلیم کیا کہ جب تک ہمارے نصاب  
درس اور طریقہ تعلیم میں مفید تبدیلی نہ ہوگی اور فصاحت کن نر نہیں دفع نہ ہوگی اس وقت تک  
دینی و دنیوی مسالاح کے حاصل کرنے کی کوششیں مہبود ہوتی رہیں گی۔

یہی خیال ندوۃ العلماء کی بنیاد کا پہلا پتھر تھا جس نے اب ایک بہت بڑی عمارت کی صورت  
اختیار کر لی ہے۔ یہ خیال ایک سال پہلے قائم ہو گیا تھا۔ مگر سوال سالہ مدینہ و ملک کے  
سامنے پیش کیا گیا اور ہر طرف اس کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا تاہم اب تک اس کا اطمینان  
نہیں تھا کہ یہ تحریک مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے گی لیکن خان بہادری شمس المہر علی صاحب

وکیل لکھنؤ کی عالی ہمتی سے دوسرے سال پہلے سال سے زیادہ پُر شوکت اجلاس شوال  
 سالہ میں بمقام لکھنؤ منعقد ہوا اور ہر جانب سے نامور علما و مشائخ شرکت کی غرض سے  
 تشریف لائے اور دلاویزی کے ساتھ شریک ہوئے خود فرنگی محل کے معزز علما نے حقوق  
 ہمانداری ادا کیے۔ اُنکے صاحبزادوں کا مہمانوں کا استقبال کرنا اور جناب مولانا محمد نعیم صاحب  
 مرحوم و مولوی شاہ عبدالوہاب صاحب کا مہمانوں کو فرنگی محل میں دعوت دینا ایسی کیفیتیں  
 تھیں جو لوگوں کو ہمیشہ یاد رہیں گی اس اجلاس میں ندوۃ العلماء کے مقاصد وسیع پانے پر ظاہر  
 کیے گئے مگر جو مہول پہلے سال طے ہو چکے تھے اُس میں کچھ رد و بدل نہیں ہوا اور سبکی اور بھٹی ناؤ  
 وضاحت کر دی گئی کہ اس مجلس کو امور سیاست من (پالیٹکس) سے کسی قسم کی غرض نہ ہوگی  
 اسی اجلاس میں مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم اور مولانا محمد ابراہیم صاحب مفتی  
 دو نامور عالموں میں صلح ہوئی جنہیں ایک مدت دراز سے کشمکش تھی اور تقلید و عدم تقلید کے جھگڑا  
 نے ایک مہیب صورت اختیار کر لی تھی۔ یہ صلح درحقیقت دو آدمیوں میں نہیں ہوئی تھی بلکہ دو بلا  
 لاکھوں مسلمانوں میں ہوئی تھی جو ان دونوں کے حلقہ گوش تھے اور خدا کا شکر ہے کہ اس صلح  
 کا اثر اب تک قائم ہے۔

تیسرا اجلاس شوال سالہ میں بمقام بانس بریلی منعقد ہوا اور باوجود چند در چند مہتمم  
 ایسا پُر شوکت جلسہ ہوا جو سخت حیرت انگیز ہے۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ شب کو وعظ کے جلسوں میں  
 آٹھ ہزار آدمیوں سے کم نہیں ہوتے تھے علاوہ اسکے شہر میں ہمدردی کا ایسا جوش پیدا ہو گیا  
 تھا کہ جلسے کے بعد ہر طبقے کے مسلمان یکے بعد دیگرے دعوت کرنا چاہتے تھے اور کچھ ایسا  
 سامان تھا کہ مہمانوں کو ایک مہینہ تک فرصت نہیں ہو سکتی تھی جو وقت صدر انجمن جناب مولانا  
 محمد لطیف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء  
 و دیگر علماء و ارکان ندوۃ العلماء رخصت ہوئے شاہ راہ پر لوگوں کے ہجوم سے گزرنا دشوار تھا بھشتیوں نے  
 اپنی طرف سے دعوت دینے کی یہ راہ نکال لی کہ وہ گاڑیوں کے آگے آگے چھڑکاؤ کرتے جاتے

تھے۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہو اسکے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ عام دلچسپی کا اس سے صحیح اندازہ کیا جاسکے۔

اسی اجلاس میں دارالعلوم کی مفید تجویز منظور ہوئی تھی جو چند سال سے قائم ہو گیا اور فیاض مسلمانوں کی حیرت پرستی کا منتظر ہے۔

چوتھا اجلاس شوال ۱۲۷۳ھ میں بمقام میرٹھ منعقد ہوا اور اُئین پنجاب کے علاوہ مشائخ خصوصیت کے ساتھ شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں دارالعلوم پر مختلف عنوانوں سے مباحثے ہوئے اور اسکی ضرورت ذہن نشین کی گئی علاوہ اسکے تعلیم عربی و انگریزی کے تعلق چند مفید تجویزین منظور ہوئیں۔

اس سے کچھ پیشتر قحط و طاعون کے مصائب ملک پر نازل ہو چکے تھے اس واسطے ارکانِ مذوۃ العیال نے پانچواں اجلاس اس پہلے پر کرنا مناسب نہیں سمجھا مگر انتظامی ضرورتوں کے لحاظ سے شوال ۱۲۷۳ھ میں بمقام کانپور بہان اُسوقت تک مذوۃ العیال کا صدر دفتر تھا ایک جلسہ خاص کیا گیا اور اُئین یہ طے کیا گیا کہ دارالعلوم کھنؤ میں قائم کیا جائے اور بالفعل اُسکا درجہ ابتدائی کھولا جائے۔ اسی سال بموجب ایک امتیاز کے صاحبِ جبرار بہادر جرنیل اسٹاک پکینی آباد کے دفتر میں مذوۃ العیال کی باضابطہ رجسٹری کرائی گئی اور اُسکا جمادی الاخرہ ۱۲۷۳ھ کو کھنؤ میں دارالعلوم کے افتتاح کا جلسہ کیا گیا۔ اس جلسے میں صاحبِ کشنر بہادر و صاحبِ ڈپٹی کشنر بہادر بھی مہربانی کر کے تشریف لائے تھے۔

پچھٹا اجلاس ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ میں بمقام شاہجہان پور منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں علاوہ دوسری ضروری کارروائیوں کے دارالعلوم کے لئے سرمایہ فراہم کرنے کی تجویز منظور ہوئی اور اُسوقت تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ کی نقد جنس و جائداد وصول ہوئی۔ مذوۃ العیال کے کرکن مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد و حضور نظام دکن اور مولوی عبدالواجد خان صاحب رئیس شاہجہان پور نے بہت بلند حوصلگی سے امدادی۔



مگر اس شیش قرار امداد کی شہرت سے ملک میں ایک غلط خیال بھی پیدا ہو گیا ہے اور جو لوگ حقیقت کا تجسس نہیں کرتے اور صرف خیالات پر رائے قائم کرنے کے عادی ہیں وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ندوۃ العلماء کو جو امداد شاہجہانپور سے حاصل ہوئی ہے اُسکو اُس نے بجایا فقیر سے بغیر طاق اصول کفایت شعاری کے صرف کر ڈالا ہے۔ یہی بنیاد پر ارکان ندوۃ العلماء سے اُنکو ایک قسم کا سو فظن ہو گیا ہے۔ اُنکے اطمینان کی غرض سے اس موقع پر اسکی تصریح کرنا ہوتا نہیں ہے کہ یہ امداد نقد کی صورت میں بہت کم تھی۔ چالیس ہزار روپیہ ان جائداد کی قیمت کا تخمینہ تھا جو بحیثیت وقف ندوے کو دی گئیں اور دس ہزار روپیہ اُس کتب خانے کی قیمت کا تخمینہ تھا جسکو مولوی عبدالرافع خان صاحب ڈپٹی کلکٹر نے دیا اور وہ بفضلہ تعالیٰ محفوظ و مستعمل ہے اور تقریباً دس ہزار روپیہ نقد کی صورت میں تھا مگر وہ مختلف مدون کا تھا چندہ میزبانی۔ چندہ روکیت۔ امداد دارالعلوم وغیرہ سب اُس میں شامل تھے اسکی تفصیل روداد اجلاس ششم میں مع جعج خرچ کے موجود ہے۔

ساتواں اجلاس رجب سالہ ہجری میں بمقام پٹنہ منعقد ہوا اور بہت پر رونق جلسہ ہوا اس جلسے میں نو تعلیم یافتہ گروہ نے علمائے کرام کے خیالات پر واقفیت حاصل کی اور ارادتمندانہ طریقے سے اُنکے ارشاد و ہدایت پر عمل کرنے کی آمادگی ظاہر کی اور ایک سیکشن بنے اور پُرانے خیال والوں میں جو ایک حد فاصل قائم تھی اور مسلمانوں کی جمعیت کا شیرازہ پر اگندہ ہو رہا تھا اُسے بہتری کی صورت اختیار کی۔

آٹھواں اجلاس شعبان سالہ ہجری میں بمقام کلکتہ منعقد ہوا۔ ہمیشہ میں دن تک اجلاس ہوتے تھے کلکتہ میں چار دن تک جلسے ہوئے اور کسی جلسے میں چار ہزار مسلمانوں سے کم نہیں شریک ہوئے مگر افسوس ہے کہ کلکتہ ایسے شہر کی حیثیت پر نظر کرتے ہوئے ندوۃ العلماء کو کامیابی بہت کم ہوئی۔

نواں اجلاس امت سرین منعقد ہو چکی روداد اب آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے

اس دودا کو ملاحظہ کرنے کے بعد معزز ناظرین اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ جلسہ کس قدر کامیابی اور خوش اسلوبی سے ہوا۔ بہر حال اس وقت تک جس قدر جلسے ہو چکے ہیں ان کے لحاظ سے کہا جاسکتا ہو کہ اس خدا ساز تحریک نے بہت سرسبزی اور شادابی حاصل کر لی ہے اس کی تدریجی رفتار دلوں میں گھر کرتی جاتی ہے اور اب اس کا وقت آگیا ہے کہ اس کی مفید اور کارآمد تجویزین علی صورت اختیار کریں۔

اس سال اسکے نوین سالانہ جلسے میں دور دراز مقاموں سے علما کا تشریف لانا اور جلسے کی کارروائیوں میں دلچسپی سے حصہ لینا اور انسداد رسوم قبیحہ کی تجویز کا گرجا سے خیریت مکرنا اس بات کی کافی شہادت ہے کہ اس کی تدریجی رفتار بہت مناسب اور مصالح وقت کے موافق تھے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس جلسے میں ہر طرح کی کامیابی ہوئی اور معزز میزبانوں کی نفع جانی سے ہمانوں کو بہت آسائش رہی کسی قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوئی باوجودیکہ ایک ہزار سے زیادہ ہمان امت سرین تشریف لائے تھے اور کھلنے سے لیکر نشا ورتک کے معزز علما و رؤساء نے قدم رنجہ فرمایا تھا اس قدر مختلف مقامات کے لوگوں کی مہانداری کرنا کچھ آسان نہیں ہے۔ مگر ہمارے دوستوں نے دل کھول کر مہانداری کی اور ہر طرح کی آسائش پہنچائی میں اپنی تکلیف کا مطلقاً خیال نہیں کیا۔

سب سے زیادہ اس بات کا اعتراف کرنا چاہیے کہ روسائے پنجاب نے صرف جہانی دعوت ہی نہیں دی بلکہ اپنی زندہ دلی کے ثبوت میں روحانی دعوت سے مدد اہل علم میں زیادہ اہمیت پیدا کر دی ہے اور ہماری اخلاقی تحریک میں علمی طور پر سب آگے رہنے کی فکر کر رہے ہیں جو بہت زیادہ قابل قدر ہے ہمارے میزبانوں کے طبائع پر بھی شائق گذرنا تھا کہ ارکانِ معاونین مدوۃ اہل علم بغیر معاوضہ جدید کے مہانداری سے کیوں متمتع ہوا کرتے ہیں یا جو لوگ جلسے کی شرکت کے واسطے تشریف لاتے ہیں اور باوجود

چندہ رکنیت واعانت نہیں دیتے پھر بھی مہانوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ انھوں نے چاہا تھا کہ وہ امرت سر سے مہانداری کے طریقے میں ایک نئی قسم کی تبدیلی پیدا کر دیں اور انکی اخلاقی جرأت سے یہ کچھ بعید نہیں تھا مگر انھوں نے ابتداءً اتنی بڑی تبدیلی کو مناسب نہیں سمجھا اور اسی پر اکتفا کیا کہ مہانداری کو چندہ دہندگان تک محدود کر دیا۔

ایڈیٹر صاحبان اخبار نے بھی بہت دلاویزی ظاہر کی اور اسکی نسبت اپنی خیالات ظاہر کرنے میں جاوہر اعتدال سے نہیں ہٹے ہلکوں حضرات کا زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے جو ملک کے خیالات پر حکومت کر رہے ہیں اور انکی سلطنت بہت وسیع ہے شیخ عبدالقادر صاحب مالک مخزن و ایڈیٹر ابزرور منشی محبوب عالم صاحب منشی عبدالعزیز صاحب ایڈیٹر منیجر پیسہ اخبار مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن لاہور منشی فضل شیخ غلام محمد صاحب مالک و ایڈیٹر وکیل امرتسر منشی سید بن علی صاحب ایڈیٹر نیر اعظم مراد آباد منشی فیروز الدین صاحب ایڈیٹر مشیر ہند لاہور منشی محمد دین صاحب ایڈیٹر صدائے ہند اور شیخ گلزار علی صاحب ایڈیٹر گلزار ہند وغیرہ نامور ایڈیٹر دن کا جو خود یا انکے قائم مقام ہر جلسے میں موجود تھے ہم زیادہ شکر گزار ہیں۔

اس جلسے میں انجمنہائے اسلامیہ کے وکلاء بھی حسب دستور موجود تھے بلکہ پنجاب کے نامور انجمنوں کے ناظران انجمن نے خود قدم رنجہ فرمایا تھا خصوصاً خان بہادر محمد برکت علی صاحب جنرل سکریٹری انجمن اسلامیہ پنجاب۔ حاجی شمس الدین صاحب جنرل سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور۔ مولوی مفتی محمد سلیم اللہ صاحب جنرل سکریٹری انجمن نعمانیہ اور شمس علیا مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ناظم مستشار العلماء نے جلسے کی شرکت سے رونق دو بالاکر دی تھی اور ہمارے دیرینہ معاون خان بہادر محمد زمان خان صاحب نصرت جنگ المہام شیکم گڈھ نے بھی اپنی طرف سے مولوی عبدالغفور صاحب مدرس مدرسہ شیکم گڈھ کو کٹا

شریک جلسہ ہونے کے لیے روانہ فرمایا تھا جس سے جناب ممدوح کی توجہ اور مہربانی کا مہینہ ثبوت ملتا ہے۔

علما و مشائخ میں دو سو سے زیادہ مقدس اور پاکباز بزرگ رونق افروز تھے انکے تبرک ناموں کے دیکھنے سے جو فہرست نمبر امین درج ہیں انکے فضائل و کمالات کا اندازہ ہو سکتا ہو شرح و بیان کی حاجت نہیں تاہم خصوصیت کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ اس جلسے میں پشاور اور اسکے گرد و پیش کے علما و مشائخ کی تشریف آوری سے مدوہ العلماء کی وسعت کا دائرہ کیسے قدر بڑھ گیا ہے اور ان حضرات نے باوجودیکہ اس قسم کی مجلسوں میں پہلی بار شریک ہوئے تھے مدوہ العلماء کے مقاصد اور اسکے طریق عمل سے دلی بہرہ بردی کا اظہار فرمایا۔

بھر حال یہ جلسہ کیا باعتبار کثرت شرک کیا باعتبار مہانداری کیا باعتبار کارروائی کے بہت کامیابی کے ساتھ ہوا جسکے لیے ہلکوزندہ دلاں پنجاب کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

### امرتسر میں مدوہ العلماء کے اجلاس سالانہ کی تحریک

کلکتہ میں سالانہ جلسے کی تیاریاں ہو رہی تھیں اور ہمارے نوجوان دوست مولوی غلام محمد صاحب مدرس عزنی گورنمنٹ اسکول شملہ نے جلسے کی شرکت کے لیے رخصت لینے چاہی رخصت کے ملنے میں چند دقیقین پیش آئیں مگر انکے جوش اور ہمت کے تمام وقتوں کا مروانہ دار مقابلہ کیا اور شملہ سے روانہ ہوئے۔ اتفاق ناگمانی سے راستے میں ناگمہ الٹ گیا اور ایک آنکھ میں ایسی شدید ضرب پہونچی جس سے تھوڑی دیر کے لیے انکے حواس مختل ہو گئے مگر پھر انکی ہمت ان مشکلات پر غالب ہوئی اور وہ آگے کو روانہ ہوئے اور کلکتہ آنے سے پہلے آنکھوں نے کرمال۔ امرتسر اور لاہور کے مسلمانوں میں تازہ سرگرمی پیدا کرنے کے خیال سے پنجاب کی طرف رخ کر دیا۔ امرتسر پہونچ کر انکا خیال یہ تھا کہ ایک مختصر سا جلسہ

انجمن کا کر کے ندوۃ العلماء کی شریک کے لیے ممبران انجمن میں سے کسی کو بطور وکالت کے شریک ہونے کے لیے منتخب کرائیں لیکن اسکے ساتھ انکو یہ بھی کامیابی ہوئی کہ بابو نظام الدین صاحب اسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلامیہ امرت سر کے دل میں خود بخود ندوۃ العلماء کو دعوت دینے کا ولولہ پیدا ہوا اور انکی تحریک سے شیخ محمد جمیل صاحب تاجر چرم امرت سر نے ایک ہزار روپے کے دینے کا وعدہ کیا بلکہ اسکے ساتھ ہی ایک ہزار روپے کے نوٹ بابو صاحب کو بھیج دیے بابو صاحب مدوح نے انجمن معین الندوہ کے نامور سکریٹری شیخ غلام صادق صاحب آنریری جسٹریٹ امرتسر کی مرضی سے انجمن معین الندوہ کی منظوری حاصل کی اور انکی کوشش سے چار سو روپیہ کا چندہ ہیوا اور ہو گیا جس میں جناب شیخ صاحب مدوح کے دو سو روپے اور خود بابو صاحب کے پچاس روپیہ شامل تھے۔ یہ سب کارروائی دو روز میں ہوئی اور مولوی غلام محمد صاحب شادان و فرحان وہان سے روانہ ہوئے۔

۶۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کو اجلاس کلکتہ میں انجمن معین الندوہ کی طرف سے دعوت کا تار آیا اور اسی کے ساتھ ساتھ ضابطے کی درخواست پہنچی جسکو ارکان ندوۃ العلماء نے خوشی سے منظور کیا۔

## طریق نظام

جو حضرات جلسے میں شریک ہوئے ہیں انھوں نے دیکھا ہے کہ باوجود ممانوں کی کثرت کے کس خوش اسلوبی سے جلسے کا انتظام ہوا اور معمولاً جسطرح کی تکلیفیں ممانوں کو ایسے انوہ میں ہوا کرتی ہیں ان میں سے کسی قسم کی شکایت لوگوں کو نہیں پیدا ہوئی۔ سب سے زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ قرب دربار کی وجہ سے معمولی سی معمولی چیزیں بدقت مہیا ہوتی تھیں خصوصاً خیمے۔ کرسیاں اور چارپائوں کی فراہمی بہت دشوار تھی مگر ان تمام مشکلوں

ارکان انجمن کی خوش تہنیری غالب آئی اور ہر قسم کا سامان ہیا کر لیا گیا۔ ارکان انجمن میں شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ و باوجود نظام الدین صاحب زیادہ تر شکرینے کے مستحق ہیں جنکی خوش نظمی اور جانفشانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود ایسی پرکلفت مہانداری کے سب کام کفایت شعاری کے ساتھ ہوئے اور چندہ میزبانی سے نہایت معقول قسم پس انداز کی جو ندرۃ العلماء کو دی گئی۔

**قیام گاہ** مہانوں کے ٹھہرنے کے لیے بہت بڑے بڑے مکانات پہلے سے روکے شہر نے خالی کر دیے تھے اور سب بڑی عمارت مدرسۃ المسلمین اور اسکا دارالافتا تھا جس میں تقریباً دو سو مہمان ٹھہرائے گئے۔ نیر مینو نیل بورڈ اسکول کی عالی شان عمارت بھی جسکو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرت سرنے اسی غرض سے عنایت فرمائی تھی جسکے بابت صاحب ممدوح کا بکوشگر گزار ہونا چاہیے نیز نوین اکیڈمی کا ایک حصہ بھی اس کام میں لایا گیا۔ علاوہ اسکے شیخ عبدالخالق صاحب دہلوی کا عالیشان مکان میان غلام نبی بیان حبیب اللہ صاحب سوداگران پشیمینہ کا مکان اور امرت سرنکی عالیشان سر کے عمدہ اور نفیس بالائی کمرے مہانوں کی آسائش و آرام کے واسطے کافی سے زیادہ تھے اور جہاں تک ہمارے معلوم ہوا ہے تنگی مکان کی شکایت مہانوں کو مطلقاً نہیں ہوئی۔ شیخ رحیم بخش صاحب خلفہ شیخ خیر الدین صاحب مرحوم کی سیرجینی خاص طور پر ذکر کے قابل ہے جنھوں نے اپنے والد مرحوم کی بنا کردہ عالیشان مسجد میں جلسہ عام کا خاص اہتمام کیا تھا اور اس مسجد کی مرمت کر کے شب کو روشنی کا ایسا انتظام کرتے تھے جس سے وہ بقیہ نور معلوم ہوتی تھی۔

ہم ان تمام حضرات کے شکر گزار ہیں جنھوں نے مہانوں کے واسطے مکانات اور ہر قسم کے سامان آسائش سے مدد دی اور خوف طوالت صرف انکے اسماء گرامی درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۱) مسٹر برو صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع امرت سرن (۲) مسٹر ایف نکل صاحب بہادر قائم مقام

سکرٹری مینوفیل کمیٹی امرت سر (۳) انجمن اسلامیہ امرت سر (۴) لالہ سندر داس صاحب ایم اے  
 ہیڈ ماسٹر مینوفیل بورڈ اسکول امرت سر (۵) خواجہ غلام صادق صاحب پیر سٹریٹ لاؤ آنری  
 اکثر اسٹنٹ کشتہ امرت سر (۶) شیخ غلام صادق صاحب آنری مجسٹریٹ امرت سر (۷) حبیب اللہ  
 صاحب آنری مجسٹریٹ امرت سر (۸) مولانا غلام رسول صاحب عرف مفتی رسل بابا صاحب  
 مرحوم (۹) خان صاحب سندھی خان صاحب پشتر اسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ  
 پولیس امرت سر (۱۰) میان غلام نبی صاحب و میان حبیب اللہ صاحب سوداگران (۱۱)  
 شیخ عبدالحق صاحب سوداگر چرم (۱۲) مرزا محمد یوسف صاحب سوداگر (۱۳) مولوی  
 فتح دین صاحب مالک مدرسہ یونین اکیڈمی (۱۴) بابو نظام الدین صاحب آنری  
 اسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلامیہ امرت سر (۱۵) بھائی گوردت سنگھ صاحب سوداگر (۱۶)  
 منشی جنڈا صاحب ملازم والی ریاست پونچھ (۱۷) منشی الہی بخش صاحب خزانچی خان بہا  
 شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی (۱۸) منشی عبدالحق صاحب ہیڈ منشی خان بہادر شیخ غلام  
 اینڈ کمپنی (۱۹) میان رحمن خان صاحب (۲۰) چودھری رحیم شاہ صاحب۔

## استقبال

استقبال کا کام سب سے زیادہ کل اور نازک ہے کیونکہ ہمانوں کی آسائش کا سپر  
 بہت کچھ دار مدار ہے مگر جن حضرات کو مقامی مجلس نے اس خدمت پر ن مزد  
 کیا تھا انھوں نے بہت خوش اسلوبی سے اپنا فرض ادا کیا جس سے ہمانوں کو آرام ملا  
 اور انکا اسباب ضائع نہیں ہونے پایا۔ استقبالی جماعت نے آخر روز تک اپنا کام کیا۔ اور  
 باوجودیکہ جلسے کی شرکت کے وہ حضرات بھی خواہشمند تھے مگر انھوں نے اپنے شوق کو دبا دیا  
 اور ہمانوں کی خدمت کو ترجیح دی۔ یہ سب حضرات قابل ستائش ہیں جنکے اسمائے گرامی  
 حسب مندرجہ ذیل ہیں (۱) بابو محمد الیاس صاحب اسٹیشن ہاسپٹل کلرک  
 امرت سر (۲) بابو فضل الرحمن صاحب اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ امرت سر (۳) مولوی محمد  
 صاحب ملازم دلی برادر تحسبی امرت سر (۴) منشی فضل قادر صاحب مدرس مدرسہ المسلمین امرت سر

(۵) مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی ایم جی اسکول شملہ۔ علاوہ ان حضرات کے مدرسہ مسلمین کے طلباء نے بھی اس خدمت کو اختیار کیا تھا اور مندرجہ ذیل طلبہ نے استقبال کئے نازک فرائض کو بہت خوبی سے ادا کیا (۱) میان عبدالعزیز صاحب (۲) حیدر علی صاحب (۳) میان شریف محمد صاحب (۴) غلام حسن صاحب (۵) غلام محمد صاحب (۶) محمد عمر خان صاحب (۷) شیخ مراد علی صاحب طالب العلم سکندرائی کلاس اگرہ اسکول۔

کھانے کا اہتمام سب سے زیادہ نازک کام ہے جبکہ ہر حصہ ملک کے لوگوں کی ہمانداری کرنی پڑی ہو اور خصوصیات ملکی سے بے پروائی نہ کی جائے

**انتظام طعام**

مگر امت سر کی انتظامی مجلس ان مشکلات پر غالب ہوئی اور اسنے باعتبار عمدگی طعام اور باعتبار پابندی اوقات اور باعتبار کفایت شعاری اور خوش اسلوبی خورائید کے ایسا نمونہ قائم کیا جو تقلید کے قابل ہے۔

پخت طعام کے منتظم مندرجہ ذیل حضرات قرار پائے تھے۔ ملک احمد اللہ خان صاحب۔ سوداگر شمیمہ۔ سیٹھ عبد الاحد صاحب سوداگر۔ میان جلال شاہ صاحب دلال شمیمہ۔ مولوی احمد الدین صاحب و مولوی قدرت اللہ صاحب و خلیفہ رحم علی صاحب میان مدرسہ مسلمین امت سر۔ منشی لعل الدین صاحب ملازم خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی۔ منشی میران بخش صاحب ملازم کوٹھی حاجی غلام حسین و خدائش شمس الدین صاحبان اور خورائید کا اہتمام جن حضرات نے اپنے ذمے لیا تھا انکے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ (۲) میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ (۳) میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار (۴) شیخ علی محمد صاحب سوداگر جرم (۵) بابو مولا بخش صاحب ملازم ربیلی برادر خنبی قصور (۶) میان حسام الدین صاحب خلعت میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار (۷) میر نعمت اللہ صاحب و شیخ صادق حسن صاحب و غلام مصطفی صاحب طالب علمان خاصہ کالج امرتسر اور غلام رسول محمد رشید میر عبد اللہ میر قاسم طالب علمان اسلامیہ سکول امرتسر



منتظان جلسہ نے اس بات کا بھی اہتمام کیا تھا کہ کھانا سب کو ایک جگہ کھلایا جائے چنانچہ اس کام کے لیے انھوں نے مدرسۃ المسلمین کا شیخ غلام حسن ہال تجویز کیا تھا جس میں تقریباً دو سو آدمی ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھا سکتے تھے۔ جو حضرات علالت یا مذوۃ العیال کے کسی کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے نہیں آ سکتے تھے تو ان کا کھانا اُسی مقام پر بھیج دیا جاتا تھا جہاں وہ ہوتے تھے اور خاص اس کام پر چند حضرات مقرر کیے گئے تھے کہ جو لوگ کھانا کھانے آتے ہیں ان کے ٹکٹ دیکھ لیں تاکہ ان لوگوں کی وجہ سے جو اس کھانے کے مستحق نہیں ہیں مہمانوں کو کھانے میں کوئی دقت پیش نہ آجائے ان حضرات کے اسامے گرامی یہ ہیں شیخ حبیب اللہ صاحب خلف شیخ النجش صاحب سوداگر چرم شیخ محمد حسین صاحب خلف شیخ النجش صاحب سوداگر چرم مولوی غلام محمد صاحب مدرس ایم بی اسکول شملہ۔ مولوی منظور البنی صاحب سہارنپوری ٹکٹ کے تقسیم کرنے کی خدمت مولوی احمد اللہ صاحب و مولوی تفریح صاحب

**تقسیم ٹکٹ** مدرسان مدرسۃ المسلمین امرت سر و بابو عبد العزیز صاحب ملازم محکمہ پبلک ورکس امرت سر کے سپرد کی گئی تھی اور معائنہ ٹکٹ کا کام ماسٹر مولانا نجش صاحب سکندھ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرت سر و مولوی غلام محمد صاحب ختر مالک و ایڈیٹر اخبار پنجاب امرت سر و شیخ حبیب اللہ صاحب خلف شیخ النجش صاحب سوداگر چرم و شیخ محمد حسین صاحب خلف شیخ النجش صاحب مرحوم و مولوی محمد عثمان صاحب طالب العلم دارالعلوم کو دیا گیا تھا۔ اس خدمت کو ان سب حضرات نے بہت محنت و جانفشانی سے ادا کیا اور کوئی شکایت نہیں پیدا ہوئی خصوصاً ٹکٹ تقسیم کرنے والوں نے بہت محنت کی اور یہی کام جلسے میں ایسا ناکام ہوتا جو حسین باد جو دو توجہ اور محنت کے شکایتیں لوگوں کو باقی رہتی ہیں مگر الحمد للہ کہ ان کی کارگزاری سے امرتسر میں باوجود کثرت شرکاء و ارکان کے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

**قیفیت** صیفہ و صیفہ کی ہوشیاری پر مہمانوں کی راحت و آرام کا بہت کچھ دار مدار ہے اور شب و روز ان کو کام کرنا پڑتا ہے اس صیفہ میں مدرسۃ المسلمین امرتسر سے بابو

حمید اللہ صاحب پھر ڈاکٹر اور مرزا قمر بیگ صاحب و مولوی محمد الکرام صاحب مولوی سراج الدین صاحب کا انتخاب کیا گیا تھا اور طالب العلمان مدرسہ المسلمین میں سے مندرجہ ذیل طلبہ منتخب ہوئے۔ محمد عمر خان۔ محمد طفیل۔ فیروز الدین۔ فتح الدین۔ فضل الہی۔ فقرا اللہ۔ عبدالعزیز غلام محمد الدین محمد رشید۔ غلام علی۔ غلام رسول۔ عبدالواحد۔ محمد عمر۔ رحمۃ اللہ۔ صادق حسین۔ ضیاء اللہ۔ محمد حافظ غلام حسین۔ ان سب لوگوں نے اس خدمت کو بہت حسن و خوبی سے پورا کیا۔ اور حاضر بشمس راکر مہمانوں کو ہر طرح کا آرام پہنچایا۔

**متفرقات** متفرق کاموں کے انجام دینے کے لیے منشی شاہدین ملازم خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی منشی غلام قادر صاحب ہیڈ محررانہ بن اسلامیت سہیل عبد اللہ صاحب امام مسجد کوچہ قاصدان امرتسر اور بابو عبداللہ صاحب ملازم کو بھی حاجی غلام حسین فخر شمس الدین منتخب کیے گئے تھے۔ ان حضرات نے بھی شب و روز حاضر باش کرا بہت محنت و تندہی سے سب کام انجام دیے۔

**حفظ صحت** ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جو ہرنے مہربانی کر کے علاج اور حفظ صحت کی نگرانی اپنے ذمہ لی تھی۔ اگرچہ فضل الہی سے انکو اپنی خدمت کے انجام دینے کے بہت کم ضرورت پیش آئی تاہم ڈاکٹر صاحب ایام جلسہ میں برابر موجود رہے اور مہمانوں کی فرود گاہ میں وقتاً فوقتاً جا کر انکو ڈاکٹری مدد دینے کو آمادہ رہے ایسے و شکر گزار کسی سختی میں ہمنے بیان کیا ہے کہ صاحب نے اپنی کشتی بہادر نے مقامی جلسے کو پیش بہادر

**شکر یہ** دی اور جناب مدوح کی توجہ سے مینونسپل بورڈ اسکول کے عالیشان عمارت مہمانوں کے قیام کے لیے میسر آئی اور صاحب سکریٹری مینونسپل بورڈ کی مہربانی سے خیرجا بھنڈیان اور روشنی کا سامان حاصل ہوا لہذا ہم سب خصوصیت کے ساتھ مسٹر مرید صاحب ڈپٹی کمنشنر بہادر امرتسر اور مسٹر اے ایم کل صاحب بہادر قائم مقام سکریٹری مینونسپل کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

# اجلاس اول

منعقدہ ۶۔ رجب ۱۳۲۰ھ روز پنجشنبہ وقت صبح

مطابق ۹۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء

۱۔ پنجے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب مجدد دارالعلوم نے کلام مجید کی چند آیتیں خوش الحانی سے باواز بلند تلاوت کیں قاری حسنا کی باقاعدہ قرأت اور دلگداز لہجہ سمع حاضرین پر بخود سی چھا گئی اور باوجودیکہ اُس وقت ہزاروں آدمی موجود تھے سناٹا ہو گیا۔ ام ترسہ کے نامور رئیس اور انجمن معین النہدہ ام ترسہ کے سکریٹری شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے روسائے ام ترسہ کی طرف سے مہمان ندوۃ العلما خصوصاً علمائے کرام و مشائخ عظام کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض پر ایک مفصل اور بسیط تقریر کی جو حسب مندرجہ ذیل ہے۔

## تقریر شیخ غلام صادق صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین العاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم  
حضرت علمائے کرام و دیگر اراکین ندوۃ العلما! آج مجھے یہ عزت بخشی گئی ہے اور اس پر نامور کیا گیا ہوں کہ میں آپ صاحبوں کے روبرو حاضر ہو کر آپ کا خیر مقدم کمون پس میں مسلمانان ام ترسہ کی طرف سے آپ سب صاحبوں کو خیر مقدم کہتا ہوں اور جو اعزاز کہ ندوۃ العلما نے ہم لوگوں کو اپنے نوین سالانہ جلسے کو ام ترسہ میں منعقد کرنے سے بخشا ہے اُس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ آپ صاحبان ندوۃ العلما کے جلسے میں شامل ہونے کی غرض سے

تشریف لائے ہیں کرامِ ترسہ کے جلسے میں ایک اچھی تعدادِ معظم و مکرم طبقہٴ علما و رؤسا کے جمع ہونے سے ہم لوگ زیادہ تر مہمونِ منت ہونے ہیں۔ اگرچہ ہم لوگ اس لائقِ نہیں ہیں کہ ہم ایسے معزز مجلس کو اپنا مہمان بنا سکیں مگر یہ صرف آپکا کرم ہے کہ آپنے دعوتِ قبولِ فرامی ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ اگر ہمارے انتظام میں کسی قسم کا نقص دکھین گے تو اسکی اطلاع منتظران کو فی الفور دیکر ہم لوگوں کو گرویدہ احسان بنا دیں گے۔ یہ چار روز ہمارے ایسے مبارک دن ہیں اول یہ ایام بہت عرصے تک ہم لوگوں کو بخوشی یاد رہیں گے۔ اگرچہ میں اس لائقِ نہیں ہوں کہ ایسی بررگِ جماعت کے سامنے کچھ بیان کروں تاہم چند باتیں ایسی ہیں جنکی نسبت عرض کرنا ضروری ہے۔ یہ شکایت مدتِ مدید سے جلی آتی تھی کہ طبقہٴ علما کرام اور دیگر مسلمانوں میں عموماً اور ہمیشہ زمانہٴ حال میں خصوصاً ایک علیحدگی کی صورت نظر آ رہی تھی اور بجائے اسکے کہ یہ مفارقت دور ہو روز بروز بڑھتی چلی جاتی تھی دونوں فرقے اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کو اپنے برخلاف سمجھتے تھے مگر کسی کو یہ خیال نہ آتا تھا کہ ایک دوسرے کو پوچھیں تو سہی کہ کیا ہوا اور یہ مفارقت کیوں؟ جس طرح کہ دو حقیقی بھائیوں میں کسی کے کہنے اور سننے سے ناراضگی ہو جاوے اور پھر جب کسی جگہ اتفاق سے ملین تو ایک کی خفیت اور اونے بات کو دوسرا بہت ہی بھاری قصور سمجھنے لگتا ہے ایسی طرح دونوں طبقوں میں اونے اور خفیت باتوں سے ناراضگی پھیلنی شروع ہو گئی تھی جسے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدا نخواستہ ان دونوں طبقوں کے آپس میں کچھ تعلق ہی نہیں میں آج صبح جو لو یقین لاتا ہوں کہ ہم لوگ اپنے آپ کو بغیر کسی استغناء کے علما کرام کی خاک پا سمجھتے ہیں انکو اپنے دین کے پیشوا اور دین کے محافظ سمجھتے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو مسلمانانِ درگور و مسلمانانِ در کتاب اسوقت کی حالت ہوئی ہوتی ایسی حالت میں پروردگارِ عالم نے بہتر سمجھا اور ایک چند علما کرام کے دلوں میں یہ خیال ڈالا کہ اگرچہ مسلمانانِ ہند کی حالت ایسی ہو گئی ہے مگر کیا اس سے لازم آتا ہے کہ تم چپ رہو اور جس کام کے لیے تم پیدا کیے گئے ہو پورا نہ کرو یہ بات انکے دلوں میں پیدا ہوئی تھی اور انکا کہنا تھا کہ بالعموم بزرگ علما ہی فوجِ نہیں مٹی ہو گئے

یہاں تک کہ آج ہم اسی مقدس مجلس میں اس قدر تعداد اُن حضرات کی دیکھ کر باغ بلوغ ہوتے  
 ہیں اُس کارساز حقیقی کا شکر ہے کہ ادھر سے اُسے علما کے دلوں میں یہ بات ڈالی اور  
 ادھر سے جمہور مسلمانوں کے عموماً اور طبقہ تعلیم یافتہ زمانہ بحال کے دلوں کے دروازہ خصوصاً  
 راسطح سے کھول دیے کہ سب ایک امر پر متفق الہی ہو گئے قبل ازیں کہ میں اس امر کی  
 نسبت کچھ کمون یہ نہ کہنا بعید از انصاف ہو گا کہ اگرچہ ہم آج اپنی دینی اور دنیوی بہتری کے  
 سوچنے کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں مگر ہمارے ذرا یہ بھی سوچنا چاہیے کہ آیا یہ دن اور موقع  
 اور یہ خیالات کس طرح سے نصیب ہوئے؟ ہمارا واقعی تو یہ ہے کہ یہ سب باتیں ہمارے حکومت انگریزی  
 کے وسیلہ نامکن سے ممکن ہو کر مل گئیں اور نصیب ہوئیں کیا یہ آزادی جو گورنمنٹ برطانیہ نے  
 ہمیں دے رکھی ہے نہ ہوتی تو کیسے جوڑا ہوتی کہ مدوۃ العلاء جیسی مجلس مقرر کرتا؟ کیا اگر  
 ڈاک و تار وغیرہ کے سلسلے نہ ہوتے تو ہم یونین ہندو کے متعلق اطراف ہند سے خط و  
 کتابت کر سکتے؟ اگر مطالع نہ ہوتے تو ہم ایک کے خیالات دوسرے کے پاس پہنچا سکتے؟  
 اور سب زیادہ اگر دیکھ لیں تو کیا ہم اطراف ہند سے جمع ہو کر یہاں پر مجلس منعقد کر سکتے؟  
 ہرگز نہیں۔ گو کہ یہ سب چیزیں اور بالخصوص آزادی اب ہماری نظروں میں ایسی حقیقت اور  
 معمولی ہو گئی ہیں مگر بھری جب اصلیت پر نظر ڈالو تو آخر انسان کو مشکور ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ  
 مسلمانوں کی وہ پرانی عظمت چلی گئی اور ہند سے انکی سلطنت رخصت ہو گئی مگر ہمیں خداوند  
 کریم کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہمارا گراؤ اسنے اسلامی سلطنت سے لیکر کسی دوسرے کے حوالے  
 کیا تو اچھے ہی کے حوالے کیا۔ اسلام کی ترقی جس قدر ہم چاہیں کریں۔ اذنین جس قدر بلند  
 میناروں پر چڑھ کر ہم دیکھتے ہیں دین۔ اسلام پر جو غیر مذہب والے حملے کرتے ہیں انکے  
 دندان شکن جواب جس قدر ہو سکیں دین اور خود گورنمنٹ کے مذہب عیسوی کے برخلاف جس قدر  
 ہم چاہیں لکھیں۔ یہ سب برکتیں گورنمنٹ انگریزی کی ہیں اور انھیں باتوں نے ہم لوگوں کو جاننا  
 اور وفادار دہرایا ہے گورنمنٹ برطانیہ بنا رکھا ہے۔ باوجودیکہ اس وقت بھی افضل ایزدی چن رہی

مسلمانوں کی سلطنتیں بنائیں پاتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا انہیں سے کسی ملک میں ذوقِ علم و جلیب سبب قائم ہوئی ہے؟ بہر حال ہنگو گورنمنٹ انگریزی کا از حد شکور ہو چاہیے کہ جس کے زیر سایہ ہم لوگ امن و آسائش سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

میں نے ابھی عرض کی تھی کہ دونوں فرقے یعنی طبقہِ علما سے کرام اور جمہور مسلمانانِ ایک امر پر متفق الگ ہو گئے اس امر کا ثبوت یہ ہے کہ خداوندِ کریم کے فضل اور کرم سے مذوقِ علم کے سالانہ جلسے ہر سال بڑی رونق سے صوبہ جات ہند میں ہوتے رہے ہیں آج کا جلسہ بھی انہیں سے ایک ہو۔ ہر ایک طبقے کو اب یہ معلوم ہو گیا کہ انہیں مغائرت یا اختلاف نہیں تھا بلکہ صرف غلط فہمی تھی اور ناحق ایک کو دوسرا اپنے برخلاف سمجھتا تھا۔

حضرات! میں اس بات کو پروردگارِ کیطوف سے سمجھتا ہوں کہ اُس نے اپنی قدرت کاملہ سے ہنگو جلیب سبب عطا فرمائی مسلمانانِ ہند کو خداوندِ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیے کہ علما کو مسلمانوں کی دنیوی حالت درست کرنے کے ساتھ ان کی دینی حالت مطابق زمانہ حال کے درست کرنے کی طرف بھی توجہ ہوئی۔

میں اپنی کم لیاقتی کامرہ ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میرا منصب اس بارے میں زیادہ کہنے کا نہیں ہے مگر میں اپنی اور اپنے اور مسلمانوں کی حالت موجودہ دیکھ کر رہ نہیں سکتا اور اگر میں اپنے توڑے پھوٹے خیالات اس موقع پر جسے میں نعمتِ غیر مترقبہ سمجھتا ہوں ظاہر نہ کروں گا تو یہ افسوس مجھے ہمیشہ رہے گا۔ سیکلے آپ صاحبوں سے دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ میری چند باتیں اور سنیں۔ ہم مسلمانوں کی حالت کبھی اور ہرگز بہتر نہ ہوگی جب تک کہ ہماری دینی اور دنیوی حالت نہ سنبھلے گی۔ ہماری زندگی بسر کرنے کے لیے دین اور دنیا ایسے ضروری ہیں جیسے کھیتی کے لیے بادل سے میٹھا اور سوج سے گرمی۔ دین کی نسبت کچھ کہنا فضول ہے وہ تو لازمی ہے اور اسکے لیے ہم پیدا کیے گئے ہیں مگر ساتھ ہی دنیا بھی اس سے کم لازمی نہیں ہو اگر ہماری حالت شب و چوہ عقدہ نماز برہندم، چہ خور و بادا دفرزندم، کی سی ہوئی تو ہم سے

خدا کی عبادت کیا ہو سکتی ہے اور اُسکے احکام کی تابعداری کیا کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کو یہ خیال ہے کہ ہم مسلمانان ہند مذہب سے دور پڑے ہوئے ہیں تو میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ ہم دنیا سے بھی ہاتھ دھوئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر ہماری مسجد میں ان بڑی ہیں اور انکی دیواریں نمازیوں کو دور ہی ہیں تو گذشتہ ہماری عظمت بھی ان بقعہ مسلمانوں کو دور ہی ہے اگر ہم میں سے دو تین مقتدی نازی ہیں تو دو تین مقتدی ایسے بھی ہیں جنہیں ہلکے فکری سے اوقات بسر کرتے ہیں۔

نماز ہم نہیں پڑھتے روزہ ہم نہیں رکھتے۔ زکوٰۃ ہم کیا خاک دین جب ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تو اللہ میان کو کیا حصہ دین۔ دنیاوی حالت دیکھو تو سوداگری ہم میں نہیں۔ سرکاری عہدے ہمارے پاس نہیں۔ وکالت ڈاکٹری۔ انجینیری بمقابلہ دیگر اقوام اہل ہند کے ہمارے پاس عشر شیر نہیں۔ ہاں چپڑاسی گری۔ کوچوانی اور جبقدر رذیل کام خواہ ریل میں خواہ سڑکیں دفاتر میں وہ ہمارے حصے میں رہ گئے ہیں۔ مگر اسکی وجہ کیا ہے؟ کیا سرکار نے حکم دیا ہے کہ مسلمان معزز عہد دن پر متاثر نہ کیے جائیں؟ کیا ہمارے مذہب نے سوداگری حرام کر رکھی ہے؟ اگر گز نہیں۔ یہ سب ہمارا قصور ہے آزمائش کہ برماست۔ دنیا کو اگر ہم نے چھوڑ دیا تھا تو کاش ہم سب پورے دیندار ہی ہوتے۔ اگر ہم نے دین چھوڑا تھا تو کاش ہم اعلیٰ درجے کے دنیا دار ہی ہوتے مگر فساد کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ اسلام نے تو ہم کو سب کچھ سکھلادیا تھا۔ دین کو قائم رکھنا اور دنیا کو حاصل کرنا دونوں اکٹھے سکھائے گئے تھے مگر قسمت سے اب یہ دونوں علیحدہ اور ایک دوسرے کے نفیض شاخیں سمجھی گئی ہیں جب تک کہ انکو از سر نو نہ ملایا جاوے مسلمان ترقی نہیں کر سکیں گے۔

چھیست دنیا از خدا غافل برن	نی فاش فقر و فرزند وزن
----------------------------	------------------------

میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے دین اور دنیا ہم میں اکٹھے ہو جائیں کہ خدا یا در ہے۔ مرنا ہم نہ بھولیں خدا اور اُسکے رسول کے احکام کے پابند رہیں اور دولت میں مالا مال اور خدا کی دینی فی جزو

متبع رہیں۔ دین کے حاصل کرنے کے لیے تو ہمارے علمائے کرام میں انکی ہدایت کی پابندی ہم پر عین فرض ہے اور دنیا کے حاصل کرنے کے لیے زمانہ حال میں ہم مسلمانان ہند کے لیے تعلیم انگریزی ضروری ہے جسے بطر جسے کوئی شے بغیر آلے کے بن نہیں سکتی اسی طرح ہم ہندوستان میں رہ کر بغیر حاصل کرنے تعلیم انگریزی کے کسی قسم کی دنیاوی ترقی حاصل نہیں کر سکتے قسمتی سے زبان انگریزی کا سیکھنا برخلاف مذہب اسلام کے سمجھا گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان دیگر اقوام ہند سے دنیاوی دواڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ میں اس بات کو اپنے ذاتی تجربے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے کہ زبان انگریزی مسلمانوں کے مذہبی عقائد میں خلل ڈالتی ہے بن آکھو دکھلا سکتا ہوں کہ ہمارے بہت سے انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ برابر بچکا نہ نماز پڑھتے ہیں اور روزہ شدت گرامین بھی اُسی خوش دلی سے رکھتے ہیں جیسے کہ موسم سرما میں ہیرے خیال میں اگر شمار کیا جائے تو بمقابلہ ان بڑھ یا غیر انگریزی دان لوگوں کے انگریزی دانوں میں فیصدی زیادہ سے زیادہ ایسے نکلیں گے جو صوم و صلوة کے پابند ہیں مگر قسمتی سے ان کوڑیا اپڑھوں اور لکھوں کا اردو فارسی تعلیم یافتوں سے کوئی نہیں پوچھتا مگر انگریزی دان خواہ مخواہ اطمینان کیے جاتے ہیں۔ اگر ابتدائے زمانہ کے مسلمان غیر زبانین نہ سیکھتے تو جو علوم کہ انھوں نے غیر روئے لیے تھے اور پھر ان کو اپنی زبان میں اور جلا دیکر روشن کیا تھا کیا یہ سب ترقی علوم جو وہ کر گزے ہیں کر سکتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ ہماری خوش نصیبی سے ہمارے علمائے کرام نے یہ مجلس قائم کی تھی اور اپنے دارالعلوم میں زبان انگریزی بھی شامل کی ہے مگر جب تک کہ وہ مسلمانوں کی دینی بہتری کے ساتھ انکی دنیوی بہتری کا خیال نہ رکھیں گے یہ کام اودھور رہے گا۔

کوئی زمانہ تھا کہ مسلمان سوداگروں نے تبلیغ کا کام اپنے ذمے لیا تھا اور انکے طفیل سے اسوقت مختلف اطراف دنیا اسلام سے بھر پور ہیں آج یہ زمانہ ہے کہ گویا جو لوگ ہم میں سے تھوڑی بہت تجارت کرتے ہیں انھیں اسلام سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ علمائے مسلمانوں کو ہدایت دینے اور رہبری کرنے کے ساتھ اپنے لیے مختلف پیشے اور کسب لازمی کیے ہوئے تھے



مگر اب یہ زمانہ آگیا ہے کہ علما کو دنیا اور اس کے کاموں سے نفرت ہو گئی ہے۔ اس لیے جسے دنیا دار و کونو دین  
 نفرت۔ جہاں کسی عالم نے خدا اور رسول کی بات شروع کی تو بھجے جیسے گنگا کے لگے گھرانے  
 اور جہاں گستاخی معاف، مجلس میں خلاف مزاج تھوڑی بات بھی ہوئی تو علما خفا ہو کر چلے گئے  
 ایک فریق یہ چاہتا ہے کہ تمام مسلمان یا تو زاہد بنیں ورنہ دائرہ اسلام سے باہر ہو جائیں۔ اور  
 دوسرے فرقہ کو ذرا اسلام کی طرف توجہ کرنا بھی بُرا معلوم ہوتا ہے۔ کوٹ و پتلون پہننے والوں کی نسبت  
 بعض دفعہ میں نے مردود اور کافر کہتے ہوئے سنا ہے مگر ناز نہ پڑھنے۔ روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے کسی کی  
 نسبت ایسے الفاظ نہیں سنے۔ بہر حال جب تک کہ ہم لوگ علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہو کر  
 اپنے بچھے تصور و فکری معافی نہ مانگیں اور آئندہ انکا ساتھ نہ دین اور جب تک کہ علمائے کرام ہم لوگوں کو  
 گناہ کبیرہ سے نہ روکیں اور برطانویوں کو ہمارے اذنی تصور و فکری حکمانہ روش سے نرم اور  
 ملامت الفاظ سے تنبیہ نہ کریں تب تک یہ نیا انتظام ٹھیک نہیں چلے گا۔

ناکرہ گناہ در جہان کیست بگو	وان کس کہ گناہ نکرد چون زیست بگو
-----------------------------	----------------------------------

الحمد للہ کہ یہ مجلس نہ ذلہ العلماء سی بنا پر قائم ہوئی ہے اور ہمارے علمائے کرام نے سطر فوجیہ منزل  
 فرمائی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم لوگ جو نام کے مسلمان رہ گئے ہیں ٹھیک مسلمان ہو جائیں گے۔  
 میں اب دوبارہ آپ صاحب کو شکریہ آپ کی تشریف آوری پر ادا کرتا ہوں۔ اخیر پریس بات کا اظہار  
 نہ کرنا بعد از انصاف ہو گا کہ یہاں اس مبارک جلسے کے امیر سر میں منعقد ہونے کے محرک سب اول  
 نشی جو جمیل صاحب ہوئے ہیں انکی سب اول تحریک یہاں چند اصحاب جلسہ گذشتہ ندوۃ العلماء  
 میں آجکی دعوت دینے کیلئے آمادہ و تیار ہوئے تھے نشی صاحب نے نہ صرف تحریک ہی تحریک کی بلکہ  
 سے بڑا حصہ مالی امداد کا واسطہ اخراجات جلسے کے اس تحریک کے ساتھ پیش کیا اسلئے میری رائے میں  
 ہم امت سمر کو انکا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ وہ اس نیک کام کے محرک ہوئے۔

اب اخیر پر میں دعا کرتا ہوں کہ وہ حافظ حقیقی ہماری اس مجلس ندوۃ العلماء کو روز بروز ترقی دے  
 ہم سب علم مسلمانوں کو توفیق دے کہ اپنے معظم و مکرم طبقہ علماء کی جان و دل سے تابعداری کریں۔ آمین

یہ تقریر آٹھ بجے ختم ہوئی اُسوقت مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اٹھئے اور یہ تحریک کی کہ ندوۃ العلما کے اجلاس نہ سکے لیے مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور صدر انجمن قرار دیے جائیں مولوی قاضی علی احمد صاحب برابوئی نے ہلکی نائید کی اس انتخاب کو تمام حاضرین نے گوجوشی سے پسند کیا اور مولانا ممدوح رونق افروز صدارت ہوئے۔ آپ نے اپنے انتخاب پر چند کلمات مناسب حال فرمائے اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری سے اس بات کی خواہش کی کہ وہ مولانا ممدوح کی جانب سے افتتاحی تقریر فرمائیں۔ چنانچہ شاہ صاحب ممدوح نے نہایت موثر اور دلچسپ پزلے میں ہر کلام کو پورا کیا۔ افتتاحی تقریر کے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پیش کی جو درج ذیل ہے۔

## روداد ندوۃ العلماء بابت سال، شتم

جناب صدر انجمن، ارکان ندوۃ العلما، اعیان صوبہ پنجاب! ندوۃ العلما کا یہ نوان سالانہ جلسہ ہوجا پہلی بار اس صوبہ میں منعقد ہوا ہو۔ زندہ دلان پنجاب نے ندوۃ العلما کے ساتھ ابتدا سے اسوقت تک جس قدر ہمدردی اپنی شرکت و اعانت سے کی اچھا سپر ہر جلسے میں مسرت ظاہر کرائی ہوئی ہمدردی کا یہ کرشمہ ہے کہ آج ہم سب اس مقام پر مجتمع ہوئے ہیں اگرچہ اس ہمدردی کو دیکھتے ہوئے یہ اجتماع اس مقام پر بہت دیر میں ہوا ہے مگر کیا عجب ہو کہ آپ کی حوصلہ مندی سے ”دیر آید درست آید“ کا مصداق ہو جائے۔ کچھ شک نہیں کہ جس نے پنجاب والوں کو زندہ دل کا خطاب دیا ہو اُس نے بہت موزوں اور برجستہ تجویز کی ہے۔ اُس عام تحریک کو دیکھتے ہوئے جو پنجاب میں پیدا ہو گئی ہے اب کیوں اس خطاب میں منازعت کا حق باقی نہیں رہا۔ انجمن اسلامیہ پنجاب۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ انجمن اسلامیہ امرتسر اور صدر مقامی انجمنیں۔ مدرسے۔ سکول۔ زنانہ تعلیم گاہیں یتیم خانے۔ تجارت کی ایجنسیاں۔ اخباروں اور میگزینوں کی فراوانی اور ان کے مختلف اسلوب اور پیرائے یہ سب اسی تحریک کے نتائج ہیں اور اب تک اگرچہ اُس میار تک

نہیں پہنچے جسکی آرزو ہے تاہم دوسرے صوبوں کے حالات کے موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ غنیمت اور بہت غنیمت ہو۔

ارکانِ ندوۃ العلماء کو زیادہ خوشی اس بات سے ہے کہ باوجودیکہ پنجاب والوں نے تعلیمِ جدید سے فائدہ اٹھایا ہے اور اب بھی اُس سے مستفید ہو رہے ہیں مگر جہاں تک مجھکو معلوم ہے اُنکی دینداری پر جدید تعلیم کا بہت کم اثر پڑا ہے بلکہ اُنہیں اور بھی قوت پیدا ہو گئی ہے اور امید ہے کہ یہ جلد ریس پبلو کو مضبوط کرتے جائیں گے اُسی قدر اُنکے دینی و دنیوی ملامتیں سلجھاؤ اور اُنکے کاروبار میں ترقی و برکت نصیب ہوگی۔

مگر صاحبو! ممکن ہے کہ بعض لوگوں کو اس بات کا خیال پیدا ہو کہ پنجاب میں وہ علماء کے روح و اقتدار سے مقامی انجمنوں اور مدرسوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اگرچہ مجھکو اُمید نہیں کہ پنجاب کے فہید حضرات اسکو باور کریں گے تاہم اس لحاظ سے کہ اچھے اور بُرے خیال کے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں میرا فرض ہے کہ میں اس بات کو ظاہر کر دوں کہ ندوۃ العلماء کسی انجمن اور مدرسے کو نقصان نہیں پہنچ سکتا جو عمدہ ہُمول پر چل رہے ہوں۔ وہ ہمیشہ ایسے نیک کاموں کو مدد دینے کے لیے آمادہ رہتا ہے۔

جس زمانے میں ندوۃ العلماء کا وفد بعض ضلع میں دورہ کرتا ہوا فتح پور اور ایسے بریلی پہنچا تھا اور اُسے وہاں کے مدرسوں کی سقیم حالت دیکھی تو اسنے اُن مدرسوں کو مدد دینے کے لیے جلسے کیے اور اُن ضلع کے باشندوں پر ان مدارس کی ضرورت ظاہر کی اور جس قدر چنہ فراہم ہوا وہ مہتممین مدارس کے حوالے کر کے واپس آیا۔

آپ اس بات کو جانتے ہیں کہ ندوۃ العلماء کی سرپرستی میں ایک یتیم خانہ کانپور میں موجود ہے مگر جب انجمن اسلامیہ بریلی نے درخواست کی کہ ندوۃ العلماء اسکے سالانہ جلسے میں اپنے وکلا بھیج کر لوگوں کو ہدایت کرے کہ اُسکے یتیم خانے میں مدد دیں اس درخواست کو خوشی سے قبول کیا اور اپنے خاص خاص لوگوں کو شرکت جلسہ کے لیے بھیجا جنھوں نے علاوہ جلسے کے

تعدد مقاموں پر وعظ کئے اور لوگوں کو تہم خانے کی امداد پر آمادہ کیا۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ندوۃ العلماء کے وجود سے مقامی انجمنوں اور مدرسوں کو کس قدر فائدہ پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ یہ انجمنیں اور مدرسے اُس سے کام لینا چاہیں اور بخوف و خطر اُسکی مساعدت کر توڑیں۔ مجھ کو اس بات کا اعتراف ہے کہ پنجاب کے دانشمند لوگوں نے اس راز کو پالیا ہے اور وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ ندوۃ العلماء اُنکے مقاصد میں غفل انداز نہیں ہو گا یہی وجہ ہے کہ اکثر انجمنیں اسلامیہ پنجاب کے وکلاء عموماً اور انجمن حمایت اسلام لاہور و انجمن نوائے کمال و کلا خصوصاً ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسوں میں ہمیشہ شریک ہوتے رہے ہیں اور جبکہ امرتسر میں جلسے کی تجویز قرار پائی تو ان سب انجمنوں نے کشادہ دلی کے ساتھ شرکت و اعانت میں بقدر اپنے راسخ و اقتدار کے حصّہ لیا۔ علاوہ اسکے ۱۲۱۵ھ میں ایک یادداشت میرے پاس پہنچی تھی جسپر ارکان و عمدہ داران انجمن اسلامیہ پنجاب، انجمن حمایت اسلام لاہور، انجمن نوائے کمال و کلا، محمدن ایسوسی ایشن کے دستخط تھے اُس میں اس بات کی درخواست کی گئی تھی کہ ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ لاہور میں منعقد کیا جائے مگر اُس زمانے میں مصلحت اسکی مقتضی نہیں ہوئی لہذا ارکان انجمنیں شکر گزاری کے ساتھ اُنکی درخواست قبول نہ کرنے کی معذرت کی تحقیقت یہ ہے کہ ہر کام اپنے وقت ہی پر ہوتا ہے۔ اہمین شاید مصلحت بھی مضر ہوگی کہ پنجاب میں یہ سعادت سب سے پہلے روسائے امرتسر کو حاصل ہونے والی تھی۔

حضرات! ندوۃ العلماء کا یہ پہلا جلسہ ہے جو پنجاب میں منعقد ہوا ہے اس لحاظ سے مجھے چاہیے تھا کہ میں سالانہ کارروائی کے بیان کرنے سے پہلے اسکے مقاصد کی تشریح کرتا۔ مگر مجھ کو خوشی ہے کہ پنجاب کی زندہ دلی نے مجھ کو اس اہم فرض سے کسی قدر سبکدوش کر دیا جو تنہا مجھ کو علم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ پنجاب کے باشندے زمانے کی ضروریات اور مقتضیات سے ایسے نااہل نہیں ہیں کہ اُنکے سامنے مجھ کو اسکے حل کرنے کی ضرورت پڑے جسکو یاروں نے مہما اور چستان بنا رکھا ہے۔ البتہ نیک مزاج اور سادہ دل مسلمانوں کی تسکین خاطر کی غرض سے میں بالکل خاموشی کو بھی

بند نہیں کرتا کیونکہ انکے دونوں میں طرح طرح کے دوسو سے پیدا کیے جاتے ہیں جیسا کہ پچھلے سال کے تجربے سے معلوم ہوا ہے۔ کلکتہ میں جلسے سے پہلے دستور کے موافق ہمارے دوستوں کے دعوت اور وعظین پہنچ گئے تھے اور انھوں نے بہت ہوشیاری سے کارروائی شروع کی تھی۔ سورتی تاجروں سے کہتے تھے کہ ندوے کے ارکان دہابی میں بیرون کو نہیں ماننے ٹھکرا واران مدرسہ عالیہ سے کہتے تھے کہ یہ سب نیچری میں جلسہ صرف اس غرض سے کرتے ہیں کہ عربی تعلیم کی بچکانی کی جائے اور یہاں بھی مدرسہ عالیہ پر حملہ کرنے کو آتے ہیں۔ نئے خیال والوں سے کہتے تھے کہ ندوۃ العلماء مسلمانوں کو مغربی علوم و فنون سے ہٹا کر قال اقول میں پھنسانا چاہتا ہے۔ احناف سے کہتے تھے کہ ندوۃ العلماء نے لوگوں کو تقلید کی قید و بند سے آزاد کرنے کے لیے یہ سوانگ کھڑا کیا ہے اور اہل حدیث سے کہتے تھے کہ نہ تو دھوکہ دیکر ہمیں بلایا جاتا ہو مقصود انکا یہ ہے کہ غیر مقلدون کا جوش سرد ہو جائے اور اس طریقے سے اس مذہب کی اشاعت میں کمی آجائے۔ غرض کہ ہر گروہ کے سامنے ایسی باتیں پیش کرتے تھے جو اوسکے خیال میں بدتر سے بدتر قسم کا گناہ تھا۔ اور یہ تو انکا عام شیوہ ہے کہ لوگوں میں یہ شہور کرتے پھرتے ہیں کہ ارکان ندوۃ العلماء اس شخص کو بھی جو ضروریات دین کا منکر ہو محض کلمہ طیبہ کے پڑھ لینے سے مومن سمجھتے ہیں اور انکا طریق عمل اپنے مقاصد کے اجرا میں خلاف سنت ہو اور اسکے ثبوت میں رو دادوں کی عبارتوں کو ہیر پھیر کر خلاف مقصود معانی پیدا کرتے ہیں جس سے مسلمانوں میں ندوۃ العلماء کے خلاف خدش پیدا ہو جاتی ہے۔

ارکان ندوۃ العلماء نے اب تک تکفیر و فیل کی پروا نہیں کی اور نہایت بلند جو صلاکی سب و تم کو برداشت کرتے رہے اور یقیناً وہ ہمیشہ اسکو برداشت کرتے کیونکہ عربی کی ایک شہرہ مثل ہے بقدر العزائم تاتی المصائب۔

چین برجین زبشش خرس نیند | دریا دلان چو آب گہر آرمیدہ اند |

اگر اس بات کو وہ کیونکر برداشت کر سکتے ہیں کہ جسکے فائدہ ہو پوچھانے کے خیال سے گلیاں

ستے ہیں وہ بعض وقت اُن پریشان تقریروں سے متاثر ہو جاتے ہیں اس واسطے میں اس بات کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جو شخص ضروریات دین کا منکر ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ہمارے اعتقادات وہی ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تھے اور ہماری روادون میں کوئی امر اسکے خلاف نہیں ہے۔ اگر بالفرض کسی تحریر یا تقریر میں لزوم کے طور پر کوئی غلط معنی پیدا ہوتے ہوں تو اُس غلطی پر ہمو اصرار نہیں ہے ذہ ہمارا اعتقاد ہو سکتا ہے کیونکہ رواد کوئی فقہ کی کتاب ہو نہ عقائد کی جس سے کوئی مسئلہ یا عقیدہ متنبط کیا جاسکے یا تمام علما و مشائخ کی جانب چوندۃ العسما کے ارکان اور عمائد میں اسکا ہوتا ہو سکے اُس غلطی کا وہی شخص ذمہ دار ہے جسکی تحریر یا تقریر میں وہ پائی جائے۔ ندۃ العلماء صرف اُن تجویزوں کا ذمہ دار ہے جو جلسہ میں بالاتفاق یا بکثرت آرا منظور ہوتی ہیں۔

رہا یہ اعتراض کہ ہم اپنی مجلسوں میں مختلف خیال کے لوگوں کو کیوں جمع کرتے ہیں؟ اسکے مصالح بار بار بیان ہو چکے ہیں اور مختصر طور پر اب بھی میں کہتا ہوں کہ موجودہ زمانے میں یہی حالت اس بات کو مقتضی نہیں ہے کہ باہمی آویزش سہی طور پر قائم رکھی جائے جیسی کہ تھی۔ اسوقت سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ہم اختلاف و اتفاق کے حدود قائم کریں اور مناظرے کو تحقیقات علمی و مذہبی پر محدود کر کے اُن چیزوں کے استحکام کی کوشش کریں جو سب کے لیے یکسان اور مشترک طور پر مفید ہیں اور جو بغیر متفقہ قوت کے حاصل نہیں ہو سکتیں اور جس طور پر مشرکین کے مقابلے میں اہل کتاب کو "تعالوا الی کلمۃ سواہ بیننا و بینکم" کہہ کر دعوت دی گئی تھی اسی طور پر ہم تمام مسلمانوں کو لیکر اس تباہی کے سیلاب کے روکنے کی کوشش کریں جو ہمارے مذہب ہمارے اخلاق ہمارے تہذیب ہمارے علوم اور ہماری فطرت ناموری کو بہا لجانے کے لیے اُٹا ہوا چلا آ رہا ہے۔

علاوہ اسکے یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ہم اُن نغین حضرات کو دعوت دین جسکو اپنے خیال میں نیک دیندار اور متقی سمجھتے ہیں اور انھیں کو وعظ و ہدایت سے مستفید کریں

تو یہ امر تحصیل حاصل سے کم نہیں۔ وہ مسجدوں میں آکر وعظ سے فائدہ اٹھاتے اور علم کی مجلسوں میں شریک ہو کر ضروری مسائل حل کرتے رہتے ہیں۔ ضرورت تو اس بات کی ہو کہ جو لوگ ہم سے جدا ہو گئے ہیں اور ہماری مجلسوں میں آنا اور جماعتوں میں شریک ہونا کسر شان سمجھتے ہیں انکو دعوت دیکر اس بات کا موقع دیا جائے کہ وہ علما کی صحبت سے مستفید ہوں اور علما انکی ضرورتوں سے واقفیت حاصل کریں تاکہ وہ حد فاصل ٹوٹ جائے جو ان دونوں کے درمیان میں قائم ہو گئی ہے اور جسکی وجہ سے پراگندگی بڑھتی جاتی ہے۔

ایک بات اور بھی سمجھنے کی ہے۔ دنیا میں جتنے کام ہوتے ہیں وہ ایک شخص کے کرنے سے نہیں ہوتے ایک مکان بنانا ہوتا ہے تو انجینیر کی مہارت و فنی۔ مزدوروں کی اور مختلف قسم کے اسباب تعمیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ مزدور معماروں کا اور معمار انجینیر کا کام نہیں کر سکتے اور انجینیر روپیہ سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اور روپیہ بھی ہو لیکن سامان تعمیر ہلکے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا وہ مکان ہمیشہ عالم خیال کا ایک خواب رہے گا۔ یا یوں خیال کیجیے کہ ایک مریض کے معالجے کے لیے طبیب کی ضرورت ہو جو مرض کو تشخیص کر کے اسکے وسط دوا تجویز کرے پھر وہ دوا عطار کی دکان سے خرید لی جائے پھر تیار دار اسکو بنا کر مریض پر استعمال کرے طبیب عطار کی اور عطار تیار دار کی ضرورت کو رفع نہیں کر سکتے جب تک کہ چھوٹے چھوٹے کاموں میں ایک خفیف ضرورت تعاون و تناصر کی محتاج ہے اور ہمیں مختلف مذاق اور مختلف مشرب کے لوگوں کی حاجت ہے تو اتنے بڑے کام میں کیونکر اسکی ضرورت نہ ہوگی؟

بہر حال اس اعتراض کو ہم بھی تسلیم نہیں کر سکتے کیونکہ اس زمانے میں یہ امر بے مصلحت ہے نہ اسلامی اخلاق و تہذیب کے رو سے جائز ہے جن لوگوں کو خدا نے فہم و فراست عطا فرمائی ہو اور نفسانی اغراض نے انکی عقلوں کو تاریک نہیں کیا وہ مذہب و علم کی اس حکمت عملی کو بہت دور اندیشی کی حکمت عملی سمجھیں گے اور جن سادہ مزاج لوگوں کو اسپر غور کرنے کا موقع

نہیں ملا وہ آج نہیں توکل مقدضاے وقت کو سمجھیں گے اور ہمارے قوت بازو و جہنم کی کوشش کریں گے۔

اگرچہ میں نے معزز حاضرین کا وقت ایسی باتوں میں صرف کیا ہے جو خوشگوار نہیں ہیں مگر نصیبی سے جو اس وقت حالت ہو گئی ہے اس سے بالکل غماض کرنا بھی مصلحت نہیں جناب صدر انجمن !

نزدہ اعلیٰ کے اجلاس ہشتم میں دو تجویزین منظور ہوئی تھیں۔ ایک تجویز یہ تھی کہ جب دفعہ (۵۶) دستور العمل نزدہ اعلیٰ کی ایک مجلس منتخب کی جائے جو نزدہ اعلیٰ کے دستور العمل پر غور و فکر کر کے اُسکی ترمیم کرے۔ مولانا عبدالحق صاحب دہلوی نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس وقت جو دستور العمل موجود ہے وہ ابتدائیں ضرورت کے موافق بنالیا گیا تھا۔ اب وہ ضرورتیں بدل گئی ہیں اور اس بات کی حاجت پیش آئی ہے کہ اسکو زیادہ وسیع کیا جائے۔ اس تجویز کے موافق اُسی جلسے میں ارکان اس مجلس کے منتخب کیے گئے ہیں نے بیان دی اس تجویز کے دستور العمل اور کل کاغذات متعلقہ ارکان کی خدمت میں بھیج دیے تھے اور اکثر حضرات نے مہربانی کر کے اپنی اپنی رائیں تسلیم فرما کر بھیج دیں اور بشورہ ارکان مجلس خاص مولوی عبدالحق صاحب کیل چندوسی اور خان بہادرنشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ کو وہ تمام رائیں سپرد کی گئیں تاکہ وہ ان سبکو ترتیب دیکر آئندہ جلسے میں پیش کریں۔ چنانچہ مولوی عبدالحق صاحب نے ان سب پر غور و فکر کر کے ایک دستور العمل مرتب فرما کر دفتر میں بھیج دیا۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸



ایک میموریل اس مضمون کا پیش کیا جائے کہ گورنمنٹ نندوہ لہما کے مقاصد کی جانب نظر  
بہمردی فرمائے اور ہمکو لازم ہے کہ ہم اپنی کارروائیاں اس طریقے سے کریں کہ ہمیشہ گورنمنٹ کے  
مورد عنایت رہیں۔

مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لانے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے نہایت جرئت  
اور موثر تقریر کی تھی۔ لائق تحسین برٹش گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانوں کی بے مثل وفاداری کا ہمتا  
پر شوکت الفاظ میں اظہار کیا پھر یہ فرمایا کہ مسلمانوں کو زمانے کی ضروریات کا کیونکر علم ہو؟  
کس طرح وہ زمانہ حال کی تعلیم کے حصول کی کوشش میں مصروف ہوئے؟ اور کس طریقے پر وہ  
اپنی مذہبی تعلیم کے جانب سے غافل ہو گئے؟ اسکے بعد اس امر کو اپنے سامعین کے مرکوز خاطر  
کرنے کی کوشش کی کہ مذہبی تعلیم کی کس قدر ہمکو ضرورت ہو اور علما کی ہمکو جادہ حق پر قائم رکھنے  
کیواسطے کس درجہ ہمارے لیے حاجت ہے۔ انھوں نے یہ بھی اچھی طرح ثابت کیا کہ نندوہ لہما  
گورنمنٹ اور قوم دونوں کا ایک فرض ادا کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ ایسے علمایہ پیدا کرے گا جو  
برکات سے نوازا وقت نہ ہونگے جو گورنمنٹ کے نیک ارادوں کو عمدہ طور پر سمجھ کر ملک میں پھیلینگے  
اور مولو عظمیٰ کے ذریعے سے انکی اشاعت کریں گے اور جو اس طریقے پر مسلمانوں کو ایک فادار  
قوم بنانے میں مدد دیں گے۔ انھوں نے اپنی دلی امید ظاہر کی کہ آئندہ گورنمنٹ نندوہ لہما  
میں رابطہ قائم ہوگا اور گورنمنٹ کو یہ اطمینان دلاتے ہوئے اپنی فصیح و بلیغ تقریر کو ختم فرمایا کہ  
نندوہ لہما روپیہ یا خطاب کا خوشنم نہ ہیں ہے اسے ایک پاک مقصد پر لا کر نہا ہے جسکے  
واسطے صرف اتنی التجا ہے کہ وہ اسکے ساتھ ہمردی اور عنایت فرما کر اسکا دل بڑھائے۔ یہ  
نفیس اور پرمعنی تحریک بہت کشادہ دلی کے ساتھ منظوری گئی اور جلسے کے بعد کئی تعمیل  
میں کوشش لگی۔

ہم نواب وقار الملک بہادر کے شکر گزار ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اسکا موقع حاصل کیا  
اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ سے لکھنے کو مقام میں مکر نندوہ لہما کا

تذکرہ کیا۔ ہنز آئر نے اسکو بہت خوشی سے سنا اور فرمایا کہ ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو علی گڑھ پہنچ کر اسکے بابت مفصل گفتگو فرمائیں گے۔ چنانچہ ۱۳۔ مارچ کی ملاقات میں فرمایا کہ مجھکو کسی کی طرف سے کچھ شبہ نہیں ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ”اگر نینی تال پر ندوۃ العلماء کی طرف سے ڈیپوشن آدے گا تو خوشی اس سے ملاقات ہوگی۔“ انھیں دنوں میں خان بہادری علی صاحب شیر قازنی انجمن ہند تعلقہ داران اودھ سے اس تقریر کا اعادہ فرمایا۔ اسکے بعد حسب تجویز جلسہ تہط ایہ منعقد ۱۶۔ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ کے حضور مدوح کی خدمت میں ندوۃ العلماء کے وفد کو نمبر ۱۶ فرمانے کی عرضداشت کی گئی اور ۲۲۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۷ھ کو اسکا جواب پرائیوٹ سکریٹری کی طرف سے موصول ہوا جو مندرجہ ذیل ہے۔

گورنمنٹ ہاؤس

نینی تال

۲۵۔ اگست ۱۹۰۷ء

جناب من!

مجھے یہ ارشاد ہوا ہے کہ میں آپکی چٹھی مورخہ ۲۰ ماہال کی رسید بھیجوں اور اطلاع دوں کہ سب زیادہ سہولت ہی میں معلوم ہوتی ہے کہ ندوۃ العلماء کے سالانہ عام جلسے کے بعد ہنز آئر ڈیپوشن کو بلائیں۔ ہنز آئر ابتدا سے نومبر میں آتا تھا تشریف لے آوین گے اور مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا آپکے لیے ایڈریس پیش کرنے کے واسطے ۸۔ تا ۱۰ ماہ نومبر میں تاہین ہوگی؟

ایچ۔ جے۔ سٹائلر

انڈین سول سروس پرائیوٹ سکریٹری۔

صاحبو! مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لائے گو کہ اس تجویز کو ندوۃ العلماء کے آٹھویں سالانہ جلسے میں پیش کیا مگر شروع ہی سے ندوۃ العلماء نے اپنے طرز و روش سے

اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اسکی بنیاد و فاداری اور راستبازی پر ہے اور وہ گورنمنٹ کی مہربانی کا خواہشمند ہے۔ اسکے مقاصد و اغراض کو باریک بین نگاہ سے دیکھنے کے بعد اس بات کی پوری تصدیق ہو سکتی ہے۔ وہ اگرچہ لفاظی کو ناپسند کرتا ہے اور فعل کو قول پر ترجیح سمجھتا ہے تاہم مختلف موقعوں پر تقریر اور تحریر کے ذریعے سے اسکا اظہار کیا ہے اور تنہیت و تعزیت کے موقعوں پر دلی جوش اور سچی وفاداری کے ساتھ ہمدردی اور مبارکباد کا اظہار حکام وقت سے کرتا رہا ہے اور چونکہ اس اظہار سے نمائش اسکو منظور نہ تھی اسلئے اخباروں میں اسکی اشاعت کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی۔

سب سے زیادہ ارکان ندوۃ المسلمان نے اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ اسکی تمام کارروائیاں علانیہ اور علیرؤس الاشہاد کیجاہیں ایسواسطے ہر جلسے میں اپنے حکام سے استدعا کی ہے کہ وہ شریک ہو کر تمام کارروائیوں کو پیش قدم خود ملاحظہ فرمائیں۔ لہذا الکی تجویز سے یہ سمجھنا نہ چاہیے کہ ندوۃ المسلمان کو آٹھ برس کے بعد ایسی ضروری تجویز کی طرف خیال پیدا ہوا ہے۔

جناب صدر انجمن!

ندوۃ المسلمان نے سال زیر بیان میں صرف اسی قدر کارروائی نہیں کی بلکہ اسنے اپنے تحت دارالعلوم کی پوری نگرانی اور اسکے نظم و نسق میں مفید صلاحین کی ہین اسکی مفصل رپورٹ کل اکی خدمت میں مہتمم دارالعلوم پیش کرین گے مگر اسکی صلاح اور ترقی کے لیے ندوۃ المسلمان اس سال جو کارروائی کی ہے اسکو بالاجال میں عرض کرتا ہوں۔

دارالعلوم کے متعلق ندوۃ المسلمان نے سب سے پہلا کام سال زیر بیان میں یہ کیا کہ انڈیا درجہ متوسط کے دوسرے سال کی خواندگی کھولنے کی منظوری دی اور اسکا نصاب تجویز کیا اور مجلس دارالعلوم کے ارکان کا از سر نو انتخاب کیا اور سب سے زیادہ مفید انتظام یہ کیا کہ تقسیم خدمت کے اصول پر ارکان مجلس دارالعلوم میں سے بعض بعض کو ایک ایک خدمت سپرد دی ہو اور انجملہ مولوی خلیل الرحمن صاحب و مولوی مسیح محمد صاحب تائب کے ذمے تعلیم کی نگرانی لگی ہو

اور میرے سپرد الاقامہ کے طلباء کی عام تہذیب اخلاق کی نگرانی کی گئی ہے۔ اور مصارف دارالاقامہ کی نگرانی اور جانچ پرتال منشی محمد احشام علی صاحب کے سپرد کی گئی ہے جو مجلس مال کے معتمد سکریٹری (بھی ہیں اور حکیم خورشید علی صاحب کے ذمہ صفائی و نگرانی حفظان صحت کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ فنتلاح مدرسہ سے اس وقت تک طلبہ کا معالجہ حکیم صاحب ممدوح کے ہی ذمے رہا ہے اور حکیم صاحب نے اس خدمت کو بہت محنت اور تندہی سے ادا کیا ہے جس پر ہم سب کو شک و گمان نہ ہونا چاہیے۔ اب دارالاقامہ کی صفائی کی نگرانی خاص طور پر نئے اہم خدمت کا ضمیمہ کر دی گئی ہے اور عام نگرانی ہر صیغے کی خان بہادری منشی محمد اطہر علی صاحب و مولوی مسیح الزمان خان صاحب کے متعلق کی گئی ہے۔

نصاب درس کی ترتیب و ترمیم کے واسطے اب تک کوئی خاص مجلس نہیں تھی بلکہ جلسہ انتظامیہ اس خدمت کو خود ہی اُن حضرات کے مشورے سے جن کو تعلیم کے متعلق پورا تجربہ حاصل ہے انجام دیتا تھا۔ سال زیر بیان میں اس کام کے واسطے ایک خاص مجلس قائم کی گئی ہے جس میں مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی اور مولوی محمد فاروق صاحب چریا کوئی جیسے تجربہ کار حضرات منتخب کیے گئے ہیں اور اس مجلس کے معتمد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور قرار پائے ہیں امید ہے کہ پہلے سے زیادہ اب نصاب کی ترتیب ترمیم کا کام خوش اسلوبی سے انجام پائے گا۔

کتب نامائے کا بھی کوئی مستقل انتظام اب تک نہیں تھا اب خدا کے فضل سے سات ہزار سے زیادہ کتابیں مین موجود ہیں اسوجہ سے اُس کا بھی حالت موجودہ کے لحاظ سے معقول انتظام کیا گیا ہے اور ایک علیحدہ مکان اسکے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے اور کچھ جدید الماریاں خرید لی گئی ہیں اور ایک نظرادر ایک دفتری مقرر کیا گیا ہے تاکہ ان کتابوں کو سلیفے سے مرتب رکھے اور جلد دہلی مرمت ہوتی رہے کیونکہ جو حضرات کتابیں بھیجتے ہیں وہ تلی موتی ہیں تو انکی جلد سازی کی اور پُرانی ہوتی ہیں تو انکی مرمت کی ضرورت پڑتی ہے۔

مگر صا جو! جو کچھ ہو رہا ہے وہ بہت جزری اور کفایت سے ہو رہا ہے۔ چا و اس قدر تنگ ہو کہ ہاتھ پاؤں اچھی طرح نہیں پھیل سکتے۔ اگر اہل اسلام ان کاموں سے دلچسپی لیں تو خاطر خواہ انتظام کا ہونا کچھ دشوار نہیں۔ عیسائیوں کے چرچ اور مشن ہندوستان کی چپے چپے میں پر کام کر رہے ہیں اور ایک قسم کے نین بلیکے بیسیوں طریقے کے سکول ہیں۔ کالج ہیں۔ زنانہ تعلیم گاہ ہیں۔ زچا خانے ہیں۔ ہسپتال ہیں۔ اور ہر مقام پر ان کے منادی و عطا کرنے پھرتے ہیں۔ یہ سب جو کچھ کر رہے ہیں قومی چندے سے کر رہے ہیں جو کروڑوں کی مقدار کو ہونچ جاتا ہے اور شان و شوکت کو دیکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک سلطنت کا کام ہے۔ آپ جانتے ہیں اس مقدار کو جو چندہ ہوتا ہے انہیں بڑی رقمیں بھی ہونگی مگر زیادہ تر تھوڑا تھوڑا کر کے اس قدر ہو جاتا ہے ۶ قطرہ قطرہ بھسم شود دریا مگر جمع کیسے ہوتا ہے؟ یہ عجب مزے کی بات ہو کہ دیتے ہیں اور دینے والوں کو ناکوار نہیں ہوتا۔ دینے والوں کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ اور لینے والے کروڑوں روپے کے صرف سے ایسے حیرت انگیز کام کر رہے ہیں!! اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ قومی کاموں سے عام دلچسپی کس قدر ہو؟ اگر کم لوگوں میں بھی یہ بات پیدا ہو جائے تو پھر ہمو اور آپ کو دونوں کو راحت ہو اور پتیلی پر سر سون جانے کی خواہشمند جو ہر اعتراض کر رہے ہیں کہ ”ندوۃ المسلمانے اب تک کیا کیا؟ تعلیم سہی ناقص حالت میں ہے۔ علمائین اتفاق نہیں پیدا ہوا۔ عام مسلمانوں کے اخلاق ویسے ہی خراب ہیں۔ رسم و رواج کی پابندی ان ویسے ہی تباہ کر رہی ہیں۔ یہ اور ایسے ہی بیسیوں اعتراض بالکل رفع نہ ہونگے تو کم ضرور ہو جائیں گے۔

صا جو! آپ خود ہی انصاف فرمائیے کہ جب تک ہمارے ہاتھ میں اس قدر روپیہ نہ ہو کہ ہم دارالعلوم اور دارالاماس کے مکانات اپنی مرضی کے موافق بنائیں۔ مدرسین جیسے چاہیں ویسے رکھیں۔ تالیق مقرر کریں اور جو کتابیں چھپی نہیں ہیں اور انکا انصاف میں رکھنا ضروری ہے انکو چھپوائیں اور اپنی ضرورت کے موافق تصنیف کرائیں عظیم مقرر کریں

اور جہاں جہاں ضرورت ہو انکو بھیجیں اسوقت تک ہمارے وعدے کیونکر پورے ہو سکتے ہیں؟ صرف وعدہ کر دینے اور تجویز پاس کر لینے سے کام نہیں چل سکتا اسکے ہم بیشک گنہگار ہیں کہ ہم نے ایسے لمبے چوڑے وعدے کر لیے ہیں مگر ہمنے خدا کے فضل کے بھروسے پر اور مسلمانوں کی حیرت پرستی کے لحاظ سے جو انکی طبیعت ثانیہ ہو گئی ہے یہ وعدے کر لیے ہیں اور ہکلو امید ہے کہ آج ہمیں توکل ہماری یہ آرزو ضرور پوری ہوگی۔ ومن توکل علی اللہ فہو حسبہ مجلس مال کے انتظام میں گزشتہ برسوں میں جو تبدیلیاں ہو چکی ہیں انکو میں بھی چلی رپورٹوں میں بیان کر چکا ہوں اور جہاں تک مجھ کو معلوم ہوا ہے اس انتظام میں نقص نہیں نکالا گیا۔ سرمائے کی حفاظت کا جو طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے اسکو نودۃ المسلمان نے اختیار کیا ہے اور سال زیر بیان میں مجلس مال کا معتمد (سکرٹری) ایسا شخص منتخب کیا گیا ہے جو ایک بڑے کارخانے کا مالک اور ڈائریکٹر ہے وہ منشی محمد احتشام علی صاحب یس کا کوری فرزند منشی محمد امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر بھوپال ہیں۔ صوبہ پنجاب کے حضرات انکے نام سے شاید وقف نہ ہوں مگر مالک متحدہ اگر وہ داد دھ کے اکثر لوگ انکو جانتے ہیں اور اس انتخاب کو انھوں نے پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا ہے منشی صاحب مدوح اپنے فرائض کو بہت خوش اہلوی سے ادا کر رہے ہیں۔

صاحبو! اب مجھ کو یہ بات عرض کرنا اور باقی ہے کہ سال زیر بیان ہمارے معزز کن خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس دائرہ بری مجسٹریٹ فیض آباد کی فیاضی صغیر وظائف میں مستقل سرمائے کے اعتبار سے ایک مفید اضافہ ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ شیخ صاحب نے اپنے مواضع موقوفہ ضلع پرتاب گڑھ کا نصف منافع یعنی منجملہ آٹھ آنے کے چار آنے کا منافع علوم عربیہ کی تعلیم کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور تابقاً دارالعلوم اسکے طلبہ کو دیگر مدارس کے طلبہ پر ترجیح دی ہے اور اسی لحاظ سے منجملہ متولیان وقف کے نودۃ العلماء کے معزز کن اور انکی مجلس مال کے معتمد منشی محمد احتشام علی صاحب یس کا کوری کو اس

جائداد کا متولی قرار دیا ہے۔ اس جائداد کا منافع بعد وضع مالگزاری و اخراجات دیہی کے دوسو روپے سالانہ سے کم نہیں ہے جس سے کم از کم چار غنہ استطیع طلبہ کو وظائف دیے جاسکتے ہیں شیخ صاحب کی یہ فیاضی سچے اعتراف اور دلی شکر کے مستحق ہے اور اس قابل ہر کہ دو تہند مسلمان اسکی تقلید کریں۔

علاوہ اسکے دو وظیفے ریاست جونا گڑھ کے نامور اور فیاض وزیر خان بہادر شیخ بہادر الدین صاحب سی آئی اے نے عنایت فرمائے ہیں جو بہاء الدین وظیفہ کے نام سے موسوم ہیں۔ وزیر صاحب بہادر کی یہ فیاضی کچھ نئی نہیں ہے آپنے نزوۃ العسلا کو ایک عرصے تک سالانہ امداد عنایت فرمائی ہے اور سال گذشتہ میں ایک ہزار روپیہ تعمیر درمگاہ کے لیے عنایت فرمایا ہے۔ امید ہے کہ ایسے فیاض اور بخیر بزرگ کی توجہ سے نزوۃ العسلا کو آئندہ بہت کچھ مدد ملے گی اس لیے ہم سب کو انکا شکر گزار ہونا چاہیے۔

آخر میں مجھ کو افسوس کے ساتھ ایک معزز رکن کا ذکر خیر کرنا ہے جو سال زیر بیان میں ہمیشہ کے لیے ہنسے جدا ہو گیا ہے۔ آپ مولوی شیخ احمد صاحب جیتگر کے نام سے واقف ہونگے جو بمبئی کے رئیس اور خاندان کوکن کے مقتدر ممبر تھے اور عربیت میں بہت بلند مرتبہ عالم تھے انکو نزوۃ العسلا سے خاص قسم کی دلاویزی تھی چونکہ خود علامت مرمنہ کی وجہ سے جلسے میں شریک نہیں ہو سکتے تھے اس لیے ہر سال اس موقع پر عربی خطبہ کے ذریعے سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اس سال جلسے سے پہلے انکا انتقال ہو گیا مگر انھوں نے مرض الموت میں اپنے قابل اور لائق بھائی شیخ عبد اللہ صاحب جیتگر کو وصیت کی کہ وہ نزوۃ العسلا کو ہمیشہ مدد دیتے رہیں اور کچھ روپیہ بھیجنے کی بھی ہدایت کی جسکی تعمیل انکے بھائی نے کر دی ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ مرحوم مغفور کے واسطے دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں انکو جگہ دے۔

(اسوقت کئی ہزار آدمیوں کا مجمع تھا جنہیں کئی سوعلماء و مشائخ تھے ان سب نے زناجیت شروع

خروش سے مرحوم کے واسطے دعاے مغفرت کی۔

اسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مدگار خلیفہ کما کما میں نے ابھی رپورٹ نہیں دی  
عبد اللہ صاحب جینکر کا ذکر کیا ہے اس معزز فضل نے اپنے بھائی کی تقلید کی ہے اور قصیدہ  
بھیجا ہے جسکو میں پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ شیخ عبد اللہ جینکر اپنے بھائی کے قابل  
جانشین ثابت ہوں گے اور مدوۃ العہد کو ان سے ہر طرح کے فائدے پہنچیں گے۔

اسکے بعد مدوۃ العہد کا سالانہ جمع خیر جو آٹھ مہینے کے امتیاز کیا گیا تھا پیش کیا  
(یہ جمعہ خیر اسی روادا کے احسن میں درج ہے)

رپورٹ کے ختم ہونے پر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب ریسن بھیکن پور اپنی جگہ سے اٹھے  
اور اپنے گزشتہ سال کی کارروائی پر چند قیمتی اور قابل توجہ رائیں اپنی پر مغز تقریر میں ظاہر فرمائیں  
جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

### خلاصہ تقریر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب ریسن بھیکن پور

مذہب کے مقاصد دیگر قومی ہستی پر مشنون کے خلاف نہیں ہیں بلکہ بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ  
ان سب کے ساتھ متحد الاغراض ہے اس لیے جیسا کہ مولوی عبدالحی صاحب نے اپنی رپورٹ میں  
بوضاحت بتا دیا ہے کیونکہ ہرگز ہرگز یہ خدشہ نہ ہونا چاہیے کہ وہ ان دوسری قومی انجمنوں وغیرہ کے  
کام میں دراندازی کرے گا۔ کانفرنس انجمن نعمانیہ انجمن حمایت اسلام وغیرہ سب نے اب تک مذہب کی  
تائید ہی کی ہے پس یہ کب ہو سکتا ہے کہ یہ ان کے احسان کے عوض انکی مخالفت کا بیڑہ اٹھائے  
اجلاس لکھنؤ میں خواجہ عزیز الدین صاحب نے یہ شعر پڑھا تھا

آبِ حیات چشمہ جاری برودتا بہ پنجاب فیض این ابر بہاری برودتا بہ ہماہ  
صد شکر کہ دونوں صوبوں کے اجلاس سے یہ آرزوے دیرینہ تفاوت تقدیم و تاخیر ایک کھنکھ



پوری ہوئی اور اس سے زیادہ دائمی و پائدار فیوض و برکات کی انشاء اللہ آئندہ بہت کچھ توقع ہو  
 ندوے کو چونکہ اپنی قوم کی اصلاح حال کے یہ قابل قدر موقع گورنمنٹ عالیہ کے سایہ طہنت  
 میں اور اسی کی نظر عنایت سے حاصل ہوئے ہیں اس واسطے اسنے گورنمنٹ کی خیر خواہی اور  
 وفاداری کو ہمیشہ مرعی رکھا ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ رکھے گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ندوہ کو لپٹائیس سے  
 کچھ سروکار نہیں ہے ہاں اگر شخص بطریق ہتصواب رائے سرکار شوکت مار کینڈست میں کچھ  
 عرض معروض کرنا ہو تو اسکا مضائقہ نہیں۔ ندوے کی اس ابتدائی حالت میں سرمائے کی  
 جس قدر ضرورت تھی اور ہے اس سے زیادہ اہم تر اُس سرمائے کی حفاظت تھی جسکے لیے  
 کوئی بڑا ہوشیار و مدبر این ہونا چاہیے تھا۔ اول اول بنیک میں رکھنے وغیرہ کی تجاویز  
 پیش ہوئیں مگر مفت ام سترت ہو کہ بالا خزندوے کو اس ذمہ داری کے کام کے لیے ایک  
 نہایت معتد اور ہوشیار شخص مل گیا۔

مولوی حبیب الرحمن خان صاحب کی تقریر کے بعد شیخ عبد القادر صاحب بی۔ اے ایڈیٹر  
 البرزور لاہور نے حسب مندرجہ ذیل تقریر فرمائی جسکو معزز ارکان نے دل لگا کر سنا۔

### خلاصہ تقریر شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈیٹر البرزور لاہور

ندوے کے فرائض و اغراض و مقاصد نہایت ذمہ داری کا اور ہتم بالشان کام ہے جتنا اہم  
 اتنا ہی دشوار اور دیر طلب جیسا کہ تمام بڑے بڑے کام ہوا کرتے ہیں برخلاف بھان تسی کے  
 ساگم یاداری کے تماشے کے جو حیرتناک تو حضور ہوتا ہے مگر بھواسے "ہرچیز و درآید دیر  
 نپایہ" اسکے کرشمے ہوتے ہی موموم دنا پایا دہن۔ مذہب کا لوگوں کے طبائع پر بڑا بڑا  
 اثر ہوتا ہے جسکی مثال سیم پور (طاقت دخانی) کی سی ہو اور یہ طاقت ہے ہمارے مقدس علماء  
 دین کے ہاتھ ہی جدھ چاہیں امت محمدیہ کی اس طاقت کو لگا سکتے ہیں اور جو کام چاہیں

اُس سے لے سکتے ہیں چنانچہ تعلیم انگریزی کی ترویج میں ابتداً کسی کسی مشکلات پیش آئیں گی جب  
 اُن حضرات نے اسکی ضرورت کو محسوس و تسلیم نہ کیا اور قوم کے لیے اسکو جائز نہ قرار دیا۔ انکے  
 اشارے کی دیر تھی کہ جا بجا تعلیم و تعلم کا چرچا پھیل گیا۔ اب بھی انہیں حضرات کی اعانت و درکار ہے  
 کیونکہ کام لینے والے کے بغیر طاقت خود بخود کچھ نہیں کر سکتی۔ ہم دنیا دار لوگ بخوشی انکے ساتھ  
 مل کر مہبود قوم کے لیے سعی و جانفشانی پر آمادہ ہیں اور اسے محض فضل ایزدی سمجھنا چاہیے کہ  
 حُسن اتفاق سے ایسے خدا ساز سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ بات بظاہر دل کو لگتی اور کھٹکتی سی  
 ہو کہ گذشتہ آٹھ سال کے معقول عرصے میں ندوہ نے کیا کچھ کر کے دکھلایا ہے لیکن اربعان  
 نظر دکھیں تو اس اعتراض کی ذرا بھی وقعت باقی نہیں رہتی کیونکہ اصلاح قوم اور پھر صلاح بھی  
 کیسی؟ مذہبی و معاشرتی کچھ بچوں کا کھیل یا ننھ کا نوالہ نہیں کہ دیکھتے دیکھتے ہسپ کر جائیں۔ جو  
 لوگ ایسے اہم اور دشوار کام میں بہت سیلی پر سر سون جانا چاہیں یہ انکی غلطی ہے۔ ابتدا میں  
 ندوے کو جو مشکلات پیش آئیں اور جن جن دقتوں کا سامنا ہوا انکے نظر کرتے ہمسے پوچھو  
 تو جو کچھ ندوے نے اب تک کیا بس غنیمت ہو اور اسے خاصی کامیابی کہہ سکتے ہیں۔ ہاں  
 اس میں شک نہیں کہ ابھی اسے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے جو وقت اپنی تقریر تمام کر چکے مغرز حاضرین نے بھیچے  
 شمس الحسن مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی طرف نگاہیں دوڑائیں۔ وہ فوراً شوق اور شدت  
 انتظار کے بھر میں مولوی صاحب ممدوح منصبہ (ایٹچ) پر تشریف لائے اور اپنا کریسیڈ  
 ایسے موثر اور دردا انگیز لہجے میں پڑھا جسکو سننے وقت سامعین ہمت تن گوش اور سراپا  
 حیرت بنگئے تھے خصوصاً دو بند اوّل کے کچھ ایسے پڑھے گئے جنھوں نے علما پر ایک  
 خاص کیفیت پیدا کر دی اور جہاں تک دریافت ہوا ہے اسکا مزہ اب تک لوگ نہیں  
 بھولے۔ اس ترکیب بند کے پڑھنے سے پہلے مولوی صاحب نے ایک مختصر تقریر

بھی کی تھی اور درمیان میں بھی جا بجا حالت اور موقع کے مناسب تقریر کرتے جاتے تھے جس سے سامعین کو زیادہ لطف آتا تھا۔ اس ترکیب بند کو مولوی صاحب نے کانپور میں چھپوایا تھا جسکی سوکا بیان اسوقت موجود تھیں انکو حاضریں نے ہاتھوں ہاتھ خریدا۔

## ترکیب بندیں لعلِ مامولوی محمد شبلی صانغانی

ایکے پر کسی چک انیم؟ وچہ سامان داریم؟	مانہ آئیسم کہ دھیم سکندر بسیم	ایکے ہا بیچ نیز دوجہاں آن داریم	مانہ آئیسم کہ اورنگ سلیمان داریم
مانہ آئیسم کہ بر شیوہ ارباب چشم	مانہ آئیسم کہ با حاجب و دربان بشیم	روی در اسے بدر دولت سلطان داریم	مانہ آئیسم کہ بام و در وایوان داریم
مانہ آئیسم کہ بامسند و بالین اریزم	مانہ آئیسم کہ یک شیوہ بآئین گیریم	مانہ آئیسم کہ سرداب و شبستان داریم	جائے از قاسم و استبرق و کتان داریم
مانہ آئیسم کہ یک شیوہ بآئین گیریم	خاکساران جہانیم و از اسباب جہان	بوریائے ست کہ در کلبہ احزان داریم	بیش و کم انچہ پیدا و بنپسان داریم
گاہ گاہے بسوے کلبہ ما جہانم	تو کباب برہ و شہد و شکر می جوئے	تا بہینی کہ چہ برگ و سر و سامان داریم	ماہمان پارہ ناسے بسر خوان داریم
تو غلامان کمر بستہ بفرمان خواہی		ما غلام خود و خود گوش بفرمان داریم	

اہم بیک حال بود بے سرو سامانی ما  
اکمنہ ہر گز نشود جانہ عسریانی ما

گر زماشیوہ دیرینہ را خواہی است  
جامہ کمند و دیرینہ را خواہی است

بحر واقادگی و طوع و رضا خواہی است  
افسرد تاج و کمر بند و کجائی نیست

مجدد منبر بحراب دعا خواہی بہت  
بادہ خمدہ صمدق و صفا خواہی بہت  
ورد لاویز حدیث خلفا خواہی بہت  
اگر زہ بخورے احکاہ شفا خواہی بہت  
اگر زہ سلسلہ حدیثا خواہی بہت  
در حدیث زہ رسول دوسرا خواہی بہت

تھرو بام جسم و گند اگر خواہی نیست  
آن کے کوڑ فرنگ ست ندارم بجم  
شرح افسانہ رومن نتوان جست زما  
ماد او اسے تپ و درد ندانیم و لے  
ما خرافات کہن یاد نداریم و لے  
گفتہ بیکن روی کارٹ نداریم بیاد

بے نوا یسم زما فرہ دنیا مطلب  
انچہ در کیسہ نداریم توا زما مطلب

ہیچکے پاسے ز خلوت نہ نہادیم بُرون  
کہ بارفت ز دست فلک سفند دون  
رفت تکلیف و قرار و خرد و صبر و سکون  
بر سیدیم سرا سیمہ باین حال ز بون  
رفت سر رشتہ صبر از کف اللہ ہر فنون  
خود بہ بینید کہ چند بہت پیر سید کہ چون  
خوش ہو و صبر لے خود توانیم کنون

ماکہ با آن ہمیشہ نگمی این چرخ حرون  
ماکہ از جاے زخم تسمیم جد جور و جفا  
تا چپیش آمدہ باشد کہ بکیا زما  
تا چپیش آمدہ باشد کہ زہر گوشہ ملک  
در روز اندازہ گذشت ببلغ اسیل زباہ  
بار این غم کہ زما تاب شکیا بی بُرد  
چند در سینہ توان اشت نہان شعلہ غم

شرح این آتش جانور گفتن تا کہ  
خونستم سو ختم این سوز نہفتن تا کہ

حالیا با غم و در زخمش سر و کار افتاد  
دست و بازو زخمش بکیا بارہ زکار افتاد  
خاک رہ گشتہ و در راہ گذار افتاد  
حالیا از ہم سو خود بمحصار افتاد

جمع اسلام کہ صیتش بدیا رافقادست  
آن کہ در مسکہ تاج از سر قیصر برود  
آن کہ چون مھر جہان تاب ببالم نمی تاخت  
آن کہ صد مسئلہ روئین ہیکے حملہ کشود

دست و سرخپ آن شیر تریان بُفت ز کار  
 آن که در پیکر صدمه دهی جان بید  
 آن عزیز می که بهایش همی داشت عزیز  
 مرغ خوش زمره را کار بصیاد افتاد  
 می نه بسختی که نژاد عرب و آل لُوی  
 دست هر سفله بخار تگریش گشته دراز  
 ورق دفتر عباس بتاراج بر رفت  
 کاروان رفته و اندازده جاهش پید  
 آسمان از حرکت مانده و اختر زمره  
 دین عجب بین که باین فتنه و آشوب بلا  
 سنگ میبارد و در خواب خوش اندل حصا  
 علماء را هم پیکار و نزاع است کز د  
 اُمرا که بود نیروی ما از دم شان  
 بیکه نایم؟ و پیشش که بفریاد رویم؟

تهمن در تگ چه آمد و خوار افتاد  
 هست بر بستر بیماری و زار افتاد  
 حالیاخته و آواره و خوار افتاد  
 دامن شاه گل در کعبه خوار افتاد  
 خوار و سرگشته بهر شهر فریاد افتاد  
 همچو بن داد که در دست نت از افتاد  
 اختر فاطمینان خود ز مزار افتاد  
 زان نشا تنها که به راه گذار افتاد  
 مهر گشت و جهان تیره و تار افتاد  
 هر کس از ما بهمان خواب و خوار افتاد  
 رخنه در کمر و پای حصا افتاد  
 آتش فتنه بهر شهر فریاد افتاد  
 کار بابر بطور و دود و تار افتاد  
 کار ما با فلک عسره کار افتاد

ننگ باشد که به پیش شه و درویش شویم  
 همت آنست که خود چاره گر خویش شویم

در چنین جاویده صعب که بر ما افتاد  
 چاره آن نیست که بر رسم کهن طرح نبی  
 تا چه سود و دهان فلسفه عهدتیم  
 از عناصر سه و نصبت آمده اینک بشمار  
 تا چه سود و دهان شیوه تعلیم قدیم

چاره آن نیست که از عهد کهن داری یاد  
 مکتب و مدرسه مادر همه اطراف و بلاد  
 تا چه سود و دهان هیئت پارتیه نهاد  
 تو همان در گرو آتش و آهسته و باد  
 که برویت در رزق نتوانست کشاد

این نه خواری بود آخر که پس از کسب علوم  
عامیان را به نفس پی و بعد حیل و فن  
یا که با هیچ خودی بحث و جدل سازدی  
یا که چون سلو تیان پاسبان من گشتی  
دست بالاست هر آینه ز زیرین بهتر  
نبود وجه کفایت تو مگر هدیه و نذر  
نتوانی که خود از گوشه بر آئی و انگه

از ره و عطف بدر یوزه بر آئی نماند  
آتش و مانع بکف آری که شود توشه و زاد  
و ان نزاع تو شود مایه هر گونه فساد  
تا بداند که از اقطاب شدی یا اوتاد  
این حدیث نبوی هست تر از رفته زیاد  
نبود حاصل بحث تو مگر کبر و عناد  
عرض اسلام کنی در همه بهار و بلاد

خود بفرماید که زمین مشغله مقصود چه بود

اگر وجود تو زیان نیست بگو سود چه بود

اے که بر مائده یورپ همان باشی  
حیف اگر از اثر فلسفه معن بریان  
مسما را شعبه جلوه دهد سترنجی  
گفت سولن و آئین جهان با نمانی  
از هنر بیال صد افسانه و داستان گوئی  
قیصران را همه یک یک بشمار نمی آغان  
از خداوند جهان، یاد نیاری گاه

حیف باش اگر از جمله ایشان باشی  
منکر و فلسفه سنت و قرآن باشی  
منکر و محضره موسی عمران باشی  
برزبان داری و بیگانه در نعمان باشی  
جاهل از معرکه فاتح ایران باشی  
بیخبر از عمر حمید و عثمان باشی  
روز و شب خود بهر ستاری سلطان باشی

در پرسی که درین کار چه تیر بود

دین و دنیا به هم آمیز که اکسیر بود

اگر چاین مرحله دشوار گذار افتادست  
دین و دنیا به هم آمیختن آسان نبود  
نسبت فلسفه و شرع بدان می ماند

پاسے را کار درین راه به خارا افتادست  
اگوئی گشته گرداب، دو چار افتادست  
که حسن زن در عقب باد بهار افتادست

او کشاید گر ہے را کہ بکار افتاد  
 نمک و بادہ درین میکده یار افتاد  
 پنبہ را آشتی این جا بہ شر افتاد  
 اگر چہ دہانم کہ قلم سخن گار افتاد  
 کہ نم رحمت او بر گل دشت افتاد  
 خرمنے را کہ بہر گوشہ شر افتاد  
 دستہ از لطمہ موج و بہکت افتاد  
 مُردہ را کہ در آغوش مزار افتاد  
 کہ چو ما بر درِ فیض تو بہزار افتاد

حل این شکل اگر خواہی۔ از ندوہ بخواہ  
 حکمت و شرع درین جا بہم آمیختہ اند  
 عقل را نیست سرعہ بدہ اینجا بہت  
 شبلی آہنگ عاکن کہ سخن گشت دراز  
 بان بر گاہ خدے دو جهان روی بنہ  
 مے تواند اثر قدرت او داد۔ امان  
 صدرہ افتاد کہ طوفان زدہ از کمرش  
 صدرہ افتاد کہ فیض کرمش جان پرید  
 اے خداوندِ جهان جسم بفر ما بر ما

طرح انجسام مرا نیز چو بحث از انداز  
 اے خدا۔ بان نگہ لطفت بما باز انداز

اس ترکیب بند کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اٹھے  
 اور پہلے بطور تمہید کے مختصر سی تقریر کی جو باوجود اختصار کے پر معنی اور نتیجہ خیز تھی اثنائی  
 تقریر میں حال کے مصنفین اسلام کی کمزوریوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ یہ لوگ اپنے  
 شوق تصنیف میں اکثر جادہ مستقیم سے دور جا پڑتے ہیں جن امور کی قابل وثوق سند  
 سلف صالحین کی مہتم بالشان مصنفات سے آسانی مل سکتی ہو۔ انہیں بھی مصنفین مغرب کے  
 استفادہ کرتے اور سیل صاحب کا ترجمہ قرآن کھول بیٹھتے ہیں جو بڑی خطرناک لغزشوں کا  
 موجب ہوتا ہے ایسے ہی عام مسلمانوں کی یہ فاش غلطی بھی قابل مواخذہ اور صلاح طلب ہے  
 کہ انھوں نے قرآن شریف جیسے حادی اور مکمل دستور العمل سے اسکا مدعاے اصلی حاصل کرنے  
 کے بجائے اسی جھاڑ پھونک تک محدود کر رکھا ہے۔

مولوی صاحب ممدوح نے اپنے تذکرہ سفر کے ضمن میں آنجھل کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی

افسوسناک حالت انکے مذہبی معلومات اور دینداری وغیرہ میں بالکل تھی دست اور  
 گورے ہونے کا نقشہ کچھ اس انداز سے کھینچا کہ بے اختیار رون آ تھا تھا اور لطف یہ تھا  
 کہ واقعات کی تلخی نے تعلیم یافتہ نوجوانوں پر کوئی بُرا اثر نہیں پیدا کیا۔  
 پھر فرمایا یہ باری کیا پوچھتے ہو؟ یہاں تو وہ نشہ عیش ہے جسکو زمانے بھر کی ترشیاں دور  
 نہیں کر سکتیں اور اب اس گئے گذرے وقت میں جسکے سرور کی یہ کیفیت ہوا سکے زبردست  
 ہونے میں کسکو کلام ہو سکتا ہے؟ اس کے بعد آپ نے موثر الفاظ میں دعا مانگی اور اسی پر ان کے  
 کے قریب اجلاس اول کی کارروائی ختم ہوئی۔

## اجلاس دوم

۲۶ بجے سے ۴ بجے تک روزِ پنجشنبہ ۶۔ رجب ۱۳۲۵ھ

صدر انجمن

مولانا محمد سیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور

معمول کے موافق سب سے پہلے قاری میران شاہ صاحب نے قرآن مجید کی چند آیتیں  
 تبرکات تلاوت کیں۔ اسکے بعد مولوی عبد الرحمن صاحب مدرس عربی اسلامیہ سکول لاہور نے  
 نے اپنا قصیدہ عربیہ پڑھا۔ اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھکین پور  
 نے مسلمانان ہند کی ضرورتوں پر اپنا مفید اور قابلِ دید مضمون پڑھا جو توجہ کے قابلِ توجہ

مضمون مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھکین پور

سران امر سرا و عیان پنجاب! میری آجکی گزارش کا مجموعہ مسلمانان ہند کی ضرورتیں ہیں



اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کل مسلمانان ہند بحیثیت قوم کیا کیا ضرورتیں رکھتے ہیں۔ ندوۃ المسلما کے تعلقات اگرچہ پنجاب کے ساتھ ابتدا سے ہیں تاہم اسکا اجلاس اس صوبے میں اول مرتبہ ہوا ہے اور کثرت سے ایسے لوگ ہونگے جنہوں نے اول مرتبہ اسکا ذکر سنا ہوگا۔ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے کئے اجلاس لاہور میں ہو چکے ہیں انہیں حمایت اسلام کا غلغلہ بلند ہے۔ محمدن کالج علی گڑھ کی صدائیں گونجتی رہتی ہیں ایسی حالت میں ذہنون میں ایک گونہ تشویش کا طور اور دلون میں یہ سوال پیدا ہونا حق بجانب ہو کہ آخر ہم کس کس کی طرف توجہ کریں؟ کس کس کو پکڑیں؟ کسکو چھوڑیں؟ آیا یہ سب ضروری ہیں یا بعض فضول اور بعض ضروری؟ آیا انکے مقاصد جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے ایک دوسرے کے متضاد ہیں یا یہ ہے کہ بعض کسی قومی خدمت کو ادا کر رہے ہیں اور بعض کسکو؟۔ یہی تشویش کو رفع کرنے کے واسطے میں نے مذکورہ بالا موضوع اختیار کیا۔

انسان کی ضرورت بلحاظ اسکے حالات کے مختلف ہوتی رہتی ہے۔ موسم سرما ایک قسم کی ضرورتیں ساتھ لاتا ہے۔ گرمیوں میں دوسرے قسم کی پیش آتی ہیں صحت کی ضرورتیں اور ہین مرض کی اور علیٰ ہذا القیاس اس اصول کے مطابق اول مسلمانان ہند کی حالت پر ایک نظر ڈالنی چاہیے اسکے بعد ضرورتیں منقح کرنی چاہئیں۔ اس زمانے میں ہماری حالت خصوصی یہ ہے کہ ہم ایک شایستہ طاقتور ہیں وانصاف دوست اور آزادی پسند گورنمنٹ کے زیر سایہ ایک ایسے ملک میں آباد ہیں جس میں مختلف مذاہب کی پابند مختلف قومیں سکونت پذیر ہیں۔ اُن قوموں میں سے اکثر قومیں (جو مسلمانوں سے تعداد و ثروت میں زیادہ ہیں) نہایت کوشش کے ساتھ اپنی ترقی میں سرگرم ہیں اور جو ش ترقی میں دوسری قوموں کے کچل جانے یا پس جانے کی اُنکو پروا نہیں مسلمان مغربی تعلیم میں اور قوموں سے پیچھے رہ چکے ہیں۔ ہندوستان کی درستجی ایک صوبے کے مسلمانوں کو دوسرے صوبے کے مسلمانوں سے بہت دور کر دیا ہے اور جن لوگوں نے مختلف صوبوں کے

مسلمانوں کی حالت بنظر غور دیکھی ہے وہ اس امر کو خوب جانتے ہیں کہ بحفاظت خیالات کے  
پستی و بلندی اور وسعت و تنگی کے اُنہیں صاف و صریح فرق پایا جاتا ہے مسلمانوں کی  
اخلاقی و تمدنی اور مذہبی حالت پست ہے اور روز بروز گرتی جاتی ہے۔ عموماً قوم کے  
خیالات پر افسردگی چھائی ہوئی ہے اور پست ہمتی اور غفلت اُنکی رگ و پے میں سرایت  
کر گئی ہے۔ جگو یقین ہے کہ ان حالتوں کے وقتی تسلیم کرنے میں کبھی صحیح دماغ شخص کو  
نامل نہ ہوگا۔ حالات بالامین سے ہر ایک حالت نے جدا گانہ ضرورت مسلمانوں کے  
واسطے پیدا کی ہے اور جب تک وہ کل ضرورتیں پوری نہ ہوں قومی حالت درست نہیں  
ہو سکتی۔ ان ضرورتوں کی دو بڑی قسمیں ہو سکتی ہیں دینی اور دنیوی۔

دنیوی ضرورتوں کو لیجیے۔ گورنمنٹ کے جو اوصاف میں نے اوپر عرض کیے ان میں  
ہر ایک کا ایک مقتضا ہے اُنکی شایستگی کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رعایا کے طبقوں میں وہی  
طبقے ترقی و عروج پائیں جو شایستہ بنیں اور جس قدر اُنکی شایستگی ترقی کرے اُسی قدر  
اُنکی عزت اور عروج میں ترقی ہو۔ اُنکی انصاف پسندی مضبوطی سے کہہ رہی ہے کہ میری نظر  
میں رعایا کے سب افراد مساوی ہیں جو اپنے آپ کو مستحق بنائے وہ اپنا حق لے لے لے لے لے لے لے  
حق دوسروں کو دینا (جس کا دوسرا نام رعایت ہی) ممکن نہیں۔ اُنکے امن دوست ہونیکا  
یہ حکم ہے کہ سب لوگ امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کریں اور رعایا کے کل افراد اُس  
قانون کا اپنے آپ کو پابند کر لیں جو امن و خلاق کے واسطے موضوع ہے اور بالآخر اُنکے  
قوی اور زبردست ہونے کا یہ اثر ہے کہ وہ اپنے ان اصولوں کو (جو انصاف پر مبنی ہو)  
منوا کر چھوڑیں گے اور جو روک اُنکی راہ میں پیدا ہوگی وہ صاف کر دی جائے گی۔

دوسری قوموں کی سرگرم کوشش ترقی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اگر اُنکے قدموں کے  
نیچے پناہ نہیں چاہتے تو خود بھی میدان ترقی میں مردانہ آئیں اور دیرانہ اُنکا مقابلہ کریں۔ اگر  
یہ نہ ہوگا تو ہمارا کچل جانا لازم ہے کیونکہ ہم میں اتنی قوت ہے کہ ہم اُنکی ترقی کو روکیں گورنمنٹ

کی انصاف پسندی ایک قوم کا دوسری قوم کی ترقی میں ہرج ہونگا اور اگر سکتی ہو مغربی شایستگی حاصل کرنے دنیوی مناصب و سر بلندی کا اہل بننے اور ہمسایہ قوموں کا ترقی میں مقابلہ کرنے کے واسطے مغربی تعلیم و تربیت کا حاصل کرنا لازم ہے اور بدرون اسکے ہموکیہ باتین نصیب نہیں ہو سکتیں اسکا نتیجہ یہ ہے کہ مغربی تعلیم و تربیت ہماری قومی ضرورتوں میں داخل ہو۔ محمد انجوشل کا نفرنس کی بنیاد زیادہ تر یہی ضرورت پر ہے انجمن حمایت اسلام لاہور کے مقاصد کا بھی ایک حصہ ہی ضرورت ہو۔ محمد کا لچ علی گڑھ بھی ٹھیک انجمن اصول پر قائم کیا گیا ہے جو اس ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں۔ جو لوگ تعلیم کے نبض شناس ہیں وہ کا لچ مذکور کے تعلیم و تربیت مغربی کی خوبی تسلیم کر چکے ہیں۔

بزرگان من "مغربی شایستگی اور انگریزی تعلیم" یہ الفاظ اسقدر زبان زد ہین کہ بظاہر اُنکے مفہوم میں کسی تشریح کی گنجائش نہیں معلوم ہوتی لیکن افسوس ہے کہ واقعات اور حالات اسکے خلاف شہادت دے رہے ہیں اور میرے ناچیز خیال میں ابھی اصلی مغربی شایستگی اور تسلیم کو سمجھنے اور حاصل کرنے کے لیے بہت کچھ کہنے اور سننے کی حاجت ہے۔

اہل یورپ کی شایستگی پر غور کرنے سے انہیں صاف دو پہلو نظر آتے ہیں ایک اخلاقی اور کاروباری پہلو اور بھی اُنکی ترقی کا اصلی سبب ہو۔ دوسرا پہلو آرایش و آسائش کا ہو اور یہ فروعی ہے اُنکے اخلاق کو دیکھتے تو انہیں وہ اخلاقی جرأت اور جوا فردی پائی جاتی ہے جسکے ذریعے سے وہ حسد و کینہ وغیرہ خوفناک اور زبردست دشمنوں کو مغلوب رکھتے ہیں ایسی وجہ سے اُنکو اپنے نفسوں پر قابو ہے اور کبھی قوت انتقام اور غصہ کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتے۔ اخلاقی صفات کی مارت اور پابندی سے اُنکے نفوس میں وہ پابندی اور دنوں میں ایسی وسعت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ ذاتی نفع اور ذاتی دولت کو قومی مقاصد پر قربان کر دینے کے لیے ہمہ وقت تلے اُٹھتے ہیں وہ دنیا کے تمام حصوں پر بکھرے ہوئے ہیں۔ پھاڑوں کی چوٹیوں پر۔ زمین کی تہ میں۔ ہرج سمندر و زمین گنجان بن

مین اور دور دراز جسزیردن میں پھیل رہے ہیں تاہم بہان ہیں حب وطن میں چڑھیں اور محبت قومی میں سرشار اور جس حال میں ہیں ملک و ملت کی خدمت اُنکے دل سے لگی ہوئی ہے۔ اُنوقت وہ ہمدردی دلون میں جوش زن ہے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتا ہے اور جیسپر بھروسہ کیا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بھروسے کا اہل ثابت کرتا ہے اُنمیں جتنے ضعیف ہیں اُنکا ضعف اُنکی قوت کا باعث ہے۔ جتنے قوی ہیں وہ اپنی قوت کا شکر یہ ضعیفوں کی رضا جوئی اور مدد کو سمجھتے ہیں۔ اُنکی غیرت و حمیت اُنکو اپنے بل پر بھروسہ کرنا سکھاتی ہے اپنی عزت کی حفاظت کرنے کا سبق دیتی ہے۔ اُنکے کاروبار کی عادت اُنکو ڈیوٹی اور فرض منصبی کے ادا کرنے پر مضبوط کرتی ہے۔ جب فرض منصبی کا تقاضا ہو تو کھڑے کھڑے جان دیدینا اُنکے نزدیک ادنیٰ بات ہے۔ کام کے خاطر وہ کسی مصیبت سے منہ نہیں موڑتے کسی وقت سے نہیں ڈرتے۔ اُنکو ذاتی آسائش اور ذاتی نفع کا خیال بھی ڈیوٹی کے بجالانے اور فرض منصبی کے ادا کرنے سے نہیں روک سکتا۔ وہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں پوری تندہی۔ زندہ دلی اور کوشش سے اُسکو انجام دیتے ہیں۔ دوتونوں گھبراتے نہیں مشکلات سے بد دل نہیں ہوتے۔

اب دوسرے پہلو پر لحاظ کیجیے یعنی آرایش و آسائش پر۔ آرایش کا یہ عالم ہے کہ اُنکے مکان پر ری خانے بنے ہوئے ہیں۔ ہر ایک باغ اور باغیچہ رشک عروس ہے لباس میں نئی نئی لکڑش تراش و خراش روزانہ ہوتی رہتی ہیں۔ سواریان کیسی کیسی دلفریب ہیں۔ غرض اُنکے استعمال کی جس چیز کو دیکھیے لکڑش اور دلدلر بانظر آئے گی۔ آسائش کے سامان بھی انتہے کے راحت رسان اور آرام بخش ہیں جان تک انسان اس دامن کو اپنے کوشش سے آرام گاہ بنا سکتا ہے وہ ان تک اہل یورپ نے اُسکو بنا لیا ہے انتہی یہ ہے کہ علم و حکمت کی بڑی غایت یہ قرار پائی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی آسائش اور راحت کے سامان ہم پہنچائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے مغربی شائستگی کا کونسا پہلو سیکھا؟

آیا انکی اخلاقی شایستگی حاصل کی ہے؟ کیا ہم نے اخلاقی جرأت اور جوا فردی اُن سے سیکھی ہے؟ جسکی وجہ سے کینہ جسد اور خود غرضی ہمارے سینوں میں مضمحل اور پست ہو گئی ہو۔ کیا صفاً اخلاق کی قوت سے اپنے نفسوں پر ہم حاکم ہو گئے ہیں کیا ہم نے قوت انتقام اور قوت غضب کو قابو میں کر لیا ہے؟ کیا عمدہ اخلاق کے نشو و نما سے ہمارے دلوں میں وسعت ارادوں میں بلندی اور سینوں میں اولوالعزمی پیدا ہو گئی ہے جسکے مبارک اثر سے ہم ذاتی نفع ذاتی عزت۔ ذاتی آسائش اور ذاتی مال و دولت کو قوم اور ملک پر فدا کر دینے پر قادر ہو گیا ہمارے امیروں کو شہستان عیش میں۔ اہل حرفہ کو کاروبار میں۔ ملازمین کو اپنی مصروفیت میں۔ نوجوانوں کو جوانی کی اُمنگ میں۔ بدھنوں کو بڑھاپے کے سکون میں۔ خلاصہ یہ کہ ہر ایک کو ہر ایک حالت میں قوم کا درد۔ قوم کی مصیبت۔ قوم کی تباہی بے چین اور بیتاب کر رہی ہے؟ کیا ہمارے دلوں میں اخوت اور یگانگت کی گرمی ہے؟ کیا ہم اپنا وطن کی محبت میں چور ہیں؟ کیا ہم قوم کی الفت میں سرشار ہیں؟ کیا ہم آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد رکھتے ہیں؟ کیا جیسپر اعتماد کیا جائے وہ اُس اعتماد میں پورا اترتا ہے؟ کیا اخلاقی قوت نے ضعیفوں کے ستانے کو اولانکے مال و دولت سے متمتع ہونے کو ہماری نظر میں ایسا گندہ اور ذلیل کر دیا ہے کہ ہم اُس سے بیزار ہوں اور اُس کو مردانگی کے خلاف جانتے ہوں؟ کیا ہماری غیرت و حمیت ہلکواپنی قومی عزت کی حفاظت پر ابھارتی اور قومی فتنے کے دیکھنے پر بیتاب کر دیتی ہے؟ کیا ہم میں سلیف ہیلتھ ہے؟ کیا ہم میں سلف ریسپیکٹ ہے؟ عام حالت اور اکثر کی کیفیت دیکھتے ہوئے ضرور ان تمام سوالوں کا جواب نفی کے پیرائے میں دیا جائے گا۔

کاروبار کے متعلق ہم نے اہل یورپ سے کیا سیکھا ہے؟ کیا ہم نے جفاکشی اور جھپٹی سیکھی ہے؟ کیا دیوٹی کا حق جوا فردانہ ادا کرنا سیکھا؟ کیا کام کی خاطر مصیبت کے دریا میں مردانہ درانا سیکھا؟ کیا کام پر ذاتی آسائش اور ذاتی نفع کو قربان کر دینے کا سبق حاصل کیا؟ کیا دشمنوں کے

نہ گھبرانے اور مشکلات سے نہ جھجکنے کا گرا خذ کیا؟ کیا کام کو محض کام کے خاطر زندہ دلی اور پوری  
 ترغیب سے کرنا ہمو آگیا جسکی وجہ سے ہم کام کے رد کھے پھیکے پن سے گھبرا کر اُسکو چھوڑ نہ  
 بیٹھا کرتے؟ کیا ہم نے یہ اصول اُن سے لیا کہ جتنا کام مشکل ہو اُس سے اُسی قدر حوصلے سے لپو  
 اور جس قدر کام بے لطف اور بدمزہ ہو اُسی قدر اُسکو ہمت و استقلال کے بدرقے سے لطف  
 اور بامزہ بنا لو؟ کیا ہم نے اصول پسندی اور قاعدے کی پابندی میں اُنکی تقلید کی؟ کیا ہم  
 میں کفایت شعاری کی عادت پیدا ہوئی؟ کیا ہم نے وقت کی قدر و قیمت پہچاننے میں اُنکی  
 پیروی کی ہے۔ کیا ہم بیکاری سے کانپتے ہیں؟ کیا کام کی تشنگی ہم اپنے دنوں میں پاتے  
 ہیں؟ غالباً کوئی انصاف پسند بزرگ مجھ کو ملامت نہ کرے گی اگر میں مستثنیات کو نظر انداز کر کے  
 ان سوالوں کے جواب میں بھی نہیں کہہ دوں۔

کیا ہم نے اُن سے الگ تھلگ آراستہ کوٹھیوں میں رہنا سیکھا ہے؟ آرائش مکان میں  
 قدم قدم پر اُنکی تقلید کی ہے؟ اور اُسکو ضروریات زندگی میں داخل مانا ہے؟ لباس میں  
 نیلنائی سے بوٹ کے فیتے تک اُنکا فیشن اختیار کیا ہے؟ گفتار و رفتار میں اُنکے قدم  
 پر قدم رکھا ہے؟ کھانے پینے۔ سونے جاگنے میں اُنکی روش سیکھی ہے؟ آسائش کا ہلکا سا  
 خاکہ اُتارا ہے؟ خلاصہ یہ کہ جہاں تک ہم سے ہو سکا ہے ہم نے آرائش و آسائش میں  
 اُنکی پیروی کی ہے۔ مجھ کو امید ہے کہ ان سب سوالوں کا جواب اثبات کے پرانے میں  
 دیا جائے گا۔

اس تمام بحث میں حاشا میں عموماً الزام دہی پر آمادہ نہیں ہوں لیکن افسوس ہے  
 کہ اکثر کی حالت یہی ہے اور حکم اکثر کے لحاظ سے ہوتا ہے شاذ کا وجود عدم کے ہم ہلو  
 مانا گیا ہے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اہل یورپ کی آرائش و ولعندی و فارغ البالی کے  
 اثر سے اور آسائش محنت کی وجہ سے جوش ایستگی و ولعندی کے ساتھ ہوا سکالا لازمی نتیجہ  
 ہے کہ انسان اپنے کھانے پینے پہننے غرض اپنی کل ضروریات میں صفائی اور ستھرائی کو

ملحوظ رکھئے اُسکے برتنے کی کل چیزیں میں بہا ہوں۔ محنت کے بعد آدمی کو آرام  
 مرغوب ہوتا ہے۔ محنت کے تھکان دور کرنے اور مزید کام کے واسطے تازہ دم ہونے  
 کے لیے آرام ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل یورپ کام کر کے آرام کرتے ہیں اور  
 آرام کر کے کام کے واسطے مستعد ہو جاتے ہیں۔ ہماری حالت اسکے بالکل برعکس ہو چکی  
 اوج موج کی ہوا بھی نہیں لگی۔ دولت مند خواب میں نہیں دیکھی لیکن آرائش میں یورپ کا  
 مقابلہ کرنے پر مٹے ہوئے ہیں۔ محنت کا نام بھی نہیں لیا۔ میدان ترقی کے طے کرنے  
 میں پسینہ کا ایک قطرہ بھی ہماری پیشانی سے نہیں ٹپکا تاہم آغاز منزل ہی میں کم کھول کر  
 اور حوصلہ پست کر کے آرام کے لیے بیٹھ رہے۔ اہل یورپ اپنی تمام ضرورتیں مینا کر ڈبو  
 ہیں۔ اپنی ضرورت سے بہت زیادہ روپیہ کما لیا ہے تب آرائش و زیبائش کی جانب  
 مائل ہوئے ہیں۔ یہاں یہ عالم ہے کہ قوم کی ساری ضرورتیں اور ضروری پڑی ہیں ملک کے  
 کل کام ناقص ہیں۔ ہمنے اپنی ذاتی ضرورت کے مطابق بھی دولت نہیں پیدا کی تاہم آرائش  
 و آسائش کا خیال ہمارے دماغوں میں راسخ ہو گیا۔ کیا تماشا ہے کہ باپ اپنی عزت اور  
 اپنی جائداد پر قرض لیکر صاحبزادے کو دے اور وہ اُس سے ولایتی رنگ رلیاں منائیں۔  
 بیان بالاسے یہ ثابت ہو گا کہ مغربی شایستگی میں جو اہلی چیز تھی وہ ابھی ہمنے نہیں  
 لی فروغی باتیں لے لی ہیں اور اُسکی وجہ شاید یہ ہے کہ اُسکا حاصل کرنا مسلسل جانکا ہی اور  
 لگاتار جانفشانی پر موقوف ہوا رہا ہم میں ابھی کچھلی آرام طلبی اور سہل پسندی کا اثر باقی ہے  
 جو ہم کو محنت کی راہوں سے بچا کر تن آسانی کی ترغیب دیتا ہے مغربی شایستگی کے  
 دلغزیب اور ہوش رُبا جلوں میں ثابت قدم رہ کر اصل مقصود تک پہنچ جانا صبر و استقلال  
 اور دلیری پر منحصر ہے اور یہ اوصاف اُس وقت تک ہم میں نہیں آسکتے جب تک کہ  
 ہماری اخلاقی حالت مضبوط اور استوار نہ ہو۔ اگر ہم اُس زمانے کی حالت کو جبکہ مغربی  
 شایستگی کے آفتاب کی کرنیں اوّل اوّل ہماری دماغوں میں پڑیں اور نئی روشنی کی صبح

طالع ہوئی اس زمانے کی حالت سے جبکہ آفتاب مذکور اپنی آبِ تاب سے نگاہوں کو خیرہ کر رہا ہے مقابلہ کریں تو واضح ہو جائے گا کہ جو عملی فائدے اپنی ذات اور اپنے ملک کو اس تعلیم سے اُن لوگوں نے پہنچایا جو اپنے ہیا نکی تعلیم و جو طبیعت میں سکون و وقار پیدا کرتی ہے کے اثر سے مستقل مزاج اور ثابت قدم تھے وہ فائدہ وہ لوگ نہیں اٹھا سکتے جسکے دل و دماغ کو اس موج خیز سمندر میں قائم رکھنے کے لیے کوئی لنگر نہیں ہے۔ مثال کے لیے سرسید احمد خان اور سالار جنگ اول کا نام کافی ہے۔

میں نے جس مغربی شایستگی کو داخل ضروریات قومی قرار دیا ہے وہ اصلی ہونے فری اب دینی ضرورتوں کو ایسی ضرورت کی تہیج کے واسطے اول ایک نظر اپنی مذہبی و اخلاقی حالت پر ڈالنی چاہیے۔ میں نے مذہبی اور اخلاقی حالت کو ایک سلسلے میں لیا ہے اُنکی جو یہ ہے کہ اسلام اخلاق سے جدا نہیں۔ سورہ جمعہ کے ابتدا میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ”اللہ وہ ہے جسے ان پڑھوں میں ایک رسول مبعوث نہیں کے بھیجا جو اُنکے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُنکو پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے“ مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیت میں پاک کرنے سے مراد اخلاق و ذلیہ سے پاک کرنا ہے اور حکمت کے معنی طریقہ سنت کے ہیں جو عین اخلاق تھا۔ آنحضرت نے اپنے مبعوث ہونے کی غرض و غایت اخلاق نیک کی تکمیل میں منحصر فرمادی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ ”میں صرف ایسے بھیجا گیا ہوں کہ برگزیدہ اخلاق کی تکمیل کروں“ جو احادیث پاکیزگی اخلاق کے بارے میں آئی ہیں وہ صاف کہہ رہی ہیں کہ ایمان و اخلاق اس طرح باہم وابستہ ہیں کہ ایک کو دوسرے سے جدا کرنا ممکن نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہو ”اسلام خلق نیک ہو۔ کمال ایمان حسن خلق ہے۔ دین کی خوبی اخلاق کی خوبی سے ہو عبادت سے حسن خلق افضل ہے۔ ایک بندہ آخرت میں حسن خلق کی بدولت بڑے بڑے درجے پائے گا جو لمحاظ عبادت کمزور ہوگا اور ایک بندہ خلق کی برائی کی وجہ سے ہر کم سے نیچے طبقے میں پہنچے گا حالانکہ وہ بڑا عابد



ہوگا۔ اعمال میں سب سے بہتر عمل نیک خلق ہے خلق کی برائی عمل کو ہر طرح فاسد کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو۔ اخلاق کا اچھا ہونا محبت الہی کی دلیل ہے اور بد اخلاق ناقض الہی کی حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ”آپ نے جب کبھی خطبہ پڑھایا یہ ضرور فرمایا جس میں امانت نہیں اُٹکا ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں اُس کا دین نہیں“ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ”مَنْ کَسَلِیَ نَازَ پرست جاؤ کیسے روزے پرست جاؤ مگر یہ دیکھو کہ وہ جب بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہو اور جب ایمان بنایا جاتا ہے تو امانت ادا کرتا ہے اور جب دنیا میں مبتلا ہوتا ہے تو پرہیزگار رہتا ہے“ جب ایمان و اخلاق میں ہر طرح چوٹی دامن کا ساتھ ہے تو اُن کو ایک ہی سلسلے میں گفتگو کرنا ضروری ہے۔

اول عبادات کو یہیجیے۔ مقام تاسف ہو کہ کثرت سے مسلمان ایسے ہیں جو قہرِ قسم کی عبادت کے نازک ہیں سنت اور فصل ایک طرف فرض و واجب بھی کبھی ادا نہیں کرتے اکثر جدِ تعلیم یافتہ لوگوں میں یہ خیال رائج ہے کہ عبادت میں ارکان ظاہری کی پابندی کوئی ضرورت نہیں صرف دل کا خیال کافی ہے ”لیکن ایسا خیال کرنا سخت غلطی ہے خدا اور اُس کے رسول کے کلام میں اس درجہ نماز اور روزے وغیرہ کو بہت کدائی ادا کرتی تائید ہے کہ ہرگز ذہن میں یہ نہیں آسکتا کہ اسلام محض خیال دلی کو عبادت کے دامن کافی سمجھتا ہے اور ارکان ظاہری سے بے پروا ہے۔

جو مسلمان پابندی سے عبادت کو ادا کرتے ہیں اُنکی حالت (المحافظ اکثر) یہ ہے کہ وہ محض شکل اور بہت کدائی پر قانع ہیں جو چیز اُن عبادات کی جان ہے اُسکی طرف سے اُنکے دلوں میں بے پروائی اور کم توجہی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ظاہری عبادت اُنکی خلاتی حالت اور نفس کی پاکیزگی پر کچھ اثر نہیں ڈالتی۔ ہدایت اسلام کا یہ منشا ہے کہ عبادت میں ظاہری ارکان کی پابندی کے ساتھ اُنکے روحانی پہلو کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہو۔ مثلاً نماز کی نسبت کلام مجید میں ارشاد ہے ”یقینی فائز المرام ہوئے وہی اہل ایمان

جو نماز دلی عاجزی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے: ”جو شخص دلی عاجزی سے نماز ادا نہ کرے اُسکی نماز ادا نہیں ہوتی جس شخص کی نماز اُسکو جیائی کے کاموں سے اور بُری باتوں سے نہ روکے اُس نماز سے سوائے خدا سے دوری کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“ یہی مطلب کلام مجید میں یوں ادا فرمایا ہے: ”نماز جیائی اور بُری باتوں سے ضرور روکتی ہے۔“ ہم نماز پڑھتے ہیں مگر وہ نماز بُری باتوں سے نہیں روکتی تو معلوم ہوا کہ نماز اللہ پاک کے حکم کے مطابق ادا نہیں ہوتی۔ امام غزالی نے احیاء علوم دین لکھا ہے کہ حضور قلب نماز کی جان ہے اگر پہلے تکبیر کہنے کے وقت حضور قلب ہو گا تو کہا جائیگا کہ جان کی رت باقی ہے اگر یہ بھی نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ نماز مردہ ہے بس قدر حضور قلب سے نماز ادا کر دو گے اُس قدر ارکان نماز میں روحانی تازگی پیدا ہوگی۔ روزے کا حال سنیے۔ روزہ دار کو بھان کھانے پینے کی ممانعت ہو وہ ان یہ بھی ارشاد ہے کہ ”بھوٹ چغلی غیبت اور نظر بد سے اور تھوٹی قسم سے بچیں“ اسوجہ سے ارشاد ہے کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ جنگو روزے سے سوائے پیاس کے کچھ ہاتھ نہیں لگتا اور بہت سے رات رات بھر جاگنے والے ایسے ہیں جنگو شب بیداری سے سوائے جاگنے کے کچھ نصیب نہیں ہوتا امام غزالی نے لکھا ہے کہ اُس سے (یعنی روزے سے) مقصود صلی یہ ہے کہ نگاہ کو زبان کو کان کو غرض جملہ اعضا سے ظاہری و باطنی کو گناہ سے روکا جائے۔ روزہ کھولنے کے وقت اناب سناپ نہ کھایا جائے۔ افطار کے بعد فستق رہے کہ آیا روزہ قبول ہوا یا نہیں۔“ حج کی نسبت کلام مجید میں فرمایا ہے: ”پس نہیں چاہیے بے پردگی اور گناہ اور جھگڑا حج میں اور جو کچھ تم نیکی کرو گے اللہ اُسکو جان لے گا اور توشہ ساتھ لو اور اچھا توشہ پر گیزی ہے اور اے اہل عفت! مجھے ڈرو“ قربانی کے بارے میں یہ ارشاد ہے: ”خدا کے پاس اُنکے (یعنی قربانیوں کے) گوشت نہیں پہونچتے اور نہ خون پہونچتے ہیں البتہ تمہاری پرگیزی اُس (خدا) تک پہونچتی ہے“ اسی پر آپ تمام عبادات کو قیاس کر سکتے ہیں۔ جو لوگ پابند

عبادت ہیں انہیں اپنی طاعت گزاری اور بے گناہی کی پندار اس درجہ ہے کہ بیان میں نہیں آسکتی حالانکہ حضرت سرور عالم نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو میں ایک اُس سے بھی زیادہ بری بات کا اندیشہ تمہارے لیے کرتا یعنی خود پسندی

اب ایک نظر اخلاقی حالت پر ڈالیے۔ ہماری اخلاقی حالت جس درجہ زبون ہے اسکو بیان کے واسطے ایک دفتر درکار ہے۔ ابتدائے عہد میں مسلمان جیسے پاکیزہ اخلاق اور پاک باطن تھے ویسے ہی افسوس ہے کہ اب ہم بُرے اخلاق میں بدنام ہیں۔ حضرت سرور عالم نے جتنا جاکر جن اخلاقی برائیوں سے آگاہ کیا تھا انہیں میں ہم مبتلا ہو گئے۔ اور تاکید کر کے جن بد اخلاقیوں سے احتراز کرنے کی ہدایت فرمائی تھی حیث کہ ہم انہیں میں بھنس گئے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ”جکوا اپنی امت سے کسی بات کا اندیشہ سوائے ضعف یقین کے نہیں بچو باہمی فساد ڈالنے سے اسوجہ سے کہ وہ صفائی کرنے والا ہے۔ بچو تکبر سے اور بچو حرص سے اور بچو حسد سے اسیلے کہ یہ سارے گناہوں کی جڑ ہیں۔ کوئی قوم ہدایت یافتہ ہو کر اسوقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک کہ اُس میں جھگڑا نہ پیدا ہو جائے۔ بحث اور جدال کو چھوڑ دو اسوجہ سے کہ وہ میں نفع بہت کم ہے اسیلے کہ ایک فریق کا ذب ہو بیس دونوں فریق گھنگار ہوتے ہیں (یعنی ایک جھوٹ بولنے سے دوسرا جھوٹ بولنے سے) اپنے بھائی کی لغزش پر خوش مت ہو ورنہ خدا اُس پر رحم کرے گا اور تمکو مبتلا کر دے گا۔ میری امت میں اُن خدا پر حکم چلانے والوں کے لیے تباہی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ فلاں خبیث ہے اور فلاں دوزخی۔ میں جس بات کا اپنی امت کے لیے سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہوں وہ پیٹ کا بڑا ہونا۔ نیند کی کثرت اور کاہلی اور یقین کا ضعیف ہو جانا ہے۔ تنگ دلی سے بچو تم سے پہلے امتیں تنگ دلی کے سبب ہلاک ہوئی ہیں۔ تنگ دلی نے اُنسے نخل کی ہدایت کی تو نخل بنگلے۔ عزیز دن کو چھڑایا تو چھوڑ دیا اور بکری کی ترغیب دی تو بدکار بن گئے۔ دو خصلتیں مسلمان میں جمع نہیں ہو سکتیں نخل اور بخل“

کلام مجید میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ”اے اہل ایمان بہت سی بدگمانیوں سے بچو

ایسے کہ بعض بگمیان گناہ ہیں۔ ان ہر ایسے کو سُنکر ہر کو اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے۔ ہر طبقہ کو دیکھیے اور ہر طبقے کو جانچے یقین کی قوت رکھنے والے اور مضبوطی سے اپنے اللہ کو پکڑ نیوالے (جو طمع و حرص کی ترغیبوں سے مغلوب نہ ہوں اور خواہشوں کے کرشموں کے شرکار نہ ہوں) بہت کم نظر آئیں گے۔ جھگڑنا کا طوفان موجزن ہے جو بہت سی اخلاقی برائیوں کا پھیلنا والا اور بہت سے صفات نیک کا ڈوبنے والا ہے۔ بھائیوں کی رسوائی پر خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ موافقوں کے لیے جنت کے دروازے مخالفوں کے واسطے دوزخ کے پھاٹک کھول دیے گئے ہیں۔ پیٹ بڑھ گئے ہیں۔ کاہلی نے جگر لیا ہے۔ تنگدلی نے خواہش کو ایسا مغل کر دیا ہے کہ نہ اپنی ہستی جنتی ہے نہ دوسروں کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

معاملات کی داستان سنئے۔ اگر آزادی سے گفتگو کی جائے اور حق کو چھپایا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ معاملے کی صفائی اور مضبوطی ہم سے رخصت ہو چکی۔ ہم وعدہ کرتے ہیں خلاف کرنے کو۔ ہم عہد کرتے ہیں توڑنے کو۔ ہمارے سارے حرکات و سکنات پر خود غرضی فرمانروا ہے۔ قوم کو۔ ملک کو۔ وضع کو۔ غرض جو کچھ کہو مل سکے اسکا اپنی غرض پر قربان کرنا ہم آمادہ ہیں۔ اخلاص عنقا ہو چکا۔ نفاق نے دلوں پر سکھ جالیا۔ قیامت یہ ہوئی کہ نئے رنگ نے نفاق کو بالیسی کا لباس پہنا کر اور زیادہ خوشنما و دل آویز بنا لیا۔ آزادی و انصاف غور کر دو تو معلوم ہو جائے گا کہ جدید رنگ میں معاملات کی صفائی اور خوبی کے لحاظ سے باعتبار اکثر بہت کم تغیر ہوا ہے۔ پیرائے البتہ بدل گئے ہیں۔ پیرایوں کے بدلنے غضب یہ ہوا کہ وہ زمانے کی ہمرنگی کی سند لیکر اور زیادہ قوت کے ساتھ دلوں کو مسخر کر رہے ہیں اخلاقی کمزوری نے اسے اور قوت فیصلہ میں اتنا ضعف پیدا کر دیا ہے کہ ہر استبازی اور صفائی معاملہ کے لیے جو تھوڑی بہت تکلیف اور وقت لازم ہے اسے تحمل ہونے کی جرأت ہم نہیں کر سکتے۔ نتیجہ یہ کہ ہم ہمیشہ اور اور پہلوؤں سے کام نکالنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ کاہلی کی عادت نے ہم سے ہمت و استقلال کو یک نخت سلب کر لیا ہے اور ایسا جو ہے

ہمارے ارادوں کو بقا نہیں ہمارے کاموں میں جان نہیں قصہ مختصر ہماری مذہبی اور اخلاقی حالت ایسی افسوسناک ہے کہ اُسے دل اور دماغ کو عبادات و معاملات بھی کوجاؤد راست سے منحرف کر دیا ہے اور یہ ایک قومی ضرورت ہو کہ اُسکی اصلاح میں کوشش کی جائے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اس سے پیشتر بھی ہماری حالت ایسی ہی خراب تھی؟ واقعات یہ جواب دیتے ہیں کہ ایسی نہ تھی ۱۵۵ء سے پیشتر جو دور ہماری سوسیٹی کا تھا اُسٹین بوف دلی محبت - وضع کی پابندی - راستبازی - قول کا پاس و لحاظ - ادب اور حیا - منانت و وقار اس زمانے سے بہت زیادہ پائے جاتے تھے جن لوگوں نے وہ زمانہ دیکھا ہے اُنکے لیے کسی شہادت کی ضرورت نہیں جنھوں نے نہیں دیکھا اُنکے واسطے امید ہے کہ حسبِ میل شہادتیں کافی ثابت ہوں - سرسید مرحوم نے اپنے ایک لکچر میں بیان کیا تھا دو گزشتہ زمانے میں ہمارے بزرگوں کی حالت نہایت عمدہ اور بے نظیر تھی گزشتہ زمانے کی سولیزیشن جب کو یاد کر کے ہموں کو ناچاہیے ہمارے بزرگوں کو نصیب تھے - اخلاق محبت مروت - دوستی - دوستی کا برتاؤ - دوستی کا پاس - دلی نیکی - فیاضی - منانت - چھوٹوں کے ساتھ اُلفت - بڑوں کا ادب غریبوں کے ساتھ ہمدردی قومی یگانگت سب انہیں جمع تھے ایک بار میں نے شمس العلماء مولوی ذکا اللہ صاحب سے دلی کی موجودہ اور گزشتہ اخلاقی حالت کا فرق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ پہلے سوسیٹی میں راستبازی باؤد تھی بازار میں بہت کم اب حالت برعکس ہے کاروبار کے فروغ کے اثر سے بازار میں راستبازی زیادہ ہے اور سوسیٹی میں بہت کم - پہلے جن دو شخصوں میں دوستی ہو جاتی تھی تو اُسکا نباہ اُنکی ذات تک ختم نہیں ہو جاتا تھا بلکہ اُنکی اولاد اور عزیزوں تک پہنچتا تھا - ایک دوست کا بیٹا اپنے باپ کے دوست کو بچہ لے کر چلا گیا تھا اُسکے بیٹے کو اپنا بھائی خیال کرتا تھا اسی طرح اُنکے گھر کی بیویوں میں باہم ارتباط پیدا ہو جاتا تھا جو بیان

بند دیکھو سید کا لکچر انھوں نے اجلاس کانفرنس میں بمقام علی گڑھ ۱۹۳۷ء عیسوی میں دیا تھا ۱۱

دوستی کی نسبت شمس العلماء ممدوح کا ہے اُنکی تائید حیات جاوید سے بھی ہوتی ہے۔  
اب یہ غور کرنا چاہیے کہ آیا یہ فرق کیوں پیدا ہو گیا؟ ہم اسکا جواب بھی سرسید کے حوالے  
سے دینا چاہتے ہیں۔ اُسی لکچر میں وہ بیان کرتے ہیں ”قومی تعلیم دینی و دنیاوی کا ایسا محکم  
اور قابل ادب سلسلہ تھا جسکی نظیر تمام دنیا میں کسی قوم میں نہیں پائی جاتی۔ ایک بزرگ  
مقدس عالم رات دن بلا خیال دنیوی فائدے کے خدا کی رضا مندی اور اپنی قوم اور  
اپنے مذہب کے لوگوں کی تعلیم کے لیے ایک مسجد کے کونے یا خانقاہ کے حجرے یا  
اپنے مکان کی کوٹھری میں بیٹھا پڑھتا تھا۔ پھر غریب سے غریب آدمی پڑھنے کو آئے  
یا بادشاہ شہنشاہ کا بیٹا سب سے تعلیم میں مساوی برتاؤ کرتا تھا آخر زمانے میں بھی۔ مگر  
اس زمانے سے پہلے کثرت سے ایسے بزرگ ہر قبصے و شہر میں پائے جاتے تھے جنکو  
اُنکو دیکھا ہے آدمی نہیں فرشتہ پایا ہے۔ اُنکی صحبت کی برکت سے طالب علموں کے خلاف  
درست ہوتے تھے نیکی اُنکے دل میں پیدا ہوتی تھی سب ایداب بھی دو ایک بزرگ ایسے  
ہوں مگر وہ ایسے شاذ و نادر ہیں جو تمام قوم کو فائدہ پہونچانے کو ناکافی ہیں۔ سب سے  
بڑا مقصد تعلیم و تربیت سے انسان میں نیکی و اخلاق و انسانیت اور ادب پیدا کرنا ہے  
وہ ہمکو اپنے بزرگوں کی صحبت سے حاصل ہوتا تھا۔ پشت در پشت بطور ورثہ کے ہمارے  
بزرگوں کو پہونچتا تھا اور اُنسے ہمکو۔ ہمارا ملک جو خاص ہندوستان کہلاتا ہی ہر ایک  
امر میں کیا علم میں کیا معاشرت و تہذیب میں کیا زبان میں دوسرے ملکوں کے لیے نظیر  
تھا۔ انقلابات زمانہ سے نہ اب وہ زمانہ ہے نہ اب وہ لوگ جنکی صحبت سے ہم تربیت  
پاتے تھے۔ خدائے ۱۸۵۷ء نے جسکا الزام بدقسمتی سے مسلمانوں پر لگا یا گیا رہا سہا جو کچھ تھا  
سب برباد کر دیا۔ ہمارا ملک ہی نہیں برباد ہوا بلکہ جیسا کہ اُسکا اثر تمام ہندوستان پر پہونچا  
تھا اُسی طرح اُنکی بربادی کا اثر بھی تمام ہندوستان میں پہونچا۔  
جان تک غور کیا جاتا ہے سرسید کی یہ رائے بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہے۔

مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی حالت کے تنزل کا اصل باعث علمائے ربانی کے افس فیض کا کم ہو جانا ہے جو مسلمانوں کی روح کو تازہ اور دلونکو زنده رکھتا تھا۔ افس فیض کے کم ہو جانے کے متعدد اسباب ہیں۔ علمائے بافیض کی نایابی وہ خانہ بر انداز نزاع مذہبی جو اس جالیں کجاس برس کے عرصے میں علما میں قائم رہے ہیں۔ یہ مشاہدہ ہے کہ ایک عالم کی ہدایت اور عظمت سے مسلمانوں کے ایک گروہ کو فیض پہنچ رہا ہے وہی بزرگ جب میدان مباحثہ درآئے اور سالون کے کھٹے میں دماغ سوزی فرمانے لگے تو انکی ہدایت غلط کا خاتمہ ہو گیا اور مسلمانوں کا ایک گروہ کا گروہ تباہی میں پڑ گیا۔ جدید تعلیم یافتہ فرقے کے ذہنوں میں علما کی وقعت ہی قائم نہیں ہوئی اور اس کا بڑا سبب یہ ہوا کہ ان کے خیالات جس رنگ کے تھے اُن سے واقف ہونے اور انکی اصلاح کرنے کی بہت کم فکر کی گئی۔ اُن کے دلون مزعج شہتا پیدا ہوئے اُن کا دغیہ موثر طریقے میں نہیں کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُن کے اور علما کے درمیان میں مغائرت کی سدسکن رہی کھینچائی۔ پٹنہ کا اجلاس مذوہ لٹل اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ اگر علما اپنی شفقت کا ہاتھ انکی طرف بڑھائیں تو اب بھی وہ اُسکے آگے سر جھکنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ ہمارا مرد وجہ نصاب غرضی اس نقص کا بہت کچھ ذمہ دار ہے وہ علما کی اُن ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا جو تغیر زمانہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔ وہ انکی اُن خدمات کے پورا کرنے میں معین نہیں ہو سکتا جو زمانہ حال میں اُنکے ذمہ ہیں۔

مسلمانوں کی دینی و اخلاقی حالت کا سنبھلنا قطعاً تعلیم مذہبی پر موقوف ہے۔ یہ خیال کرنا کہ مذہبی تعلیم ایک پُرانے فیشن کی چیز تھی جو پُرانے زمانے کے ساتھ گئی غلطی ہے ہکا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ باقوی مذہب اور فلسفے کے پیشوا اہر برٹ اسپنٹر کو آخر کار اپنے مستحکم خیالوں میں ترمیم کر کے اس امر کا اعتراف کرنا پڑا کہ انسان کی بہبودی کے لیے صرف عقلی تسلیم کافی نہیں بلکہ ایسی تعلیم بھی ضروری ہے جو اُسکے اخلاق کو پاک کر سکے۔ ہندوستان میں حکام اعلیٰ نے ہمیشہ اپنی پبلک اسکولوں میں مذہبی تعلیم پر زور دیا

لارڈ کرزن نے محمدؐ کا بچہ عیسکرؑ میں اپنی اسپیشیج میں کہا تھا کہ جو تعلیم مذہبی تعلیم سے خالی ہو وہ مثل اُس مکان کے ہے جسکی بنیاد نہ ہو اگر ہم معاملوں کے پہلو پر محض معاملہ کی حیثیت سے غور کریں تو ثابت ہو سکتا ہے کہ اخلاق کی وہ پاکیزگی جو زبردست ترغیبوں اخلاق انسان کے باطنی اوصاف کا نام ہے اور اُس پاکیزگی کا اصلی حشر چشمہ دل ہو اسی پاکیزگی کے اثر سے انسان سے عفت صدقت وغیرہ افعال بے تکلف اور بے تصنع صادر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے نام اعمال کی بنائیت پر رکھی ہے اور ارادہٴ دل کو اس حیثیت سے کہ وہ سارے افعال کا محرک ہے کل کا موثر ہے مقبولیت وغیرہ مقبولیت کا معیار قرار دیا ہے۔ اب بحث یہ ہے کہ کھری اور کھوئی نیت کا پرکھنے والا کون ہے؟ انسان کی قوت میزہ

کما حقہ ادا نہیں کر سکتی۔ لہذا ضرور ہے کہ اسکے سوا ایک ایسا حاکم ہو جو ہمیشہ پاک اور بے لاک فیصلہ دے سکے۔ وہ حاکم وہی ہے جسکی نسبت ہمارا مذہب ہکویہ بتاتا ہے کہ وہ عالم غیب و شہادت اور ظاہر و باطن کا یکساں جاننے والا ہے نیکی اور صرف نیکی سے راضی ہوتا ہے اور بُرائی کو ہمیشہ ناپسند فرماتا ہے۔ اخلاق برگزیدہ وہی ہیں جنکو وہ پسند فرمائے اور اُنکی مقبولیت جھبی حاصل ہوگی کہ دل کے کسی گوشے اور پردے میں نیت کا فساد اور ارادہ کی کھوٹ پوشیدہ نہ ہو۔ اُس ذات پاک کی جس قدر عظمت و محبت انسان کے دل میں راسخ ہوگی اُسی قدر انسان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے گا اور احتیاط سے قدم اٹھائے گا۔ خداوند تعالیٰ کی عظمت و محبت کا انسان کے دل میں پیدا کرتا صرف مذہب کا کام ہے۔

میرا خیال ہے کہ مذکورہ بالا بیان اس بات کو ثابت کرنے میں غالباً کامیاب ہو گا کہ ایسے متبرع علماء قوم میں موجود رہنا جو وسیع خیال اور اپنے علم پر قادر اور اپنی ذات سے خونی ایمان کا نمونہ ہوں ضروریات قومی میں داخل ہے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا



جب تک کہ علما باہمی نزاعوں کو دور کر کے متفقہ کوشش سے نصاب مروج کی ترمیم اور موجودہ عربی طلباء کی تعلیم و تربیت کے طریقے کی اصلاح نہ فرمائیں۔ ندوۃ العلماء نے اس ضرورت کا احساس کر کے رفع نزاع باہمی اور اصلاح نصاب تعلیم کو اپنے مقاصد میں شامل کیا ہے۔

حضرات! آپ کجاوا جائز دین کہ اس موقع پر ندوۃ العلماء کی نسبت ذرا تفصیل سے بحث کروں۔ یہ مجلس علما کی ہے اور اس کے مقاصد وہ ہیں جو ہمیشہ سے علمائے فرائض رہے ہیں۔ اُسکا پہلا اجلاس کانپور میں جس شان سے ہوا تھا اُسکی نظیر شاید کبھی نہ ملے۔ اہل سنت و جماعت کے کل فرقوں کے سربراہ اور وہ مستند علما اُس میں شریک تھے ایک شیعہ عالم بھی تھے۔ علمائے اہل سنت نے کشادہ دلی سے باہم مشورہ کیا اور مشورہ کے بعد اس مجلس کو قائم کر کے مقاصد قرار دیے۔ اگرچہ افسوس ہے کہ بعض وہ محترم علما جو بنیاد کے قائم کرنے اور مقاصد قرار دینے میں شریک تھے کنارہ کش ہو گئے ہیں تاہم ندوہ مضبوطی سے اُن مقاصد کو پکڑے ہوئے ہے جن پر قائم ہوا تھا۔

ندوۃ العلماء کے اہم مقاصد میں عربی مدارس کے نصاب مروج کی اصلاح کرنا ہے نصاب ہذا کے نقص مع دلائل ندوۃ العلماء کی رودادوں میں مفصل مذکور ہیں یہاں زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں محفل یہ ہے کہ ندوۃ العلماء کے خیال میں نصابِ حال میں حسبِ میل نقص پائے جاتے ہیں۔ دینیات کی جانب اُس قدر ہٹنا اور توجہ نہیں ہے جس قدر ہونا چاہیے کلامِ خدا کی (جو اہل دین ہے) خدمت بہت کم ہے معقول کا بار ضرورت سے زیادہ ہے باوجود ادب کے بڑی بڑی کتابیں پڑھ لینے کی طلباء کو ادب سے لگا و سپار نہیں ہوتا عام نقص یہ ہے کہ باوجود غم کا ایک حصہ کثیر صرف کرنے کے کسی فن پر بحیثیت فن طلباء حاوی نہیں ہوتے۔ نیز یہ کہ ضروریات زندگی سے قریباً بے خبر رہتے ہیں۔ ندوۃ العلماء نے یہ ضرورت بھی محسوس کی ہے کہ نصاب کا ابتدائی حصہ ایسا ہونا چاہیے کہ جو طلبہ انگریزی

پڑھنا چاہیں وہ اُسکو پڑھ کر بقدر ضرورت دینیات اور آداب عربی سے واقف ہو کر  
 انگریزی تسلیم میں چلے جائیں۔ یہ بھی خیال کیا گیا ہے کہ تاریخ جغرافیہ حساب وغیرہ  
 فنون مفیدہ اہتمام کے ساتھ پڑھائے جائیں۔ طلباء کی اخلاقی زندگی درست کرنے اور  
 اُمنین علم کا اصلی ذوق اور تحقیقات کا شوق اور اُمنگ پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔  
 جب کسی امر کی اصلاح کا مذکور ہوتا ہے تو خواہ مخواہ دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا  
 پہلے ایسا نہ تھا؟ لہذا میرے بیان کو سن کر ضرور دونوں میں یہ سوال پیدا ہونے لگا کہ کیا پہلے  
 طلباء کے اخلاق درست نہ ہوتے تھے؟ کیا پہلے جید الاستعداد اور شائق علم علمائین  
 ہوتے تھے؟ ان سوالوں کا جواب بے تامل یہ دینا چاہیے کہ ضرور ہوتے تھے اور اسکے  
 ساتھ یہ سوال کرنا چاہیے کہ جو سامان تعلیم و تربیت پچھلے زمانے میں تھے کیا وہ اب بھی  
 ہیں؟ اخلاق کی بہت بُری تسلیم کاہن وہ خانقاہیں تھیں جو شہروں سے لیکر قصبات اور  
 دیہات تک پھیلی ہوئی اپنا فیض عالم کو پہنچا رہی تھیں۔ دہلی لکھنؤ اور بڑے بڑے شہروں  
 کی گذشتہ حالتوں کو دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ہر طبقہ درس کے قریب ہی خانقاہ لگی ہوئی تھی۔  
 علما اور طلباء علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی اور تزکیہ نفس کے حاصل کرنے کے  
 کوشش کرتے تھے۔ بظاہر علم معقول کو اخلاق و دینداری سے کم لگاؤ معلوم ہوتا ہے  
 لیکن یہ واقعہ ہے کہ بہت سے نامور علما جو معقول کے مرنی تھے شیخ وقت بھی تھے مثلاً  
 ملا نظام الدین و شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہما ان بزرگوں کی صحبت کے اثر سے دل کا نصفہ  
 ہوتا تھا۔ رہتباری و خدا ترسی پیدا ہوتی تھی۔ دیانت و صداقت دل میں گھر کر جاتی تھی  
 لوں کے طرز زندگی سے انسان ہر کام میں خدا کی مرضی کا خیال رکھنا۔ ظاہر و باطن علانیہ  
 و پوشیدہ غرض ہر حالت میں صداقت پر کار بند رہنا سکھتا تھا۔ جب اُنکے مرید  
 خانقاہیں چھوڑ کر دنیا میں آتے تھے تو یہی صفیں اُنکے کاروبار میں رہنا ہوتی تھیں غدا  
 سے پیشتر علیگڑھ میں ایک مسلمان صدر الصدور تھے جن کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ مہینہ کے

آخر میں جب اُنکو تنخواہ ملی تو وہ ایام تعطیل کی تنخواہ اس عذر کے ساتھ واپس کر دیتے کہ جن ایام میں میں نے کام نہیں کیا اُنکا معاوضہ لینا درست نہیں، ایک اور صاحب کا ذکر ہو کہ اُنھوں نے پنشن کے لینے سے یہی بنا پر انکار کر دیا تھا۔ جن لوگوں کی یہ احتیاط تھی کیا وہ رشوت لے سکتے تھے؟

سر سالار جنگ مرحوم کے عہد سے پیشتر جواہری ریاست حیدر آباد کے محکوم میں تھی اُنکی کیفیت کسی تفصیل سے سر رچرڈ ٹیل کے روزنامے میں درج ہے اس منظر میں بھی جو حکمہ علما کے ہاتھ میں تھا وہ اپنا کام خوبی سے کر رہا تھا۔ روزنامچہ مذکور میں یہ قلم ان الفاظ میں مذکور ہے: ”جج اکثر مولوی تھے جو بلحاظ اکثر عمدہ تربیت یافتہ اور سب کے سب اچھے تعلیم یافتہ تھے۔ ان میں سے بعض نے اپنے استقلال اور راستبازی سے اپنے کام کو مقرر کر دیا تھا۔ ان میں ججون میں کرامت علی اور نصر اللہ محکمہ قوجدار می میں اور محی الدین اور ان کے بیٹے امین الدین محکمہ دیوانی میں تھے، کیا اب بھی وہ خانقاہیں آباد ہیں؟ کیا وہ باطن کے پاک صاف کرنے والے چشتیہ اب بھی جاری ہیں؟ حیف ہو کہ ان سوالوں کے جواب میں نفی زبان پر آتی ہے۔“

حریفان باد با خور وند و فرستند	تمی ننخا ہنا کردند و فرستند
--------------------------------	-----------------------------

استعداد کے حید اور زبردست ہونے کا اصلی سبب گذشتہ علما کا وہ طرز تعلیم تھا جو اُنکے تبحر اور خاندانی تجربے سے پیدا ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مختلف خاندان مختلف علوم کی تعلیم کے لیے مشہور تھے مثلاً گھنوی خیر آباد وغیرہ کے معقولی مشہور تھے۔ دلی کی تفسیر و حدیث وغیرہ کا شہرہ تھا۔ اب وہ خاندان مٹ گئے طلباء کی خود سریوں نے رہا سہا طریقہ تعلیم خاک میں ملا دیا نصاب تعلیم کا تبدیل کر دینا بظاہر آسان معلوم ہوتا ہے لیکن دس برس کا تجربہ شاہد ہے کہ نہایت ہی مشکل اور دقت طلب ہے جسکو صرف علما اور علمائین بھی وہ علما کر سکتے ہیں جو تعلیم کا تجربہ اور خیالات کی وسعت رکھتے ہوں۔ طریقہ تعلیم کا بدلنا اور بھی زیادہ دشوار ہے۔

ندوة العلماء دارالعلوم انھیں مصلح کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ  
 جہان اور صد ہا مدارس عربی ملک میں قائم ہیں وہاں ایک ندوے کا دارالعلوم بھی ہے  
 لیکن غور سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورتِ معاملہ اور یہی ہے۔ اگرچہ ابھی اہل دارالعلوم کو کچھ ہی  
 کامیابی نہیں ہوئی ہے تاہم اُسکی تعلیم و تربیت کا انداز اُسکو اور مدارس سے صاف ممتاز  
 کر رہا ہے۔ یہ دارالعلوم ہی کی جرأت تھی کہ اُسنے انگریزی کا (بطور کنڈنگ لوج) ایک  
 کلاس عربی خوان طلبہ کے واسطے کھول دیا۔ بعض لوگوں نے یہ خیال دارالعلوم کی طرف  
 منسوب کیا ہے کہ وہ اس امر کا مدعی ہے کہ صرف وہی مسلمانوں کو دینی و دنیاوی تعلیم  
 دے سکتا ہے اور مدارس غیر ضروری ہیں جہاں تک مجکو علم ہے وہ اسکا ہرگز مدعی نہیں  
 البتہ وہ اس اصول پر قائم کیا گیا ہے کہ وہ ایسے علماء پیدا کرے گا جو مذہبی و اخلاقی صلاح  
 کرنے پر قادر ہوں گے اور اپنی جدید استعداد اخلاقی قوت اور وسعت خیال کی بدولت طبقہ  
 اور ہر گوشے میں اپنی ہدایت کا عمدہ اثر پہنچا سکیں گے اور ایسے علماء چونکہ مفید تر کاموں  
 میں مشغول ہوں گے لہذا امید ہے کہ باہمی نزاعوں کی اُنکو مصلحت ہی نہیں ملے گی۔ اور ہر طرح  
 جو برائیاں آئے دن پیدا ہوتی رہتی ہیں سدود ہو جائیں گی۔

ندوة العلماء کا دوسرا اہم مقصد علماء کی باہمی نزاعوں کا رفع کرنا ہے۔ اس امر سے کوئی  
 شخص انکار نہیں کر سکتا کہ عرصے سے ہمارے مذہبی مباحثے مناظرے کی حد سے نکھر  
 نزاع کے حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان نزاعوں کا مسلمانوں کی مذہبی اخلاقی اور مالی  
 و تمدنی حالت پر جو زیون اثر پڑا ہے اُسکو وہ اصحابِ پنجویں سمجھ سکتے ہیں جنھوں نے مسلمانوں کی  
 حالت کو اُس وقت دیکھا ہو جب انہیں مذہبی مباحثوں کے اثر سے جو شش برپا ہو  
 اور دو فریق باہم سرگرم نزاع ہوں یہ جھگڑے کبھی کبھی بڑھ کر امن عامہ میں خلل انداز ہوتا  
 ہیں۔ کیا ان نزاعوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کہہ سکتے ہیں؟ کیا اُنکو تائید حق کا  
 خطاب مل سکتا ہے۔ حضرت سرورِ عالم کا ارشاد اس بارے میں دیکھیے کیا ہوا امر بالمعروف

کی نسبت آپ فرماتے ہیں: جب تک کہ ایک شخص میں تین صفتیں نہ ہوں اُس وقت تک اُس کو اچھی بات کا حکم اور بری بات کی نہی نہ کرنی روانہیں شہقت کے ساتھ امر کرے۔ اور شہقت کے ساتھ نہی جس بات کا امر کرے اُس کا علم رکھتا ہو جس چیز سے منع کرے اُس بات کے ساتھ روکے۔ نزاع کے نسبت فرمایا ہے: کوئی قوم ہدایت یافتہ ہو کر اُس وقت تک گمراہ نہیں ہو سکتی جب تک کہ اُن میں جھگڑا نہ پیدا ہو جائے۔ ترک بحث کی جس درجہ تاکید ہو وہ اس حدیث سے ہو رہا ہوگی: میں اُس شخص کے لیے جنت میں ایک مکان کا ضمان ہوتا ہوں جو بحث کو چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو۔ روحی فداک یا رسول اللہ کیسی ان محل ہدایتیں ہیں؟ ہماری محرومی ہے کہ ہم ایسی ہدایتوں کو چھوڑ کر دوسرے راستوں میں بھٹک رہے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: بچو دین میں جھگڑا کرنے سے اس واسطے کہ وہ دل کو کام کی باتوں سے روک لیتا ہے اور نفاق پیدا کر دیتا ہے۔ امام اعظمؒ اپنی سرگذشت ان موثر الفاظ میں بیان کرتے ہیں: مجھ کو علم کلام میں عجب ملکہ عطا فرمایا گیا تھا اور ایک زمانہ دراز تک میرا یہی مشغلہ رہا۔ چونکہ شہر بصرہ اس قسم کے مباحثے کرنا تو نکاح مرکز تھا اس لیے میں میں دفعہ سے زیادہ وہاں گیا اور کبھی ایک برس اور کبھی اس سے کم اور کبھی اس سے زیادہ وہاں مقیم رہا معتزلہ اور خوارج وغیرہ کل فرقوں سے میرے مباحثے رہے اور محمد اللہؐ میں نے سب کو مغلوب کیا بعض خاص فرقوں کا کوفے میں جمع تھا اُن سے میں وہاں بحث کرتا اور غالب آتا۔ اُس زمانے میں علم کلام کو میں سب علوم سے اعلیٰ و افضل سمجھتا تھا جب میری عمر کا ایک حصہ ہمیں صرف ہو چکا تو میں نے ایک دفعہ دل میں کہا اور سوچا کہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین ہم سے زیادہ ان باتوں کو سمجھنے اور جاننے والے تھے اور حقائق امور کو ہم سے زیادہ پہچانتے تھے۔ مگر کبھی ان باتوں میں جھگڑا اور خوض نہیں کیا بلکہ اس سے خود باز رہے اور دوسروں کو شدت کے ساتھ منع کیا میں نے اُن کا غور و خوض شریعت کے معاملات اور فقہ کے مسائل

میں پایا۔ انھیں میں وہ بحث کرتے تھے اور اسی کی ترغیب دیتے تھے۔ سلف کا دور اول ہی کا  
 ختم ہو گیا۔ تابعین نے اسی نضلت کی پیروی کی اُن بزرگوں کے ان حالات کا انکشاف  
 ہوتے ہی ہنسنے منازعت اور علم کلام میں غور و خوض کرنا چھوڑ دیا اور سلف صاحبین کے  
 طریقے کو اختیار کر کے وہی کام کرنے شروع کیے جو وہ کرتے تھے اور ایسے ہی لوگوں کی صحبت  
 میں بیٹھنے لگے۔ اسکے ساتھ میں نے یہ بھی دیکھا کہ جو لوگ علم کلام کے مدعی ہیں اور اس میں وہ  
 جھگڑتے ہیں اُنکی شان سلف کی شان کے اور انکا طریقہ سلف کے طریقے کے خلاف ہے  
 میں نے اُنکے قلوب میں قساوت اور دلون میں شدت پائی۔ وہ کتاب و سنت اور سلف  
 صاحبین کی مخالفت کی پروا نہیں کرتے یہ دیکھ کر میں نے اُنکو چھوڑ دیا اور اسپر میں خدا کا  
 شکر ادا کرتا ہوں (دیکھو شفاء الاسرار ج ۱ ص ۹ و ۱۰ مطبوعہ مصر) مذکورہ لفظ کے اس  
 مقصد کی نسبت عجیب عجیب تشریحیں کی گئی ہیں بعض ستم ظریفوں نے یہاں تک کہا ہے  
 کہ مذکورہ کل فرقوں کو ملا کر ایک معجون مرکب بنانا چاہتا ہے اور ہر طرح وہ ایک جدید فرقے  
 کے پیدا کرنے کی فکر میں ہے۔ اس تاویل کا منشا جو کچھ ہو لیکن میں اپنے دس برس کے  
 تجربے کی روش سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ خیال محض بے بنیاد ندوے کی جانب ایک ایسی بات کا  
 منسوب کرنا ہے جو ہرگز اُسکے مقاصد میں شامل نہیں۔ مذکورہ کوئی معجون مرکب بنانا نہیں چاہتا  
 مذکورہ کسی نئے فرقے کے پیدا کرنے کا خواہشمند نہیں۔ مذکورہ یہ نہیں کہتا کہ حق کی تائید مست  
 کرو۔ مذکورہ یہ نہیں کہتا کہ امور طہل کی تردید مست کرو۔ وہ صرف یہ عرض کرتا ہے کہ بحث کرو  
 اُس شان سے جو علما کو مشایان ہے۔ مباحثے میں کشادہ دلی اور اعتدال کا دامن ہاتھ  
 مست جلانے دو۔ جوش خلاف میں اُس قول پاک کو پیش نظر رکھو جو بتاتا ہے کہ بے اپنے رب  
 کی طرف عمدہ باتوں اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔ وہ عرض کرتا ہے کہ مباحثوں کو ذاتیات اور  
 نامالئم انداز تحریر سے بچانا چاہیے۔ اختلاف کو نزاع اور فتنے کی حد تک مت پہنچاؤ غلام  
 یہ کہ مذکورہ اُس طرز بحث کا موذی ہے جسکو امام غلام نے سلف صاحبین کا طریقہ بتایا اور اُس

انداز کا مخالف ہو جسکو امام ممدوح نے شدت و قساوت قلب سے تعبیر فرمایا تھا۔ کیا یہ  
 شانِ مباحثہ ہے کہ علما کے قلم سے وہ الفاظ اپنے ہمسردن اور اپنے سے بڑوں کی شان  
 میں نکلیں جنکو معمولی آدمی بھی (خلافت تہذیب سمجھ کر) استعمال نہ کرتے ہوں؟ کیا یہ سلف  
 صاحبین کا طریقہ ہے کہ کیسکے قول کے معنی جہاں تک ممکن ہو برائی پر محمول کر کے اُسکو  
 اعتراضوں کا منشا بنایا جائے؟ حالانکہ قائلِ آواز بلند کہتا ہو کہ میری یہ مراد اس قول سے  
 ہرگز نہیں۔ کیا یہ آئینِ مناظرہ میں درست ہو کہ فریقِ مخالف کی نیت پر اور ذاتیات پر  
 بے محابہ حملے کیے جائیں؟ مذہبِ اعلیٰ نے اس بارے میں جو مسلک اختیار کیا اُسکو  
 نباہ کر بھی دکھا دیا۔ اس چند سال کے عرصے میں اُسپر سخت سخت حملے کیے گئے رنگ  
 رنگ کے رسالے اُسکے مقابلے پر نکلے تاہم اُس نے کبھی ایک سطر بھی اُنکے خلاف نہیں لکھی  
 اگر ایک آدھ رسالہ اُس نے اپنے مقاصد کی تائید میں لکھا بھی ہے تو وہ حقیقت اُس انداز  
 کا نمونہ ہے جسپر مذہبِ مباحثوں کے قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ اُن رسالوں میں  
 اپنے مدعا کے دلائل معتدل پر لائے میں محققانہ لکھے ہیں کسی شخص یا فریق کو مخاطب نہیں کیا  
 نہ کیسکے اقوال کو آماجگاہ بنایا ہے اور نہ کیسکے ذاتیات سے بحث کی ہے اگر دس برس  
 پیشتر کی حالت نزاع مذہبی کو آجکی حالت سے ملایا جائے تو یقیناً یہ ثابت ہو گا کہ اب  
 بہت کم رسالے مذہبی مباحثوں پر شائع ہوتے ہیں اور شائع ہوتے ہیں اُنکا اسلوب بہت کچھ معتدل  
 ہو گیا ہے بہت کم مقامات میں اب نزاعوں کی گرم بازاری سنی جاتی ہے۔  
 مذہب نے جو اعتدال روش اختیار کیا ہے اُس سے ایک اور بھی فائدہ حاصل ہوا ہے  
 جو اگر چہ صمنی ہے تاہم بہت اہم اور شاندار ہے وہ یہ کہ جدید تعلیم یافتہ فرقے کی اُس  
 بذغنی میں بہت تبدیلی ہو گئی ہے جو اُنکو علما کی جانب سے تھی وہ اب اُن سے مانوس ہو  
 جاتے ہیں اور اُنکے باتوں کی طرف توجہ کرنے لگے ہیں اور اس طرح کچھ نہ کچھ باتیں علما کی اُنکے  
 کان میں پڑ رہی جاتی ہیں اُمید ہے کہ انشاء اللہ یہ اثر و برتری ترقی پذیر رہے گا۔

ندۃ العلماء کے اور بھی مقاصد مثل اشاعت الاسلام وغیرہ ہیں لیکن چونکہ انکی بابت ہنوکوئی معتد بہ کارروائی نہیں ہوئی لہذا انکی نسبت اسوقت میں بحث کرنا نہیں چاہتا۔

مختلف صوبوں کے مسلمانوں کے خیالات میں جو تفاوت کثیر ہے اسکا مقتضائے ہے کہ جو تحریکیں مسلمانوںکی بہبودی کے متعلق ہو رہی ہیں انکا اجلاس مختلف شہروں اور صوبوں میں ہوتا رہے تاکہ مسلمانوں کو تبادلہ خیالات کا موقع ملے اور ایک دوسرے کے خیالوں سے مستفید ہوں۔

میری اس تمام سامعہ خراشی کا خلاصہ یہ ہے کہ اسوقت جو مذکورہ بالا تحریکیں قوم میں قائم ہیں وہ قومی ضرورتوں کے اجزا ہیں اگرچہ انکی کوششوں کے حلقے جدا جدا ہیں تاہم وہ قومی ضرورت کے دائرے سے خارج نہیں جبکہ رقوم اپنی ضرورتوں سے خبردار اور ترقی میں سرگرم ہوگی اُسقدر ایسی مجالس ترقی پذیر ہونگی پس مسلمان کا فرض ہے کہ ان تحریکوں کی جہان تک ممکن ہو مدد کریں اور ایک کو دوسرے کا خدا و دشمن قرار دیکر ایک کی تائید کے زعم میں دوسرے کی نیچلنی کے درپے نہ ہوں۔

غلط فہمیوں کے رفع کرنے کے واسطے اتنا عرض کرنا اور ضروری ہے کہ میری اس تقریر سے یہ نہ استنباط کیا جائے کہ میں یہ کوئی فتوے صادر کر رہا ہوں جسکی رو سے یہ استشہاد ہو سکے کہ محمد ابجوشیل کا نفرنس یا محمدن کا لچ جو کچھ کہے خواہ وہ شرع کے موافق ہو یا مخالفت سبکی تائید ندۃ العلماء کرتا ہے۔ ندۃ العلماء ہمیشہ یہ کہے گا کہ جو کام خلاف شرع ہو وہ برائے خواہ اُسکو کوئی کرے اور مجتہد شرع ہے وہ اچھا ہے خواہ اُسکو کوئی بھی نہ کرے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ انگریزی تعلیم کو ترقی دینا اس زمانے میں ضروریات قومی میں سے ہوا سیکے ساتھ یہ لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے کہ تعلیم انگریزی کے رد میں مسلمان اپنا دین اور مذہب نہ کھو بیٹھیں بلکہ مسلمان مسلمان رہ کر مغربی تعلیم و شایستگی میں ترقی کریں۔

صاحبو! ان تمام کوششوںکی سرسبزی اور کامیابی اسپر موقوف ہو کہ ہم اپنی بون



حالت کا احساس صدق دل سے کرین اور اسکی اصلاح میں جان لڑا دین جو لوگ تعلیم و تربیت حاصل کر چکے ہیں یا معاش سے فارغ البال ہیں وہ اپنے آپ کو آرام و آسائش کا مستحق اُسوقت تک نہ قرار دین جب تک کہ قوم کی حالت یہ لحاظ تعلیم و تربیت اور فارغ البالی درست نہ ہو جائے۔ قوم برباد ہو اور ہم اپنے علم یا دولت کا ثمرہ ذاتی رفاہ اور آسائش کو سمجھیں تو کہا جائے گا کہ ہم نے ان نعمتوں کی قدر نہیں کی۔

مسلمانو! اگر دنیا میں ذلت سے بھر کر ناپسند نہیں تو بسم اللہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور کوشش میں جان لڑا دو بلکہ جان دید و مانا کہ کامیابی تمہارے اختیار میں نہیں مگر کوشش پر تو اختیار ہے

اگر شایر بدوست رہ بزدل	شرط عشق است در طلب مُردن
اور جب آجتا کہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے کوشش کی ہو اور حق تعالیٰ نے اوسکا صلہ نہ بخشا ہو تو ہم کیوں اپنی کوششوں سے مایوس ہوں	
عاشق کہ شد کہ یادِ محالِش نظر نہ کرد	ای خواجہ در دُنیست و گر نہ طیبست
اِسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ کوئی قوم بغیر سعی اور کوشش کے ترقی یافتہ نہیں ہوتی	
ناز پروردِ نعم نہ برد راہِ بدوست	عاشقی شیوہٴ زندانِ بلاکش باشد

خاکسار

محمد حبیب الرحمن خان شروانی  
بھیکن خیر علی گڑھ

تبریکِ تاجپوشی ملکِ معظمہ دومِ قبالہ

اس تجویز کو پیش کرنے کے لیے جلسہ انتظامیہ نے خان بہادری منشی اطہر علی صاحب شیر قانوی

انجمن ہند تعلقہ داران اودھ کو نامزد کیا تھا۔ خان بہادر اس تجویز کو پیش کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا "چونکہ یہ جلسہ علماء کرام کا جلسہ ہے لہذا مناسب ہے کہ اس تحریک کو بھی وہی پیش کریں لہذا میں اس تجویز کے پیش کرنے کا حق اپنی طرف سے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کو دیتا ہوں۔ جناب صدر انجمن صاحب نے مولوی صاحب کو اجازت دی کہ وہ اس تجویز کو پیش کریں چنانچہ مولوی صاحب نے تجویز کو پیش کرتے ہوئے ان فوائد و برکات کا بسط و تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جو گورنمنٹ کی مہربانی سے ہلکو حاصل ہیں اور یہ تجویز کو پیش کی کہ ہر اکلنسی و سیرے کی وساطت سے تمام علماء و مشائخ و روسا جو مذکورہ اعلیٰ میں شریک ہیں ان کی دلی مبارکباد عالیجناب ملک معظم کی خدمت میں پیش کی جائے۔ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس بھیکن پور نے اسلی تاہم کی اور بت گرجو شہی سے باتفاق عام یہ تجویز منظور کی گئی اور ہر اکلنسی و سیرے ہند کی خدمت میں مذکورہ اعلیٰ کی طرف سے بذریعہ تار کے عرض کیا گیا کہ وہ ہماری مبارکباد کو عالیجناب ملک معظم و امت حشمتہ کی خدمت گرامی میں پہنچا دیں۔

## جامعہ

۸ بجے سے گیارہ بجے شب تک

شیخ خیر الدین صاحب کی عالیشان مسجد امت سرین قابل دید ہے وہاں اس سے زیادہ وسیع اور پُر رونق اور باعتبار موقع کے شاندار کوئی اور مسجد نہیں ہے بانی مسجد کے خلف الرشید شیخ رحیم بخش صاحب جنرل مرچنٹ و مالک اخبار میسون صدی نے ہمارے دوست بابو نظام الدین صاحب کی تحریک پر بہت کشادہ دلی کے ساتھ قبل جلسے کے مسجد کی مرمت کرا دی اور چینی کی تختیاں جہاں تک خراب تھیں انکو ٹھیک کرا دیا اور آیام جلسہ میں بڑے اہتمام سے فرش اور روشنی کا معقول انتظام

خود اپنے صرف سے کیا۔ اسی مسجد میں شبکو آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک وعظ کا جلسہ ہوتا تھا جسب معمول اس جلسے کی شرکت کے لیے کوئی روک ٹوک نہیں ہوتی تھی ہر شخص شرکاء جلسہ ہو کر وعظ و بیان سے مستفید ہو سکتا تھا۔

اس جلسے کا اہتمام مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری کے متعلق کیا گیا تھا اور آجکے جلسے کے لیے خود مولوی صاحب مدوح اور مولوی سید عبدالرحمن صاحب وعظ اول مولوی ابوالقاسم سید احمد صاحب دہلوی کا وعظ قرار پایا تھا مگر مولوی غلام محمد صاحب اور مولوی عبدالرحمن صاحب بوجہ تکان سفر کے بیان نہیں کر سکے انکی جگہ حاضرین کے اصرار سے مولوی حافظ غلام صدیقی صاحب امام جامع مسجد پشاور تجویز کیے گئے جناب مدوح نے فضائل اسلام پر نہایت عمدہ بیان کیا انکے بعد مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے بیان فرمایا مولوی صاحب مدوح کے بیان میں سب بڑی خوبی یہ تھی کہ باوجود دھچکپ ہوئے غلط روایتوں اور بیہودہ کمانیوں سے کھل پاک تھا اور کارآمد باتوں پر مشتمل تھا۔ مولوی صاحب مدوح انھیں دنوں بیانوں میں وقت ختم ہو گیا اور حاضرین اشتیاق لیے ہوئے رخصت ہوئے

## اجلاس سوم

۷ رجب ۱۳۲۲ھ روز جمعہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء

۱۲ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن

۱۲ بجے جلسہ شروع ہوا۔ فارسی عبد الکریم صاحب امام مسجد مدرسہ اسلامیہ امت سر نے چند

آیتین تبرکات کین اسکے بعد مولوی شیخ محمد صاحب انصاری یانی مہتمم مدرسہ وقفیہ  
بھوپال نے حنیفہ ربیعہ ذیل اپنا فصیح و بلیغ قصیدہ پڑھا جسکے سننے سے علما گرام بہت منظور ہوئے

## قصیدہ مولوی شیخ محمد صاحب یانی مہتمم مدرسہ وقفیہ بھوپال

فانا وجدنا فی المغانی لها معنی  
فانا سمعنا فی الاغانی لها لحننا  
لقد طمنا عیشنا بعیش هولاء  
فعمہا روت اللطف لطفاله معنی  
وهجت حری وقنب له مصنی  
ولا لغزال لریم والقادة الرعنا  
ولا شاهدت فی الربیع جلالہ یغنی  
وكم بذلت صوتا وكم اخدت منا  
كم اذق ماء الحسین فی الروضة الفنا  
فقلت له بالله من هذا لا ندنا  
فجعل بها صفا ودع مزجها عشنا  
سکرنا بها من قبل ان نعرف الدنا  
هلال وكم یبد واذا مزجت معنی  
بعالمها الاعلی ورفوفها الاسنی  
من العلم قد اسهرت فی حوزها الجفنا  
فقد حارب الدنیا ومات بما حزننا  
عقلا لما یبغی وقوتہ وهنا

دعاها اذا غنت علی الروضة الغنا  
وقولا لحادی العیس فیلحمه السری  
وقولا لغزلان النقاء لك البقا  
ولا تسأ لا غیر الصبا عن صبا بقی  
سرات وعلیل لطف لا یعرف الکوی  
وما اشتاق لا والله للدمع ناظری  
ولا نظرت عینی الی ما یسر لها  
دعی لله ذات الطوق کم حوکت هوی  
وساق صبیح الوجه راق صبر حه  
اتانی بها صرفا وروی بطرفه  
فما الراح لا الروح عند بزوغها  
شربنا علی ذکر الحبیب مدامة  
لها انکاس بند وھی شمس یدیرها  
وقائلة ما بان قلبک مولع  
وحنام نسعی لا بتناء معالم  
عمر من یسعی لنیل فضائل  
یری شربه فیها سربا وعقله

فقلت دعيني من حديث خرافة  
 لنا نفس تاني الهوان وترتقي  
 لنا سلف سار واعي خير شاعة  
 ولا خير في الدنيا اذا لم تجد بها  
 ولا خير فيمن يجمع المال لغيرنا  
 وليس الغنى الا بالتعفف والثق  
 الاية الاعلام في السدوة التي  
 وصدركم لا زال صدرا مكرما  
 ونادىكم رباً مدي الدهر عامراً  
 بندوة علم ينتدي كل فاضل  
 فقوموا بهدي الله في كل جلسة  
 عليكم بقوى الله سرا وجهرة  
 فانكم يا صفوة الله عصبه  
 وان جنات الخلد يصفوا نعيمها  
 فان انتم ارشدتمو ورسدتموا  
 وان انتم عن شرعة الحق هدمتموا  
 عليكم هداة الناس خير طريقه  
 وادوسهم بذلا واطولهم يدا  
 هو الماشي المستضاء بهديه  
 محمد المبعوث للناس رحمة  
 اقامت له في الدين اقلام حكمة

فانا اناس نعشق المجد مذكراً  
 الى المنهج لا على ولم تطلب الا دني  
 ونحن على اثار شرعهم سرنا  
 حبيباً ونجني من حدالك بما عدنا  
 فاوزاره تهني وصاحبه يفتني  
 ومأثرة تنمي ومكرمة تجني  
 بما قد حضرتم كي تشيد والهامني  
 على غارب العيوق سيموبلا استثنى  
 رحيبا خصبيا لا اذاء ولا مئنا  
 ويظفر فيها بالاماني والحسني  
 وكونوا هداة المخلق للمنهج الاسني  
 وارشاد خلق الله اعلاء والا دني  
 بكم يقتدي من يرتقي الفور والا مئنا  
 لمن يقتدي بالطهر في كل ماسنا  
 فبشري لكم طبتوا وقررت عيكتا  
 فمن ذا بشرع الله غيركم يعني  
 طريقة خيرا خلق من للورى حصنا  
 واشتبهتم جلثا واصد قهم ظنا  
 هو المرتقي من قاب قوسين او ادني  
 وهاديهم حقاً الى المنهج الاسني  
 مقام العوالي وهي من هذه اسنا

له كتب يغني الكتائب نشرها  
 سطور بها تعلوا الرؤس كرامة  
 آباد بها طيش الطغاة فاصبحوا  
 واصحابه خير الهداة الى الهدى  
 بسرى يديه اليسر اصبح مودقا  
 من النفر التثم انحصارم في الوعي  
 لهم عز في انحاء فقين مضيفة  
 نشره بالندى والمجد مجد اخلا  
 علت برسول الله منهم مراتب  
 فكم لامين الوحي حول بيوتهم  
 فما منهم الا الذي باع نفسه  
 فيا ايها الاعلام طيبوا وطيبوا  
 فلا زلت في نعمة ومُسَرَّة  
 واذك صلوة الله ثم سلامه  
 وال واصحاب هداية ايمكة  
 مدى لدهر ما هب للنسيم واشرق  
 وهذا اليمان بها التحليل اتاكم  
 يقلد اجياد المعاني ويرتقى  
 ويقرىكم منه السلام مباركا

اذا تلئت كانت لمن خلفها اغنى  
 فكم كشفت كروباوكم اذهبت حزنا  
 اسارى لديها لافاء ولا ممتا  
 وكل عند الدين في ذاته ركن  
 واتمرد ورضي اليمين في كفه ايمنى  
 غيوت ليوت شافهم حداثا اعنا  
 تسير وقد اخحت لشرع المهدي متنا  
 فما تركوا شرطا ولا وجدا واعتبا  
 على شرف الدارين ابياتها ثبني  
 ربوكم وسر ساري ذلك المغنى  
 من الله عن طوع وعد وق بالهجرة  
 لا خلا فكم واستتم واخير ما يجي  
 هدى لدهر ما هزت مطوقة عضنا  
 على من رقى من قاب قوسين او ادنى  
 بهم يقتدى من يرتقى منهم الاسنى  
 شمول المعاني وعي كاملة حسنا  
 بنظم يفوق الدر في النظم والمبنى  
 الى المرتقى الاعلى ويستصغر الادنى  
 بند وتكم مرا الجديدين لا تقنى

مدى ما حدى الحادى وقال مرحبا

دعاها اذا غنت على الروضة الغنا

اسکے بعد مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کے لئے وقت رکھا گیا تھا جو ختم نبوت پر تقریر کرنے والے تھے اور اس تقریر کے سننے کو آج ہجوم بھی زیادہ تھا مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب مدوح تقریر نہیں کر سکے کیونکہ شب کو انکی زبان کٹ گئی تھی اور اس سے ایسی تکلف تھی کہ معمولی بات چیت میں بھی انکو تکلف ہوتا تھا لہذا انکا بیان دوسرے روز پر ملتوی رہا مولوی عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء نے مولوی محمد شبلی صاحب کے تقریر نہ کر سکنے کی معذرت کی اور انکی ناسازی مزاج کا واقعہ بیان کر کے کہا کہ انشاء اللہ کل تک انکی طبیعت درست ہو جائے گی تو وہ آجکی تلافی کر دیں گے۔ اسکے بعد کہا کہ اب وہ تجویز پیش ہوگی جو مسلمانوں کی آئینہ بہبودی کا ذریعہ ہے۔

### تجویز انسداد رسوم قبیحہ

مبخلہ مقاصد ندوۃ العلماء کے ایک مقصد رسوم قبیحہ کی اصلاح ہے اس مقصد کی عملی کارروائی گذشتہ زمانے میں کی بھی گئی ہے تاہم اسکو زیادہ قوت کے ساتھ عمل میں لانے کے واسطے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ جو عملاندو سے میں شریک ہیں اپنے اپنے حلقہ اثر میں وعظ و نصائح کے ذریعے سے اس سال شادی کے رسوم میں سے ناچ-گانا-آتش بازی اور غمی کے رسوم میں سے محض نام و نمود کے لیے آسودہ لوگوں کو کھانا کھلانے کی برائیاں عامہ مسلمین کے ذہن نشین کر کے انکے ترک کی تاکید کریں نیز انجمنہائے معین الہندہ سے درخواست کی جائے کہ وہ بھی رسوم مذکورہ کے انسداد کی کوشش کریں اور سالانہ اجلاس میں اسکی رپورٹ پیش کریں۔

اس تجویز کو مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء نے پیش کیا اور پیش کرتے ہوئے ایک بسیط تقریر میں رسم و رواج کے قبائح اور انکی مضرتوں کو بیان کر کے کہا۔

## خلاصہ تقریر مولوی سید عبدالحی صاحب دہکار ظلم

رسوم قبیحہ کا مثلاً نذرۃ العلماء کے مقاصد میں داخل ہے اور نذرۃ نے پچھلے زمانے میں اس کے متعلق علی کارروائی بھی کی تھی اور بعض ضلوع میں وفود بھیجے تھے۔ چنانچہ ضلوع فتحپور وائے بریلی و بارہ بنگی میں اس بات پر لوگوں سے معاہدہ کرایا گیا اور وہاں کے با اثر اور ذی وجاہت حضرات اس کے ذمہ دار قرار دیے گئے۔ مگر معلوم ہے کہ اب تک ضلع فتحپور میں لوگ اس معاہدے کے پابند ہیں اور بخوشی اس کی تعمیل کر رہے ہیں اور اس کا بہت اثر کہ مولوی ظہور الاسلام صاحب عین وقت پر لوگوں سے اس معاہدے کی یاد دہانی کر رہے ہیں جہاں کہیں اس معاہدے کا اثر باقی نہیں ہے وہاں کے ذمہ دار حضرات کی بے پروائی کو امین بہت کچھ دخل ہے۔

حضرات! یہ یقینی امر ہے کہ اگر علماء و مشائخ اپنے اپنے حدود اثر میں رسوم بد کو مٹانا چاہیں تو خاطر خواہ کامیابی ہو سکتی ہے اور چند دنوں میں اہل اسلام تباہی اور بلاؤں کے طوفان خیز سمندر سے نکل کر نجات پاسکتے ہیں مگر چونکہ دفعۃً تمام رسوم بد کا اٹھادینا ہماری قوت سے باہر ہے اس واسطے بتدریج کارروائی کرنا مناسب ہو۔ یہ مجلس چاہتی ہے کہ جو علماء و مشائخ نذرۃ میں شریک ہیں اس سال اپنے اپنے حلقہ اثر میں وعظ و نصائح کے ذریعہ سے شادی کے رسوم میں سے رقص و سرود و آتش بازی اور غمی کے رسوم میں سے محض نام و غنوم کے لیے آسودہ لوگوں کو کھانا کھلانے کو اٹھادیں اور انجمنائے معین النذرہ بھی اس کی تعمیل کریں اور سالانہ اجلاس میں اسکی رپورٹ پیش کریں کہ انکو امین کس قدر کامیابی ہوئی ہے۔

دوبارہ اس تجویز کو اسلئے پیش کیا جاتا ہے کہ علمائے کرام اپنے مواعظ میں خصوصاً کے ساتھ اسکا لحاظ رکھیں اور صرف مواعظ ہی میں نہیں بلکہ علمی طور پر اسکی کوشش کریں جہاں شخصی قوت سے کام نہ لے سکے نذرۃ العلماء کے وفد کو بلائیں۔ اور یہ مفید تجویز جو ایک مدت سے



منتظر و مترقب چلی آتی ہے کیسے چل نکلتے اور زیادہ قوت کے ساتھ عمل میں لائی جاتے۔

مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے بہت خوش ہلونی کے ساتھ اس تجویز کی تیسید فرمائی اور تائید کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تقریر کی۔

## تقریر مولوی علی احمد صاحب بدایونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ الذی جعل قلوبنا معادن النوارہ وصدورنا مخازن الاسرارہ  
والصلوٰۃ مع تکریرہا والسلام بتکرارہ علی حبیبہ وصفیۃ ونبیہ وفتحارہ وآلہ وصحبہ وجمع عوانہ  
والنصارہ۔ انا بعد حضور صدر الانجمن وعلماے کرام وروساے اہل اسلام! ہمکو شارع  
علیہ السلام نے تمام ہماری ضرورتوں کے مناسب احکام تعلیم کیے ہیں اگر ہم اتباع شریعت  
اسلام کریں تو کسی رسم ورواج کی ہمکو ضرورت نہیں رہتی حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے مرنے اور تمدنی قواعد ہمکو بتلائے۔ صفائی حفظ صحت ہمکو سکھائی۔ کفایت شعار کی سبق  
ہمکو پڑھایا۔ اہل عرب جو وحشیانہ حالت میں رہتے تھے اور اس قدر جنگجو واقع ہوئے تھے  
کہ محض ایک اونٹنی کی کوچ کا ٹھننے پر چالیس برس تک لڑتے اور کٹے مرنے رہے گیتان  
کے چیل میدان اور کوہستان اور ٹیکردن پر دو دو چار چار چھوڑے بنا کر آباد ہونا ان کا  
طریقہ تھا۔ ایسے لوگوں کو حسن اخلاق۔ تمدن اور تہذیب سکھا کر انسان بنا دیا۔ جس طرح تمام  
مخلوقات میں انسان اشرف المخلوقات ہے۔ ”ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم“۔ اسی طرح  
انسانوں میں عرب ولے اور عرب والوں میں جازیون کو یہ شرف عنایت ہوا کہ وہ  
انسانیت کے مکمل نمونہ بنے جاہلیت کی زمین سب چھڑا دیں اخوت کی اعلیٰ تعلیم دی مگر  
حیف ہے کہ ہم لوگ ہندوستان آکر اپنی اصلی عادتیں بھول گئے یہاں کے رواج اختیار کیے  
اور تباہی کے جنگل میں اسیر ہوئے۔ ہر مذہب کے مقابلے میں اسلام کی جو خوبی ہو اس

خوبی کو چھوڑنے سے خود ہماری خوبی جاتی رہی۔ اسلام کی خوبیوں میں فرق نہیں آیا بلکہ شدہ شدہ بعد زمانہ نبوت کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہو گئی کہ ہماری شادی دغمی کے رسوم میں ملکی رواج کو دخل ملتا گیا اور وہ برباد کن رسمیں تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں کمین کم کمین زیادہ رائج ہیں اور ہر حصے میں مختلف رسوم ہیں۔ اس ملک پنجاب کا حال زیادہ میں نہیں جانتا البتہ اپنے یہاں کے رسوم شادی آپ کو سناتا ہوں۔

شادی رچانے کا طریقہ عوام میں منڈیا خواص میں خواجہ ہے۔ ایک گندے گھڑے کا پانی یا چھوٹے گھڑے کا گندہ خواہ میلا کچڑ سا پانی آتا ہے اور اُس سے دولہا یا دولہا ہو۔ کوئی شخص عاقل اُس پانی کا چھونا گوارا نہ کرے گا چہ جائیکہ بدین پر ڈالنا۔ مگر دولہا رواج کی رسی سے بندھا ہوا ہے۔ اسکے بعد صفر کسم کے رنگ کا کپڑا دولہا کو پہنایا جاتا ہے اور ایک شخص دس ہزار کے مقدور کا ہزار روپیہ کے صرف سے شادی کرتا ہے تو دوسرا ہزار روپیہ کے مقدور کا ہزار روپیہ صرف کرتا ہے اسکی پروا نہیں کہ آئندہ نسلوں میں اس کا کیا برا اثر پڑے گا۔ ناچ ہو تو پنجاب میں کسکو کلکتہ کا پورب میں پنجاب کا اسکو لیے قرآن میں نہی نازل ہے۔ لا تقربوا الزنا۔ اور نگاہ سے جنہی عورت کو دیکھنا بھی زنا ہے۔ جو بانی ناچ مجرے کا ہے وہ موجب حدیث شریف من سن سنۃ سیئۃ فله اجر با واجر من عمل بہا تجلہ شرکا و حاضرین کے برابر عذاب کا مستوجب ہے۔ غرض اسطرح اور بھی رسوم قبیحہ ہیں مثلاً ہاتھ میں لنگنا باندھنا سر پر پہرہ حریری مقنع برقع وغیرہ۔ میرے تقریباً دو ہزار آدمی برادری کے ہیں اور اکثر موقعوں پر مجھے نکاح پڑھانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے تو اسوقت بے تکلف اعزاء و اہباب کے یہاں میں لگنا توڑ دیتا ہوں ورنہ کھلواتا ہوں اور سہرہ وغیرہ اٹھا کر نکاح پڑھاتا ہوں سہرے کی اصل یہی پائی جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں عرب بتوں پر سہرے چڑھایا کرتے تھے۔ ایک مہندی کی رسم ہوتی ہے مرد کے ہاتھوں پر مہندی رچائی جاتی ہے۔ ایک رسم جلوہ ہے کہ کھیلین پھلکی جاتی ہیں

وغیرہ وغیرہ۔ اب رہیں رسوم غمی تو خیال فرمائیے کہ ادھر تو مردہ کھڑے ہیں پڑا ہے اُدھر کھینکھڑک رہی ہیں کہ برادری کا کھانا ہو۔ سلام میں عزیز و احباب کو چاہیے کہ مردے والے کے کھڑے تین روز تک ہمدردی کر کے کھانا لیجائیں نہ کہ اُلٹا اُس سے کھالیں۔ زیادت و مبالغہ کفن دینے وغیرہ بدعات و شینعات کا ارتکاب کرتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ مردہ بدست زندہ خیال کیجیے کہ زندگی میں انسان اپنا اختیار رکھتا ہے فعل و ترک فعل خود بخود رہے مگر مرنے کے بعد بیچارے مسلمان مردے کا کیا قصور ہے جو اُسکی تجبیر و تکفین میں فتنے میں بدعات وغیرہ سنون وغیرہ مایوس اور اختیار کیے جائیں۔

مردے کا غسل خوشبو سے تخت و کفن بھر کر نا۔ کندھوں پر جنازہ آہستہ آہستہ لیجانا۔ قرآن مجید اوقات معینہ پر پڑھنا پڑھوانا کیا کافی نہیں ہے جو بعد دفن بالین پر اذان دیجائے کفن میں پارچہ کلمہ لکھ کر رکھا جائے عد مسنون سے کفن زیادہ کیا جائے؟ یہ وہ توحش ہے کہ رسوم عجیبہ و دگر کرنا ضروری ہے۔ ہمارا صرف یہ کام ہے کہ ہم بتلادین تیسے عمل جاری ہونا نا ممکن ہے جب تک آپ لوگ دولت مند امرا و عامہ مسکین کا ذمہ نہیں اٹھاتے۔

جو مصارف ناجائز شادی و شہمی میں کیے جاتے ہیں اُس کا نقد یا زیور لڑکی کو دنیا یا لڑکے کو تجارت یا جایادین صرف کرنا کس قدر مفید ہے؟ اس فضول خرچ سے قطع نظر شرعی مظلوم کی عقلی قیاحت ایسی ہے کہ کوئی مہذب تعلیم یافتہ اُس کو روانہ رکھے گا تعلیم و تہذیب کا نقص ہے کہ اخلاق و افعال و اعمال درست ہوں نہ کہ خلاف اسلام و مخالف عقل و نقل امور واقع ہوں۔ سب سے زیادہ اعتراض کے لائق یہ افعال غری۔ فارسی اُردو انگریزی جاننے والے مسلمانوں کے ہیں جیسے عالم کو حق ہے و غلط و پسند کا اسی طرح ہر مسلمان پر حق ہے دوسرے مسلمان کا جو مسئلہ اُس کو معلوم ہو وہ سمجھا دے اور اصل بات یہ ہے کہ صحبت بڑا اثر رکھتی ہے اور ہمارے ہندوستان کے امرا و خاص عالم اہل اسلام

عجبت لیا سے نفور ہیں اور کچھ بعض علما بھی بالقصور ہیں اس سبب سے ہندوستان کی رسوم اختیار کر لیں اور اسلام کے احکام سے دور ہو گئے۔

میں علما سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کام کو اللہ کے واسطے اپنے اپنے حوزہ میں بذریعہ وعظ و پند و نصیحت و جلسہ و انجمن کے جاری کریں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے نواح و دیار میں ہر طرح اسکے دور کرنے کی کوشش کروں گا کہ یہ رسوم قبیحہ دور ہوں اور وعظ و جلسہ و انجمن کر کے اسپر زور دروڑ گا۔

ہماری مقدس و مبارک انجمن ندوۃ العلماء نے پہلے سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے اور کوشش کی ہے اور میں نے بھی تحریک کی ہے اور کامیابی شروع ہو گئی ہے اس سال پر ندوے کو مزید تاکید کرنا ہے اور پنجاب جیسے صوبے میں یقین ہے کہ بہت اچھی طرح اس کی عملی کارروائی میں بہت زیادہ کامیابی ہوگی۔

میں اس دعا پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ خداوند اتو ہماری قوم کو پابند شریعت اسلام اور خاص و عام اہل اسلام کو نیک و فایز عنایت کرے اور ہماری تقریر میں اثر دے اور ہم سے رسوم بیجا و اصراف ناجائز مشادی وغنی چھڑا دے اور اپنے سچے دین کے سچے ہادی نبی برحق رسول شافع مطلق کی پیروی جلد حاضرین و جمیع مومنین و مسلمین کو نصیب فرما اور سب کے صدقے میں بحکمہ اور ہمارے عمل میں خلاص عطا فرما اور یہ رسوم بیجا و اصراف بیجا جو ہمارے مسلمان بھائیوں میں رائج ہیں دور کر اور انکو خوش حال رکھ۔ و صلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ جمعین۔

اس تقریر کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے تجویز بالا کی تائید میں عنایت معقول اور برجستہ تقریر فرمائی۔ آپ نے اٹنلے تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ میں نے اس تجویز کی جو تائید کی ہے اُسکا روئے سخن علما۔ امرا۔ اور عوام سب کی جانب ہے علما

انکی جانب سے تو میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں کہ یہ اسکے خلاف نہ کریں۔ گے مگر اور حضرات کو بھی اسکا معاہدہ کرنا چاہیے۔ اس فقرے پر خان بہادر شیخ خدابخش صاحب ٹرکٹ جج گورداسپور کو جوش آگیا اور اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ علماء کے ہم زبان ہمارے ملک کے رؤسا بھی ہوں اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ جن علمای کرام کی معرفت عادی لوگ ان رسوم سے باز آئیں انکی تعداد کے معلوم ہونے پر میں فی کسر ایک روپیہ مذوقہ العلماء کے تعلیمی فنڈ کو دوں گا جسکے لیے وعدہ دن کے غیر مستقل ہونے پر نظر کر کے سو روپیہ کا نوٹ اسی وقت پیش کیا اور وعدہ کیا کہ سو روپیہ پھر دینگے۔

شاہ صاحب مدوح کے بعد مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری نے تجویز مذکورہ بالا کی تائید میں عمدہ اور سبیط تقریر فرمائی اور بہت خوبی سے رسوم مضرہ کے نقصانات بیان کیے جس سے تمام حضرات متاثر ہوئے۔ مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبند نے اُسی وقت کھڑے ہو کر بیان کیا کہ وہ ہمیشہ اس تجویز کی تعمیل میں دل و جان سے کوشش کرتے رہینگے۔

جبکہ بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے تجویز بالا کی تائید میں تقریر فرمائی اور اس میں اعلان کیا کہ جو عالم کوشش کرے ان رسوم قبیحہ میں سے ایک رسم بھی کسی گھرانے سے مٹا دیں گے تو میں بشرط تصدیق دفتر مذوقہ العلماء سو روپیہ انکی خدمت میں بطور نذرانہ کے پیش کر دوں گا۔ تقریر حسب مندرجہ ذیل ہے۔

تقریر مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور

جناب صدر انجمن ودیگر حضرات !  
جو تجویز اس وقت آپ کے سامنے پیش ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے اسکی کامیابی سے جس قدر نفع مسلمانوں کو پہونچ سکتا ہے اسکا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ جو رسوم قبیحہ ہم میں

راج ہین اُنھوں نے مختلف قسم کی مضرتیں ہلکو پونچائی ہین۔ بُرے رسوم کے اثر سے اخلاق بالکل تباہ ہو گئے۔ بہت سے رسوم ایسے ہین کہ اس مجلس میں اُنکا نام لینا بھی سوادِ بہک تاہم وہ رواج کے زور میں قوم میں راج ہین اُنکا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بچے۔ جوان اور بوڑھے سبھی اُہمین شریک ہوتے ہین۔ جب یہ حالت ہے تو ہمارے اخلاق کی پاکیزگی کا قائم رہنا ناممکن ہے۔ دوسری قباحت یہ ہو کہ ان ناشدنی رسوم کی زیر بار یوں سے مسلمانوں میں اتنی سکت باقی نہیں رہتی کہ وہ کسی مفید کام میں بیش بہا مدد دے سکیں۔ تجربہ اس امر کا مشاہدہ ہے کہ مسلمان روپیہ کو بہت زیادہ عزیز نہیں سمجھتے ہین پھر بھی وہ مفید کاموں میں خچ کرنے میں سب سے پیچھے ہین۔ بہت سے لوگ ایسے ہین جو نیک کاموں میں حوصلے کے ساتھ روپیہ صرف کرنے کے متمنی ہین تاہم رسم و رواج کی پابندی اُنکا تمام حوصلے پست کر دیتی ہے اور وہ اُس در ماندہ مسافر کی طرح رہ جاتے ہین جو منزل طے کرنا چاہتا ہو لیکن قوت ساتھ نہ دیتی ہو۔

سب سے زیادہ زبون نتیجہ ہماری بُری رسم رواج کا یہ ہوا ہے کہ غیر قوموں کو اُسے خود مذہب اسلام سے بیزار کر دیا۔ جب وہ لوگ ہماری ناشدنی رسوم کو دیکھتے ہین تو یہ خیال کر کے کہ یہ تعلیم اسلام کا اثر ہے خود اسلام سے بیزار ہو جاتے ہین اور اسلام کی ساری خوبیاں اُنکی نظر سے پوشیدہ ہو جاتی ہین پہلے بزرگ اپنے پاکیزہ طرز زندگی سے غیور ہون کو اسلام کا گرویدہ بنا دیتے تھے ہم اپنے طرز معاشرت سے اُنکو متنفر بنا رہے ہین۔

یہ تجویز جس قدر اہم اور ضروری ہے اُس قدر دشوار اور معرکہ خیز ہے۔ رسم و رواج کا پتہ ایسا قوی اور زبردست ہے کہ اُس سے نکلنا آسان کام نہیں۔ ہم رات دن اُسکی وجہ سے تین اُٹھاتے ہین۔ مالی نقصان سیتے ہین تاہم اُسکے زور کے آگے سر جھکائے ہوئے ہین دنیا میں انسان کو اولاد نہایت عزیز ہوتی ہے اُسکے آرام و آسائش کی خاطر وہ ہر قسم کی محنت اپنے اوپر گوارا کرتا ہے ساری عمل مسلسل محنت فراہمی سرمایہ میں اس غرض سے کرتا ہے کہ

مرنے کے بعد اولاد کے کام آئے مگر جب رسم و رواج کا حکم ناطق صادر ہوتا ہے تو وہ اولاد کی طرف سے انکھین پھیر کر اسی حکم کی بجا آوری میں سرگرم ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی آنکھ سے میسین دولتمندوں کو (صرف رسم و رواج کی پابندی اور فضول خرچی کے سبب) خوار و خستہ کہتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اسکی فضول خرچیوں کا انجام بھی یہی ہونا ہے پھر بھی اس کے حکم کو بالا رکھتا ہے۔ جہاں رسم و رواج اس قدر مضبوط و استوار معلوم ہوتا ہے وہاں ایک ہلو اسکے ضعف کا بھی ہے۔ ایک رسم و رواج ایک خاندان میں نہایت ہی ضروری سمجھا جاتا ہے وہی دوسرے خاندان والوں کے نزدیک قابل مضحکہ قرار پاتا ہے۔ اسی طرح مختلف خاندانوں کی رسم و رواج کو دیکھا جائے اور ان کے بتائیں پر غور کیا جائے اور نیزہ سوچا جائے کہ کس طرح جو قوت ایک کو دباتی ہے وہ دوسرے کے واسطے پارہ کاہ سے بھی زیادہ حقیقت ہی تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسم و رواج میں کوئی اصلی قوت نہیں ہے بلکہ محض عارضی اور خیالی قوت ہے۔

اگر تحمل کے ساتھ مسلسل رسوم و بجا کی قبا حتمین لوگوں کے ذہن نشین کی جائیں تو ضرور نتیجہ خاطر خواہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس بارے میں نمونہ اور مثال بہت زیادہ موثر ہو سکتی ہے یہ دیکھا ہے کہ جب کسی جوانمرد نے استقلال اور ہمت سے کام لیکر رسم و رواج کو توڑا اور ایک مثال قائم کر دی تو اسکا اثر ایک گروہ کثیرہ مفید پڑتا ہے۔ میر جس خاندان سے تعلق ہے وہ باعتبار رسم و رواج کے نہایت سادہ روش رکھتا ہے۔ شادی غمی کے رسوم اس میں اس قدر کم ہیں کہ گویا نہیں ہیں۔ شادیوں میں قص و سرود اور آتش بازی کی مطلق رواج نہیں۔ سہرہ لگنا وغیرہ باندھ کر نوشہ کو بہرہ سپہ نہیں بنایا جاتا۔ اسی طرح غمی کے رسوم سادہ ہیں۔ اس سے پیشتر اس خاندان میں بھی ہر قسم کی رسوم قبیحہ جاری تھیں جب چند بزرگوں کو ان کے انسداد کا خیال ہوا تو انھوں نے یہ تدبیر کی کہ اپنے عزیزوں میں سے ایک صاحب کو (جسکے یہاں تقریب شادی ہونے والی تھی) آمادہ کیا کہ وہ فلاں فلاں قبیحہ رسوم کو نہ کریں

وقت پر اُس خدا کے بندے نے ہمت کی اور ایک رسم کا بھی اہتمام نہیں کیا چنانچہ گون  
نے اُنکو آمادہ کیا تھا وہ ہمت سدہاے رہی نتیجہ یہ ہوا کہ سارے خاندان سے دسین  
صد ہا نفوس ہیں) وہ رسوم جاتی رہیں اور اب تک عرصہ دراز سے موقوف ہیں۔

علمائے کرام کا جو اثر قوم میں ہے وہ اس بارے میں بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ رسم و  
رواج کی زیادہ گرویدہ عورتیں ہیں اُسکیے ساتھ مذہب پر بھی وہ زیادہ شیفہ ہیں پس  
اگر ذی اثر علمائے رسوم کی قبا حین از روے احکام مذہبی اُنکے ذہن نشین کر دین تو ضرور  
اُنکی ضد میں کمی ہو جائے گی۔ میں اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ جو علمائے جلسے میں  
تشریف فرما ہیں اُنسے استدعا کی جائے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس بارے میں  
کوشش کریں اور جو رسوم زیادہ فبیح ہیں اولاً اُنکے رفع کرنے کی ہدایت فرمائیں وہ رفع  
ہولین تو اور رسوم کو لین اسی طرح رفتہ رفتہ اصلاح کی جائے۔ یہی مضمون کی ایک تحریر تیار کر کے  
سب علمائے شریک جلسہ کے دستخط کرا لیے جائیں تاکہ ہماری اس تجویز کو قوت حاصل  
ہو۔ جو مجالس معین الذود جا بجا ملک میں قائم ہیں اُنسے بھی اس بارہ میں کوشش  
کرنے کی استدعا کی جائے۔

خان بہادر شیخ خدا بخش ضاحب جج نے یہ نہایت عمدہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ علمائے  
کوشش اس معاملے میں اسوقت تک کما حقہ بار آور نہیں ہو سکتی جب تک کہ دنیا دار  
اُنکا ساتھ ندین۔ جو نظراً انھوں نے قائم کی ہے اُسکی پیروی میں بھی کرتا ہوں اگر کسی عالم  
کی کوشش سے کسی گھر سے ایک رسم فبیح بھی موقوف ہو جائے گی تو میں (بشرط تصدیق  
مذوقہ لعل) سو روپے اُنکی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

مولوی حبیب الرحمن خاں ضاحب کی تقریر ختم ہونے پر تمام علمائے شائع و حاضرین جلسہ نے  
اس سے اتفاق کیا اور بہت گرمجوشی کے ساتھ باتفاق عام یہ تجویز منظور ہوئی۔



اسکے بعد شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر دربار خاص حضور نظام دکن نے اپنی دلیلاؤں  
نظم پڑھی جسکی فصاحت و بلاغت نے سننے والوں کو دنگ کر دیا مگر افسوس ہو کہ باوجود  
کوشش کے ہکودہ نظم نہیں ملی۔

## اجلاس ہایم

۱۔ رجب ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء عیسوی

۲۔ بجے سے ۴ بجے تک

صدر انجمن

مولانا یسح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن

حسب معمول قاری سید میران شاہ صاحب نے کلام مجید کی چند آیتیں تلاوت کر کے جلسے  
کی کارروائی شروع کی۔ اسکے بعد مولوی حفیظ اللہ صاحب ختم دارالعلوم نے دارالعلوم کی  
سالانہ کارروائی پیش کی جو حسب مندرجہ ذیل ہے۔

### کارروائی دارالعلوم ندوۃ العلماء باب ۱۹ و ۲۰

جناب صدر انجمن دارالکانون ندوۃ العلماء و معزز حاضرین !  
مجھے اسوقت اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں آپکی خدمت میں سال زیر بیان کی وہ کارروائیاں  
جو دارالعلوم سے متعلق ہیں پیش کروں اور اسکی رپورٹ پڑھ کر سناؤں۔

اگرچہ وہ پیمانہ دارالعلوم کا جو اسکے قائم ہونے سے پہلے قوم کے سامنے پیش ہوا تھا اسوقت  
آپکے پیش نظر ہوگا جس سے آپ خیال فرماتے ہو گئے کہ یہ رپورٹ ایک ایسے بڑے مدرسے کی

رپورٹ ہے جس کا خاکہ ایک بڑے وسیع پیمانے پر اس سے چند سال قبل شائع ہوا تھا  
 قبل اسکے کہ مین اسکی معذرت کروں کہ دارالعلوم اب تک اپنے مفروضہ حدود کی  
 چار دیواری تک بھی نہیں پہنچا ہے آپکی انصاف پسند طبائع سے خود فیصلہ چاہتا ہوں  
 کہ آئین کس حد تک با نیان دارالعلوم کی شستی یا کاہلی نے حصہ لیا ہے اور کمان تک قوم  
 کی لاپرواہی۔ سہل انکاری شریک ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ با نیان دارالعلوم نے ایک ایسا عظیم الشان  
 کام اپنے ذمہ لیا ہے جسکو اسوقت کی حالت اور موجودہ زمانے کی رفتار سے مدد ملنے کی  
 توقع بہت کم ہے مگر ہمیشہ انسان کا خیال اپنے افراد قوم کی جانب ہر کام میں متوجہ ہوتا ہے  
 کہ ہماری قوم اس کام میں ہماری کمان تک دستگیری کرے گی اور اس کام کی نوعیت خود  
 اُن افراد کو کس درجے تک ابھارے گی۔ اور اپنی طرف متوجہ کرے گی؟

مسلمانوں کی عام حالت میں جس قدر تباہی کے آثار اسوقت بادی النظر میں محسوس  
 ہوتے ہیں اس سے قبل اسکا عشر عشیر بھی نہ تھا۔ آزادی۔ تدرہ۔ لاپرواہی۔ دینی احکام پر  
 لکتہ چینی جس حد تک اسوقت میں موجود ہو اس سے قبل ہرگز نہ تھی۔ اسکی علت یا علل جو  
 کچھ ہو لیکن اس بربادی میں کیسکو بھی مطلق شک و شبہ نہیں۔

اسکے ساتھ ہر مبصر زیرک کو یقینی طور پر معلوم ہے کہ کسی مذہب کی وقعت اُس مذہب کے  
 جاننے والوں کے قلوب میں کم نہیں ہو سکتی یا اسکے ارکان اُسوقت تک متزلزل نہیں ہو سکتے  
 جب تک اُس مذہب کی خوبیاں۔ اسکے برکات۔ اسکے وعدہ و وعید اُس قوم کے افراد کے  
 پیش نظر ہوں جسکی طرف اُنکے قلوب خود بخود کھینچے رہیں۔ با نیان ملت و مذہب کا دوام یا  
 استمرار تو ایک ایسی فرضی مثال ہے جسکا وجود اسوقت تک محال ثابت ہوا ہے لیکن مذہبی  
 ہدایات۔ مذہبی کتابیں۔ مذہبی علوم و فنون ہر ملت و مذہب کے کم و بیش ہمیشہ یا ایک عید زمانہ  
 تک باقی پائے جاتے یا باقی رہنے کے قابل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ اسکے پابند اُسکو عزت و  
 منزلت کی نگاہ سے دیکھتے رہیں۔

آج اسوقت تک جس قدر مذاہب آسمانی ہدایات کو اپنا راہبر سمجھتے ہیں اُنکے بانیان مذہب کبھی کا اس عالم کو ترک فرما چکے ہیں۔ اگر اُن اہل مذاہب کے ہاتھ میں ہین تو وہی علوم و فنون جو دینی پیشواؤں نے اُنکے ہاتھ میں بطور دستاویز عطا فرمائے تھے۔

ان آسمانی مذاہب میں مسلمانوں کو ہمیشہ سے خراس بات کار رہا ہے کہ ہمارے دین مذہب کو عقل و فہم سے حلیت فلسفہ۔ تمدن اور سیاست نے پسند کیا ہے ایسا کبھی کوئی مذہب نہ تھا جس میں یہ ساری خوبیاں موجود ہوں مگر افسوس ہے کہ اس بات کے کہنے والوں کی عمریں بھی اب قریب ختم ہیں اور اسکے پہچاننے والے بھی زمانے کے سیلاب میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ دینے کو تیار ہیں لیکن قوم ہے کہ اُسکو ذرا پروا نہیں ہے۔ نہ اسکا احساس ہے کہ کل کو ہم پر یا ہمارے مذہب پر کیا بلا آنے والی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو جس قدر مذہبی پابندی آج باقی ہو کل کو وہ بھی فنا ہو جانے والی ہے اور اسلام کے نام لینے والے بھی باقی نہ رہیں گے۔ اس خیال سے بانیان دارالعلوم نے چاہا کہ ایک ایسا عظیم الشان دارالعلوم قائم کیا جائے جس میں مذہبی تعلیم کے ساتھ تربیت اور شائستگی بھی اسلامی طرز پر پیدا کی جائے اور رسمی قابلیت دینا وی علوم و فنون میں بھی پیدا کرائی جائے تاکہ ایک اعلیٰ نمونہ قائم ہو۔ اور شائستگی اور تہذیب اخلاق میں بھی جسکی اسوقت بڑی ضرورت تھی۔ یہاں کے طلباء ایک صدی مثال قائم کریں۔

افسوس ہے کہ یہ سارے منصوبے صرف ذہن ہی میں رہے اُنکے بطور کا کوئی نتیجہ نہیں مل سکا نہ قوم نے اس طرف توجہ کی نہ اُن ارادوں کے عملی صورت میں لانے کا کوئی پہلو ہاتھ آیا۔ کون یہ کہہ سکتا ہے کہ جس ہندوستان میں آج چھ کروڑ سے زیادہ مسلمان آباد ہیں وہاں کوئی مذہبی تعلیم کا ایک ایسا مدرسہ جو انکی اسلامی ضرورتوں کو حاوی ہو نہ قائم ہو کہ سجدہ تعجب انگیز بات ہو کہ عیسائیوں کی صد ہا مشنریاں آج قائم ہیں اور اُن ملکوں میں قائم ہیں جہاں عیسائی قومیں برائے نام آباد ہیں اور مسلمانان ہندوستان جنکی آبادی اس ہندوستان میں

صدیوں سے ہے وہاں ایک بھی ایسا مدرسہ نہیں جس میں قابل اطمینان مذہبی تعلیم کے ساتھ علوم و فنون قدیمہ و جدیدہ کی تعلیم ہوتی ہو اور تربیت اور درست اخلاق کے پورے پورے سامان اُس میں موجود ہوں۔ افسوس۔ افسوس۔ افسوس!!!

اے مسلمانو! اے اسلام کے شیدائیو! تم اپنے ہاتھوں سب کچھ کر سکتے ہو مگر جب کرنا بھی چاہو۔ خیال کرو کہ اس سے پہلے اس ہندوستان میں بیسیوں درسگاہیں موجود تھیں اور ایک ایک درسگاہ میں بہت بہت طالب علم تعلیم پاتے تھے اور لطف یہ ہے کہ ان میں بڑی تعداد اُن طلبہ کی ہوتی تھی جو مسافر۔ غریب الوطن۔ بے المکن ہونے لگے تھے اور ہر طرح سے اُن کا کھل رخصت ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے ہوتا تھا۔ کون بتا سکتا ہے کہ ان درسگاہوں پر سلطنت کی جانب سے کوئی جائداد وقف تھی یا کوئی ماہوار رقم سلطنت سے ملتی تھی؟ حالانکہ ہندوستان بھی اُن ملکوں میں شمار کیا جاتا تھا جو علم اور قابلیت کے اُس وقت مرکز مانے جاتے تھے۔

اے مسلمانان ہندوستان! اب بھی خدا کے واسطے اُنکھیں کھولو اور جس قدر جلد ممکن ہو اس طرف توجہ کرو ورنہ دینداری تو رخصت ہو ہی چکی ہے۔ تمہارا قومی شعار اور اسلامی خصوصیات جو برائے نام باقی ہیں غنقریب تمہارے قبضے سے جلتے رہیں گے۔

اب میں آپ کے خیالات دوسری طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور جس بات کی اجازت مجھے دی گئی ہے اور جو میرا منصبی کام ہے اُسے پیش کرتا ہوں اور یہ دکھاتا ہوں کہ اس سال اُسکی کیا حالت رہی۔ اگرچہ گزشتہ سال میں امتحان سالانہ نہیں ہوا جسکی وجہ یہ تھی کہ آخر ماہ رجب اور اوائل شعبان میں جو امتحان کی تیاری کے دن ہیں ایک بیک لکھنؤ میں ہضیمہ اس شدت سے شروع ہو گیا کہ مجبوراً ارکان دارالعلوم نے دارالعلوم کو بند کر دیا اور جہاں تک جلد ممکن ہوا ہر طالب العلم اپنے وطن کو رخصت کر دیا گیا اور اُس وقت یہی مناسب تھا۔ تاہم طلبہ کی استعداد ایک ایسے مختصر امتحان کے بعد جانچ کی گئی تھی جس میں مولانا مسیح الزمان خان صاحب

نائب ناظم اور بعض دیگر اراکین بھی موجود تھے اور اسی بنا پر ترقی مدارج طلبہ کی بنیاد قائم کی گئی۔ سوال سلسلہ سے باضابطہ تعلیم شروع ہوئی اور ایک درجہ دار العلوم کے متوسط درجہ میں سے ترقی یافتہ طلبہ کا جدید کھولا گیا اور جو طلبہ سال اول درجہ متوسط کے اندر تعلیم پاچکے تھے وہ سال دوم درجہ متوسط میں داخل ہوئے اور درجہ ابتدائی کے سال سوم میں پڑھنے والے طلبہ ترقی پا کر درجہ اوسط کے سال اول میں داخل کیے گئے۔ علیٰ ہذا ہر درجہ نے ترقی پائی۔ البتہ ان درجات میں جو طلبہ قابل ترقی نہ تھے وہ علیٰ حالہ اسی درجے کی تعلیم میں باقی رکھے گئے جس میں اس سال تعلیم پاچکے تھے۔ ابتدائے سال سے انھیں چار مدرسین عربی اور ایک مہتمم اور ایک مدرس ریاضی ایک انگریزی ماسٹر سے تعلیم متعلق رکھی گئی جو گذشتہ سال میں اس خدمت پر مامور رہتے آئے تھے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس خدمت کے انجام دینے میں انکی توجہ درستی تعلیم کی طرف قائم رکھی گئی جس سے انھوں نے اپنی متعلقہ خدمت بخوبی انجام دی۔

الحمد للہ اس وقت تک کہ آخر سال ہے تعلیمی حالت اچھی ہے۔ اس ماہ کے بعد شعبان میں سالانہ امتحان ہوگا۔ امید ہے کہ اس سال نتیجہ امتحان اچھا ہو۔ اور تعلیمی نتائج کے لحاظ سے دار العلوم کی کارگزاران قابل اطمینان ہوں۔

اس سال ماہ محرم کے آغاز سے طلبہ دار العلوم میں سے دو طالب العلوم کا وظیفہ امیر الاماں ناصر الاسلام خان بہادر شیخ بہاؤ الدین صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر ریاست جونا گڑھ نے اپنے جیب خاص سے مقرر فرمایا جو اب تک برابر جاری ہے۔ ان میں ایک سید ابو ظفر بہاری طالب علم اور دوسرا عبد الشارط البعلم ہے جو ضلع بستی کا رہنے والا ہے۔ اور دو طالب علموں کا وظیفہ ضلع پٹنہ ضلع شاہ آباد کے دو عالی ہمت بزرگوں نے مقرر فرمایا ہے اور ایک طالب علم سیدی مصطفیٰ علی کا وظیفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب انگریزی محکمہ اور رئیس فیض آباد نے اپنی جیب خاص سے اور ایک طالب علم سیدی ابو انخراط سیدوانی کا وظیفہ مولوی محمد

سید علی صاحب ناظم عدالت پر بھنی صوبہ اورنگ آباد واقع ریاست حیدر آباد دکن نے اپنی عالی ہمتی سے مقرر فرمایا ہے اور اُن بیس طلبہ کو وظیفہ خاص دارالعلوم نے دیا ہو جسکی منظوری سالہائے ماضیہ میں ہو چکی تھی۔ ان چھ بیس طلبہ کے علاوہ اور جس قدر طلبہ دارالعلوم میں مقیم دارالاقامہ میں مستطیع اور اپنے مصارف کے خود مشکفل ہیں اس سال فیس دارالاقامہ کی تین شرحیں کر دی گئیں ایک صر ماہوار جو اس سے پہلے قائم تھی دوسری صر ماہوار تیسری پندرہ روپیہ ماہوار۔ مگر تجربے نے اس وقت تک یہی بتایا کہ عموماً اُس فیس کے طلبہ دارالعلوم میں داخل ہوئے جسکی مقدار کم ہے یعنی پانچ روپیہ ماہوار صر ماہوار کا کوئی طالب علم داخل نہیں ہوا۔ حالانکہ داخلہ دارالعلوم میں ہر کر دیا گیا تھا کہ صر ماہوار دینے والے طلبہ کے طعام و قیام میں معقول و معتد بہ فرق ہوگا۔ اسکے علاوہ چند طلبہ ہیں جو خاص شہر میں رہتے ہیں اور بوقت تعلیم دارالعلوم میں آتے ہیں اور بعد ختم اوقات تعلیم اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں جنکی تعلیم تو البتہ دارالعلوم میں ہوتی ہے لیکن تربیت و نگرانی اخلاق اُنکے اولیا خود کرتے ہیں۔

طلبہ مقیمین دارالاقامہ کے اوقات تعلیم و تربیت اور اُنکے طریقہ بذریعہ ایک قواعد داخلہ شائع کر دیے گئے ہیں جسکے دیکھنے کے بعد اُنکی حالت اور انضباط اوقات کی پوری کیفیت منکشف ہوگی۔

اس وقت جس قدر طلبہ زیر تعلیم ہیں اُنکی تعداد ایک سو سولہ ہے اُنمیں سے بیس طلبہ وظیفہ خوار دارالعلوم ہیں اور چھ طلبہ علموں کو اُن حضرات کی طرف سے وظائف ملتے ہیں جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور اُن تالیس طلبہ مستطیع ہیں جو اپنے مصارف کو خود برداشت کرتے ہیں اور اکاون طلبہ خاص شہر کے رہنے والے ہیں اُنمیں سے بھی دو قسم کے طلبہ ہیں۔ اول وہ جنکا اصلی وطن خاص لکھنؤ ہے اور اُنکے اولیا کا مسکن خاص یہی شہر الہو۔ دوسرے وہ طلبہ جو لکھنؤ میں اسوجہ سے مقیم ہیں کہ اُنکے اولیا ملازمت یا اور کسی وجہ سے

شہرین اقامت رکھتے ہیں۔

دارالعلوم کی تعلیم و تربیت جس طور پر اس وقت تک ہوتی رہی وہ نہایت قابل اطمینان ہے آپ حضرات کو اور نیز نوجوان اسلام کو اس وقت جس چیز کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ حاجت ہے یہ بات ہے کہ دارالعلوم کا وہ مکان جو افتتاح دارالعلوم کے وقت خرید کیا گیا تھا نہایت ناکافی ہے۔ اگرچہ تعلیم اور درس گاہ کے لیے دو بڑے کمرے سردست موجود ہیں جنہیں سے ایک کمرہ امیر الامان ناصر الاسلام خان بہادر شیخ بہاؤ الدین صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر ریاست جو ناگر ٹھہرنے اپنی جیب خاص سے تعمیر کرایا ہے اور اس بات کی مثال دارالعلوم میں قائم فرمادی ہے کہ ہمدردان اسلام کو اس طرح رعایت و امداد کرنی چاہیے لیکن دارالافتاء کی عمارت اور طلبہ کے رہنے کے کمرے بالکل ناکافی ہیں۔ اول یہ کہ ان کمروں کی تعداد بہت کم ہے جبکی وجہ سے ایک ایک کمرے میں کئی کئی طالب علم رکھے گئے ہیں۔

نئیابیہ کہ ان کمروں کی حالت دارالعلوم کے کسی طرح مناسب حال نہیں ہے اکثر زمین خس پوش ہیں۔ یہ امور ایسے نہیں ہیں جن سے کسی وقت بھی تغافل کرنا زیبا ہو لہذا امید ہے کہ ہمارے شیفتگان اسلام مسلمان بھائی جلد سے جلد اس طرف توجہ فرمائیں گے اور اپنے اپنے اسمائے گرامی پر ایک ایک دو دو کمروں کی تعمیر کرا دیں گے۔

اب میں ایک نقشہ آمدنی و مصارف دارالعلوم کا بابت سال زیر بیان کے پیش کرتا ہوں (جو روداد کے آخر میں قبل فہرستوں کے درج ہے) اور اس رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔

محرم حفیظ اللہ عنہ مستم دارالعلوم

مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم کا ردوائی ختم کر چکے تو حکیم امین الدین صاحب بیرسٹر و گورنمنٹ ایڈوکیٹ شاہپور اپنا مضمون سنانے کے لیے کھڑے ہوئے مگر وہ مضمون ایسا طولانی تھا کہ تھوڑے وقت میں پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ ہنوردو چار منٹ وقت کے ختم ہونے کو

باقی تھے کہ مسجد پر عصر کی اذان ہو گئی اور علمائے تہذیب کو اٹھنے لگے علماء کے اٹھتے ہی جلسے میں ایک طرح کی جنبش پیدا ہو گئی اسکو دیکھ کر حکیم صاحب مدوح نے قبل از وقت اپنے مضمون کو ختم کر دیا۔ اسوقت تک جو کچھ بیان کیا تھا اسکا خلاصہ یہ تھا۔

## خلاصہ تقریر حکیم امین الدین صاحب سترگو نرٹ وکیت ہپو

پہلے مقرر نے یہ شعر پڑھا ہے

جو کچھ نہ دیکھنا تھا دکھایا ہے اب تاک اور آگے دیکھیے ابھی کیا کیا دکھائے دل

پھر معمولی تمہید کے بعد فرمایا کہ میں مسلمانوں کی ترقی کا اصلی سبب اخوت اسلامی کو سمجھتا ہوں میری حالت بعینہ اس شخص کی سی ہے جو حالت نزاع میں تمام اشیاء کو حسرت کی نظر سے دیکھ رہا ہو۔ ہندوستان کی دو سو سالہ مسٹری میرے بیان کی تصدیق کر رہی ہے۔ علامہ الطر نے جب لندن کی سوسائٹی کو بدلتا چاہا تو اس کے خیالات کا سرچشمہ اسلام تھا۔ تمام سوانح نگار اسکو متفق اللفظ بیان کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ دوسری قوتیں تو ہمارے اصول کو اپنا راہ نما قرار دین اور ہم ان سے بھاگیں۔ علامہ ابن رشد کہتا ہے کہ کبھی کسی قوم کو بے وجہ زوال نہیں ہوتا۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ جسے ہم نے مذہبی تحیل کو چھوڑ دیا ہے اسوقت سے تنزل شروع ہوا ہے جسکی سند اندلس کے حالات سے بھی مل رہی ہے۔

اثنائے بیان میں یہ بھی کہا کہ ”خواجہ حافظ شیعہ تہرائی تھے“ اس فقرے پر لوگوں کو حیرت ہوئی اور چونکہ اس سے ایک بزرگ کی نسبت غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اس واسطے مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے ہدایہ لطیف پر لکھے میں اس بات کو ظاہر کر دیا کہ جس بنا پر یہ خیال پیدا ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ طبقات و سیر کی کتاب میں انکے مذہب کی نسبت وہی شہادت دے رہی ہیں جیسا کہ عام اہل سنت و جماعت کا انکی نسبت خیال ہے۔



اسکے بعد شیخ محمد اقبال صاحب - ایم - اے - سسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے اپنی ایک نعتیہ غزل اور ایک حسرت آمیز نظم سنائی مگر چونکہ اس موقع کے لیے نہیں لکھی گئی تھی اس واسطے ہنسنے کوشش نہیں کی کہ رو داد میں دج کرنے کے لیے وہ ہلکوا چل ہو۔ اور نہ خود شیخ صاحب نے ہلکوا دی۔

اسکے بعد مولوی محمد شاہ صاحب یس و وکیل امت سر نے اپنا مضمون پیش کیا جو تعلیم پر لکھا گیا تھا۔ وہ مضمون حسب مندرجہ ذیل ہے۔

### مضمون مولوی محمد شاہ صاحب یس و وکیل امت سر

**تعلیم** حضرات! لفظ تعلیم ایک ایسا وسیع اور معنی خیز لفظ ہے اور جسے اعلیٰ اتنے انواع اور افراد پر حاوی ہے کہ اگر اسکو ہم صہل غرض وجود انسانی کہیں تو بجا ہوا ایسے عظیم الشان جلسے میں جہاں مشاہیر علمائے ہند تشریف فرما ہیں بفضل علم و تعلیم و علم بآیات قرآن و اخبار و آثار ثابت کرنا تحصیل حاصل ہے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں ”ففر بعلم عش حیا بہ ابدًا۔ الناک موتی و اہل العلم حیات۔“

اس موقع پر یہ مسئلہ ہم درپیش ہے کہ تعلیم کس فرع کی ہونی چاہیے؟ کیا اہل اسلام میں کوئی ایسا سلسلہ تعلیم قائم ہے یا قائم کرنا چاہیے کہ کوئی فرد انسانی مصنوعی قیود سے اپنی خصوصی حاصل نہ کر سکے؟ قدیمی سلسلہ تعلیم پورسانی بخش نہیں اور فی زمانہ کئی لائق اور آزمودہ کار صحابہ سلامی یونیورسٹی قائم کرنے میں ساعی ہیں اور اپنے پرجوش خیالات کی ریشہ دوانی کر رہے ہیں۔ میں اس موقع پر اپنے تمام خیالات کا اظہار کرنا مناسب نہیں سمجھتا صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر زمانہ مستقبل میں کوئی ایسی یونیورسٹی قائم بھی ہو تو تعلیم کو ایسا محدود نہ کرنا چاہیے جس سے طلباء علم تنگ نظر یا مغرور پیدا ہوں۔ اگر نوجوان طالب علموں کو علوم دینیہ سے مزین کرنا مقصود ہے تو دیگر مذاہب و عقائد سے واقفیت پر ضرور ہے تاکہ خیالات میں وسعت پیدا ہو اور تعصب بھی

کے عیسکے مہترارمین۔ ابوریحان البیرونی جو سلطان محمود غزنوی کے ہر کتاب ہندوستان میں  
وارد ہوا اپنی کتاب الآثار میں تحریر کرتا ہے کہ "میں نے ہندوستان میں آکر زبانِ علم و ادب  
سنسکرت میں مہارت حاصل کی اور اہل ہندو کی کتب مذہبی کا بغور تعقیق مطالعہ کیا کیونکہ دیگر  
مذاہب وادیان سے واقفیت حاصل کرنا خالی از فائدہ نہیں۔"

حضرات! اگر آپ اس کتاب لاجواب کا مطالعہ فرمائیں تو آپ سخت متعجب ہونگے کہ کس سطح  
پر فاضل عرب یونانی لسان الملک "ہومر" کی نظم کے حوالے دیتا ہے اور کس خوبی سے سلسلہ تاسخ  
کے متعلق مختلف فلاسفران ہند کے اقوال جمع کر کے فیثاغورث کے فلسفے سے انکی تطبیق  
کرتا ہے۔ میں اسلامی یونیورسٹی میں ایسے ادیب معقولی و وسیع الخیال علم کو دیکھنا چاہتا ہوں  
نہ کہ ایسے اشخاص جو نشہِ علم میں سرمست و مغرور ہوں اور اپنے زعم میں اوروں کو حقیت سمجھیں  
اور اپنے سطحی علم کو محربے پایاں تصور کریں۔ آپ پر واضح رہے کہ ہمارے بزرگانِ دین کو ادب  
و اخلاق کے زیور سے ایسا آراستہ و پیراستہ ہونا چاہیے کہ دیگر اشخاص اُن سے نفور نہ ہوں تعلیم  
اس قسم کی ہونی چاہیے کہ انکا رپیدہ اکڑے نہ کہ بیجا غرور۔ وہ زمانہ گیا جبکہ ہمارے علمائے بحرِ علوم  
کہلاتے تھے اُن دنوں انواعِ علوم بہت قلیل التعداد تھے۔ ابن رشد اندلس میں قاضی تھے مثلاً  
طبیب تھے اور اُنکے فلسفے کا غلغلہ اطراف و اکناف یورپ میں پیدا ہوا تھا۔ یہ اسی کے فلسفے کی  
تاثیر تھی کہ فرانس۔ اطالیہ۔ المانیہ میں خیالات مذہبی میں سخت انقلاب پیدا ہوا مگر فی زمانہ  
علوم جدیدہ اس قدر وسیع ہوئے ہیں اور اتنے انواع پر متفرع ہیں کہ کوئی شخص اپنی تمام زندگی  
میں بھی کسی ایک شاخ میں کامل مہارت پیدا نہیں کر سکتا۔ جب علم ایسا بحر بیکران ہے تو  
بحرِ مخالفت ماہرانِ علوم مختلفہ و تبادلاً خیالات مذہبی و علمی پوری تعلیم کا حاصل کرنا امرِ محال اور  
اور نہ اصل غرض تعلیم یعنی تہذیب نفس متصور ہے۔ ایک مشہور انگریزی شاعر کا مقولہ ہے کہ  
"انسان کو انسان کا مطالعہ کرنا سب سے اعلیٰ تعلیم ہے۔" اور میرے خیال ناقص میں سب سے  
مشکل مضمون ہی ہے۔ یوں تو نکتہ چینی ہر ایک شخص کا سکتا ہے اور ہر ایک فرد بشر کو

آسان امر خیال کرتا ہے مگر تبادلات سے پورا انکشف ہوتا ہے کہ ہر ایک تنفس کے خیالات کی بنا اس کی قومیت۔ اس کی تربیت۔ اس کی ابتدائی تعلیم اور اسکے والدین و دیگر اقربا کی طرز معاشرت پر مبنی ہے۔ ان جذبات مختلفہ پر ذرا غور کیجیے اور پھر فرمائیے کہ نکتہ چینی سے اجتناب کرنا اس قدر امر لازمی ہے؟

میں نے مضمون تعلیم میں اس امر پر اس واسطے بہت زور دیا ہے کہ مجھے کامل یقین ہے کہ ندوۃ العلماء اس وقت کے دور کرنے میں سعی یبلغ عمل میں لائے گا۔ اسی کا ایک کرشمہ ہے کہ مجھ ایسا آدمی آپ ایسے علمائے جلیل القدر کی سمع خروشی کر رہا ہے۔

ندوۃ العلماء کا وجود فوجی مقتضات سے ہے اور اس کا انعقاد عین بروقت ہوا۔ کل امر میں بوقتہ کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ زمانے کے ساتھ نصاب تعلیم بھی بدلتا ہے۔ جبکہ اہل یونان اوج تہذیب پر تھے اور جن دنوں کہ قطعہ یونان میں علم کا آفتاب سمت الراس پر تھا۔ فلسفے کا دور دورہ تھا۔ اہل روم امین قانون کا بڑا چرچا تھا۔ قرون وسطیٰ میں مطالعہ کتب مذہبی پر بہت اعتنا کی جاتی تھی۔ اور ان دنوں یورپ اور امریکہ میں علوم طبعی کا طبل شاہی بج رہا ہے۔ یہ چاروں زمانے ہمیں بھی گزرے ہیں۔ فلسفے کا اس قدر زور رہا کہ امام غزالی تہافتہ الفلاسفہ لکھنے پر مجبور ہوئے۔

شروع اسلام میں سوائے تعلیم کلام مجید و احادیث کے اور کوئی مشغلہ نہ تھا مگر کتب نبوی کی اشاعت اور ان کی درس و تدریس خلفائے عباسیہ کے عہد میں بڑے زور و زور پر تھی اور جو مرکز فلسفہ تھا اور جہاں فلسفہ میں رشد کا مظنہ یورپ میں پھیلا تھا بالکل مذہبی رنگ میں ڈوبا ہوا تھا یہاں تک کہ منطق کی تعلیم ممنوع کی گئی اور شاہین علم منطق نے جو کہ باوجود سخت تعنت بادشاہی ہمیں مشغول رہتے تھے اس کا نیا نام یعنی فعل اخرع کیا تاکہ سزا سے بچے رہیں طبیعات و ریاضیات میں چند بڑے بڑے علمائے اپنا اپنا کمال دکھایا ہے۔ اب حضرات سائنس کا عہد ہوا و ندوۃ العلماء کو یہ امر کو زرا خاطر رکھنا چاہیے اور آپ پر فرض ہے کہ علم کلام کو مطابق

علوم جدیدہ کرین ورنہ کوئی علی فائدہ متصور نہ ہوگا۔

کوئی تعلیم کامل خیال نہیں کیجاتی جب تک کہ اسکا عمدہ اثر اخلاق پر نہ ہووے۔ جب الوطنی کا دلولہ دلون میں پیدا نہ ہوا اور ذاتیات محو نہ ہو جائیں۔ یورپ کی علی و شایستہ قوموں کی طرف کھو تعلیم محض عمدہ تعلیم پر منحصر ہے کہ سطح اور کس زوددی کے ساتھ وہ ایک دوسر کی مدد کرتے ہیں

قوم اذا لشرب ابدی ناجذیہ	طاردا الیہ زرافات و دوحدا نا
لایسکون اخا ہم حین یسد بھم	فی الثاببات عسلے ما قال برہانا

یہ ہماری تعلیم کا نقص ہے کہ ہم لوٹ ذاتیات سے کبھی پاک نہیں ہوتے ہیں۔ اس مرض کا علاج مطالعہ کتب سیر و سوانح عمری سے ہو سکتا ہے۔ لارڈ بیکن کا قول ہے کہ ”بندوق چلانے سے شش اور سینے میں قوت آتی ہے۔ آہستہ آہستہ چلنا معدے کے واسطے از حد مفید ہوا اور سواری اسے تقویت و بلوغ حاصل ہوتی ہے یہی طرح علم تاریخ آئینے کے مانند آپ پر روشن کر دے گا کہ کیوں اور سطح سلطنتوں اور قوموں کا زوال ہوا۔ اسکے کیا بواعث تھے؟ اور کس پنج سے ایسی غلطیوں سے بچنا چاہیے؟ جو مورث اور دوا خطاط قوم و ملت ہوئیں۔

حضرات! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے پاس ایک بڑا بھاری ذخیرہ کتب تاریخ کا فارسی اور بالخصوص عربی میں ہے مسلمانوں میں ابن خلدون ایسے مورخ گذرے ہیں۔ اسکے مقدمہ کا ترجمہ زبان لاطینی میں موجود ہے۔ فلنٹ اپنی کتاب موسومہ تاریخ فلسفہ تاریخ میں تحریر کرتے ہیں کہ ”لٹن یا یونانی کوئی مورخ اسکا ہم پایہ نہیں۔ قرون وسطی میں بھی کوئی مصنف اسکا ہم پایہ نہ تھا۔ افلاطون اور ارسطاطالیس اسکے مقابل نہیں اور دیگر مورخین کا تو یہ درجہ بھی نہیں اور نہ انکی یہ قابلیت ہے کہ اس شہسوار میدان تاریخ کے ساتھ انکا نام لیا جائے۔ ابن خلدون کی کیوں اسقدر تعریف کیجاتی ہے فن تاریخ میں تو دیگر مورخین اس سے زیادہ ماہر تھے مفری اور مقریزی کی اس سے زیادہ ضخیم کتابیں ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بسنے حول عامہ اقتباس کیے اور ثبات کر دکھایا کہ خیالات و شایستگی کے مارج اور قواعد ہیں۔

نزوۃ العلما یا اسلامی یونیورسٹی کو چاہیے کہ علم تاریخ کی ترویج انھیں اُسول پر مبنی رکھے۔ شاید میں غلطی پر ہوں مگر جہاں تک مجھے علم ہے ہمارے اکثر علما صرف و نحو پر تو برازور دیتے ہیں اور علم تاریخ کی طرقت بالکل توجہ مبذول نہیں کرتے۔ نزوۃ العلما اپنے مقاصد میں بالکل قاصر رہے گا اگر علم تاریخ کو جدید طرز پر ترویج دینے میں بے اعتنائی کی گئی۔ اسلام نے ہٹکو اخوت کی تعلیم دی ہے اور تاریخ جو شُخسِ اخوت کو مہجن کرے گی۔

میرے یہ مستحکم رائے ہے کہ کوئی قوم نہ لی ترقی حاصل نہیں کر سکتی تا وقتیکہ اس کا عمومی علم ادب نہ ہو۔ اس زمانے میں ہندوستان کے مسلمان اپنے علم ادب پر نازاں نہیں ہو سکتے۔ بحرِ چند دیوان اور قلیل التعداد ناولوں کے اُردو میں اور کیا رکھا ہے۔ ہاں اپنے خیالات کی وسعت کے لیے انگریزی پڑھو یا عربی حاصل کرو۔ آپ جانتے ہیں کہ منطق و فلسفہ و ریاضیات و طبیعیات کو بخوبی سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کے واسطے انگریزی یا عربی میں کامل مہارت حاصل کرنی پڑے گی اور یہ کامل مہارت برسوں کی محنت اور جامکا ہی کا نتیجہ ہو سکتی ہے اگر یہ علوم اُردو زبان میں ہوں تو کس قدر وقت عزیز، زحمت بچا سکتے ہیں اور انگریزی و عربی کے ادب حاصل کرنے کے واسطے ہٹکو کس قدر سہولت مل سکتی ہے۔ جہاں تک مجھے کتبِ تواریخ پر عبور ہے میں نے کسی قوم کو بذریعہ زبانِ جنہی اکتسابِ علوم و فنون میں یہ طولے حاصل کرتے نہیں دیکھا۔ الا ماشاء اللہ۔ یہ ہمہ فرض ہے کہ زبان اُردو کو ترقی دین بجائے اسکے کہ ہم انگریزی یا فرانسیسی عربی میں ترجمہ کریں کیونکہ ہم سیدھا اُردو میں تصانیف یا ترجمہ کو اشاعت دیں۔ انگریزی زبان میں رباعیات عمر خیام اور مثنوی مولانا روم کا ترجمہ مل سکتا ہے فرانسیسی زبان میں علی علی درجے کی عربی کتابوں اور تاریخوں کا ترجمہ موجود ہے۔ مترجموں نے اپنے حواشی سے اپنے ترجموں کو اصل کتب سے زیادہ مفید بنایا ہے۔ دہلی کے چاندنی چوک میں جوہری اپنی دکان کہ بہت سجا رکھے ہیں تاکہ گاہکوں کی طبیعت لچالے اسی طرح پر مصنفین کو چاہیے کہ اپنی تصانیف عمدہ مطالع میں بھیجیں اور خوشخط اور عمدہ کاغذ استعمال کریں تاکہ طابع

کتاب کے دیکھنے ہی سے اسکے پڑھنے کا شوق پیدا ہو سستی اور بظ غلط کتابیں ذوق تعلیم کو سخت  
ضرر پہنچاتی ہیں۔ مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری نے جو یکہ تاز مضار ادب تھے شرح  
حاشیہ سبع کرائی کا غذر دی اور زرد۔ کاتب بے علم نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی صفحہ غلطیوں سے خالی نہیں  
اور کوئی شعر صحیح نہیں۔ اتنے بڑے ادیب کی محنت رائیگان گئی اور وہ شرح پُریون کے  
کام آئے گی۔ مجھے علم عروض کا شوق دامنگیر ہوا میں نے عربی میں علم عروض کی ایک کتاب کی  
مطالعہ شروع کیا۔ کتاب تو تین چار آنے میں خرید لی مگر اصل مطلب مفقود امل غلط اور نزلے  
پر کار کے دوائر۔ ہر ایک خانے کے دوائر نہایت تنگ تھے۔ ان تنگ خانوں سے جان  
بتنگ ہو کر میں نے فرانسیسی میں موسیقی سی کی تصنیف کا مطالعہ کیا جس میں مختلف بحر اور  
زحافات کو بڑی خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ یہ موسیقی سی وہ فرسوی عالم ہے جسے  
سر سید احمد کے آثار الصنادید کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا ہے۔ اسکو رد اور کمبرج کے  
مطالع میں خاصے عالم صحیح مقرر ہوتے ہیں۔ اشاعت علوم کے واسطے اسلامی یونیورسٹی کو  
اپنا خاص مطبع جاری کرنا پڑے گا اور دیگر مطابع پر نگرانی لازمی ہوگی۔

جنگو ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے علوم کہتے ہیں وہ دراصل مغربی علوم ہیں پانچون و  
ہم سب کلمہ توحید کے قائل مغرب کی طرف اپنا سر جھکاتے ہیں مغرب کے ساتھ ہم کو خاص وابستگی ہو  
الغرب احسن ارضی ولے دلیل علیہ القمر یزق منہ و الشمس تسعی الیہ

ندوة العلماء پر فرض ہے کہ پڑانے علوم مغربیہ کو علوم جدیدہ کے ساتھ مربوط کرے منطق نے  
اپنا قالب بدلا ہے۔ ارسطاطالیس کا وہ قدیمی مرتبہ یورپ میں جاتا رہا ہے۔ ندوہ العمل  
کی خدمت میں یہ عرض کرنا مناسب ہو کہ منطق کا طرز قابل اصلاح ہے اور نہ پڑانی وضع کی کتابیں  
دلپسند ہو سکتی ہیں۔ میں کسی مصنف کا اور حاشیہ کسی دوسرے کا اور پھر اس حاشیہ پر روشنی  
علم جڑا منطق ہے یا کہ نحو کا گوئی رسالہ ہے۔ دیباچہ میں اگر محمد ہی تو الف و لام کے مختلف اقسام  
پر ایک طویل حاشیہ ہے۔ ان ودیگر نقصون کے رفع کرنے میں کوشش فرمائی جاہیے فلسفہ

ذہنی میں الجھل بڑا انقلاب ہوا ہے علم تشریح و فزیالوجی و بائیالوجی یعنی علم حیات کے ذریعہ سے بہت سے مشکل مسائل کی وضاحت کی گئی ہے اور عام فہم عبارت میں کتب فلسفہ و سائنس کی عکاسی کیجاتی ہے۔ مزدوہ لعل کو چاہیے کہ عام فہم سلیس اردو میں ایسے مسائل ادق عامہ خلایق میں شائع کرے۔ آپ کو معلوم رہے کہ بدو ہندو یب میں ایک نیم وحشی آدمی اپنے بدن کی آرائشی کو اصلی آسائش پر مقدم رکھتا ہے۔ وہ برہمن پھر تاسے مگر مختلف انواع کے پر اپنے سر اور بدن پر رکھتا ہے تمام جسم کو کوفتہ کر کے طرح طرح کے نقش و نگار اپنی جلد میں پیدا کرتا ہے۔ لباس کا استعمال سردی اور گرمی سے بدن کا محفوظ رکھنا اسکے وہم و گمان میں نہیں آتا یہی طرح تعلیم میں پہلے آرائش و بعد ازاں آسائش کے مضامین کو ترقی ہوتی ہے۔ ذرا عربی کے علم ادب کی طرف توجہ فرمائیے۔ ملک عرب میں قبل از بعثت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سافن ترقی پڑ تھا؟ فصاحت و بلاغت و شعر گوئی۔ اسنے ہجر آرائش اور کچھ قصود نہ تھا۔ جب علوم مفیدہ کا زمانہ آیا تو عبارت سلیس میں مطلب ادا کیا جاتا تھا عبارت کی نشانی کی طرف ساری توجہ مبذول نہیں کیجاتی تھی علی ہذا زمانہ حال کی فارسی روانی میں بڑی صاف ہے ملاطفر کا فردوسیہ یا بہاریہ کون پڑھتا ہے اور درود نادرہ کے دردور میں کون غرق ہوتا ہے۔ کتابوں کا نصاب اس منہج سے مقرر کرنا چاہیے کہ مذاق علی میں خاص شستگی پیدا ہو۔

ان لوازمات تعلیم پر میں نے خاص زور دیا ہے کیونکہ علم کے فوائد کی نسبت آپ حبیبو فضلا کی مجلس میں تقریر کرنا فیض بہند وستان بردن کے برابر ہے۔ آپ میدان علم میں فوارس جاننا زہین۔ آپکے آلاء حرب تو پیکسیم کے مشابہ فوج جہالت کو گھائل کرنے کے قابل ہوتے جاہلین۔ آپکے آلات حرب و ضرب عمدہ کتابین اور عمدہ اشاعت ہیں۔ سوائے اسکے اصلی فائدہ بعید از امکان ہے۔ سلمان تعلیم میں دیگر اقوام سے دور پیچھے رہ گئے ہیں۔ مردوں کا تو یہ حال ہے داسے بر حال زمانہ۔ خلفائے عباسیہ کے عہد میں سلمان خاتونین بڑی بڑی علمی ملہ ہوتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ انکی اولاد لیاقت اور شجاعت میں بے نظیر ہوتی تھی۔ ایک عالم کا

قول ہے کہ ایک بچے کی تربیت رحم مادر میں شروع ہوتی ہے اور اخلاق شیر مادر کے ساتھ اسکے تمام جسم میں سرایت کرتے ہیں جتنے مشور آدمی گزرے ہیں اگر آپ انکی سوانح عمری کو بالاستیعاب ملاحظہ کریں تو آپ پر بخوبی عیاں ہو جائے گا کہ انکی لیاقت - انکی شجاعت انکا عالی حوصلہ اور انکے اخلاق پاکیزہ محض انکے والدین کا ظہور اور تربیت کا نتیجہ ہے۔

اب رہا یہ کہ تعلیم نسوان کس طرح اور کس درجہ پر ہونی چاہیے ہم نہیں چاہتے کہ خاتونان اسلام یورپ اور بالخصوص امریکہ کی عورتوں کی طرح کھلے بندون آزاد پھریں اور انکی طرح ناول پڑھتی رہیں اور نہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کی لڑکیاں مردوں کی طرح اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کریں کیونکہ اول تو خود یورپ اور امریکہ میں عالی خیال بیجا آزادی کے مخالفت ہیں۔ ہر برٹ اسپنسر جسکا ہم پلہ نے زمانہ ناکل انگلستان میں کوئی فلسفی نہیں اور جسکی شہرت کل یورپ اور امریکہ میں پھیلی ہوئی ہے ایسی آزادی کا سخت مخالفت ہو۔ اسکا بیان ہے کہ اگر کوئی امریکن لیڈی ریل کی کسی گاڑی میں داخل ہوا اور کل مسافر از قسّم ذکر اہلکی تعلیم کے واسطے سرودہ نہ کھڑے ہوں تو وہ انکو گھورنے لگتی ہے گویا کہ اسکے زعم میں ہر ایک مرد پر فرض ہو کہ خواہی نخواہی اسکی خدمت میں آداب بجالائے۔

اس جلیل القدر فاضل کی یہ بھی رائے ہے کہ عورتوں کی ایسی تعلیم ہونی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو بموجب قواعد حفظان صحت پرورش کر سکیں۔ واقعی یہ رائے قابلِ وقت ہے۔ فرض کیجیے کہ ایک عورت بڑی ادیب ہو یا مشہور منطیق ہے مگر اصول طبابت اور حفظان صحت سے بالکل ناواقف۔ اگر اسکی جہالت کے باعث اسکا کوئی عزیز بچہ بیمار ہو جائے اور وہ جانبر نہ ہو تو فرمائیے اسکا علم ادب و علم معقول کس کام آیا؟ - علاوہ برین مشہور اطبا اور اہل سائنس کی یہ رائے ہے کہ زیادہ تعلیم سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ میری رائے ناقص میں عورتوں کو مذہبی تعلیم کے علاوہ کتب اخلاق و حفظان صحت اور پرورش اولاد کے اصول و قواعد سے آگاہ کرنا ضرور ہے۔ صد باسچہ والدین کی جہالت



اور ناواقفیت کے باعث یا تو ہلاک ہو جاتے ہیں یا ایسے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ اپنی تمام زندگی سخت تلخ کامی کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔

اب میں آپکی زیادہ سے خرشی کرنا نہیں چاہتا ممکن ہے کہ آپ بعض مقام میں بچھڑے اختلاف فرمائیں گے۔ اختلاف آرا ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ متبنی کے یہ اشعار کیسے معنی اور بر محل ہیں۔

تخالفت الناس حتی لا اتفاق لهم	الا علی تشجب واخلت فی تشجب
فقیل تخلص نفس المرء سالمته	وقیل تشکر جسم المرء فی العطب

گر میں نے اپنے رطب و یابس خیالات آپکے سامنے پیش کیے ہیں اور امید ہے کہ آپ لغزش و اعثار اقدام سے درگزر فرمائیں گے۔

لو کہ بر حال ماہر بخشا یند	مور و طغنا نہ فرمایند
----------------------------	-----------------------

۱۴ بجے جلسہ برخواست ہوا اور اسی خوشنما مسجد میں جو احاطہ درستہ المسلمین میں واقع ہے عصر کی نماز بہت شان و شوکت سے ادا کی گئی۔

## جلسہ عام

شیخ خیر الدین صاحب مرحوم کی مسجد میں

۱۵ بجے شب ۱۱ بجے شب تک

آج شب کو مولوی اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر۔ مولوی سراج الحق صاحب صوفی کرمانی اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ حاضرین کی تعداد پہلے دن سے بہت زیادہ تھی اور گیارہ بجے پُر بھی لوگوں کے اشتیاق میں کمی نہیں ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ رات بھر یہ مجلس گرم رہے مگر

انکے اشتیاق کو اپنی حالت پر چھوڑ کر مجلس کو برخواست کیا گیا

## اجلاس پنجم

۸۔ رجب ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء

۷ بجے سے ۱۱ بجے دن تک

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب تاد حضور نظام دکن

حسب معمول قاری سید میران شاہ صاحب مجدد دارالعلوم نے کلام مجید کی چند آیتیں اپنے معمولی دگلہ از بلعہ میں تلاوت کیں اور قلوب میں ایک قسم کی جنبش پیدا کر دی۔

آج کے روز شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب کی تقریر موعود کے لیے پھر وقت نکالا گیا تھا مگر اتفاق سے انکے آنے میں دیر ہوئی اور اُسی وقت مولوی حافظ غلام صدیقی صاحب امام جامع مسجد پشاور نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اُنکو کچھ تھوڑا وقت دیا جائے تاکہ وہ رسوم قبیحہ کے اسناد کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں چونکہ وہ ایک مفید اور کارآمد تجویز پر اظہار خیالات فرماتا چاہتے تھے جو معمولی وعظ و خطبے ہنتم بالشان اور ضروری چیز تھی اس واسطے جناب انجمن نے مولوی صاحب مروج کو اجازت دی۔ یہ امر تعجب خیز ہے کہ مولوی صاحب اُردو کے زبان دان نہیں تھے مگر اُنھوں نے اپنے بیان کو ایسی صاف اور فصیح اُردو میں شروع کیا جس سے سامعین کو حیرت ہوتی تھی اور ایسے پاکیزہ خیالات ظاہر فرمائے جسکے لیے اتفاق سے اگر وقت نہ نکالا جاتا تو بعد کو افسوس ہوتا۔ آپ کا بیان ہنوز ختم نہیں ہوا تھا کہ مسر

برڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع امرت سر اور مسٹر کل صاحب سکریٹری میونسپلٹی  
 امرت سر تشریف لائے۔ شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرت سر  
 صاحب ممدوح کا خیر مقدم کر کے انکو نشست علما کے قریب لائے جسوقت وہ  
 زینے کے پاس پہنچے صاحب صدر انجمن نے اٹھ کر مصافحہ کیا اور نشست علما کے  
 قریب انکو تشریف رکھنے کی تکلیف دی اور شیخ غلام صادق صاحب نے مختصر لفظوں  
 میں صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا۔ اسکے بعد شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی  
 اٹھ اٹھے ہوئے اور اپنے ناسازی طبع کا عذر اور سامعین سے بیحد انتظار کی معافی طلب  
 کرنے کے بعد فرمایا کہ میں ختم نبوت پر تقریر کرنے سے پہلے ندوۃ العلما کی ضرورت پر گفتگو  
 کرنا چاہتا ہوں جو ہمیشہ ندوۃ العلما کے نظام کا ایک جزو رہا ہے اور اس مرتبہ چھوٹ  
 گیا ہے اسکے بعد مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

## ندوۃ العلما کی ضرورت پشیمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی کی تقریر

حضرات! - ندوۃ العلما کے جلسے میں جو سب زیادہ ضروری مضمون ہے وہ خود ندوۃ العلما  
 کی ضرورت کا ظاہر کرنا ہے۔ آج تک ندوہ کے جتنے سالانہ اجلاس ہوئے سب میں اس ضرورت  
 کا لحاظ رکھا گیا اور اس مضمون پر پرزور تقریریں کی گئیں حقیقت یہ ہے کہ ندوہ کی تائید  
 کامیابی کا مدار اسی پر ہے کہ میسٹڈ پوری طرح سے حل کر دیا جائے۔

ندوہ جب اول اول قائم ہوا تو قدیم اور جدید گروہ نے اسکو حیرت اور تعجب کی نگاہ سے  
 دیکھا۔ قدیم گروہ کا خیال تھا کہ اگر ندوہ کا مقصد علوم قدیمہ کو ترقی دینا ہے تو ہندوستان  
 میں آج سیکڑوں عربی مدارس موجود ہیں جو اس مقصد کو بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ جب  
 گروہ کمٹا تھا کہ بڑی مشکل اور بڑی ہلے پکار سے مسلمان خواب غفلت سے چونکے تھے اور  
 جد تعلیم کی طرف مائل ہوئے تھے۔ کیا ندوہ کی یہ خواہش ہے کہ ترقی کی جس حد تک ہم

ہو چکے تھے اُس سے ہٹ کر پھر پہلے مرکز پر آجائیں اور قدیم قسیم کے جس کعبے میں ہم گرفتار تھے دوبارہ پھر آئیں پھنس جائیں۔

اس قسم کا استعجاب جو مذہب کے متعلق ظاہر کیا گیا کوئی نئی بات نہ تھی۔ دنیا میں ہمیشہ جب کوئی نئی تحریک ہوئی ہو تو زمانہ نے اس طرح حیرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا ضروری کام قرآن کا منع کرنا تھا لیکن اَوَّل اَوَّل جب حضرت عمرؓ کے دہلیز پر خیال آیا تو حضرت ابو بکرؓ اور غزوہ کا تب دینی اس ارادے پر سخت حیرت ظاہر کی اور کہا کہ جو کام جناب رسول اللہؐ نہیں کیا دوسرا شخص اُسکے کرنے کی کیونکر جرأت کر سکتا ہے لیکن بالآخر سب نے اسی کام کو ضروری سمجھا اور اسکو انجام دیا۔

اسی طرح فقہ۔ حدیث۔ اسرار الرجال۔ علم کلام کی بنیاد قائم ہوئی اور امین سے ہر علم کے قائم ہونے کے وقت ابتدائیں مخالفت کی گئی۔

اب میں دونوں گروہوں کی طرف الگ الگ خطاب کرتا ہوں۔ قدیم گروہ کا یہ خیال کہ اس موجودہ میں علوم قدیمہ کی تعلیم کافی طور سے ہو رہی ہے اسلئے مذہب کی کیا ضرورت ہے صحیح نہیں۔ مذہب کا مقصد صرف علوم قدیمہ کی تعلیم نہیں ہے بلکہ کچھ اور بھی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں جتنے علم پیدا ہوئے سب زمانہ کی خاص خاص ضرورتوں سے پیدا ہوئے مثلاً علم کلام صرف اس ضرورت سے پیدا ہوا تھا کہ فلسفہ یونان کی تعلیم نے لوگوں کے مذہبی خیالات منہ زل کر دیے تھے اس بنا پر آج بھی چونکہ فلسفہ جدیدہ کی تعلیم نے ہزاروں آدمیوں کو مذہب کی طرف سے بیدل کر دیا ہے اسلئے ضرور ہو کہ فلسفہ جدیدہ کے مقابلے میں ایک نیا علم کلام ایجاد کیا جائے۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہو کہ جس طرح ہمارے قدامتے یونان۔ مصر۔ ایران اور ہندوستان کے علوم و فنون اپنی زبان میں منتقل کیے تھے اسی طرح یورپ میں جو نئے علوم و فنون ایجاد ہوئے ہیں ہماری زبان میں منتقل کیے جائیں۔

اس موقع پر مجھ کو ایک عالمگیر غلطی کا رفع کرنا ضرور ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ ہمارے علما انگریزی تعلیم تعصب کی وجہ سے نہ خود حاصل کرتے ہیں نہ دوسروں کو اجازت دیتے ہیں اس دعوے کا اس قدر حصہ تو بدیہی اور حقیقت واقعی ہے کہ علما انگریزی تعلیم سے بالکل الگ ہیں لیکن بحث طلب یہ ہے کہ اسکی کیا وجہ ہے؟ کیا جیسا کہ عام خیال ہے اسکی وجہ تعصب ہے؟ اگر تعصب ہی ہے تو ہمارے علما جن علوم و فنون کی تعلیم میں رات دن مشغول ہیں اور جسکو وہ اپنا مایہ ناز سمجھتے ہیں کیا وہ اسلامی علوم ہیں؟ منطق فلسفہ۔ ریاضی۔ ہیئت یہ وہ علوم ہیں جنکے پڑھنے پڑھانے میں ہمارے علما کی تمام عمر صرف ہوتی ہے اور علما ان علوم کو اُسی شوق اور محنت اور سرگرمی سے سیکھتے ہیں جس طرح خالص مذہبی علوم مثلاً تفسیر اور فقہ اور حدیث کو پس جبکہ ہمارے علما نے تمام غیر قوموں کے علوم و فنون کے حاصل کرنے میں اس قدر بے تعصبی اور فیاض دلی ثابت کی ہے تو کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ انگریزی علوم و فنون کے سیکھنے سے انکو تعصب بے باز رکھا ہے؟۔

حقیقت یہ ہے کہ علما نے انگریزی تعلیم کا جو نمونہ دیکھا اور اُس تعلیم کا جو سرسری تجربہ کیا ہوا اُسے انکو یقین دلادیا ہے کہ انگریزی زبان میں دقیق علوم اور نازک مسائل کا جو ذہنیں بلکہ صرف سرسری اور عامیانہ باتیں ہیں جو درس و تدریس کے قابل نہیں۔ جغرافیہ۔ زمین کے نقشے۔ جانوروں کا حال معمولی تاریخی واقعات۔ بخاری اور حدادی وغیرہ یہی انگریزی کی کل کائنات ہو۔

علما کا یہ خیال اگرچہ بالکل غلط ہے لیکن اسکا منشا انتزاع ضرور ہے انگریزی خوانوں کا جو گردہ ملک میں موجود ہے اس سے ایک ناواقف شخص اور کیا قیاس کر سکتا ہے؟۔ آج ملک میں سیکڑوں بلکہ ہزاروں انگریزی اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ ہیں لیکن کیا ان میں ایک بھی فلسفہ دان ہے؟ منطقی ہے؟ شاعر ہے؟ اور اگر نہیں ہے تو اس نمونے کو دیکھ کر ہمارے علما اور کیا قیاس کر سکتے تھے؟ بہت بڑی چیز جو علم کا معیار ہے وہ علمی ذوق ہے

ہمارے علما علانیہ دیکھ رہے ہیں کہ انگریزی خوان جماعت میں علمی ذوق بالکل مفقود ہو چکا ہے۔ ایک شخص بھی علم کو علم کی غرض سے نہیں پڑھتا یہاں تک کہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے نوکریوں کے لیے انگریزی دانی کی قید اٹھا لی جائے تو اس سرے سے اس سر تک تمام اسکول اور کالجز دفعۃً خالی ہو جائیں گے۔ اس سے ایک ناواقف شخص خواہ مخواہ یہ قیاس کرے گا کہ انگریزی میں دقیق - لطیف - نازک اور دلچسپ مسائل علمی نہیں ہیں ورنہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ ایک مدت تک مشغول رہنے کے بعد ایک شخص کو بھی علمی ذوق نہ پیدا ہوتا۔

اس بنا پر ہمارے علما کو انگریزی تعلیم کی طرف متوجہ کرنے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اس زبان میں بھی علوم و فنون لطیفہ موجود ہیں۔

اب میں علما سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ یورپ میں بہت سے ایسے علوم و فنون ہیں کہ ہمارے ہاں ان کا نام و نشان نہیں ملتا۔

خود ہمارے فن ادب میں بھی یورپ والوں کا قدم ہم سے آگے بڑھا ہوا ہے۔ لغت میں ہمارے یہاں سب سے زیادہ جامع تصنیف علامہ مجد الدین فیروز آبادی کی کتاب قاموس ہے اور اس سے بڑھ کر "لسان العرب" سیاح جوہری، "میں الفاظ عربی" کے چالیس مزارع مادے تھے۔ لسان العرب کے مولف نے چالیس ہزار مادے بڑھا کر اسی ہزار کر دیے۔ آجکل فرانس کے پروفیسر "دوڑی" نے پچاس برس کی سخت محنت میں ایک ایسی کامل کتاب عربی فن لغت میں لکھی جس میں مذکورہ بالا کتب لغت کے اوپر صد ہا کیا بلکہ ہزار ہا الفاظ کا اور بھی اضافہ کر دیا۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔

ہمارے فن ادب میں سب سے قیمتی ذخیرہ شعر ہے جاہلیت کا کلام ہے لیکن ہمیں اس سے ہمارے پاس بہت تھوڑا سا حصہ ہے مثلاً سبعہ معلقہ - متنبی - حماسہ وغیرہ۔ لیکن یورپ نے "زہیر بن ابی سلمہ" کے استاد "اوس بن حجر" اور "بلید ابن ربیع" اور بہت سے شعرا کا کلام جمع کر کے اور اسے طبع کیا ہے اور صد ہا کتابیں اس فن کے متعلق ایسی تلاش کر کے شائع کیں

جو بالکل نایاب تھیں۔

جب ہمارے علمائے پرہیزگار ثابت ہو جائے گی کہ یورپین زبانوں میں ہر قسم کے علوم و فنون موجود ہیں اور خود ہمارے اسلامی علوم کے متعلق یورپ نے نہایت بیش بہا تحقیقات کی ہیں تو یقیناً ہمارے علمائے یورپ کے علوم و فنون کو بھی اُسی ذوق اور سرگرمی سے حاصل کرینگے جس طرح انھوں نے یونانی علوم و فنون کو حاصل کیا تھا۔

ندوے کے مقاصد میں سے ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ یورپ کے سربراہِ علمی سے فائدہ اُٹھایا جائے اور یہ وہ چیز ہے جو اور مدارس عربیہ میں موجود نہیں اور نہ ہو سکتی کیونکہ اسکے لیے جو سامان درکار ہے وہ ہر مدرسہ میں نہیں کر سکتا بلکہ اسکے لیے تمام قوم کی مجتمعہ قوت درکار ہے۔

اس موقع پر چکھو ایما نا یہ بھی ظاہر کر دینا ضرور ہے کہ ندوے کا اگرچہ بڑا مقصد ہی تھا لیکن ابھی تک اُس میں مطلق کامیابی نہیں ہوئی بلکہ یہ کہنا صحیح ہے کہ اب تک اُس کا شائبہ بھی موجود نہیں جسکی وجہ یہ ہے کہ تمام ملک میں جو علماء درس و تدریس میں مشغول ہیں اُنکو اب تک یورپ کی نسبت وہی بد اعتقاد ہی ہے اور اس وجہ سے ندوے کو باوجود سخت کوشش کے ایک بھی روشن خیال مدرس ہاتھ نہیں آتا۔ اب میں جدید گروہ کی طرف خطاب کر کے ندوے کی ضرورت ثابت کرتا ہوں۔

جدید گروہ نے یہ غلط خیال کیا ہے کہ ندوہ مسلمانوں کو پھر قدیم تعلیم کے گڑھے میں ڈھکیلنا چاہتا ہے۔ ندوے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی تعلیم کی دانڈے ملا دی جائیں۔ یہ قطعی ہے کہ جدید تعلیم اسلامی علوم اور اسلامی اثر سے بالکل خالی ہے اسی لیے اگر محض جدید تعلیم پر قناعت کی جائے تو مسلمانوں میں قومیت اور مذہب کی روح قائم نہیں رہ سکتی۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ جدید تعلیم بجا سے خود بھی نوکری اور غلامی کے سوا اور کبھی کم کی نہیں انگلش حکمرانوں نے یسکڑوں بار علی رؤس الاشہاد کہا کہ علم کو علم کے لیے سیکھو لیکن

اس ہدایت اور نصیحت کا کیا اثر ہوا؟ کیا ہندوستان میں اس سرے سے اُس تہذیب کا ایک شخص نے بھی علم کو علم کی غرض سے پڑھایا اب پڑھ رہا ہے؟ جدید تعلیم کا جو اسلوب ہے وہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ حالت ہنسی اور حال پر محدود نہیں بلکہ آئندہ بھی اس فرقے سے کبھی یہ امید نہیں کیجا سکتی کہ وہ علم کو علم کی غرض سے پڑھیں گے۔

اے حضرات! اگر بڑی خانوں کی طرف مخاطب ہو کر یہ خدمت اور یہ فرض جس کی ہدایت بڑے بڑے وائسرایان ہند نے کی ہے اُسکو وہی غریب اور مسکین گروہ ادا کرے گا جسکو آپ پرانی تعلیم والا کمہ کر یاد کرتے ہیں۔ اسی غریب گروہ نے ہمیشہ علم کو علم کی غرض سے پڑھا ہے اور یہی اب بھی اس خدمت کو انجام دے گا۔ ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ عربی علوم و فنون آجکل محض بیکار ہیں اور اُن سے دنیاوی معاش کی ضرورت میں کچھ مدد نہیں ملتی۔ تاہم آج بھی سیکڑوں ہزاروں طلبہ انھیں علوم کی تحصیل میں مصروف ہیں کیونکہ صرف اسی لیے کہ وہ علم کو علم کی غرض سے سیکھتے ہیں نہ زرو مال اور جاہ و جلال کیلئے شاید کسیکو خیال ہو کہ یہ مذہبی جوش کا اثر ہے اور صرف مذہبی خیال سے یہ علوم حاصل کیے جاتے ہیں لیکن اُن لوگوں کی نسبت کیا کہیے گا جو منطق فلسفہ ریاضی اور ادب کی تحصیل میں نہایت سرگرمی سے مشغول ہیں اور جنھوں نے صرف انھیں علوم میں اپنی عمر صرف کر دی ہیں۔ ان علوم میں کون علم مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟۔

حقیقت یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ گروہ کوئی علمی گروہ نہیں بلکہ ایک کاروباری گروہ ہے اور اسی وجہ سے وہ علم کو صرف اس غرض سے پڑھتا ہے کہ کاروبار میں کام آئے اسیلئے انکو علم کی تحصیل سے صل میں کچھ غرض نہیں علی گروہ وہی غریب علما ہیں جو فاقے کر کے علوم کی تحصیل کرتے ہیں صرف اس بات کی ضرورت ہو کہ اس فرقے کو علوم جدیدہ کی فضیلت اور اُسکی ضرورت ذہن نشین کرادی جائے پھر یہی گروہ ان علوم جدیدہ کو بھی اُسی ذوق شوق اور سرگرمی سے سیکھے گا جس طرح وہ آج علوم قدیمہ کو حیرت انگیز کوششوں سے حاصل کر رہا ہے



اور یہی بندہ سے کی تامل عرض اور تامل فرایت ہو۔

شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی چاہتے تھے کہ صرف اسی تقریر پر اکتفا کریں۔ مگر حاضرین جلسہ کے بجا اصرار سے ختم نبوت پر تقریر شروع فرمائی جس پر داز پر تقریر فرما رہے تھے اسکا نتیجہ یہ تھا کہ تقریر ناممکن رہے۔ باوجودیکہ ایک گھنٹہ صرف اسی عنوان پر تقریر فرماتے رہے مگر تقریر کے بعض حصے چھوٹ گئے اور بعض بہت مجمل طریقے پر بیان ہوئے تاہم جس قدر بیان ہوئے وہ ایسا فاضلانہ مضمون تھا جسکے سننے کے لیے سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے اور اس عالم خاموشی میں بھی حُسن بیان کا یہ اثر تھا کہ سبحان اللہ اور جزاک اللہ کی صداؤں سے تمام ہال گونج جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ اردو میں اب تک آواز نویسی کی طریقہ ایجاد نہیں ہوا اسوجہ سے ایسی دلاویز تقریریں اُسی وقت تک کے لیے ہوتی ہیں جب تک انکی آواز کا نون میں گونجتی رہے۔ یہ تقریر اس قابل تھی کہ حرفاً قلب بند کیجاتی۔ مگر باوجود کوشش کے نہیں ہو سکی۔ جس قدر حصے قلب بند ہوئے وہ ایسے نامربوط ہیں جنہیں زیادہ لطف نہیں آسکتا۔ مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس تقریر کو مستقل رسالہ کی صورت میں قلب بند کر دیں گے۔

اس تقریر دلپذیر کے بعد ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جو ہر امت سری نے اپنا ترکیب بند موثر لب و لہجے میں سنایا جسکو چھپوا کر ڈاکٹر صاحب مدوح نے جلسہ میں تقسیم کیا۔

ترکیب بند ہندو زخمیہ ہوا تھا کہ مسٹر غلام حسین عارف صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے سال گذشتہ کے موعودہ چندے کی دوسری قسط یعنی ایک ہزار روپے کے نوٹ پیش کیے۔ انکے دیتے ہی ہر طرف سے لوگوں نے چندہ دینے کے واسطے ہاتھ بڑھایا۔ اگرچہ چندے کی تحریک ابھی نہیں ہوئی تھی لیکن جو جوش پیدا ہو چکا تھا

وہ اسکا منتظر نہیں رہا۔

جب ڈاکٹر صاحب اپنی نظم ختم کر چکے تو شیخ غلام صادق صاحب آنزیری مجسٹریٹ  
ورٹس امرت سر نے نظام جلسہ کے قائم رکھنے کے لیے باضابطہ ہم رسانی سرمایہ کی تجویز  
پیش کی اور خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنزیری مجسٹریٹ امرت سر نے اسکی  
تائید کی۔ انکے بعد مولوی محمد الدین صاحب میٹرنشی دربارہا و لپور تائید ثانی کے لیے کھڑے  
ہوئے۔ میٹرنشی صاحب نے اس موقع کے لیے ایک بیش بہا مضمون تیار کیا تھا مگر افسوس ہے  
کہ اسکو بہت کم سنانے پائے۔ چندہ دینے والوں کا ایسا ہجوم تھا کہ مضمون کیسا ہی بہا  
ہو لوگوں کو اسکی طرف توجہ کرنا دشوار تھا۔ ہم نے جاہا تھا کہ اس مضمون کو اس موقع پر درج  
کرین مگر مولوی صاحب مدوح نے باوجود اصرار کے اسکو عنایت نہیں فرمایا۔

میٹرنشی صاحب کے بعد مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور چندے  
کے طریقوں پر گفتگو کرنے والے تھے مگر مجلس کا رنگ دیکھ کر خاموش رہے۔ مولوی  
شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کھڑے ہوئے اور اسی تجویز کی تائید میں تقریر شروع  
کی مگر وہ بھی پورے طور پر ہمیں کامیاب نہیں ہوئے۔

اسی اثنا میں شیخ غلام صادق صاحب سکرٹری معین الندوہ و بابو نظام الدین صاحب  
اسسٹنٹ سکرٹری معین الندوہ نے اپنا چندہ پیش کیا اور مسٹر غلام حسین عارف  
صاحب مدوح الصدر گلے میں جھولی ڈاکٹر چندہ لینے کو اٹھے۔ خان بہادر خواجہ  
یوسف شاہ صاحب نے بھی باوجود پیرانہ سالی کے انکی تقلید کی۔ ہمارے نوجوان ممبر  
علامہ <sup>۱۹۶۶</sup> اور خواجہ صاحب نے <sup>۱۹۶۶</sup> وصول کیے۔ جن حضرات نے ان جھولیوں  
میں چندہ ڈالا ہے انکے نام ہکو معلوم نہیں نہ ان بزرگوں نے اس غرض سے ڈالا تھا  
کہ انکے نام شائع ہوں ہوجہ سے ہم اسکی اشاعت نہیں کر سکتے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ  
خان بہادر میٹرنشی اطہر علی صاحب وکیل کھنؤ نے <sup>۱۹۶۶</sup> میں <sup>۱۹۶۶</sup> اور مولوی حبیب الرحمن صاحب

رئیس بھپکن پورا اور مولوی انشا اللہ خان صاحب ایڈیٹر اخبار وطن نے پانچ پانچ روپے  
 ڈالے تھے۔ اسی چندے میں ایک دوانی بھی ایک غریب بڑھیا کی طرف سے آئی تھی  
 جسکو خان بہادری شمس الطہر علی صاحب نے ایک انشرفی کو خرید لیا اور وہ دوانی بھی مزدۃ العلماء کو  
 پہنچ کر دی۔ چندے میں داروغہ سید عبد الرحمن صاحب رئیس مونگیر اور مولوی سرالختی  
 صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر نے گھڑیاں نذر کیں اور ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی  
 ہاسپٹل اسٹنٹ سالی لینڈ (افریقہ) نے علاوہ نقد کے جو پہلے دیچکے تھے کوٹ دکنٹ  
 اور ٹوپی اتار دی۔ اس کوٹ کو بابو صفدر جنگ صاحب کو تو ال امرت سر نے گیارہ روپے  
 کو خرید کر چاہا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو پناہ دین مگر ڈاکٹر صاحب کی ہمت نے گوارا نہ کیا  
 کہ دی ہوئی چیز کو واپس لین انھوں نے کہا کہ مجکو اسکی تمنا ہے کہ اب محشر میں رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے ہنوں۔ لطف یہ ہے کہ اس کوٹ میں گھڑی اور ایک  
 بٹوہ چرمی تھا جس میں معہ نقد اور واپسی کا ریلوے ٹکٹ اور سارٹیفکیٹ تھے ڈاکٹر صاحب نے  
 اسکو بھی گوارا نہیں کیا کہ واپسی کا ٹکٹ واپس لین اسکو انھوں نے بعد کو خرید لیا جو اسکی  
 پوری قیمت تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے اس دلی جوش اور عالی ہمتی کو دیکھ کر تمام مجلس شہد  
 بھی اور جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ صرف مزدۃ العلماء میں شریک ہونے کے لیے  
 عدن سے تشریف لائے ہیں تو مجلس پر عجب کیفیت طاری ہوئی۔ یہ جلسہ ساڑھ گیارہ  
 بجے تک رہا اسکے بعد برخاست کیا گیا۔

# اجلاس ششم

۸۔ رجب ۱۳۵۷ھ روز شنبہ ۲۰ بجے سے ۴۲ بجے تک

صدر انجمن

مولانا یحییٰ الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن

سے پہلے قاری عبد الکریم صاحب امام مسجد احاطہ مدرسہ اسلامیہ اور انکے ایک خرمال شاگرد نے کلام مجید کی چند آیتیں تبرکاً تلاوت کیں اسکے بعد رکن الدین صاحب شہسری طالب العلم دارالعلوم نے جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے اپنی نظم سنائی شروع کی جو انھوں نے اس موقع کے لیے تیار کی تھی اور آمین علم کے فضائل اور دارالعلوم کی اعانت کا ذکر کیا تھا۔ یہ نظم طوالت کی وجہ سے پوری نہیں ہو سکی۔ اسکے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب شاگرد مولانا مفتی غلام رسول صاحب امت سہری نے علم دین و دنیا کی ضرورت پر بحث پڑھ کر ذیل مضمون پیش کیا اور جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے پڑھ کر سنایا۔

## مضمون مولوی عطاء اللہ صاحب کشمیری

”علم دین اور دنیا کی ضرورت“

حضرات! آپ صاحبان بالا عزوان سے اجالا سمجھ گئے ہونگے کہ یہ قلیل البصاعت حضرات عالیہ میں کیا التماس کرنا چاہتا ہے لیکن میرے خیال میں تاہم اس اجمال کی تفصیل بے فائدہ قرار نہیں دیا جاسکتی۔ علم دین سے دراصل میری مراد وہی علم ہے جو انسان کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی استعداد بخشتا ہے وہ درحقیقت علم القرآن ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ یہ شریف

علم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طبیات اور آثار اور احاطہ اقسام نظم و نفاذ  
و قواعد عربیت و امثالہا پر موقوف ہو گویا فی الواقع حقیقی عالم القرآن وہ حضرات ہیں جو  
درجہ اجہاد اور مرتبہ تحقیق پر پہنچے آج کل جہاں تک میرے خیال کی رسائی ہے ایسا  
عالم کسین بھی موجود نہیں ہے اگر موجودہ اور حالیہ مصنفات اور تفاسیر القرآن کو مد نظر  
رکھ کر میرے اس بیان کی تردید کیجائے تو میں ہرگز بہین متفق نہیں ہوں۔ سب بظاہر  
ہو کہ ہماری تفسیریں یا اور تصنیفیں سلف صالحین کی تحقیقات اور متفرق استدلالات کا  
مجموعہ ہیں جو کچھ انہیں درج کیا جاتا ہے وہ دراصل کتب متقدمین و محققین و متاخرین سے لیا  
گیا ہے۔ پھر بعض نے وہ اقوال لیے ہیں جو جمہور سلف نے خلاف شرع سمجھ کر داخل ذکر کیے  
ہیں بہر حال آج کل کی تصنیفیں خواہ مدلل ہوں یا نہ وہ پیشینیان کے علمی احاطہ کا نتیجہ ہے  
اور بس جب علم دین کی یہ نوبت ہوئی تو کیا ضرورت تھا کہ اہل اسلام عموماً اور علما خصوصاً  
کمر بستہ ہو کر وہ صورت پیدا کرنے کے مسلمان بروج کمال تحصیل علوم سے حصہ لیں۔ ہاں  
ضرورت تو ہے مگر فی زمانہ دنیوی علوم کی ضرورت درمیش آنے سے بھی مجھے امید نہیں کہ  
کہ ہم سے کوئی بھی علم دین سے کامل حصہ لے سکے۔ انصاف فرمائیے کہ جب بڑا حصہ عمر کا  
خواہ کتابین منتخب بھی کیجائیں تحصیل علوم اسلامیہ میں صرف ہوا تو دنیوی علوم (انگریزی)  
کے حاصل کرنے کے واسطے بھی کم از کم بقدر ضرورت کوئی عمر کا حصہ ہونا چاہیے۔ یہ دشواری  
یا استحالہ جب بصورت انتخاب کتب پیش آتا ہے بحالت عدم انتخاب بطریق اولیٰ  
پیش آئے گا۔ رہی یہ بات کہ انتخاب کی صورت میں جب کمال علمی حاصل ہونا دشوار ہے  
پھر عدم انتخاب کی حالت میں کیا ہوگا۔ تو اسپر خود غور فرمائیے میرے اس بیان سے نہ  
سمجھا جاوے کہ میں انگریزی علوم پڑھنے سے منع ہوں۔ میں صاف کہے دیتا ہوں کہ اول  
اشد ضرورت علم دین کی ہے کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے ہمارا دین و دنیا معمور ہوتا ہو  
جو لوگ کتب فقہ پر نظر ڈالتے ہیں ان پر واضح ہو جاتا ہے کہ علوم دینیہ دین و دنیا کا مدار ہیں

علوم اسلامیہ کو اس بات کا بوجہ حسن فخر حاصل ہے کہ وہ ہمکو بادشاہی سے لیکر فقر تک اور عقبیٰ اور عالم برنخ کے ضروریات اور کارآمد قوانین پر متنبہ فرماتے ہیں ہمنے اگر فائدہ نہ اٹھایا وہ اُنکا قصور نہیں بلکہ ہمارا قصور ہے۔

گر نہ بیند بروز شیرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ

علم دین کے بعد یا اسکے ساتھ ہی فی زمانہ انگریزی علوم کی بھی ضرورت ہے۔ انگریزی علوم کو فی نفسہ ضروری نہ ہوں لیکن ہمیں شک نہیں کہ انکی ضرورت بالتمتع لاحق ہوگئی ہو گی کیونکہ صنعت و تجارت کی ترقی دین زمانہ جو اہل اسلام کو مفید ہے بغیر انکے نہیں ہوتی اور یورپ جیسے ملک میں انکے حصول کے سوا اشاعت اسلام نہیں ہو سکتی۔ آخر جب وہ ہماری نہ سمجھیں اور نہ ہم انکی سمجھیں تو افادہ اور استفادہ کیسے ہوگا؟ پیشوایان دین رضی اللہ عنہم جمعین نے جو اسلامی دنیا کے باہر اسلام پھیلایا ہے وہ کس طرح پھیلایا؟ بعض خواہاں اسلام نے اسلامی زبان سیکھنے کے بعد داعیان اسلام کو لبیک کہلا کر سلام قبول کیا اور بعض داعیان اسلام نے ان لوگوں کی زبان حاصل کر کے انکو اپنے وعظ و نصائح و تحریک و تحریک سے متاثر فرمایا۔ خاصان اسلام کو بخوبی معلوم ہے کہ فارسیوں و ترکیوں وغیرہ کی زبانیں دراصل اسلامی بولیاں نہیں اور جب سابق طریقے سے انہیں اسلام داخل ہوا تو پھر انہیں زبانوں میں اسلامی علوم خود انھوں نے اور دوسرے مسلمانوں نے شائع فرمائے۔ دور کیون جائیں یونانی فلسفہ کی نظیر کو ہی مد نظر رکھیں علماء اسلام نے جو اس علم کو اپنی زبان میں مدون فرمایا وہ کس طرح فرمایا۔ صورت تو یہ ہے کہ انھوں نے اول اس زبان عجم کو حاصل کیا اور پھر اسکا ترجمہ عربی زبان میں کر دیا۔ نظریں حالات علوم انگریزیہ کی تحصیل کو اگر ضروری قرار دیا جائے تو مضائقہ کیا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علوم انگریزیہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا خیال ہے کہ اگر اُسے نکلا کما جائے تو بجا ہے۔ فلسفہ یونانی میں جس حالت میں عقول اور ہیولے اور طبیعت ازلہ

و ابدی اور افلاک کو ناقابل خرق و التیام قرار دیا گیا ہے جو بالکل خلاف اسلام ہے جب اسکے پڑھنے سے علمائے اسلام گمراہ نہیں ہوئے بلکہ بلکہ بھونچے اسکی تردید کی اور اسکے مقابلے پر علم کلام کو کھڑا کر دیا ہے تو مسلمان باوجود اہل علم ہونے کے دنیوی اور انگریزی علوم کو پڑھ کر کیا اسکے مقولات باطلہ کی تردید نہیں کر سکتے؟ اور کیا یہ صورت اسلام کی اور بھی صداقت ظاہر نہیں کر سکتی ہے لہذا انگریزی علوم کا جو ترقی دنیا اور اشاعت اسلام کے لیے فی زمانہ سبب بن سکتے ہیں پڑھنا لازمی تھا۔ دین اور دنیا کو لڑا دینے اور انکو آپس میں ضد قرار دینے سے دنیوی بہتری سے روکنا نہایت ہی مناسب ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمہ کے اس شعر کو ”اہل دنیا چون سگان مطلق اندالم“ آڑنا نا خود مولانا علیہ الرحمہ کے قول سے اسکو ٹکراتا ہے۔ ذرا اس طرف بھی وہ لوگ اپنی توجہ کو منعطف فرما دیں کہ وہ اور بھی کیا فرماتے ہیں۔

چیت دنیا از خدا غافل بدن	نے قماش و نقرہ و فرزند وزن
--------------------------	----------------------------

خداوند تعالیٰ بھی ہمو دنیوی و اخروی ترقی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ دیکھو ربنا آتھا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة۔ ہاں یہ مین کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کو من مقدم کر حرام ہے اور شب و روز دنیا میں منہمک ہونا اور دین سے منہ پھیر لینا مسلمان کا کام نہیں ہے غرض کہ جو لوگ ہر دو ترقی کو اپنا شیوہ بناتے ہیں وہ ہرگز قابل ملامت نہیں ٹھہرتے بلکہ قابل تحسین ہیں۔ ہاں بعض حضرات نے جو بالکل دنیا کے سرپرلات ماری اور مولانا جل شانہ کی اطاعت اور سامان آخرت مہیا کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں انپر کچھ مینی کرنا اور انکو رہبان بتانا بھی شیوہ دینداری نہیں ہے۔ نہیں دیکھتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ صغیر صنی اللہ عنہم کس طرح دنیا چھوڑے پڑے تھے اور صرف آخرت کی بہتری میں ساعی تھے۔ اگر یہ امر ٹرا ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انکو ضرور ہی اس سے روکتے۔ ولم یقل بہ احد۔

حضرات! میں دور نکل گیا ہوں اور اپنے مطلب کے بعید ہوا جاتا ہوں اس واسطے میں بھر  
 اس بات پر آتا ہوں کہ ہر دو قسم علوم میں کمالیت کے مرتبہ پر پہنچنا زیر نظر رکھنا  
 چاہیے یا نہ میں سابقاً اجاڑا کہ چکا ہوں کہ دونوں میں حقیقی کمال پیدا کرنا محال ہے یا  
 دشوار ہے اسلئے فرصت کو غنیمت سمجھ کر کم از کم اتنی تو کوشش ہونی چاہیے کہ علوم  
 اسلامہ میں مروجہ کمال کے ساتھ علوم انگریزیہ میں بقدر معتد بہ مہارت ہوتا کہ اہل اسلام  
 تجارت و حرفت میں ترقی کریں اور اسلام کی اشاعت کر سکیں مگر کس اسلام کی نہ اس  
 اسلام کی جو آجکل خود تیار کیا جاتا ہے نہ وہ اسلام جو جبریل کو قوت قدسیہ کہتا ہے۔  
 نہ وہ اسلام جو بہشت کو صرف راحت سے نام زد کرتا ہے اور نعمائے بہشت کو مسخر  
 میں اڑاتا ہے۔ نہ وہ اسلام جو معجزات و خوارق صلیحا کو قوت دماغیہ مقناطیسیہ کا نتیجہ بتا  
 ہو۔ نہیں وہ اسلام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے مسلم چلا آیا ہو  
 میرا جہان تک خیال ہے وہ یہ ہے کہ ندوۃ العلماء نے اس قدیم اسلام کی خدمت کا بیڑا  
 اٹھایا ہے خداوند تعالیٰ اُسے اس ارادے میں کامیاب فرمائے بنا بران کا فخر  
 اہل اسلام پر عموماً اور حاضرین پر خصوصاً لازم ہے کہ ندوۃ العلماء کی امداد میں گرجوشی  
 اور جلدی سے کام لیں یہ انکا ذاتی کام نہیں ہے بلکہ اسلام کی خدمت ہو۔ ساتھ ہی  
 میں گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے اپنی رعاکو اشاعت اسلام کی اجازت  
 دے رکھی ہے خداوند تعالیٰ اُسکو آخرت کی بہتری کی طرف بھی توجہ دلائے۔ آمین۔

اس مضمون کے تمام ہوتے ہی فشی عبدالعزیز صاحب منیجر کارخانہ پوسٹہ اخبار نے صبح  
 کا موعودہ چندہ وصول کر کے پیش کیا جس سے پھر تحریک چندہ کی پیدا ہو گئی  
 اور کچھ کتابیں اور کچھ روپیہ اسوقت بھی فراہم ہوا۔ اسی کارروائی کے ساتھ مولوی فاضل  
 سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی تصوف پر تقریر کرنے کو کھڑے ہوئے۔



اور نہایت خوبی سے اس مضمون کو ادا کیا۔ مولوی صاحب مدوح کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا  
 ”اصل تصوف تمام پیغمبروں کی شریعت میں پایا جاتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت  
 میں تو اسنے اچھی خاصی رہبانیت اختیار کر لی تھی۔ ہمارے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے رہبانیت کے اصول کو توڑ کر دلی تعلق پر تصوف کا مدار رکھا تھا۔ ”التصوف ان کو ان ملا  
 علاقہ ہما سوے اللہ“

سید صاحب کی تقریر کے بعد شیخ عبدالقادر صاحب ایڈیٹر ابزرور لاہور نے تقریر  
 فرمائی۔ انکی تقریر کا عنوان ”تاثر فغان“ تھا جو حسب مندرجہ ذیل ہے۔ اسکی سلاست  
 روانی اور مضمون کی پاکیزگی کا اندازہ خود ناظرین کر سکتے ہیں

## تقریر شیخ عبدالقادر صاحب ایڈیٹر ابزرور لاہور

### ”تاثر فغان“

بلبل ہیں تو ہیں بلبل تصویر خموشی	گل ہیں تو گل شمع شبستان وفا ہیں
محرومی تقدیر سے اس باغ جا نہیں	جس رنگ میں دیکھو ہیں برگِ نوا ہیں

گو میں بالعموم اس حکمت عملی سے کچھ بہت اتفاق نہیں رکھتا کہ ہر وقت زمانے کی شکایت  
 اور محرومی تقدیر کا گلہ کیا جائے۔ اپنی حالت کی بستی کے مبالغہ آمیز بیانات پیش کیے  
 جائیں اور اس طرح قوم کے حوصلوں کو پہلے سے بھی پست کر دیا جائے۔ ناصبوری کا  
 شبوہ ویسے بھی کچھ پسندیدہ نہیں۔ اور جس قوم کو بجائے شکر کے شکایت کی اور بجای  
 تحمل کے ناصبوری کی عادت ہو وہ بسا اوقات محبتوں میں نگاہ حقارت سے دیکھی  
 جاتی ہے اور اسکی نسبت کوئی اچھی رائے قائم نہیں ہوتی۔ مگر بعض دفعہ واقعات اپنا  
 اثر بے طرح جلاتے ہیں اور کسی طرح ٹالنے نہیں دیتے اور دل سے بے اختیار ایک آہ  
 نکلتی ہی جاتی ہے۔ اس قطعہ بند میں جو میں نے ابھی عرض کیا ہے مصرعہ چارم ایک

بے اختیار آہ ہے جو تسلیم کے دل سے نکلی ہے اور جو عجیب انداز سے ہمہ صادق آتی ہو  
 جس رنگ میں دیکھو ہمیں بے برگ و نواہین زمانہ حال کے مسلمانوں کی حالت کے  
 اس قدر مطابق ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک شاعر نے جسکی غزلیں قومی غزل کا رنگ  
 ملک میں پھیلنے سے پہلے لکھی گئی ہوں کیسے یہ مصرع لکھ دیا جو دل پر خود بخود بیٹھا جاتا ہے  
 یہ قصے تو پڑنے میں کہ مسلمانوں کی سلطنتیں باہشتناہ معدومے چند دھچھن خدا تادیر آباد  
 رکھے اور بھٹنے اور ترقی کرنے کی توفیق دے) مت گئیں یا انکے صاحبان جاہ و مال  
 و منال اس جہان سے چل بسے اور صرف چند ٹوٹی بھوٹی یادگاریں اُنکی باقی ہیں۔ یا یہ کہ  
 اُنکے در سے خراب و خستہ ہو گئے اور اُنکی خانقاہیں غیر آباد ہو گئیں۔ یہی طرح یہ شرکات  
 بھی اب کچھ نئی نہیں کہ تعلیم و وجہ میں پیچھے رہ گئے اور لوگ اُنسے کہیں آگے چل گئے ملازمت  
 سرکار میں بھی یہ آج تک تو پھسڑی ہی رہے کل کی خبر نہیں۔ غرض کمان تک اس قصہ غم  
 کی تفصیل کر کے آپ کا دل دکھاؤں اور اُن دستاؤں کو جو مجالس قومی میں بار بار دہرائی  
 جا چکی ہیں آپ کہ رو برو دھراؤں۔ مگر جس رنگ میں دیکھو کے معنی تو یہ بات سوچنے  
 سے سمجھ میں آتی ہے کہ اور تو اور مذہب اور اُسکی ترقی کے سامانوں میں بھی ہمساری  
 بے برگ و نوائی درجہ کمال کو پہنچ گئی ہے۔ یہی ایک شاخ ایسی تھی جس میں امید ہو سکتی  
 تھی کہ باوجود عام انحطاط کے مسلمان گرنے نہ پائیں گے کیونکہ وہ عرب کے سرخشنہ نصیب  
 سے بس ہی ایک دولت لا زوال ساتھ لیکر نکلتے تھے اور اگر وہ ایک پوری خبر گیری  
 کرتے رہتے تو یہ دولت نہ صرف خود صدقات سے محفوظ رہتی بلکہ انکی دولت دنیاوی  
 کو بھی بچا لیتی لیکن یہ انھیں کام تھا کہ اُس بڑے دستور العمل کو جو دنیا کے سب سے بڑے  
 ربانی مفسر نے اُنکو لا کر دیا تھا نہایت ادب اور احتیاط سے ریشم کے تہ درتہ غلافوں  
 میں بند کر کے طاق نسیان پر دھر دیا اُس پر عمل کرنا اُسکے آیات و بیانات پر غور کرنا تو کرنا  
 اُسکے پڑھنے اور معنی سمجھنے تک کی کوشش چھوڑ دی اور یہ قرار دے لیا کہ کلام پاک کی

اُس ظاہری صورت کا جو چھاپے خانوں سے چھپ کر نکلتی ہے اور جتنے چھڑے کی جلد ہوتی ہے غلافوں میں لپیٹ کر رکھنا۔ ستم کے وقت سر بردھر لینا۔ بہت ہوا تو چوم کر آنکھوں سے لگا لینا اُنکے مسلمان رکھنے کو کافی ہے۔ پڑین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے۔“

اِس کلام پاک کا سب سے بڑا معجزہ اسکی فصاحت تھی جسے قوم عرب کو جو اُس زمانے میں اگر شجاعت کے بعد کسی چیز کا لوہا مانتے تھے تو فصاحت کا اور کسی مہر پر نازان تھے تو فصاحت پر اور جنہیں ایسے ایسے ادیب اور سخنور موجود تھے جنکا جواب پیش کرنا مشکل سے پیدا ہوا، اپنے زور کلام سے دبا لیا۔ ایک برق تجلی تھی جو الفاظ کا لباس پہن کر آنکھوں کو خیرہ کر گئی اور جسکے آگے بڑے بڑے متکبر شاعروں اور جادو بیانون کے سر میا ختہ جھک گئے اور وہ عاجز آ کر بول اُٹھے ”ما ہذا قول البشر“ عرب کے اُس پہلے شوق و ذوق کلام نے تو ضرورت اس بات کی پیدا کی کہ خدا بھی اپنا پیغام ایسے الفاظ میں بھیجے جنکی خوبی کو۔ جنکی حسنی کو جنکی برتگی کو زمانے کے فصحا مان لیں۔ اور پھر خود کلام پاک نے مسلمانوں میں ایک ایسی خوش بیانی کی طرح ڈالی اور اسکے لیے ایک ایسا ختم نہ ہونے والا سامان مہیا کیا جس سے صدیوں تک مسلمان فائدہ اُٹھایا کیے۔ عرب میں مجالس منعقد کرنے اور ان میں اپنی لسانی کے جوہر دکھا کر داد پانے کا دھنگ تو پہلے سے موجود تھا۔ اسلام نے اُسکو اپنے لیے کار آمد چیز بنا لیا۔ پہلے تو صرف اپنے بڑوں کی مبالغہ آمیز تعریفیں کیجاتی تھیں اپنی بہادری یا اپنی سخاوت کے گیت گائے جاتے تھے۔ اب بجائے اسکے ویسے ہی پر زور یا اُنسے بھی زیادہ بڑور الفاظ میں مسلمان خداے بلند و برتر کی حمد و ثنا کرنے لگے اور اس جادو بیانی سے لوگوں کے دلوں کو دین برحق کی طرف کھینچنے لگے۔ اِس پاکیزہ اور نتیجہ خیز فصاحت کی ابتدا خود اُس زبان مبارک سے ہوئی جسکی شان میں ”ما یطق عن العوی“ یا ہو اور خدا جانے اُس زبان معجز بیان میں کیا اثر

تھی کہ جو سامنے آیا مفتوح جو سامنے آیا مغلوب۔ لوگ تلاش کرنے لگے کہ کونسا سحر کو نسا منتر  
اس بندہ خدا کو ایسا یاد ہے جسکے پھونکنے ہی ہر شخص اپنے پہلے خیالات کو ہمیشہ کیے لیے  
خیر باد کہل کر اُس نئی راہ کو اختیار کرتا ہے جو اُسے نکالی ہے۔ جب منبر پر چڑھ کر ایک ٹکستہ  
سب مسجد کے پرانے سے ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر وہ ذات مبارک درافشانی کرنے لگی  
تھی تو تاثیر کا یہ عالم تھا کہ مسنفے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور رقیب القلب کی  
ایک طرف بڑے بڑے سنگدل بے اختیار روتے تھے۔ انسان کیا درود یوار شجر و حجر کو  
وہ آواز پسند آتی تھی اور ستون جس سے ٹیک لگاتے تھے روتا اگر وہ اس فخر سے محروم  
کر دیا جاتا جو اُسے حاصل تھا۔ اور درود یا جس دن محروم کر دیا گیا۔ خیر وہ تو ایک ایسی ذات  
بابرکات کا ذکر ہے جس پر خدا کا سایہ تھا اُن لوگوں کو لیجے جو اُس خضر طریقت کی محبت سے  
فیضیاب ہوئے تھے اُنھوں نے وہی طریقہ جاری رکھا۔ مسلمانوں کو اسلام پر ثابت قدم  
رکھنے اور غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کے لیے اُسی طریقے سے کام لیتے تھے وہی منبر تھا  
وہی مسجد تھی وہی محراب اُسین رسول مقبول کے جانشین اُسی طرح آیات قرآنی تلاوت فرماتے  
تھے اُسی طرح اُسکے معنی لوگوں کے ذہن نشین کرتے تھے اُسی طرح روتے تھے لوگوں کو  
رولاتے تھے اور کونسی مہم ملکی یا قومی تھی جسکے سر کرنے کا مسجد میں بیٹھے بیٹھے اور منبر پر  
کھڑے کھڑے تہیہ نہیں ہو جاتا تھا۔ بیت المال میں کچھ ضرورت نظر آئی۔ غریب و مساکین و  
یتامی کی پرورش کے لیے سرمایہ قومی درکار ہوا۔ برسر منبر جماعت سے درخواست کی گئی۔  
کون تھا جو نہ دے۔ اور معلوم بھی ہے کیا دیتے تھے؟ یہ نہیں ہمارے ہاں کا دنیا کہ مبیوں  
آدمی مہینوں چنچین۔ پکارین۔ خوشامدین کریں۔ عذاب سے دھمکائیں۔ ثواب کے لالچ دین  
اور ہم پسچیں اور مانگنے والوں پر اور اُس جماعت پر جسکے وہ قائم مقام ہیں اور اُنکے باپ  
داداؤں پر متقل اور پادار احسان رکھیں اور اُسکو اچھی طرح درج فہرست کرائیں اور اخبار  
والوں سے درخواست کریں کہ ذرا ہمارے اس عطیے کو اچھی طرح مشترک کیجے گا۔ اور ہماری

دریاد دلی کی ذرا فراخوصلگی سے داد دیجیے گا۔ اس طرح تو ہم دین۔ اور کیا دین؟ اپنے مال و سون  
حصہ؟ نہیں۔ بیسواں حصہ؟ نہیں۔ پچاسواں حصہ؟ نہیں۔ سواں حصہ؟ نہیں۔ ابھی  
ہزارواں حصہ ہو تو بھی غنیمت ہے ورنہ عموماً تو یہ کہ میان میں تو لکھ پتی اور فرست چندہ  
جو سامنے آئی تو لکھ دیے یا بچھڑ پڑے۔ کیسے کہا اچھی حضرت آپ ایسے بڑے آدمی۔ آپ اور  
پانچ سو روپے۔ دیکھے فلان بزرگ کسے جو قسم ہر روپے کے ملازم ہیں دس روپے لکھ دیے ہیں  
تو فرما۔ نے لگے بی بی ہاں انکو ذرا ایسے کاموں سے سجدہ دلچسپی ہے۔ میں نے تو آپ کی خاطر  
سے لکھ دیا ورنہ مجھے ایسے مجلسوں سے کچھ دلچسپی نہیں۔ بخلاف اسکے جنکے ہم نام لیتے  
ہیں اور جتنے فضائل یاد کر کر کے آنے جاتے ہیں انکی کیا کیفیت تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کسی ضرورت کے لیے سہرا یہ چاہا۔ سب دوڑے کہ جو کچھ ہو سکے لا کر حاضر خدمت کریں  
اور بجا گئے ہوئے آئے کہ سب سے پہلے کون داخل سعادت ہوتا ہے۔ اور لائے  
کیا؟ ایک صدیق ہی ہیں کہ گھر کا گھر اٹھا لائے اور خود کھلی میں مست ہیں۔ اور لا کے  
قدموں پر ڈال دیا۔ انھیں باتوں سے تو قیامت تک اسمائے مبارک ان بزرگواروں کے  
زندہ ہیں اور در خطبوں میں ان فضیلتوں کا ذکر چارہوتا ہے۔ مگر فوس خطبوں میں چاہئے  
کتنے ہیں؟ پھر انہیں کتنے ہیں جو اسکے معنی سمجھتے ہیں اور کتنے ہیں جو غور کرتے ہیں؟ کہ اس سے  
محض یہ مطلب تو نہیں کہ انکی شان بڑھائی جائے۔ انکی شان ارفع ہے اس سے کہ ہم  
لوگ ہمیں کچھ اضافہ کر سکیں جب خدا خود انکا قدر شناس ہے۔ مگر مطلب یہ تھا کہ یہ چہین  
کہ وہ فضائل کیا تھے جھوٹے انھیں نے انھیں درجہ فضیلت دلایا اور جنکی تقلید سے ہم آپ بھی  
فیض اٹھا سکتے ہیں۔

خیر صاحب تو یہ تھے وعظ اور خطبے ان لوگوں کے اور ایسے تھے سننے والے انکے  
اب تو وہ کہنے والے رہے نہ سننے والے اور اس پر تو حسرت آتی ہے کہ اس رنگ میں بھی  
اہل اسلام کا حصہ ہو چکا تھا یہ بے برگ و نوا ہو بیٹھے اور آج اس ترکیب سے فائدہ کون اٹھا

رہے ہیں۔ عیسائی۔ آپ تو یہاں بیٹھے بیٹھے ہنس دیتے ہیں کہ واہ عیسائیوں کی دعا کیا ہے  
 "اے خدا اے ہمیں تو اب جکی روٹی" اور انکا طرز عبادت کیا ہے۔ اور اگر جا میں یہ فتور ہے  
 اور یہ خرابی ہے۔ کوئی محض مبتلائی فیشن ہے کہ کھینچا چلا جاتا ہے مگر اسے کچھ دستگی اگر جابے  
 نہیں۔ مگر ذرا گرجے کے اندر تو چلکے دیکھیے باوجود ان نقائص کے پادری صاحب کیا ستم  
 دھار ہے ہیں۔ چشم تصور کو آج سے دو ڈیڑھ برس پہلے کسی گلستان کے گرجے تک  
 پہنچائیے۔ ایک کثیر جماعت خوبصورت سیاہ لباس میں اہتمام اور احتیاط کے ساتھ لمبوس  
 بیٹھی ہے اور ایک پادری برسر منبر کھڑا تقریر کر رہا ہے۔ آئیے ذرا سنیں کہ وہ کیا کہتا ہے۔  
 اُسے ابھی انجیل کی ایک آیت پڑھی ہے "بارکلت ہیں امن کرانے والے۔ کیونکہ آسمانی بادشاہ  
 اُنکی ہوگی" اور اب ہلکی بنا پر اپنا خطبہ شروع کرنے کو ہے یہ خطبہ ایک لکھی ہوئی تقریر ہے  
 جسکی تیاری میں اُسے بیسیوں کتابوں کی ورق گردانی کی ہے جس میں اُسے اپنے اخبار بینی کے  
 نتائج بھی کھپائے ہیں اور جسکی تیاری میں اُسے ہفتہ بھر کوشش کی ہے۔ پہلے اُسے لکھا  
 اور پھر حفظ کیا ہے۔ اب کاغذ اسکے سامنے احتیاط رکھے ہیں ورنہ وہ اضافہ تقریر کر رہا ہو  
 آنکھیں ہیں کہ سامعین پر اثر ڈال رہی ہیں۔ ہاتھ ہیں کہ مناسب حرکات سے تقریر کی تاثیر  
 بڑھا رہے ہیں۔ آواز باقاعدہ کھنٹی اور بڑھتی ہے۔ کوئی بات زور سے کہی جاتی ہے کوئی  
 کیس قدر آہستگی کے ساتھ۔ فقرے ہیں کہ چنچے تلے ہوئے ایک لفظ باعتبار انشا کے ادھر سے  
 ادھر کرنے کو کسی کا جی نہ چاہے۔ عبارت لٹین اور طرز ادا دلپسند۔ اب سننے والے بھینچ تو  
 کیا معنی منوانا یہ چاہتا ہے کہ جو مٹی افریقہ میں جو لڑائی ہو رہی ہے وہ شان عیسویت کے  
 خلاف ہو کیونکہ حضرت عیسیٰ امن کے پیغمبر تھے اور جنگ ایک نیک عیسائی قوم سے ہے جو  
 پارسائی اور حسن عقیدت و عمل میں اہل انگلستان پر بھی فائق ہے اور اسلیے لڑائی ایسی حالات  
 میں اور ایسے لوگوں کے ساتھ کار شیطانی ہے اور صلح کی کوشش فوراً ہونی چاہیے پادری  
 ایک ایک کے دل میں جب اس خیال کو جاگزین کر لیتا ہے اور منوالیتا ہے تو منبر سے اترتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ اُن دنوں انگلستان میں پارلیمنٹ کی سیاسی اعتبار سے دو فریق تھے۔ ایک جو لبرائی کو حق بجانب سمجھتا تھا اور اسکی امداد اپنا مذہبی۔ قومی اور ملکی فرض۔ دوسرا وہ جو اسے ناجائز سمجھتا تھا اور اسکی امداد کو گناہ اور ناداجب۔ یہ پارلی صاحب کس دوسرے فریق کے ہم خیال ہیں اور اپنے فریق کے خیالات کو قوم میں پھیلا رہے ہیں اور مذہب کے زبردست اثر سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ بس صلح کا وعظ منکر لوگ نشہ صلح میں سرشار گر جلسے نکلتے ہیں اور بڑے بڑے مجمع کر کے گورنمنٹ میں درخواستیں بھجواتے ہیں کہ صلح کی طرح ڈالی جائے اور ملک کو اس بیجا خرچ سے بچایا جائے دوسری طرف شہر کے کسی اور حصے میں گر جاہے حسین ایک ایسے خطیب گفتگو کر رہے ہیں جو جنگ کے موافق ہیں۔ ایک برقی اثر ہے کہ جماعت بھر میں پھیلا ہوا ہے اور وہ لوگ خود والنٹیئر بنکر جانیں لڑا دینے۔ جتنا روپیہ امداد سپاہیان و مجروحین کے لیے درکار ہو دیرینے اور ہر طرح سے فوج کی مدد کرنے کو آمادہ ہیں۔ ان حالات میں وہ فصاحت جیسے آپکے بزرگوں کو ناز تھا اگر عیاد میون کے حصے میں چلی جائے تو تعجب کیون ہو؟

باغبان گریون ہی امید اتر ہے دلفریب | آسمان سر ہر اُٹھالے گی فغان عند سلب

ہمیں آج اگر رونا ہے تو اس بات کا کہ اور باتیں تو گئی ہی ہیں یہ طاقت فغان کیون کم ہو گئی اور تاثر فغان کیون سلب ہو گئی۔ ہم میں اب کتنے واعظ کتنے خطیب باقی ہیں جو یہ فصاحت اور یہ اثر رکھیں کہ قوم کی قوم جدھر جاہیں ہانک لیں اور اگر کچھ ہے بھی تو وہ خال خال۔ وہ بھی پسرا سحری۔ خدا داد قابلیت اور اتفاق مشق سے کچھ گئے ہیں اور آگے جانشین اُنکے متیقن نہیں۔ اور وہ ان خاص قابلیت کے نامور آدمیوں کا تو ذکر ہی جانے دیجئے۔ اس انداز کے آدمیوں کا جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ جو ضرورت وقت کے مطابق مذہبی تقریر کر کے قوم کو ابھار سکیں تعداد ہزاروں تک پہنچی ہے۔ ایک محکمے کا محکمہ ہے جسکا انتظام ایسا ہی منضبط ہے جیسے محکمہ سول کا یا فوج کا۔ فہرین

ماتحت ہیں۔ موقوفیان ہیں۔ بحالیان ہیں۔ گرانیاں ہیں۔ رپوئیں ہیں۔ تنخواہیں ہیں۔ وظیفے ہیں۔ انگریزوں کی دنیوی حالت پر تو رشک کرنے والے یہاں بہت لوگ موجود ہیں اور اُنکے مذہب پر رشک کرنے والا شاید کوئی مسلمان نہ ہو۔ مگر ایمان کی تو یہ ہے کہ میں اُنکے کلیسے انتظام اور اسکی خوشحالی پر تو رشک کرتا ہوں ۵

سخن درست گویم نمی توانم دید | کہ مخورند حریفان و من نظارہ کنم

مجھے سخت ضرورت اس بات کی محسوس ہوتی ہے کہ ایک معقول جماعت ایسے لوگوں کی پیدا ہو جو علیم دین سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ علوم مروجہ سے باخبر ہوں اور حالات زمانہ پر نظر رکھتے ہوں۔ فن تقریر و وعظ کو بطور فن کے تحصیل کریں اور پھر تسخیرِ قلوب کا عمل شروع کر دیں۔ یہ خیال ایک غرصے سے میرے دل میں جاگزین تھا اور جب مجھ پہلی دفعہ اجلاس ندوے میں بمقامِ عظیم آباد شریک ہونے کا موقع ملا تو میں چاہتا تھا کہ اس عنوان سے ایک مضمون پڑھوں کہ ”وعظ کیسا ہونا چاہیے“ میں نے اپنے کرمفسر مولوی عبدالحی صاحب کو اس عنوان سے مطلع کیا مگر اُنکو میرا مطلب سمجھنے میں کس قدر محو ہوا اور دُورے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ایک دنیا دار آدمی اہل دین کو خاص اُنکے کام کے متعلق نصیحت کرنے کھڑا ہو جائے اور طبقہِ علما کی ناراضگی کا باعث ہو۔ اُنھوں نے مجھے لکھا کہ میں کوئی اور عنوان منتخب کر لوں۔ میں نے اُنکے حکم کی تعمیل تو کر دی مگر یہ مضمون برابر میرے سینے میں باعثِ خلش رہا۔ وجہ اسکی یہ تھی کہ آئے دن دو طرح سے مجھے اسکی ضرورت کا احساس ہوتا رہتا تھا۔ ایک تو وہ صورت جو عرضِ کیگئی کہ جہاں عیسائی مذہب کے متفقین کو اپنے مذہبی پیشواؤں کے اثر سے بڑے بڑے کام لیتے دیکھا تو خیال آیا کہ ہم کیوں ایسا نہیں کر سکتے؛ اور دوسری صورت یہ کہ جب کبھی مختلف مقامات میں اپنے ہاں کے واعظوں کے وعظ سننے کا اتفاق ہوا تو خیال آیا کہ کیسے اچھے موقع لوگوں پر اثر ڈالنے کے ہاتھ سے نکلے جاتے ہیں۔ اُنکے ہر طرح ہاتھ سے بچ جانے پر افسوس ہوا اور میں یقین کرتا ہوں



کہ ہمارے علمائین سے بھی روشن خیال اور دلاور بین حضرات اس بات کا اعتراف فرماتے ہیں کہ ہماری مجالس وعظ میں اور خطبوں میں وہ مطلب جو اہل سنین اسلام میں لیا جاتا رہا اور جواب لیا جاسکتا ہے اور جسکی اب پہلے سے بھی زیادہ ضرورت قوم کی حالت کو سمجھانے اور سنوارنے کے لیے لاجق ہوئی ہے نہیں لیا جاتا اور اسلئے انھیں اس شاعر کے ساتھ ہم زبان ہونا پڑے گا جس نے کہا ہے اور خوب کہا ہے ۵

اے دل کو سے دوست گذاری نکر دہ	فرصت زد دست دادہ و کاری نکر دہ
میدان فراخ دیدہ و گوی نہ بردہ	شاہین بدست و عزم شکاری نکر دہ

اور جو مجھے عرض کرنا ہے اُسکا سب سے ضروری حصہ یہی ہے کہ وعظ میں وہ رنگ پیدا کرنے کی ایک کوشش خاص ہونی چاہیے جس سے وعظ و خطبہ وہ کام دیکھیں جسکے لیے یہ تجویز ہوئے تھے اور اس نالہ و فغان میں جو ہم آپ اپنے مجالس میں برپا کرتے ہیں تاثیر بھی موجود ہو۔ اسلئے میں ذرا علی تقریر کا عنوان ”تاثیر فغان“ پسند کیا ہے۔

دل میں جا کر گھر کرے ایسی تو ہو تقریر و وعظ	جسکو جو چاہے منالے یہ تو ہو تاثیر و وعظ
---	---

میں کئی قومی جلسوں میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے واجب الاحترام بزرگ جناب قاری شاہ سلیمان صاحب مجلس کو بے خود کر دیتے ہیں اور اثنائے تقریر میں بعض ایسی مقبول گھڑیاں آتی ہیں کہ ایک بڑے مجمع کو جہاں چاہیں لیکر جھونک دیں۔ اُسکا باعث یہ ہے کہ ان کو خدا داد خصوصیتوں کے ساتھ اس فن کی مناسب تربیت حاصل ہوئی ہے اور اس پر ایک پرجوش دل جو محبت اسلام اور شوق محمدی سے سرشار ہے اضافہ ہے ۵

لنشین شد سخنم تا تو قبولش کردی	آرے آرے سخن عشق نشانے دارد
--------------------------------	----------------------------

مگر آپ نے دیکھا ہو گا کہ انکو ایک ہی جلسے میں کتنی دفعہ آپ کے روبرو کچھ کہنا پڑا ہے۔ یہی ایک بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ ہمارے پاس بہت سے شاہ سلیمان نہیں ہیں ورنہ انکو اتنی مرتبہ تکلیف نہ دینی پڑتی ایک آدمہ دفعہ اپنا حصہ لیکر یہ بھی آپ حضرات

کی طرح عافیت کے ساتھ سامعین میں بیٹھ رہتے اور تقریریں سننے کا لطف اٹھاتے آپ  
 فرمائیے کہ چار پانچ اچھے واعظوں سے ہندوستان جیسے بڑے ملک میں حسین چھ کر دے  
 زیادہ مسلمان آباد ہیں کیا ہو سکتا ہے۔ بارہا ایسا ہوا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے جسکی  
 کارناموں کا پرسوں سے کئی دفعہ تذکرہ آیا ہے اور جسکی بابت مختلف مقررین نے نہایت  
 ہمدردی اور قدردانی کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اعلان کیا کہ اُسے واعظوں کی ضرورت ہے  
 مگر ہندوستان بدین وسعت مطلوبہ ڈھنگ کے آدمیوں کے مہیا کرنے سے قاصر رہا کچھ  
 عرصہ ہوا ٹرسٹوال سے جہانکی لڑائی ابھی ختم ہوئی ہے کچھ معقول رفیقین چندے کی انجمن میں  
 پوچھتے ہیں اور ساتھ ہی تحریک آئی کہ چند ایسے اصحاب کا ایک وفد جنوبی افریقہ میں جہاں  
 بہت سے خوشحال مسلمان تاجر ہیں آئے جو انگریزی میں مذہب اسلام پر وعظ کر سکتے  
 ہوں اور کئی دن تک ہم لوگ شش و پنج میں رہے کہ ایسے آدمی کہاں سے لائیں ایک  
 دفعہ یہاں امرت سر میں جنوبی امریکہ سے ایک پیغام آیا تھا جو وہاں کے ایک مقبول مسلمان  
 سوداگر نے بھیجا تھا کہ میں ایک انگریزی دان عالم درکار رہے کیونکہ مسلمانوں کی بہت سی آبادی  
 ہے جو مختلف ممالک کے رہنے والے ہیں اور جن میں مشترک زبان انگریزی ہے۔ وہ معقول  
 انخواہ بھی دینا چاہتے تھے مگر کوئی آدمی تیار موجود نہ تھا۔ اسی طرح امریکہ شمالی میں جیسا کہ آپ  
 کل پرسوں کی بعض تقریریں میں سن چکے ہیں ایک خاص شوق تلاش مذہب کا موجود ہو گیا  
 ہے اور وہاں کے لوگ اب حیات مذہب حق کی تشنگی میں العطش العطش پکار رہے ہیں۔ مگر  
 کوئی ایسا نہیں جو اسلام کے سرچشمہ رحمت سے پیاسے ہونٹوں تک چند قطرہ آب پہنچاؤ  
 یہ اور ایسی بہت سی ملکی اور غیر ملکی ضروریات ہیں جو چاہتی ہیں کہ ذی علم اور با اثر واعظوں  
 کی جماعت بڑھائی جاوے جو موجودہ خموشی کے سنائے کو مبدل بہ فغان کر دے اور آسمان  
 سر پر اٹھالے اور مذہب حق کا وہ غلغلہ بلند ہو جسکی تاثیر سے پھر ایک دفعہ دنیا میں اسلام کی  
 دھاک بندھ جائے۔

اچھا اگر آپ پر تاثیر فغان کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں تو اسکے لیے جو وسیلہ مناسب ہے  
 اُسکو استعمال کیجیے۔ وہ وسیلہ کیا ہے؟ کوئی ایسی تعلیم گاہ قائم کرنا جو اس مطلب کے لیے مخصوص  
 ہے اور یہ مطلب دارالعلوم مجوزہ ندوہ کے مقاصد میں موجود ہے مگر اسکے متعلق اتنا جد دینا  
 ضروری ہے کہ ایک علوم مذہبی کے مدرسے میں کتب دین اور کتب علم ادب عربی و بعض دیگر  
 کتب کا پڑھنا دینا ہی کافی نہ ہوگا۔ اسکے لیے اس فن کی خاص تربیت اور مشق علاوہ نصائے  
 معمولی کے ہونی چاہیے اور ساتھ ہی خاص طلبہ جو اس مذاق سے مناسبت رکھتے ہوں  
 منتخب کیے جانے چاہئیں اور اُنکا حوصلہ زمانہ مشق میں بذریعہ انعامات و وظائف بڑایا  
 جانا چاہیے اور اُنکی مشق بذریعہ مقابلہ باہمی و مباحثہ و مناظرہ دوستانہ پختہ کرانی چاہیے  
 شاید کوئی کہے کہ لگھڑ زمانے کے جو علماء و عظماء کمال رکھتے ہیں اُنکو کونسی ایسی تربیت  
 ملی تھی؟ اور اُنکے لیے کونسی خاص درس گاہ قائم کی گئی تھی؟ تو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہر زمانے  
 اور ہر وقت میں بعض خاص طبائع تو ایسی ہوتی ہیں جو بغیر زیادہ باضابطہ تعلیم کے محض جدت  
 ذہن و ذکا کی بدولت عروج کمال کو پہنچ گئی ہیں مگر ایسے نمونے کیاب ہیں اور کبھی کوئی گروہ  
 علماء یا عظیم کمال اس صہول پر پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ خصوصاً ایسے زمانے میں جب فن تعلیم نے  
 بے انتہا ترقی کی ہے اور ہر علم کی شاخ کے لیے ایک ٹریننگ کا بیج قائم ہوا ہے۔ یا بعد از تعلیم  
 تجربے کا موقع نکالا گیا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل مدارس سرکاری میں معلیٰ پریکٹیکو محض بی۔ اے یا ایم۔ اے ہونے  
 کی حیثیت سے مقرر کرنے میں تامل کرتے ہیں اور یہ پرکشش ہوتی ہے کہ اُس نے مدرسہ تعلیم المعلمین سے  
 بھی سند حاصل کی ہے یا نہیں۔ صیغہ قانون کے متعلق ولایت میں یہ دستور ہے کہ پہلے تو  
 بذریعہ امتحانات کے کتب قانونی کے علم کا ثبوت مانگا جاتا ہے اور پھر خاص طور پر پاس شدہ  
 شخص جو دکالت کیا چاہتا ہے تجربہ کار وکیلوں کے ساتھ رہ کر فن دکالت کی مشق کرتا ہے  
 اور کچھ سالوں خاص محنت کے بعد خود سند پاتا ہے کہ علیحدہ کام شروع کر سکے۔ طب کے لیے

مخص اُن زبانوں کا جاننا جنہیں کتب طبعی موجود ہیں کافی نہیں بلکہ دیگر علوم سے فارغ ہونے کے بعد ڈاکٹر یا طبیب کو خاص اُس فن کے لیے علیحدہ تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ انگریزین کے دینیات کے متعلق بھی یہی قاعدہ ہے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد لوگ مدارس دینیات میں جاتے اور وہاں سے بی۔ ڈی۔ اور ایم۔ ڈی کی ڈگریاں پاتے ہیں جب انھیں پادری سمجھا جاتا ہے اور کلیسہ کی خدمت کا کام اُنکے سپرد ہوتا ہے۔ جب علوم و فنون کے متعلق اہل فن کے لیے تربیت خاص ضروری سمجھی جاتی ہے تو علم الادیان کیون مستثنیٰ ہو۔ آپ اگر علم الادیان کو افضل تسلیم کرتے ہیں تو اسکے واسطے دوسرے علوم سے بڑھ کر اہتمام ہونا چاہیے نہ یہ کہ یہ بالکل اتفاقی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور جید علما کے ممکنے کی خود رو سب سے کی طرح متوقع کیجائے۔

اگر ایسے علما کے پیدا کرنے کی آپ کوشش کریں گے جو تاثیر و عطا رکھتے ہوں اور اس برقی طاقت کا ٹھیک استعمال کریں گے تو جتنے رشتے قوم کی پستی کے متعلق ہیں اُنکا مدد و اہو بیگا یہی افسردہ و پژمرده اور افلاس زدہ مسلمان وہ وہ ہمیتیں وہ وہ جراتیں دکھائیں گے کہ آپ دیکھ کر دنگ رہ جائیں گے۔

ہزار ہری مٹا چکی ہے تپِ محبت ہر دل میں باقی
ہنوز خاکستر کہن ہیں وہ آگ جو تھی دبی ہوئی ہے

اس تقریر کے بعد مولوی شہار احمد صاحب امرت سری مصنف تفسیر ثنائی نے نہایت دلچسپ تقریر فرمائی جس کا عنوان تھا ہم کون ہیں؟ یہ تقریر وقت کی تسکلی سے ناتمام ہی مگر چونکہ مولوی صاحب مردوح نے اسکو پہلے سے قلب بند کر رکھا تھا اسولے ہم اسکو درج رد و داد کرتے ہیں۔

## تقریر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ ملک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیہن وذلک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیہن۔ اللہ صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک جمد مجید۔ اللہ انت نفسی تقویہا وذلک انت خیر من رکبہا انت فیہا ومولیہا۔ حضرات صدر انجمن ومحترم علمائے کرام ومغزز ناظرین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں اپنے مضمون کے بیان کرنے سے پہلے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے شعر میں تھوڑا سا تصرف کر کے ندوۃ العلماء کی تشریف آوری کا شکریہ اظہار کرتا ہوں۔ حضرت حسان شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کرتے تھے ۵

کف بنا فضلا علی من غیرنا	حب ابنی محمد ایا نا
--------------------------	---------------------

میں اس شعر کے معنی کو مسلم رکھ کر مجازی معنی میں ندوے کا خیر مقدم کرتی ہوئی یوں کہتا ہوں

کف بنا فخر علی من غیرنا	تشریف ضیف الندوۃ ایا نا
-------------------------	-------------------------

یعنی ہم اہالیان امرتسر کو یہ فخر کافی ہے کہ ندوۃ العلماء نے ہمارے قدم مینیت لزوم سے مشرف کیا ۵

گر بر سر چشم مانسینے ۶	نازت بکشم کہ نازنیں
------------------------	---------------------

اس کے بعد میں اپنے مضمون پر آنا چاہتا ہوں۔ میرے مضمون کا عنوان ہے ہم کون ہیں؟ اس عنوان سے چار دفعہ سوال ہونگے اور چاروں سوالوں کے جوابات میں باتباع قرآن شریف آپ ہی دونگا۔ پہلا سوال یہ ہے کہ ہم کون ہیں؟ جس کا جواب ہے کہ ہم انسان ہیں۔ اس جواب کی صحت میں کیسے کلام نہ ہوگا۔ موجودہ حاضرین سے قطع نظر کل دنیا کے ذی عقل بلکہ ذی جان اس جواب کی صحت کے قائل ہیں۔ کیونکہ انسان کا مصداق بننا ہمارے حق میں کسی یا رخی نہیں بلکہ قدرتی اور وہی ہے جو کسی طرح

چھیننے سے چھین نہیں سکتا سلب کرنے سے سلب نہیں ہو سکتا۔ مگر خدا کی پاک کتاب ہم انسانوں میں سے بہت سے افراد کو انسانیت سے خارج بتلاتی ہے تو آخر کی بھی تو کوئی وجہ ہے۔ کسی اہل دل نے ان معنی کو ان لفظوں میں بیان کیا ہے ۵

انجہ بر جہتیم و کم دیدیم و بسیارست و نیست ۱۱  
نیست جز انسان درین عالم کہ بسیارست و نیست

ہم انسانوں ہی میں سے ایک بد بخت وہ بھی ہیں جن کو حق میں ارشاد ہے "ان شر الہواب عند اللہ لہم البکم الذین لا یعقلون" سب حیوانوں سے بدترین وہ لوگ ہیں جو خدا کی دی ہوئی عقل سے کام نہیں لیتے بلکہ غفلت میں ضائع کر رہے ہیں۔ یہی وجہ کیا ہے کہ ایک ایسا نام یا لقب جو ہمو قدرتی طور پر ملا تھا جو بغیر کسی کسب اور دخل کے ہم پر صادق آتا تھا۔ ہم انسانوں میں سے بہت سے افراد سے چھین کر خداوند عالم او کو بدترین خلائق قرار دیا ہے۔

حضرات! انسان (عام اس سے کہ مسلمان ہو یا غیر) قدرتی طور پر بہت سی تعلقات میں وابستہ ہے۔ کچھ شک نہیں کہ ایک تعلق اس کا اپنے خالق سے ہے تو دوسرا خالق سے۔ ایک حاکم سے ہے تو دوسرا محکوم سے۔ ایک ماں باپ سے ہے تو دوسرا اولاد سے۔ ایک بیوی سے ہے تو دوسرا خاوند سے۔ ایک دوست سے ہے تو دوسرا دشمن سے۔ ایک ہمسائے سے ہے تو دوسرا اجنبی سے۔ ان سب تعلقات میں سے خالق کا تعلق بہت بڑا گہرا تعلق ہے۔ مگر فوس کہ جیسا کچھ گہرا اور مضبوط ہے ویسا ہی اکثر انسان اسے بھولے ہوئے ہیں۔ مگر کیا یہ تعلق بھول جانے سے بھول سکتا ہے؟ توڑنے سے ٹوٹ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسے بھولنے اور توڑنے والے کی مثال بالکل اس احمق کی سی ہوگی جو یہ سمجھ کر کہ بارہ بجے کی گاڑی کا وقت ہو گیا ہے گھڑی کی سوئی کو تھپچھ کر کے گاڑی کے وقت پر مٹنے کی ہوس کرے۔ صاحبو! جس طرح اس بیوقوف

کی اس حرکت سے وقت پر کوئی اثر نہ پڑے گا اس طرح کسی بیوقوف کے اس تعلق اور نسبت اندلی کو بھولنے سے کوئی اثر نہ ہوگا۔ ایسے ہی احمقوں کے کان اینٹھنے کو

خداوند عالم فرماتا ہے: "ام حسب الذین اجترعوا السیات ان یعلم کالذین آمنوا و عملوا الصالحات سواء محیاهم و مماتهم ساء ما یحکمون" کیا کھلے جی بدکاریاں کرنے والے یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم ان کا جینا اور مرنا ایمان داروں۔ پہلے آدمیوں کی طرح کرینگے؟ ہرگز نہیں۔ بہت ہی بُری رائے جالے بیٹھے ہیں۔ ایک لوگ ایسے بھی تھے کہ انکو اس تعلق نے ایسا کچھ حواس باختہ کر رکھا تھا کہ انکو دنیا بھر میں کوئی اور تعلق تو کیا کوئی چیز وجود پذیر نظر نہ آتی تھی ایسے وہ کہتے تھے۔

لا اَکون ولا ابلیس	لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارة وانت اعنى	یا من هو للقلوب مقناطیس

یہی رباعی کا مطلب کسی پنجابی اہل دل نے کیا ہی اچھا ادا کیا ہے۔  
دل بھی تو میں نے دلبر بھی تو میں دید تو میں دکھاترا

فیٹر پرا نر دھانے تو میں اک حرف نہیون وجہ میرا  
گویہ اشعار بظاہر مختلف زبانوں میں کہے گئے ہیں مگر مطلب دونوں کا ایک ہو جیسا کسی بزرگ نے کہا ہے۔

عبارة تاناشے و حنک و اصل	دکل الے ذاک الجلالیشیر
--------------------------	------------------------

یہی تعلق کے کامل بنا ہونے کی تعلیم اور نیکیں کو خدا نے سلسلہ نبوت و رسالت قائم فرمایا۔  
یہی تعلق کی تعلیم دیتے ہوئے ہزار بابا بنیا و صلحا جان پر کھیل گئے مگر اپنے خیال کی دُھن سے نہ رُکے۔ صحابہ کرام ہی کو دیکھیے کیا صحابہ بلکہ رجال صحابہ تو بجائے خود تھے عورتوں کی نوع عموماً بہادری اور دینداری اور نجاست کی سے کم بہرہ یاب ہوتی ہے مگر صحابہ بن عورتیں بھی ایسے دل و گردے والی ملین گی کہ آنکھل کے بہادر سے بہادر مردوں کو مانہ کرین حضرت عمار یا

رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا حال عموماً طلباً کو معلوم ہوگا کہ مشرکون نے ایسی ایذا رسانی کی کہ مرحومہ کی دونوں ٹانگیں رستہ میں سے جکڑ کر اونٹون سے باندھ دیں اور اونٹون کو پتھر پڑا دوڑایا۔ اس تکلیف کے علاوہ ایک شقی نے مرحومہ کے مقام محفوظ پر برچھی چلا کر اود سے داخل جنت کیا رضی اللہ عنہا وارضیٰ لها۔ مگر اُس مرحومہ کا حوصلہ دیکھیے کہ اُس نے اس تعلق کو ایسا بنا یا کہ اُن تک نہ کی۔ آہ۔

بنالردنہ خوش رستے بجاگ و خون غلطیدن | خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

حضرات! اس تعلق کی بڑی مشکل بلکہ اصل ایک فعل قلبی ہے جس کا نام توحید اور امامت الی اللہ ہے۔ یہی توحید ہے جس کی بابت ارشاد ہے کہ اس الطاعات توحید کیا ہو کسی بزرگ نے مختصر لفظوں میں بتلا دیا ہے۔

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی | کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

قرآن شریف میں یہ بھی ایک کمال اعجاز ہے کہ مسائل کو اصول کی صورت میں بیان کرتا ہے مسئلہ توحید کو ایک اصول کی صورت میں یوں بیان کیا ہے کہ "لا تدع من دون اللہ الا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذ من الظالمین" یعنی کسی ایسی چیز کو مت پکار جو نہ توفیع دے سکے اور نہ نقصان۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تو بھی ظالموں میں شمار ہوگا۔ اس آیت سے جان تک میرا ناقص علم راہنمائی کرتا ہے ایک عام اصول مفہوم ہوتا ہے کہ جو شخص دون شخص یا شے دون شے سے تعلق نہیں رکھتا یعنی یہ کہ جو چیز یا جو شخص ہمارے نفع نقصان رسانی پر قادر نہ ہو اس کو کسی حال میں پکارنا یا اُس سے کسی حاجت روائی کی دعا کرنا یہی ناپسندیدہ پردہ دگار ہے جس کو دوسری لفظوں میں شرک یا فقیض توحید کہتے ہیں۔ اب صرف یہ بات دریافت طلب ہو کہ آیا مخلوق میں سے کسی شخص کو بھی ہمارے نفع یا نقصان رسانی کا اختیار ہے یا قدرت ہو۔ مخلوق کے طبقات لاتعداد دیکھئے کہ تو کیا ہی دیکھو گے ہم مسلمانوں کا جماعی عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق سے فضل انبیا علیہم السلام ہیں اور انبیا میں سے سید الانبیا



حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب فضل اور کس میں حضور نے فرمایا ہے  
 انسان سید ولد آدم ولا فخر یعنی میں بلا فخر کہتا ہوں کہ میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں۔ حضور نے فرمایا  
 لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی۔ اگر حضرت موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو بجز میرے اتباع  
 کے اُنکو بھی کچھ نہ سوجھتا۔ قرآن شریف میں آپ کے حق میں صاف ارشاد ہے۔ اناک  
 بعلمی خلق عظیم (تو تو بڑے ہی خلق پر ہے) حضور نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب اپنا اپنے  
 اپنے ہی نفس کی بہتری چاہیں گے مگر میں اُسوقت بھی اُمتی اُمتی ہی کہوں گا۔ غرض مختصر یہ  
 کہ آپ کی تعریف و توصیف کے دفتر اس ایک ہی فقرے میں ختم ہیں ۵

لَا یُکِنُّ الشَّيْءُ لِمَا كَانَ حَتُّهُ | بعد از حد ا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس جو وصف کمال آپ کی ذات ستودہ صفات میں بھی نہ ہوگا وہ کسی دوسرے میں  
 خواہ وہ کیسے ہی عالی مرتبہ پر پہنچا ہو تلاش کرنا بالکل بیودہ اور لغو حرکت ہو نہیں سکتا  
 معنی حضور کی بے ادبی بھی ہے پس اب یہ دیکھنا ہے کہ قرآن مجید نے حضور اقدس فدا  
 ابی زامی کی شان میں کیا فرمایا ہے۔ صاف اور کھلے لفظوں میں ارشاد ہے "قل انی لا  
 املک لکم ضرراً ولا نفعاً" یعنی اسے رسول علیہ السلام تو ان تمام دنیا کے لوگوں سے کہہ دے کہ  
 میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا بلکہ ایک مقام پر یوں فرمایا "قل املک  
 نفسی نفعاً ولا ضرراً الا ما شاء اللہ" یعنی میں اپنے لیے بھی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا پس  
 اس آیت نے بھی مثل پہلی آیت کے ہمیں ایک صُحُولِ کلی پر اطلاع دی کہ خدا کے سوا مخلوق میں  
 سے کوئی بھی ہمارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اسی لیے حضرت مولانا فرید الدین گنج شہ  
 اللہ علیہ نے توحید کے مضمون کو ان لفظوں میں بیان فرمایا ہے ۵

غیر حق راہر کہ خواند اے پسر | کیست در دنیا از و گمراہ تر  
 در بلا یاری نخواہ از سبچا کس | ز انکہ بنود جسے خدا فرباد کس

یہ توحید بھی جسکا مختصر سا ذکر میں نے کیا ہے علمائے ظاہرہ کا بیان ہے علمائے باطن

یعنی اہل دل صحاب صوفیائے کرام کو پوچھیں تو وہ اسپر بھی خالق نہیں حضرت مولانا مجاہد سبحانی  
قطب ربانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں یہ لیس الشکر عبادة  
الاصنام فحسب بل اذا رکت الے غیر اللہ فقد اشرکت به عز وجل یعنی شرک بت پرستی بھی یہ  
بلکہ جب تو کسی مخلوق کی طرف ذرا بھی مائل ہو یعنی اُس سے ذرا بھی نیم و امید کی تو تو مشرک ہو گا  
مولانا روم اس سے بھی کس قدر وضاحت سے یہی مضمون کو فرماتے ہیں ۵

کاین ہوی جز فضل آن دروازہ نیست  
گو کش خود را آشناے را ز کرد

تا ہوئے تازست ایمان تازہ نیست  
ہر کہ خود را از ہوئے خود باز کرد

یعنی جب تک انسان اپنی خواہشات کا بندہ ہے اس کا ایمان مدہ ہے یا دوسرے لفظوں  
میں یون کہیں کہ وہ مشرک ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ لا یومن احدکم حتی  
یکون ہواہ تبعاً لما جمست به یعنی جب تک انسان اپنی دلی امنگ کو بھی میری تعلیم کے تابع  
نہ کرے گا ایمان دار نہ ہو گا۔

یہ ہے مختصر بیان اُس تعلق کا جو انسان کو اپنے خالق سے ہے جس سے کسی طرح انکار نہیں ہو سکتا  
اسکے بعد بنی نوع کے تعلقات کا بیان بھی قرآن شریف نے بابجا بتلایا ہے چنانچہ ارشاد ہو

واعبدوا اللہ ولا تشركوا به شیئاً وبالوالدین احساناً ذی القربی والیتیم والمساکین والجار

اذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ايمانکم ان اللہ لا یحب من

کان فحشاً لا فخرّاً یعنی خدا کی خالص عبادت کرو اور اسکے کسی چیز کو سا بھی نہ بتاؤ اور ان باپ سے

اور قرابت والوں سے اور یتیموں سے اور سکیونوں سے اور نزدیک کی ہمدایوں اور دیگر ہمدایوں

سب سے احسان کرو اور راہ میں اور مجلس میں ساتھ بیٹھنے والوں سے اور مسافروں سے اور غلاموں سے

اور ماتحتوں سے سلوک اور احسان سے پیش آیا کرو کیونکہ متکبر اور مغرور خدا سے تعالے کو نہیں بھاتے

حضرات یہ ہیں وہ احکام اور فرائض جو انسان کو من حیث الانسان لازم آتے ہیں جس میں کمال

رکھنے والا کامل انسان ہے اور نقصان کرنے والا ناقص جسے کہ بالکل غفلت سے زندگی گذار

تو ایسے انسان کی انسانیت بھی چھین جائے تو تعجب نہیں گو وہ جسم اور روح اپنے اندر رکھتا ہو اور  
 سیکڑوں نہیں لاکھوں اور کروڑوں کی تجارت کرے اربوں بر حکمران ہو مگر خدا کے نزدیک  
 وہ "کالافام بل ہم اہل" یعنی چار باؤن کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر۔ کا مصداق ہے۔ گو وہ  
 عجیب و غریب نکات سوچے آہستہ سے آہستہ آواز کو سننے باریک سے باریک چیز کو دیکھ  
 سکے مگر خداوند تعالیٰ کی طرف سے یہی کہا جاوے گا کہ ہم قلوب لا یفقیہون بہا و ہم عین لا یبصرن  
 بہا و ہم اذان لا یسمعون بہا اُنکے دل میں پردہ اُن سے سمجھتے نہیں اُنکی آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے  
 نہیں۔ اُنکے کان ہیں لیکن اُن سے سننے نہیں (غرض یہ کہ ان فرائض کے پورا کرنے کا نام نہ لے  
 ہو اور ان سے غفلت جس درجے تک ہوگی اُسی قدر انسانیت میں نقص لازم آئے گا۔

دوسرا سوال بھی میرا اسی عنوان سے ہے کہ "ہم کون ہیں؟" جس کا جواب یہ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اس  
 جواب کی صحت پر بھی کل اہل الرائے متفق ہونگے۔ کچھ شک نہیں کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں۔ گو  
 کوئی شخص اسلام کو نہ مانے مگر میرے اس جواب کی صحت کو مانے گا کہ ہم مسلمان ہیں اور ہم  
 اس لقب کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہمیں کسی ایسے لفظ سے یاد کرے جو  
 اس لقب کے خلاف ہو تو ہم اُسکو ہتک عزت سمجھ کر قانونی چارہ جوئی کرنے پر بھی آمادہ ہیں  
 مگر کیا ہم جو مسلمان ہیں صرف ایسے کہ ہمارے باپ دادا مسلمان تھے یا ایسے کہ ہمارے نام  
 عبداللہ۔ عبد الرحمن ہیں یا کوئی اور وجہ ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس سوال کا جواب کتاب اللہ  
 قرآن شریف سے بہتر کوئی نہیں دے سکتا کہ مسلمان جو کہلاتے ہیں کون کہلاتے ہیں اُنکا  
 اس لفظ کی نسبت کیا استحقاق ہے۔ حضرات اسلام کے معنی ہی سمجھنے سے صاف سمجھ میں  
 آجائے گا کہ اہل اسلام کون ہیں اور کیوں ہیں خدا نے قرآن شریف میں بتلادیا ہے اور  
 ایک ایسا نشان قائم کیا ہے کہ مجھے افسوس آتا ہے کہ میں جو اس وقت اُس نشان کو بیان  
 کرنا چاہتا ہوں خود اُس سے محروم ہوں اُس نشان کے بتلانے سے پہلے میری دعا ہے  
 کہ اللہ اجلنا مسلمین (یا اللہ اہل کو مسلمان بنا) خدا نے کیا نشان بتایا ہے تو جسے سننے کے



ائمہ اسلام کا اختلاف در بارہ حکم تارک الصلوٰۃ کیا ہے اسکے بیان کا موقع نہیں لیکن یہ تو سب کے سب بیک زبان کہتے ہیں ۔

حق تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو تم	ابے نماز کیا غضب کرتے ہو تم
عمر اپنی نفٹ میں برباد کی ہو	کچھ نہ تمنے اپنے رب کی یاد کی
بندہ ہونے کی علامت ہو یہی	سر جھکا کاہل نہ ہو اٹھ تو سہی

مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو ہم پر فرائض لازم ہوئے ہیں وہ دو قسم کے ہیں ایک تو عبادات دوسرے معاملات۔ عبادات کا ذکر تو مختصر آپ حضرات سُن چکے ہیں معاملات کی بابت سُنئے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے اَلْمُسْلِمُ مِنْ سَلَمِ الْمُسْلِمِ مِنْ لِسَانِهِ وَیَدِ الْمُسْلِمِ تُو دہی ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں نہ کسیکو ہاتھ سے ایذا دے نہ زبان سے جیسا حافظ شیرازی فرماتے ہیں ۔

بما شس در پے آزار و ہر چہ خواہی کن | کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست

اگر کیا ہم ان سب احکام عبادات اور معاملات کے پابند ہیں ؟ اسکا جواب دینا میرا کام نہیں ہر ایک صاحب کو اپنا اپنا علم حضور ہی ہے ۔ محتسب را درون خانہ چہر کار قرآن مجید میں نبوت کے منکروں کو ایک ایسے طریق سے سمجھا یا گیا ہے کہ میرے خیال میں اگر ہم بھی اُس طریق سے غور و فکر کریں تو اپنی حالت کا جلد علم ہو سکتا ہے ۔ ارشاد اَقْلَ انما اعظم بواحدة ان تقوموا لله مثنی وفرادے ثم تفكروا ما ابصا حکم من جنۃ دینی تم ای منکر و اگر مل کر اور اکیلے اکیلے اس امر پر فکر کرو تو تم اس نتیجہ پر پہنچ جاؤ کہ میں جو تمہاری رائے کی مخالفت کرتا ہوں مجھے جنوں نہیں بلکہ میں سچا اور رسول ہوں ٹھیک اس طرح اگر ہم علیحدہ علیحدہ بیٹھ کر جسوقت ہم یا وہ ذات ستودہ صفات ہمارے ساتھ ہو جس سے ہمارا اصل معاملہ ہے جو بار بار ہمیں متنبہ کرنے کو کہتا ہے کہ ”ان الے ربک الرجع“ تو بہت جلد ہماری سمجھ میں آ سکتا ہے کہ ہم کیا ہیں مسلمان ہیں یا ننگ مسلمانان ۔ آیت مرقومہ کے

مصدق بن باحافظ شیرازی کے قول کے حقدار

اے برمن و اے برکلام من | کفر دار دعا راز ایمان من |

مولانا روم نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت لکھی ہے کہ اُنکے پڑوس میں ایک کافر عسایہ رہتا تھا۔ حضرت موصوف کے مرید ون میں سے ایک نے اُسے اسلام کی دعوت دی تو اُس نے جواب دیا کہ اگر تو جنید جیسا اسلام چاہتا ہے تو مجھ سے محال ہے اور اگر تو اپنے جیسے کا خواستگار ہے تو مجھے اسکی حاجت نہیں۔

حضرت یوسف صالحین میں یہی بڑا کمال تھا جو کفار کے مقابلے پر سو نہیں ہزار دلیل منطقی اور فلسفی سے زیادہ کام دیتا تھا کہ اُنکے اپنے حالات صاف ہوتے تھے۔ وہ جو کچھ لوگوں کو سکھاتے تھے خود پہلے اُسپر عامل ہوتے تھے۔ آپ لوگوں نے دیکھا اور سنا ہوگا کہ ایران کا بادشاہ یزدگرد جب عربی فوج کے مقابلے سے جسکو وہ نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا شکست پر شکست کھا کر بھاگا تو اُس نے دریافت کیا کہ ان عربوں میں کیا کمال ہے کہ یہ لوگ باوجود ناتر بیت یافتہ ہونے کے ہماری جرار افواج قاہرہ کو روندتے چلے آتے ہیں؟ تو جو اسکو جواب ملا وہ ہمارے بھی کان اینٹھتا ہے اور ہماری ناکامیوں کی وجہ بتاتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہم نے اُنہیں اور تو کوئی بات نہیں دیکھی البتہ یہ ہے کہ دن کو سواری کی پیٹھ پر سوار ہوتے ہیں رات کو جاے نماز پر جاسیٹھتے ہیں۔ دن کو میدان جنگ کے غبار سے خاک آلودہ ہوتے ہیں تو رات کو خدا کے آگے ناک رگڑتے ہیں۔ اُس دانا بادشاہ نے کہا کہ بس یہی وجہ ہے اور کچھ نہیں۔ بخلاف اسکے ہم کیا ہیں اسکے جواب میں مجھے وہی فقرہ یاد آتا ہے کہ ع محاسب را درون خانہ چہ کار و مگر افسوس کہ ہمارے کام اب درون خانہ کے مصداق بھی نہیں رہے بلکہ ایسے فاش ہوئے ہیں کہ محاسب کے اختیارات کے اندر سب سے پہلے وہی دخل ہیں۔ قومی مجالس میں قومی مضامین پر لکچر باعظا کہنے یا کوئی نظم سنانے میں تو ہم مشاق ہیں لیکن جب دوسرا پہلو عمل کا دیکھا جائے تو بس

ہم تقولون مالا تقولون کے مخاطب۔ میں سچ عرض کرتا ہوں اور خدا کو شاہد کر کے کہتا ہوں  
 وکفے باللہ شہیداً۔ مجھے تو یقین ہے کہ میں ہی اُس حدیث کا مصداق ہوں جو حضور کرار شاد  
 فرمائی ہے کہ ”بڑا مبغوض اللہ تعالیٰ کا وہ شخص ہے جو بڑا فصیح زبان ہو اور جو زبان چبا چبا  
 تقریر کرے کیونکہ ایسی تقریروں سے ہم خدا کی محبت اپنے پر پوری کرتے ہیں۔ پیری مراد  
 سب نہیں خدا کے نیک بندے بھی ہیں۔ خدا پانچ انگشت یکساں نہ کر دے“ ہاں میں اپنی اور  
 اپنے جیسے قومی گیت گانے والوں کی حالت زار کا بیان کرتا ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے  
 ایک دوست سے جنگی دوستی کو مین صلحا کی دوستی جاننا ہوں کچھ مدت ہوئی ندوے کے جلسے میں  
 تقریر کرنے کی ترغیب دی تو اُنھوں نے انکار کیا۔ مجھے اُنکا انکار ناگوار سا گزرا میں نے  
 کیا۔ آخر اُنھوں نے کہا کہ ”خلاص شکل ہے۔“ یہ اُنکا کہنا تھا کہ میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ شاید  
 جب تک میں زندہ رہوں مجھے نہ بھولے۔ حضرات! یہی ایک کمی ہے جسکو ہم سب ملکر بھی روئیں  
 تو تھوڑے ہیں کہ ہم میں اخلاص نہیں۔ دنیا کے کام تو ہم دنیا کی نیت سے کریں گو خدا ہی تعالیٰ  
 کی مہربانی سے ہمارے ہادی کامل فداہ ابی وامی نے ہمیں دنیا کے کاموں میں بھی ایسا طریق بنا  
 تھا کہ وہ بھی دین ہی ہو جاتا۔ مگر افسوس ہنسنے اُس تعلیم سے ایسا خلاف کیا کہ دین کو بھی دنیا  
 کی نیت سے کرنے لگے۔ حضرات! یہ امر کوئی قابل ذکر نہیں کہ کوئی کام ہو اخلاص کے بغیر  
 کچھ بھی نہیں۔ اخلاص ہی ایسی چیز ہے جسکے ہم سب محکف ہیں۔

تیسرا سوال میں پھر اُسی عنوان سے کرتا ہوں کہ ”ہم کون ہیں؟“ جس کا جواب یہ ہے  
 کہ ہم علمائے کرام ہیں۔ غالباً اس جواب کی صحت میں بھی کسی اختلاف نہ ہوگا۔ واہ واہ  
 یہ نام تو ایسا بابرکت اور قابل عزت نام ہے کہ

ہزار بار بشویم زبان بمشک کلام	ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیت
-------------------------------	--------------------------------

علماء کی اس سے زیادہ فضیلت کیا ہوگی کہ خدا تعالیٰ نے ایک ضروری کام میں اُن کو اپنی  
 ذات والمصافات کے ساتھ شامل کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے ”شہد اللہ انہ لالہ الاہود

الملائکۃ واولوہم قائم بالقطر بغور دیکھیں تو یہی ایک فضیلت علما کے لیے کافی ہے کہ خداوند عالم نے جہاں اپنی گواہی کا ذکر کیا ہے ان کو بھی اپنے ساتھ گواہ بنایا ہے ۔

گدایان را ازین معنی خبر نیست	کہ سلطان جہاں بااست امروز
------------------------------	---------------------------

علما ہی وہ گروہ ہے جنکی بابت حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ انکی سیسا ہی جس سے یہ فتادی اور تصنیف کتب مذہبی کرتے ہیں شہیدوں کے خون سے وزن کجاوے گی علما ہی کا گروہ ہی جسکو حضور نے اپنا سچا جانشین فرمایا ہے اور اگر بغور دیکھیں تو یہ امر ذرہ بھی مخفی نہیں اسوقت اسلام کا نام جو اطراف و اکناف سے کانوں میں پہونچتا ہے کسی کی کوشش کا نتیجہ ہے ؟ یہی گروہ علما کا۔ کچھ شک نہیں کہ علما کا احسان اسوقت تمام مسلمانوں پر ہے چاہے وہ ہندوین ہوں یا سندھ میں۔ ایران میں ہوں یا افغانستان میں۔ ایشیا میں ہوں یا یورپ میں۔ کیا یہ مخفی ہے کہ ایک عالم جو ہندوستان میں کسی کافر کی کتاب کا جواب لکھ کر اسلام کی حمایت کرتا ہو اسکا احسان روم والوں پر نہیں ؟ یا روم میں بیٹھا ہو ایک عالم کسی شخص کو مسئلہ بتاتا ہے اسکا احسان ہندو والوں پر نہیں ؟ بیشک ہو۔ اُس سے بڑھ کر ہے جتنا کہ لارڈ رابرٹس کا قذبا کے فتح کرنے سے ہنگستان کے ایک معمولی باشندہ پر تھا۔ رن سوال فتح کرنے سے ہندوستان میں رہنے والے انگریزوں پر ہے۔ ایسے کہ حسب طبع انگریز بحیثیت قوم اُس فتح سے منع ہو سکتے ہیں یا انکی عزت دوسری قوموں کی نگاہ میں بڑھتی ہے اُس سے بدرجہا مسلمانوں کو فائدہ پہونچتا ہے کیونکہ انگریزوں کا یا انکی ادا د کا کسی وجہ سے اُن فتوحات سے محروم ہو جانا ممکن ہو مگر مسلمانوں کا اُن فتوحات سے بے نصیب ہونا غیر ممکن ہے پس چونکہ ہم مسلمانوں میں دین اسلام سب میں مشترک سرمایہ ہے جسکی کوٹھیاں خدا کے فضل سے دنیا کے ہر حصے میں قائم ہیں ایسے جو کوئی ایسی حفاظت کرے گا اسکا ہم سب مسلمانوں پر احسان ہوگا۔ مگر کیا علما اس فضیلت و شرافت کے ہر حال میں مستحق ہیں یا انکے لیے بھی کچھ فرائض ہیں ؟ نہیں بیشک عام مسلمانوں سے بڑھ کر انکی ذمہ داریاں ہیں۔ چونکہ علما وارث انبیاء ہیں ایسے جو فرائض انبیاء کے ہونگے وہی انکے ہونگے انبیاء کے فرائض



کو قرآن مجید میں کئی جگہ بتایا گیا ہے پہلی آیت میں ارشاد ہے۔ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات علما  
 صالحا انی بالعلمون عظیم دے رسول! حلال کھاؤ اور نیک عمل کیا کرو میں تمہارے کاموں سے  
 واقف ہوں) ایک مقام پر ارشاد ہے: بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تغفل فاملغت رسالت  
 (اے رسول جو کچھ تجھے خدا کے ہاں سے ملا ہے وہ سب کا سب لوگوں کو پہنچا دے اور اگر تونے  
 اُمسین کچھ تھوڑا سا بھی نہ پہنچا یا تو گو یا کچھ بھی نہ پہنچا یا بڑی بات جسکو خداوند تعالیٰ نے بڑی  
 تاکید کے صفیے سے فرمایا ہے یہ ہے کہ جابلو کی لوٹ پر نہ چلین بلکہ اُنکو اپنی چال پر چلانے کی  
 کوشش کریں چنانچہ ارشاد ہے۔ لا تتبعان سبیل الذین لا یعلمون (جابلو کی روشنی اختیار نہ کرنا)  
 انھیں آیات سے علما کے فرائض کا بھی مختصر سا بیان معلوم ہوتا ہے۔ اول یہ کہ وہ خود نیک عمل  
 کریں یا کم سے کم یہ کہ اپنے کلمے پر آپ عامل ہوں۔ حلال کی روزی کھائیں۔ جابلوں کے لحاظ سے  
 حق بات کو چھپایا نہ کریں یا اُنکے لحاظ سے خواہ مخواہ کی تاویلات بار دہ سے کام نہ لیا کریں بڑی  
 بات یہ ہے کہ کلام ربانی لوگوں کو پہنچا دیں لیکن سوال ہے کہ کتنے ایک علما اس وقت ہیں جو  
 ان فرائض کو انجام دیتے ہیں ہر ایک بجائے خود سوچ سکتا ہے۔ محسب درون خانہ چکا  
 البتہ یہ بات ذرا تفصیل کے قابل ہے کہ قرآن مجید کا پہنچانا دو طرح سے ہو ایک تو مسلمانوں  
 کو قرآن مجید کے مضامین سے آگاہ کرنا خواہ بذریعہ تقریر ہو یا بذریعہ تحریر۔ دوسرا طریق قرآن مجید  
 پہنچانے کا یہ ہے کہ قرآن کے منکرون تک قرآن پہنچایا جائے اُنکے ذہن نشین کیا جائے  
 اسی کی فرع یہ ہوگی کہ اُنکے سوالات و اعتراضات کو احسن پیرائے میں حل کیا جائے اُنکی  
 مذہبی کتابوں سے واقفیت ہو بلکہ زیادہ بلند پروازی کریں تو اُنکی زبان سے واقف ہونا  
 ایسی فرع ہے۔ یہی وہ مناظرہ ہے جسکی بابت ارشاد ہے جادلہم بالتی ہی حسن مگر ہمارے  
 علما اس فرض کو پورا کرتے نہیں جہاں تک میرا علم ہے علما اس فرض سے بہت ہی کم واقف  
 ہیں۔ بہت سی احصائے ہمارے علما کا تو ایک ایسے دھندے میں پھنسا ہوا ہے جس سے اُنکو  
 شاید حشر تک بھی فرصت نہ ہو۔ وہ کیا ہے؟ صدر اور قاضی مبارک کی ورق گردانی

جسکو بڑے فخر سے علم فلسفہ اور حکمت اور منطق کہا جاتا ہے جسکے پڑھنے والوں کو مومن یوت  
 الحکمۃ قہداوتی خیر اکثر کا مصداق بنایا جاتا ہے حالانکہ اس فلسفہ کی ساری تحصیل سے اتنی  
 فلسفہ دانی بھی حاصل نہیں ہوتی جتنی برامری کے طلبہ کو ہوتی ہے۔ جزو لایعجز کے کافضول  
 جھکڑ اور اسکے ابطال کے دلائل سے طومار بھرے ہیں صورت نوعیہ کے ثبوت سے  
 دفرزوں کے دفر پڑ ہیں پھر طرفہ یہ کہ نہ تو پڑھنے والوں کو خبر ہے اور نہ اکثر پڑھانے والوں کو  
 کہ متکلمین اسکے قائل کیوں ہیں اور حکما اس سے منکر کیوں ہیں۔ پھر وہ اقوال تکلمین کا اس زمانہ  
 میں بھی پرستور مفید ہو سکتا ہے یا فضول۔ یہ ہے ہمارا علم طبعیات جسکی ہمارے طلبہ کو  
 نہ ابتدا معلوم ہے نہ انتہا صرف اجمالی علم اتنا ہی کافی ہے کہ ہم نے تحصیل کی تمام کتابیں  
 پڑھ لی ہیں اور بس مجھے یاد ہے کہ کانپور کے جلسہ دستار بندی پر جس روز ذودۃ العلما کی  
 عمارت کا بنیادی پتھر رکھا گیا تھا مولانا عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی نے ہم سب  
 طلبہ کو جنگی دستار بندی تھی مخاطب کر کے ایک نہایت ہی پر معنی نصیحت فرمائی تھی  
 کہ یہ مت سمجھنا کہ ہم تحصیل علم سے فارغ ہو گئے ہیں بلکہ یہ سمجھو کہ آج تم میدان علم میں آئے ہو  
 میں نے جو مولانا صاحب کی اس نصیحت کو یاد رکھا تو بالکل سچ اور نہایت ہی مفید پایا۔  
 حضرات! ہمکو غیر قوموں کے علما سے سنی حاصل کرنا چاہیے کہ وہ کیا کر رہے ہیں کہاں تک  
 ہمارے فرائض کی انجام دہی میں وہ مستعد ہیں۔ مثال کے لیے میں سوامی دیانند سرستی کا  
 ذکر کرتا ہوں۔ اس شخص کی ہمت پر مجھے رشک آیا کرتا ہے۔ اردو فارسی سے ناواقف  
 انگریزی اور عربی سے محض بے خبر صرف سنسکرت کا عالم مگر اس بے خبری نے اسکو کسی  
 فرض کی انجام دہی سے نہ روکا۔ اسنے جہاں ہندوؤں میں وید کے (بخیاں خود) صحیح معنے  
 کی اشاعت کی اور ایسے مشکلات کا سامنا کیا جو کسی بڑے ہی باہمت آدمی کا کام ہو دوسری  
 طرف اسنے تمام دنیا کے مذاہب کا رد لکھا اور ایک جامع کتاب اپنی بیڑوں کے ہاتھ میں  
 دیدی۔ جسکا نام سیتا رتھ پرکاشش ہو۔ اس کتاب میں اس باہمت آدمی نے اپنے مذہبی

مسائل کو بھی بیان کیا اور عیسائیوں اور مسلمانوں کا بالالاستیغاب رد کیا ایسا کہ بائبل کے پہلے ورس سے آخر مکاشفات تک رد کرنا چلا گیا۔ سہی طرح قرآن شریف سے بسم اللہ سے آخر تک اسنے وہی معاملہ کیا۔ جن نو زمین اسکی کتاب سیتا رکھ پر کاش کا جواب لکھ رہا تھا مجھے اسکے اعتراضات پر توبے ساختہ ہنسی آتی تھی مگر ساتھ ہی اسکی ہمت پر غبطہ بھی آتا تھا کہ کس ہمت اور استقلال سے اس باہمت مرد نے تراجم کو ناکری میں کرایا اور پھر ایک ایسی جامع کتاب لکھ کر اپنی قوم کے ہاتھ میں دی۔ بخلاف اسکے ہم جن کہ بہن خبر تک نہیں کہ ہمارے فرائض کیا ہیں۔ اداے فرائض تو ایک بڑی بات ہے اس آزادی کے زمانے میں بھی ہم غافل رہیں گے تو کب بیدار ہونگے۔ حضرات میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اس زمانے میں ہمارا فرض ہے کہ ہم میدان میں آئیں تو ہمارے دونوں ہاتھ نوین بائبل اور وید ہو اور سر پر قرآن شریف۔ ان تینوں کتابوں کے مضامین کا ایمانداری سے مقابلہ کر کے بلند آواز سے پکاریں کہ ”ایقونی بکتاب من قبل ہذا۔ واثارة من العلم۔ حضرات! آپ صاحبون کو معلوم ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو نعمت خدا تعالیٰ کسی بندے کو دیتا ہے اسکو دیکھنا پسند کرتا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں ”ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبده او کما قال۔ پس یہ آزادی تقریر و تحریر بھی تو کوئی نعمت ہے اسکا اثر بھی دکھانے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر آپ تمام مہربانے بڑے حاکم و سیرے کو بھی چلتے چلتے یہ کہیں کہ میں حضور کی خیر خواہی سے غرض کرتا ہوں کہ آپ اسلام قبول فرمائیں تو بہتر ہوگا وہ بھی آپکا شکریہ کر کے تھینکس کہتے ہوئے آپسے جدا ہونگے۔ پچھلے ہی سال کا ذکر ہے کہ میں نے ایک رسالہ ”اسلام و برٹس لایف سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ“ لکھ کر سب سے پہلے دوسرے بہادر کو بھیجا تو بڑے شکریے سے اسکی رسید پہونچی۔ پھر کمال یہ کہ ۹۔ تاج کوہانے روانہ ہوا گیا کہ وہاں پہونچا تیرہ کو مجھے جواب پہونچ گیا۔ ہاں یاد آیا کہ ہم نے بھی اس آزادی کی پوری قدر کی کہ جو کوئی شخص یا جماعت ہماری اصلاح کو اٹھی اسکا ہمنے دل کھو کر مقابلہ کیا

جہاں تک بس چلا اُنکو اپنے ارد گرد سے نکال دیا بلکہ دور دراز ملکوں تک اُنکا تعاقب کیا۔  
گو یا کسی استاد کے شعر کو ہنسنے ہی معنی میں سمجھا ہے

ہم اور غیر دونوں یکجا بھسم نہ ہونگے | ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم ہونگے

ہی مجلس ندوۃ العلماء سے کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے۔ طرح طرح کے ہتھکنڈے لگائے جاتے ہیں  
تنی نئی قسم کے افترا اگر لٹھے جاتے ہیں مگر ممبرانِ ندوہ بین یا کوہ وقار کہ اسکی ذرا بھی پرواہ  
نہیں کرتے کیونکہ یہ جانتے ہیں

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار	بہتے دریا کو پھیر لانا دشوار
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتن	اگر مڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

اب میں ان شکایات سے گزر کر علمائے حقانی اور غیر حقانی کی تعریف اور تفصیل ایک  
جلیل القدر بزرگ کے کلام سے بیان کرتا ہوں۔ حضرت مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی  
قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں: "علماء رنجبت دنیا و رنجبت دنیا و رنجبت دران  
کلفت چہرہ جمال شان ست۔ خلائق را اگرچہ از ایشان حصول فوائدست اما علم شان در حق  
ذاتہماے ایشان نافع نیاید۔ ہر چند تائید شریعت و تقویت ملت بر ایشان سترتست  
اما گاہ مست کہ این تائید و تقویت از اہل فجور و ارباب فتنہ و فساد و فساد و فساد  
و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات از تائید آن مرد فاجر خبر دادہ اند و فرمودہ: "ان الله ليعذب هذا الدين  
بالرجل الفاجر" در رنگ سنگ پارس اند کہ از مس او آہن و ہرچہ باورسد ز زر گرد و آن نے  
صدقات بر نخریہ خودست و بیچین آنشے کہ در سنگ و ذی مودع ست عالم را از آن آتش حصول  
منافع ست اما آن سنگ و ذی مودع ست درونے بے نصیب اند بلکہ گویم کہ این علم در حق ذات  
ایشان مضر آمد کہ حجت را بر ایشان تمام ساخت "ان الله اناس عذابا يوم القيامة عالم لم ينفعه  
الله بعلمه" چگونہ مضربا شد علی کہ نزد خداے عزوجل عزیزست و اشرف موجودات آن را  
وسیلہ دنیا و دنیہ از مال و جاہ و ریاست ساختہ اند و حالانکہ دنیا و دنیہ حق تعالیٰ ذلیل و خوارست

و بدترین مخلوقات پس عزیز خدا را عزوجل خوار ساختند و ذلیل را عزت دادند بغایت مستقیم است  
فی الحقیقۃ معارضہ است بحج سبحانہ تعالیٰ۔ تدریس واقعات تفسیر نافع آید کہ حال الصا لوجہ اللہ سبحانہ  
باشد و از ثوابہ جب جاہ و ریاست و حصول مال و رفعت خالی باشد و علم است این خلوزہ ہر  
دنیا است و بے رغبتی بودن است از دنیا و مافیہا۔ علمائیکہ باین بلا مبتلا اند و بہ محبت این دنیا  
گرفتار از علمائے دنیا اند۔ ایشانند علمائے سود و شرار مردم و لصوص دین حال آنکہ ایشان خود

مقتدای دین میدانند و بہترین خلایق سے انکار نہ دہیں چون انھم علی شئی الا انھم اھم  
الکاذبون استحوذ علیہم الشیطان فانسانم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان  
ہم الخاسرون۔ عزیز شیطانی عین را دید کہ فارغ نشدہ است و از تفصیل و اغوا خاطر جمع ساختہ  
آن عزیز مرآرا پرید عین گفت کہ علمائے سود و دین وقت درین کار با من مدد یکم کردند و مرا زین  
مہم فارغ ساختہ اند۔ و الحق درین زمان ہر سستی و بد آئینی کہ در امور شرعیہ واقع شدہ و ہر فترت کہ  
در ترویج ملت و دین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومی علمائے سود و فساد نیات ایشانست  
آرے علمائے دنیا بے رغبت اند و از جب جاہ و ریاست و مال و رفعت آزاد از علمائے  
آخرت اند و ورثہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلامات و بہترین خلایق ایشانند کہ فردائے قیامت  
سیاہی ایشان را بخون شہدائے فی سبیل اللہ وزن خواهند کرد و بلا این سیاہی خواہد جریب  
و نور الہم را عبادہ۔ در شان ایشان تحقیق است ایشان اند کہ جمال آخرت در نظر شان تجسّم آمدہ  
و قباح دنیا و شاعت آن مشاہد گشتہ الخ (جلد اول مکتوب ۲۳)

چونھا سوال میں پھر انھیں لفظوں سے کرتا ہوں کہ ہم کون ہیں؟“ جسکا جواب یہ ہے کہ ہم مشائخ  
عظام ہیں۔ یہ جواب اگرچہ میری زبانی اصالتہ صحیح نہ ہوگا مگر وہ کائنات و اسکی صحت میں بھی کلام  
نہیں۔ مشائخ کے فرائض حقیقت میں وہی ہیں جو حضرت مجدد صاحب کی عبارت مرقومہ  
بالا میں علمائے آخرت کے ہیں یعنی دنیا و مافیہا سے بے رغبتی اور توجید و سنت کی اشاعت  
عام طور پر ناواقف لوگ تصوف کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ صوفیہ اور

علماء میں تضاد یا تناقض کی نسبت ہے مگر حقیقت میں یہ انکی غلطی ہے حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ حقیقہ رد متا الشرع فی زندقۃ (جس حقیقت اور قصود کو شریعت رد کرے وہ الحاد ہے) بس علماء حقانی اور شاخ زبانی میں تسادی کی نسبت ہے پس جو علماء حقانی کے فرائض ہیں وہی شاخ زبانی کے فرق صرف اصطلاحی ہے یعنی شریعت مطہرہ کی حفاظت اور امت کی نصیحت "فقطوبے للفر بار الذین یصلون، افسد الناس من سنتی للھستم اجلنا بنھستم۔ آمین۔"

### تجویز شکر یہ جناب نواب صاحب بہاولپور دام اقبالہ

خان بہادر شی الطر علی صاحب کلیل کنہو نے تحریک کی کہ اس جلسے کی طرف سے عالی جناب نواب محمد بہاول خان صاحب بہادر عباسی فرمانرواے ریاست بہاولپور دام اقبالہ کا شکریہ بابت اس توجہ کے ظاہر کیا جائے جو اس سال جناب مودح نے ندوۃ العلماء کی طرف فرمائی ہے۔ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے اسکی تائید فرمائی اور جناب نواب صاحب مودح کی روشن دماغی اور فیاضی کا اعتراف کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ جناب مودح کی توجہ سے آئندہ ہلکوبہت مد ملے گی۔ اس تجویز کو حاضرین جلسہ نے بہت گرجو خوشی قبول فرمایا اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے ندوۃ العلماء کی جانب سے دو سارے امرت سر کا اس مہمانداری کے بابت شکریہ ادا کیا جسکو انھوں نے تحلیف اٹھا کر خوشی سے گوارا کیا تھا۔ اور اسی کے ضمن میں اس بات کا بھی ذکر کیا کہ نار تھ و بیٹرن ریلوے اور او دھ روہیلکھنڈ ریلوے کے رعایتی ٹکٹ جاری کرنے سے نثر کا سے جلسہ کو بہت نفع ہوا اور اسکے لیے ہم سب افسران ریلوے کے شکر گزار ہیں۔

شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرت سر و سکر بیڑی انجمن معین الذودہ نے رو سائی مہتر

کی طرف سے اسکے جواب میں بہت مناسبت و معقولیت سے تقریر فرمائی جس میں ارکانِ نظامیہ شکر نے کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ان علمائے کرام کے شکر گزار ہیں جو ہمارے عوت پر بیانِ تشریف لائے اور جلسے میں شریک ہوئے۔ ہم سے انکی مدارات خاطر خواہ نہیں ہو سکی مگر وہ ہم سے رضا مند اور خوشنود ہیں۔ یہ بھی بیان کیا کہ ہم نے ہمانداری میں قصداً میانہ روی اختیار کی ہے تاکہ مذوۃ العیال کے لیے آئندہ ایک نیا راستہ پیدا ہو اور جو لوگ زیادہ مقدرت نہیں رکھتے وہ بھی اسکے برکات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ بھی کہا کہ جو خدمت بیان ہوئی ہو وہ شہر کے تمام مسلمانوں کی طرف سے ہوئی ہے اور سب ہمارے مدد و معاون رہے ہیں خاص کر وہ حضرات جنہوں نے استقبال اور نچت طعام کی اہم خدمتیں انجام دی ہیں اسلئے کہ وہ بڑے فرائض میں ایسے مشغول تھے کہ جلسے کا بھی لطف نہیں اٹھا سکے میرے نزدیک ایثار کی بے نظیر مثال ہو اور وہ شکر گزاری کے مستحق ہیں۔ اسکے بعد عابر جلسہ برخاست کیا گیا

## جامعہ

آج کا مجمع سب دنوں سے زیادہ تھا اور مسجد کی شان و شوکت قابلِ دید تھی سب پہلے قاضی مولوی علی اصحاب بدایونی نے مختصر مگر نہایت خوبی سے وعظ فرمایا اسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے حضرت کے فضائل اور معجزات اور اسلام کی خوبیاں کو اس خوش اسلوبی سے بیان کیا کہ حاضرین پر وجد کی نئی کیفیت طاری تھی۔ انکے بعد مولوی اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر نے اپنے خاص طرز و اسلوب سے حاضرین کو محفوظ و مستفید کیا۔ آخر میں کچھ چندہ بھی ہوا اور گیارہ بجے کے بعد عابر جلسہ برخاست ہوا

## جانشین

دن کو علمائے کرام کی خدمت میں اطلاع دی گئی تھی کہ بعد نماز مغرب کے نشست گاہ علما میں

خاص منصف ہو گا۔ روشنی کا انتظام معقول طریقے سے باہو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری معین النہدہ نے کر دیا اور چائے کا انتظام مولوی منظور الہی صاحب سہارنپوری سابق طالب العلم دارالعلوم کے متعلق کیا گیا۔ وقت موعود پر علمائے کرام تشریف لائے اور جو حضرات دور تر مقاموں پر فروکش تھے اور کبرسنی کی وجہ سے شب کو تشریف نہیں لاسکتے تھے انھوں نے معذرت فرمائی۔ بہر حال تقریباً ڈیڑھ سو علمائے مشائخ اس وقت موجود تھے اس وقت یہ مناسب سمجھا گیا کہ اپنے مغز میزبانوں میں سے بھی بعض حضرات کو اس مجلس میں شریک کیا جائے۔ چنانچہ شیخ غلام صادق صاحب سکریٹری معین النہدہ باہو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری اور خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب کو جو وہاں موجود تھے تکلیف دی گئی اور وہ مہربانی کر کے شریک مجلس ہوئے۔

سب پہلو پر تعارف کی رسم ادا کی گئی اسکے بعد انسداد رسوم قبیحہ کے طریقوں پر گفتگو کی گئی اور مندرجہ ذیل محضر دستخطوں کے واسطے پیش کیا گیا جس پر بہت خوشی کے ساتھ علمائے دستخط فرمائے اور حضرات علمائے پیشاور نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ ان رسوم کو اپنے حدود کا یقلم اٹھا دیں گے۔

## محضر انسداد رسوم قبیحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریبات شادی میں امور مجرمہ مثل رقص و سرود و آتش بازی اور موقع غمی میں محض نام نہادوں کے لیے اسراف کرنا از روئے شرع ناجائز ہے کل مسلمانوں کو اس سے احتراز رکھنا چاہیے۔  
علمائے دین اپنے مواعظ میں ان رسوم کی بُرائی مسلمانوں کے ذہن نشین فرمائیں اور ان کو تاکید کریں کہ وہ ان رسوم کو ترک کر دیں اور ہم بھی انشاء اللہ العزیز اپنے حدود اثر میں ان رسوم کے ترک کرنے کی کوشش کریں گے۔



## فہرست اُن علما کے دستخطوں کی جو اس محضر پر ثبت ہوئے ہیں

مفتی عبدالرحیم مدرس ساکن شہر پشاور محلہ قاضی خیلان بقلم خود۔	خادم علامے ربانی حافظ علام صدائی واعظ و امام مسجد ہاتخان شہر پشاور بقلم خود۔
العبد راجی الے اللہ مولوی کرامت شاہ ساکن پیر بیانی تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔	خادم شرع رسول اللہ قاضی صفی اللہ ساکن شہر پشاور مدرس مسجد میان حاجی میر احمد صاحب بازار کلان قریب پل پختہ شہر پشاور بقلم خود۔
من خالف سواد الاعظم وشدتہ فی النار کتبہ خادم العلما پیر احمد علی شاہ کن مردان ضلع پشاور۔	العبد الراجی الے رحمۃ الغفور خادم شرع مولوی محمد نور مدرس امام مسجد قاسم علیخان پشاور۔
سرمال مدرس اول عربی مدرسہ اسلامیہ اولینڈی حقیر قاضی سر بلند ساکن پشاور علاقہ کریم پورہ حافظ گل محمد مدرس دامام۔	عاجز خادم علما حکیم محمد عبداللہ پشاور بقلم خود خادم السادات والعاما الراجی من عفور بہ الکریم عبدہ محمد عبداللہ پشاور مدرس مدرسہ نعمانیہ سکۃ خلد گازی خانہ۔
جامعت علی عفی عنہ ساکن علی یوسیدان ضلع سیالکوٹ بدیع الدین۔ محمد فضل الرحمن عفی عنہ کرناٹی۔	محمد ذکریا عفی عنہ ساکن لدہانہ۔ ابوسعید محمد حسین عفی اللہ عنہ۔
محمد ابراہیم کرناٹی۔ خادم العلما محمد المدعو عبد اللہ جگر انوی۔	انشاء اللہ کوشش ہوگی۔ (مفتی حکیم) سلیم اللہ لاہور مورخہ ۲۰۔ اکتوبر سنہ ۱۳۷۶ھ
عبدالسلام رفیق کشمیری متوطن نور پور ضلع کاٹھہ ضلع پنجاب۔	خادم سنت محمد ابراہیم میر خاص شہر سیالکوٹ عبدالصمیم الملتی الے ربی غلام العلی عفی اللہ اولی عن ذنبہ محفی والجلالی اوفیسر ہنشی السنہ مشرقیہ لاولینڈی۔
محمد ابراہیم قریشی ہاشمی نقشبندی مجددی ساکن چک فرشیان مدرس مدرسہ اسلامیہ لاہور۔	
محمد حیات مدرس مدرسہ اسلامیہ قصور۔	

عاجز عبد الحمید سوہندوی شاگرد حافظ عبد المنان  
صاحب محدث وزیر آباد۔

ابو القاسم سید احمد دہلوی بقلم خود۔  
رحیم بخش۔

نعمہ ظہور الاسلام مہتمم مدرسہ اسلامیہ پتھورہ۔  
محمد مہفت علی دیوبندی بقلم خود

نعمہ سید بقلم خود (ناظر مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ)  
براہ الاسلام بقلم خود (ملازم کتب خانہ رشادتی تنول)

برادرزادہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب مہاجرکہ)  
محمد مبارک حسین حسینی قادری چھپروی مدرس ضلع

اسکول درہنگہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں بدل و  
جان کوشش کرونگا۔

عبد السلام عفی عنہ انصاری۔ (بانی بیتی)  
ذکاک ماکنا بنیغ

خاکسار ابو الفاء ثناء اللہ امرتسری

ابو محمد زبیر غلام رسول الخفی القاسمی الامرتسری  
عفی عنہ۔

ابو عبیدہ حمد اللہ عفی عنہ۔

مفتی محمد عبد اللہ عفی عنہ ٹونکی۔

محمد فاروق۔ عباسی چریاکوٹی۔

خادم العلماء علی احمد۔ بدایونی۔

عاجز عبد المنان خادم سنت وزیر آبادی ضلع  
گجراتولہ۔

اضعت عباد اللہ ابو الحسنین غلام اللہ قصوری  
عفی عنہ۔

غلام احمد مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

نور محمد عفی عنہ مہتمم مدرسہ حقانی لکھنؤ۔

حافظ سید محمد قصوری مجددی بقلم خود۔

فتح محمد نائب لکھنؤ

سید ابو ظفر دہلوی عفی عنہ۔

غلام محمد شملوی۔

غلام محمد پوشیار پوری۔

محمد سلیمان قادری حشمتی غفر اللہ ساکن پھلواڑی

ضلع عظیم آباد پٹنہ۔

نور احمد عفی عنہ پسروری۔

انشاء اللہ الرحمن حق الامکان ازالہ رسومات

مہنیہ میں مکاتبی سعی مبذول کیجاوگی واللہ الوفی

والہادی المعبین بید الخیر کریم بخش لکھنؤ والدیہ پوری





# فہرست ارکان قسم اول ندوۃ العلماء بابت سال نہم

نمبر شمار	اسماء گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسماء گرامی	تعداد
	<b>الف</b>				
۱	مولوی محمد امانت اللہ صاحب خلف		۱۵	مولوی اللہ داتا صاحب فی وعظ و تیر آباد	
	مولانا مفتی محمد لطیف اللہ صاحب مظلم		۱۶	مولوی ابو البرار محمد اسرار الحق صاحب	
	علی گڑھ۔	عام		وکیل انجمن حمایت الاسلام مونگیر	
۲	مولوی سید ابو ظفر صاحب ہلوی کلکتہ	عام	۱۷	مولوی سید ابوالقاسم صاحب ہنسوہ	
۳	مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور	عام	۱۸	مولوی امیر حسن صاحب گنگوہی مہتمم	
۴	مولوی امام الدین صاحب رئیس ضلع بکرت	عام		مطبع دائرۃ المعارف حیدر آباد۔	
۵	صاحبزادہ مولوی سید احمد شاہ صاحب	عام	۱۹	مولوی انوار الحق صاحب۔	
	سجادہ نشین خانقاہ قصور۔		۲۰	مولوی ابوالخیر سید انوار حسین صاحب	
۶	مولوی میر امانت علی صاحب جج علاقہ			درس اول مدرسہ اسلامیہ پٹیہانا	
	مدار الہام مرحوم حیدر آباد دکن	عام	۲۱	مولوی حکیم امیر حسن صاحب باری مہتمم	
۷	مولوی احمد الدین صاحب سیالکوٹ	عام	۲۲	مولوی اشرف الحق صاحب رئیس بانوں	
۸	مولوی امانت علی صاحب نکودر		۲۳	مولوی الہی بخش صاحب بڑا کری	
۹	مولوی سید اشرف علی صاحب مدرس		۲۴	مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فیضی غازی پور	
	عربی گورنمنٹ اسکول امرتسر۔		۲۵	مولوی شاہ ابوالبرکات صاحب فیضی	
۱۰	مولوی حکیم احمد علی صاحب نور محل			غازی پوری۔	
۱۱	مولوی سید احمد علی صاحب پرنسپل غازی پوری		۲۶	مولوی حکیم سید ابوجیب صاحب صفوی	
	اسلامیہ کالج لاہور۔				
۱۲	مولوی پیر احمد علی شاہ صاحب مردان		۲۷	مولوی بریل الدین صاحب کرنال	عام
۱۳	مولوی احمد اللہ صاحب امرتسر		۲۸	مولوی بدر الاسلام صاحب برادرہ	
۱۴	مولوی احمد الدین صاحب فتح گڑھ			مولوی رحمتہ اللہ صاحب مرحوم مہاجر	
				ملازم کتب خانہ سلطان آباد استنبول۔	

۲۹	مولوی قاضی بشیر الدین صاحب میرٹھی	۴۰	مولوی حمید الزماں خاں صاحب بیس بساں پور
ت		۴۱	مولوی حبیب اللہ صاحب جگر نوان
۳۰	مولوی تاج الدین صاحب امرتسری	۴۲	مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلعت
۳۱	مولوی شیدہ تاج حسین صاحب سنوی	مولانا شاہ رشید الحق صاحب درمی ٹنوی	
۳۲	مولوی شیدہ تاج حسین صاحب نزل	۴۳	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی
نویاست ہونہ۔		نیزیل پٹنہ۔	
ث		خ	
۳۳	ابوالوفا مولوی شہداء اللہ صاحب امرتسری	۴۴	مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف کوٹ
ج		۴۵	احمد علی صاحب حرم محدث سہارنپوری
۳۴	میر حبیب شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت	۴۶	مولوی خدائیش صاحب امرتسری۔
شاہ دولہا صاحب شہر گجرات (پنجاب)		۴۷	مولوی خیر الدین صاحب مدرس دولی
۳۵	مولوی جمال الدین صاحب اول مدرس	د	
فارسی مدرسہ چوئیان۔		۴۸	مولوی داؤد صاحب امرتسری۔
۳۶	مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب	ل	
سجادہ نشین علی پور سیدان۔		۴۸	مولوی رسول شاہ صاحب امرتسری
چ		۴۹	مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس
۳۷	مولوی چسپرخ علی شاہ صاحب میس	گورنمنٹ اسکول المورہ	
مہت پوڑی ضلع جالندھر۔		۵۰	مولوی رحمت اللہ صاحب لدھیانہ
ح		۵۱	مولانا شاہ رشید الحق صاحب عمادی
۳۸	مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شہوانی	قادی سجادہ نشین خاں قاپٹنہ۔	
رئیس بھکین پور۔		۵۲	مولوی ریحان رضا صاحب بدایونی
۳۹	مولوی ابوالفضل محمد حفیظ اللہ صاحب	۵۳	مولوی حکیم رشید الدین صاحب باکی پوری
اعظم گڑھی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء		۵۴	مولوی شیدہ رحمتہ اللہ صاحب

نام	نام علم سر رشته علوم و فنون حیدرآباد			ز	
نام	مولوی محمد شہاب الدین صاحب بنس تصدیہ غورغشتی۔	۶۷		مولوی زاہد حسین صاحب مقیم محل بازار کلکتہ	۵۵
	مولوی سید شیر علی شاہ صاحب بنس ڈھکی شریف خان پشاور۔	۶۸	عام	س	۵۶
	مولوی شمس الدین صاحب نقشبندی دہلوی جالندھر۔	۶۹	عام	مولوی ابوالقاسم سید احمد صاحب دہلوی واعظ	۵۷
	مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھل ضلع کرنال۔	۷۰	عام	مولوی حکیم مفتی محمد سلیم اللہ صاحب جنرل سکریٹری انجمن نعمانیہ لاہور۔	۵۸
	مولوی شمس الحق صاحب بنس ڈیانوان ضلع پٹنہ۔	۷۱		مولوی قاضی سر بند خالصا صاحب بنس پشاور۔	۵۹
	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب صاحبزادہ شاہ قیام اصدق صاحب سجادہ نشین بریگھ۔	۷۲		مولوی سرور شاہ صاحب کشمیری مولوی سراج الدین صاحب ہیٹ	۶۰
ص				مولوی سوسائٹی اسکول مظفر پور مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی علاقہ حیدرآباد	۶۱
	مولوی قاضی صفی اللہ صاحب پشاور مولوی صدر الدین صاحب قصور	۷۳		مولوی سید سخاوت حسین صاحب بککن کا کو ضلع پٹنہ۔	۶۲
	مولوی صدر الدین صاحب واعظ ضلع کدھیانہ۔	۷۴		مولوی سلطان احمد صاحب مدرس مرستہ العلوم مؤصلع اعظم گڑھ	۶۳
ظ				سید سردار علی شاہ صاحب ہوشیار پور	۶۴
	مولوی سید منظور الاسلام صاحب بھجور مولوی ظہیر حسن صاحب شوق نیموی	۷۵	لکھنؤ	شس	۶۵
				مولوی محمد شفقت اللہ صاحب بلوچی اڈر بریلی بابت سال گزشتہ و حال شمس الحسن مولوی شبلی صاحب نعمانی	۶۶

ع	۹۰	مولوی عبدالعظیم صاحب پسروری
مولوی عبدالرحمن خان صاحب بالین	۹۱	مولوی عبدالغفور صاحب خلف
سرکار عالی ہزارنشین نواب صاحب پوٹو	۹۲	مولوی قاضی عبدالکریم صاحب چھوٹی
مولوی حافظ محمد عنایت اللہ صاحب	۹۳	راولپنڈی
حکم عدالت ریاست بھوپال بابت	۹۴	مولوی عبدالحکیم صاحب مدرس عربی
سبال گذشتہ و سال حال	۹۵	پورڈاسکول سیالکوٹ
مولوی سید عبدالرحمن بن جعفر مولانا خلیہ	۹۶	مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب بیٹا پور
العلوی رئیس بھاؤنگر کاٹھیاوار	۹۷	مولوی محمد عزت اللہ خان صاحب بیس
مولوی شیخ عبداللہ صاحب جیتیکر	۹۸	بنارس
رئیس مہدی	۹۹	مولوی عبدالعزیز صاحب امرتسر
مولوی قاری عبدالسلام صاحب بھگ	۱۰۰	مولوی عبدالرحمن صاحب امرتسر
پانی پتی	۱۰۱	مولوی قاری عبدالکریم صاحب امام
حافظ عبدالرحمن صاحب یاح امرتسر	۱۰۲	مسجد مدرستہ المسلمین امرتسر
مولوی سید عبدالحی صاحب بنگا ناظم	۱۰۳	مولوی مفتی سید عبدالقیوم صاحب
ندوۃ العلماء	۱۰۴	جالندھری
سید عیدروس ابن علی القادری رئیس	۱۰۵	مولوی عبداللہ صاحب امرتسر
بہر ورج	۱۰۶	مولوی عبداللہ صاحب نومی امرتسر
مولوی محمد عبدالجبار صاحب عمر پور	۱۰۷	مولوی علی گوہر صاحب مدرس مدرسہ
از رنگون	۱۰۸	تائید الاسلام امرتسر
مولوی عبدالعزیز صاحب بی بھیت	۱۰۹	مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ
مولوی عبدالغفور صاحب اکبر آبادی	۱۱۰	صاحب رئیس بدایون
نیکم گروہ	۱۱۱	مولوی حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب
مولوی عبداللہ صاحب پسروری	۱۱۲	امرتسر



۱۰۴	مولوی عبدالعزیز صاحب دیناگری	۱۱۹	عربی اسلامیہ سکول راولپنڈی
۱۰۵	مولوی عبدالغادر صاحب ساکن موضع لکھوگھی۔	۱۲۰	مولوی حاجی حافظ عبدالحکیم صاحب جوالا پور ضلع سہارنپور۔
۱۰۶	مولوی عبدالاحد صاحب ساکن ضلع پشاور۔	۱۲۱	مولوی مفتی عبدالرحیم صاحب پشاور۔
۱۰۷	مولوی عبد الرحمن صاحب واعظ پنجابی لوری۔	۱۲۲	مولوی عبدالہجان صاحب مدرس اسلام آباد۔
۱۰۸	مولوی عزیز الدین احمد صاحب نظر جلیسری۔	۱۲۳	مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری
۱۰۹	مولوی عبد الحمید صاحب وزیر آبادی	۱۲۴	مولوی حکیم عبد اللہ صاحب مینوئیل کشتر جگراٹوان۔
۱۱۰	مولوی سید عبد الرسول صاحب جاناں پور	۱۲۵	مولوی عبد اللہ صاحب پشاور
۱۱۱	مولوی حاجی حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی	۱۲۶	شمس العلماء مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹوٹکی پروفیسر ورنیل کالج لاہور۔
۱۱۲	مولوی عبد الحمید صاحب خلف محدث محمود۔	۱۲۷	مولوی حافظ سید عبد الغفر صاحب ابام جامع مسجد منوگیر۔
۱۱۳	مولوی حافظ عبد الجبار صاحب	۱۲۸	مولوی ابو الجلیل عبد اللہ صاحب یفتہ بھگوانپوری۔
۱۱۴	مولوی عبدالستار صاحب	۱۲۹	مولوی قاری عبد اللہ صاحب مدرس نمانیہ لاہور۔
۱۱۵	مولوی عبد اللہ صاحب مدرس	۱۳۰	سید شاہ عبد الرشید صاحب راہ بریوی
۱۱۶	مولوی عبد العزیز صاحب مام مسجد لاہور	۱۳۱	مولوی عبد الغفور صاحب پشاور کابٹوری
۱۱۷	مولوی مفتی عبد اللطیف صاحب مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء۔	۱۳۲	مولوی عبد اللطیف صاحب کراچی و دھکنت
۱۱۸	مولوی عبد الرحمن صاحب باقی مدرس		

۱۳۳	شمس العلماء مولوی عطاء الرحمن کلکتہ	۱۴۸	مولوی ابوالانوار عبد الغفار صاحب مدرس انوار العلوم نوانگر۔
۱۳۴	مولوی عبد اللہ صاحب مقیم کلکتہ	۱۴۹	مولوی حکیم عبد الحمید صاحب دہپوری
۱۳۵	مولوی علی اکرم صاحب مقیم خضر پور کلکتہ	۱۵۰	مولوی حکیم عبد الرزاق صاحب جونا گڑھی
۱۳۶	مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری	۱۵۱	مولوی حکیم عبد الباری صاحب مگرنسوی
۱۳۷	مولوی عبد النور صاحب س احمدیہ کراہ	۱۵۲	مولوی حکیم عبد اللہ شاہ صاحب کرنالی
۱۳۸	مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مولف تفسیر حقانی - دہلی	۱۵۳	مولوی غنائت اللہ صاحب مدرس مدرسہ قادریہ علاقہ سندھ
۱۳۹	مولوی حافظ عبد المنان صاحب ساکن بخش بازار گلگ -	۱۵۴	مولوی عبد الماجد صاحب مونگیری
۱۴۰	مولوی سید عبد القدوس صاحب ساکن کلکتہ پور کشتیا ضلع ندیا بنگال -	۱۵۵	مولوی حکیم عبد العزیز صاحب بہاری نزیل مونگیری
۱۴۱	مولوی عبد الغفار صاحب گنج مراد آباد ضلع اناؤ -	۱۵۶	مولوی حافظ عبد اللہ صاحب زیمپوری
۱۴۲	الشیخ عمر آفندی اردبار مجاور مکرمہ	۱۵۷	ابوالفیاض مولوی عبد القادر صاحب ساکن
۱۴۳	مولوی عبد الجبار صاحب کن شیخ پورہ	۱۵۸	مولوی عبد الحق صاحب پشاور
۱۴۴	مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادہ شاہ علی حبیب صاحب پہلواری رح	۱۵۹	ابوالحسنات مولوی عبد الغفور صاحب دانا پوری
۱۴۵	مولوی علی نعمت صاحب پہلواری	۱۶۰	ابوالخیر مولوی سید عبد الوہاب صاحب
۱۴۶	مولوی عبد الاحد صاحب زمانوی مدرس دوم مدرسہ اسلامیہ پیٹھانا	۱۶۱	مولوی عبد الغنی صاحب بہاری توتل ریاست حیدر آباد دکن -
۱۴۷	مولوی شیدہ ابوالفتح سراج الدین عبد القادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور -	۱۶۲	مولوی شاہ عبد الواحد خان صاحب رئیس شاہجہان پور -
		۱۶۳	مولوی سید عبد الحق صاحب قصور
		۱۶۴	مولوی عبد اکرم صاحب قصور

۱۶۳	مولوی غلام الدین صاحب نور محل ضلع چناب	۱۷۹	مولوی غلام حسین صاحب پنجابی کانپور
۱۶۴	مولوی عبد الکریم صاحب جالندہری	۱۸۰	مولوی مفتی غلام رسول صاحب غز
۱۶۵	مولوی سید عبد المجی صاحب قصوری		مرسل بابا مہوم ام تسری
	غ	۱۸۱	مولوی غلام حسین صاحب لاہور
۱۶۶	مولوی غلام نبی صاحب تاجر کتب ام تسری	۱۸۲	مولوی مفتی غلام مرتضیٰ صاحب ضلع
	چندہ سالہ حال و دو سال بعد		شاہ پور
۱۶۷	مولوی غلام محبوب صاحب پشاور	۱۸۳	مولوی سید غلام علی شاہ صاحب
۱۶۸	مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس	۱۸۴	مولوی حافظ غلام ربانی صاحب پشاور
	اول فارسی بورڈ اسکول نور محل	۱۸۵	مولوی حافظ غلام صدیقی صاحب غلظ
۱۶۹	مولوی غلام محمد صاحب ہیڈ مولوی		وامام مسجد مہابت خان پشاور
	بورڈ اسکول شملہ۔		ف
۱۷۰	حکیم سید غلام نبی شاہ صاحب حسینی	۱۸۶	مولوی فیروز الدین صاحب فیروز
	قادی جالندہر۔		ڈسکوی سیالکوٹ
۱۷۱	مولوی حافظ غلام صدیقی صاحب سیٹھی	۱۸۷	صاحبزادہ مولوی سفید محی الدین
	رئیس پشاور		صاحب بنالہ
۱۷۲	مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب ہولہ	۱۸۸	مولوی فضل الدین صاحب مدرس
۱۷۳	مولوی مفتی غلام احمد صاحب مدرس اول		مدرسہ قصور۔
	دارالعلوم نعمانیہ لاہور۔	۱۸۹	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس اول
۱۷۴	مولوی غلام محی الدین صاحب ام تسری		مدرسہ عربی کرتال۔
۱۷۵	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب	۱۹۰	مولوی فضل الدین صاحب مدرس اول
۱۷۶	مولوی غلام رسول صاحب		فارسی بورڈ اسکول قصور
۱۷۷	مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری	۱۹۱	مولوی شاہ فیض اللہ صاحب ساکن
۱۷۸	مولوی غلام اللہ صاحب قصوری		مکان شریف۔

۱۹۲	مولوی فتح محمد صاحب تاج محمد فاضل کتب	۲۰۵	مولوی کریم علی صاحب گجراتی
۱۹۳	مولوی حافظ فضل حق صاحب راولپنڈی	۲۰۶	مولوی کرامت علی صاحب چانگانی
۱۹۴	مولوی سید فدا حسین صاحب مدرس	۲۰۷	مولوی کوثر علی صاحب گینوی مجاور مکہ معظمہ۔
۱۹۵	مولوی فیض محمد صاحب موضع بہرہ ضلع ہوشیار پور۔	ل	
۱۹۶	مولوی محمد قطب الدین صاحب مدرس		
۱۹۷	مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہر سی	م	
۱۹۸	مولوی حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی		
۱۹۹	مولوی میر کرامت علی شاہ صاحب	۲۱۱	مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب نسر محکمہ قراضہ پٹیا۔
۲۰۰	مولوی حکیم حاجی پیر کریم عطا صاحب	۲۱۲	مولوی محمد اسحاق صاحب پروفیسر عربی ہندو کالج پٹیا۔
۲۰۱	مولوی کریم بخش صاحب ممبر کمیٹی	۲۱۳	شمس العلما مولوی ابوالخیر محمد صدیق صاحب پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ۔
۲۰۲	مولوی پیر کرامت شاہ صاحب سچا نشین	۲۱۴	مولوی حکیم محمد زکریا صاحب مقیم اور راجپوتانہ۔
۲۰۳	مولوی کریم بخش صاحب ضلع گجرات	۲۱۵	مولوی محمد حسن صاحب مدرس اول مدرس حمیدیہ لاہور۔
۲۰۴	مولوی کمال الدین صاحب ہیاوی	۲۱۶	مولوی حاجی حافظ سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین قصور۔
		۲۱۷	مولوی عبدالبارہ صاحب مفتی سیالکوٹ

۲۱۸	مولوی محمد حسین صاحب پروفیسر کالج گجراتوالہ۔	۲۳۱	مولوی حافظ محمد گل صاحب پشاور
۲۱۹	مولوی محمود علی صاحب پروفیسر کالج کپور تھلہ۔	۲۳۲	مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس دنیا ت جامع مسجد ٹالہ
۲۲۰	مولوی محمد جعفر صاحب معتمد نوابشاہ کرناٹ۔	۲۳۳	مولوی حافظ محمد رمضان صاحب امام مسجد گجرات پنجاب
۲۲۱	مولوی منظور النبی صاحب رئیس رنپور ۲۲۲	۲۳۴	مولوی محمد ابراہیم صاحب نیشی مدرس مدرسہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔
۲۲۲	مولوی محمد سیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن رئیس ہجرا پور	۲۳۵	مولوی محمد حیات صاحب نظفر گڑھی مدرس مدرسہ اسلامیہ قصور۔
۲۲۳	مولوی سید محمد علی صاحب ناظم دہلی	۲۳۶	مولوی محمد ایوب صاحب پشاور محکمہ جنگلات جموں۔
۲۲۴	مفتی محمد ایوب صاحب پشاور	۲۳۷	مولوی محمد نور صاحب ترائی وامام مسجد قسم علیخان پشاور۔
۲۲۵	مولوی محمد الدین صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ پشاور۔	۲۳۸	مولوی محمد فاضل صاحب راولپنڈی
۲۲۶	مولوی حافظ محمد الدین صاحب مدرس مدرسہ حقانی لدھیانہ۔	۲۳۹	مولوی محمد حسین صاحب ٹالوی
۲۲۷	مولوی محمد یحییٰ صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامی پانی پت۔	۲۴۰	مولوی محمد الدین صاحب امرتسری
۲۲۸	مولوی محمد سعید صاحب مکی مہتمم مدرسہ صولیہ مکہ۔	۲۴۱	مولوی محمد الحسن صاحب سہارنپور
۲۲۹	مولوی محمد مبارک حسین صاحب قادری مدرس اول اسکول درہنگہ۔	۲۴۲	مولوی شیخ محمد صاحب نصاریٰ بمبئی مہتمم مدرسہ شیعہ بھوپال۔
۲۳۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ آفرات و تجوید کرناٹ	۲۴۳	مولوی منفعت علی صاحب یوپی
		۲۴۴	مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ انجمن حمایت اسلام موئگیر۔
		۲۴۵	مولوی حافظ محمد صدیق احمد صاحب علیگر

۲۴۹	مولوی محمد فاروق صاحب بی پراکونی	۲۹۰	مولوی محمد صاحب رئیس دیانوان
۲۴۸	مدرس اعلیٰ دالہ لکھنؤ ندوۃ العلماء	۲۹۱	مولوی محمد زبیر صاحب
۲۴۷	مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب گنئیوی	۲۹۲	مولوی محمد حسن صاحب خط و کتب
۲۴۶	مولوی حافظ محمود احمد صاحب علیگریہ	۲۹۳	مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلامپور
۲۴۵	مولوی محمد حسین صاحب پسروری	۲۹۴	مولوی سید شاہ محمد حسین صاحب
۲۴۴	مولوی حافظ محمد بخش صاحب پشاور	۲۹۵	سجادہ نشین خانقاہ نوآبادہ -
۲۴۳	مولوی محمد بخش صاحب اہل منسجد	۲۹۶	مولوی معین انظر صاحب یسین میں ضلع
۲۴۲	شیخان سیالکوٹ	۲۹۷	مولوی حاجی سید شاہ محمد واج صاحب
۲۴۱	مولوی مراد علی صاحب گیوال سیت	۲۹۸	رئیس نوآبادہ -
۲۴۰	کپور تھلہ	۲۹۹	مولوی تقیم الدین صاحب نیل سندلیہ
۲۳۹	مولوی سید حیرسن شاہ صاحب	۳۰۰	مولوی مفتی حسن صاحب مدرس مدرسہ
۲۳۸	مدرس بورڈ اسکول سیالکوٹ	۳۰۱	عربیہ دیوبند -
۲۳۷	مولوی ابویوسف محمد مبارک علی صاحب	۳۰۲	مولوی مبارک کریم صاحب سن ہمار
۲۳۶	سیالکوٹ	۳۰۳	مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکر میری
۲۳۵	مولوی محمد عمر صاحب ساکن بھدرک	۳۰۴	معین اللہ ندوۃ تلمیذ پور
۲۳۴	لکھنؤ اریہ -	۳۰۵	مولوی سید محمد حسن صاحب بہار
۲۳۳	مولوی محمد یوسف صاحب جعفری	۳۰۶	مولوی محمد اشرف صاحب یسین دیانوان
۲۳۲	چیف مولوی ایگزائٹرس کلکتہ	۳۰۷	مولوی حافظ ابوالخیر محمد کی صاحب تھم
۲۳۱	مولوی سید محمد اشرف صاحب یسین	۳۰۸	مدرس دینیہ جونپور -
۲۳۰	کانپور -	۳۰۹	مولوی حکیم محمد اسحق خان صاحب یسین
۲۲۹	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی	۳۱۰	در بھنگہ -
۲۲۸	قادری رئیس پھلوا ری -	۳۱۱	مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب
۲۲۷	مولوی حکیم محمد ایوب صاحب یسین پھلوا ری	۳۱۲	رئیس دتا دلی ضلع علی گڑھ

۲۸۳	مولوی نور محمد صاحب سہانپور	۲۸۶	مولوی نور احمد صاحب بھیر دی مدرس
۲۸۴	مولوی مفتی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ حقانی لدھیانہ۔	۲۸۷	مدرسہ حمیدیہ لاہور
۲۸۵	مولوی نور الدین صاحب لدھیانہ	ن	
۲۸۶	مولوی نور احمد صاحب بھیر دی مدرس		
و		۲۸۸	مولوی نور احمد صاحب بھیر دی مدرس
		۲۸۹	مولوی نور احمد صاحب بھیر دی مدرس
۲۸۷	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب راجپوتی	۲۸۸	مولوی سید وزیر شاہ صاحب امام سجدہ شیخان والی لاہور۔
۲۸۸	مولوی سید وزیر شاہ صاحب امام سجدہ شیخان والی لاہور۔	۲۸۹	مولوی سید دارت حسین صاحب نزیل بنارس۔
۲۸۹	مولوی سید دارت حسین صاحب نزیل بنارس۔	۲۹۰	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فٹچور۔
		۲۹۱	مولوی نور احمد صاحب پسروری مدرس وامام مسجد شیخ بدیعہ صاحب مجسم امیر شتر
		۲۹۲	مولوی نذیر احمد صاحب جاندھر

## فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار	نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار
	(الف)				
۲۹۰	خان بہادر منشی اطہر علی صاحب شیر		۲۹۲	منشی احمد حسن صاحب ریش ہندوہ	
۲۹۱	قانونی انجمن ہند تعلقات اراک و دھرم لکھنؤ		۲۹۳	بابت سال گذشتہ و حال	
۲۹۲	میان احمد صاحب جلیانہ نمینندہ		۲۹۴	ڈاکٹر احمد بخش صاحب سالہ نمبر نوشہرہ	
۲۹۳	کہاؤ ضلع جنگ				
۲۹۴	منشی احمد حسن صاحب ریش ہندوہ				
۲۹۵	منشی سید ابوالعاص صاحب سکر پری				
۲۹۶	اینگلو اورینٹل لائبریری پٹنہ				
۲۹۷	منشی امیر علی شاہ صاحب محسّر				
۲۹۸	جوڈیشل بھلور۔				
۲۹۹	میان الدین صاحب سوداگر چرم				
۳۰۰	پٹنہ سولر۔				

۲۹۸	سید زین العابدین صاحب پوری ای پور پھلور۔	۳۱۲	میان انجمن صاحب فوگر امرتسر عام
۲۹۹	حافظ سید و صاف علی صاحب گنوی اکثر سنت کشت کرناں	۳۱۳	منشی آئی بخش صاحب خزانچی شیخ عام
۳۰۰	شیخ امین الدین صاحب مینو نیل کشت نصو۔ لاہور	۳۱۴	غلام صادق صاحب رئیس امرتسر عام
۳۰۱	حاجی امان اللہ خان صاحب گورہ رئیس قصور۔ لاہور	۳۱۵	سید میر امیر شاہ صاحب امرتسر عام
۳۰۲	شیخ ایزد بخش صاحب نیس کوٹ عثمان خان تحصیل قصور۔	۳۱۶	ماسٹر احمد اللہ صاحب فور تھ ماسٹر عام
۳۰۳	مرزا احمد بیگ صاحب سوداگر شہید لاہور مولوی انشا اللہ خان صاحب ایڈیٹر	۳۱۷	درستہ المملین امرتسر۔ عام
۳۰۴	وطن لاہور۔	۳۱۸	مرزا آغا حسین صاحب داروغہ نزل عام
۳۰۵	منشی احمد حسین خان صاحب بی۔ لے ایڈیٹر ڈویژنل کورٹ پنجاب۔ لاہور	۳۱۹	امرتسر۔ عام
۳۰۶	ماسٹر احمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول لاہور۔	۳۲۰	میان آئی بخش صاحب امرتسر عام
۳۰۷	میان امین الدین صاحب رئیس باغبان پورہ۔	۳۲۱	اے شیخ حسین صاحب دلاسی امرتسر عام
۳۰۸	قاضی امام الدین صاحب نیس دہرہ شیخ احمد بخش صاحب سوداگر حجت	۳۲۲	منشی امیر خان صاحب مثل خان کپری عام
۳۰۹	امرتسر۔	۳۲۳	صدر امرتسر۔ عام
۳۱۰	میان احمد الدین صاحب امرتسر	۳۲۴	میان احمد اللہ صاحب سوداگر شہید عام
۳۱۱		۳۲۵	امرتسر۔ عام
		۳۲۶	منشی احمد الدین صاحب ملازم میر عام
		۳۲۷	جیب اللہ صاحب رئیس امرتسر عام
		۳۲۸	میان انجمن صاحب معارف کدواں عام
		۳۲۹	میان احمد اللہ صاحب۔ امرتسر عام
		۳۳۰	میان انجمن صاحب نیس مینو نیل عام
		۳۳۱	کشتہ امرتسر۔ عام



۳۲۷	میان انجمنش صاحب دلال بیلی بادر	۳۲۱	منشی الله یار خان صاحب نظر گرد سپور
۳۲۸	امرت سر -	۳۲۲	مرزا آغا محمد صاحب ابله
۳۲۹	میر اسد الله صاحب بخاری ایجنٹ	۳۲۳	میان انجمنش صاحب مین ہرم کوٹ
۳۳۰	سنگر کپنی امرت سر -	۳۲۴	رندھاوا -
۳۳۱	منشی حسن شاہ صاحب امرت سر	۳۲۵	مولوی سید احمد خاں صاحب کا کاخیل
۳۳۲	مولوی احمد شاہ صاحب ایجنٹ سنگر	۳۲۶	اکسٹرا اسٹنٹ کسٹمر جانڈھر
۳۳۳	کپنی امرت سر -	۳۲۷	حکیم سید امیر شاہ صاحب مین جانڈھر
۳۳۴	حافظ احمد الله صاحب بودا گرو تھیمہ	۳۲۸	ابو شیخ احمد بخش صاحب کیل
۳۳۵	منشی الیہ یار صاحب سلخون شن جج	۳۲۹	انجمنش صاحب طالعلم مل کلاس
۳۳۶	امرت سر -	۳۳۰	سید احمد شاہ صاحب ترجمہ کسٹری
۳۳۷	منشی اکبر خان صاحب ناب شرف	۳۳۱	مستری امام الدین صاحب دو کوہ ضلع
۳۳۸	ترنٹارن -	۳۳۲	نواب سید علی خان صاحب بہادر
۳۳۹	مولوی الکی بخش صاحب محرر جسطری	۳۳۳	رئیس غنیمت کرناٹ
۳۴۰	ترنٹارن -	۳۳۴	میر محمد علی صاحب پیرنٹنڈ کٹ کرناٹ
۳۴۱	منشی امداد الله صاحب منضم عدالت	۳۳۵	ابو احمد الدین صاحب
۳۴۲	مراد آباد	۳۳۶	منشی احمد حسن صاحب
۳۴۳	مولوی الفت الدین صاحب پلیڈر	۳۳۷	شیخ احمد بخش صاحب خیاط
۳۴۴	راولپنڈی -	۳۳۸	منشی امام الدین صاحب ایجنٹ کیل
۳۴۵	سیٹھ آدم جی صاحب مین غنیمت کرناٹ	۳۳۹	ہوشیار پور -
۳۴۶	سید اکبر شاہ صاحب مین موضع مرزا	۳۴۰	چودھری احمد بخش صاحب ایجنٹ کیل
۳۴۷	میان اقبال علی صاحب پٹواری طلحہ	۳۴۱	ہوشیار پور
۳۴۸	کابل پور -	۳۴۲	حاجی انجمنش صاحب سوداگر جفت
۳۴۹	منشی احمد الدین صاحب قارق گرد سپور	۳۴۳	ہوشیار پور

۳۵۸	منشی مرزا امیر احمد خان صاحب سر شتر دار	۳۴۲	حکیم مین الدین صاحب پیر شرایب لا
عام	دوینہ نزل کورٹ ہونشیار پور	عام	شاہ پور۔
۳۵۹	میان امام الدین خان صاحب نیس	۳۴۵	مرزا احسن اللہ خان صاحب وزیر آباد
عام	خان پور۔	عام	میان احمد علی صاحب طاب علم
۳۶۰	مولوی الہی بخش صاحب کیل ہٹا پور	۳۴۶	مولوی الہی بخش صاحب پٹر تھیلدار
عام	سیا صغریٰ علی شاہ صاحب رئیس گجرات	عام	گجرات نولہ۔
۳۶۱	ملک پنجاب	۳۴۸	خان احمد جان صاحب پٹنی انپکٹر
عام	سید اکبر علی شاہ صاحب	عام	قلعہ پھلور۔
۳۶۲	میان انبرش صاحب ٹھیکہ دار	۳۴۹	نواب بہادر سید امیر حسین خان صاحب
عام	منشی احمد الدین صاحب	عام	سی۔ آئی۔ ای۔ رئیس کلکتہ۔
۳۶۳	مولوی حافظ امام الدین صاحب	۳۵۰	سید اقبال حسین صاحب خلفا
عام	قاضی انبرش صاحب	عام	صاحب مدوح۔
۳۶۴	میان امیر خان صاحب نیس پشاور	۳۵۱	ایم۔ اللہ بخش صاحب ایل ایس
عام	مولوی امیر الدین صاحب نیس اکوڑہ	عام	آسام بنگال ریلوے۔
۳۶۵	میان اللہ بخش صاحب ٹھیکہ دار	۳۵۲	منشی احمد الدین صاحب سوداگر چرم
عام	صدر نوشہرہ	عام	ملتان۔
۳۶۰	میان امان اللہ خان صاحب رئیس	۳۵۳	مولوی احمد بخش صاحب رعدالت
عام	گرہ ہی حبیب اللہ خان	عام	بہاول پور۔
۳۶۱	مولوی الہی بخش صاحب بی۔ اے	۳۵۴	مولوی اعجاز احمد صاحب نیس مایون
عام	ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل جھنگ	۳۵۵	اہلیہ حافظ محمد بخش صاحب رئیس
۳۶۲	شیخ احمد الدین صاحب مینوسپل کشر	عام	پانی پت۔
عام	جھلم۔	۳۵۶	منشی احسان الحسن صاحب رامپور
۳۶۳	خواجہ احمد شاہ صاحب رئیس لہیانہ	۳۵۷	ملک امیر مین ملک حیات بندہ بڑوچ

۳۸۸	پیش آدم بھائی ولد بخش بھائی مند بروج -	۴۰۲	منشی برکت علیخان صاحب پشیانہ
۳۸۹	میر امتیاز علی صاحب پنشنر منصف اقدو	۴۰۳	سید بہادر شاہ صاحب گیلانی منشی اکھنسی کاشغر از جھنگ -
۳۹۰	ملا احمد صاحب خاص رئیس عدت بھیکن پور -	۴۰۴	منشی بدرالدین صاحب محرر حیدری پھلور -
۳۹۱	سید محمد امیر علی صاحب در بھنگوی متر جسم ہائی کورٹ گلگتہ -	۴۰۵	منشی بڑے شاہ صاحب ملزم میان غلام نبی حبیب اللہ صاحبان امر تر
۳۹۲	راجہ محمد اکرام اللہ خان صاحب رئیس اعظم وزیر آباد -	۴۰۶	میان بوعلی بخش صاحب امرت سر
۳۹۳	منشی اللہ بخش صاحب محرر خزانہ ریاست بھاؤل پور -	۴۰۷	ڈاکٹر بشارت احمد صاحب گرد اسپور
۳۹۴	میر افضل حسن صاحب ہوی بہاولپور	۴۰۸	سید برکت علی صاحب کونٹ ٹاٹر
۳۹۵	منشی انعام باری صاحب	۴۰۹	سید باقر حسین صاحب ٹھیکہ دار روڈ
۳۹۶	منشی ایوب احمد صاحب مثل خوان چھاؤنی فیروز پور	۴۱۰	سید برکت حسین صاحب " "
۳۹۷	چودھری الہی بخش صاحب ہوشیار پور	۴۱۱	منشی بقا محمد صاحب کونٹ ڈقترنہ امرت سر
۳۹۸	سید انام علی شاہ صاحب	۴۱۲	میان بوٹا صاحب سوداگر چوب گڑا ریاست کپور تھلہ -
۳۹۹	مولوی امیر علی صاحب مدرس	۴۱۳	منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس ورکشوپ امرت سر
۴۰۰	میر برکت اللہ صاحب فلر مال ریاست بہاولپور -	۴۱۴	قاضی باقی شاہ صاحب رئیس زیر آباد
۴۰۱	مولوی بہادر علی صاحب مہتمم تیم خانہ ریاست بہاولپور -	۴۱۵	سید باقر حسین صاحب راجنٹ پوس ترنارن -
		۴۱۶	منشی بدرالدین صاحب ٹھیکہ دار ریلوے ملک برہانزیل امرتسر -

۴۱۷	سیٹھ بانگی عبدالقادر صاحب مدرسی	عام
۴۱۸	تاج چرم امت سر۔	عام
۴۱۹	ماسٹر باغ دین صاحب پیچہ گورنمنٹ اسکول پشاور۔	عام
۴۲۰	منشی برکت علی صاحب مدرس اسکول نور محل۔	عام
۴۲۱	منشی شیخ برکت علی صاحب لد شیخ عظیم بخش صاحب امت سر۔	عام
۴۲۲	بشیر احمد صاحب زیری متعلم محرن کالج علیگرہ۔	عام
۴۲۳	ملک بوٹا خان صاحب ب فروش وندیر آباد۔	عام
۴۲۴	خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب رئیس اعظم لاہور۔	عام
۴۲۵	بلو خان صاحب جمہوریہ فیلیپائن پنیالہ	عام
۴۲۶	منشی پیر علی بن شیخ خیر بخش صاحب گوہر فروش پٹنہ۔	عام
۴۲۷	منشی پیر بخش صاحب پھلور	عام
۴۲۸	مستری پیر بخش صاحب پھلور	عام
۴۲۹	حاجی پیر محمد صاحب پٹولی شہر پشاور	عام
۴۳۰	ڈاکٹر پیر بخش خان صاحب گجرات	عام
۴۳۱	پروہ نشین نامعلوم الام از بہاولپور	عام
۴۳۲	منشی جان محمد صاحب پی ای اسپیکر دلیل ماسٹر پھلور۔	عام
۴۳۳	منشی جہانگیر خاں صاحب پی ای اسپیکر پولیس گروا سپور	عام
۴۳۴	میان جمال الدین صاحب سوداگر پشیمینہ امت سر۔	عام
۴۳۵	میان جلال الدین صاحب آئینہ کشوہ امت سر۔	عام
۴۳۶	سید تیز علی صاحب سب جبرائیل	عام
۴۳۷	خواجہ تصدق حسین صاحب میثی گورنمنٹ پنجاب لاہور۔	عام
۴۳۸	شیخ فضل حسین صاحب تاجر چرم گوانولہ۔	عام
۴۳۹	سید تاج محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ملائہ اسکول ہوشیار پور۔	عام
۴۴۰	میان تاج الدین صاحب لد شیخ عظیم بخش صاحب امت سر۔	عام
۴۴۱	منشی شیخ تاج الدین صاحب تلوانہ منصفہ صدر جانہ پھر۔	عام
۴۴۲	میان محمد تاج الدین صاحب تحصیلدار باغیان پورہ۔	عام

۴۴۲	میان جیون بخش صاحب ٹھیکہ دار شہر گجرات -	عام
۴۴۳	میان جان محمد صاحب ڈوگر امرتسر	عام
۴۴۴	میان جلال الدین صاحب امرتسر	عام
۴۴۵	میان جان محمد صاحب بوٹ فردش لاہور -	عام
۴۴۶	میر جیون علی صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع امرتسر -	عام
۴۴۷	مستری جھنڈا صاحب ملازم غلام قادر صاحب امرتسر -	عام
۴۴۸	میان جان محمد صاحب امرتسر	عام
۴۴۹	ڈاکٹر جلال الدین صاحب "	عام
۴۵۰	میان جمال الدین صاحب "	عام
۴۵۱	میان جیون صاحب ٹھیکہ دار گلیا کابل پور -	عام
۴۵۲	منشی شیخ جان محمد صاحب انسپکٹر ڈاکٹر نجات گدھیانہ -	عام
۴۵۳	منشی جمال الدین صاحب خشنویں لاہور	عام
چ		
۴۵۴	حاجی چراغ دین صاحب ٹھیکہ دار غظم لاہور -	عام
۴۵۵	ڈاکٹر چراغ دین صاحب جوہر چمن اینڈ فریشن امرتسر -	عام
۴۵۶	ملک چراغ دین صاحب چین اللہ امرتسر	عام
۴۵۷	شیخ چراغ دین صاحب شہر گجرات	عام
۴۵۸	چودھری چراغ دین صاحب پنجپل اکسٹرنٹنٹنارن -	عام
۴۵۹	سیٹھ چندہ میان صاحب سوداگر چیم امرتسر -	عام
۴۶۰	قاضی چراغ دین صاحب ثقہ نویس ہوشیار پور -	عام
۴۶۱	منشی چراغ دین صاحب بزمی منڈی امرتسر -	عام
۴۶۲	ماسٹر چراغ دین صاحب بوشن مترجم چیفٹ کوٹ پنجاب لاہور -	عام
ح		
۴۶۳	شیخ حسین بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ریاست بھاول پور -	عام
۴۶۴	مولوی حبیب احمد صاحب بن بنارس منشی حقداد خالصا صاحب ناٹک خانہ فخر سلطان پور	عام
۴۶۵	شیخ حسین صاحب لدیہ شیخ چاند صاحب مدرس مدرسہ سرکاری بندر بہرٹوج	عام
۴۶۶	محمد حمید اللہ خالصا صاحب خٹار چندویں	عام
۴۶۷	شیخ حسین بن شیخ رسول صاحب بندر بہرٹوج	عام

۴۶۹	میان حبیب اللہ صاحب سوداگر اعظم	۴۸۱	میان حبیب اللہ صاحب اگر امتر	عام
	امرت سر۔	۴۸۲	ماسٹر خواجہ حمید اللہ صاحب ایم سی	عام
۴۷۰	حسین محمد خان صاحب مین خانپور		تھروڈ ماسٹر مدرسہ المسلمین امرت سر۔	عام
۴۷۱	منشی حاکم الدین صاحب ملازم دفتر	۴۸۳	میان حبیب خان صاحب عطار امتر	عام
	پیسہ اخبار لاہور۔	۴۸۴	ملک حبیب اللہ صاحب چین والہ	عام
۴۷۲	بابو حاکم الدین صاحب اکوٹ منٹ		امرت سر۔	عام
	انگریز سرافس پبلک درکس	۴۸۵	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ	عام
	ڈیپارٹمنٹ لاہور۔		وسکرٹری معین السنہ امتر۔	عام
۴۷۳	منشی سید حمزہ علی صاحب امین	۴۸۶	میان حبیب اللہ صاحب مینوبیل	عام
	منصفی چندوسی۔		کمشنر امرت سر۔	عام
۴۷۴	منشی سید حاکم شاہ صاحب مترجم	۴۸۷	چودھری حیدر بخش صاحب ہزار جالندہ	عام
	چیف کورٹ لاہور۔	۴۸۸	میان حسام الدین صاحب خلف	عام
۴۷۵	منشی حسین شاہ صاحب جرنٹ		میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار	عام
	ریلوے پولیس امرت سر۔		اعظم شہر بکرات۔	عام
۴۷۶	منشی شیخ حسن احمد صاحب مختار	۴۸۹	شیخ حبیب اللہ صاحب سوداگر امتر	عام
	عدالت دیرہ دکن۔	۴۹۰	شیخ حسین بخش صاحب بقال سوداگر	عام
۴۷۷	منشی حبیب اللہ صاحب سکرٹری		چرم امرت سر۔	عام
	معین السنہ شاہ آباد ضلع کرنال	۴۹۱	میان حافظ محمد خان صاحب رئیس	عام
۴۷۸	شیخ حبیب اللہ صاحب بیس گورہ		شہرپا در۔	عام
	قصور۔	۴۹۲	منشی حبیب البنی صاحب صولت	عام
۴۷۹	شیخ حاجی محمد صاحب گورہ منجیکا خانہ		کرڈ اپر وڈ کلکتہ	عام
	روسے قصور۔	۴۹۳	چودھری حیات محمد صاحب نیوبیل	عام
۴۸۰	میان حیات بخش صاحب لالہ		کمشنر وزیر آباد۔	عام

۴۹۴	میان حفیظ الله صاحب کلیل امرتسر	عام
۴۹۵	میان حبیب الله صاحب مختار	عام
۴۹۶	عدالت امرتسر - منشی حکمت الله خان صاحب تحصیلدار	عام
۴۹۷	چنگلی امرتسر - خواجہ حسین بخش صاحب نائب ثروت	عام
۴۹۸	صدر امرتسر - مرزا حمید الدین صاحب گرگانی	عام
۴۹۹	نقشہ نویس تعمیرت ریاست بہاولپور - مرزا حسین بیگ صاحب خزانچی	عام
۵۰۰	صدر ریاست ناہیہ - ڈاکٹر خدا بخش صاحب یست	عام
۵۰۱	بہاولپور - شیخ خورشید علی صاحب بیالہ	صہ
۵۰۲	خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب دسرکٹ جج گرداسپور	عام
۵۰۳	مولوی آدم حسین صاحب بیس سہارنپور	عام
۵۰۴	میان خیر الله صاحب بیس اکوڑہ	عام
۵۰۵	میان خدا بخش صاحب کیپ پٹنہ	عام
۵۰۶	شیخ خدا بخش صاحب تاجر جرم گجرانولہ	عام
۵۰۷	میان خدا بخش صاحب نوگرا امرتسر	عام
۵۰۸	چودھری خدا بخش صاحب تاجر جرم امرتسر	عام
۵۰۹	میان خواص خان صاحب بیس موضع سامان ضلع راولپنڈی	عام
۵۱۰	سید ظیل الرحمن صاحب مترجم ہائی کورٹ کلکتہ	عام
۵۱۱	منشی خدا بخش صاحب معرفت حاجی غلام حسین صاحب وغیرہ	عام
۵۱۲	میان خورشید عالم صاحب پیر ڈاکٹر امام الدین صاحب امرتسر	عام
۵۱۳	میان خیر الله صاحب علیگڑھ	عام
۵۱۴	ملک خدا بخش خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	عام
۵۱۵	بابو خدا داد صاحب انسپکٹر آف پولیس درکس بیاس ریور	عام
د		
۵۱۶	منشی دین محمد صاحب پیواری حلقہ گنسی بند پھلور	عام
۵۱۷	منشی دین محمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور	عام
۵۱۸	شیخ دوست محمد صاحب سوداگر جرم امرتسر	عام
۵۱۹	شیخ دین محمد صاحب سوداگر جرم امرتسر	عام
۵۲۰	امرتسر	عام

۵۲۰	ستری داد محمد صاحب چھتری ساز	۵۲۳	مدار تلی بنارس۔
عام	امرت سر۔	عام	حاجی رحمۃ اللہ حاجی قاسم صاحب
۵۲۱	میان دوست محمد صاحب غلف	۵۲۴	میں احمد آباد
عام	شمس الدین صاحب تاجر چیم امرت سر	۵۲۵	شیخ رحیم بخش صاحب کھادہ ٹیس
۵۲۲	میان دین محمد صاحب خیاط امرت سر	عام	قصور۔
۵۲۳	میان دلداد خان صاحب لد میان	۵۲۵	شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر ادویات
عام	دین محمد صاحب ٹیس پشاور	عام	انار کلی لاہور۔
۵۲۴	میان دین محمد صاحب کوچہ دہویان	۵۲۶	شیخ رحمۃ اللہ صاحب ٹھیکہ دار جھیلہ
عام	امرت سر	۵۲۷	بابو رحمت حسین صاحب اسٹور کپڑے
۵۲۵	سید دین محمد شاہ صاحب بنیاد پوری	عام	ڈوبن امرت سر۔
عام	ازبھا ولپور	۵۲۸	شیخ رحیم بخش صاحب ایم کے اسٹرا
۵۲۶	میان دین محمد صاحب ہوشیار پور	عام	اسسٹنٹ کمشنر پشاور۔
۵۲۷	غشی دین محمد صاحب یادگیر صدے	۵۲۹	شیخ رکن الدین صاحب اکسٹرا اسٹنٹ
عام	ہند لاہور۔	عام	کمشنر افسر مال کرنال۔
۵۲۸	میان دین محمد صاحب شاہ آباد ضلع	۵۳۰	ملک کن الدین صاحب اکونٹنٹ
عام	کرنال۔	عام	دفتر نذر امرت سر۔
۵۲۹	میان دین محمد صاحب مین باغبان پوہ	۵۳۱	غشی روح الحق صاحب کرنال
عام	لاہور۔	۵۳۲	شیخ رحمت علی شاہ صاحب اوش
۵۳۰	اسرہ دولت خان صاحب بہاولپور	عام	قانون گو ترنٹارن
۵۳۱	سردار سید دین محمد شاہ صاحب ساہلدار	۵۳۳	صوفی رحیم شیعہ صاحبان پرامرت سر
عام	بھاول پور۔	۵۳۴	میان روشن الدین صاحب غلف
			چودھری عبدالحق صاحب حکاک
۵۳۲	غشی رضی الدین احمد صاحب ٹیس	عام	امرت سر۔



عام	منشی رحیم بخش صاحب بی دروازہ لاہور	عام	عظیم رحیم بخش صاحب لاہوری امرتسر	عام	۵۲۵
عام	سر درارب نواز خان صاحب سائیدار	عام	منشی رحمت علی صاحب اسمال کاڑ کوٹ	عام	۵۲۶
عام	بہادر پور۔	عام	کلکتہ۔	عام	۵۲۷
عام	ز	عام	شیخ رحیم بخش صاحب فاضل پوری	عام	۵۲۸
عام	حافظ زین العابدین صاحب تہانہ دار	عام	چھوٹی عدالت کلکتہ۔	عام	۵۲۹
عام	شہر پشاور	عام	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب خلف ڈاکٹر	عام	۵۳۰
عام	س	عام	محمد اکبر صاحب امرتسر۔	عام	۵۳۱
عام	پیر زادہ سلطان احمد صاحب ڈپٹی	عام	منشی رحیم اللہ صاحب ٹھیکہ دار	عام	۵۳۲
عام	انسپیکٹر مدراس ضلع جھنگ۔	عام	شیر کوٹ۔	عام	۵۳۳
عام	منشی ساتی داد خان صاحب میس	عام	شیخ رحمت علی صاحب سوداگر ہوشیار پور	عام	۵۳۴
عام	قائم گنج۔	عام	خان بہادر میان رحیم شاہ صاحب	عام	۵۳۵
عام	جمہور مسلمین صاحب بن محمد علی الرومی	عام	صدر بازار نوشہرہ۔	عام	۵۳۶
عام	برودہ گجرات	عام	مولوی رحیم بخش صاحب ضلع دار	عام	۵۳۷
عام	میان سراج الدین صاحب رئیس	عام	نہر ضلع لاہور سیکشن جابن۔	عام	۵۳۸
عام	دو مینو پیل کمشنر لاہور۔	عام	رحمت اللہ خان صاحب امید دار	عام	۵۳۹
عام	شیخ سراج الدین صاحب کمشنر لاہور	عام	ضلع داری نہر جابن سب ڈویژن	عام	۵۴۰
عام	کمشنر لاہور۔	عام	رحمت علی صاحب خلف خان بہادر	عام	۵۴۱
عام	نواب مرزا سعید الدین احمد خان صاحب	عام	بابو فتح الدین صاحب امرتسر	عام	۵۴۲
عام	رئیس دہلی	عام	قاری رشید احمد صاحب بی۔ اے	عام	۵۴۳
عام	منشی سید عالم خان صاحب بی انسپیکٹر	عام	ٹرانسلیٹر گورنمنٹ پنجاب ل سکریٹریٹ	عام	۵۴۴
عام	پولیس راولپنڈی۔	عام	لاہور۔	عام	۵۴۵
عام	صاحبزادہ سلطان احمد صاحب بیس	عام	حافظ رحمن بخش صاحب تہانہ بھون	عام	۵۴۶
عام	جانندھر۔	عام	سید رحمت علی شاہ صاحب مصطفی آباد۔	عام	۵۴۷

محمد یوسف صاحب کٹر اسٹنٹ	۵۶۸	ملک سلطان صاحب چمن الدام قمر	عار
کشنز امرت سر۔	۵۶۹	منشی حافظ سیف اللہ صاحب تحصیلدار	عار
مولوی سخاوت حسین صاحب ہیڈ	۵۷۰	ریاست لس بلیہ ضلع کراچی۔	عار
ماسٹر گورنمنٹ اسکول سہارنپور۔	۵۷۱	منشی سعید اکبر صاحب مترجم عدالت	عار
مولوی حکیم سلطان علی صاحب سیکریٹری	۵۷۲	مشین بچہ پشاور۔	عار
انجمن اسلام وزیر آباد۔	۵۷۳	میان سحان جیو صاحب کشمیری نگار	عار
مولوی سراج الدین صاحب رئیس	۵۷۴	امرت سر۔	عار
باغبان پورہ لاہور۔	۵۷۵	منشی سید اجازت صاحب کینٹ باجو	عار
حاجی سعید احمد صاحب کرناٹ	۵۷۶	سندر سنگھ وکیل پشاور	عار
چودہری سردار خان صاحب رئیس	۵۷۷	چودہری سلطان محمد خان صاحب	عار
پلا سور ضلع امرت سر۔	۵۷۸	بیر سٹریٹ لاجھلم	عار
سید سکندر شاہ صاحب رئیس ضلع	۵۷۹	چودہری سلطان محمد صاحب رئیس	عار
جان دھر۔	۵۸۰	ضلع ہوشیار پور۔	عار
میان سمن درخان صاحب رئیس پشاور	۵۸۱	شیخ سنگندر بخش صاحب رئیس	عار
بابو سراج الدین صاحب اکوٹنٹ	۵۸۲	سید سردار علی شاہ صاحب انجینیر	عار
میو سہیل اوفس امرت سر۔	۵۸۳	شکار پور سندھ	عار
فقیر سعید الدین صاحب بی۔ اے۔	۵۸۴	میان سیف الدین صاحب طالب علم	عار
لاہور۔	۵۸۵	انٹرنس کلاس امرت سر۔	عار
محمد سلطان جان صاحب پشاور	۵۸۶	چودہری سردار خان صاحب مختار	عار
میان سعید اللہ صاحب پٹیالہ۔	۵۸۷	عدالت سیالکوٹ۔	عار
حاجی شکور ظاہر صاحب میمن صاحب لہنا	۵۸۸	میان سعید اللہ صاحب ٹھیکہ دار صدر	عار
بھاؤ نگر۔	۵۸۹	نوشہرہ۔	عار
	۵۹۰	منشی سراج الحق صاحب ظف جافظ	عار

۵۹۳	میانجی شرف الدین صاحب پی اسپیکر قلعہ پھلور۔	۶۰۷	میان شمس الدین صاحب بازار پرنس امرتسر۔
۵۹۴	میان شیخا صاحب سوداگرچم پھلور	۶۰۸	سید شیرعلی شاہ صاحب پشاور
۵۹۵	شیر محمد صاحب دل حسن صاحب ہری گاڑ بیان پھلور۔	۶۰۹	منشی شاد محمد خان صاحب عزمنی فیس ضلع پشاور۔
۵۹۶	منشی حاجی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت الاسلام لاہور	۶۱۰	مسٹر شاہ نواز صاحب بیرسٹریٹ لا لاہور۔
۵۹۷	میان شہباز خان صاحب میس قصور	۶۱۱	میان شیر خان صاحب میس اُرمو۔
۵۹۸	میان شیر محمد صاحب میس بیالہ	۶۱۲	منشی شہاب الدین خان صاحب نائب تحصیلدار مویشیار پور
۵۹۹	حکیم شیخ احمد صاحب ملازم میوئل کئی راولپنڈی۔	۶۱۳	مولوی شرف الدین صاحب کلرک دفتر اکونٹ جنرل لاہور
۶۰۰	قاضی سید شاد محمد صاحب میس و نمبردار جالندھر۔	۶۱۴	میان شرف الدین صاحب کپی نویس روز بازار پریس امرتسر۔
۶۰۱	منشی شہاب الدین صاحب ناطق کوٹ رکن الدین خان۔	۶۱۵	منشی شہاب الدین صاحب کپی نویس روز بازار پریس
۶۰۲	میان شیر خان صاحب بکرات	۶۱۶	شیخ شمس الدین صاحب داگر شینہ امرتسر۔
۶۰۳	منشی شیخ شریف احمد صاحب محرر جوڈیشل ترنتارن۔	۶۱۷	بابو شیر محمد صاحب کلرک دفتر نر چناب سرکل لاہور
۶۰۴	میان شمس الدین صاحب ہرہ امرتسر	۶۱۸	مولوی حکیم شہباز دین صاحب لاہور
۶۰۵	میان شرف الدین صاحب لدین حاکم علی صاحب امرتسر۔	۶۱۹	میان جی شاہ دلی صاحب گرداور حلقہ اپرہ پھلور۔
۶۰۶	خواجہ شمس الدین صاحب سوداگر شینہ امرتسر۔		

۶۲۰	میان شمس الدین صاحب امرتسر	عام
۶۲۱	مستتر محمد شاه دین صاحب بیرسٹر	عام
	ایٹ لارنس باغبان پورہ -	عام
۶۲۲	محمد شبیر علی خان صاحب منصف	عام
	کوئٹہ بلوچستان	عام
۶۲۳	مستری شہاب الدین رحمت اللہ صاحب	عام
	ٹھیکہ دار بھاول پور -	عام
۶۲۴	چودھری شام چراسی صاحب لپور	عام
	ص	
۶۲۵	صاحب خان صاحب مشیر خاص حاضر نشین	عام
	حضور سرکار عالی نواب صاحب یست	عام
	بہاولپور دام ملکہ -	عام
۶۲۶	شیخ صادق حسن صاحب خلعت شیخ	عام
	غلام صادق صاحب آنزیری مجسٹرٹ	عام
	امر تسر -	عام
۶۲۷	حاجی صدر الدین صاحب امر تسر	عام
۶۲۸	میان صدر الدین صاحب داکر	عام
۶۲۹	میان صدر الدین صاحب پشتر	عام
	اکال گروہ -	عام
۶۳۰	منشی صغیر حسین صاحب سب در سیر	عام
	جامن سب ڈویزن -	عام
۶۳۱	حافظ صدیق اکبر صاحب نائب حافظ	عام
	کرنال -	عام
	ص	
۶۳۲	مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب	عام
	رئیس مینہ	عام
۶۳۳	مستری ضیاء اللہ صاحب امر تسر	عام
۶۳۴	خواجہ ضیاء الدین خالص صاحب رئیس	عام
	ضلع جالندھر	عام
۶۳۵	شیخ ضمیر الدین حسین صاحب نشہ دار	عام
	بند و بست پیالہ	عام
۶۳۶	منشی ضیاء الحسن صاحب محرقہ کی	عام
	محکمہ نروڈ ویزن نمبر ۳ باری دو اب	عام
	ط	
۶۳۷	منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ	عام
	چنگی چندوسی -	عام
۶۳۸	بابو طالب علی صاحب کلرک محکمہ	عام
	نہر جھلم -	عام
۶۳۹	منشی طالع مند خالص صاحب پشتر ضلع	عام
	ہوشیار پور -	عام
	ظ	
۶۴۰	حکیم ڈاکٹر ظہور الاسلام صاحب پیالہ	عام
۶۴۱	مولوی ظہور الحسن صاحب رئیس پانی پت	عام
۶۴۲	منشی ظفر علی صاحب ہیڈ ماسٹر سید	عام
	پانی پت -	عام
۶۴۳	مرزا ظفر اللہ خان صاحب اکسٹرا	عام



۶۸۰	مفتی عبدالاحد صاحب ایل نویس	۶۸۰	مفتی عبدالاحد صاحب ایل نویس
۶۸۱	امرت سر	۶۸۱	امرت سر
۶۸۲	بابو علی بخش صاحب سوداگر امرتسر	۶۸۲	بابو علی بخش صاحب سوداگر امرتسر
۶۸۳	سیلہ عبد الاحد صاحب تاجر ظروف	۶۸۳	سیلہ عبد الاحد صاحب تاجر ظروف
۶۸۴	چینی امرتسر	۶۸۴	چینی امرتسر
۶۸۵	میان عزیز الدین غلام محمد صاحب	۶۸۵	میان عزیز الدین غلام محمد صاحب
۶۸۶	تاجران امرتسر	۶۸۶	تاجران امرتسر
۶۸۷	میان عبدالغنی و شمار اللہ صاحبان	۶۸۷	میان عبدالغنی و شمار اللہ صاحبان
۶۸۸	تاجران امرتسر	۶۸۸	تاجران امرتسر
۶۸۹	میر عباد اللہ صاحب وکیل امرتسر	۶۸۹	میر عباد اللہ صاحب وکیل امرتسر
۶۹۰	حافظ عنایت اللہ صاحب مختار	۶۹۰	حافظ عنایت اللہ صاحب مختار
۶۹۱	عدالت امرتسر	۶۹۱	عدالت امرتسر
۶۹۲	مفتی عبدالحق صاحب ملازم شیخ	۶۹۲	مفتی عبدالحق صاحب ملازم شیخ
۶۹۳	غلام صادق صاحب	۶۹۳	غلام صادق صاحب
۶۹۴	ڈاکٹر ملک عبدالستار صاحب امرتسر	۶۹۴	ڈاکٹر ملک عبدالستار صاحب امرتسر
۶۹۵	شیخ عبدالرحمن صاحب	۶۹۵	شیخ عبدالرحمن صاحب
۶۹۶	بابو علی گوہر صاحب انپکٹر ڈاکھانجا	۶۹۶	بابو علی گوہر صاحب انپکٹر ڈاکھانجا
۶۹۷	امرتسر	۶۹۷	امرتسر
۶۹۸	ڈاکٹر سید عبدالرحیم صاحب پولیس	۶۹۸	ڈاکٹر سید عبدالرحیم صاحب پولیس
۶۹۹	اسپتال امرتسر	۶۹۹	اسپتال امرتسر
۷۰۰	میان عزیز اللہ صاحب بی۔ اے	۷۰۰	میان عزیز اللہ صاحب بی۔ اے
۷۰۱	وکیل امرتسر	۷۰۱	وکیل امرتسر
۷۰۲	مفتی عبدالعزیز صاحب انپکٹر مدارس	۷۰۲	مفتی عبدالعزیز صاحب انپکٹر مدارس
۷۰۳	حلقہ پشاور	۷۰۳	حلقہ پشاور
۷۰۴	میان عبدالعزیز صاحب سوداگر جرم	۷۰۴	میان عبدالعزیز صاحب سوداگر جرم
۷۰۵	پھلور	۷۰۵	پھلور
۷۰۶	بابو عبدالکریم صاحب فورہ ہاٹر	۷۰۶	بابو عبدالکریم صاحب فورہ ہاٹر
۷۰۷	اسکول پشاور	۷۰۷	اسکول پشاور
۷۰۸	میان عنایت اللہ خان صاحب	۷۰۸	میان عنایت اللہ خان صاحب
۷۰۹	سید پوش رئیس تون تحصیل پھلور	۷۰۹	سید پوش رئیس تون تحصیل پھلور
۷۱۰	عنایت علیخان صاحب ذیل تون	۷۱۰	عنایت علیخان صاحب ذیل تون
۷۱۱	مفتی عبدالکریم صاحب مینو پل	۷۱۱	مفتی عبدالکریم صاحب مینو پل
۷۱۲	کشنر لاہور	۷۱۲	کشنر لاہور
۷۱۳	حافظ عبداللہ صاحب مینو پل	۷۱۳	حافظ عبداللہ صاحب مینو پل
۷۱۴	کشنر قصور	۷۱۴	کشنر قصور
۷۱۵	شیخ علی محمد صاحب تاجر کتب قصور	۷۱۵	شیخ علی محمد صاحب تاجر کتب قصور
۷۱۶	میان عظیم الدین صاحب چوڑی گڑھ	۷۱۶	میان عظیم الدین صاحب چوڑی گڑھ
۷۱۷	میان عبداللہ صاحب بڑاؤ	۷۱۷	میان عبداللہ صاحب بڑاؤ
۷۱۸	مولوی عبدالقادر صاحب وکیل د	۷۱۸	مولوی عبدالقادر صاحب وکیل د
۷۱۹	مینو سبیل کشنر قصور	۷۱۹	مینو سبیل کشنر قصور
۷۲۰	مولوی عبدالحق صاحب وکیل گرانولہ	۷۲۰	مولوی عبدالحق صاحب وکیل گرانولہ
۷۲۱	مولوی غلام الدین صاحب	۷۲۱	مولوی غلام الدین صاحب
۷۲۲	شیخ علی محمد صاحب تاجر جرم امرتسر	۷۲۲	شیخ علی محمد صاحب تاجر جرم امرتسر
۷۲۳	ماسٹر عبدالرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر	۷۲۳	ماسٹر عبدالرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر

۶۹۸	میر عبد الوجد صاحب دُپٹی گلکڑ	۴۱۳	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب چیل ڈپنیری
	گلکڑ ہزارت سر۔		امرت سر۔
۶۹۹	خواجہ عبد الصمد صاحب داکڑ نشینہ	۴۱۴	منشی عباد اللہ صاحب معرفت حاجی
	امرت سر۔		غلام حسین وغیرہ
۷۰۰	میر عبد العزیز صاحب قلعہ بھنگیان	۴۱۵	میان عبد اللہ صاحب قصاب ہسٹری
	امرت سر۔	۴۱۶	شیخ عبد الواحد صاحب خلف خان
۷۰۱	مستری عید اصاحب امرت سر		بہادر شیخ خدا بخش صاحب امرت سر
۷۰۲	سیٹھ عبد الرحیم صاحب تاجر چرم	۴۱۷	شیخ عبد الرؤف صاحب خلف
۷۰۳	حاجی عنایت اللہ صاحب قلعہ نویس		خان بہادر مدوح امرت سر
	صدر امرت سر	۴۱۸	عزیز شاہ صاحب سوداگر چرم
۷۰۴	شیخ عبد الرزاق صاحب نبیہ	۴۱۹	سردار عبد الرحمن صاحب دُپٹی گلکڑ
	خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب		نہرو دیزن نمبر ۲۔ امرت سر
۷۰۵	منشی علی بخش صاحب درس پانچ	۷۲۰	ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرت سر
	اسکول امرت سر۔	۷۲۱	سیٹھ عبد الہادی صاحب تاجر چرم
۷۰۶	سیٹھ عبد الرحمن صاحب پراسی امرت سر	۷۲۲	بابو عبد الفقہ صاحب دُپٹی انسپکٹر
۷۰۷	مولوی عبد العزیز صاحب سوداگر		ترتارن ضلع امرت سر۔
	بوٹ امرت سر۔	۷۲۳	منشی عزیز الدین صاحب محمد لوکل
۷۰۸	مستری عبد الغنی صاحب امرت سر		پورڈا جمال امرت سر
۷۰۹	شیخ علی بخش صاحب سوداگر چرم	۷۲۴	شیخ علی محمد صاحب بی۔ اے منصف
	گوال منڈی امرت سر۔		اجالہ امرت سر۔
۷۱۰	میان عبد اللہ متو صاحب کشمیری	۷۲۵	قاضی عبد الحکیم صاحب ڈاگر جہادنی
۷۱۱	بابو عبد اللہ صاحب ملازم جنگی امرت سر		جالندھر
۷۱۲	میان عبد الرحیم صاحب ہنگر	۷۲۶	میان علم الدین صاحب لکسر اسٹنٹ

۴۲۷	کشتن افسر مال جالندھر	عام
۴۲۸	منشی سید عطاء محمد صاحب ڈپٹی انپیکٹر پولیس جالندھر۔	عام
۴۲۹	میان علی گوہر صاحب سوداگر جالندھر	عام
۴۳۰	منشی علی بخش صاحب مدرس فوٹو	عام
۴۳۱	ضلع جالندھر	عام
۴۳۲	حکیم قاضی علی اکبر صاحب بیس مہر	عام
۴۳۳	جالندھر	عام
۴۳۴	مولوی عبد المجید صاحب وکیل لاہور	عام
۴۳۵	مولوی عبد الواحد صاحب	عام
۴۳۶	عبد الغنی صاحب	عام
۴۳۷	حاجی عبد الصمد صاحب رئیس	عام
۴۳۸	خواجہ عبد الصمد صاحب رئیس	عام
۴۳۹	شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے	عام
۴۴۰	ایڈیٹر از روڑ لاہور۔	عام
۴۴۱	مرزا عبد الرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ اتار لاہور و وائس پریسیدنٹ انجمن حمایت اسلام	عام
۴۴۲	منشی علی الدین صاحب لاہور	عام
۴۴۳	مولوی عبد اللطیف صاحب زدکان	عام
۴۴۴	میان محکم دین امیر دین صاحبان	عام
۴۴۵	سوداگران چہرم لاہور۔	عام
۴۴۶	میان علی بخش صاحب ایجنٹ مسرر	عام
۴۴۷	والٹر کینی لاہور	عام
۴۴۸	شیخ عطاء اللہ صاحب ایجنٹ مسٹر	عام
۴۴۹	شاہ دین صاحب بیرسٹر لاہور	عام
۴۵۰	بابو عبد الرحیم صاحب بی۔ اے	عام
۴۵۱	میان علم الدین صاحب کٹر اسٹنٹ	عام
۴۵۲	کشتن رئیس باغبان پورہ	عام
۴۵۳	شیخ عبد الرحیم صاحب رئیس قصور	عام
۴۵۴	شیخ عمر بخش صاحب وکیل ہوشیار پور	عام
۴۵۵	شیخ عزیز الدین صاحب کٹر اسٹنٹ	عام
۴۵۶	کشتن ہوشیار پور	عام
۴۵۷	مولوی عصمت اللہ صاحب مدرس	عام
۴۵۸	فارسی اسلامیہ اسکول ہوشیار پور	عام
۴۵۹	شیخ عزیز الدین صاحب نکلون صدر ہوشیار پور۔	عام
۴۶۰	شیخ عبد المجید صاحب ہوشیار پور	عام
۴۶۱	میان عبد اللہ خان صاحب رئیس	عام
۴۶۲	خان پورہ۔	عام
۴۶۳	منشی علی محمد خان صاحب نقل و بیانی	عام
۴۶۴	خان پورہ۔	عام
۴۶۵	میان عزیز الدین خان صاحب رئیس	عام
۴۶۶	میان خیلان	عام
۴۶۷	شیخ عبد الکریم صاحب معرفت شیخ	عام
۴۶۸	غلام حیدر صاحب منوبیل کشتن گرات	عام



۵۴	منشی مرزا عباس بیگ صاحب بگرات	عام	۶۹	خان عبد الحمید خان صاحب رئیس	عام
۵۵	میان عمر بخش صاحب رئیس ماروگی	عام	۷۰	موضع بدریشی	عام
	ضلع بگرات		۷۱	شیخ عبد الرحیم صاحب نوسره	عام
۵۶	بابو عزیز الدین صاحب نقشه نویس	عام	۷۲	ڈاکٹر عالم شاہ صاحب ہیکل سسٹن	عام
	ملیر میو در کس راو لینڈی	عام		شہر جہلم -	عام
۵۷	خان عبد الحمید خان صاحب رئیس	عام	۷۳	شیخ علی احمد صاحب وکیل گرداپور	عام
	انظم موضع سامان ضلع راو لینڈی	عام	۷۴	منشی عبد الرحمن صاحب	عام
۵۸	مسٹر عبد اللطیف صاحب ہیڈ ماسٹر	عام	۷۵	شیخ علی بخش صاحب مختار عدالت	عام
	ہائی اسکول کوہاٹ	عام		سیال کوٹ	عام
۵۹	میان علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک فتر	عام	۷۶	میان عبد الحمید خان صاحب انبالہ	عام
	بادر میٹری کوہاٹ	عام		حافظ عبد اللہ و عبد السلام صاحبان	عام
۶۰	قاضی عبد الرحمن صاحب - پشاور	عام	۷۷	سوداگر چرم صدر بازار انبالہ	عام
۶۱	مرزا عبد الحکیم خان صاحب مسلمان	عام	۷۸	حافظ عاشق علی صاحب خط کرنال	عام
	بادر میٹری پشاور	عام	۷۹	مولوی عقیل شاہ صاحب مدرس	عام
۶۲	سید عبد المنان خان یادشاہ صاحب	عام		ریاضی اسکول کرنال	عام
	ضلع پشاور -	عام	۸۰	میر عبد الصمد صاحب کرنال	عام
۶۳	حاجی عبد الحکیم صاحب سوداگر پشاور	عام	۸۱	بابو عبد اکرم صاحب کلرک دفتر	عام
۶۴	میان عبد الجبیب خان صاحب رئیس	عام		ضلع کرنال	عام
	ضلع پشاور -	عام	۸۲	میر عبد الحمید صاحب مسلمان چھٹا	عام
۶۵	میان عثمان الدین صاحب	عام		کرنال -	عام
۶۶	سید عبد اللہ شاہ صاحب	عام	۸۳	بابو سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک	عام
۶۷	مرزا عبد الحکیم صاحب رئیس اکوڑہ	عام		پولیس کرنال	عام
۶۸	شیخ عزیز الدین صاحب ٹیکہ دار نوشہرہ	عام	۸۴	بابو عبد الغنی صاحب وکیل کرنال	عام

۴۸۲	سید عنایت علی صاحب عرضی نویسنده	۴۹۸	کلرک سپهر منڈی بہاؤ پور .
۴۸۵	تھانیر ضلع کرنال	۴۹۹	سر دار عیسیٰ خاں صاحب جمعدار
۴۸۶	بابو عبدالسبحان صاحب کلرک دفتر	۵۰۰	مولوی عبداللہ صاحب مدرس
۴۸۷	نہر پانی پت	۵۰۱	انگریزی تہذیب و کالج پیٹالہ
۴۸۸	میان عبدالوہاب صاحب یس	۵۰۲	میان عبداللہ خان صاحب کوٹ
۴۸۹	کوئٹہ سفیداضلع ہزارہ	۵۰۳	مولداری پیٹالہ
۴۹۰	میان عبدالکریم صاحب یس	۵۰۴	میان عبدالغنی صاحب جمعدار
۴۹۱	میان عمر بخش صاحب تاجر چوب	۵۰۵	بگی خانہ پیٹالہ
۴۹۲	وزیر آباد	۵۰۶	مولوی محمد عبدالقیوم صاحب بن بلی
۴۹۳	مرزا عصمت اللہ خان صاحب	۵۰۷	منشی عنایت اللہ خان صاحب
۴۹۴	بابو عبدالرحمن صاحب آدریس	۵۰۸	حکیم عبداللہ صاحب شامی از ناچہ
۴۹۵	بابو عزیز بخش صاحب بی۔ اے	۵۰۹	سر دار عطاء محمد خان صاحب صوبہ دار
۴۹۶	کیپور تھلہ	۵۱۰	رائل گارڈ ناچہ
۴۹۷	شیخ عبدالرحمن صاحب ضلع دارنہر	۵۱۱	میان علی محمد صاحب ہیڈ کلرک کلرک
۴۹۸	رہتک	۵۱۲	پولیس جھنگ
۴۹۹	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب فی ہاسپٹل	۵۱۳	حافظ عبدالرحیم صاحب کیل علیگرہ
۵۰۰	اسسٹنٹ زیلا سالی لینڈ۔ افریقہ	۵۱۴	حافظ عبداللہ صاحب کارخانہ دار
۵۰۱	عبدالصمد صاحب صوفی خلیفہ اکبر رضا	۵۱۵	آصف برہنجی علیگرہ
۵۰۲	ممدوح بہاؤ پور	۵۱۶	میان عبدالوہاب صاحب جھت
۵۰۳	مولوی عبدالحمید صاحب صوفی موقت	۵۱۷	فروش علیگرہ
۵۰۴	ڈاکٹر صاحب ممدوح	۵۱۸	شیخ عبداللہ صاحب ملازم پوسٹل
۵۰۵	منشی عبدالغفار صاحب بہاؤ پور	۵۱۹	درکشوب علیگرہ
۵۰۶	مرزا عثمان اشرف صاحب گورگانی	۵۲۰	حاجی علی بخش صاحب تاجر چرم علیگرہ

۸۱۲	حافظ عبد اللطیف خان صاحب بہاروی	۸۲۶	سید امیر حسن خان صاحب سیکنی
عام	علی گڑھ	عام	۱۔ رئیس کلکتہ۔
۸۱۳	مولوی عبدالحی صاحب کیل چندوسی	۸۲۷	منشی محمد عبد اللہ صاحب گردآور
۸۱۴	شیخ عبد اللہ صاحب رئیس	عام	قانون گو تحصیل بھار
۸۱۵	مولوی عبد اللہ جان صاحب کیل	۸۲۸	حکیم محمد عبد اللہ صاحب طبیب منیل
عام	سہارن پور۔	عام	کیٹی ہوشیار پور۔
۸۱۶	مسٹر عنایت اللہ جان صاحب خٹ	۸۲۹	منشی محمد عباد اللہ صاحب اختر۔ بی
عام	مولوی صاحب مدوح سہارن پور	عام	۱۔ ہیڈ ماسٹر بورڈ سکول علی پور
۸۱۷	مولوی عبد الجبار صاحب خٹ	۸۳۰	حافظ محمد عبد اللہ صاحب امرتسر
عام	خان بہادر عبد الحامد خان صاحب	عام	میران عبد الرحیم صاحب سوداگر
۸۱۸	ڈپٹی کلکٹر سہارن پور	عام	پارچہ ضلع ہوشیار پور
عام	بابو عبد الرحمن صاحب نیسٹریٹ	۸۳۱	میان عبد القدوس صاحب داگر
عام	سرجن مظفر نگر۔	عام	پشیمینہ امت سر۔
۸۱۹	میان عبد الرزاق صاحب رئیس	۸۳۲	میان عبد الرحیم صاحب جادو ٹوگر
عام	نشاہ پور	عام	پشیمینہ امت سر۔
۸۲۰	شیخ عبد الرحمن صاحب تاجر چکن کسٹو	عام	غ
۸۲۱	حکیم عبد الحمید صاحب رئیس لکھنؤ	۸۳۳	ڈاکٹر شیخ غلام نبی صاحب سہارن پور
۸۲۲	منشی عبد الحفیظ صاحب ادوٹا پورہ پکی	۸۳۴	مستری غلام محی الدین صاحب
۸۲۳	خواجہ عبد الرحمن صاحب سوداگر حرم	عام	ہوشیار پور۔
عام	کلکتہ۔	۸۳۵	سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب بیس
۸۲۴	حاجی عبد الرحمن صاحب نمبر ۲۵ منشی	عام	بھاول پور۔
عام	صدر الدین لین کلکتہ۔	۸۳۶	چودہری غلام نبی صاحب لیڈر پلور
۸۲۵	سید علی حسین صاحب خٹ نواب	۸۳۷	حاجی غلام علی صاحب

۸۳۸	مرزا غلام غوث صاحب ٹھیکہ دار پلاو	عام	۸۵۱	میان غلام محمد صاحب سوداگر پٹنہ	عام
۸۳۹	مرزا غلام نبی صاحب پٹواری حلقہ	عام	۸۵۲	امرت سر	عام
۸۴۰	عقلموڑ پھلور	عام	۸۵۳	میان غلام حبیب خان صاحب	عام
۸۴۱	چودھری غلام قادر صاحب عرف	عام	۸۵۴	ٹھیکہ دار کے زنی امرت سر	عام
۸۴۲	دولت مند ذیلدار پھلور	عام	۸۵۵	میان غلام حسن صاحب امرت سر	عام
۸۴۳	غلام محمد صاحب پٹواری حلقہ کورکھ	عام	۸۵۶	غلام مصطفیٰ صاحب سوداگر پٹنہ	عام
۸۴۴	پھلور	عام	۸۵۷	غلام محمد صاحب سوداگر پٹنہ کمرہ	عام
۸۴۵	شیخ غلام رسول صاحب مالک مطبع	عام	۸۵۸	جہان سنگھ امرت سر	عام
۸۴۶	راست گفتار امرت سر	عام	۸۵۹	شیخ غلام حیدر صاحب نائب نگر	عام
۸۴۷	شیخ غلام صادق صاحب رئیس و	عام	۸۶۰	امرت سر	عام
۸۴۸	آزیریری مجسٹریٹ امرت سر - و ناظم	عام	۸۶۱	مستری غلام محمد صاحب امرت سر	عام
۸۴۹	معین اللہ امرت سر	عام	۸۶۲	غلام حسن صاحب سوداگر پٹنہ	عام
۸۵۰	شیخ غلام محمد صاحب منشی فاضل اللہ	عام	۸۶۳	غلام علی صاحب رنگریز	عام
۸۵۱	ذیل امرت سر	عام	۸۶۴	غلام نبی صاحب سوداگر پٹنہ	عام
۸۵۲	میان غلام محی الدین رفوگر امرت سر	عام	۸۶۵	منشی غلام محی الدین صاحب محسّر	عام
۸۵۳	مولوی غلام محمد صاحب ختر ایڈیٹر	عام	۸۶۶	رام سرنداس بیرسٹرا لا امرت سر	عام
۸۵۴	اجبار پنجاب امرت سر	عام	۸۶۷	میان غلام حسن صاحب کلاہ ساز	عام
۸۵۵	مولوی غلام رسول صاحب لال سنگھ	عام	۸۶۸	منشی غلام محمد صاحب ولد میان	عام
۸۵۶	امرت سر	عام	۸۶۹	حاکم علی صاحب امرت سر	عام
۸۵۷	میان غلام محمد صاحب سب اور سیر	عام	۸۷۰	میان غلام تین صاحب خلف میان	عام
۸۵۸	غلام محی الدین صاحب سوداگر	عام	۸۷۱	غلام حسن صاحب مرحوم آزیری	عام
۸۵۹	میان غلام نبی صاحب منیہ پٹنہ	عام	۸۷۲	مجسٹریٹ امرت سر	عام
۸۶۰	میان غلام محی الدین صاحب ناگٹ	عام	۸۷۳	شیخ غلام محمد صاحب راسیہ امرت سر	عام

۸۶۶	منشی غیاث الدین صاحب دلنشی	۸۶۳	چک بندی و دیزن اول لکڑ بہتار سرکار
عام	مخت بابا صاحب امرت سر	عام	زبدۃ الحکما حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب
۸۶۷	میان غلام نبی صاحب حکاک	عام	لاہور
۸۶۸	میان غلام محمد صاحب نوگر المعروف	۸۶۳	منشی غلام نبی صاحب عرضی نویس
عام	ہمند امرت سر	عام	منصفی لاہور
۸۶۹	بیان غلام نبی صاحب نوگر امرت سر	۸۶۴	میان غلام محی الدین صاحب کب
۸۷۰	میان غلام حسن صاحب خلعت	عام	سیرٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب لاہور
عام	عبد اللہ متو صاحب کشمیری امرت سر	۸۶۵	مولوی غلام محمد صاحب کلرک دفتر
۸۷۱	میان غلام قادر و غلام نبی صاحبان	عام	اکونٹنٹ جنرل لاہور
عام	سوداگران پشین امرت سر	۸۶۶	نواب غلام محبوب سجانی صاحب
۸۷۲	میان غلام حسن صاحب کلرک	عام	مرحوم رئیس اعظم لاہور
عام	ڈویژنل کورٹ امرت سر	۸۶۷	میان غلام محمد صاحب ولد لکڑ
۸۷۳	خواجہ غلام محی الدین صاحب امرت سر	عام	صاحب لاہور
۸۷۴	غلام محمد صاحب بقال	عام	منشی غلام حسین صاحب معرفت منشی
۸۷۵	میان غلام رسول صاحب فروری	عام	حاکم الدین صاحب متعلق دفتر پیہ
۸۷۶	منشی غلام قادر صاحب در سیر	عام	اخبار لاہور
۸۷۷	غلام قادر صاحب مکنتی	عام	میان غلام فرید صاحب رئیس
۸۷۸	خواجہ غلام محی الدین صاحب کیل	عام	باغبان پورہ
۸۷۹	غلام قادر صاحب خلعت ولی جیو	۸۹۰	میان غلام حسین خان صاحب سیں
عام	صاحب رنگریز امرت سر	عام	وینوسپیل کمشنر قصور
۸۸۰	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ہسٹ	۸۹۱	شیخ غلام فرید صاحب وینوسپیل
عام	سر جن ترخان	عام	کمشنر قصور
۸۸۱	منشی غلام محمد خان صاحب منہرم	۸۹۲	مولوی غلام محی الدین صاحب غنی سیں

۸۹۳	میان غلام قادر صاحب برادر	۸۹۳	تحصیل داره بسم	ع
ع	مولوی صاحب ممدوح قصور	۹۰۸	شیخ غلام یسین صاحب کیل جھنگ	ع
۸۹۴	مولوی غلام دستگیر صاحب رضی	۹۰۵	میان غلام خان صاحب رئیس	ع
ع	نویس قصور۔	ع	کوئٹہ سفید خلیج ہزارہ	ع
۸۹۵	سردار غلام قادر صاحب میندار	۹۰۶	میان حاجی غلام جیلانی صاحب	ع
ع	مبو کی تحصیل قصور۔	ع	سیدھی رئیس اعظم پشاور	ع
۸۹۶	مولوی شیخ غلام قادر صاحب گرامی	۹۰۷	حکیم غلام رسول خان صاحب پشاور	ع
ع	شاعر خاص حضور نظام دکن رئیس	۹۰۸	میان غلام ربانی صاحب خوند زارہ	ع
ع	امرت سر۔	ع	موضع سامان ضلع راولپنڈی	ع
۸۹۷	سید غفور اللہ شاہ صاحب پشور	۹۰۹	شیخ غلام علی صاحب ٹھیکہ دار	ع
ع	انسپکٹر پولیس صدر انجمن معین الذہد	ع	موضع بدیشی ضلع پشاور	ع
ع	جالندھر۔	۹۱۰	میان غلام محمد صاحب فافو ٹکڑو	ع
۸۹۸	منشی سید غلام جیلانی شاہ صاحب	۹۱۱	مولوی غلام علی صاحب آفیسر نشی	ع
ع	ناظر جالندھر	ع	السہ مشرقی راولپنڈی	ع
۸۹۹	حکیم سید غلام جیلانی شاہ صاحب	۹۱۲	بابو غلام اللہ صاحب ڈپٹی انجینئر	ع
ع	جالندھر۔	ع	بیاس ریور امرت سر۔	ع
۹۰۰	ڈاکٹر غلام نبی صاحب ندان باز	۹۱۳	حکیم غلام باری صاحب کلرک فدی	ع
ع	جالندھر۔	ع	کورٹ گرد اسپور	ع
۹۰۱	چودھری غلام محمد خان صاحب کٹ	۹۱۴	منشی غلام محی الدین صاحب قاری	ع
ع	انسپکٹر جالندھر۔	ع	گرد اسپور	ع
۹۰۲	بابو غلام محی الدین خان صاحب	۹۱۵	بابو غلام محمد صاحب کورٹ انسپکٹر	ع
ع	بی۔ اے۔ وکیل جالندھر	ع	گرد اسپور۔	ع
۹۰۳	بابو غلام جیلانی خان صاحب	۹۱۶	شیخ غلام محی الدین صاحب اگر خاں پور	ع



عام	۹۵۷	ڈاکٹر فرخ حسن صاحب پبلک سسٹنٹ
عام	عام	سردار شہر راجہ تانہ
عام	۹۵۸	مولوی فدا حسین صاحب میسرتی
عام	۹۵۹	ضلع گیا۔
عام	عام	مولوی فتح الدین صاحب مختار
عام	۹۶۰	قانونی پھلور
عام	۹۶۱	منشی فضل کریم صاحب سیاہ نویس
عام	عام	پھلور۔
عام	۹۶۲	منشی فتح الدین صاحب پوار حلقہ
عام	عام	منگل پھلور
عام	۹۶۳	ملک فضل الدین صاحب تاجر کتب
عام	۹۶۴	قومی لاہور
عام	۹۶۵	شیخ فضل الدین صاحب مالک
عام	۹۶۶	کارخانہ ردی قصور۔
عام	عام	قاضی شیخ فضل حق صاحب پندرہ
عام	۹۶۷	گجرانولہ
عام	۹۶۸	شیخ فضل کریم صاحب تاجر چرم
عام	۹۶۹	گجرانولہ
عام	۹۷۰	شیخ فتح دین صاحب سوداگر چرم
عام	۹۷۱	امرت سر۔
عام	۹۷۲	منشی فخر الدین صاحب دکاندار پشاور
عام	۹۷۳	کمانڈنگ جنرل راولپنڈی
عام	۹۷۴	میان فضل الرحمن صاحب۔ پیالہ
عام	۹۷۵	میان فضل عظیم صاحب پیالہ
عام	۹۷۶	ڈاکٹر فتح محمد صاحب گرد اسپور
عام	۹۷۷	فضل احمد خان صاحب میس سامان
عام	۹۷۸	ضلع راولپنڈی۔
عام	۹۷۹	مولوی فضل الدین صاحب گجرات
عام	۹۸۰	میان فیروز الدین صاحب آنریری
عام	۹۸۱	محکمہ امرت سر۔
عام	۹۸۲	منشی فتح الدین صاحب پنکٹر پولیس
عام	۹۸۳	کر نال
عام	۹۸۴	چودھری فتح علی صاحب ذیلدار گجرات
عام	۹۸۵	منشی شیخ فضل الدین صاحب
عام	۹۸۶	مولوی فخر الدین صاحب سوداگر
عام	۹۸۷	سیٹھ فقیر صاحب دراسی تاجر چرم
عام	۹۸۸	امرت سر
عام	۹۸۹	میان فضل الرحمن صاحب احمد صاحبان
عام	۹۹۰	ملازم کسرٹ پشاور
عام	۹۹۱	مرزا فقیر محمد صاحب سیستانی ریشاور
عام	۹۹۲	منشی فدا محمد خان صاحب بیربر پشاور
عام	۹۹۳	میان فدا محمد صاحب دکاندار پشاور
عام	۹۹۴	شیخ فضل محمد صاحب رئیس اڑمڑ
عام	۹۹۵	منشی فوجدار خان صاحب کلرک
عام	۹۹۶	دفتر اکوئنٹنٹ جنرل لاہور۔
عام	۹۹۷	منشی فضل الدین صاحب امرت سر



۹۷۴	میان فضل الہی صاحب چوب فروش وزیر آباد۔	۹۸۷	میر فیاض حسین صاحب پشپتر انسپکٹر پانی پت
۹۷۵	حافظ فیروز الدین صاحب بی۔ اے	۹۸۸	میان محمد فیروز الدین صاحب فٹ حاجی غلام حسین و خدا بخش صاحبان امرت سر۔
۹۷۶	ڈپٹی انسپکٹر پولیس امرت سر	۹۸۹	حاجی شیخ قدرت اللہ صاحب پٹیا لہ میر قمر الدین صاحب آنریری مجسٹر
۹۷۷	میان فتح محمد صاحب سوداگر جرم	۹۹۰	روپر جمع ہراہی
۹۷۸	حاجی فقیر محمد خان صاحب کلرک پوسٹل درکشوب علی گڑھ	۹۹۱	خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس فیض آباد ادودہ
۹۷۹	منشی شیخ فیروز الدین صاحب بی اے رئیس قصور۔	۹۹۲	سید قلندر حسین صاحب گجرانولہ
۹۸۰	میان فضل حق صاحب لکھ داؤد مشین لاہور۔	۹۹۳	حافظ قمر الدین صاحب سوداگر چرم امرت سر
۹۸۱	بابو فتح شاہ خان صاحب بگڑکیو انجینئرس اوفس ہیڈ کلرک ام تسر	۹۹۴	میان قادر بخش صاحب ضلع دار ہوشیار پور
۹۸۲	شیخ فضل الہی صاحب بی۔ اے مدرس بورڈ اسکول گجرات	۹۹۵	منشی قادر بخش صاحب کلرک دفتر نوٹ گھر لاہور
۹۸۳	خان صاحب ڈاکٹر فضل احمد خان صاحب وزیر آباد۔	۹۹۶	حاجی قطب الدین صاحب عطار امرت سر۔
۹۸۴	میان فضل الدین صاحب خیاط	۹۹۷	میان قادر بخش صاحب رئیس شیکر گڑھ
۹۸۵	سید فدا علی صاحب میس کنڈر کی منشی فخر الدین صاحب مسلمان آنریری مجسٹریٹ لاہور۔	۹۹۸	حاجی قادر بخش صاحب میس لاہور
۹۸۶	منشی فتح محمد صاحب نقل نویس انگریزی ڈویژنل کورٹ لاہور۔	۹۹۹	میان قمر الدین صاحب امرت سر

۱۰۰۰	منشی محمد قالم الدین صاحب سابق مترجم امیر کابل لاہور	۱۰۱۳	بابو کریم بخش صاحب مختار عدالت امرت سر۔
۱۰۰۱	شیخ قدرت اللہ صاحب سرشتہ دار عدالت صدر ریاست ناہجہ	۱۰۱۵	شیخ کریم بخش صاحب بقال سوداگر چرم امرت سر۔
۱۰۰۲	حکیم ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب پانی پتی از پٹیالہ۔	۱۰۱۶	ڈاکٹر کلن خان صاحب دندان ساز لاہور۔
۱۰۰۳	ڈاکٹر کریم الدین صاحب پٹیالہ	۱۰۱۷	میان حاجی کریم بخش صاحب منج پل کشمیر پشاور۔
۱۰۰۴	میان کریم بخش صاحب رئیس و مینوسیل کشمیر لاہور۔	۱۰۱۸	منشی کرم دین صاحب مینوسیل کشمیر جہلم۔
۱۰۰۵	کریم بخش صاحب وغن فروش ناہجہ	۱۰۱۹	حافظ کریم بخش صاحب لدھیانہ
۱۰۰۶	شیخ کامل الدین صاحب منبر کار خانہ روی قصور۔	۱۰۲۰	حکیم کریم بخش صاحب بنین باغبانورہ
۱۰۰۷	حاجی کریم اللہ صاحب قصور	۱۰۲۱	مولوی کریم بخش صاحب بالک سلاطین لاہور۔
۱۰۰۸	کریم بخش صاحب دریای بات	۱۰۲۲	ڈاکٹر قاضی کرم الہی صاحب سینر ہاسپٹل ہسٹنٹ امرت سر شفا خانہ
۱۰۰۹	شیخ کریم بخش صاحب خلت حافظ محمد بخش صاحب قصور	۱۰۲۳	ڈب کنڈکان۔
۱۰۱۰	حاجی کریم بخش صاحب قصور	۱۰۲۴	میان کریم بخش صاحب رئیس امرت سر منشی کریم بخش صاحب ایڈیٹر رسالہ
۱۰۱۱	میان کرم الدین صاحب ٹھیکہ دار گجرانولہ۔	۱۰۲۵	انوار الاسلام سیالکوٹ۔
۱۰۱۲	میان کریم بخش صاحب سوداگر چرم امرت سر۔	۱۰۲۶	میان کریم بخش صاحب پشاور میان کریم اللہ خان صاحب رئیس ضلع ہزارہ
۱۰۱۳	میان کرم الہی صاحب رئیس پشاور		

۱۰۲۵	میان کمال خان صاحب نیس ہزارہ	عام
۱۰۲۶	مستری کرم الہی صاحب ضلع انبالہ	عام
۱۰۲۷	میان کرم الہی صاحب معرفت نشی	عام
۱۰۲۸	حاکم الدین صاحب لاہور	عام
۱۰۲۹	شیخ کرم الہی صاحب نقونویں فاری	عام
۱۰۳۰	ڈویژنل کورٹ لاہور	عام
۱۰۳۱	ڈاکٹر حاجی کفایت اللہ صاحب پٹوالہ	عام
۱۰۳۲	حکیم کرم الدین صاحب پٹوالہ	عام
۱۰۳۳	میر کریم علی صاحب	عام
۱۰۳۴	حاجی کلب حسین صاحب بانس بریوی	عام
۱۰۳۵	شیخ کریم بخش صاحب مختار جھنگ	عام
<b>ک</b>		
۱۰۳۶	میان حاجی گل محمد صاحب پٹوالہ	ص
۱۰۳۷	میان گل محمد صاحب بہاولپور	ص
۱۰۳۸	میان گیلانی بخش صاحب گرات	عام
۱۰۳۹	ملک حاجی گل محمد خان صاحب نیس	عام
۱۰۴۰	ضلع پشاور	عام
۱۰۴۱	چودہری گامے خاں صاحب لہ پٹوالہ	عام
۱۰۴۲	شیخ گلاب بن صاحب وکیل لاہور	عام
۱۰۴۳	منشی گلاب خاں صاحب پبل نویس	عام
۱۰۴۴	امرت سر	عام
۱۰۴۵	بابو گل محمد صاحب پہلوری ملازم	عام
۱۰۴۶	ریلوے دہوری لین	عام
<b>ل</b>		
۱۰۴۷	لطیف احمد صاحب خلف مولوی محمد	عام
۱۰۴۸	اشرف صاحب دسٹرکٹ انسپکٹر	عام
۱۰۴۹	گرداسپور	عام
۱۰۵۰	منشی لال دین صاحب تھانہ دار	عام
۱۰۵۱	بکرا نولہ	عام
۱۰۵۲	میان بھجا صاحب خیاط بکرا نولہ	عام
۱۰۵۳	میان لیکر صاحب تاجر منچ جان پور	عام
۱۰۵۴	لطیف علی خان صاحب ٹھیکہ دار	عام
۱۰۵۵	پشاور	عام
۱۰۵۶	چودہری لیکر خان صاحب نیس	عام
۱۰۵۷	ضلع ہوشیار پور	عام
۱۰۵۸	خان صاحب لیاقت علی خان	عام
۱۰۵۹	نابھہ	عام
<b>م</b>		
۱۰۶۰	خان بہادر مشیر الدولہ آرمیل خلیفہ	عام
۱۰۶۱	سید محمد حسین صاحب ممتاز الملک	عام
۱۰۶۲	ممبر کونسل آف انجینی پٹوالہ	عام
۱۰۶۳	سردار محمود خان صاحب خاکوانی شیر	عام
۱۰۶۴	مال بہادر ریاست بہاولپور	عام
۱۰۶۵	سید محمد نواز شاہ صاحب حیف نچ	عام
۱۰۶۶	بہادر ریاست بہاول پور	عام
۱۰۶۷	ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈیکل افسر	عام

۱۰۵۳	ریاست بہاول پور	۱۰۶۶	منشی محمد اسحق صاحب قانگوگاپور
۱۰۵۴	سر دار محمد خان صاحب جہلوانہ	۱۰۶۷	ضلع بنارس - منشی محمد اسماعیل صاحب لاہور
۱۰۵۵	نائب شیر مال ریاست بہاول پور	۱۰۶۸	منشی محمد اسماعیل صاحب لاہور
۱۰۵۶	مرزا محمد شرف صاحب گورگانے	۱۰۶۹	بونا ٹیڈ سرورس انسٹیٹوشن آف انڈیا
۱۰۵۷	ہیڈ کلرک وزارت بہاول پور	۱۰۷۰	شیخ محمد صبیح صاحب پیالہ
۱۰۵۸	ملک محمد الدین صاحب سب جج ریاست	۱۰۷۱	قاضی محمد یوسف صاحب تحصیلدار
۱۰۵۹	قاضی محمد الدین صاحب پریوٹ سکریٹری	۱۰۷۲	مروت ضلع بنوں - مروت
۱۰۶۰	سرکار بہاول پور	۱۰۷۳	مولوی مقبول عالم صاحب بی اے
۱۰۶۱	شیخ محمد حسن صاحب تحصیلدار بندوبست	۱۰۷۴	ایل - ایل - بی - وکیل بنارس
۱۰۶۲	مولوی محمد الدین صاحب بی اے	۱۰۷۵	حکیم مولوی ہدی حسن صاحب
۱۰۶۳	میرمنشی دربار پور	۱۰۷۶	قاضی محمد اسماعیل صاحب رئیس سنبھل
۱۰۶۴	بابو محمد اسماعیل صاحب سٹیشن ماسٹر	۱۰۷۷	منشی محمد رضا خان صاحب رئیس
۱۰۶۵	اور کی سدرن پنجاب ریلوے	۱۰۷۸	چن - دوسی -
۱۰۶۶	میان میر الدین صاحب رئیس فرپور	۱۰۷۹	محمد یعقوب خان صاحب خانسان
۱۰۶۷	پوسٹ آفس گمراہ	۱۰۸۰	ہوٹل اسٹیشن پھلور
۱۰۶۸	شیخ محمد عمر صاحب رئیس مینو پیل	۱۰۸۱	منشی محمد اسماعیل خان صاحب پٹی
۱۰۶۹	کشنر بنارس -	۱۰۸۲	انسپیکٹر پھلور
۱۰۷۰	منشی ممتاز احمد صاحب رئیس بنارس	۱۰۸۳	میان محمد بخش صاحب تالیہ پھلور
۱۰۷۱	شیخ محمد اسماعیل صاحب رئیس بنارس	۱۰۸۴	مولوی محمد ابراہیم صاحب سب جج ہزار
۱۰۷۲	مولوی محمد عمر صاحب کیل مینو پیل	۱۰۸۵	پھلور -
۱۰۷۳	کشنر بنارس	۱۰۸۶	منشی محمد جان صاحب سار جنت
۱۰۷۴	منشی محمد الحق صاحب مختار عدالت	۱۰۸۷	پولیس پھلور -
۱۰۷۵	بانکی پور		

۱۰۸۹	خلیفہ محمد ایوب صاحب امام جامع سجدہ پھلور۔	۱۰۹۱	شیخ محمد حسین صاحب سوداگر امرتسر۔
۱۰۹۰	منشی محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول پہاڑ۔	۱۰۹۲	میان محمد عمر صاحب حکیم دسوداگر۔
۱۰۹۱	بابو محمد علی صاحب اسٹنٹ گزٹس کلارک اسٹیشن پھلور۔	۱۰۹۳	میان محمد سلطان صاحب سوداگر۔
۱۰۹۲	چودہری محمد بخش صاحب پہلوری ڈپٹی انسپکٹر تھانہ رامون۔	۱۰۹۴	سیٹھ محمد رمضان صاحب تاجر چرم۔
۱۰۹۳	منشی محمد عظیم صاحب پٹواری حلقہ میانی تحصیل پھلور۔	۱۰۹۵	بابو مولابخش صاحب سب در سیر۔
۱۰۹۴	حافظ محمد عحاق صاحب خلت چودہری قطب الدین صاحب لیلہ پھلور۔	۱۰۹۶	ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر۔
۱۰۹۵	مولوی محمد صدیق صاحب اسٹنٹ انجینئر پورٹ ٹوائی عدن۔	۱۰۹۷	حافظ محمد بخش صاحب تاجر چرم۔
۱۰۹۶	مولوی محمد اسماعیل صاحب ملازم یلہ برادر س امرتسر۔	۱۰۹۸	منشی نیر الدین صاحب ملازم حاجی۔
۱۰۹۷	شیخ محمد اسماعیل صاحب سوداگر لوٹ امرتسر۔	۱۰۹۹	غلام حسین وغیرہ صاحبان امرتسر۔
۱۰۹۸	میان مولابخش صاحب صابونیا امرتسر۔	۱۱۰۰	سید میر حسن شاہ صاحب اندرانی امرتسر۔
۱۰۹۹	حکیم مرید احمد صاحب امرتسر۔	۱۱۰۱	ملا محمد رمضان صاحب ملازم ملی برادر س امرتسر۔
		۱۱۰۲	منشی محمد بخش صاحب برادر شیخ۔
		۱۱۰۳	منشی محمود خان صاحب معرفت۔
			شیخ محمد شاہ صاحب دکیل امرتسر۔
			شیخ محمد صادق صاحب۔
			خلفت شیخ غلام صادق عماحت۔
			آزیری مجسٹریٹ امرتسر۔
		۱۱۰۴	مولوی محمد عظیم صاحب غنمار عدالت۔

۱۱۰۵	منشی تخت بابا صاحب سوداگر شمشیر	۱۱۱۹	صدر الدین صاحبان امرت سر	غار
	امرت سر		میان محمد بخش صاحب نور پوری	غار
۱۱۰۶	میان مولا بخش صاحب تاجر چرم سر	۱۱۲۰	حافظ محمد وزیر صاحب	غار
	معرفت حاجی غلام حسین خدا بخش و	۱۱۲۱	مرزا محمد حسین صاحب گورگانی	غار
۰	شمس الدین صاحبان	۱۱۲۲	محمد رمضان صاحب بٹ رفوگر	غار
۱۱۰۷	سیٹھ مدار صاحب	۱۱۲۳	منشی مصباح الحق صاحب بی-۱	غار
۱۱۰۸	شیخ محمد بخش صاحب	۱۱۲۴	شیخ محمد عمر صاحب بی-۱ سیر سر	غار
۱۱۰۹	شیخ محمد شاہ صاحب کیل جیت کورٹ	۱۱۲۵	حافظ محمد سلیم صاحب حنترانجی	غار
	امرت سر		چنگی خان امرت سر	غار
۱۱۱۰	بابو میران بخش صاحب مختار عدالت	۱۱۲۶	حکیم محمد بخش صاحب امرت سر	غار
	امرت سر	۱۱۲۷	منشی مولا بخش صاحب ڈویژنل	غار
۱۱۱۱	میان محمد عبداللہ صاحب خلف		کورٹ امرت سر	غار
	صلح محمد صاحب امرت سر	۱۱۲۸	مولوی محمد زمان صاحب امرت سر	غار
۱۱۱۲	شیخ میان محمد صاحب تاجر چرم امرت سر	۱۱۲۹	منشی محمد عمر خان صاحب ایل-ایل	غار
۱۱۱۳	میان محمد ملک صاحب سوداگر شمشیر		بی-۱ وکیل امرت سر	غار
۱۱۱۴	میان مولا بخش صاحب کار جوٹ	۱۱۳۰	حکیم مظہر الدین احمد صاحب عرف	غار
۱۱۱۵	میان محمد الدین صاحب معرفت حاجی		موج دریا- امرت سر	غار
	غلام حسین وغیرہ صاحبان امرت سر	۱۱۳۱	منشی مصباح الحق صاحب خلف	غار
۱۱۱۶	حافظ محمد یوسف صاحب سکرٹری		حافظ محمد یوسف صاحب ایکسٹرا	غار
	انجمن حامی نو مسلمان امرت سر		کمشنر امرت سر	غار
۱۱۱۷	میان محمد رمضان صاحب سوداگر	۱۱۳۲	بابو محکم الدین صاحب مختار عدالت	غار
	گلوالی امرت سر		امرت سر	غار
۱۱۱۸	محمد بخش صاحب معرفت غلام رسول	۱۱۳۳	مولوی محمد حسن صاحب اول مدرسی	غار

۱۱۸۵	میان محمد انوار الحق صاحب پٹیالہ	عام	۱۲۰۰	قاضی محمد معین صاحب کرنال	عام
۱۱۸۶	میان فتح حیات خان صاحب	عام	۱۲۰۱	حاجی محمد ابراہیم خان نذر محمد خان	عام
۱۱۸۷	مولوی محمد حسین صاحب مسلمان	عام	۱۲۰۲	صاحبان ٹھیکہ دار چادنی جان دہر	عام
	گرد اسپور۔	عام	۱۲۰۳	حکیم محمد حسن صاحب رئیس قصبہ	عام
۱۱۸۸	مولوی محمد اشرف صاحب بڑوٹ	عام	۱۲۰۴	قاضی محمد جمیل صاحب مینو پیل کشنر	عام
	الٹیکٹر مارس گرد اسپور	عام	۱۲۰۵	منشی مشتاق لغڑ صاحب سار جنت	عام
۱۱۸۹	منشی محمد صادق صاحب نقشہ کوس	عام	۱۲۰۶	پولیس ترنارن	عام
	پٹیالہ۔	عام	۱۲۰۷	محمد مسیح صاحب سیالکوٹ	عام
۱۱۹۰	سید ملوک علی صاحب ملوک دہلوی	عام	۱۲۰۸	ڈاکٹر محمد قاضی صاحب سیالکوٹ	عام
	جالندہر	عام	۱۲۰۹	نواب محمود علی خان صاحب بی	عام
۱۱۹۱	سید متاب علی شاہ صاحب جالندہر	عام	۱۲۱۰	اسے۔ دیکل الد آباد۔	عام
۱۱۹۲	شیخ میران بخش صاحب کٹر اٹھنٹا	عام	۱۲۱۱	مولوی محمد شریف صاحب ساروگی	عام
	کشنر پٹنہ جالندہر۔	عام	۱۲۱۲	ضلع جرات	عام
۱۱۹۳	منشی میران بخش صاحب شرف اللہ	عام	۱۲۱۳	قاضی محمد محمد علی صاحب بھاگلپور	عام
	جالندہر۔	عام	۱۲۱۴	سید محمد شرف صاحب وکیل	عام
۱۱۹۴	مولوی محمد بخش صاحب کیل جالندہر	عام	۱۲۱۵	کوتا۔	عام
۱۱۹۵	قاضی محمد یعقوب صاحب ناظم ریاست	عام	۱۲۱۶	ماسٹر محمد امین صاحب جرات	عام
	رئیس کرنال۔	عام	۱۲۱۷	شیخ مولا بخش صاحب کارخانہ دار	عام
۱۱۹۶	بابو محمد جمیل صاحب کرنال	عام	۱۲۱۸	کارچوب لاہور۔	عام
۱۱۹۷	محمد یوسف صاحب کرنال	عام	۱۲۱۹	حافظ محمد مقبول صاحب سوداگر	عام
۱۱۹۸	قاضی محمد یامین صاحب کرنال	عام	۱۲۲۰	لڈھیانہ۔	عام
۱۱۹۹	قاضی سید محبوب عالم صاحب	عام	۱۲۲۱	حافظ محمد عظیم صاحب سوداگر لڈھیانہ	عام
	مینو پیل کشنر جالندہر	عام	۱۲۲۲	میان محمد امین صاحب کلاہ فروش لڈھیانہ	عام

عام	ہوشیار پور۔	عام	سید محمد عرفان صاحب گیر دار پشاور	۱۲۱۶
عام	۱۲۳۱ میان محمد عمر صاحب معرفت میر شاہ	عام	محمد ذکریا صاحب طالب العلم سہاگہ	۱۲۱۷
عام	صاحب شملہ	عام	اسکول پشاور۔	
عام	۱۲۳۲ مستری میران بخش صاحب زیر آباد	عام	منشی محمد عاشق صاحب جوڈیتل	۱۲۱۸
عام	۱۲۳۳ مولوی محمد خلیل صاحب۔ ایم۔ اے۔	عام	قانون گو ضلع پشاور۔	
عام	کلکتہ۔	عام	سید میر اکبر شاہ صاحب پشاور	۱۲۱۹
عام	۱۲۳۴ مجید احمد صاحب مجددی مصاحب	عام	شیخ محمد صاحب دیکل گرد اسپور	۱۲۲۰
عام	رئیس بھیکن پور۔	عام	محمد عظیم صاحب پاکی ساز پشاور	۱۲۲۱
عام	۱۲۳۵ محمد جمیل خان صاحب پٹواری پٹنہ	عام	مرزا محمود زرین صاحب اپیل نویس	۱۲۲۲
عام	پانی پت۔	عام	پشاور۔	
عام	۱۲۳۶ قاری محمد ابراہیم صاحب دہلی	عام	سید محمد صادق صاحب کلاہ فروش	۱۲۲۳
عام	۱۲۳۷ خواجہ مختار شاہ صاحب ٹھٹھیا	عام	پشاور۔	
عام	۱۲۳۸ محمد یسین صاحب ملک جالندہر	عام	میان محمد بخش صاحب سوداگر پشاور	۱۲۲۴
عام	۱۲۳۹ منشی شیخ محمد بخش صاحب سلوآن صدر	عام	قاضی محمد اسلم خان صاحب سی	۱۲۲۵
عام	ہوشیار پور	عام	ایم۔ جی۔ ڈویژنل جج جھلم	
عام	۱۲۴۰ حاجی محمد کنت حسین صاحب رئیس	عام	بابو محمد جمیل صاحب کلرک جھلم	۱۲۲۶
عام	ضلع مونگیر۔	عام	سید مقبول شاہ صاحب کلاہ فروش	۱۲۲۷
عام	۱۲۴۱ منشی محمد اسحاق صاحب مختار مونگیر	عام	پشاور۔	
عام	۱۲۴۲ میان محمد اکبر صاحب ٹھیکہ دار اکوڑہ	عام	میان محمد شفیع صاحب بیر سٹریٹ لا	۱۲۲۸
عام	۱۲۴۳ میان محمد زمان خان صاحب ٹھٹھیا	عام	رئیس باغبان پورہ۔	
عام	اکوڑہ	عام	منشی محمد بخش صاحب شرف محلہ	۱۲۲۹
عام	۱۲۴۴ بابو محمد عثمان صاحب اور سیر محلہ	عام	ڈویژنل کورٹ ہوشیار پور۔	
عام	ریلوے نوٹہرہ۔	عام	منشی محمد علی صاحب ڈسٹرکٹ جج	۱۲۳۰



۱۲۴۵	حافظ محمد نفی صاحب سوداگر علیگر	۱۲۵۹	منشی منظور الحق صاحب چک نمبر ۱۱
۱۲۴۶	حافظ محمد یحیی صاحب	۱۲۶۰	ضلع جھنگ -
۱۲۴۷	حافظ منظور احمد صاحب مالک	۱۲۶۱	میان محمد شریف صاحب ترنارن
۱۲۴۸	نیو پریس سہارن پور -	۱۲۶۲	حافظ محمد اسماعیل صاحب وکیل سنج
۱۲۴۹	منشی محمد جان صاحب شوخ سوداگر	۱۲۶۳	شاہجان پور -
۱۲۵۰	غظیم آباد پٹنہ -	۱۲۶۴	منشی محمد یعقوب صاحب رئیس خلف
۱۲۵۱	منشی محمد سعید صاحب سب پوٹ	۱۲۶۵	حافظ محمد اسماعیل صاحب وکیل شاہجان
۱۲۵۲	ماسٹر مرغہ -	۱۲۶۶	میان محمد بخش صاحب اول پشاور
۱۲۵۳	مولوی محمد محسن صاحب عباسی	۱۲۶۷	میان محمد بخش صاحب دم
۱۲۵۴	وکیل گورکھ پور	۱۲۶۸	میان محمد جان صاحب
۱۲۵۵	مستری میران بخش صاحب اڑوٹ	۱۲۶۹	منشی مرالئی صاحب رئیس روپڑ
۱۲۵۶	شیخ مہر علی صاحب رئیس غظیم آباد	۱۲۷۰	شیخ محمد یعقوب صاحب امرت سر
۱۲۵۷	منشی محمد اسماعیل صاحب سار جٹ	۱۲۷۱	محمد نصیر خان صاحب تحصیلدار
۱۲۵۸	پولیس کرنال	۱۲۷۲	بلیگ دیوئی اجالہ -
۱۲۵۹	منشی محمد عباس صاحب بیٹوی	۱۲۷۳	سید مردان علی شاہ صاحب رئیس
۱۲۶۰	منٹگری -	۱۲۷۴	ضلع ہزارہ
۱۲۶۱	محمد مہر الدین صاحب ٹھیکہ دار سہان	۱۲۷۵	شیخ میران بخش صاحب کلاں مر
۱۲۶۲	افرنڈ ضلع امرت سر	۱۲۷۶	ہوشیار پور -
۱۲۶۳	محمد سعید خان صاحب رئیس شاہجان پور	۱۲۷۷	شیخ مظفر عمر صاحب لدھیانہ
۱۲۶۴	منشی مولانا بخش صاحب ہلدوڑ نزل	۱۲۷۸	سید محمد صادق علی صاحب پال
۱۲۶۵	کورٹ ہوشیار پور -	۱۲۷۹	ضلع امرت سر -
۱۲۶۶	شیخ ملک یار صاحب پشتر انسپکٹر	۱۲۸۰	میان محمد نواز خان صاحب ٹکٹ
۱۲۶۷	جالندہر -	۱۲۸۱	کلکٹر ایشین چھاؤنی جاندہر -

۱۲۷۴	حافظ محمد حسن صاحب خیاط سیالکوٹ	عام	۱۲۸۷	منشی محمد زکریا صاحب رحمت آلی	عام
۱۲۷۵	خواجہ مقبول شاہ صاحب بی۔ اے	عام	۱۲۸۸	ملک ملا بار	عام
۱۲۷۶	ڈسٹرکٹ انسپکٹر میانی والی	عام	۱۲۸۹	محمد عمر بن حاجی اکشم مرحوم تاجر	عام
۱۲۷۷	میرمن محمد لگیہ صاحب پٹیل بہاؤ نگر	عام	۱۲۹۰	محمد پرنس بن حاجی باشم مرحوم	عام
۱۲۷۸	منشی مقبول الزمان صاحب دلیل	عام	۱۲۹۱	ڈاکٹر محمد خان صاحب پیالہ	عام
۱۲۷۹	درجہ اول گوالیار	عام	۱۲۹۲	مولوی محمد حسن صاحب پسر منڈوٹ	عام
۱۲۸۰	منشی محمد علی صاحب سر رشتہ دار	عام	۱۲۹۳	پیالہ	عام
۱۲۸۱	در بار گوالیار	عام	۱۲۹۴	بابو محمد اسماعیل خان صاحب سب	عام
۱۲۸۲	حاجی محمد یوسف خان صاحب رئیس	عام	۱۲۹۵	ادریس محلہ نر۔ نا بھ	عام
۱۲۸۳	بڑ ہانسی ضلع علیگڑھ	عام	۱۲۹۶	شیخ محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	عام
۱۲۸۴	منشی محمد عمر صاحب رئیس ہا پور نغہ	عام	۱۲۹۷	جھنگ۔	عام
۱۲۸۵	ریاست ناگود	عام	۱۲۹۸	میان مبارک علی صاحب ذیلدار	عام
۱۲۸۶	منشی محمد اسماعیل خان صاحب رئیس	عام	۱۲۹۹	جھنگ۔	عام
۱۲۸۷	چند دسی بابت سال گذشتہ و حال	عام	ن		
۱۲۸۸	مولوی محمد اسماعیل صاحب رئیس پانی پت	عام			
۱۲۸۹	محمد ابراہیم خان صاحب پانی پت	عام	۱۲۹۰	نواب ناصر احمد خان صاحب ذیلدار	عام
۱۲۹۰	بابت سال گذشتہ۔	عام	۱۲۹۱	در رئیس پانی پت	عام
۱۲۹۱	حافظ محبوب آلی صاحب ہیڈ	عام	۱۲۹۲	میر نذر الباق صاحب کسریٹ ایجنٹ	عام
۱۲۹۲	کلرک ٹیکل ڈیپارٹمنٹ بہاولپور	عام	۱۲۹۳	صدر نوشہرہ	عام
۱۲۹۳	مولوی محمد اکرم صاحب صدر عدالت	عام	۱۲۹۴	نواب خان صاحب رسالہ انبرہ	عام
۱۲۹۴	بہاولپور۔	عام	۱۲۹۵	رسالہ شتران صدر نوشہرہ	عام
۱۲۹۵	سردار محمد امین خان صاحب بیڈار	عام	۱۲۹۶	چودہری نصر اللہ خان صاحب بیل	عام
۱۲۹۶	بہاول پور۔	عام	۱۲۹۷	سیالکوٹ	عام
			۱۲۹۸	مہر بنی بخش صاحب گرد اسپور	عام

۱۳۰۳	سید محمد نیاز علی صاحب محل کا گڑھ	عام
عام	امرت سر۔	عام
۱۳۰۴	سید محمد نجم الدین صاحب رئیس ضلع مظفرنگر	عام
عام	نشئی محمد نظام الدین صاحب فاضل	عام
۱۳۰۵	سکرٹری انجن حایت اسلام لاہور	عام
عام	محمد نصر اللہ صاحب پٹواری حلقہ	عام
۱۳۰۶	بوند والہ پھلور	عام
عام	حافظ تدریس حسن صاحب فرخ آباد	عام
۱۳۰۷	میان نیاز محمد صاحب ٹھیکہ دار	عام
عام	ریوے ہینڈلڈ	عام
۱۳۰۸	مولوی نبی بخش صاحب مدرس	عام
عام	اول فارسی اسکول پھلور	عام
۱۳۰۹	میان نور احمد صاحب ٹھیکہ دار پھلور	عام
عام	میر نذر علی صاحب میڈر محرر چنگی	عام
۱۳۱۰	امرت سر۔	عام
عام	بابو نظام الدین صاحب نائب ظم	عام
۱۳۱۱	معین اللہ امرت سر	عام
عام	شیخ نور احمد صاحب امین معین اللہ	عام
۱۳۱۲	امرت سر۔	عام
عام	میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار	عام
۱۳۱۳	امرت سر۔	عام
عام	میان نبی بخش صاحب سوداگر جرم امیر	عام
۱۳۱۴	میر نعمت اللہ صاحب خلف میر محمود	عام
عام	صاحب آفریدی مجسٹریٹ امرتسر	عام
۱۳۱۵	نادر شاہ صاحب امرتسر	عام
عام	حکیم نظام الدین صاحب امرتسر	عام
۱۳۱۶	میان نور الدین صاحب لدیہیم پٹر	عام
عام	صاحب امرتسر	عام
۱۳۱۷	میان بنی بخش صاحب گھڑی ساز	عام
عام	امرت سر۔	عام
۱۳۱۸	حکیم نیاز علی خان صاحب تاجکوت	عام
عام	امرت سر۔	عام
۱۳۱۹	میان بنی بخش صاحب پهلوان امرتسر	عام
عام	میان نظام الدین صاحب ہول والہ	عام
۱۳۲۰	امرت سر۔	عام
عام	چودہری نبی بخش صاحب ذیلدار	عام
۱۳۲۱	ترنارن۔	عام
عام	ڈاکٹر نواب شاہ صاحب سینیر	عام
۱۳۲۲	اسسٹنٹ سرجن ترنارن	عام
عام	خان نجم الدین صاحب ٹھیکہ دار	عام
۱۳۲۳	لاہور۔	عام
عام	سید نادر شاہ صاحب لاہور	عام
۱۳۲۴	میان نظام الدین صاحب دکن فوج	عام
عام	لاہور۔	عام
۱۳۲۵	مولوی نذیر حسین صاحب میونسپل	عام

۱۳۳۳	شیخ نعمت علی صاحب معرفت شیخ	عام	کشتن دامام مسجد گرانولہ	عام
عام	رحمت علی صاحب سوداگر ہوشیار پور	عام	۱۳۳۰ شیخ نور الدین صاحب مدرس گرانولہ	عام
۱۳۳۵	منشی نظر محمد خان صاحب کورٹ انپیکٹر	عام	۱۳۳۱ شیخ بنی بخش صاحب تاجر چرم	عام
عام	کر نال۔	عام	۱۳۳۲ بابو نور الدین صاحب شملہ	عام
۱۳۳۶	منشی نامدار خان صاحب سار حنٹ	عام	۱۳۳۳ ملک نواب خان صاحب یس ضلع	عام
عام	کر نال۔	عام	پشاور۔	عام
۱۳۳۷	قاضی نسیم الدین صاحب مسلخوان	عام	۱۳۳۴ نبی جنگ خان صاحب رسالدار	عام
عام	منصف کر نال۔	عام	نمبر ۲ تریپ اول بنگال نوشہرہ	عام
۱۳۳۸	مولوی نورا احمد صاحب مہتمم مدرسہ	عام	۱۳۳۵ چودہری نور حسین صاحب رئیس	عام
عام	اسلامیہ کھوکھلے فیروز پور	عام	نوشہرہ	عام
۱۳۳۹	مولوی نادر شاہ خان صاحب یس	عام	۱۳۳۶ شیخ بنی بخش صاحب کیل گرد اسپور	عام
عام	امردہ۔	عام	۱۳۳۷ میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار	عام
۱۳۴۰	منشی نہال احمد صاحب علوی حمید	عام	شہر گرات	عام
عام	رئیس کڑا	عام	۱۳۳۸ سید نذیر احمد شاہ صاحب چشتی جانیہ	عام
۱۳۴۱	مولوی شاد احمد صاحب معرفت خان	عام	۱۳۳۹ منشی نذیر احمد صاحب ہیڈ کلرک	عام
عام	بہادر منشی اطہر علی صاحب کیل کھنڈ	عام	عدالت ضلع جالندھر	عام
۱۳۴۲	منشی نیاز محمد خان صاحب بی۔ اے	عام	۱۳۴۰ مولوی نیاز علی صاحب ڈپٹی انپیکٹر	عام
عام	وکیل سہارنپور	عام	مدارس حلقہ جالندھر۔	عام
۱۳۴۳	منشی ناظم علی صاحب نیشنل ڈپٹی انپیکٹر	عام	۱۳۴۱ حکیم نورا احمد صاحب جالندھر	عام
عام	نگینہ۔	عام	۱۳۴۲ منشی نیاز احمد صاحب مدرس بورڈ	عام
		عام	اسکول نور محسن	عام
۱۳۴۴	شاہزادہ دالاکوہ صاحب سرکٹ	عام	۱۳۴۳ منشی نیاز محمد خان صاحب بی۔ اے	عام
ص	بیج جھنگ۔	عام	وکیل دریس ضلع جالندھر۔	عام

۱۳۵۱	سید ولی شاه صاحب نهاد الکسرسنت	۱۳۶۱	جالتد هر -	۱۳۶۱	مولوی ولی محمد صاحب گهر می پیمان	۱۳۶۱	مولوی ولی محمد صاحب گهر می پیمان
۱۳۵۲	کشتی ضلع جهنگ	۱۳۶۲	کر نیل واحد بخش خان صاحب	۱۳۶۲	نشی احمد صاحب رئیس کند ضلع نوگیر	۱۳۶۲	نشی احمد صاحب رئیس کند ضلع نوگیر
۱۳۵۳	کماندنت کابل پور بهادر پور	۱۳۶۳	نشی وزیر بخش صاحب رئیس شهر	۱۳۶۳	نشی حمید الدین احمد صاحب رئیس سمرام	۱۳۶۳	نشی حمید الدین احمد صاحب رئیس سمرام
۱۳۵۴	گجرات -	۱۳۶۴	میر ولی و باب الدین صاحب اول	۱۳۶۴	میر وزیر علی صاحب میر نشی ریاست نایب	۱۳۶۴	میر وزیر علی صاحب میر نشی ریاست نایب
۱۳۵۵	مدرس فارسی اسکول قصور -	۱۳۶۵	میان وزیر محمد صاحب رفوگرا مرت	۱۳۶۵	شیخ محمد وزیر الدین صاحب دپٹی کلکتر انارک	۱۳۶۵	شیخ محمد وزیر الدین صاحب دپٹی کلکتر انارک
۱۳۵۶	میر ولی الله صاحب برادر میر علی بند	۱۳۶۶	صاحب امرت سر -	۱۳۶۶	میان بهرام صاحب سوداگر چیم بخلور	۱۳۶۶	میان بهرام صاحب سوداگر چیم بخلور
۱۳۵۷	میان دلی جو صاحب نگر زیر امرت سر	۱۳۶۷	حاجی وزیر محمد صاحب خیاط	۱۳۶۷	قاضی هدایت الله صاحب رئیس هر پان	۱۳۶۷	قاضی هدایت الله صاحب رئیس هر پان
۱۳۵۸	نشی وزیر علی صاحب دپٹی انیسگر	۱۳۶۸	رینوس پولیس امرت سر	۱۳۶۸	ڈاکٹر میر هدایت الله صاحب سرجن جلم	۱۳۶۸	ڈاکٹر میر هدایت الله صاحب سرجن جلم
۱۳۵۹	حافظ محمد ولایت علی صاحب پیشتر	۱۳۶۹	انسپکٹر پولیس امرت سر -	۱۳۶۹	ڈاکٹر باشم علی صاحب اپیل سسٹنٹ راجل	۱۳۶۹	ڈاکٹر باشم علی صاحب اپیل سسٹنٹ راجل
۱۳۶۰	سید ولایت شاه صاحب متعلق محکمہ	۱۳۷۰	شش جج پشاور -	۱۳۷۰	شیخ هدایت الله صاحب جفت فروش علیگر	۱۳۷۰	شیخ هدایت الله صاحب جفت فروش علیگر
۱۳۶۱	میان دلی محمد خان صاحب رئیس	۱۳۷۱	ضلع پشاور -	۱۳۷۱	میر یوسف علی صاحب وکیل کرنا	۱۳۷۱	میر یوسف علی صاحب وکیل کرنا
۱۳۶۲	قاضی وارث علی صاحب رئیس دریا	۱۳۷۲	میان دلی محمد صاحب صوفی آهنگر	۱۳۷۲	بابو یعقوب خان صاحب وکیل گرد اسپور	۱۳۷۲	بابو یعقوب خان صاحب وکیل گرد اسپور
۱۳۶۳		۱۳۷۳		۱۳۷۳	خان بہادر خواجہ یوسف شاه صاحب	۱۳۷۳	خان بہادر خواجہ یوسف شاه صاحب
۱۳۶۴		۱۳۷۴		۱۳۷۴	آزیری محمد میرٹ امرت سر -	۱۳۷۴	آزیری محمد میرٹ امرت سر -
۱۳۶۵		۱۳۷۵		۱۳۷۵	حکیم یار محمد صاحب امرت سر	۱۳۷۵	حکیم یار محمد صاحب امرت سر
		۱۳۷۶		۱۳۷۶	سرور یا محمد خان صاحب رئیس شهر	۱۳۷۶	سرور یا محمد خان صاحب رئیس شهر
		۱۳۷۷		۱۳۷۷	گجرات	۱۳۷۷	گجرات

# فہرست عطیات بابت سال نهم ۱۲۹۰ھ و ۱۲۹۱ھ ہجری قدسی

نام و لقب	مقدار عظیم	نام و لقب	مقدار عظیم
ہزارائیس نواب صاحب بہادر دلی	۵۰	میر احمد صاحب سیٹھی رئیس پشاور۔	۵۰
دریاست بہادر پور دام ملکہ۔	۵۰	حاجی محمد سعید صاحب سوداگر شاہچہانپور۔	۵۰
مسٹر غلام حسین عارف صاحب رئیس کلکتہ۔	۱۰۰	میرزا ظفر احمد خان صاحب کٹر مسٹک کٹر کٹر۔	۵۰
شیخ غلام صادق صاحب زبیری مجبٹ۔	۵۰	مولوی رفیع الدین صاحب کیل علی گڑھ۔	۵۰
امرتسر و ناظم معین السنودہ۔	۵۰	مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب۔	۵۰
چندہ متفرق در جلسہ امرتسر معرفت مسٹر۔	۱۰۰	شر دانی رئیس بھیکن پور ر ضلع علی گڑھ۔	۵۰
غلام حسین عارف صاحب۔	۵۰	میان حاجی پیر محمد صاحب داکر ابریشم پشاور۔	۵۰
میان حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس۔	۵۰	خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب سرکٹ کٹج۔	۵۰
اعظم پشاور۔	۵۰	اگر داسپور رئیس امرتسر بعض ٹی پارٹی۔	۵۰
میان امیر بخش صاحب منو پل کمشنر امرتسر۔	۵۰	خان بہادر محمد روح بتاید علم دین۔	۵۰
شیخ مر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیار پور۔	۵۰	شیخ عبدالواحد صاحب شیخ عبدالرزاق صاحب پلان۔	۵۰
کرانی نواب محمد علی خان صاحب قبیلہ۔	۵۰	خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب رئیس اتر۔	۵۰
رئیس اعظم لاہور۔	۵۰	شیخ محمد سلطان صاحب سپردانزر ریلوئی کوس۔	۵۰
چندہ متفرق در جلسہ معرفت خا بہادر۔	۵۰	سر قلیا خروا بی معرفت ایڈیٹر صاحب دیکل امرتسر۔	۵۰
خواجہ یوسف شاہ صاحب زبیری مجبٹ۔	۵۰	میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر۔	۵۰
چندہ متفرق بموقع وعظ مولوی ابراہیم۔	۵۰	حافظ محمد یوسف صاحب اکسٹرنٹ کٹر امرتسر۔	۵۰
صاحب مسجد شیخ خیر الدین مرحوم تھر۔	۵۰	منشی محمد علی صاحب سرکٹ کٹج ہوشیار پور۔	۵۰
بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین۔	۵۰	مولوی الہی بخش صاحب دیکل ہوشیار پور۔	۵۰
د رئیس امرتسر۔	۵۰	مولوی حکیم شیخ احمد جنیکہ مرحوم رئیس بلی۔	۵۰
مولوی حافظ غلام صدیقی صاحب بنی حاجی۔	۵۰	شیخ عزیز الدین صاحب اکسٹرنٹ کٹر تھر۔	۵۰

نام و لقب	مقدار عطیہ	نام و لقب	مقدار عطیہ
بابوصدر جنگ صاحبان سپہ سالار	۱۰	میان غلام نبی صاحب رئیس امرتسر	۱۰
مولوی محبوب عالم صاحب پیر طیبیہ اجالا پور	۱۰	منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس نٹل	۱۰
میان دلی محمد صاحب بیس چارسدہ ضلع پشاور	۱۰	درکشوپ محکمہ انہر امرتسر	۱۰
میان غلام رسول صاحب نور پوری پشاور	۱۰	مولوی غلام حیلانی صاحب نصف بٹالہ	۱۰
مترجم ڈویژنل کورٹ مقیم امرتسر	۱۰	شیخ عبدالقادر صاحب بی اسے ایڈیٹر	۱۰
حافظ عبدالغفور صاحب کارخانہ دار علی گڑھ	۱۰	آبزرور لاہور	۱۰
شیخ محمد نفی صاحب بیس وینویس کلستر لاہور	۱۰	وزیر زادہ سردار یار محمد خان نصرت شہر گرات	۱۰
پنڈت برہما پوری صاحب اور سیہ جادانی	۱۰	ملا زمان گلکاری کارخانہ بیاس حاجی شیخ کریم بخش	۱۰
میان میر ازربیع الاول سنہ لغات آخر	۱۰	صاحب سیٹھی بیس پشاور اجرت گیر ذریعہ مجموعی	۱۰
رمضان سنہ بابت (۱۰) ماہ بردفات	۱۰	مولوی حاجی محمد بخش صاحب چہر بیس لالی ٹولہ	۱۰
میان کریم بخش صاحب میڈیکل کلستر لاہور	۱۰	ضلع راولپنڈی	۱۰
حکیم یار محمد صاحب امرتسر	۱۰	خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب کلیل	۱۰
میان محمد عمر صاحب رئیس شملہ	۱۰	کلکتہ قیمت دوانی نیلام شدہ	۱۰
ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی عطیہ	۱۰	منشی محمد حکمت اسد خان صاحب تحصیلدار چنگی امرتسر	۱۰
کوٹ کے جیب میں تھے نقد	۱۰	شیخ علی محمد صاحب خلف شیخ بڑا صاحب	۱۰
مولوی فضل الدین صاحب پیر جیف	۱۰	مرحوم تاج محمد چرم امرتسر	۱۰
کوٹ لاہور	۱۰	نوا غلام محبوب بھائی صاحب مرحوم رئیس لاہور	۱۰
شیخ عمر بخش صاحب یلڈر ہوشیار پور	۱۰	چندہ متفرق آمدہ از بھادلوپور جس کی	۱۰
میان محمد ملک صاحب سوداگر ستیمہ امرتسر	۱۰	تفصیل معلوم نہیں ہو سکی	۱۰
حافظ عبدالمد صاحب علی گڑھ	۱۰	ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی ہاسٹل اسٹنٹ	۱۰
خان صاحب ڈاکٹر فضل احمد خان نصرت لاہور	۱۰	زیلیا سالی لینڈ از فرقہ قیمت ٹکٹ ریل ورنٹ	۱۰
منشی شیخ رحمت علی صاحب قانون کو ضلع امرتسر	۱۰	جو عطیہ کوٹ کے جیب میں تھے بقیمت ایس۔	۱۰

مقدار	نام و لقب	مقدار	نام و لقب
۵۰	شیخ عبدالسبحان صاحب معرفت خان	۵۰	میان حبیب الدین و مینو سیل کشته
۵۰	شیخ خدا بخش صاحب رئیس امر تهر	۵۰	فیر و الدین احمد ابن مولوی غلام مصطفی
۵۰	نامعلوم الاسم پانچ اصحاب از امر تهر	۵۰	ایم۔ او۔ ایل بتقریب نیاز۔ از امر تهر
۵۰	فی کس عم۔	۵۰	میان پیر سے شاہ صاحب امر تهر
۵۰	شیخ آئی بخش صاحب وکیل جھنگ۔	۵۰	مرزا فقیر محمد خان صاحب بیستانی رئیس پشاور
۵۰	میان علیہ صاحب قصاب امر تهر	۵۰	مولوی حکیم محمد عبدالصاحب رئیس پشاور
۵۰	منشی احمد و صاحب جعد ر لاہور۔	۵۰	میان کریم بخش صاحب سوداگر چھائی فی تهر
۵۰	معلوم الاسم صاحب	۵۰	خان بہادر محمد زمان خان صاحب نفرت جھنگ
۵۰	میان غلام رسول غلام قادر صاحبان	۵۰	مدار المہار ریاست ٹیکم گڑھ۔
۵۰	سوداگران پشیمینہ امر تهر	۵۰	منشی شیخ فیر و الدین صاحب محمد جود تھیل
۵۰	منشی سید احمد خان صاحب پشاور	۵۰	مولوی چراغ علی صاحب رئیس صحت پور جالندھر
۵۰	شیخ عبدالاحد صاحب معرفت خان بہادر	۵۰	سردار بہادر خان صاحب امر تهر
۵۰	شیخ خدا بخش صاحب رئیس امر تهر	۵۰	سید ولی احمد صاحب رئیس کٹہہ ضلع موئگیر
۵۰	چودھری سلطان محمد صاحب رئیس ضلع ہوشیار پور	۵۰	رحمت علی بابا بیگ خان بہادر فتح الدین صاحب
۵۰	منشی طاہر عبدالصاحب نشتر ساکن کمال پور	۵۰	سابق اسپیکر محمد علی راجہ تانہ ساکن امر تهر
۵۰	ضلع ہوشیار پور۔	۵۰	مولوی بریح الدین صاحب مل خوان افسر
۵۰	میان شیر خان صاحب رئیس اڑمڑ۔	۵۰	مال کرنال۔
۵۰	میان فضل الرحمن و فضل احمد صاحبان	۵۰	ملک غلام محمد صاحب سوداگر امر تهر
۵۰	ملازم کسرت پشاور۔	۵۰	چودھری بنی بخش صاحب رئیس تھاران
۵۰	قاضی عبدالرحمن صاحب رئیس پشاور	۵۰	مرزا عبدالرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ ٹیکم گڑھ
۵۰	حاجی عبدالعزیز صاحب رئیس لاہور۔	۵۰	انہار وائس پریسڈنٹ انجمن حمایت اسلام
۵۰	منشی وزیر بخش صاحب شہر بھرات	۵۰	لاہور۔





نام و لقب	مقدار	نام و لقب	مقدار
شیخ غلام محمد صاحب دکاندار	عمر	پیرزاده عبداله صاحب قنوج	عمر
چودھری حاکم صاحب -	عمر	مولوی حافظ سید صادق علی صاحب لالہ	عمر
چودھری غلام رسول صاحب پست	عمر	عرب علی بن بوکر الیافعی بھاؤنگر	عمر
منشی عبدالکیم صاحب اسٹیٹ پلیڈر ناہجہ	عمر	شیدی جوہر بلال الجبشی	عمر
میانجی نادر علی صاحب وکیل -	عمر	مولوی غلام محی الدین صاحب پنجابی	عمر
میان گلاب صاحب حجام -	عمر	امام مسجد چوہدران -	عمر
مولوی مجیب الدین صاحب مفتی شہر	عمر	باوا برج لال صاحب ٹھیکہ دار پلور	عمر
حکیم رمضان علی صاحب -	عمر	دستور سے شاہ کھار -	عمر
شیخ عبدالغنی صاحب جونا سار -	عمر	منشی سجاد علی صاحب محرر کیٹی -	عمر
ڈاکٹر عبداللطیف صاحب پست اسٹنٹ ناہجہ	عمر	ڈاکٹر امیر الدین صاحب امرتسر	عمر
مولوی عبدالغفور صاحب غفر بخشی خانہ	عمر	میان فضل الدین صاحب غیاٹ	عمر
محمد حسین صاحب ٹھیکہ دار تبا کو فروش	عمر	میان غلام محمد صاحب پہلوان سوداگر	عمر
حکیم نظام الدین صاحب وکیل -	عمر	بورٹ امرتسر -	عمر
نعمت الدین صاحب چودھری منڈیان	عمر	شیخ خلیل الرحمن صاحب سو اگر بوٹ امرتسر	عمر
میان پیر و صاحب بلوچ میر محلہ بلوچان	عمر	میان مولاداد صاحب جرادویات انگریز	عمر
خان صاحب عبدالحمید خان صاحب	عمر	میان رحیم بخش صاحب گھڑی ساز	عمر
بلو نظیر حسین صاحب فسر تعیرات	عمر	شیخ نور الہی صاحب -	عمر
حکیم عبدالکریم صاحب -	عمر	مولوی محمد شفیع صاحب طبیب سیالکوٹ	عمر
میان فتح محمد صاحب تصاب	عمر	بابولال الدین صاحب	عمر
منشی صادق علی صاحب قنوج ضلع فرخ آباد	عمر	فتح محمد صاحب طارم دیوڑا بند کو سیالکوٹ	عمر
حاجی شیخ احمد صاحب	عمر	منشی عمر الدین صاحب کینٹ ہوشیار پور	عمر
منشی مقبول احمد صاحب	عمر	نور محمد صاحب پٹیالہ	عمر

مقدار	نام و لقب	مقدار	نام و لقب
۲	میان انگا قصاب بیاله	۲	میان محمد علی صاحب امام مسجد
۲	میان اسد داد صاحب		بجھان سیالکوٹ
۲	حافظ غلام مصطفیٰ صاحب	۲	حافظ محمد عظیم صاحب
۱	کمان صاحب کوفت گر ناہ	۲	دین محمد صاحب نو مسلم
۱	ماڑا صاحب راجپوت	۲	ناہک صاحب گولوالہ
۱	نقیو خان صاحب مجدد رنوبت نوازان	۲	مولابخش صاحب چیراسی
۱	میان خدا بخش صاحب بیٹالہ	۲	غلام علی صاحب
۱	نامعلوم در طلبہ امرتسر	۲	پنڈت گامیارام صاحب ہوشیار پور

### فہرست پندرہ اعانت ندوۃ العلماء جلسہ نہم سالانہ

عہدہ	عبد السبحان صاحب وائیں امرتسر	عہدہ	شیخ عبدالرحمن صاحب امرتسر
عہدہ	غلام رسول صاحب لد احمد جیو موئی	عہدہ	میان الہ داتا صاحب سکے اضلع امرتسر
عہدہ	میران بخش صاحب لد کریم الہ صاحب عطار امرتسر	عہدہ	منشی علم دین صاحب امرتسر
عہدہ	میان نور احمد صاحب امرتسر	عہدہ	میان اسد داتا صاحب ڈیل روٹی والاء
عہدہ	معرفت ملک احمد اسد صاحب سوداگر پشمنیہ امرتسر	عہدہ	میان شہاب الدین صاحب خیاب
عہدہ	محمد حسن صاحب کڑہ جیل سنگھ امرتسر	عہدہ	منشی غلام قادر صاحب
عہدہ	نظام الدین صاحب نان بائی	عہدہ	احمد میر صاحب
عہدہ	مولوی کریم بخش صاحب	عہدہ	میان ولی محمد صاحب
عہدہ	میان عزیز الدین صاحب	عہدہ	عبد الرحمن صاحب
عہدہ	غلام قادر صاحب صوفی	عہدہ	خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب
		عہدہ	میر حسن شاہ صاحب
		عہدہ	ملک عبد العزیز صاحب

نام و لقب	مقدار	نام و لقب	مقدار
نواب دین صاحب	امرت	مولوی محمد عمر صاحب مدرس	امرت
احمد الله صاحب کلاه ساز	عمر	محمد طفیل صاحب قلعی گر	عمر
مکرم رحیم بخش صاحب	عمر	رکن الدین صاحب اجاله	عمر
مولوی خدا بخش صاحب	عمر	محمد بخش صاحب	عمر
کالو صاحب	عمر	شیخ محمد ہایون صاحب نواسہ خان بہادر	عمر
بابو فتح الدین صاحب فیچر	عمر	شیخ خدا بخش صاحب رئیس	عمر
بابو بشیر محمد صاحب	عمر	مولوی فیض دین صاحب	عمر
غلام محمد صاحب	عمر	میران بخش ولد کریم الله صاحب عطار	عمر
میان تاج الدین صاحب خلعت میان	عمر	چودھری عبداللہ صاحب ترنارن	عمر
نظام الدین صاحب	عمر	چراغ دین صاحب پٹواری نمر	عمر
غلام محمد صاحب ترنارن	عمر	عبد الکریم صاحب	عمر
ڈاکٹر سراج الدین صاحب ایم۔ ڈی	عمر	نور الدین صاحب	عمر
فضل احمد صاحب طالب علم	عمر	میان جان محمد صاحب	عمر
صدر الدین صاحب طالب علم	عمر	غلام حسن صاحب کشمیری	عمر
نبی بخش صاحب	عمر	میر علی و شیر محمد صاحب ہوشیار پوری	عمر
غلام نبی صاحب	عمر	غلام رسول صاحب اہل نویس	عمر
احمد شیخ ولد عثمان شیخ صاحب	عمر	نمر میران بخش صاحب	عمر
علی محمد صاحب موضع شہل	عمر	سید عبد الجلیل صاحب	عمر
اسد داتا صاحب	عمر	خانہ صاحب سندھی خانہ صاحب	عمر
فضل دین صاحب	عمر	لطیف احمد صاحب	عمر
نبی بخش صاحب اجاله	عمر	محمد الدین صاحب	عمر
برایم صاحب اجاله	عمر	فضل الہی صاحب	عمر

عظمه مقدار	نام و لقب	عظمه مقدار	نام و لقب
عمر	غلام محمد صاحب زرگر امرتسر	عمر	فضل الدین صاحب امرتسر
عمر	فضل الدین صاحب قصاب "	عمر	غلام حسن صاحب "
عمر	میان احسن اسد صاحب دالگر "	عمر	امیر الدین صاحب "
عمر	میان اسد داتا صاحب "	عمر	محمود شاه صاحب "
عمر	میان کریم بخش صاحب پشاورى "	عمر	گل محمد صاحب "
عمر	میان محمد رمضان صاحب "	عمر	اسد یار صاحب "
عمر	غلام حیدر صاحب پشاورى "	عمر	نواب حسین صاحب "
عمر	خواجہ جمیل شاه صاحب سوداگر "	عمر	خیر الدین صاحب "
عمر	میان کریم الدین صاحب بخار "	عمر	حیدر حسین صاحب اخبار
عمر	میان عمر بخش صاحب پهلوان "	عمر	اسد داد صاحب اخبار
عمر	میان امام بخش صاحب "	عمر	مولوی قائم الدین صاحب "
عمر	میان بیر بخش صاحب "	عمر	رحیم بخش خان صاحب فقیور راجپوتانہ
عمر	حضور وائین صاحب "	عمر	عبدالواحد صاحب ملازم دفتر نمر
عمر	کریم بخش صاحب درزى "	عمر	منشی تغیر احمد صاحب مدرس
عمر	نواب علی خان صاحب "	عمر	ملک شمس الدین صاحب مورى گنج
عمر	غلام محمد صاحب دل و صد میر حسا "	عمر	میان غلام نبی صاحب بای بان
عمر	احمد بابا صاحب سوداگر "	عمر	میان غلام حسن صاحب "
عمر	منشی عبدالغفار صاحب "	عمر	میان عبدالغفور صاحب غلط
عمر	منشی شمس الدین صاحب "	عمر	پیر عبدالصاحب
عمر	سنگا گوجر صاحب ساکن ضلع "	عمر	میان محمد رمضان صاحب سادہ بان
عمر	میان محمد یعقوب صاحب گل زنی امرتسر	عمر	میان عبدالغفار صاحب سوداگر
عمر	میان احمد جیو صاحب "	عمر	میان احمد شاه صاحب جلد ساز

نام و لقب	مقدار عظیم	نام و لقب	مقدار عظیم
میان عبدالرحیم صاحب سوداگر پشیمین	عمر	شیخ مولا بخش صاحب سوداگر امرتسر	عمر
میان عزیز الدین صاحب	عمر	شیخ فضل الہی صاحب چہرہ	عمر
میان عبدالرحمن صاحب رنگریز	عمر	میان عیسیٰ صاحب چو دھری	عمر
عبدالاسد والہی بخش صاحبان	عمر	عبدالرزاق صاحب نقاش	عمر
میان خیر جو صاحب حکاک	عمر	میان سراج الدین صاحب گوہر	عمر
منشی غلام احمد صاحب ملازم عبدالغفار صاحب	عمر	احمد صاحب قلمی گرتالا پٹنڈہ	عمر
امرتسر۔		رسول میر صاحب دلال پشیمین	عمر
میان بنیر جو صاحب قلمی گرتا امرتسر	عمر	میان حیدر حسین صاحب گورنمنٹ	عمر
میان الہی بخش صاحب رنگریز	عمر	اسکول امرتسر	
میان غلام نبی صاحب حکاک	عمر	میان محمد خلیل صاحب سوداگر معرفت	عمر
میان محمد اسماعیل صاحب	عمر	ملک احمد صاحب	
میان دین محمد صاحب رفوگر	عمر	میان غلام محمد صاحب سوداگر	عمر
میان سکندر خان صاحب بکس ساز	عمر	غلام محمد صاحب	عمر
دلی محمد صاحب رفوگر	عمر	میان غلام شیخ صاحب دیورھی گروہ	عمر
معرفت	عمر	پیرزادہ محمد علی صاحب ملازم ہزام خانہ	عمر
حاجی محمد بخش صاحب	عمر	ترتارن۔	
رسل شاہ صاحب	عمر	غلام نبی صاحب دکان دار	عمر
شیخ فقیر صاحب	عمر	حاجی سفیر الدین خان صاحب پانی پت	عمر
معرفت حاجی غلام حسین خدا بخش		حافظ عبدالرحمن صاحب	عمر
شمس الدین صاحبان		حافظ خدا بخش صاحب	عمر
شیخ عظیم بخش صاحب	عمر	حاجی محمد ابراہیم صاحب	عمر
میان فتح محمد صاحب پڑاہ	عمر	قاضی عبدالخالق صاحب	عمر

مقدار عظیم	نام و لقب	مقدار عظیم	نام و لقب
عدد	محمد سعید صاحب لاہور	عدد	سید کوہر علی شاہ صاحب بہرام پو ضلع گرد اسپور
عدد	منشی کریم بخش صاحب	عدد	محمد حسین صاحب
عدد	منشی محمد حسین صاحب	عدد	نبی بخش صاحب
عدد	حامد علی صاحب ہشتی ریلوی اڈس	عدد	شیخ نبی بخش صاحب
عدد	مولوی جان محمد صاحب	عدد	اسد بخش صاحب
عدد	حافظ اسد بخش صاحب	عدد	مولوی عبدالرشاد صاحب
عدد	محمد جلال الدین صاحب	عدد	نعمت اللہ صاحب
عدد	حاکم علی صاحب مطبع سول پٹری گڑھ	عدد	علی احمد صاحب
عدد	عبدالرحیم خان صاحب داروغہ صفائی	عدد	حافظ خدا بخش صاحب بٹالہ
عدد	علی محمد صاحب طولیہ شاہ نواز	عدد	علی بخش صاحب لوہار
عدد	محمد سعید صاحب طولیہ شاہ نواز لاہور	عدد	محمد نیرات اسد صاحب واعظ بٹالوی
عدد	مولانا بخش صاحب	عدد	عبدالحی صاحب خلف مولوی محمد حسین صاحب
عدد	محمد الدین صاحب موجی دروازہ	عدد	مسکون گرد اسپور
عدد	میان اسد بخش صاحب بازار سید مٹھ	عدد	محمد جان صاحب پٹواری موضع جوگر ضلع گرد اسپور
عدد	خواجہ خلیل شاہ صاحب رئیس لڑھانہ		
عدد	بابو محمد جعفر صاحب	عدد	عبدالعزیز خان صاحب لاہور
عدد	سلیم الدین صاحب ایم بی اسکول	عدد	عبدالکریم صاحب مختار
عدد	محمد مکرّم صاحب	عدد	محمد جمال صاحب سوداگر
عدد	رحیم بخش صاحب جلد ساز	عدد	شیخ محمد شریف صاحب سوداگر ٹوبہ
عدد	حافظ محمد امین صاحب پشاور	عدد	عبدالحق صاحب
عدد	حافظ عبدالکریم صاحب	عدد	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ایم او ایل
عدد	فضل الرحمن صاحب	عدد	مظفر الدین صاحب مظفر مزنگ

مقدار عظیم	نام و لقب	مقدار عظیم	نام و لقب
عمر	شیخ محمد الدین صاحب وکیل مجسم	عمر	غلام احمد صاحب پشاور
عمر	ملک محمد حیات صاحب ٹھیکہ دار	عمر	حافظ خیر احمد صاحب
عمر	مولوی فقیر محمد صاحب سرای احمد	عمر	حافظ فضل رب صاحب
عمر	بابو غلام حسین صاحب سب درسیہ مجسم	عمر	حافظ بزرگ شاہ صاحب
عمر	بابو میران بخش صاحب ٹھیکہ دار	عمر	میر بادشاہ صاحب
عمر	مستری عبدالکریم صاحب	عمر	ولایت علی شاہ صاحب
عمر	شیخ محمد الدین صاحب نو مسلم ٹھیکہ دار	عمر	عبدالصمد صاحب
عمر	مستری عمر بخش صاحب جالندھر	عمر	عبدالرحیم صاحب
عمر	محمد احمد خان صاحب	عمر	شیر احمد صاحب
عمر	سید رحمت الدین شاہ صاحب	عمر	مولوی عبدالاحد صاحب پریہ
عمر	مولوی غلام رسول صاحب مدرس	عمر	قاضی سید علی شاہ صاحب نوشہرہ
عمر	منشی اسکول جالندھر	عمر	محمد سعید صاحب ٹھیکہ دار
عمر	علی بخش صاحب جالندھر	عمر	عنایت علی خان صاحب رسالہ دار رسالہ
عمر	خیر الدین صاحب کھار پڑی والا	عمر	نسبہ نوشہرہ
عمر	ماسٹر رحمت علی صاحب بٹی پور	عمر	حاجی محمد خان صاحب نوشہرہ
عمر	حکیم سید عطاء محمد شاہ صاحب علاول پور	عمر	قاضی حسین دین صاحب ایم۔ بی۔ اسکول
عمر	سید محمد شاہ صاحب انسپکٹر پولیس	عمر	سیالکوٹ
عمر	منشی جنگ باز خان صاحب بٹی شیخ	عمر	علی بخش صاحب سیالکوٹ
عمر	منشی نبی بخش صاحب سلوان جج	عمر	امانت علی شاہ صاحب
عمر	منشی شمس الدین صاحب مورعائیل	عمر	رحمت الدین صاحب چندر کی شہر ضلع
عمر	منشی مرزا عباد الدین بیگ صاحب	عمر	بابو حبیب علی خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر
عمر	منشی عطاء محمد خان صاحب سلوان بٹی نوشہرہ	عمر	جہلم



عظم مقدار	نام و لقب	عظم مقدار	نام و لقب
عمر	منشی فقیر احمد صاحب نقل نویس	عمر	میر امام الدین صاحب سہ عالی جالندھر
عمر	محمد حسین صاحب سوداگر جرم	عمر	منشی محمد یامین صاحب ناظر تحصیل
عمر	علی بخش صاحب معلم بی اے کلاس	عمر	میان محمد بخش صاحب وکیل
عمر	غلام محمد صاحب	عمر	حاجی مراد بخش صاحب
عمر	میان عبدالعزیز صاحب نمبردار موضع	عمر	منشی علی گوہر صاحب پنشنر انسپٹر
عمر	مرب دیال ضلع ہوشیار پور	عمر	امین خان صاحب تصور
عمر	محمد بخش صاحب مفتار ملتان	عمر	حافظ حاجی محمد صاحب
عمر	میان کریم بخش نردن فروش ملتان	عمر	محمد شفیع صاحب خلف مولوی فضل الدین
عمر	محمد بخش صاحب خانپور ضلع ہوشیار پور	عمر	صاحب قصور
عمر	محمد سعید صاحب ملازم رئیس بھکین پور	عمر	حافظ محمد عثمان صاحب
عمر	محمد بخش صاحب	عمر	حافظ احمد صاحب
عمر	چودھری کالو خاں صاحب اجپوت	عمر	حافظ محمد شریف صاحب
عمر	نذیر احمد صاحب بانس بریلی	عمر	مولوی عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ
عمر	فواہین صاحب	عمر	میان بنی بخش صاحب ہوشیار پور
عمر	مصطفی الدین صاحب	عمر	معروف میان عبدالحمید صاحب خلف بابو
عمر	محمد اسماعیل صاحب	عمر	میران بخش صاحب مختار عدالت امرتسر
عمر	مولوی قمر الزمان صاحب	عمر	ازہوشیار پور حسنبیل -
عمر	کبیر خان صاحب بھاولپور	عمر	شیخ سلطان احمد و نور احمد سوداگر بران
عمر	مولوی عبدالوہابی صاحب کھنڈو	عمر	و پارچہ پالم پور -
عمر	حسین بخش ملازم شیخ عبدالہ صاحب ٹیس	عمر	میان نور اہی صاحب ساکن دوسوہ
عمر	چند دسی	عمر	امام دین صاحب سوداگر جرم
عمر	دین محمد صاحب پسرور ضلع ساکھوٹ	عمر	میان نور الہی صاحب طالب علم بی اے کلاس

نام و لقب	مقدار	نام و لقب	مقدار
محمود شاه صاحب	سهارنپور	شمس الدین ملازم مولوی مسیح الزمان	عمر
قاضی خادم حسین صاحب	..	خان صاحب رئیس شاهیجهان پور	عمر
علی محمد صاحب ملازم مولوی محمد یار	عمر	نشرات ملازم مولوی بدیع الزمان	عمر
صاحب وکیل الموده	..	صاحب کمرانی	عمر
نور باهی صاحب نائب مدرس اسکول	عمر	یار محمد خان صاحب گجرات	عمر
تونڈی	..	حافظ عبدالقدیر صاحب ایڈیٹر الملک پور	عمر
محمد صابر صاحب	روپڑ	محمد اصغر صاحب	پٹیالہ
جلال الدین صاحب	..	سید عبدالعلی صاحب رئیس ہسودہ	عمر
عبدالرشید صاحب چھاونی اہنالہ	عمر	سید راحت علی صاحب امر وہمہ	عمر
شکری اسلام صاحب	..	شرافت اندخا صاحب شاهیجهان پور	عمر
ذخیر احمد صاحب	سہارنپور	منظر علی بیگ صاحب	..
شیخ اند بخش ملازم حکیم عبدالحکیم صاحب	عمر	رحمت حسین صاحب سہارنپور	عمر
لکھنؤ۔	..	نیاز محمد صاحب رای پوری	عمر
شیخ سالار بخش ملازم خان بہادر منشی	عمر	جو دھری عبد الکرم صاحب علاقہ پٹیالہ	عمر
اٹلہ علی صاحب لکھنؤ۔	..	شیخ محمد حسین صاحب ملازم شیخ منیر الدین	عمر
شیخ رمضان علی	..	صاحب پٹیالہ	عمر
شیخ محرم علی ملازم ناظم صاحب دہہ العلماء	عمر	حکیم محمد اسماعیل صاحب دفن قانویہ	عمر
فہرست چندہ دارالعلوم بابت سال ۱۳۱۹ھ و ۱۳۲۰ھ			
شیخ ظہیر حسن صاحب تعلیم الدین ضلع بارہ بنکی	عمر	مہرمت حافظ شیخ باقر علی صاحب آنریری محبٹ	عمر
منشی عبد الغفار صاحب شیعہ پورہ ضلع بہاولپور	عمر	دمتونی وقف مذکور بحساب عام ماہوار من	عمر
ازہار اود وقت شیخ ولایت علی مرحوم رئیس	عمر	ابتدای محرم شہ ۱۳۱۹ھ شیعہ بابت شاہ	عمر

عظیم مقدار	نام و لقب	عظیم مقدار	نام و لقب
۷۵	مولوی محمد عرفان صاحب رس پانی پت	۷۵	منشی محمد عرفان صاحب رس پانی پت
۱۱۲	مولوی امام الدین صاحب فرخ آباد		ناگودہ دفات
۱۰	متفرق چندہ معرفت پیر ظہور احمد صاحب از پانی پت	۷۵	مسماہ معلوم الاسم صاحبہ از پانی پت
۱۸	قاضی دھارہ الاسلام صاحب پانی پت	۷۵	بقیہ چندہ علی گڑھ معرفت حافظ محمد صدیق
۱۸	حاجی محمد مستقیم صاحب	۷۵	ملک میر خان صاحب پنشن سوار قائم گنج
۱۸	منشی منور حسن صاحب معلّم بی اے کلاس	۷۵	سیّد علی اکبر صاحب مال بلند شہر
۱۸	حافظ نور محمد صاحب فرخ آباد	۷۵	میر محمد حسن صاحب بی اے ایل فنی گڑھ
۳۴	اہلیہ حاجی اکبر صاحب پانی پت	۷۵	بابو گلزار احمد صاحب سوداگر خیمہ
۳۴	محمد حسین صاحب نور بان پانی پت	۷۵	منشی عاشق علی صاحب سٹنٹ پرنٹنگ پورہ
۳۴	سمات خیر اتو خادمہ	۷۵	مولوی لطف احمد صاحب مہتمم مدرسہ اسلامی پانی پت
۳۴	چندہ متفرق	۷۵	سید علی حسین صاحب پانی پت
۳۴	چندہ متفرق	۷۵	قاضی محمد رزق احمد صاحب علی نمبردار
۳۴	چندہ متفرق	۷۵	نواب نذیر احمد خان صاحب رئیس
۱۲	اکبر بیگ صاحب	۷۵	مولوی عبدالسلام صاحب عباسی
	رئیس بیلا ضلع گیا۔		
	فہرست وظیفہ دہندگان دارالعلوم		
۷۵	مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پرنجی	۷۵	نام و لقب
۷۵	صوبہ اورنگ آباد (دکن) بدفعات	۷۵	امیر الامراء ناصر الاسلام خان بہادر شیخ
۷۵	حاجی ساقی داد خان صاحب رئیس قائم گنج	۷۵	ہمارا الدین صاحب سی آئی ای وزیر
۷۵	جناب مولوی سید محمد علی صاحب ناظم مذکورہ لعلہ	۷۵	ریاست جو ناگڑھ
	فہرست خزانہ محمدیہ بابت سال	۷۵	خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس
	نام و لقب	۷۵	و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ فیض آباد اودھ
۷۵	منشی محبوب الہی صاحب البکر خانہ کوہ خیل	۷۵	مولوی سید عبدالقدیر صاحب ایم اے

نام و لقب	مقدار عظیم	نام و لقب	مقدار عظیم
مولوی محمد عمر صاحب رئیس ماربره	۱۰۰	میر عثمان علی صاحب مختار عام ماراجو دھیا	۱۰۰
منشی محمد احتشام علی صاحب کاکوری	۱۰۰	منشی عمران خان صاحب تھانہ دارسینگ ضلع کمال	۱۰۰
منشی محمد اشرف علی صاحب	۱۰۰	منشی محمد شریف صاحب سارنٹ کمال	۱۰۰
<b>فہرست عطیات ترمیم خانہ اسلامیہ با سال ترمیم</b>		حافظ محمد یعقوب صاحب پانی پتی	۱۰۰
موسی حاج محمد علی صاحب معرفت محمد زکریا صاحب	۱۰۰	مرزا محمد فصیح صاحب کمال گھنوا عدد کمال بکری	۱۰۰
رحمت - ایچی ملک طیار -		مولوی سید ظہور احمد صاحب کمال گھنوا عدد کمال بکری	۱۰۰
سین حاجی شکور شاہ صاحب تاجر نبات	۱۰۰	مولوی محمد عمر صاحب کمال بکری	۱۰۰
بھاوانگر کاٹھیا داڑ -		معرفت منشی لکیر الدین صاحب قیمت کمال قربانی	۱۰۰
منشی سید محمد سرفراز علی صاحب کمال فیض آباد	۱۰۰	منشی علی احمد صاحب سبکسر دکنہ ایک کمال	۱۰۰
مولوی فدا حسین صاحب کمال رتنی ضلع کمال	۱۰۰	حافظ ندیم حسن صاحب فرخ آبادی قیمت کمال قربانی	۱۰۰
فہرست آمدنی مدرکۃ بابت سال ترمیم و ترمیم		فہرست عطیات اشیا در جلسہ امرتسر	۱۰۰
عبدالرشاد خان صاحب کمال قائم گنج	۱۰۰	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صونی	۱۰۰
منشی سید فیض محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	۱۰۰		
گورکانوہ		میان عبدالصمد صاحب صونی خلف ڈاکٹر صاحب موٹو	۱۰۰
مولوی عبدالغنی صاحب بہاری متوسل ریاست	۱۰۰	میان مہر بخش صاحب خیاط امرتسر	۱۰۰
حیدر آباد دکن -		مولوی نور احمد صاحب پیوری امرتسر	۱۰۰
سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر پرنس کمال	۱۰۰	ہمراہی قاری عبدالسلام صاحب پانی پتی	۱۰۰
قیمت کمال قربانی معرفت سید صاحب مدرج	۱۰۰	دار و عدسہ عبدالرحمن صاحب ساکن موگیر	۱۰۰
منشی کرم عظیم صاحب مدرس اول پاپوٹ	۱۰۰	مولوی محمد اسرار الحق صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام	۱۰۰
مرزا قاسم بیگ صاحب چغتائی ڈپٹی کلرک کھنوا	۱۰۰	مونگبہر -	
قیمت ۱ عدد کمال بھیر -		محمد اسماعیل صاحب طالب علم مدرسہ السالین امرتسر کمال بکری	۱۰۰

قیمت فروخت اشیای عطیة جلوسه	مقدار	قیمت گهری آمده در جلسه امر تسریر اندوده	۱۳
قیمت زیورات طلائی و نقرئی آمده از یانی	مقدار	قیمت گهری آمده در جلسه بیله در دارالعلوم یک	۱۴
در امداد دارالعلوم		قیمت گهری آمده در جلسه امر تسریر اندوده	۱۵
قیمت فروخت گهری آمده در جلسه کلکته به دارالعلوم	۱۶	قیمت گهری ریوس ریگبویتر آمده در جلسه بیله	۱۷
قیمت فروخت پارچه جات عطیة اصحاب راگین	۱۸	قیمت زیورات نقرئی آمده در جلسه عام جمعه	۱۹
در جلسه امر تسریر معرفت با بن نظام الدین صاحب		شیخ خیر الدین مرحوم امر تسریر	۲۰

## فهرست کتب عطیة اصحاب بحکم برای کتبخانه مذکور العلماء و دارالعلوم بابت سال نهم

نام مطبعی مع بنا	اسمای کتب مع تعداد جلد	کیفیت
سید ابن علی صاحب	افسون صغرا بکم علی تره حیدر دل پیغمبر نامه شاه جرمی سوانح عمری خندا	جلد ۱
ایدر بریز عطش	بانی جوشی نگار شاه منصور سوانح عمری حضرت سعدی رحمه الله	جلد ۲
مراد آباد	سوانح عمری مولوی غلام محمد سوانح جمشید الخاوند سوانح راجه ران	جلد ۳
	پیرشاد بوستان غوثیه و قالی ناقری تاریخ قندهار و تاریخ غزنی	جلد ۴
	تاریخ بابل و نیشابور و تاریخ اکتسار رساله کیمیای کمال اسرار	جلد ۵
	مرآت خیال دیوان دلار علی مذاق دلی کی بکار مناجات با خدا	جلد ۶
	باری تعالی دارالسلام فلاح دارین رساله انجم الغنی منقبت القواد	جلد ۷
	مناقب سلیمانی فوار الفواد مناج السالکین ذکر رحمتی	جلد ۸
	تحفة المتقین تأیید الاسلام حقیقت کتاب الله کلام مجید محرم	جلد ۹
	صلوة غوثیه صلوة اقصیه الغوثیه شرح چهل کاف قاطع البیدعات	جلد ۱۰
	عجیز احسنات صلوة یحسین افسانه قیس غامری جوشین رحمت	جلد ۱۱
	هدایه تاریخ زینبیل تاریخ آداب المومنین عجز بانی در طب	جلد ۱۲
	تسمیل الیوم شرح دیوان اکامسه التعليقات علی السبع المعلقات	جلد ۱۳
	نواب زفر بخش تذکره المعین انوار حیاتانی رد البیدعات آخر اقبال تاریخ خیر	جلد ۱۴

نام معطی مع پتا	اسمائی کتب مع تعداد جلد	کیفیت
<p>مولوی محمد انشاء الدفان صاحب چند اراغ نام آباد دو چار وادیٹر اخبار وطن لاہور۔</p> <p>منشی محمد اختر صاحب پنج گنج زبدہ (کافیہ مجموعہ منطق مسدیر فیوض) میر تقی باطل کرم خوردہ مجموعی و ادبی نامہ پور ضلع پٹنہ۔</p> <p>قواعد فاسی دیوان غنی جلد (مراجہ الارواح فصل الکریم لکچر بعد) شرح تلویحی۔ رفات عالمگیری از نگار فرنگ ششم شریک دلبی نصیب مجموعہ خلاصۃ الفقہ خلاصۃ القراءات مفردہ از قادیانی تفسیر نفوس نظم پروین رعات مرزا قلیل ہمارا دانش (رسالہ مناظرہ علمی واقعہ الفیوی مجموعہ نحو کافیہ مجموعہ قدیم) (گلستان بوستان) (میزان و شمع پنج گنج زبدہ صرف میر ہدایت النور فضول اکبری) (عمدۃ الصلح اختر محمدی - شرح گلستان حدیقتہ الاولیاء اردو ٹائم پبلشرز</p>	<p>قواعد الیسا کلین - معارف پلونا ہر حصہ معارف تفسیلی ہر حصہ تاریخ خاندان عثمانیہ ہر حصہ تاریخ مراکش اسلامی دنیا کا قوت و مغز و خطا لم ارہینہ - فسطاطینہ واقعات مردم سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت کوہ تان کی پری مظالم انگریزی بست سالہ عہد حکومت نقشہ بر جی زر پوسے - پنج گنج زبدہ (کافیہ مجموعہ منطق مسدیر فیوض) میر تقی باطل کرم خوردہ اخلاق پرستی سکینہ نامہ بری جلد شریک سکینہ نامہ جلد (صفوۃ المعاد قواعد فاسی دیوان غنی جلد) (مراجہ الارواح فصل الکریم لکچر بعد) شرح تلویحی۔ رفات عالمگیری از نگار فرنگ ششم شریک دلبی نصیب مجموعہ خلاصۃ الفقہ خلاصۃ القراءات مفردہ از قادیانی تفسیر نفوس نظم پروین رعات مرزا قلیل ہمارا دانش (رسالہ مناظرہ علمی واقعہ الفیوی مجموعہ نحو کافیہ مجموعہ قدیم) (گلستان بوستان) (میزان و شمع پنج گنج زبدہ صرف میر ہدایت النور فضول اکبری) (عمدۃ الصلح اختر محمدی - شرح گلستان حدیقتہ الاولیاء اردو ٹائم پبلشرز</p>	<p>ایک نقشہ از جملہ جلدین قیمتی ۱۱۳ عطا کی گئیں۔</p>
<p>مولوی محمد الودین صاحب مدرسہ ضلع سیالکوٹ فنی ناز علی خان صاحب مالک مطبع افغانی امرتسر</p> <p>منشی کریم بخش صاحب امرتسر رسالہ انوار الاسلام غلام نبی خواجہ حسینی قادر نوشا پتی کالج لاہور</p>	<p>اسلامی طہارت اردو جلد ۲</p> <p>کتاب تعلیم الدین (فارسی) مطبوعہ کے انسی نسخہ قیمتی یکصد روپیہ</p> <p>انسان اور اسکی تقدیر پر پائے نبی کے پائے حالات قرآن مجید کے کلام الہی جو یکا ثبوت پچاس مذہبی سوالات کے جوابات - رسالہ اکبریت احمر شرح انوار العاشقین ۲۰۰ نسخے ۱۰۰ نسخے</p>	<p>جلد امرتسر</p> <p>فنی ناز علی خان صاحب مالک مطبع افغانی امرتسر</p> <p>منشی کریم بخش صاحب امرتسر رسالہ انوار الاسلام غلام نبی خواجہ حسینی قادر نوشا پتی کالج لاہور</p> <p>فنی ناز علی خان صاحب مالک مطبع افغانی امرتسر</p>

نام مصنف مع پنا	اسامی کتب مع تعداد	کفایت
مولوی محمد حسن صاحب فہرست	اختر اربع ریاضی (قیمتی و حصہ روپیہ کی)	جلد ۱۰۱۲
ایم بی کالج امرتسر		عطا کین
خواجہ جلیل الدین صاحب	انگلش ٹرانسلیشن برای دفعہ چارم انگلش ٹرانسلیشن برادر پنجم	جلد ۱۰۱۲
مدیر سلاسلہ کولہ امرتسر	انگریزی ترکیب ہندی یک ترجمہ اردو اور وٹ ریڈر نمبر ہفتم	جلد ۱۰۱۲
مولوی فطیمہ الہی محمد	الادب شاد دیر ای کتب خانہ	جلد ۱۰۱۲
صاحب شاہ جہانپور		عطا کین
مولوی ظہیر حسن صاحب	آثار السنن لاسع الانوار	جلد ۱۰۱۲
شرق نبوی عظیم آبادی		عطا کین
حکیم اکبر فضل حسین صاحب	الکھل (مؤلفہ خود)	جلد ۱۰۱۲
مظفر پور		عطا کین
مولوی نور محمد صاحب	قرآن مجید کی تعلیم کا قاعدہ اردو کا قاعدہ طریقہ تعلیم قاعدہ قرآن مجید	جلد ۱۰۱۲
مدیر سہ حقانی لہیانہ	تحصیل المثال باصلاص حسن المقال	جلد ۱۰۱۲
حافظ فضل اکرم صاحب	دہلیٹ ریڈی نوٹ اردو پانزدہ سالہ من ابتدای اشتمہ لغایت	جلد ۱۰۱۲
بسولی ضلع برالون	خیر الکلام فی احوال العرب والاسلام	جلد ۱۰۱۲
مولوی محمد عبدالحی صاحب		عطا کین
دیکل چندوسی		عطا کین
مولوی غلام نبی صاحب	انظار رکال محمدی موسوم بہ گلزار احمدی نظم پنجابی میں معارج النبوة	جلد ۱۰۱۲
حنفی قادری کلانوری	کا ترجمہ ہر دو حصہ یک یک	جلد ۱۰۱۲
سیدی کڑہ موتی رام امرتسر		عطا کین
نامعلوم اسم حضرت	جلد اول سراج منیر اردو ترجمہ تفسیر کبیر قادیانی علما کی حنفیہ فی	جلد ۱۰۱۲
موقع جلسہ امرتسر	جواب استفتائی شمسہ شمس القصص مع خطبہ الجمعہ تحقیق الاسلام	جلد ۱۰۱۲
	ادفوات وانجیل -	جلد ۱۰۱۲

فهرست چند مرسله معین اند و شمله بابت سال ششم گذشته ۱۳۱۰ و سله هجری

ردیف	پته نام اورقب	ردیف	پته نام اورقب	ردیف	پته نام اورقب
۱	بابو عبد الکرم صاحب نشه نویسن	۱	دارالعلوم	۱	دنیائی چند مرسله متفرق در زید الفطر
۲	پبلک دستر شمله	۲	۶۸	۲	از مساجد شمله
۳	"	۳	۱۱۳	۳	چند مرسله عید الفصحی
۴	متفرق از بازار معرفت مولوی	۴	"	۴	تیمت چرم کا قربانی عطیه حضرت
۵	غلام محمد صاحب میر باشم علی صاحب	۵	"	۵	مندرجه ذیل بحساب عم فی جرم
۶	دانشی محمد رمضان صاحب	۶	"	۶	بابو عبد العزیز صاحب - یک
۷	دانشی احمد حسین صاحب	۷	۹۵	۷	بابو محمد جهانگیر صاحب - یک
۸	دانشی امیر محمد قاضی کپا ز طیر کشن	۸	۱۱۳	۸	محمد مبارک جیو صاحب - یک
۹	نمونه گورنمنٹ پریس	۹	۹۸	۹	دانشی حبیب الله صاحب - یک
۱۰	مولوی منعم الدین صاحب نگیز امتر	۱۰	"	۱۰	ڈاکٹر نظام الدین صاحب - یک
۱۱	گورنمنٹ پریس	۱۱	۹۸	۱۱	بابو نور بخش صاحب - یک
۱۲	متفرق از گورنمنٹ پریس معرفت	۱۲	۹۸	۱۲	محمد خان صاحب رنگریز - یک
۱۳	مولوی صاحب ممدوح	۱۳	۹۸	۱۳	مرزا عبداللہ بیگ صاحب - یک
۱۴	دانشی حبیب الله صاحب	۱۴	۹۸	۱۴	چرم گاؤ ایک قیمتی
۱۵	معرفت بابو غلام محی الدین صاحب	۱۵	۹۸	۱۵	معرفت میر باشم علی صاحب
۱۶	بابو عبد الغنی صاحب سب در سیر	۱۶	"	۱۶	از گورنمنٹ پریس
۱۷	مینو سپل کیٹی شمله	۱۷	۹۸	۱۷	دانشی محمد بخش صاحب طالب علم
۱۸	مولوی غلام محمد صاحب - مدرس	۱۸	"	۱۸	ایم - بی اسکول
۱۹	عربی - ایم - بی - اسکول	۱۹	۹۸	۱۹	مختار حسین صاحب غفلت دانشی
۲۰	متفرق در محافل میلاد و انج	۲۰	"	۲۰	امداد حسین صاحب انگر -
۲۱	پوٹینیہ اسکول	۲۱	۹۵	۲۱	دانشی عبد القفار صاحب
۲۲	دانشی امیر محمد قاضی کپا ز طیر کشن	۲۲	۹۸	۲۲	ریڈر گورنمنٹ پریس -



دارالعلوم	بابونور محمد خان صاحب ریوا انزیر	۱۴	دارالعلوم	منشی یعقوب علی صاحب	۱۴
رکنیت دارالعلوم	سید فوزند علی شاه صاحب یلور	۱۸	"	میر تقی الدین صاحب	۱۲
دارالعلوم	بابو حنیف الله صاحب	۱۲	"	منشی عبدالکریم صاحب ل	۱۲
"	ماسٹر سلطان خان صاحب	۱۲	"	منشی عبدالکریم صاحب دوم	۱۲
"	میر الطاف حسین صاحب	۱۴	"	منشی وزیر خان صاحب	۱۴
"	بابو کریم بخش صاحب	۱۸	"	صوفی محمد شفیع صاحب	۱۸
"	منشی محمد عظیم صاحب	۱۸	"	محمد وزیر صاحب	۱۸
"	منشی نور محمد صاحب	۱۸	"	سید تجمل حسین صاحب	۱۴
"	منشی خضر محمد صاحب	۱۸	"	منشی بشیر احمد صاحب کیشن نمبر	۱۲
"	منشی دین محمد صاحب	۱۳	"	منشی غلام مصطفی صاحب	۱۲
"	منشی محمد اکبر صاحب	۱۴	"	منشی آله دین صاحب کپانزیر	۱۸
"	سید جلال الدین شاه صاحب	۱۲	"	منشی الہی بخش صاحب	۱۸
"	سید محمد علی صاحب	۱۴	"	منشی بیر بخش صاحب	۱۴
"	پیر ظہور احمد صاحب پریس		"	منشی محمد دین صاحب کیشن نمبر	۱۲
	ریوا انزیر	۱۸	"	منشی سید ولایت شاه صاحب	۱۲
رکنیت دارالعلوم	منشی سید عالم علی شاه صاحب	۱۸	"	منشی سید اکبر علی صاحب	۱۸
دارالعلوم	منشی مخدوم احمد صاحب		"	منشی روشن علی صاحب کیشن نمبر	۱۲
	نورین فاروق سیکشن	۱۸	رکنیت	منشی محمد رمضان صاحب	۱۸
رکنیت	سید محمد عمر صاحب جنرل فورین	۱۸	دارالعلوم	منشی محمد ابراہیم صاحب	۱۴
دارالعلوم	منشی عبدالرزاق صاحب کپانزیر	۱۲	"	منشی حسنت الله صاحب	۱۲
"	نامعلوم الاسم صاحب	۱۸	"	منشی عبدالغنی صاحب	۱۲
دارالعلوم	منشی عبدالغنی صاحب مکشن		دارالعلوم	منشی عمر دین صاحب کپانزیر	
	نمبر گورنمنٹ پریس	۱۸	"	سیکشن نمبر گورنمنٹ پریس	۱۴
تیامی	منشی خدا بخش صاحب	۱۴	"	منشی عبدالشکور صاحب	۱۸
دارالعلوم	منشی ولی محمد خان صاحب کپانزیر	۱۲	"	منشی کلوسیان صاحب	۱۲

دارالعلوم	۱۴	منشی سراج الدین صاحب دوم	دارالعلوم	۱۴	سیان چچو صاحب
رکینیت	۱۶	منشی آله بخش صاحب کپا زبیر	"	۱۲	منشی عبدالرحمن صاحب
دارالعلوم	۱۲	صوفی کرم الہی صاحب سیکشن نمبر	"	۱۴	سیانین خدا بخش صاحب
"	۱۱	منشی بلال الدین صاحب	"	۱۲	منشی سراج دین صاحب
"	۱۲	منشی محمد بشیر صاحب	"	۱۲	منشی قطب علی صاحب
"	۱۲	منشی سعید الدین صاحب	"	۱۲	منشی محمد حفیظ صاحب سٹنٹ
"	۱۴	منشی محمد حسین صاحب سیکشن نمبر	"	۱۴	ریس سیکشن نمبر
"	۱۲	منشی حبیب اللہ صاحب سوم	رکینیت	۱۶	حافظ عبدالکریم صاحب کپا زبیر
"	۱۲	منشی نور احمد صاحب	دارالعلوم	۱۸	منشی ابراہیم خان صاحب
"	۱۲	منشی سراج الدین صاحب	"	۱۸	منشی محمد عثمان صاحب
"	۱۱	منشی کفایت اللہ صاحب	"	۱۴	منشی اکبر علی صاحب
"	۱۱	منشی وزیر بیگ صاحب	"	۱۲	منشی محمد یوسف صاحب
"	۱۴	منشی شیخ اکرم الدین صاحب	"	۱۲	منشی محمد اسماعیل صاحب
"	۱۳	منشی بنی بخش صاحب سوم	"	۱۲	منشی محمد دین صاحب
"	۱۲	منشی عطا محمد صاحب	"	۱۴	منشی حبیب اللہ صاحب
"	۱۱	منشی محبوب احمد صاحب	"	۱۲	منشی میان صاحب
"	۱۱	منشی مولا بخش صاحب	"	۱۱	منشی سید محمد حسین صاحب
"	۱۲	منشی غلام حسن صاحب	"	۱۲	منشی جمن خان صاحب
"	۱۴	منشی شیخ گلن صاحب	"	۱۳	متفرق از گورنمنٹ پریس شلہ
"	۱۱	منشی محمد اسماعیل صاحب	"	"	از پوٹینہ اسکول معرفت
"	۱۲	منشی خدا بخش صاحب سیکشن نمبر	"	۱۶	فانسان صاحبان
دارالعلوم	۱۴	منشی عبدالکریم صاحب کپا زبیر	رکینیت	"	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹیکہ دار پینہ
"	۱۴	سیکشن نمبر گورنمنٹ پریس	دارالعلوم	۱۴	متصل مارکٹ
"	۱۴	منشی سراج دین صاحب	نیامی	"	بابو غلام محی الدین صاحب
"	۱۱	میان ملک صاحب	"	۱۶	کپ کلرک گورنمنٹ پنجاب شلہ

دارالعلوم	محمد صدیق صاحب لازم پوئیکه سکول	عرف
رکنیت	میر جمال الدین صاحب نقشه نویسی	عرف
	چلک و کس و بیار منٹ	عار
	مرزا شیر محمد صاحب سید افش مین	عار
دارالعلوم	سید طیف علی شاہ صاحب کفر و فتنہ ہوا	عار
رکنیت	کرل راجہ محمد عطاء اللہ صاحب	عار
	رئیس اعظم وزیر آباد	عار
	نشی عبد الرحمن خان صاحب	عار
	کیاں پیر گوشت پریس	عار
دارالعلوم	نشی محمد حسین صاحب	عار
تیامی	لالہ رلام صاحب	عار
	بابو جہان الدین صاحب سیکشن نمبر	عار
رکنیت	نشی عبد الرب صاحب ظلف	عار
	مولوی منعم الدین صاحب شملہ	عار
	نشی عبدالقادر صاحب تاب	عار
دارالعلوم	سر محمد اکبر نظر علی صاحب حیدری	عار
	انگیز امرنگوٹ پریس کا وٹ	عار
	بابو عابد شاہ صاحب افش مین	عار
	شملہ کا لکاریلوے	عار
رکنیت	بابو احمد شاہ صاحب کفر و فتنہ ہوا	عار
دارالعلوم	نشی نور الدین صاحب رئیس	عار
	رائس پریسڈنٹ مینو پلٹی	عار
رکنیت	بابو برکت علی صاحب کفر و فتنہ ہوا	عار
	نشی محمد حسین صاحب کفر و فتنہ ہوا	عار
	حافظ علی الدین صاحب کفر و فتنہ ہوا	عار
دارالعلوم	مستری وزیر خان صاحب وکندار	عار
دارالعلوم	کردنی گودام	عار
رکنیت	بابو نظام الدین صاحب سٹیل شملہ	عار
	بابو عبداللہ بیگ صاحب کلرک	عار
	پروان شیل ڈوین	عار
	تیم خانہ کاپی فشی محمد صابر جیو صاحب مین	عار
مخصوص	مبین الذرہ شملہ	عار
	حاجی شہاب الدین صاحب	عار
رکنیت	بابو عبد الغفور صاحب شوریہ کپور	عار
	مینو نسپل گیٹی	عار
	بابو تاج الدین صاحب	عار
دارالعلوم	سارجنٹ نجف خان صاحب	عار
	محمد اسماعیل صاحب	عار
رکنیت	بابو عبدالقادر صاحب سکرٹری	عار
وعطیہ	مبین الذرہ شملہ	عار
رکنیت	بابو نور الدین صاحب	عار
دارالعلوم	قیمت فروخت کتب اگر و جنسی	عار
رکنیت	بابو شہاب الدین صاحب کفر و فتنہ ہوا	عار
	نشی عبدالغفار صاحب کفر و فتنہ ہوا	عار
	حسین بخش صاحب رس ایم بی سکول	عار
	ازد فتنہ ہوا علامہ بابا برکت طبع شہنشاہ	عار
میزان کل آمدنی سالانہ		عار
کافیہ روپیہ و فتنہ ہوا نے اپنے ہاتھ خچ کیا لہذا ایمان		عار
آمدنی میں لیکر حساب خچ بین بھی دکھانا پڑا۔		عار

فہرست چندہ سرسلہ معین اللہ و شملہ بابتہ سال ختم ۱۳۰۳ھ مو مطابق سنہ ۱۹۱۶ء				
نمبر	نام و لقب مع پتہ	مقدار چندہ	نمبر	نام و لقب مع پتہ
	<b>رکعت</b>			
۱۰	گورمنٹ اوف انڈیا پبلک رکس ڈیپارٹمنٹ -		۱۶	منشی حبیب اللہ صاحب کپاڑیٹر
۱	منشی فضل رحمن صاحب نقشہ نویس		۱۷	حافظ عبدالکریم صاحب کپاڑیٹر
	بابتہ ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء	لکھ	۱۸	میر ہاشم علی صاحب ملازم
۲	منشی میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس	لکھ		گورمنٹ پریس شملہ
۳	منشی مرزا شیر محمد صاحب ہیٹ			دفتر آب و ہوا شملہ
	ڈرافٹس مین	لکھ	۱۹	بابو سید لطف علی شاہ صاحب گیلانی کلرک
۴	بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس	لکھ	۲۰	بابو خواجہ احمد شاہ صاحب کلرک
۵	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس	لکھ		گورمنٹ اوف انڈیا میٹری
۶	بابو محمد حسین خان صاحب کلرک	لکھ		ڈیپارٹمنٹ شملہ
۷	بابو محمد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ		۲۱	مولوی ابو المعالی حماد صاحب کلرک
	رکارڈ ڈیپارٹمنٹ	لکھ	۲۲	بابو محمد حسین خان صاحب اسٹنٹ
	دفتر گورمنٹ پریس شملہ			مترجم و تلمیذ جنگ روم و یونان
۸	منشی عبدالغفار صاحب ریڈر	لکھ		درہا جہ، و دوروزک عبدالرحمان وغیرہ
۹	مولوی منعم الدین صاحب ایگزیکٹو	لکھ	۲۳	بابو محمد حسین صاحب کلرک دفتر
۱۰	بابو سید فرزند علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر	لکھ		ایگزیکٹو میٹری و گیس ڈیپارٹمنٹ شملہ
۱۱	بابو سید حاکم علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر	لکھ	۲۴	بابو عبدالغنی صاحب ریسیڈنٹ سبڈیو سٹیشن
۱۲	منشی عبدالغنی صاحب کپاڑیٹر سٹیشن	لکھ	۲۵	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر
۱۳	منشی محمد رمضان صاحب کپاڑیٹر	لکھ		سینٹری کشتہ گورمنٹ اوف انڈیا شملہ
۱۴	پیر ظہور احمد صاحب لیس بوائزر	لکھ	۲۶	منشی محمد عبداللہ صاحب لیس بوائزر شملہ
۱۵	منشی عبدلرحمان صاحب مولوے	لکھ	۲۷	مسٹر مرزا کافلہ صاحب
	منعم الدین صاحب			بیرسٹر اسٹ لاء شملہ
			۲۸	ڈاکٹر نظام الدین صاحب ہسپتال
				اسٹنٹ ہین ہسپتال شملہ

۲۹	خواجہ عبدالاحد صاحب شملہ	۳۰	خواجہ عبدالغفار صاحب رئیس	۳۱	منشی عبدالقادر صاحب تائب	۳۲	ملک آرمی پریس شملہ	۳۳	مرزا عبداللہ بیگ صاحب کلرک	۳۴	دفتری و ویشیل ڈویژن شملہ	۳۵	باوبعد الاحد صاحب سب ڈویژن شملہ	۳۶	افسر نمبر ۲ سب ڈویژن شملہ	۳۷	میزبان	۳۸	چند دارالعلوم	۳۹	مستوفی از بازار معرفت مولوی غلام محمد صاحب	۴۰	مدرس عربی پورہ اسکول میڈیٹم علی صاحب	۴۱	منشی احمد حسین صاحب منشی محمد رمضان صاحب	۴۲	کمپازیشن گورنمنٹ پریس	۴۳	باوبعد الکریم صاحب نقشہ نویس بیلک	۴۴	ورکس ڈپو شملہ	۴۵	چندہ بروز عید الفطر از مساجد شملہ	۴۶	منشی عبدالقادر صاحب تائب مالک	۴۷	آرمی پریس شملہ	۴۸	معرفت مولوی منعم الدین صاحب	۴۹	انگور نمٹ پریس	۵۰	الہیہ محمد صدیق صاحب مرحوم شملہ	۵۱	چندہ بروز عید الفطر از عید گاہ شملہ	۵۲	مولوی منعم الدین صاحب ایگرا منر	۵۳	گورنمنٹ پریس
۱	باوبعد الغنی صاحب یونیورسٹی لکھی شملہ	۲	خواجہ احسن شاہ صاحب پٹر گورنمنٹ پریس	۳	منشی محرم علی صاحب قمری ہوم ڈیپارٹمنٹ شملہ	۴	منشی محمد حسین صاحب ساکن پٹنہ اسکول شملہ	۵	باوبیر محمد صاحب شملہ لکھی شش ڈویژن	۶	میان اکہ بخش صاحب	۷	معلوم الاسم	۸	روان خان صاحب ملازم روٹی گڈام شملہ	۹	باوبعد لطیف علی شاہ صاحب گیلانی	۱۰	کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	۱۱	باوبختر محمد صاحب ایگرا منر گورنمنٹ پریس	۱۲	خواجہ حفیظ اللہ صاحب پٹر گورنمنٹ پریس	۱۳	منشی ابراہیم صاحب منکر پٹر گورنمنٹ پریس	۱۴	باوبو محمد خان صاحب بتی ریڈ گورنمنٹ پریس	۱۵	ماسٹر سلطان خان صاحب ریڈ گورنمنٹ پریس	۱۶	بابو نامک چند صاحب ریڈ گورنمنٹ پریس	۱۷	بابو شمس محمد اکبر صاحب ریڈ گورنمنٹ پریس	۱۸	سیان نبی بخش صاحب خیابان نور بازار شملہ	۱۹	باوبو محمد عظیم صاحب لکھی گورنمنٹ پریس	۲۰	سید محمد علی صاحب ریڈ گورنمنٹ پریس	۲۱	سید محمد حسین صاحب ریڈر	۲۲	بابو انبکا چرن صاحب سورا ایگرا منر	۲۳	سید محمد حسین صاحب پٹر گورنمنٹ پریس شملہ	۲۴	سید فرزند علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر	۲۵	گورنمنٹ پریس

۱۸	نشی محمد امجد صاحب یکشن ہو لڑ گور نمٹ پریس	۱۸	نشی محمد امجد صاحب یکشن ہو لڑ گور نمٹ پریس
۱۸	بابو نور محمد صاحب ریڈر گور نمٹ پریس	۱۸	بابو نور محمد صاحب ریڈر گور نمٹ پریس
۱۸	مافظ محمد یوسف صاحب کزیری سکر تیری	۱۸	مافظ محمد یوسف صاحب کزیری سکر تیری
۱۸	انجنین دھامی نو مسلمانان، امر تیر	۱۸	انجنین دھامی نو مسلمانان، امر تیر
۱۸	بابو نور محمد صاحب ریڈر گور نمٹ پریس شملہ	۱۸	بابو نور محمد صاحب ریڈر گور نمٹ پریس شملہ
۱۸	ولایت خانہ صاحب ریڈر گور نمٹ پریس شملہ	۱۸	ولایت خانہ صاحب ریڈر گور نمٹ پریس شملہ
۱۸	محمد صاحب جیو صاحب موڈا گور نمٹ پریس شملہ	۱۸	محمد صاحب جیو صاحب موڈا گور نمٹ پریس شملہ
۱۸	نشی محمد اسحق صاحب کپان پریس مکشن نمبر	۱۸	نشی محمد اسحق صاحب کپان پریس مکشن نمبر
۱۸	گور نمٹ پریس	۱۸	گور نمٹ پریس
۱۸	مسماہ کریم صاحبہ خانہ سمن شملہ	۱۸	مسماہ کریم صاحبہ خانہ سمن شملہ
۱۸	معلوم الاسم صاحب از شملہ	۱۸	معلوم الاسم صاحب از شملہ
۱۸	خواجہ غلام حسین صاحب کپان پریس مکشن	۱۸	خواجہ غلام حسین صاحب کپان پریس مکشن
۱۸	نمبر گور نمٹ پریس	۱۸	نمبر گور نمٹ پریس
۱۸	نشی احمد حسین صاحب	۱۸	نشی احمد حسین صاحب
۱۸	نشی عبد الرحیم صاحب کپان پریس مکشن	۱۸	نشی عبد الرحیم صاحب کپان پریس مکشن
۱۸	نمبر گور نمٹ پریس	۱۸	نمبر گور نمٹ پریس
۱۸	محمد حسین صاحب ختام کپ فتح گڑھ	۱۸	محمد حسین صاحب ختام کپ فتح گڑھ
۱۸	بابو عبد اللہ صاحب ارکلاک باٹری وکس ٹپو	۱۸	بابو عبد اللہ صاحب ارکلاک باٹری وکس ٹپو
۱۸	مرزا عبد اللہ بیگ صاحب کارن قریب تحصیل ٹورن	۱۸	مرزا عبد اللہ بیگ صاحب کارن قریب تحصیل ٹورن
۱۸	بابو عبد القادر صاحب سٹور کپ آئری	۱۸	بابو عبد القادر صاحب سٹور کپ آئری
۱۸	سکرٹری معین اندودہ شملہ	۱۸	سکرٹری معین اندودہ شملہ
۱۸	سید محمد حسین صاحب باجریہ محمد گڑھ ندوہ کو	۱۸	سید محمد حسین صاحب باجریہ محمد گڑھ ندوہ کو
۱۸	اسو جہ سے عطا فرامی کو ندوہ العلما کے بعض دلسوزان کین	۱۸	اسو جہ سے عطا فرامی کو ندوہ العلما کے بعض دلسوزان کین
۱۸	نشی محمد حسین صاحب فرخ آبادی وغیرہ	۱۸	نشی محمد حسین صاحب فرخ آبادی وغیرہ
۱۸	اونکے کارخانہ کی ادا و وصول زر کے بارہ بین کی قتی	۱۸	اونکے کارخانہ کی ادا و وصول زر کے بارہ بین کی قتی

۱۴	منشی وزیر خافض صاحب کپاڑیٹر سیکشن نمبر	۱۴	سید ولایت شاه صاحب کپاڑیٹر سیکشن نمبر
۱۲	صوفی کرم الہی صاحب	۱۲	منشی غلام رسول صاحب
۱۲	منشی وزیر محمد صاحب	۱۲	منشی سعادت خافض صاحب
۱۱	منشی عبدالرزاق صاحب	۱۱	منشی عبدالرزاق صاحب
۱۳	منشی عبدالرحمن صاحب	۱۱	منشی میران بخش صاحب
۱۴	منشی بشیر الدین صاحب	۱۸	میر حسن علی صاحب کپاڑیٹر سیکشن نمبر
۱۸	مولوی عبدالکریم صاحب سیکشن نمبر	۱۸	منشی عمر دین صاحب
۱۸	منشی شیخ کلن صاحب کپاڑیٹر	۱۸	منشی محمد طفیل صاحب
۱۸	منشی معراج الدین صاحب	۱۴	منشی چراغ الدین صاحب
۱۲	منشی سراج الدین صاحب	۱۴	منشی حشمت اللہ صاحب
۱۲	منشی خدا بخش صاحب	۱۲	منشی عبدالشکور صاحب
۱۴	سائین خدا بخش صاحب	۱۲	منشی امیر بخش صاحب
۱۲	منشی عبدالکریم صاحب	۱۲	منشی مبارک مند صاحب
۱۳	منشی عبدالغفور صاحب	۱۲	منشی نظام الدین صاحب
۱۲	منشی مولا بخش صاحب	۱۲	منشی سلطان حسین صاحب سیکشن ہولڈر
۱۲	منشی دین محمد صاحب	۱۸	سیکشن نمبر ۱۸ گورنمنٹ پریس
۱۴	منشی شیخ اکبر دین صاحب	۱۸	منشی لیاقت حسین صاحب کپاڑیٹر
۱۴	منشی نور احمد صاحب		منشی ولایت علی صاحب کپاڑیٹر
۱۴	قاضی قطب علی صاحب سیکشن نمبر	۱۴	سیکشن نمبر ۴
۱۲	منشی بنی بخش صاحب	۱۲	منشی غلام کبریا خان صاحب
۱۳	منشی الہی بخش صاحب	۱۲	منشی عطاء محمد صاحب
۱۲	سیان چھو صاحب	۱۲	منشی قدرت اللہ صاحب
۱۱	منشی جمال الدین صاحب	۱۱	منشی عبدالغفار خان صاحب
	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب سیکشن		منشی سید اکبر علی صاحب کپاڑیٹر
۱۴	ہولڈر سیکشن نمبر ۱۸ گورنمنٹ پریس	۱۲	گورنمنٹ پریس غلط سیکشن نمبر ۴

منشی عبدالرحمن صاحب کیاڑیٹر گورنمنٹ	۱۸	بابو عبداللطیف صاحب کلرک
مسٹر نجم صاحب کیاڑیٹر گورنمنٹ	۱۸	آرڈیننس ڈپو شملہ
پریس سیکشن نمبر ۱	۱۸	سید محمد عمر صاحب فورمین گورنمنٹ
منشی محمد عثمان صاحب	۱۸	پریس شملہ
منشی حیدر خان صاحب	۱۸	عابد خان صاحب خانہ بان شملہ
مولوی میر محمد صاحب	۱۸	معرفت منشی حبیب اللہ صاحب
مولوی حبیب اللہ صاحب	۱۸	ازگورنمنٹ پریس
منشی عبدالستار صاحب	۱۸	محمد حسین صاحب ملازم پوٹینیہ اسکول شملہ
منشی میان صاحب	۱۸	میزان گل
منشی افضل حسین صاحب	۱۸	چندہ ایتا
منشی حبیب اللہ صاحب نمبر ۳	۱۸	مولوی داہد علی صاحب ساکن گوتنی ضلع
منشی عبدالکریم صاحب	۱۸	پرتاب گڈ ملازم گورنمنٹ پریس شملہ
منشی عبدالعزیز صاحب کیاڑیٹر گورنمنٹ	۱۸	مسٹر کوٹ صاحب ہیڈ ایگریمنٹس
پریس شملہ سیکشن نمبر ۱	۱۸	گورنمنٹ پریس شملہ
منشی محمد دین صاحب	۱۸	میزان گل
منشی غلام محمد صاحب	۱۸	میزان گل آمدنی معین الوندہ شملہ
ان رفون کی فہرستیں بوجہ بدیر آنے کے فہرست ترتیب وار میں درج نہوسکین		
نام و لقب	چندہ	کیفیت
زر چندہ فرخ آباد و فکھ گڈ بابت	۳۴	مولوی رستم علی خاں صاحب ادیب
سال ختم مرسلہ نواب پھر حسین صاحب	۱۹	شیخ امین الدین صاحب مختار عدالت
رئیس نسخ آباد	۱۹	منشی عبدالنفا خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر
تفصیل چندہ مذکورہ بالا مرسلہ	۱۹	حکیم عشرت حسین صاحب
حافظ عزیز حسین صاحب فرخ آبادی	۱۹	اشرف نور خان صاحب عرف چمن سالار
چندہ رکیت شملہ ۱۹۳۲ء کی بابت	۱۹	منشی احمد حسین صاحب فرخ آبادی
قاضی سید مراد علی صاحب راج پور فرخ آباد	۱۹	ملازم گورنمنٹ پریس شملہ



مولوی محمد اسماعیل صاحب کل	سادت یار خان صاحب فرخ آباد
منسوخ آباد	میزان
حافظ فضل حق صاحب نظر عدالت	میزان کل
میزان مشایخ	غشی محمد سلیم الله خاں صاحب دیگو سرور بریلی
چندہ احمد درواری العلوی	ابو علی محمد صاحب مید کراک بریلست بریلی
مستشرق چندہ عید گاہ فتح گڑھ	مولوی محمد رضی الدین احمد خاں صاحب
مستشرق چندہ عید گاہ فرخ آباد	ڈیپٹی کلکٹر ساکن بریلی
مستشرق چندہ سبکی انجمن تالیف و ترویج	ابو نعیم الدین صاحب کراک بریلست بریلی
عبد الغفار خان صاحب ڈیپٹی کلکٹر	مولوی محمد صدر الدین احمد صاحب
منسوخ آباد	رکس بریلی جیت
مستشرق چندہ جامع مسجد	غشی محمد نعیم الله خان صاحب
منسوخ آباد	پیشتر ڈاکٹر بریلی

### فہرست چندہ میزبانی جلسہ امرتسر

چندہ شہر امرتسر	میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار
شیخ محمد جمیل صاحب و اگر وینو پل کشنر	میر محمد جلال الدین صاحب
شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ	میان شمس الدین جریغ الدین صاحبان
ناظم معین الذودہ	میان غلام رسول صاحب سوداگر قسط بلوچ
حاجی غلام حسین بخش شمس الدین صاحبان	شیخ فتح الدین بابو علی بخش صاحبان
میان غلام قادر صاحب آنریری مجسٹریٹ	ملک میران بخش صاحب
میان غلام نبی صاحب ایٹھ صاحبان و اگر	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ
حاجی میر محمد و احمد علی صاحبان	ناظم ناظم معین الذودہ
بابو نظام الدین صاحب نظام معین الذودہ	شیخ فتح محمد دوست محمد صاحبان
خواجہ محمد غلام صادق صاحب آنریری	حاجی محمد جو میان حبیب اللہ صاحبان
اکثر اسٹنٹ کشنر	میان محمد سلطان صاحب سوداگر
میان فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ	میر امان اللہ صاحب سوداگر

شیخ دین محمد صاحب سوداگر	میان عزیز الدین و غلام محمد صاحبان سوداگر
میان عبداللہ صاحب متوسوداگر	میان محمد عمر صاحب سوداگر
خواجہ عبدالصمد صاحب سوداگر	میان خدا بخش صاحب رفوگر
فتی فنج بابا صاحب	میان عبدالغنی شہار اللہ صاحبان سوداگر
میان عبدالصمد تاج الدین صاحبان	میان صدر دین غلام نبی صاحبان سوداگر
میان غلام محمد صاحب ملک معرفت	میان ولی جو صاحب رنگریز
میر امیر شاہ صاحب	میان نور اکبی صاحب
میان احمد اللہ صاحب	چو دھری عبد صاحب طوائی
میان کریم بخش صاحب	میان عبداللہ و غلام محمد صاحبان سوداگر
خواجہ غلام قادر صاحب	میان جمال الدین صاحب سوداگر
میان حبیب اللہ صاحب	میان محمد میر صاحب سوداگر
میان منور شاہ صاحب	چو دھری محمد شیخ صاحب سوداگر
میان محمد مختار صاحب	میان عبد الفتاح صاحب رنگریز
میان محمد سلطان صاحب	میان غفار جو صاحب
میر محمد شاہ و عبداللہ شاہ صاحبان للہ	میان محمد اسماعیل صاحب سوداگر
مستری عید اصحاب	میان غلام مصطفیٰ اصحاب سوداگر
میان غلام محمد و غلام رسول صاحبان	میان احد قاضی صاحب
میان محمد اسماعیل صاحب سوداگر	میان محمد رمضان صاحب سوداگر
میان عبدالرحمن و محمد شاہ صاحبان	میان محمد رمضان صاحب کڑہہ راگڑیان
میزان اعیانہ	میان محمد فطیل صاحب سوداگر
از تحصیل ترنتارن ضلع امرت سر	میان وزیر شیخ صاحب سوداگر
معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری	میان محمد صدیق صاحب سوداگر
چو دھری ہیرا خان صاحب عطار	مفتی دولت علی صاحب معرفت شیخ دوست محمد صاحب
چو دھری بھولا صاحب	خواجہ عبدالصمد صاحب
مسماۃ مائی جیو	میان عبدالسبحان خان صاحب

شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر " ۴۰

میزان ۱۵

از شهر قصور معرفت مولوی

غلام محمد صاحب ہوشیار پوری

مولوی عبدالقادر صاحب کمال میونسپل کمنشنر ۱۳۵

شیخ دین محمد صاحب کٹر اسٹٹ کمنشنر ۴۰

شیخ امین الدین صاحب میونسپل کمنشنر ۴۰

حافظ حاجی سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین ۴۰

حاجی امان اللہ صاحب رئیس ۴۰

شیخ کامل الدین صاحب ۴۰

حاجی محمد فرید صاحب ۴۰

سیان عظیم الدین صاحب ۴۰

سیان محمد عظیم خان صاحب انجمنی مجسٹریٹ ۴۰

سیان غلام حسین خان صاحب میونسپل کمنشنر ۴۰

سیان شہباز خان صاحب رئیس ۴۰

چودھری گھیسٹا صاحب ۴۰

میزان ۱۵

از شهر گوجرانوالہ معرفت مولوی

غلام محمد صاحب ہوشیار پوری

مولوی عبدالحق صاحب وکیل ۴۰

شیخ فضل کریم صاحب سوداگر ۴۰

سیان کرم دین صاحب ٹھیکہ دار ۴۰

شیخ مولابخش صاحب سوداگر ۴۰

چودھری کرم اکھی صاحب ۴۰

سیان جیون صاحب عطار ۴۰

منشی دل محمد صاحب ۴۰

منشی دھرتارام صاحب ۴۰

چودھری رحمت علی صاحب ۴۰

چوہدری رام صاحب کنسٹبل ۴۰

میان اللہ دتا صاحب نانپائی ۴۰

منشی کرم دین صاحب ۴۰

بھائی دیال سنگھ صاحب ۴۰

منشی فقر الدین صاحب ۴۰

میان جیون صاحب باغبان ۴۰

میان میران بخش صاحب ۴۰

سیان محمد بخش صاحب ۴۰

میان ہمد صاحب ۴۰

میان جبرئیل و ماشکی ۴۰

میان ارڈرہ ماشکی ۴۰

بخشی ملازم حزام خانہ ۴۰

میان نور الدین صاحب ۴۰

میزان ۱۵

از شهر لاہور معرفت مولوی غلام محمد صاحب

ہوشیار پوری " " "

خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب ۴۰

حاجی محمد وزیر خان صاحب ۴۰

سیان سرلج الدین صاحب میونسپل کمنشنر ۴۰

حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء ۴۰

سید جید علی شاہ صاحب پرنشپر ۴۰

خواجہ صدق حسین صاحب منشی گورنمنٹ پنجاب ۴۰

بابو سید علی احمد صاحب " " عصر

معرفت نشی حبیب اللہ صاحب " " عصر

میزان ماحمہ

از شہر حرم معرفت مولوی

عبد الرحمن صاحب " " عصر

قاضی محمد اسلم خان صاحب بہادر ڈوئیل نج " عصر

چودھری سلطان محمد خان صاحب بیرٹھڑا لائے

میزان " عصر

از شہر گجرات - معرفت میان

نظام الدین خان صاحب " " عصر

میان نظام الدین خان صاحب ٹھیکہ دار " عصر

ڈاکٹر پیر بخش خان صاحب " " عصر

منشی شیخ فضل الدین صاحب " " عصر

میزان " عصر

از شہر شاہ پور -

ملکیم امین الدین صاحب بیرٹھڑا لائے

از کوہ شملہ معرفت مولوی

غلام محمد صاحب شملوی " " عصر

مولوی غلام محمد صاحب سفیر ندوہ " عصر

شیخ رحمت اللہ صاحب " " عصر

مستری وزیر خان صاحب " " عصر

بابو نور الدین صاحب " " عصر

منشی محمد شعبان صاحب " " عصر

لحمہ میزان

مرزا فوجدار بیگ صاحب " " عصر

سیان نظام الدین صاحب بزاز " " عصر

مولوی غلام حسین صاحب " " عصر

مولوی محمد اشرف صاحب آنزیری جھڑیٹ " عصر

مولوی غلام قادر صاحب " " عصر

قاضی غلام غوث صاحب " " عصر

شیخ عیسیٰ صاحب سوداگر " " عصر

شیخ چراغ الدین صاحب سوداگر " عصر

شیخ سیران بخش صاحب سوداگر " عصر

شیخ سکندر صاحب سوداگر " " عصر

چودھری امام الدین صاحب گنگو " عصر

مولوی احمد علی صاحب " " عصر

میان امام الدین صاحب خیاط " عصر

ڈاکٹر فیروز الدین صاحب " " عصر

شیخ عیسیٰ صاحب گر جاگہ " " عصر

میان غلام محمد صاحب سارجنٹ " " عصر

میان فضل صاحب عطار " " عصر

مولوی عبدالغنی صاحب ریس " " عصر

شیخ بدھو صاحب سوداگر " " عصر

میزان " عصر

از شہر کرنال معرفت مولوی

غلام محمد صاحب شملوی " " عصر

مولوی عبدالغنی صاحب وکیل " " عصر

شیخ رکن الدین صاحب کسٹرسٹنٹ کسٹرسٹنٹ " عصر

منشی نذر محمد خان صاحب " " عصر

## خرج میزبانی جلسه امیر

کافیات و حبیبی استنارات و شرفک با و غیره

محصول لاک و خرج تار با

کرایه کرسی با و چار با بی با و غیره

کل خرج منهای بابت فروختگی و غیره

باقی

مبلغ

مبلغ

مبلغ

مبلغ

مبلغ

باقی

مبلغ

مبلغ

مبلغ

مبلغ

باقی

مبلغ

مبلغ

مبلغ

مبلغ

مبلغ

مبلغ

مبلغ

از شهر راولپنڈی - معرفت مولوی

غلام محمد صاحب پوشیار پوری

سید ممدی شاه صاحب رئیس براط

سیٹھ آدم جی صاحب سوداگر

میزان

از حضور - معرفت مولوی راجہ

سیان فضل خان صاحب

سیان بوستان خان صاحب

معرفت میان فضل آکھی صاحب

میان سراج الدین صاحب

میان محمد گل صاحب

میر داد خان صاحب

معرفت میان سراج الدین صاحب

سیان محمد عظیم خان صاحب

شیخ محمد صدیق صاحب سوداگر

سیان محمد خان صاحب

میزان

از شهر جالندھر - معرفت حکیم

فضل محمد صاحب

سید احمد خان صاحب ٹرنٹ کشر

ڈاکٹر کمال الدین صاحب

میزان

از شهر بھاگل پور

قاضی محمد عمر صاحب موضع سمر با

## گوشوارہ آمد خرچ میزان

میزان کل آمدنی	میزان کل خرچ
۱۱۳۱۸۳۹۰	۱۱۳۱۸۳۹۰
۱۱۳۱۸۳۹۰	۱۱۳۱۸۳۹۰

## باقی بموضع کل اخراجات

### المالک

منجملہ اسکے ہیں صاحب مبین المندودہ امرتسر کے پاس  
واسطے اخراجات آئندہ رکھ گئے۔  
نقد بطور عطیہ ندوۃ العلماء کو دیے گئے

### المبعوع

لٹھ سفید چھتھان خرید کردہ پت فرش علماء ندوۃ العلماء  
حوالہ ندوۃ العلماء للبعو  
۱۱۳

## مستقرات

### پولیس

خرچ تیاری تمہارے والنظران

تیل بمب برائے روشنی

خرید میل

مہنائی فروخت باقی ماندہ

باقی

۱۱۳۱۸۳۹۰

## میزان کل خرچ

۱۱۳۱۸۳۹۰

۱۱۳۱۸۳۹۰

چندہ سوگیر مرسلہ ناظم معین المندودہ سوگیر جو بلا

تفصیل ہیں۔

## فہرست اخبارات و رسائل

نمبر	نام اخبار	مقام اشاعت	نمبر	نام اخبار	مقام اشاعت
۱	اودھ اخبار	روڑانہ	۱۵	مسکرا نیکل	ہفتہ وار کلکتہ
۲	وطن	ہفتہ وار لاہور	۱۶	راضی الاخبار	ہفتہ مین دوبارہ گوکھپور
۳	وکیل	امرتسر	۱۷	علی گڑھ انسٹیٹیوٹ	گڑھ ہفتہ وار علی گڑھ
۴	منجملہ نولاد	لاہور	۱۸	جوہوین صدی	راولپنڈی
۵	گلزار ہند	"	۱۹	نیر اعظم	مراد آباد
۶	مشیر ہند	"	۲۰	ایڈورڈ گزٹ	شاہجہادپور
۷	صکری ہند	"	۲۱	روسیکھنڈ گزٹ	بریلی
۸	رفیق ہند	"	۲۲	صادق الاخبار	ریواڑاوی
۹	بیسوین صدی	"	۲۳	صحیفہ	بجنور
۱۰	آئینہ رور	بائی نیکل	۲۴	عروج ہر نمرود	بائی نیکل
۱۱	رسالہ اکھن پات اسلام لاہور	"	۲۵	الینج	"
۱۲	نمائندہ	"	۲۶	البنان عربی محلہ	ماہوار کلکتہ
۱۳	شمس الاخبار	ہفتہ وار مدراس	۲۷	محمڈون	ہفتہ وار مدراس
۱۴	احسن الاخبار	ہفتہ وار کلکتہ	۲۸	ایکسپرس	کلکتہ

نوٹ یہ اخبارات و رسائل دفتر ندوۃ العلماء میں آتے ہیں۔



بسم الله الرحمن الرحيم

قصيدة مولوي شيخ محمد عبد الله صاحب جيتكير نرين بلبي

هو الموفق

يا شوق بلغ الى ساداتي العلماء  
والشمر تراهم واخبرهم بحالته  
قد زاد عود سر بيع في لوا عيه  
انكا وخرنا عتاء العندليب على  
شدا المطوق فوق البان هيجوة  
الغاب به كان كحل الانس متصلا  
والله هو مجزئين اثنين ما اجتمعا  
حتى تراس ما مضى كالطين مدته  
قد صناع من يد الله النفيس واد  
وما له احد يشفي من كرب  
يشو ناد سماء الفضل مخفلا  
قاموا به شكر المولى مساعيتهم  
ولم يزالوا يشتدون الغرائع في  
ما ذاقوا ولطف الله يشعلهم  
كم قد جرى فيضهم بين الانام  
فيا اخلاء خلوا عنكم حبالا  
المرودا قات عنكم من تشاجر كم  
قد حيرتني امور منكم صد رث  
كان اختلاكم للقوم زعمتم  
اما لذي بكم كتاب جل منزل  
كمزانية خا طبعكم في اقامتكم ما

سلام عبدي كتيب كابد الا لما  
عسى يزليون عندهما بكم ما  
وشق عن قلبه زهرا اذا ابتسا  
وردا الرياض وقد سال العيون ما  
شجوا على الغيب قد بان منصر ما  
فرا عم الله هر حتى جثا جود ما  
ولا يزال عجا في دبر اقيما  
او لم يكن كحل قط الشمل ملتهما  
ما انما من منه بد بلاهام ود على  
الا اس اكين ناد سدا وة العلماء  
وكحل ركن كحل فوق السماء سما  
جفا بد واشتقا مؤ مقفى القدم  
تدقيق احوال قوم اسد واهما  
دكان اصدا ادهم بالله منتظما  
قد اصلموا من قسا يا غيب الله ما  
ما ذا التعصب منكم منق الله ما  
فوايد واسلناد الغر معندي ما  
وقد ترككم وراء الظاهر ما لركا  
فصحت لتراج بينكم دهما  
هدى ونور وثقيل حوى طبا  
ان البشر وقد اخبر بكم ما



فَأَصْحَابُ مَا اسْتَطَعُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ  
كَلِمَ ذَا الْخِصَامِ وَكَلِمَ ذَا الْخُلْفِ بَيْنَكُمْ  
كَلِمَ ذِي الْقِتَادِ وَكَلِمَ تَكْفِيرِ بَعْضُكُمْ  
بِأَنفُسِهِمْ فَاكُونُوا لِنَفْسِكُمْ وَنَهْنِ وَاحِدَةً  
أَمَّا سِرٌّ وَمَيْمَنُ كَلْبَيَّانٍ لِقَوْمِ سَكُونٍ  
أَمْ قَدْ نَسِيتُمْ يَدَ الرَّحْمَنِ خَالِقَنَا  
نَعْمَا كَرَّمَ اللَّهُ إِيَّانَا بِاتِّفَاقِكُمْ  
يَلَهُ فَلَيْكُنْ الْإِصْلَاحُ عَزْمُكُمْ  
وَإِنْ أُريدَ سِوَى الْإِصْلَاحِ مُتَكِلًا

وَارْعُوا حَقُوقَ إِخْوَانِكُمْ وَاحْفَظُوا  
لِقَدْرِكُمْ فَتِلْكَمُ دُرَرٌ قِيَمُكُمْ عَظَمًا  
بِقَضَائِكُمْ إِذَا شِدَّتْ دَمُ الرِّصَمَا  
إِنَّ التَّقَرُّقَ مِنْكُمْ ضَعِيفٌ الْخُرْمَا  
يَشُدُّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا إِذَا التَزَمَا  
فَوَقَى الْجَمَاعَةَ عَنَّا أَدْلَمُ لَكُمْ كُلُّكُمْ كَلِمَا  
تَرْجُوا تَكْشِافَاتِ الدِّينِ بِالْقَوْمِ قَدَارًا  
مَا أَحْسَنَ الْجَزْمُ مِنْ سَجْدَةٍ إِذَا عَزَمَا  
عَلَى الْعَزِيمِ وَتَوَقَّعِي بِهَوَانَتِمَا

مِنْ نَظْمِ لَاقِلَ عَبْدِ اللَّهِ الْجَيْشِيكَرِيِّ عَنَّهُ

## قصيدة مولوي محمد عبد الرحمن صاحب وليندي

### قصيدة من الطويل

لَسِيْمُ الصَّبَا مَرَّتْ عَلَى قَبْرِ أَحْمَدَ  
مِنْ الدُّسْرِ أَزْكَى مِنْ رِضَابِ قَوَائِدِ  
وَأَعْدَابٍ مِنْ خَدِّ الْعِيْدِ أَرَى يُقْبَلُ  
مِنَ الْأَسَى وَالشَّرِّ ثُمَّ الْبَقِيَّةُ  
عَلَى سَيِّدِ الْكَوْنِ يَنْبُوعُ رَحْمَتِهِ  
عَلَيْكَ سَلَامٌ اللَّهُ يَا سَدْرَ فَجْهَتِي  
كَذَلِكَ كَانَتْ مِنْ إِلَهِي سَلَامَةٌ  
أَرْجُو ثُمَّ بَعْدُ إِنِّي أُبَشِّرُ  
بِلُطْفِ الْإِلَهِ كَانَ صَدْرًا مَكْرَمًا  
لِإِعْلَاءِ دِينِ اللَّهِ بَعْدَ انْقِصَادِهِ  
جَمَاعَةً قَضَلْ قَدْ حَوَّنَ كُلَّ حَسَنِ  
فَقِيمٍ لِيَنْفَعِ شَاعِرٍ وَمُنَاطِبٍ  
وَفِيهَا غُلَامٌ لِلرَّسُولِ مُحَمَّدٍ  
وَسَيِّدٌ أَدْرُسُهُ فِيهَا مُحَقِّدٌ  
كُتُبَاتِ رَبِّي الْحَيِّ أَخِي بَعْدَهُ  
وَحَقِّقْ عَمْدُ أَحَقِّ أَمْرًا مُحَقَّقًا

يَا أَبْهَى صَلَوةٍ وَالسَّلَامُ الْمَجِيدِ  
وَأَطْيَبِ مِنْ إِيَّانِ خَوْكِ مُعَسِّدِ  
وَأَحْسَنُ مِنْ سِلَاقِ اللَّوَالِي الْمُتَقِيدِ  
وَمِنْ وَرْدِ جُورِي إِلَيْنِ الْمُسْتَبِيدِ  
وَمَعْدِنِ الْفَنَاءِ يُسَمِّي بِأَحْمَدِ  
سَلَامًا دَوَامًا جَارِيًا غَيْرَ تَائِدِ  
عَلَى الرَّبِّ وَالصُّبْحُ حُبُّ مُحَمَّدٍ  
جَمَاعَةً إِصْلَاحٍ لِيَدِينُ مَعْمَدِ  
عَلَيْهِمُودُ فَضَّلَ اللَّهُ مِنْهُ الْمُؤَيَّدِ  
وَتَنَوَّرَ حُرَّانِ كَشْفِ مَشْتَمَدِ  
أَدْنَى وَقَارِ شَرِّكَ جَاهِدِ  
مَسِيحٍ أَمِيلُ لَا مَنَبِلَ مُخْتَرِدِ  
عَلَى وَجْهِهِ نُورٌ وَوَسْمُ التَّهْدِ  
عَلَيْكَ آتَاهُ الرُّشْدُ مِنْ قِيَمِ شَرِّ  
لِتَشْيِدَ دِينِ اللَّهِ بَعْدَ التَّبَادِ  
بِقِيَمِ قُرْآنٍ وَفِيكَ مَسْتَقْدِ

كَرِيمٌ شَرِيعَةٌ دُودِ مَاغِ مُسْتَعِدَّةٌ  
مَصَانِعُهُ عِلْمٌ شَرِيعَةٌ أَحْمَدُ  
عَظِيمٌ بِهَا مِنْ كُلِّ طَرَفٍ وَ مَوْجِدُ  
وَجْهِهِمْ مَوْجِدٌ فِي أَمْرِ دِينِ مُسْتَعِدَّةٌ  
مَدَارُ حُجَّتِهِمْ عِنْدَ الْإِلَهِ الْمَوْجِدُ  
مِنَ الْبَيْتِ بَيْتُ قَصْرِ مِنْ سَرِ كَرِيمِ  
يُطَافُ عَلَيْهِمْ سَلَسِيلُ بَعْتِجِ  
دَارِ سَبْرِ فِي حَقِّهِ لِسَانُكَ مِنَ النَّدَى  
مُعِينٌ فِي دِينِ الرَّسُولِ الْمُجِدِّ  
إِعَاثَتُهُمْ بِالْحَمَالِ وَالْجَلِيلِ الْبَيْدِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْجِدِ

وَفِيهَا عَلَامٌ صَادِقٌ لِحَمْدِ  
هَمُّوْ اَهْلُ فَضْلِ هُمُ يَا بَعْرُ حَلِيَّةِ  
قَرَأْتُ هَذِهِ جَلَسْتُ نُورٌ رَسَاتِ  
لَهَا كُلُّ شَيْءٍ مِثْلُ شَمْسٍ تَلَا لَانِ  
هُمْ اسْتَا يَفْعُونَ أَلَا وَ لَوْ اَوَّلُكَ  
رِجَانٌ وَ حُورٌ مِثْلُ مَكْنُونٍ لَوْ  
وَبُيُوتُ كَاسَاتٍ رَجَبِيلُ مَرَا جِهَا  
يَا سَهْمُو فِيهَا حَرِيرٌ وَ سُلَاسِ  
أَدَامَ كَهْمُ سَبَّ حَبِيرٌ وَ تَرْوِي  
عَلَى أَهْلِ اسْلَامٍ مِنَ اللَّهِ وَاجِبِ  
وَاجِرٌ فَوَلِيٍّ مِنْ أَرَى الْغَيْضِ إِنَّهُ

## قومی مسدس مصنفہ ڈاکٹر حیراغ الدین صاحب ہرام تسری

ہو ہر اک کے قلب پر بیٹھا ہو اسکے تیرا  
ماہ سے ماہی تلک ہے ایک ہی جلوہ ترا

اے خوشا اسلام کیا کہنا ہو کیا کہنا ترا  
ربع مسکون میں تری شہرت ہو اوپر چاڑا ترا

سب سے پہلے عین کعبہ میں ہو تیرا نزول  
فی الحقیقت تو ہے انوار اکہی کا نزول

صاف بتلاتا ہو تیرا نام تیری خوبیاں  
کر نہیں سکتا قلم ارقام تیرے خوبیاں

ہو سکیں کس سے بیان اسلام تیری نمایاں  
جانتے ہیں دل سے خالص علم تیری نمایاں

دین کی دولت تری ہاتھو سے ہاتھ آئی ہمیں  
معرفت کی راہ سہی تو نے دکھائی ہمیں

تو نے یکتی و الفت کا سبق ہکھو دیا  
تو نے ہی مہر محبت کا سبق ہکھو دیا

تو نے اسلامی اخوت کا سبق ہکھو دیا  
تو نے ہی قانون قدرت کا سبق ہکھو دیا

تو نے اے اسلام اخلاق سے بیا ہکھو دیا  
بیچ تو یہ ہو تیرے باعث سے خدا ہکھو دیا

وسعت عالم میں تیرا نور پھیلا دم بدم  
تو نے کفر و باطل و ظلمت مٹا دی یکھو دیا

جب سے اے اسلام آیا ہند میں تیرا قدم  
شان و شوکت میں رہا ہر ملک ترا جاہ و شہر

تو نے اے اسلام! آئین جہان کو دی جلا  
تو نے اپنے نور سے ہندوستان کو دی جلا

وہ رسالت کی نیابت اور خلافت شاہ دا

وہ مجازی شان وہ کی حمیت داہ دا

وہ مسلمانوں کی ہمت اور جرات واہ وا	ہند پر نازل ہوئی یوں حق کی رحمت ڈاڈا
ورنہ اے اسلام سچ ہو تو کہاں اور کہاں	آج جو کچھ پورا ہو پھر سیریکل عالم کہاں
تجھ کو تیرہ سو برس گزرے ہیں ایسلام آج	ملک ہندوستان میں جب سے ہوا تیرا رواج
تو نے اگر غیر قوموں سے لیا دین کا خراج	تو نے ہی کفر و جہالت کا کیا اچھا علاج
تو نے دینی ہند میں قومی مجالس کی بنا	سارے عالم میں ترے ہی نام کا ڈھنگ بکایا
جا بجا تیری ترقی کے وسائل ہیں عیان	مہربان تجھ پر رہا ہر دم خدائے مہربان
ہر جگہ ہر شہر میں ہے مجمع اسلامیان	ہر طرف برپا ہیں قومی مجلسینِ نعم نشان
ہر جگہ ہر ملک میں ہو دھوم تیرے نام کی	ہر طرف قائم ہوئی ہے انجمنِ اسلام کی
کر رہی ہیں اپنا اپنا کام با جاہ و جلال	ہو اُنھیں ہر وقت اخلاقی ترقی کا خیال
ہم سے لاکھوں کو لیا کفر جہالت سے کمال	ہو بجائے دیندار و شکر رب ذوالجلال
جس نے ہجو و دولت ایمان سے شاد ان کیا	اکفر سے ہجو بچایا۔ صاحب ایمان کیا
اے عزیز وہ خدا کی مہربانی ہے سوا	جس نے ہم کو حفظِ اسلام پر پیدا کیا
اے ہمیں لازم کہ ہوں اسلام کے اوپر فدا	جب تک جیتے رہیں ہم و مہرینِ اسلام کا
جان دین اسلام پر ہم پرین اسلام پر	دولت دین میں جو سرِ عقد کریں اسلام پر
ہو خدا کا اک یہ احسان ہم پر جو جان کا	حافظ و ناصر ہو جو اسلام کا بے انتہا
ندوة العلماء ہمارے واسطے قائم ہو	شہر امرتسر میں ہو جس نے قدم رنج کیا
اسکی خاطر میں ہمارے دین و دل فرس راہ	مردوں سے منتظر تھے اسکے ہم حق کو گواہ
اپنی تشریف آوری سے کر دیا ہجو نہال	جلوہ روئے خدا ہو سرسبز اس کے جمال
آج میں پیشِ نفر وہ جملہ رباب کمال	جنگ کو کہتا ہو جان فاضل ب ذوالجلال
لعنہ اذواہرتانی ہیں انکی صورتیں	جند کیا خوب فورانی ہیں انکی صورتیں
فاضل فضل و فضیلت عالم علم خدا	واقف راز و رموز حضرت علیہ السلام
حامی دین محمدی بادشاہ انبیا	ہیں ہمارے واسطے یہ دین حق کے شہا
جانتے ہو یا نہیں کس کام کو آگے ہیں یہ	ہم بتائیں۔ دعوتِ اسلام کو آگے ہیں یہ

انکا مقصد بس جو ربط و اتحاد عالمان ۛ  
 باہمی جھگڑوں کو ٹھکوانے آئے ہیں یہ بیکان  
 کرنے آئے ہیں بلند اسلام کا نام نشان  
 مدتوں سے پڑے ہیں جو ہمارے درمیان

پہن یہ شوکت دین کی شان ہیں اسلام کی  
 جان ہیں اسلام کی یہ جان ہیں اسلام کی

تھی تزل کی کھادت سے جو بھائی ہوئی  
 تھی نفاق و بعض کی آفت بلا آئی ہوئی  
 کشت اسلامی جو تھی عرصہ سیکلائی ہوئی  
 تھی خصومت باہمی اور بار جو لائی ہوئی

فلاح العلمائے سب کو کر دیا کم آن میں  
 روشنی پھیلائی اپنی سارے ہرستان میں

ہاں مسلمانوں کو کچھ قدر اسکے کام کی  
 دھوم ہو جائے رشتے میں تھامے نام کی  
 جو ترقی گر تھیں مد نظر اسلام کی  
 دیکھتے بھی ہو کچھ حالت کیا ہو غیہ اقوام کی

تم سے سو درجہ ترقی کر کے گئے بڑھ گئیں  
 متفق ہو کر طرے بھر کے آگے بڑھ گئیں

اتفاق باہمی سب نے کیا اپنا اصول  
 آج وہ شادان ہیں اور تم نے مسلمانوں میں  
 چھار ہا تھا مدتوں سے جن پر اور بھول  
 ملت اسلام کو دے گئے امنوس بھول

اپنے ہاتھوں ہی تمھاری آویہ حالت ہوئی  
 بغض و نفرت سے تمھاری آگہی گت ہوئی

ہم عرب سے ہندوین کیا جانے گیا لاؤ تھو ساتھ  
 اک نمونہ آسانی علم کا لائے ساتھ ساتھ  
 پیروی مصطفیٰ حکم خدا لائے تھے ساتھ  
 سب کمال مفضل و بڑا اتقا لائے تھے ساتھ

ہندوین آئے ہی ہو گھوڑے سکے نشان  
 بے نشان آنکو کیا ہم ہو گئے خود بے نشان

آج ہم پر غیر قومین خندہ زن ہیں بر ملا  
 سب سے بڑھ کر اور یہ آئی تباہی بر ملا  
 علم بھی جاتا رہا ہم سے ہنر بھی کھو گیا  
 بگمائی بڑھ گئی بعض و حسد پیدا ہوا

قوم میں نا اتفاقی نے تباہی ڈال دی  
 دلیں ہر اک کے کدورت کی سی ڈال دی

ایک کا ہر ایک دشمن ایک سے اک بیکان  
 غیر قومین کس لیے ہم پر ہوں خندہ زنان  
 کاوش و پیر کاوشین ہیں سب کے دلک و دیان  
 باہمی نا اتفاقی سے ہیں سب نیم جان

درہم و برہم ہو میں ساری ہماری ٹوٹیں  
 ہو گئیں بیفائدہ سب سو ساری کوٹیں

جافٹاشانی سے جو کوئی کام کر ڈین ہم  
 گو سنجہ کر اک رفاه عام اب کرتے ہیں ہم  
 اپنی ہی تعریف پانا نام اب کرتے ہیں ہم  
 سربراہی گو اپنے اسلام اب کرتے ہیں ہم

ہم میں ہی ایسے ہیں جو ہوتے ہیں مسے بیکان

ہو جو یہ حالت تو کیا کام آئیں غریبشان	ہاے سخت فحش ہو بھولہ بین ہم قرآن کو خود ہی سوچو تقویت ہو کس طرح ایمان کو
حب و تباح ز زمین بھودیا ایمان بھی ہاے اس خفلیت میں ہم دیدیگا کدن بن بھی	جان سے بڑھ کر جو ہر لے دوست ایمان ہو برضا فینین جو انسان پر شیطان ہے
ہو اگر خواہش تھیں مکمل ہو ایمان کی تو کرو تم دل سے عزت و ستور قرآن کی	ہر طرف لازم ہو علم الہی کا رواج ہر طرح علی ترقی سے کرو ہر کام کاج
ہمتوں سے کام لو کچھ ہمتوں سے کام لو آؤ اپنی ڈوبی شستی کو بار و تھام لو	نا خدا ہو نذر العلماء ہمارا نا خدا آج دنیا میں نہیں ہو اس سے اچھا نا خدا
اب تھیں قمر جہالت سے نکال لگا یہی اب تھیں اس پست حالت سے اچھا لگا یہی	خوبی تھی تم سے تھہ آیا ہو کیسا نا خدا اے مسلمانوں اسے سمجھو تم اپنا نا خدا
حاصلہ سے کام لو ہمت دکھاؤ دستو جو تھک لے پاس ہو اس وقت دؤ دستو	شفیق ہو کر کرو اسکی اعانت و دستو اپنی یہ بڑی ہوئی حالت بناؤ دستو
اب ذرا جیل میں ٹٹو لو یا کٹوں کو کھول لو نصرت دین آؤ وہ ڈرو مول لو	دین کے بھی کام میں ہمت دکھاؤ اب را سہل ہوتا ہو تھا را دین مونیہ میں بھلا
روشنی ہوگی تھارے ہی دیے کی جان لو عاقبت سوچو مال کا رکھو جان لو	کسیے خاموش تم بیٹھے ہو کیون سرشار ہو ہمتیں دکھلاؤ ایسی جس سے پڑا پڑا ہو
اب بھی گر سوچو تو پھر یہ کام کچھ مشکل نہیں ہو وہی تم اور وہی اسلام کچھ مشکل نہیں	خواب خفلیت سے اٹھو دستو ہمارا ہو آؤ اسلامی ترقی کے لیے تیار ہو
ابتدا تھی ایک اسکی اسکا تھا انجام ایک نی تحقیقت تھی جسے تھکے کون خاص عالم ایک	یاد ایا مسکے تھا اللہ کا اسلام ایک اصل اسکی ایک تھی اتنی تھا اسکا نام ایک

آج اُس اسلام کے فرتے بہتر ہو گئے باہمی نا اتفاقی سے سب اتر ہو گئے	
یہ کدورت باہمی اچھی نہیں اچھی نہیں یہ عداوت یہ عناد باطنی اچھی نہیں یہ کپٹ نا اتفاقی خود دوسری اچھی نہیں یہ روشنی اچھی دلوں میں تیرگی اچھی نہیں	
خیر اب بھی مرتے ہو کر آبرو پر نام پر ایک ہو جاؤ اگر ایمان ہو اسلام پر	
یوں ملو جیسے ملے بھائی سے بھائی پار سے ہو عیان کیجی دین نبی زرقار سے نمائے کیا دشمنی سے کام کیا تکرار سے ہو نمایاں وحدت حق قول ہو گفتار سے	
ہو طریقہ ایک سب کا ایک سب کی چال ہو ایک ہی اقوال ہو اور ایک ہی افعال ہو	
صورت شیر و شکر ملکر بڑھاؤ اتفاق کیا تعجب ہو کہ ایسا پھر نہ پاؤ اتفاق پھوڑو نا اتفاقی اب دکھاؤ اتفاق اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا تاو اتفاق	
جمع ہن دنیا کے عالم پاسداری دین حق آئے ہن یہ نیک سب بیان ہو کار دین حق	
دیکھتے ہو چیونٹی کی کیسی ننھی جان ہے کیا ساط اُسکی بڑی جرات خدا کی شان ہو ارادن بس اپنی آسائش کا اُسکو دھیان ہو اسکی ہمت پر ریش کی عقل بھی حیران ہو	
کھینچ کر اک ایک دانہ کرتی ہو خرین بسم آدنی سے بڑھ کے سچ پوچھو تو ہو عالی بسم	
جس جگہ دانہ نظر آئے پونچتی ہے وہاں گرتی پڑتی ٹھوکرین کھاتی ہوئی ہو گیان بھیلی ہو اُوپنے پیئے راستے کی سختیاں لپٹے منتقال اور رحمت سے ہو کر کامران	
کھینچ کر لیجاتی ہے اپنے سے ہمارے جنس کو الغرض پونچانی ہے یہ بل میں ساری جنس کو	
کیا مال اندیش ہو کیا اُسکی ہمت دیکھیے اسکی طاقت دیکھیے اسکی فراست دیکھیے کھا جفا کش ہو یہ کیا ہو اسکی جرات دیکھیے یہ تنگ دہ اور کوشش یہ فراغت دیکھیے	
ایک اک دانہ ہم کرتی ہے ننھی چیونٹی واہ رہی ہمت ستم کرتی ہے ننھی چیونٹی	
ہم بشر ہیں اشرف المخلوق کھلاؤ ہن ہم جمل و ناوانی سو ہم ٹھوکرین کھاتے ہن ہم رات دن ادبار کے بیچ بے طاعتے ہن ہم چیونٹی کے بھی برابرین نہیں تسمان ہم	
ہو ہمارا ایک سان ہونا ہونا دوستو! اس ہمارے حال را آتا ہو نا دوستو	
حیث ہے انسان ہو کر ہم تب بھی کھ پال حیث ہے ہو کر کچھ اپنی ننھی کا خیال	

حیف ہو ہم آپ ہوں اپنے لیے مہ لال	حیف ہو ہم بچے اپنی ہاتھوں سے مال
کچھ سمجھ ہو کہ نہیں انجام کیا ہے دیکھیے	دین کہتے ہیں کہ اسلام کیا ہے دیکھیے
ہو گئی سب عمر دنیا ہی کے دھند و دھن میں	ہاں ہلو کچھ نہ سو بھانپنے کیا ہو کیا ضرر
اب بھی کچھ بگڑا نہیں ہو کچھ بھی سوچیں ہم اگر	ہو ہمیں لازم کریں اسل بی پستی پر نظر
کر کے بھین اٹھ کر کے بھین بھین کر	دولت دنیا سے حاصل دین کی دولت کریں
کچھ نہیں مشکل اگر سب متفق ہو جائیں ہم	غیر قوموں کی ترقی دیکھ کر شرمائیں ہم
عاقبت سوچیں مال کا پر لٹا کھائیں ہم	احمدی امت میں شان احمدی کھلائیں ہم
ایک ہو جائیں یہ نخواست یہ جہالت چھوڑ دین	چھوڑ دین ہاں اہ کفر و شرک بدعت چھوڑ دین
جان سے دل سو کریں ہر دم حمایت قوم کی	سب کے دلیں ایک ہے با ہم محبت قوم کی
ہو ہمارے ہاتھ میں رہنمائی نہ ہوتی قوم کی	قوم ہو ہمت ہماری ہم ہیں ہمت قوم کی
ہو بجا کر ہم کریں قائم اصول سلیف ہاپ	ہو ہمارے واسطے لازم اصول سلیف ہاپ
ہو رحیم و مہربان ہم پر ہماری گورنمنٹ	ظل سحانی ہو ستراسر ہماری گورنمنٹ
ہو خدا کی رحمت لے جو بھڑائی گورنمنٹ	ہو حق آگاہ و جہان پر ہادی گورنمنٹ
اسکے سایہ میں ملی ہو ہم سب کو آزادی کمال	اسے خدا ہر دم بند اسکا ہے جاہ و جلال
ہو جب ایسا عہد ایسا دلاور ایسا سامان	ہو کمال فوس پھر سوچیں نہ ہم سو ذریان
ہو ہمیں درکار بس فضل خدا و جہان	اسکی رحمت ہی سے ہوئی دوسری سختیاں
ہو توجہ ششدر ہمت شرط استقلال شرط	ہو مال کا رجوع ہر خوبی اعمال شرط
اپنی دوسری سے لکھے ہیں بین نے چننے	خادم اسلام ہوں میں قوم کا ہوں درویش
سب بڑھکر ہیں مجھ سے قوم کی خدمت پسند	لے خدے دو جہان لے خالق پسند پسند
ہر طرح ہر حال ہو تیری رحمت چاہیے	پیر وی حضرت سردار امت چاہیے

تمام شد

# قصیدہ مولوی عبدالعسیٰ حسنا مدنی و فیض عربی مدنی رامپور

سلامی علیکم و تسلیی لکم  
سغن آن کہ بینید اگر شوخی او  
از گلابگ خوش نمہ جو شش قوی  
ہم از شعل اسنہ ز می بزم ندوہ  
درین جلسہ ہر عالم از نور عسلی  
در امرت سر از سر فرازان ندوہ  
درین سال مستیج چہ خوش خوب آمد  
چہ ندوہ کہ از غلط و پند و نصیحت  
چہ مردوزنے کا نذر افساد بودند  
از ہرے سر فرازان این تازہ گلشن  
چہ سر دوسمن کو نہالان ندوہ  
چراغ آنکہ سر در چراغان روشن  
چہ شمع و گلن کان دین را دو جوہر  
چہ جان آنکہ جسمی ست از جان جانان  
چہ سر و عسل جذب ذوق و شوق  
چہ قند و لبن لفظ و معنی ندوہ  
بہار آنکہ طہنم نہ سادات آمد  
از ہرے انجمن کا پنجسم آسانش  
محمد علی ناظم ندوہ آمد  
یہ ندوہ بدہ یارب از جام عرفان  
انجمن ست بس مدعا سے دعا یم

و دیکھے ایست کہ گویم سخن را  
فراموش کنید آہوان ختن را  
بشور آورم بلبس لان چمن را  
فروزان کہ جسم انجمن را  
زند چشمک از وضو شیل بین را  
سرافرازی آمد سر علم و فن را  
نہم جلسہ ندوہ موتن را  
با صلاح آورده ہر مردوزن را  
بہ صلح آمدہ ترک کردہ خستن را  
سرافراز کردند سر دوسمن را  
چہ ندوہ کہ دارد چراغ حسن را  
چہ روشن کہ بر کرد شمع و گلن را  
چہ جوہر کہ گوہر کند جان دتن را  
چہ تن آنکہ جلفی ست سر و عسل را  
چہ شوقی کہ دوتے ست قند و لبن را  
چہ ندوہ کہ آمد بہار این چمن را  
چمن آن کہ گوئی تو این انجمن را  
دہر گل ز انجمن زمین دمن را  
مشرقت نمود آمدش آمدن را  
بے چارہ یار دل پیچتن را  
پس آئی برین ختم گردان سخن را



## مقاصد ندوۃ العلماء

ندوۃ العلماء کے پانچ مقصد ہیں (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقہ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درست خلق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور طے شدہ امور کہ ہرکامور سیاست کے تعلق ہوگا ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین فراہم دی گئی ہیں جن کا اجرا مسلمانوں کی حالت بخود کے لیے نہایت ضروری اور ان کی دینی و دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لیے کافی ہیں اگر فضل ایزدی ان کے جاری کرنے اور قائم رکھنے میں موئد ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیر حاصل ہونگے جن کا اجمالی اندازہ حسب مندرجہ ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) دھرمیت الخادو کی بھگتنی (۳) علمای بالکمال کا موجود ہونا (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم و اسراف بچنا (۶) صنعت تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جتھہ کی تحقیق (۸) برباد گن نزاعوں اور جھگڑوں کا موقوف ہو جانا اور مسلمانوں کا معاش اور معاد کی اصلاح میں مشغول ہونا

## ندوۃ العلماء کی رکنیت کے قواعد حسب مندرجہ ذیل ہیں

(۱) علماء کرام جنکو ندوۃ العلماء کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے اس کو مدد دیکھتے ہوں وہ جہاں ہوں اور حسب حال میں ہوں ندوۃ العلماء کے رکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوۃ العلماء کا شریک سمجھا جائیگا بشرطیکہ کم از کم عام مصارف ضروری کے لیے سالانہ دیتا رہے اور عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہو (۳) ارکان ندوۃ العلماء کے فرائض حسب مندرجہ ذیل ہیں (الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور ارتباط کو بڑھانا (ج) ندوۃ العلماء مقاصد اغراض کی انجام دہی میں پوری کوشش کرنا (۴) رواد و جلسہ سالانہ ارکان ندوۃ العلماء بلا قیمت دیجائے گی اور جلسہ عام میں تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزوں پر رائے دینے کا حق ہوگا اور جلسہ انتظامیہ میں ممبری کی واسطے منتخب ہو سکیں گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور خیریت ندوۃ العلماء سے رکھتے ہوں اور رکنیت جلسہ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہوں (۵) اراکین کو وہ کتابیں جو رکنیت سے پہلے شائع ہو چکی ہیں پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابیں باشتنائے دوا و کیفیت پر مل سکیں گی۔



مروہ رحیدر

۹۶۶

آخری درج شدہ تاریخ پو یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ دیرمیدہ دیرانہ لیا جائے گا۔

---

۱۷-۱۰-۵۴









